

الٰہی کر مرا سینہ بہشت آباد حکمت کا — کھلے اسمین نو گل نخلہائے باغ صحت کا

الٰہی تو بنورانی مرا دل نور حکمت سے — مرے دل کے سویدا کو کر آئینہ طبابت کا

الٰہی تیری رحمت سے نہیں کچھ دور یہ ہرگز — کہ سورج بنکے چمکے میرا ہر ذرہ طبیعت کا

نہیں آتی سمجھ میں انتہا تیری صنائع کی — فقط سمجھے تو یہ سمجھے کہ تو موجد ہے خلقت کا

عناصر اور اجرام سماوی اور ارضی پر — بجا کرتا ہے ڈنکا رات دن تیری حکومت کا

ہر اک صنعت ہی تیری عین انداز مناسب — مری آنکھوں میں ہے نقشہ ہیولے اور صورت کا

بھری ہے قوتِ گل میں مفرح تونے یاقوتی — اور اوسپر قطرہ شبنم ہے چھینٹا آب زینت کا

بہار آکر کرے سو بار گرچہ نخلہ سائی — بڑھے جاتا جنون ہردم ہے پابندان وحشت کا

بشر کو تونے عقل و معرفت سے سرفرازی دی — ازل میں تھا مگر یہ مستحق اس خاص خلعت کا

وہ صحت سقم کو ہے نبض سے محسوس کر لیتی — کیا ہے تونے عالی رتبہ انگشت شہادت کا

فلک قارورہ ہے اور چاند تارے ہیں سبب اسمین — بتاتا حال ہے ہردم زمانہ کی طبیعت کا

نہیں دیتا ہے رخصت اسکو ہرگز جو عشرہ — مریض افلاس کا محتاج ہے دنیا ز شربت کا

ترا اقلیم ارکان و طبایع پر تسلط ہے — تو ناظم ہے ہر اک حیوان کی صحت و علت کا

تڑپتا آبلوں سے رات بھر تھا چرخ نیلی گوں — رکھا سینہ پہ پھاہا اوسکے مہر و طلعت کا

مزاج بارد مخلوق کو اصلاح پر لاتی — عجب یہ معجزہ ہے نمایاں ان کی حرارت کا

زمین نے پایا استفراغ فضلات نباتی سے — نطول اوسکو دیا جب چرخ نے باران رحمت کا
بنایا خاک سے ہمکو دہن اور نطق بھی بخشا — زبان دی اور بنایا اوسکو آلہ اپنی مدحت کا
ہوالسید ثلاثہ مین منیر سب سے انسان ہے — شرف اوسکو دیا وہم و خیال و حس و حرکت کا
ہماری رہنمائی کو محمد تو نے ہے بھیجا — جبین پر جسکے تابان تارا ہے ختم نبوت کا
کیا اسلام خذلان دفع سہل سے شریعت کے — کیا اس طرح سے کم جوش خون جاہلیت کا
کہان پایا جگہ عرش برین پر جسکے ظل احد — بلا گردان اگر ہوتا نہ طوبے اوسکے قامت کا (تصدق)
ابوبکر و عمر عثمان و حیدر چار ارکان ہین — ہوا ان سے مشید کاخ ہے تیری خلافت کا
مین ہون احمد علی بندہ ہون تیرا آل کا تیری — شرف دارین مین کافی ہے مجھکو تیری نسبت کا

ترا پا خاک ہون اور تجھپہ ہر دم جان دیتا ہون
مین حاجت مند ہون روز جزا تیری شفاعت کا

اے عالم السر و الخفیات جس نسخہ پر تیرا نام ہوالشافی زیب عنوان ہو وہ پنساریون کی پڑیون کے بھی کام نہ آئے تو محل تعجب نہین اے وقف سرائر ممکنات و ممتنعات جبتک سیماے اعراض پر تیرا اسم مبارک ہوالکافی قشقہ ہو کر نہ چمکے ممکن نہین کہ دفع اسقام و آلام ظہور مین آوے خالق السموات و الارض آمر کن فیکون تیرا نام ہے نیست سے ہست اور ہست سے نیست کرنا تیرا کام ہے۔ نباتات و حشایش تیرے حکم کے تابع فرمان ہین کہین نوش ہین کہین نیش کہین فنا دہین کہین شفا۔ تیری ذات پاک کے ادراک کنہ مین مرکب عقل و ذہن کو سنہ لنگ ہے۔ تیری صنائع و بدائع کے اوصاف مین عرصۂ بیان تنگ زبان تنا فصر تو دہی تو آری از دل تنگ آتش لعل و لعل آتش رنگ درود نا محدود برگزیدہ عالم و بہترین اولاد آدم پر جسنے ابدان کی تربیت علم شریعت سے کی اور قلوب کا معالجہ حکمت معرفت سے فرمایا۔ اوسکے چہرہ نورانی کا خال مریضان غفلت کو حب شفا ہے مسلولان جہل و بدعت کو اوسکے معجزات کا شربت اعجاز دوا۔ اوسکا کلام معجز اسقام روحانی کے لئے قانون شفا۔ اوسکے اشارات آلام ابدانی کے واسطے منہاج اعتبار۔ اوسکے نعلین مبارک کی گرد کحل الجواہر چشم عبادت + اوسکے پانون کی خاک مقدس توتیائے دیدہ غوایت فرد اے شرف منظر روح الامین + عرش اقبال تو کرسی نشین تحفۂ منقبت نثار فرق چار یار کبار جو حکمائے مشفقین و اطبائے حاذقین امراض قلوب و علل ذنوب ہین فرد سلام قوی ہوا الذنس + سر دو کی بہی واسطے

سبب تالیف کتاب

خاکسار سراپا عصیان **حکیم احمد علیخان** المخاطب بہ **زبدۃ الحکما** ابن الہ دیا خان بن محمد خان بن
محرم خان ذات راجپوت بھٹی المعروف بہ نون اصل متوطن **شہر چنیوٹ** ضلع جھنگ الحال مقیم
لاہور متصل مسجد نواب وزیر خان اصحاب فن کی خدمت مین عرض پرداز ہے کہ دنیا ناپایدار ہے اسکی
ہر چیز آنی جانی ہے **شعر** اِنَّمَا الدُّنْیَا کَظِلٍّ زَائِلٍ ✦ اَوْ کَضَیْفٍ بَاتَ لَیْلًا فَارْتَحَلْ ✦ **شعر**
دنیا پہ مت فریفتہ ہو گر شعور ہے ✦ یہ خواب ہے یہ سایۂ بال طیور ہے ✦ سمجھا چند روزہ بقاے نام کو ہی
ارباب ہمت پسندیدہ جانتے ہین اور اس طریقہ مرضیہ کو مسلم مانتے ہین اسی واسطے نہر کھدواتے ہین گنج
بساتے ہین باغ لگاتے ہین پل کاروانسرا و مسجد تعمیر کراتے ہین منارے اور اہرام بنواتے ہین لیکن اس
خاکسار کو اسقدر جاہ و حشمت دنیا سے کہان بہرہ ہے کہ ان امور مین جسارت کر سکے اور اس دشوار گزار
راہ مین پاؤن دہر سکے ناچار دل مین آیا اور خاطر مین سمایا کہ کتب سابقہ کے بعد کوئی ایسی کتاب لکھون
جو علاوہ مفید عام ہونے کے میرے نور بصر لخت جگر قرہ باصرہ سعادت و نور حدیقہ رشادت برخوردار **محمد علیخان**
و سعادت اطوار **ممتاز علیخان** طال عمرہما اللہ قدراً و سنّاً کے ہاتھ مین میری ایک دائمی یادگار
رہے کیونکہ اس دار ناپایدار مین اس سے بڑہکر کوئی یادگار نہین کسی تجربہ کار بزرگ کا قول ہے اور فی الحقیقت بہت ہی
ٹہیک ہے **شعر** رہتا ہے نام نیک سخن سے ابد تلک ✦ اولاد سے بہت جو رہا تین چار پشت ✦ یہی وجہ ہے
کہ اہل سخن سخن کو اپنی اولاد سے بھی زیادہ عزیز جانتے ہین **ملا ہاتفی** این خوان کہ پُر از غذای جان است
از مائدہ ہای آسمان است الحمد للہ کہ محنت شبانہ روزی و ہزار عرقریزی کے بعد یکم گست ۱۸۹۷ء کو تسوید کتاب
تکمیل البحرین سے فراغت حاصل ہوئی باری تعالے قرۃ العینین موصوفین کو توفیق رفیق کرے کہ وہ
اس سے مستفید ہون ناظرین والاتمکین سے استدعا ہے کہ اس سے مستفید ہوکر حقیر کو دعای مغفرت و خاتمہ
بالخیر سے یاد فرمادین **فرد** یارب این آرزوی من چہ خوش ست ✦ تو بدین آرزوم برسان ✦

اسکی تصنیف کا دوسرا سبب یہ ہوا کہ ۱۸۹۰ء مین خاکسار نے فن جراحی مین ایک بہت بڑی وسیع
کتاب لکھی جسکا نام **معمول احمدیہ** ہے اور یہ تین جلدون مین ختم ہوئی ہے اسکے لکھنے کا سبب
یہ تہا کہ متبعان طب جدید یونانیون پر طعن کرتے تہے کہ انکے ہان فن جراحی نہین ہے خاکسار نے

ثابت کر دیا کہ یہ طعن بیجا ہے یہ بیان سب سے پہلے انگریزی و یونانی دونوں طرح کے مسایل لکھے اور معالجات بھی دونوں
طرح سے بتلائے اور اس طعن کے دفع کرنے میں معمول احمدیہ کی دستاویز پیش کی ۱۸۹۵ء میں **حمد حسیات**
لکھی یہ حفظان صحت میں ہے اور انگریزی خیالات کے علاوہ اسمین بہت سے ذاتی تجربات بیان کیے جو اپنے ملک کے
مناسب حال تھے پھر ۱۸۹۶ء میں **قرابادین احمدیہ** لکھی اسکی یہ وہ خاصیت ہے جو ہر ایک دوا ساز بھی دیسی
دوائیں تیار کر سکتے ہیں جیسی کہ انگریزی ہیں اس کتاب میں دواؤں کے ہندی فارسی عربی انگریزی اور
لاطینی نام دیے ہیں ہر دوا کی ماہیت فواید نظم و نثر میں بیان کیے ہیں انکے ترکیب ساخت بتائی ہے اور
یہہ کہ کن کن امراض میں یہ کارآمد ہے اور کس کس طرح استعمال کی جاتی ہے - ہر ایک دوا کے ہندی یونانی
نسخے دیے ہیں جن سے معلوم ہو سکتا ہے کہ علماء عرب و ہند کن امراض میں اسکو استعمال کرتے ہیں اور
ڈاکٹر کیا کیا اجزا شامل کر کے اسکو کام میں لاتے ہیں ۱۸۹۹ء میں میری ایک اور کتاب چھپکر شایع ہوئی
جسکا نام **اسرار التصوف** ہے اسمیں طب روحانی کے کل جزوی مسایل بیان کیے ہیں طب جسمانی میں
ادویات و آلات سے کام لیا جاتا ہے طب روحانی میں بجاے ادویات کے ریاضات و مجاہدات سے اور بجاے
آلات کے جنود اللہ یعنی تجلیات و مشاہدات سے طب روحانی کا فایدہ یقینی ہے اور طب جسمانی کا فایدہ ظنی
جن اصحاب نے میری ان تصانیف کو ملاحظہ فرمایا انکے طرز بیان و طریق استدلال کو بہت پسند کیا اور بڑے
اصرار سے درخواست کی کہ اگر اسی طرز پر مدبین و معالجات میں کوئی کتاب لکھی جاے تو بیشک ملک کو نہایت
فایدہ اوٹھانے - ہر چند کثرت مشاغل و دیگر موانعات سد راہ تھے مگر بحکم شکستن دل دوستان جہلست و
دلفارہ میں سہل شمرا کام کو قلم اوٹھایا اور طب و بابر جو کچھ سمجھ میں آیا حوالہ قلم کیا اور اس کا نام
تکمیل البحرین اسلیے رکھا کہ اسمیں طب یونانی و انگریزی دونوں کے مسایل لکھے ملے ہوے ہیں
اور ایک کی دوسرے سے تکمیل ہوتی ہے اور ایک کو دوسرے سے فروغ حاصل ہوتا ہے -

اب ناظرین کی خدمت بابرکت میں یہ ظاہر کر دینا بھی نامناسب نہ ہوگا کہ زمانہ کی رفتار آجکل بوقلمون
ہے اور تازہ کاریوں و نیرنگیوں سے مشحون اسی طرح اہل زمانہ کے حالات بھی مختلف گوناگون ہیں بڑی
لکیر کے فقیر طب یونانی کو اپنا حرز جان سمجھتے ہیں جدت پسند اسکو تقویم پارینہ سمجھکر طب انگریزی
پر جان دیتے ہیں لیکن یہ مقولہ بھی فراموش کرنے کے قابل نہیں کہ ہر گلے را رنگ و بوے دیگر است
ہم نہ ہرگز یہ کہنے کی جرات نہیں کہ سنگ طب یونانی بالکل ناکارہ ہے اور تقویم پارینہ ہو گئی ہے

شک نہیں کہ کمسٹری و آلات ایجادات کی مدد سے جو اہل یورپ نے ایجاد مین فن طب نے نہایت ہی فروغ
و عروج پایا ہے یہان تک کہ اس سے بڑھکر ترقی کرنا میرے قیاس مین نہین آسکتا لیکن انصاف مقتضی
نہین کہ طب یونانی کو بالکل نظرانداز کر دیا جاے کیونکہ ایجاد کا سہرہ اسی کے سر ہے۔ یہہ سستی ہے
اسکی دوائین بہی سستی ہین سب سے بڑی خوبی اسمین یہہ ہے کہ یہہ کئی صدیون سے ہماری طبایع کے
ساتہہ مانوس ہے۔ خوراک و شربت طبیعتین اب بہی سپر جان دیتی ہین یہہ امر بہی مسلم ہے کہ ایک ایجاد کو
ترقی دینے والا اکثر اوقات موجد و مخترع پر سبقت لیجاتا ہے۔ سکندر نے فولادی آئینہ بنایا تہا ترقی دینے
والون نے پتہر چونہ وغیرہ سے وہ کام کیا کہ آئینہ سکندر گرد ہوگیا پس انصاف اس امر کا مقتضی نہین کہ
اہل یورپ کی جانکاہیون اور تدبیرون کو جو انہون نے طب کی ترقی مین کین فراموش کر دیا جاے
بلکہ ضروریات زمانہ پر نگاہ کرکے دونون مین جو چیز پسندیدہ ہو لے لینی چاہیے متاع نفیس جس دکان
سے ملے بسر و چشم قبول کرنی چاہیے کیا ضرورت ہے کہ ہم زنک سلوشن چہوڑکر کحل الجواہر کی تلاش
کرین یا اپنے ایک دو مصنوعی دانتون کی جگہ بتیس دانتون کے بتیس فارسیس خریدین۔ یہی وجوہات ہین
جنہون نے مجہے تکمیل البحرین کے لکہنے پر آمادہ کیا۔ اپنی دوسری تصانیف کی طرح اسمین بہی یہی التزام کیا
گیا ہے کہ ہر ایک بیماری کا نام پہلے عربی مین دیا ہے پہر انگریزی۔ گریک اور لاٹن وغیرہ مین اسکے بعد
مرض کی کیفیت تشخیص اسباب علامات علامات فارقہ جو اشتباہ بین المرضین کو رفع کرتی ہین پہر انجام
مرض و مدت مرض بیان کئے ہین اسکے بعد انگریزی و یونانی طور پر علاج بتایا ہے اور انگریزی یونانی
دونون طرح کے سہل الحصول اور مجرب نسخے دئے ہین ترتیب مین حکماے عرب کا اتباع کیا ہے یعنی
سر سے پیر تک ترتیب وار بیماریان بیان کی ہین۔ اہم اور زیادہ تر قابل قدر وہ علمی حصہ ہے جو ابتدا
کتاب مین بطور اصول و کلیات کے لکہا گیا ہے یہہ حصہ ایسا ضروری ہے کہ اسکے بغیر علم طب و عمل مین
طبیب کو کمال حاصل نہین ہوسکتا۔ جس عضو کی کسی بیماری کا ذکر کیا ہے اسکی مختصر مگر معنی خیز تشریح
اور فعال الاعضا بہی بیان کر دئے ہین گویا عضو ماؤف یا اوسکے خاص حصہ کو آئینہ کی طرح سامنے
رکہدیا ہے۔ امور متذکرہ بالا کے ضمن مین اگر یونانیون اور ڈاکٹرون مین تشریح یا محل وقوع مرض
مین اختلاف ہوگیا ہے تو اوسپر محاکمہ کیا ہے اور تشریح و فعال الاعضا وغیرہ مین جو لغزشین یونانیون
کو پیش آئی ہین انکو بالتشریح ظاہر کر دیا ہے اور یونانی مسایل کی توضیح تمام تشریح کر دی ہے جو

یونانیون نے صرف قیاسی طور پر بیان کئی ہین اور ڈاکٹرون نے اونکے برخلاف برای العین مشاہدہ کئی ہین تا
ہیہ حال کہ مختلف مقامات مین بکثرت مذکور ہوا ہے اب مضامین مندرجہ بالا اور انکی طرز بیان کو مد نظر رکھکر
سوچنا چاہتا ہون کہ آیا یہہ کتاب بہ نسبت اہل ملک کے لئے کتب موجودہ کی نسبت زیادہ تر مفید ہے یا نہین
واضح ہو کہ آجکل طبیبون کے دو فرقے ہین ایک وہ جو سرکاری کالجون سے سند حاصل کرکے ڈاکٹر کہلاتے ہین
دوسرے وہ جو پرانے طور پر تعلیم پاکر طبیب بنتے ہین یہہ دونون ایک دوسرے کی زبان ادویات اور طریق
عمل سے محض ناواقف ہین کچھہ بہت عرصہ نہین گذرا کہ گورنمنٹ ذمہ دار تہی کہ کسی میڈیکل کالج کے سند یافتہ کو ضرور
نوکری دیگی لیکن اب انکی کثرت کے سبب گورنمنٹ نے یہہ ذمہ داری چھوڑ دی ہے اور سند یافتہ ڈاکٹر اکثر بیکار نظر آتے
ہین کئی ایک نے بیچ کے طور پر مطب نکال لئے ہین اور دیسی طبیبون کی طرح عام معالجہ کرتے ہین اور عنقریب وہ دن آنے
والا ہے کہ انگلستان کی طرح ہر ایک شہر اور قصبہ مین انہی لوگون کے مطب نظر آئین گے تاہم سند کے لحاظ سے
گورنمنٹ کے نزدیک وہ قدر ہین اگرچہ صاحب کمال لائق مجربہ کار یونانی حکما گورنمنٹ کے نزدیک ویسے معزز و موقر
نہین مگر عام الناس کے نزدیک صاحب عزت و ہر دلعزیز ہین۔ چونکہ انگریزی طب مین باریکیان بہت ہین اور
نیز ڈاکٹری میں روز افزون مشاہدات اور جدید تجربات اور تشخیص امراض کے سہل قواعد اور دواون کے ست
سریع التاثیر موجود ہوتے ہین اسلئے آجکل کے بید اور طبیب بڑی آرزو کے ساتہہ انسے فائدہ اوٹہانا
چاہتے ہین اور اپنے معلومات کو ترقی دینا چاہتے ہین مگر اسوجہ سے اپنے مدعا پر کامیاب ہونے سے قاصر ہین
کہ ڈاکٹری کتابون مین باوجودیکہ اردو مین ہین سرتاپا انگریزی بہری ہوئی ہے نام ادویات نام امراض
حتے کہ مشہور طبی اصطلاحات سب انگریزی یا لاطینی مین ہین فارسی خوان انکو دیکہکر چکرا جاتے ہین اور
ڈاکٹرون کا یہہ حال ہے کہ وہ علم تشریح۔ افعال الاعضا۔ کیمیا۔ علم الادویہ۔ تشخیص الامراض۔ علاج الامراض
وغیرہ امور طبیہ مین مہارت تو بخوبی رکہتے ہین لیکن بعض ناگہانی و اتفاقی امور ایسے پیش آجاتے ہین
کہ وہ اپنے کمال کا جوہر دکہلانے سے قاصر رہجاتے ہین اور کرتے دہرتے کچھہ بن نہین پڑتا مثلاً کبہی
ایسا موقع پیش آجاتا ہے کہ اپنی ڈسپنسری سے دور کسی گانون مین وہ نہین علاج کرنا پڑتا ہے مگر انگریزی
دواون کی عدم موجودگی سے کچھہ بہی بن نہین پڑتا اور مریض کی جان ضایع جاتی ہے ڈاکٹر رحیم صاحب
جو ہاپوڑ ضلع میرٹہہ کے سرکاری ذخیرہ اسپتال کے مہتمم ہین اکثر لاہور ویٹرنیری کالج کے آخری امتحان
مین ممتحن مقرر ہوا کرتے ہین۔ پریکٹس کے متعلق انکا اخیر سوال یہی ہوا کرتا ہے کہ اگر تم اپنی ڈسپنسری

سے دور ہو اور جانور بیمار ہو جاوے تو تم کیا کرو گے؟ اگر اوسنے وہ تدبیرین بتا دین جو دیہاتی لوگ عمل
مین لایا کرتے ہین اور جنکی طرف اونکے طبی سلسلہ تعلیم مین اشارات کئے گئے ہین تو وہ ضرور پاس کر دیا
کرتے ہین خواہ دوسرے مضامین مین نمبرون کی کسیقدر کمی ہو اونکا یہہ خیال صحیح ہے کہ تعلیم سے مریض
کی جان بچانا مقصود ہے نہ توتے کی طرح کتابون کا رٹنا) یا ایسا اتفاق بھی پیش آجاتا ہے کہ مریض غایت
اجتناب سے مرجانا قبول کرتا ہے لیکن انگریزی دوا کو منہ نہین لگاتا ان حالات مین لازم ہے کہ یونانی
دواؤن سے کام لیا جاوے جو ہر جگہ باسانی دستیاب ہو سکتی ہین اسی طرح یونانی طبیب کا بھی فرض ہے کہ
اگر نفاست طبع کی وجہ سے مریض دوا کی قدح نہین پی سکتا تو اوسکے لئے انگریزی دواؤن کے ست تجویز
کرے۔ یہہ دونون مقصد اوسوقت پورے ہو سکتے ہین جبکہ دونون طبون کے مصطلحات معالجات و ادویات
سے واقفیت ہو تکمیل البحرین یہہ غرض بوجہ احسن پوری کر سکتی ہے۔ **انتباہ** زمانہ کی رفتار ہمین
بتا رہی ہے کہ اگر زمانہ کی رفتار یہی رہی اور یقیناً رہے گی تو انگریزی طب گورنمنٹ کی قدردانی اور ذاتی خوبیون
کے سبب یونانی طب کو رفتہ رفتہ نیست و نابود کر دے گی اور دیسی طبیبون کی حالت بالکل ردی ہو جائیگی مگر اہل ملک
کو بھی اسکے ساتھہ نقصان ضرور اوٹھانا پڑیگا جسکی ادنے مثالین یہہ ہین کہ وہ طب جو قدیم زمانہ سے مانوس
طبایع تھی ہاتھہ سے جاتی رہے گی انگریزی دواؤن کی گرانی قیمت کے سبب یا مذہبی نفرت کی وجہ سے اکثر لوگ علاج
سے محروم رہ جاوینگے۔ ڈاکٹری فیس جو عدالت کے ذریعہ سے بھی وصول ہو سکتی ہے ادا کرنی دشوار ہو جائیگی ایسی ہی
اور بھی کئی نقصان اوٹھانے پڑینگے۔ اسکے مقابل ایک زمانہ آنیوالا ہے کہ انگریزی طب کا حاصل کرنا بہت
مشکل ہو جائیگا۔ اسمین داخل ہونے کے واسطے انٹرنس و ایف اے سے گذر کر بی اے اور ایم اے پاس کرنا شرط ہو جائیگا
طلبا کے وظائف بند ہو جائینگے اور اسکے عوض گرانڈیل فیسین ادا کرنی ہونگی (جیسا کہ نواب لفٹنٹ گورنر بہادر
پنجاب نے ۱۸۹۵ء کے جلسہ تقسیم انعامات مین صاف فرما دیا ہے) گویا اس فن کا حاصل کرنا ویسا ہی گران قیمت
ہوگا جیسا کہ پلیڈری ہے۔ ان خیالات کو مدنظر رکھکر بعض ہمدردان ملک و دلدادگان طب یونانی کو
خیال پیدا ہوا ہے کہ اس نیم جان علم کو سہارا دیکر تازہ و توانا کیا جاوے اور ملک کو اس سے فائدہ
اوٹھانے کا موقع دیا جاوے چنانچہ دہلی مین فخر الاطبا جناب **حکیم عبدالمجید خان** صاحب کی
سعی و کوشش سے ایک طبی درسگاہ جاری ہوئی ہے جسمین طب یونانی کی علمی و عملی تعلیم دیجاتی ہے طلبا کو
وظائف وغیرہ سے بھی مدد دیجاتی ہے حکیم صاحب ممدوح کی حسن سعی سے چند ماہ ہوئے گورنمنٹ کے ذریعہ

آمدنی بہی خاطر خواہ ہے لیکن تعلیم کے اصول اون خیالات کے لحاظ سے جو ہمنے ظاہر کیے ہین ہرگز
قابل اطمینان نہین ہین کیونکہ زمانہ کی رفتار پکار پکار کر کہہ رہی ہے کہ اسوقت نری یونانی طب کی امداد و ترقی
طبیب و مریض دونون کے لیئے کچھ فایدہ نہین دیتی بلکہ فایدہ اسمین ہے کہ انگریزی و یونانی ملی جلی تعلیم دیجائے
پنجاب یونیورسٹی مین ویدک و یونانی دونون کی تعلیم دیجاتی ہے لیکن اسکے لیئے وہی قدیم مروجہ کتابین ہین
مگر اسکے ساتھہ ویدون اور طبیبون کو مقررہ لیکچر بہی ضرور ہی سننے لازمی ہوتے ہین اور انہین بہی امتحان
پاس کرنا ہوتا ہی جبتک اعنسران میڈیکل کالج پاس نکردین حکیم حاذق و زبدۃ الحکما وغیرہ کی سند حاصل نہین ہو سکتی
بمبئی اور کلکتہ مین بہی ویدک اور ہومیوپیتہک کی تعلیم ہوتی ہے وہ بہی انہی اصول پر مبنی ہے۔ اگر جناب
حکیم عبد المجید خان صاحب بہی انہین اصول پر تعلیم دین تو بیشک اونکا مدرسہ بہی فوایدمین پنجاب
یونیورسٹی کی طبی شاخ کی ہمسری کرسکتا ہے اونکے لئے سہل طریقہ یہی ہے کہ اس قسم کی کتابین تدریس
مین داخل کرین جو دونون طبون کے مسایل پر حاوی ہون یا بحیلۂ فواید و نقایص مذکورہ بالا کو مدنظر
رکہکر مینے یہہ کتاب لکہی ہے اور حتے المقدور اسکے عام فہم و آسان کرنے کی کوشش کی ہے۔ اصطلاحات
انگریزی کو اس ڈہنگ سے ادا کیا ہے کہ ایکدفعہ انگریزی لفظ لکہکر اوسکا ترجمہ دیدیا ہے پہر جہان
موقع پیش آیا ہے ترجمہ ہی سے کام لیا ہے اصل لغت سے سروکار نہین رکہا ڈاکٹر اس سے اپنا مطلب
نکال لینگے اور طبیب اپنے مدعا پر کامیاب ہونگے۔ طب انگریزی و یونانی دونون مین عام دستور ہے کہ
پہلے ایک مرض کا بیان کرتے ہین پہر اوسکے مفید ایک دو نسخے دیدیتے ہین اور ان نسخون کا تغیر و تبدل
اور کمی بیشی دوران معالج کی رائے پر چہوڑ دیتے ہین اسکا ثبوت یہہ ہے کہ ہسپتالون کے مریضون کے رجسٹرون
کو ملاحظہ کیجئے ادہین وہ نسخے نہ پائیگا جو مدلسین مین درج ہونگے پس ڈاکٹر اور طبیب کی امداد کے واسطے ہر ایک
مرض اور اوسکی مختلف صورتون مین مینے متعدد انگریزی و یونانی نسخے دیدیئے ہین تاکہ کسی کو
قرابادینون اور بیاضون کی حاجت نہ پڑے اور بلا دقت اپنے مطلب کے کامیاب ہون۔ ناظرین خود
خیال فرماسکتے ہین کہ انگریزی کے مقابل عربی اصطلاحات طبیہ کو تلاش کرنا۔ فریقین کے بعض
مسایل پر محاکمہ کرنا انگریزی اور یونانی متعدد نسخون کا بہم پہونچانا اور پہران سب کو ایسے طرز سے ادا کرنا
کہ فریقین اون سے بآسانی تمام یکسان فایدہ اوٹہا سکین کسقدر مشکل کام ہے۔ اس کتاب مین ایک
تمہید اور ایک مقدمہ مشتمل بر چند مقالات اور کئی ابواب ہین جو کئی فصلون پر مشتمل ہین

تمہید

اسمین دو فصلین ہین **فصل اول تاریخ علم طب** قبل اسکے کہ کسی علم کے مسائل
کی تحقیقات کی جانب توجہ کی جاے اوسکے تاریخی حالات سے واقفیت پیدا کرنا ضروری ہے کیونکہ
یہہ واقفیت ترقی کی کامل رہنما ہے اس سے معلوم ہوجاتا ہے کہ کسی علم کی ابتدا مین کیا حالت تھی
اور کس کس زمانہ مین اسنے ترقی کی اور جن لوگون نے اسکی ترقی مین سعی کی اونکے کیا مدارج تھے اور
اونکو کس قسم کے وسائل میسر تھے اور کونسے ایسے وسایل تھے جو اونکی ترقی کے سد راہ تھے۔ جو حکما
فن طب کو ترقی دینا چاہتے ہین اونکو حکماے متقدمین کے حالات سے واقف ہونا ضروریات سے ہے
تاکہ معلوم ہوجاے کہ اونکے پاس کس قسم کے ذریعے تھے جنسے وہ کامیابی حاصل کرسکے پھر یہہ معلوم
کرکے خود بھی ویسے ہی وسایل بہم پہونچائین جو اونکو ترقی کے شاہراہ پر رہنمون ہون۔

جب علم طب کی قدیم تاریخ پر نظر کی جاتی ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ یہہ علم نہایت ہی قدیم ہے اور یہہ
کہنا بیجا نہین کہ دنیا کی پیدایش کے ساتھہ ہی یہہ بہی وجود مین آیا۔ ہرچند اوسوقت اسکو کوئی علمی درجہ
حاصل نہ تھا لیکن اسمین شک نہین کہ اسکے اصول موجود تھے جو قدرت نے انسان کو عطا کئے تھے
گو یہہ تدوین و تحریر مین نہ آئے تھے۔ جب ہم بالکل جاہل اور وحشی قومون کے حالات و عادات
پر غور کرتے ہین جو تعلیم و تربیت کی بو سے بہی آشنا نہین تو ثابت ہوتا ہے کہ قدرت نے ابتداے
آفرینش سے ہی انسان کو اس علم کی تربیت کی ہے۔ جب کسی انسان کو خواہ وہ جاہل ہو یا تعلیم یافتہ
کسی قسم کی تکلیف ہوتی ہے تو وہ اپنی آسایش کے واسطے اسکے دفعیہ کی ضرور کوشش کرتا ہے مثلاً
کسی کے پاونمین کانٹا چبھہ جاے تو وہ اپنے آرام کے واسطے اوسکے نکالنے کی طرف متوجہ ہوتا ہے
اور جسطرح بن پڑے اوسے نکالتا ہے۔ مکھی بھڑ اور بچھو کاٹے تو جلن رفع کرنے کے واسطے اوس جگہ کو کھجاتا
ہے کہین زخم لگ جاتا ہے تو خون بند کرنے کے واسطے اوسپر پٹی باندہ دیتا ہے۔ پہوڑا پہنسی ہو
تو اوسپر کسی درخت کا پتا یا مٹی وغیرہ باندہ دیتا ہے۔ عضو شکستہ کی درستی کے لئے بہی چند ناقص
تدبیرین کام مین لاتا ہے۔ اوسکو تجربہ اور مشاہدہ سے یہہ بات معلوم ہوچکی ہے کہ بافراغت اجابت اور
صاف پیشاب آنے سے طبیعت آسایش مین رہتی ہے تو وہ خود بخود بغیر کسی تعلیم کے مسہلات و مدرات

کی تلاش کرتا ہے اور اونکے دستیاب ہو جانے پر خوش ہوتا ہے۔ امتلاے معدہ کی صورت مین قے کرتا ہے
اس قسم کی خاصیت کئی حیوانون مین بھی پائی جاتی ہے مثلاً بلی کتا جب انکے جسم پر کوئی زخم آجاتا ہے تو
اوسکو اپنی زبان سے چاٹتے ہین اور وہ بہت جلد اچھا ہو جاتا ہے۔ امتلاے معدہ کی حالت مین یہ قے
کرتے ہین ورنہ تلاش کرکے ایسی بوٹیان کہاتے ہین جن سے قے آجاے۔ اکثر پرندون کی بھی یہی خاصیت
ہے۔ میرے ایک دوست کو شکار کا شوق تہا اور طبیعت مین قدرتی امور کی تحقیقات کا بھی ذوق تہا اونے
ایک تیتر دیکہا جو جہاڑیون مین گہبرایا ہوا پہرتا تہا اسنے بندوق اوٹھائی مگر پہر تامل کیا۔ تیتر کو دیکہا کہ ایک
بوٹی کے کئی پتے کہاکر ترو تازہ ہوکر اوڑ گیا۔ میرے دوست نے بھی اوس بوٹی کے چند پتے کہائے اوسکی پیاس
رفع ہوگئی اوسنے نتیجہ نکالا کہ یہہ بوٹی مسکن عطش ہے تیتر پیاسا ہوکر اسپر گرا تہا۔ ان مثالون سے ثابت
ہوتا ہے کہ علم طب بہت قدیم ہے اور انسانون نے اوسکو رفتہ رفتہ ترقی دی ہے اور تمدن اس ترقی
کا اعلے درجہ کا حامی مددگار رہا ہے کیونکہ ایک سن رسیدہ آدمی نے اپنی عمر بہر کے تجربون سے جوانون
کو اطلاع دی اور جوانون نے اوسمین اپنے ذاتی تجربے شامل کرکے دوسرون کو اطلاع دی اس طرح
معلومات ترقی پذیر ہوتے گئے۔ مگر یہہ نہین کہا جا سکتا کہ یہہ علم تحریر و تدوین مین کس زمانہ مین آیا
اور کس زمانہ سے علم کے درجہ مین داخل ہوا۔ اکثر لوگون کا قول ہے کہ سب سے پہلے مصر کے باشندون نے
یا اونکے اونکے بزرگون وہ مشایخون نے جو دوسرے علوم مین بھی صاحب فضل و کمال تہے طب کے چند تجربے
جمع کرکے اسکو ایک علم قرار دیا مگر اونہون نے اپنی منفعت و عظمت و بزرگی قایم رکہنے کے لئے ایسی
مفید چیز کو صرف اپنی ہی ذات مین محدود رکہا اور عام مین نہ پہیلنے دیا اور خفا کی غرض سے منتر جنتر
کو اسمین شامل کر لیا تاکہ لوگ یہہ خیال کرین کہ بیماری کو رفع کرنا کسی دوا کا خاصہ نہین بلکہ منتر جنتر
کا اثر ہے۔ بعض کا یہہ قول ہے کہ اہل چین و مصر نے علم تشریح ایجاد کیا ہے۔ اگر یہہ تسلیم کر لیا جاوے
تو یہہ بھی ماننا پڑیگا کہ علم جراحی کے موجد بھی یہی دونون قومین ہین کیونکہ علم تشریح کے بغیر جراحی ناممکن
ہے۔ بعض لوگ اس علم کو اہل ہند کی طرف منسوب کرتے ہین جیسا کہ کتب تواریخ اہل ہنود مین تحریر ہے
کہ برہما جی نے ایک لاکہہ اشلوک بیدک شاستر کے فرمائے ہین جسکو تین لاکہہ پچاس برس کا عرصہ گزر
چکا ہے اور بیدک کے ان جملہ اشلوکون کو یاد کرکے اشونی کمار دیوتاؤن کا حکیم مشہور ہوا اور اشونی کمار
سے اندر نے اور اندر سے بہردواج نے سیکہہ کر انکو بخوبی رواج دیا۔ انکے تین شاگرد بڑے مشہور

صاحب تصنیف ہوئے چنانچہ چرک نے افعال الاعضا سسرت نے عمل طب اور باگبہٹ نے تشریح کی کتابین
تصنیف کین - چار ہزار آٹھ سو برس کا عرصہ گزرا ہے کہ بید دہنتر نے بیدک مین بخوبی نام پایا - اسکی کتابون
مین مادہ کے ذکر اور رنگ و رنگ دہرنے دواسازی اور قرابادین پر کتابین لکھین - بعض اہل فارس
کی طرف منسوب کرتے ہین کہ وہ اس علم کے موجد ہین - یونان مین یونانیون نے علم طب کو خاطر خواہ
ترقی دی چنانچہ ایجاد کی عزت سب طرف سے سمٹ کے انہی کے حصہ مین آگئی اگرچہ فی الواقع انہون نے
اہل مصر و اہل فینشیا سے یہ علم حاصل کیا لیکن کمال ترقی دینے کی وجہ سے ایجاد کا سہرا انہی کے سر آگیا - یونانیون
مین سب سے پہلا شخص جسنے اس علم کو ترقی دی اسقلیدس ہے یہ اس علم مین اسقدر مشہور ہوا کہ بعد
وفات کے لوگ اسکو خدا ماننے لگے اور اسکا بت بناکر اسکو سجدہ کرتے تھے اسکے نام پر کئی بتخانے بنائے
گئے - اسکے دو بیٹے ان بتخانون کے پجاری مقرر ہوئے - یونان کے نامور شاعر ہومر نے جو رزمیہ
نظم لکھنے مین آجتک یگانہ مشہور ہے اور عیسی علیہ السلام سے ۹۶۳ برس پہلے گزرا ہے ان دونون کی علم طب
اور جراحی مین بہت تعریف لکھی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ انکے خاندان مین یہ علم موروثی ہے
لوگ دور دور سے انکے پاس معالجہ کو آتے تھے جب کوئی بیمار صحت پاتا تھا تو اپنے مرض کی تمام کیفیت
سونے یا چاندی کی تختیون پر لکھکر بتخانہ مین لٹکا دیتا تھا بقراط نے اپنے زمانہ مین ان تختیون سے بہت کچھ
فائدہ اوٹھایا حکیم تھیلز نے جو بلاد یونان کے شہر میلسیا مین رہتا تھا فلسفہ اور علم ہئیت کی بنیاد
ڈالی اور تیرہ سال شمسی کا رواج دیا یہ حضرت عیسی سے ۶۴۱ برس پہلے پیدا ہوا - حکیم سولن چیلو پٹیکس
بائیس کلیوبوس پیری اندر وغیرہ ہمعصر حکما مین یہ ممتاز تھا اور ۳۲ برس کی عمر پاکر شادی کیے بغیر
مرگیا - ٹھیک تخمینہ نہین لگایا جاسکتا کہ یونانیون نے کس زمانہ مین اس علم کی طرف توجہ کی اور انسان
کے اقوال و افعال دریافت کرنے مین سعی مبذول کی لیکن تخمیناً کہا جاسکتا ہے کہ مسیح سے چھ سو برس
پیشتر کا زمانہ ہے - اس زمانہ مین مشہور حکیم فیثاغورث تھا جسنے تشریح حیوانات کے علاوہ ۲۸۰ رسالے
مختلف علوم مین لکھے اور اسی نے علم موسیقی ایجاد کیا اور اپنے شاگردون کو علانیہ طور پر علم طب سکھایا
اور انکے ذریعہ سے دور دور ملکون مین یہ علم پھیلایا - اسکے شاگردون مین سب سے زیادہ مشہور دیمقراطیس تھا
اسنے انسان کے جسم کی تشریح ایجاد کی - ہم اس مشکوک زمانہ کو چھوڑکر اس زمانہ کا ذکر کرتے ہین جسمین طب نے
علم کا حقیقی درجہ حاصل کیا اور اس جلیل القدر شخص کا ذکر کرتے ہین جسکے نام ازل سے یہ دولت لکھی تھی

حکمای فارس

حکمای یونان

اگرچہ اس سے پیشتر ہی جیسا کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں اس علم کے غیر مستقل مسایل موجود تھے چنانچہ خود اوسکی تصانیف سے انکا پتہ ملتا ہے مگر اسنے انکی تکمیل و تدوین مین سب سے بڑھکر ناموری حاصل کی اسکے بعد کے تمام حکما اسکو اپنا رہنما و پیشوا مانتے ہین اس جلیل القدر عقیل فہیم اور تجربہ کار موجد شخص کا نام نامی بقراط ہے جو پیرنقلیسی صدی مین ۴۶۰ برس مسیح سے پیشتر جزیرہ قاس مین پیدا ہوا تھا۔ یہ صدی پیرنقلیس سے منسوب ہے جو قدیم یونان مین ایک مشہور فصیح ادیب تھا یہہ وہ صدی تھی جسمین سقراط قدیم زمانہ کا سب سے بڑا ادیب اور ہیتوسیدائیس سب سے بڑا مورخ اور افلاطون معلم اول علم آلہیات اور فیدیاس سب سے بڑا سنگتراش اور تھائیلس اور سوفوقلیس اور یوریفائیڈس اور آرسطوفانیس وغیرہ حکما موجود تھے۔ یہہ وہ زمانہ تھا کہ جبتک علم وفضل اور انشا اور تاریخ اور فلسفہ اور ریاضی وحکمت کا دنیا مین چرچا ہے کوئی اسکو فراموش نہین کرسکتا۔ اسوقت اگرچہ بقراط کی تعلیمات منسوخ سمجھی جائین مگر منصف مزاج لوگ تسلیم کرتے ہین کہ جو شخص علم طب کے روح افزا بہشت مین داخل ہونا چاہے اوسکے لیے بقراط کی تصانیف کے سوا کوئی دروازہ نہین ہے۔ بقراط ایک متمول آدمی تھا افلاطون اپنی تصانیف مین کئی جگہ اسکا ذکر کرتا ہے۔ ارسطوفانیس بھی اسکا اور افلاطون کا اپنی تصانیف مین حوالہ دیتا ہے۔ بقراط ایک ایسے خاندان کا رکن تھا جو طبابت کے لئے مشہور تھا یہی خاندان تھا جسکی سرپرستی مین قونیہ کے مدرسے نے اعلے درجہ کی عظمت وعزت حاصل کی تھی بقراط نے اوس طب پر جو بغیر کسی قواعد وکلیات کے فقط تجربہ پر منحصر تھی کتھانہ کی اور ہیروڈیفس اور دوسرے اطبا سے جو اوسوقت مشہور تھے تعلیم حاصل کرنی شروع کی اور ۱۶ برس کی عمر مین فارغ التحصیل ہوگیا مگر ترقی پسند طبیعت نے فقط استادون ہی کی تعلیم پر حصر نہ رکھا بلکہ خوض وفکر سے کام لیا اور ہر ایک مسئلہ کی تحقیقات کی اور اون اصولون کو تسلیم کیا جو کسی دلیل وبرہان پر مبنی تھے بقراط نے علم طب کی تلاش مین بہت سفر کیے۔ اسکے دو بیٹے تھے یہہ بھی اپنے نامور باپ کے پیشہ کے پیرو ہوئے۔ اسکی ایک بیٹی بھی تھی جسکی شادی اسنے اپنے شاگرد پولیبس سے کردی تھی یہی شخص تھا جسنے بقراط کی تصانیف کو فراہم کرکے مشتہر کیا۔ اسکے اور بھی بہت سے شاگرد تھے اسکی وفات کے بعد اسکے نام کے مندر اور بت بنائے گئے۔ بقراط علم تشریح سے مجبوراً قاصر رہا کیونکہ اوسوقت انسان کے جسم کی چیر پھاڑ کی سخت ممانعت تھی اسیوجہ سے وہ علم افعال الاعضا کے

مسایل بہی صحیح طور پر بیان نکر سکا۔ بقراط خیال کرتا تہا کہ جسم مین چار خلطین ہین یہی خیال آجتک یونانی طبیبون مین چلا آتا ہے۔ نضج مواد کا مسئلہ بہی اسی نے ایجاد کیا۔ بحران کی اصلیت بہی اسی نے دریافت کی۔ اسنے وہ قواعد باندہے ہے جنسے مرض کا حال ماضی و استقبال یعنی انجام مرض معلوم ہو سکتا ہے اسنے علامات مذکورہ کے بیان کرنے مین نہائیت کوشش کی۔ اسکے خیال مین امراض کی پیدائش صرف خون کے تغیر و تبدل سے تہی۔ اسنے نبض کی حالت پر غور کرنے مین زیادہ تر توجہ نہین کی۔ یہہ طبیعت کے فعل کو تقویت دینے پر نہائیت زور دیتا تہا۔ یہہ اوسکا قوی خیال تہا کہ طبیعت ایک نہ ایک روز خراب و ردی فسادمادہ کو اسہال ہیشاب پسینہ وغیرہ کی راہ ضرور خارج کریگی اسلئے مسہلات مدرات معرقات فصد چونکہ حقنہ وغیرہ اعمال کو فعل طبیعت کا معاون سمجہکر استعمال مین لاتا تہا اور یہی طریق آجتک ہمارے ہان مروج ہے۔ علم الادویہ سے وہ بخوبی واقف تہا مگر معدنی ادویات کے خواص کا چندان معتقد نہ تہا اسلئے صرف نباتی ادویات سے علاج کرتا تہا۔ بیمارون کو پرہیز کی حد سے زیادہ تاکید کرتا تہا اسکی تصانیف کی تعداد ۷۲ تک مشہور ہے۔ جالینوس بہی اون حکیمون مین اعلے درجہ کا نامور گزرا ہے جنہون نے علم طب کو ترقی دی۔ یہہ ۱۳۱ء مین پیدا ہوا۔ اسنے علم طب اور اوسکے متعلقات کی تحقیقات مین بہت سے سفر اختیار کئے سمرنا۔ کورنتہ۔ فونیہ اور اسکندریہ مین بہت مدت تک تحصیل علم طب و تجربہ مین مشغول رہا۔ کہتے ہین کہ اسنے اپنی ذاتی تحقیقات پر سات سو پچاس رسالے لکہے۔ جالینوس معالجات مین تجربہ اور قیاس دونون سے کام لیتا تہا۔ جو اصول و قواعد کلیہ تشریح کے مطابق اسنے مقرر کر رکہے تہے اونہی کے مطابق علاج کرتا تہا۔ اسکے یہہ معنی ہین کہ وہ علم تشریح کو علم طب کا اصل الاصول قرار دیتا تہا۔ جالینوس بقراط کا سب سے بڑا پیرو اور معتقد تہا اور اوسکے نوشتہ کو نوشتہ آسمانی سمجہتا تہا۔ اسکی اکثر تصانیف بقراط کے مسایل کی تشریح مین ہین اسمین شک نہین ہے کہ اس تشریح کو نہائیت ہی لیاقت کے ساتہہ ادا کیا ہے بلکہ کمال کر دکہایا ہے۔

باوجودیکہ اسکے مشاہدات سور اور بندر کی اندرونی ساخت کے ساتہہ زیادہ تر مطابقت رکہتے ہین تاہم اسنے آنکہہ کی تشریح بہت ہی عمدہ کی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اسنے گوسالہ کی آنکہہ کو زیر مشق رکہا ہے کیونکہ اسکی تشریح مین بدن انسان کی چیر پہاڑ معلوم نہین ہوتی۔ پہر بہی سولہوین صدی عیسوی تک کسی نے اوسپر اعتراض نہین کیا اگر کوئی معترض ہوا بہی تو وہ خود ہی بے وقعت ہوا چنانچہ سولہوین صدی مین ڈاکٹر ویسالیس نے یہہ ثابت کرنا چاہا کہ جو مسایل علم تشریح مین جالینوس نے بیان کئے ہین تشریح

جالینوس

انسانی سے بالکل مطابقت نہین رکہتی اس اعلے درجے کے محقق علم تشریح کو دو بڑی جماعتون سے مقابلہ کرنا پڑا۔ ایک جماعت نے تو باوجود تجربہ و مشاہدہ کے آنکھون پر پٹی باندہکر کہہ دیا کہ ویسالیس ہی سراسر غلطی پر ہے جالینوس کا ہر ایک مسئلہ صحیح ہے۔ دوسرے گروہ کے حکما اگرچہ مشاہدہ سے تو منکر نہوئے مگر انکو یہ یقین تھا کہ جالینوس سے غلطی کا سرزد ہونا ناممکن ہے اور یہہ لایعنی حجت پیش کرتے تھے کہ [illegible] کے بعد انسان کے بدن مین تغیر و تبدل عظیم واقع ہوا ہے اور یہہ لوگ ان ہی [illegible] دلون مین جالینوس کے طبی اصول و مسایل کی وہ وقعت و عظمت ہی کہ اگر [illegible] گستاخ سمجہا جاتا اور یہہ گستاخی قابل عفو و چشم پوشی تصور نہ کی جاتی چنانچہ سنہ ۱۵ [illegible] جالینوس کی تصنیف پر کچہہ اعتراض کئے تو اس حرکت پر لندن کے حکما اوسکے ساتہہ بے سلوکی سے پیش آئے اور عوام مین اوسکی تشہیر کی اور اوسکو مجبور کیا کہ خاص و عام کے روبرو اپنے عقیدہ کے بطلان کا اقرار کرے متوسط زمانہ کی تصانیف مین خواہ یہہ عربی تہین یا انگریزی وغیرہ جالینوس کا حوالہ ضرور دیا جاتا تہا اور یہہ وہ زمانہ تہا جبکہ روما کی سلطنت کی آخری تباہی ہوئی اور جبکہ محمد ثانی نے سنہ ۸۵۷ھ مین قسطنطنیہ کو برباد کیا جالینوس کی عظمت کا ثبوت اس بات سے بخوبی ہوسکتا ہے کہ مامون الرشید کے زمانہ مین جب یونانی طب کا عربی مین ترجمہ ہوا اور بغداد کے بیت العلومون مین اسکی تعلیم و تدریس شروع ہوئی تو بہی جالینوس ہی کے خیالات و مسایل معمول بہ رہے جب اندلس مین مسلمانون نے بیت العلوم جاری کیے تب بہی اوسی کی تصانیف کے ترجمے درس مین داخل رہے یورپ کے ہر ایک حصہ کے حکما یہین سے تعلیم پاکر اپنے اپنے ملک مین اسی کو رواج دیتے رہے یہان تک کہ جیسا کہ ہم اوپر بیان کرچکے ہین سولہوین صدی کے اخیر تک کسی کو اسکے مسایل پر اعتراض کرنے کی جرأت نہوئی۔

یونان کے بعد روم کے باشندون نے یونانیون کی تقلید پر کمر ہمت باندہی مگر اس قوم کے اکثر حکما غلام اور ادنے درجہ کے تہے اسوجہ سے انہین اس فن شریف نے ترقی و کمال کا درجہ حاصل نکیا اس قوم مین مشہور حکیم اتفاقًا اقلیدس ہوا اسکلس نامی حکیم نے طبیعت کے بارہ مین ایک کتاب لکہی جو آجتک مروج ہے پلی ان حکیم نے چند ادویات کی تاثیر کو ظاہر کیا اسکے بعد ڈیسکاڈوس نے ادویات کے خواص پر ایک عمدہ کتاب لکہی عیسے علیہ السلام سے ۱۰۰ برس پیشتر سلسس حکیم رومی بڑا مشہور زمانہ مصنف ہوا جسنے سفر اوٹہاکر علم حکمت حاصل کیا اور اپنی خداداد عقل و دانش سے بہت سی باتین ایجاد کین اور اس علم

مین دو سو کتابین لکھین منافع الاعضا مین طاق اور تشریح دانی مین شہرہ آفاق ہوا جنکے حالات
عضلات اور حرکات مزاج اور تشخیص امراض کی اصلیت سے بھی بخوبی واقف تھا۔ قوم کا شریف
عزت دار ہونے کے باعث اسکی طبابت کا چرچا دور و دراز ملکون مین پھیل گیا۔ جب حکماے روم نے
اس وقت عظمت و کمال حاصل کر کے سبقت نام پیدا کر لیا تو [illegible]ھ اور [illegible]ھ مین اہل عرب کو طب کے حاصل کرنے
کا شوق دامنگیر ہوا اور بقراط جالینوس کی تصانیف وغیرہ مشہور کتب کا ترجمہ عربی زبان مین کیا لیکن
جسم انسان کے نہ چیرنے سے تشریح بدن نا کامیاب ہے مگر ریوند چینی فلوس خیار شنبر شیرخشت کافور اور
مسہلات و دیگر ادویات ہندی و فارسی و عربی وغیرہ کے خواص و فوائد کے دریافت کرنے مین بہت
زور دیا۔ کیمیاگری کی تلاش مین بیشمار ادویات معدنی و نباتی کی ترکیبین اور خواص معلوم کر لیے
اگرچہ کیمیا کی تلاش کا خیال خام تھا مگر اس خیال کی بدولت علم الادویات مین ایسی ترقی ہوئی کہ علم طب
مین جان تازہ و رونق بے اندازہ آگئی حکماے عرب مین سب سے پہلا حکیم ہارون باشندہ اسکندریہ تھا
جسنے چیچک کی ماہیت بخوبی ظاہر کی۔ اسکے بعد [illegible]ھ یا [illegible]ھ مین حکیم فخر الدین رازی ساکن عراق
نے چیچک کی تشریح نہایت وسعت کے ساتھ کی اور نیز علم جراحی کو خاطر خواہ ترقی دی اور بہت سی
ادویات کے خواص و فوائد ظاہر کیے۔ خلیفہ مامون الرشید کے عہد مین حکیم حنین بن اسحاق بغدادی بڑا
نامی گرامی طبیب ہوا جسنے ارسطو اور افلاطون کی بہت سی کتابون کا عربی مین ترجمہ کیا۔ [illegible] ہجری [illegible]
شیخ الرئیس ابو علی بن سینا ساکن بخارا عرب مین جملہ حکماے عرب مین سے مفتخر و ممتاز ہوا اس نامور
حکیم نے بڑی جستجو و تلاش سے ہر جگہ سے علم طب کو فراہم کیا اور بہت سی کتابین تصنیف کین مگر سب سے
بڑھکر اوسکی کتاب قانون نے بہت بڑا فروغ پایا جو اوسکی زندگی ہی مین دور و دراز ملکون مین پھیل گئی
اور مدت دراز تک مشرقی و مغربی حکما کا عملدرآمد اسی قانون پر رہا۔ اسکے بعد ابوالقاسم طبیب نے فن
جراحی مین اعلے درجہ کا نامور ہوا۔ [illegible]ھ کے بعد عرب مین کسی طبیب نے نام نہ پایا اور اس شریف
فن کو کسی نے ترقی نہ دی۔ یہہ بھی انصاف کی بات ہے کہ شیخ الرئیس وغیرہ کو ایجاد کا فخر حاصل نہیں
ہوا البتہ اونکو یہہ افتخار ضرور حاصل تھا کہ اونہون نے ترجمہ کے سقم دور کر دیے اور جالینوس و بقراط
کے مسایل کی عمدہ تشریح کر دی جالینوس کی طرز تحریر ایسی تھی کہ وہ اپنے مسایل مین منطقی دلایل
سے زیادہ کام لیتا تھا جس سے اوسکا بیان بہت مغلق اور ادق ہو جاتا تھا۔ شیخ الرئیس نے اس

ہارون
فخر الدین رازی
حنین بن اسحاق
شیخ الرئیس
ابوالقاسم

اخلاق کو اور بھی ترقی دی اور منطقی دلایل سے کام لیتے لیتے اصل مسایل کو پیچ در پیچ کر دیا۔

طبابت ہند و ایران

جب سے یہہ بقراطی و جالینوسی طب ایران و ہندوستان مین آئی اسکی ترقی کا دروازہ بالکل مسدود ہو گیا ان ملکون کی زبان مین جسقدر مصنف گزرے ہین سب نے ترجمہ پر اکتفا کی یا عبارت کو تغیر و تبدل دیکر ایک نئی تصنیف اپنے نام سے منسوب کر دی۔ ترجمہ کرنے والون مین سب سے زیادہ مشہور طبیب حکیم محمد اکبر معروف بہ محمد ارزانی تہا عبارات کو تغیر دینے والے تو بیشمار طبیب گزرے ہین کس کس کا نام لیا جائے۔

محمد ارزانی

طبابت یورپ

جب سے یورپ کی زبانون مین اس بقراطی و جالینوسی طب کا ترجمہ شروع ہوا اسکی بالکل کایا پلٹ گئی اور یہہ دور سترہوین صدی عیسوی کے بعد سے شروع ہوا۔ اس سے پہلے یورپ کے مشایخون کے سوا دوسرے آدمی علم کمسٹری (کیمیا) کے بغیر دوسرے علوم سے بالکل بے بہرہ تہے اور فن کیمیا بہی صرف سونا چاندی بنانے کی امید پر عربون سے حاصل کیا تہا۔ اسکے بعد لاٹن یونانی اور عربی طب سے یورپ کی حکمت نے روز افزون ترقی شروع کی اور یورپ مین بڑے بڑے نامور طبیب ایسے پیدا ہوئے جنہون نے بقراط و جالینوس کی طب کی شہرت کو گرد کر دیا۔ لاٹن طبابت کی کچہہ کتابین تو پہلے ہی اہل انگلینڈ و فرانس کے پاس موجود تہین یونانی و عربی طب کی کتابین کچہہ تو وہ قرطبہ اور اندلس کی یونیورسٹیون سے نقل کر کے لیگئے جہان وہ تعلیم پانے کو آیا کرتے تہے اور کچہہ کتابین انہین صلیبی لڑائی مین ہاتہہ آئین۔ جنگ صلیبی کا وہ زمانہ تہا جبکہ ۴۸۸ھ سے ۶۹۰ھ ہجری تک تمام اہل یورپ متفقہ کوشش سے بیت المقدس (یروشلم) چہین لینے کے واسطے مسلمانون سے لڑتے رہے اور کوئی کامیابی حاصل نکر سکے۔ ایک زمانہ تہا کہ جب شہر قسطنطنیہ یورپ کا مرکز اور حصن حصین خیال کیا جاتا تہا محمد ثانی نے جسکی نسل آجتک حکمران ہے جب قسطنطنیہ کو فتح کیا تو بہت سے عالم فاضل پادری اس علم کی بہت سی کتابین اپنے ساتہہ اپنے وطن کو لے گئے۔ اسی اخیر زمانہ سے اہل یورپ نے تینون ملکون کے علم سیکہنے شروع کیے جسکا نتیجہ یہہ ہوا کہ انگریزی زبان مین اکثر تینون زبانون کے الفاظ تا حال مستعمل ہین۔ ۵۰۰ھ ہجری اور ۱۳۰۰ء مین شہر پلیونا اور پیرس مین طب کے مدرسے قایم ہوئے۔ اسی اثنا مین حکیم سوڈینا نے علم تشریح پر ایک کتاب تیار کی جسپر آجتک ڈاکٹرون کا عملدرآمد ہے۔ اسی زمانہ سے متاخرین کی حکمت و طبابت متقدمین سے جدا ہوئی اور متقدمین کی حکمت کا فروغ چراغ روز کی طرح بے نور ہو گیا۔ اسکی ایک خاص وجہ یہہ تہی کہ ۱۳۴۰ء مین جان گیسٹر

حکیم سوڈینا

باشندہ ہارلم نے چھاپے کی صنعت کو اس طرح ایجاد کیا کہ ایک دفعہ ایک درخت کی چھال پر کچھ لکھکر اوسکو
ایک کاغذ پر رکھدیا اور وہی حروف کاغذ پر معکوس ہوگئے۔ پھر اسنے لکڑیون پر نقوش کھودکر تصویرون
کی ایک کتاب چھاپی یہہ عمل بعینہ ویسا ہی تھا جیسا کہ ہمارے ملک مین چھینٹ اور رزائیون کے چھاپنے
کے سانچے ہین فرق اگر تھا تو یہی کہ ہمارے ملک کے سانچے جب سے ایجاد ہوئے آجتک ایک ہی کیفیت پر
پر چلے آتے ہین اور جان گیسٹر نے اس ایجاد کو اپنا رہنما سمجھکر اسکو ترقی دی چنانچہ ۱۴۳۸ء مین ایک
قسم کی روشنائی ایجاد کی جو چھاپہ کی صفائی کو ترقی دینے والی تھی۔ ۱۴۴۲ء مین جان فاسٹ نے چند چیزین
ملاکر شہر منٹس علاقہ جرمنی مین اس صنعت کو بخوبی رواج دیا اور شیفرڈن نے ۱۴۵۷ء مین سیسہ کے حروف
ڈھالنے شروع کیے اور سیسہ کی نرمی کی وجہ سے اوسمین کسیقدر سرمہ ملایا جس سے حروف سخت ہوگئے
اسکے بعد منٹس سے شہر وینس۔ روم۔ فلورینس وغیرہ ملکون مین بتدریج اسکا رواج ہوتا گیا مگر انگلینڈ مین
اس فن نے بڑی مشکل سے رواج پایا چنانچہ شاہ انگلینڈ نے اس فن کی تعریف سنکر اپنے ایک امیر لارڈ
کوسٹن کو زر کثیر دیکر شہر ہالینڈ مین بھیجا۔ یہان کے صناع یہہ فن کسیکو بتاتے نہ تھے مگر امیر مذکور نے
حکمت عملی سے بہت سا روپیہ خرچ کرکے کرسلس نامے ایک کاریگر کو پھسلا لیا اور اوسکی مدد سے آکسفورڈ
مین ایک مطبع بنایا چنانچہ ۱۴۷۲ء مین انگلینڈ کے اندر یونانی زبان کی بہت سی کتابین چھاپی گئین اور
۱۵۵۸ء مین اخبار چھاپنے کی تدبیر کی گئی اور ۱۷۹۰ء مین چھاپنے کی ایک بہت عمدہ کل ایجاد ہوئی اور
۱۷۹۶ء مین پتھر کا چھاپا ایجاد ہوا اسکا موجد ایک شخص فلڈر نام تھا۔ ۱۶۳۹ء مین اس صنعت کا
رواج ملک امریکا مین ہوا اور ۱۸۰۰ء مین ہندوستان مین اسنے قدم رکھا۔ اس چھاپہ کی بدولت حکماے
یورپ نے جو ترقی علم طب مین کی وہ آفتاب نصف النہار سے بھی زیادہ تر روشن ہے۔

القصہ یورپ مین ابتدا مین صرف دس مدرسے علم طب کے جاری ہوئے رفتہ رفتہ انمین ترقی ہوتی گئی
جب متاخرین یورپ نے متقدمین کی کتابون کو رہنمائی مین کافی نہ پایا تو اپنی عقل خداداد سے سب سے
پہلے یہہ کام کیا کہ طبی مسایل کو منطقی دلایل سے پاک وصاف کیا اور قیاس و دلیل کو چھوڑکر مشاہدہ اور
تجربہ پر ہر ایک مسئلہ کی بنیاد قایم کی یہہ تو نہین کہا جا سکتا کہ جالینوس کی تشریح بالکل نیست و نابود
ہوگئی یا سرتاپا غلط قرار دی گئی البتہ اوسکی ایسی اصلاح ہوگئی کہ اوسمین کوئی سقم باقی نہ رہا ۱۶۲۰ء
مین علم طب کیمیا اور علم تشریح علیحدہ علیحدہ ہوگئے اور سب سے زیادہ علم تشریح کو ترقی ہوئی ۱۶۱۹ء مین

ڈاکٹر ہاروے سے نے دوران خون کی حقیقت دریافت کی اور اسی اثنا میں بعض حکمانے افعال الاعضا کا بیان کیا جسمیں جسم کی پرورش رطوبات کا خروج - دوران خون حرکت تنفس قوت ہاضمہ قوت جاذبہ قوت تولید انسان اور سیدائش اعضا اور ہر ایک کے افعال وغیرہ کا ذکر بخوبی پایا جاتا ہے ۱۶۶۰ء میں ایک نامی طبیب سٹال نے لکہا کہ کیمیاوی اور ترکیبی تبدیلات و تاثیرات سے جاندار اجسام کے افعال کا ظہور نہیں ہوتا بلکہ ان سب افعال کا فاعل روح ہے - اس سے یہہ مطلب ہے کہ اگر کسی عضو کے فعل کو روح مدد نہ دیگی اور ہم اسکو کسی مصنوعی ترکیب سے قایم رکہنا چاہینگے تو یہہ ممکن نہوگا -

جب سے یورپ میں آلہ خوردبین ایجاد ہوا ایسی موشگافیاں شروع ہوئین کہ بلا مبالغہ بال کی کھال کھنچنے لگی اب ہم کہہ سکتے ہین کہ علم تشریح کی موشگافی انتہا کو پہونچ گئی اس سے بڑہکر اسکی ترقی ناممکن ہے اگر ہو بہی تو صرف تفنن طبع خیال کیا جاویگا ورنہ معالجات کے واسطے جسقدر اسکی ترقی ضروری تہی وہ اس سے بڑہکر ہوچکی ہے اگر اسکے بعد بہی ترقی کا خیال دامنگیر ہو تو وہ غیر ضروری ہے - یورپ مین کمسٹری کی ترقی نے معالجات و علم الادویہ کی ترقی کو بنظیر مدد دی اب کوئی معدنی و نباتی دوا ایسی نہین پائی جاتی جسکا جوہر یا ست موجود نہو - یہہ جواہرات تاثیر مین حکمی طاقت رکہتے ہین ان جواہرات مین کلورا فارم کی ایجاد خاص ذکر کے قابل ہے فن جراحی کو اس سے وہ تقویت ہوئی کہ اس سے بڑہکر خیال مین آنی ناممکن ہے جب اہل یورپ نے اپنے تجربات و مشاہدات سے علم طب کو یہہ ترقی دی تو قدیم یونانی طب جسکا کچہہ اوپر دو ہزار برس سے چار دانگ عالم مین ڈنکا بج رہا تہا اس آفتاب اوج عروج کے سامنے چراغ سے بہی زیادہ تر بےفروغ ہوگئی اسوقت امریکا افریقہ ایشیا وغیرہ مین جہان جہان علم کا چرچا ہے اسی ترقی یافتہ طب کا رواج ہوتا جاتا ہے ٹرکی اور مصر مین تو قریبًا ہر ایک شاخ علم طب کا ترجمہ عربی یا ملکی زبان مین ہوچکا ہے اور سرکاری اور پنج کے مدارس مین اسی کی تعلیم ہوتی ہے - ہندوستان مین بہی اسکا ملکی زبان مین ترجمہ ہوچکا ہے - سرکاری کالجون مین تو اس ترقی یافتہ طب کی تعلیم لازمی طور پر دیجاتی ہے مگر پنج کی درسگاہین اور مطب بہی اس سے خالی نہین ہین چونکہ عام لوگون کا میلان طبع اس طرف روز بروز بڑہتا جاتا ہے اسلیے یونانی طبیبون مین بہی وہی اصحاب زیادہ عزت و تعظیم کے مستحق سمجھے جاتے ہین جو قدیم طب (یونانی) کے ساتہہ اس جدید طب (ڈاکٹری) کی چاشنی بہی رکہتے ہین - بڑے بڑے شہرون اور قصبون مین انگریزی ادویات کی دکانین بہی بکثرت موجود ہوگئی ہین ان اسباب کے ملاحظہ سے

قیاس کیا جاسکتا ہے کہ عنقریب وہ زمانہ آنے والا ہے کہ طب جدید کا رواج عام ہو جائیگا اور اسکے ساتھہ ہی تصنیف و تالیف کی بھی ہیئت بدل جائیگی یعنی یا تو یہہ تصانیف بالکل طب جدید کا ترجمہ ہونگی یا طب قدیم و جدید دونوں ملی جلی ہونگی۔ اگر معزز ناظرین مجھے اجازت دیں تو مین اپنے تجربہ سے یہہ کہنے کی جرات کرسکتا ہون کہ ملک کے حالات پر غور کرنے سے ثابت ہو گیا ہے کہ ملی جلی تصانیف زیادہ تر ملک کے حسب حال ہین اسلئے کہ اہل ملک کے دو فریق ہین ایک یونانی کو پسند کرتا ہے دوسرا ڈاکٹری پر جان دیتا ہے ملی جلی تصانیف سے دونوں کا مدعا بخوبی بر آتا ہے مین اپنے دعوے کے ثبوت مین اپنی تصانیف کو پیش کرتا ہون۔ میری سب سے پہلی کتاب فن جراحی مین **معمول احمدیہ** ہے جسمین جراحی کے متعلق دونوں قسم کے مسایل وادویات و نسخجات ہین دوسری **ممد حیات** حفظان صحت پر ہے ماہران فن پر روشن ہے کہ یونانیوں کا ستہ ضروریہ ہماری ضروریات کے لئے کافی نہین ہے۔ اسکے مقابلہ مین انگریزی حفظ صحت کے دس مسایل ہین سے اکثر مسئلے ہماری طبایع کے ناموافق ہین کیونکہ انگلستان سرد ملک ہے اور ہندوستان گرم۔ جو مسایل دونوں مین اپنے ملک کے مناسب تھے وہ لیے اور کچھہ ذاتی تحقیقات سے مسایل ازاد کئے۔ تیسری کتاب **قرابادین احمدیہ** ہے اسمین انگریزی ادویات کے مقابل یونانی و دیسی ادویات مفردہ و مرکبہ ہین مین بڑے فخر سے خدا کے شکریہ کے بعد کہتا ہون کہ مذکورہ بالا میری کتابین مقبول خاص و عام ہوچکین اور کئی قدردان اصحاب نے میرے حوصلے سے بڑھکر انکی قدردانی فرمائی۔ یہہ کتاب **تکمیل البحرین** علم طب کے متعلق چوتھی تصنیف ہے مین خدا سے امید کرتا ہون کہ یہہ بھی تصانیف اولیہ کی طرح مقبول خلایق ہوگی کیونکہ اسکی طرز تحریر بھی وہی ہے جو پہلیون کی ہے۔ **غرض** مینے ملک کے حسب حال طب مین ترقی کا ایک زینہ قایم کردیا ہے شاید میرے بعد جو میرے ہم پیشہ اصحاب تشریف لائین پچھلی قومون کی رفتار ترقی کو مدنظر رکھکر اسمین کچھہ اور رنگ آمیزی کرین سکیونکہ یہہ رسم قرار پاچکی ہے کہ **سعدی** ہر کہ آمد عمارت نو ساخت + رفت و منزل بدیگرے پرداخت

معذرت ۔ مینے تاریخ علم طب کے لکھنے مین حتی المقدور سنین کی مطابقت مین بہت کوشش کی ہے مگر قدیم تاریخ پر کچھہ ایسا پردہ پڑا ہوا ہے کہ اس امر میں بڑے بڑے مورخ ٹھوکرین کھا رہے ہین اگر کہین سہو ہوگیا ہو تو مین منصف مزاج ناظرین سے معافی کا خواستگار رہون۔

فصل دوم۔ فرائض الاطبا

یون تو خالق مطلق کی بنائی ہوئی ہر ایک شے میں ہزار در ہزار صنعتین موجود ہین جو اسکی حکمت بالغہ و قدرت کاملہ پر دلالت کرتی ہین مگر انسان اشرف المخلوقات اور ایک عالم صغیر ہے جو کچھہ تمام جہان مین ہے وہ سب اسمین موجود ہے اور جو صنعتین و حکمتین اسمین پائی جاتی ہین انکی کیفیت حال انسانون کو بھی معلوم ہو چکا ہے۔ علم تشریح کے مطالعہ سے بخوبی ظاہر ہوتا ہے کہ مصنوعات الٰہیہ مین سے جسم انسان بھی ایک اعلی درجہ کی عجیب و غریب صنعت ہے جو اسباب محللہ داخلیہ و خارجیہ سے ہمیشہ تحلیل پاتا رہتا ہے اور پھر بھی صرف کے مطابق غذا کے استعمال سے عوض معاوضہ کا کام خود بخود ہمیشہ ہوا کرتا ہے اور یہہ سلسلہ تا بقائے حیات جاری رہتا ہے۔ اگر قواعد حفظان صحت کی پابندی نہ کیجائے یا آلات الہضم کی خرابی سے سوہضمی کی شکایت ہو یا دیگر مضر صحت امور وقوع مین آوین تو خرابی خون کے باعث جسم کمزور و ناتوان ہو جاتا ہے اور طبیعت مختلف امراض کی طرف مایل رہتی ہے اور انکے سبب سے مختلف مہلک امراض پیدا ہو جاتے ہین اسلیے حکیم علی الاطلاق نے چند آدمیون کو علم طب کے سیکھنے کی طرف مایل کیا تا کہ وہ ہر ایک مرض کے دور کرنے مین کوشش اور رفع تکلیف کی تدبیر کر کے انسانی ہمدردی کا فرض ادا کرین پس جب قادر مطلق نے ایسا عظیم الشان کام طبیب کی سپرد کیا ہے تو اسکو بھی لازم ہے کہ خدا کا شکر ادا کرے اور یہہ شکر دو طرح سے ادا ہو سکتا ہے اول یہہ کہ اگر انسان کو اس علم کے حاصل کرنے کی ضرورت پیش آوے تو وہ اسباب مہیا کرے جو اسکو درجہ کمال تک پہونچاوین دوم بعد تکمیل کے اسکا استعمال نہایت ایمانداری سے کرے۔ پس ہر ایک طبیب کے لئے دو حالتین پیش آتی ہین ایک طالب علمی کا زمانہ۔ دوسرا بعد تکمیل کے مطب کرنے کا زمانہ میں ان دونون حالتون کے فرایض بیان کرتا ہون۔

زمانہ طالب علمی ۔طالب علمی کے زمانہ مین علم طب کے حصول کی طرف ہمہ تن متوجہ ہو کر کمال پیدا کرین کیونکہ جب اس شریف فن کے ساتھہ انسان کی موت زندگی کی ذمہ داری متعلق ہے تو استعداد کامل کے بغیر اس عظیم الشان کام مین ہاتھہ ڈالنا سراسر نادانی ہے۔ علم تشریح اور افعال الاعضا کی تعلیم سے ساخت جسم اور اسکے افعال کا حال معلوم کرین علم الادویہ کی واقفیت سے

دواؤن کے خواص و فوایئد سے آگاہ ہون۔ علم کیمیا سے اجسام کی ماہیت پہچانین۔ علم طب و فن جراحی کے مسایل کو ذہن نشین کرین۔ یونانی طبیبون نے علم طب کو ایجاد کیا بیشک اونکو ایجاد کا فخر حاصل ہے لیکن زمانہ کی رفتار کے ساتھہ یہہ علم بھی ترقی کرتا گیا چنانچہ آج اسکو یہہ رتبہ حاصل ہے کہ ہم کہہ سکتے ہین کہ ترقی کے انتہائی درجہ کو پہونچ چکا ہے۔ اہل یورپ نے اسکو کئی شاخون مین تقسیم کر دیا ہے اور ہر ایک شاخ مین سیکڑون مجلد لکھہ ڈالے ہین کئی ایسی بیماریان بیان کی ہین جنکا یونانی طب مین کہین پتہ بھی نہین ملتا۔ ایسے امراض بھی بیشمار ہین جنمین محل مرض و اسباب مرض مین یونانیون کی تشخیص کچھہ اور تھی حکما یورپ کی تحقیقات مین کچھہ اور ثابت ہوئی۔ پس طالب کمال کا فرض ہے کہ صرف یونانی طب پر قناعت نکرے بلکہ زمانہ حال کی تحقیقات جدیدہ بھی پر نظر رکھے تاکہ فن طب کے ہر ایک شعبہ مین واقفیت حاصل ہو اور کسی امر مین قاصر نرہے۔ اثنائے تعلیم مین استاد کی خدمت مین مطب کے وقت ضرور حاضر رہا کرین اور اوسکے طریق عمل و تشخیص مرض پر بخوبی غور کیا کرین اور مریض کا خود مشاہدہ کرکے مرض کی تشخیص کرین اور اپنی تشخیص کی کیفیت استاد سے بیان کرین جو اصلاح وہ اسمین کرے اوسپر بخوبی غور کرین مریض سے گزشتہ و موجودہ حالات دریافت کرکے اوس سے نتیجہ نکالین پھر اپنی تشخیص اور استاد کی تجویز و اصلاح کو کتاب سے جو سبقاً استاد سے پڑھی ہو مقابل کرین اگر اسپر بھی کوئی امر دریافت طلب ہو تو استاد سے دریافت کرین اسی طرح ہر ایک مرض کے مریض کو متعدد دفعہ مشاہدہ کرین اور اپنی مشق اور استاد کے وسیع تجربہ سے فایدہ اوٹھائین بسا اوقات ایسی بیماریان مشاہدہ مین آئینگی جو ایک دوسرے کے مشابہ ہونگی اسمین بدون کثرت تجربہ و مشورہ استاد تمیز مشکل ہے۔ استاد کے روبرو مریض سے گزشتہ و موجودہ حالات دریافت کرکے تعیینات کے متعلق حالات و علامات کو ہاتہہ سے ٹٹولین اور حسب موقع آلات کے ذریعہ سے علامات کو دریافت کرین اور کامل تشخیص کے بعد نسخہ تجویز کرین اور نسخہ مین اصول دارکان اور اونکے اوزان کا لحاظ رکھین۔ غرض زمانہ طالب علمی کو ایک نعمت غیر مترقبہ جانکر اوس سے علماً و عملاً فایدہ اوٹھائین اور موجودہ وقت کو رایگان نہ کھوئین کیونکہ اسوقت کتاب۔ مریض اور استاد تینون میسر ہوتے ہین مشاہدہ مریض کے وقت مشتبہ علامات وغیرہ مسایل استاد سے حل ہو سکتے ہین مطب کھولنے کے بعد کتابین اور مریض تو بہتیرے ملینگے مگر استاد نہین مل سکیگا۔ پس جو شخص طالب علمی کے زمانہ مین اچھی طرح نہین سیکھتا اور فارغ التحصیل ہونے کے بعد ترقی نہین کرتا وہ ہرگز لایق طبیب نہین بن سکتا

مطب کا زمانہ۔ فارغ التحصیل ہونے اور لیاقت کامل حاصل کرنے کے بعد مطب جاری کرین اور شافی
مطلق اور حکیم حقیقی کو اصل معالج سمجھکر اپنے تئین صرف ایک ذریعہ سمجھین زہد و ریاضت و اتقا کے پابند
رہین عشق الٰہی و محبت خدا مین سوز و گداز پیدا کرین اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول کے سلسلہ کو مضبوط پکڑین
خدا سے ہمیشہ ڈرتے رہین حسب مقدور سخاوت کرین اکثر باوضو رہین لباس لطیف اور شریفانہ پہنین
بغیر مطلب کے زیادہ گفتگو نکرین بن بلائے کسی مریض کے مکان پر نجائین اسمین اپنی سبکی کے علاوہ مریض
کا اعتقاد طبیب کی نسبت سست ہوجاتا ہے تمکنت اختیار کرین مگر نہ ایسی کہ غرور و خودپسندی کے رتبہ کو
پہونچ جاوے چال چلن ہمیشہ نیک رکھین دیانتداری کو اپنا شعار بنائین خواہشات نفسانی و امور شہوانی
سے پرہیز کرین عوام الناس خصوصًا لوند رذیل و کمینہ آدمیون کی صحبت سے پرہیز کرین جس مریض کے معالج
بہت ہون اوسکے علاج سے کنارہ کش ہون بیمار کا علاج کشادہ پیشانی اور مہربانی سے کرین مریض
کا حال خوش خلقی سے دریافت کرین تاکہ وہ اپنا حال اطمینان کے ساتھ بیان کرسکے اگر مرض طبعًا
مایل باصلاح ہورہا ہو تو خواہ مخواہ دوا کا استعمال نکرین کیونکہ علاج سے اصل مدعا صحت قایم کرنا ہے
اور وہ خودبخود حاصل ہے نبض اور قارورہ کو خوب غور سے معائینہ کرین تاکہ مریض اور اوسکے لواحقین کو
طبیب پر اعتبار جم جاوے کہ یہہ اعتبار بھی دفع مرض مین بڑا بھاری مؤید ہے تزاید خلط موجب مرض کو دریافت
کرین مرض کو بڑے غور و تامل سے تشخیص کرین کیونکہ ایک مرض کا حال مختلف حالات کے بموجب مختلف ہوتا
ہے حتی الوسع کوشش کرین کہ مریض جلد شفایاب ہو اگر صحت کے بعد مرض دوبارہ عود کرے تو اوسکی علامات
کی شدت کے تخفیف کرنے مین کوشش کرین بخار وغیرہ معینہ اوقات کے متروک المرض مین طاقت
مریض کو قایم رکھنے کی کوشش کرین اور یہی ضروری نہین کہ صرف مرض موجودہ کے علاج پر اکتفا
کرین بلکہ مریض کو حفظ ماتقدم کی تدابیر سے بھی مطلع کرین تاکہ اونکی پابندی سے مرض دوبارہ عود
نکرے اور یہہ بھی خیال رکھین کہ موجودہ مرض کے برے نتائج سے دوسرا مرض پیدا نہو جاوے اور نیز
کسی موروثی مرض کے ظہور کا بھی خیال رکھین متعدی مرض سے تندرست تیماردار آدمیون کو بیماری سے
محفوظ رکھنے کی پوری پوری کوشش کرین مریض کے روبرو ایسی باتین نہ کہین جس سے اوسکا حوصلہ
پست ہوجاوے اگر کسی خوفناک حالت کا اظہار منظور ہو تو مریض کے کسی عقلمند رشتہ دار سے جو موتمن
ہو علیحدہ ہوکر کہین حتی الامکان دوا کی اصلیت سے مریض کو آگاہ نکرین ورنہ دوا کی زود اثری کی

شیخی کرین ورنہ دعوے کرین کہ مریض کو میرے ہی مجوزہ نسخے سے فایدہ ہوا ہے کیونکہ بعض اوقات مریض پر
دوا کا اثر قطعاً نمایان نہین ہوتا یا اوسکا نتیجہ برعکس ظہور مین آتا ہے یا دوائے مجوزہ کو مریض نے استعمال
ہی نہین کیا پس ندامت کے علاوہ مریض کا اعتقاد فاسد ہو جاتا ہے اور وہ طبیب کو نفرت و حقارت کی نگاہ سے دیکھتا
ہے مرض کو لا علاج سمجھکر اوس سے دستبردار ہو جانا مناسب نہین بلکہ تکلیف دہ علامات کے خفیف کرنے کے
درپے ہونا چاہیئے۔ علاج مین اس امر کا خیال ضرور رکھین کہ مریض کے مکان کی ہوا کیسی ہے اور
مریض کا لباس عادت مزاج اور قواعد حفظان صحت کے موافق ہے یا نہین۔ مکان اسباب با ترتیب
ہے یا نہین۔ صفائی ہوا کی آمد و رفت بستر کی نرمی سختی کیسی ہے اور یہہ بھی دیکھنا چاہیے کہ ہدایت کے
بموجب عملدرآمد ہوتا ہے یا نہین دوا غذا وقت معینہ پر حسب مقدار مجوزہ ملتی ہے یا کم و بیش خدمتگار
دلسوز قابل خدمت بیمار ہے یا بے پروا۔ اگر امور مذکورہ مین سے کسی مین نقص ہو تو حتی الامکان اوسکی
اصلاح مین کوشش کرین آب و ہوا کی خرابی کی صورت مین تبدیل آب و ہوا ضروری سمجھین بیمار پرسان
کی آمد و رفت روشنی شور و غل وغیرہ کی نسبت بھی مناسب ہدایت کرنی چاہیے جس امر کی نسبت ہدایت
کرنی منظور ہو اوسکو مفصل سمجھا دین مثلاً غذا کے بارہ مین صرف یہی کہدینا کافی نہین ہے کہ فلان چیز
کہاؤ بلکہ یہہ کہنا چاہیے کہ اس قسم کی غذا اتنی مقدار مین اتنے عرصہ کے بعد کہاؤ ترکیب دوا اور اوسکے
استعمال کے وقت سے بھی پورے طور پر ہدایت کرین یا نسخہ کے نیچے لکھدین اور نسخہ صاف اور نستعلیق
حروف مین لکھین مناسب دوا کا مناسب مقدار اور مناسب اوقات مین تجویز کرنا طبیب کی لیاقت کا اظہار
کرتا ہے ورنہ اتنا تو پنساری بھی جانتے ہین کہ اس دوا سے دست آتے ہین اس سے قے اور اس سے پسینہ
لیکن یہہ صرف حکیم ہی کو معلوم ہے کہ اس مرض مین اس دوا کا استعمال مناسب ہے یا نہین اور اس سے
آرام کی امید ہے یا ضرر کی اور ہر نسخہ مین چار چیزون کا لحاظ رکھنا ضروری ہے کہ یہہ دوا اصل ہے اور یہہ
معاون و مصلح و بدرقہ مثلاً نسخہ مسہل مین سلفٹ آف مگنیشیا ۴ ڈرام اصل دوا ہے اور ٹنکچر سنا
۴ ڈرام اسکا معاون اور ٹنکچر زنجبیل ۳ بوند مصلح اور عرق کافور ایک اونس بدرقہ ان سب باتون کے
نشیب و فراز کا خیال مین رکھنا حکیم ہی کا فرض ہے نہ پنساری او عطائی معالج کا جن اشیا کے کہانے پینے
سے مریض کو نفرت ہو اونکے استعمال پر اصرار نکرین ورنہ نتیجہ برعکس ظہور مین آویگا۔ ترقی معلومات و تجربہ
کے لیئے ڈاکٹری یونانی اور ویدک کی اکثر کتابین زیر نظر رکھین طبی رسالجات کو ہمیشہ مطالعہ مین رکھین

انسے نئے نئے تجربات اور بہت سی امراض کے دقائق حل ہوتے ہین اور ہم پیشہ ہم عصرون مین سبقت حاصل ہوتی ہے ورنہ تجربہ کار طبیبون مین ہرگز وقعت و عزت نہوگی ۔ نئی تصانیف و رسالجات کو ہرگز حقارت کی نظر سے نہ دیکھین اور یہہ خیال نہ کرین کہ جو کچھہ ہمین معلوم ہے وہ کافی ہے اور جسوقت ایسے رسالجات کو دیکھین اپنے معلومات کو بالائے طاق رکھکر بنظر استفادہ دیکھین اور اپنے علم و تجربہ کو ہمیشہ کم دیکھین بدون اسکے کسی کتاب یا رسالہ کے مطالعہ سے کچھہ بھی حاصل نہین ہوسکتا ۔ ایک شخص علم نجوم مین کسیقدر مہارت رکھتا تھا سفر دور و دراز طے کر کے حکیم کوشیار کے پاس نجوم سیکھنے کو آیا مگر اسکے دماغ مین یہہ بات سمائی ہوئی تھی کہ مین اس علم مین کامل ہون میرے برابر کوئی نہین حکیم کوشیار نے اوسکے سکھلانے پڑہانے مین ہر چند کوشش کی مگر وہ ویسے کا ویسا ہی رہا ۔ آخر حکیم نے کہا کہ جبتک تیرا یہہ غرور باقی ہے کہ میرے برابر کوئی نہین تجھے تعلیم دینا لا حاصل ہے کیونکہ جو برتن بھرا ہوا ہوگا اوسمین دوسری شئے کی گنجایش نہین ہوسکتی ۔ طبیب کا فرض ہے کہ اپنی لیاقت کی بڑہانے مین ہر دم کوشان رہے ۔ نالائقی کی حالت مین مریض کے تلف ہوجانے کا اندیشہ ہے جس سے حاکم مجازی و حاکم حقیقی کی بازپرس کے علاوہ بدنامی کا احتمال ہے اور اس سے معاش و معاد دونون کا نقصان متصور ہے طبابت ایک عام پسند اور ہر دلعزیز پیشہ ہے اور طبیب کو سب لوگ محبت کی نگاہ سے دیکھتے ہین اور ہر فرقہ کے لوگ بغیر کسی نفرت و کراہت کے اوسکی طرف رجوع لاتے ہین پس طبیب کو بھی لازم ہے کہ بغیر کسی تعصب کے ہر ایک مذہب و ملت کے آدمیون کا دل لگا کر علاج کرے گو مریض دشمن ہی کیون نہو اوسکے معالجہ مین بھی کوئی دقیقہ فروگذاشت نکرے ۔ طبیب کا فرض ہے کہ کسی کے ساتھہ دلمین نفاق نہ رکھے خصوصاً ہم پیشہ اصحاب کے ساتھہ رابطہ اتحاد قایم رکھے اور اونکے معلومات سے فایدہ اوٹھائے اور اپنے معلومات اونکے روبرو پیش کرے اور اونکو حیض کے لتّون کی طرح نہ چھپائے کیونکہ غرض حصول علم طب سے بنی نوع انسان کو فایدہ پہونچانا ہے خواہ بلا واسطہ ہو یا بالواسطہ ۔ غریب خستہ حال غلیظ بدبودار اور میلے کچیلے مریض سے نفرت نکرین کیونکہ یہہ طبیب کے اخلاق سے بہت بعید ہے بلکہ ایسے مریض کے علاج مین دل و جان سے متوجہ ہونا چاہیئے ۔ اکثر بیماری کی حالت مین مریض کی طبیعت مین تعصب و وسواس و رد فاسد توہمات پیدا ہوجایا کرتے ہین جنکی تلافی حکیم پر ضروری ہے ۔ نسخہ تجویز کرنے سے پہلے مریض کی حالت کو ضرور دیکھہ لین اگر مریض میدان اور

ہوا دار مکان مین ہے تو مدرات کا استعمال کرائین اور گرم مکان مین معرقات دین - برعکس عمل سے
نتیجہ خراب ظہور مین آئیگا نسخہ مین متضاد دوائین نہ لکہین ورنہ ایک دوا کی تاثیر دوسری سے زائل یا
متغیر ہوجائیگی یا دونون کا اثر باطل یا ناقص ہوجائیگا جس دوا کی ماہیت سے پورے طور پر آگاہی نہو
اوسکا استعمال نہ کرائین دوا ایسی ترکیب سے دینی چاہیے کہ مریض بآسانی کہا سکے - بچون کو دوا ہمیشہ
شیرینی مین ملا کر دینی چاہیے - جب کسی دوا مثلاً سنکہیا افیون کسنین اپکا کوانا وغیرہ کا اثر مریض
پر خلاف معمول زیادہ ہونے لگے تو اسکا استعمال ترک کردین جب ایک ہی اثر کی چند دوائین موجود
ہون تو مریض کے لیئے وہ دوا منتخب کرین جو با تاثیر مین قوی اور کہانے مین سہل ہو - اس شریف پیشہ
مین اگرچہ تکلیف بہی ہوا کرتی ہے لیکن مریض کے شفا پاجانے پر وہ تکلیف مبدل براحت ہوجاتی
ہے - اس پیشہ مین معاش اور معاد دونون کا فایدہ متصور ہے بشرطیکہ اسکو محض تجارت کا ذریعہ
نہ بنایا جاوے ورنہ خسر الدنیا والآخرہ کا مصداق ہوگا - چونکہ بعض ادویہ مختلف مقدار مین مختلف
تاثیر پیدا کرتی ہین لہذا دوا تجویز کرنے مین ان امور کو مدنظر رکہنا نہایت ضروری ہے (اول) عادت
مریض جس دوا کا مریض عادی ہو نسخہ مین اوسکی مقدار زیادہ کردین تاکہ پورا پورا اثر ہو ورنہ دوا بے اثر
رہے گی مثلاً افیونی کو افیون زیادہ مقدار مین دین (۲) مرض - امراض سوزش صفاق سنایل گنگرین میں
افیون کی مقدار کثیر دیر تک دیتے رہین تاکہ دوران خون کے سست ہونے سے سوزش کے عوارضات
کم ہوجائین (۳) آب وہوا - گرم ممالک مین ادویات مسہلہ بہت جلد عمل کرتی ہین بعض اوقات معمولی
مقدار کے استعمال سے بہاری نقصان عاید ہوتا ہے موسم گرما اور گرم ملک مین پسینہ بکثرت آنے سے مرکبات
سیماب مقدار کثیر مین ہی استعمال کراسکتے ہین اور کوئی ضرر وقوع مین نہین آتا کیونکہ سیماب پسینے کے رستے
خارج ہوجاتا ہے اگر مریض کے دماغ کی جانب خون کا میلان و رجوع زیادہ ہو تو افیون اور شراب کے
استعمال سے قطعی پرہیز کرین کیونکہ انکی مقدار قلیل سے بہی ضرر کا احتمال ہے (۴) خیال دوا کی تاثیر مین
خیال کو بہی زیادہ تر دخل ہے جب دوا پلائین تو مریض کو ہدایت کرین کہ دوا کی تاثیر کا منتظر رہے اس سے
دوا کا اثر خاطر خواہ ہوگا یہی وجہ ہے کہ مسہل دینے کے بعد مریض کو سونے سے روکا جاتا ہے (۵)
قوم - اہل ہند کو اہل یورپ کی نسبت اکثر دوا کی کم مقدار زیادہ اثر کرتی ہے مثلاً اہل ہند کے لیئے کنین
۸ گرین وہی فایدہ دیتی ہے جو اہل یورپ کو ۱۲ گرین دیگی (۶) خصوصیت مزاج - بعض اشخاص دوا کی

قابل تین مقدار سے جلد اور زیادہ تر موثر ہو جاتے ہین مثلاً سیماب کی صرف ایک دو خوراک سے منہ آجاتا ہے کنین سے حلق مین درد ہوتا ہے اور بدن پر پہنسیان نکل آتی ہین افیون کہانے سے دست لگ جاتے ہین اور اپیکا کوانا سے زکام اور کہانسی ہو جاتی ہے ان امور کا لحاظ رکہین یہہ مختصر بیان ہے جو فرائض الاطبا کی نسبت تحریر مین آیا اسکے علاوہ اور بہی بہت سی باتین ہین جنکی نگہداشت اطبا کیلیے ضروری ہے اور سب سے زیادہ اور مقدم وہ جوابدہی ہے جو ایک روز خدا کے سامنے کرنی ہوگی۔

مقدمہ

اصول و کلیات طب کے بیان مین

اسمین چند مقالے ہین اور ہر مقالہ مین کئی فصلین ہین۔

مقالہ اول صحت و مرض مین اسمین دو فصلین ہین فصل اول صحت

جبتک صحت کی کیفیت سے کماینبغی آگاہی نہو مرض کی حالت کو پہچاننا مشکل ہے اسلئے سب سے پہلے صحت کی تعریف کی جاتی ہے **تعریف صحت**۔ صحت بدن انسان کی اوس حالت کا نام ہے جسمین کل افعال بدنی مجرے طبعی پر ہون یعنی جمیع اعضا اپنا اپنا معمولی فعل باقاعدہ کرین دوسرے الفاظ مین اسکو یون بیان کرسکتے ہین کہ یہہ جسم کی وہ حالت ہے جسمین تمام افعال طبعی و حیوانی و نفسانی جنپر زندگی کا مدار ہے اپنے مجرائے طبعی پر بدون کسی خلل و نقصان کے جاری رہتے ہین اور جن اجزا سے بدن مرکب ہے اونکے مخصوص فعلون اور ساختون کے درمیان عین قدرتی [illegible] مناسبت و موافقت پائی جاتی ہے۔ علم تشریح و افعال الاعضا کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اعضا کے مخصوصہ افعال اور اونکی ساختون کے درمیان باہمی ارتباط و مناسبت و تعلق ہے جسکے سبب سے اونکی درستی و پایداری متصور ہے۔ برخلاف اسکے اگر بدن کے تمام یا بعض افعال مین کسی نوع کی آفت سرایت کر گئی ہے اور متفرق اجزا کے خواص نقصان پذیر ہو گئے ہین تو اس حالت کا نام مرض ہے۔ اس بیان سے معلوم ہو گیا کہ جسم کی کامل صحت اسکے تمام افعال کی سلامتی اور اندرونی اعضا کی باہمی موافقت اور جسمی ساختون کی خاص درستی پر موقوف ہے چنانچہ جسم کا مناسب مقدار پر رہنا اور دوران خون کا باقاعدہ ہونا اور استنشاق تنفس کا باقاعدہ ہونا۔ حرارت برودت یبوست

اور رطوبت کا اعتدال پر رہنا یہہ سب حالات صحت ہین علامات جیّدہ شکال مناسبہ جسمانی سے بہی
صحت موجودہ کی شناخت بخوبی ہو سکتی ہے لیکن کامل درجہ کی صحت مین معدودے چند اشخاص
ہی بالبداہت شریک پائے جائین گے جنکے جمیع افعال وغیرہ امور مین سلامتی موجود ہو اسلیے صحت
حاصلہ سے جو ہماری روزمرہ کی بول چال ہے یہہ مراد ہے کہ ہم مرض کی عملی و وقوعی حالت سے (جس سے
ہمارے کل یا بعض افعال مین ضرر لاحق ہوتا ہے) نجات پا دین اور وہ افعال حسب عادت اپنے سیاق
طبعی پر رہین مگر وہ علامات جنسے صحت کی تشخیص ہوتی ہے ہر ایک شخص مین یکسان نہین ہوتین
بلکہ حسب طاعت آلات و قوے صحت کے مدارج علیحدہ علیحدہ ہوتے ہین مثلاً بچون اور بوڑھون اور کم
طاقتون کی صحت جوانون اور طاقتورون کی صحت کی نسبت مرض قرار پا سکتی ہے لیکن نہین ہم
اونکے احوال و قوے طبعی پر نظر کرکے اسکو صحت ہی کہین گے کیونکہ ان اشخاص مین بہی صحت کی
علامات ہین اگرچہ انکے بالمقابل شخصونمین بہی ضعف و مرض کے نشان ہین۔ اسی طرح ہم جوانون
مین بہی بعض کو بعض سے افضل و اقوے پاتے ہین چنانچہ اکثر جوان ادمیونمین صحیح نبض کی رفتار
کی اوسط فی منٹ ۷۰ سے ۸۰ ہوتی ہے اور اسی سن مین بعض اشخاص کی نبض کی حرکت ۹۰ سے
۱۰۰ دفعہ فی منٹ ہوتی ہے۔ باوجود اس تفاوت کے بہی نبض صحیح ہے اور دونون صاحب نبض
سلیم ہین نہ سقیم پس بلحاظ ایک کی قوت کے ہم دوسرے کو صحت سے خالی قرار نہین دے سکتے۔ اسی
طرح عضلانی طاقت اور عصبی قابلیت حس اور دماغی قوے ہم سن افراد مین مختلف طور پر پائے جاتے ہین
لیکن باوجود اس اختلاف کے اون اشخاص کی صحت مین کوئی خلل وقوع مین نہین آتا۔ اگر ایک عضو
مبتلائے مرض ہو اور دوسرے اعضا صحیح و سالم ہون تو کہا جا سکتا ہے کہ ایک عضو مریض ہے اور باقی
اعضا صحیح ہین لیکن صاحب اعضا کو البتہ مریض کہہ سکتے ہین اسلیے کہ صحت کی تعریف مین داخل نہین
ہو سکتا۔ اکثر امراض ایسے ہوتے ہین کہ ابتدائی حالت مین چندان خطرناک معلوم نہین دیتے لیکن رفتہ رفتہ
نہایت مہیب و خطرناک ہو جاتے ہین پس جب اقل درجہ کے درد اس انسانی کل کے کسی نہ کسی جزو مین
خلل ڈالتے ہی رہتے ہین تو صاف ظاہر ہے کہ کوئی شخص تہوڑے سے عرصہ کے لیے بہی مرض کے نتیجہ سے
رہائی نہین پا سکتا کسی نہ کسی قسم کا مرض اوسکو لاحق رہتا ہے۔ یہان یہہ سوال ہو سکتا ہے کہ
کبہی ایک خفیف شکایتین جو باوجود صحت کے ہماری موجودہ عافیت کی مخل رہتی ہین ایسی ہین کہ

مریض اونکے رد کرنے کی طرف توجہ نہین کرتا اور وہ خود بخود اصلاح پر آجاتی ہین کیا اس حالت کو
مرض کہہ سکتے ہین اسکا جواب یون ہوگا کہ اطبا نے جو صحت کی تعریف کی ہے اوسکے موافق
یہہ حالت مرض قرار دیجایگی کیونکہ عضو مریض کا فعل مجرے طبیعی پر نہین لیکن ہماری بول چال مین
یہہ مرض نہین کیونکہ ایسی خفیف شکایتین بدن انسان مین روزمرہ پائی جاتی ہین اور انکے بدون علاج
کیے رو باصلاح آجانے کی وجہ یہہ ہے کہ صانع قدرت نے اپنی حکمت بالغہ سے ایک قوت مدبر و مصلح
بدن پیدا کی ہے جسکو اطبا اپنی اصطلاح مین **طبیعت** کہتے ہین اسی کے سبب سے بدن کی ہیئت
ترکیبی قایم رہتی ہے اور جسم کے کمالات کی حفاظت اسی پر موقوف ہے اسی طبیعت کا میلان بہت سی
بیماریون کو بدون کسی خارجی تحریک کے دور کر دیتا ہے اسی طبیعت کا میلان ہے جو شکستہ ہڈی کو
ایک زمانہ کے بعد درست کر دیتا ہے اور بڑے بڑے عمیق زخمون کو رفتہ رفتہ بھر دیتا ہے۔

فصل دوم مرض - یہہ حالت حالتِ صحت کے بالکل برخلاف ہے جس سے افعال بدن کو
ضرر پہونچتا ہے چنانچہ جب اعضاے بدن مین سے کسی عضو کی ساخت بگڑ جاوے یا اسکے
فعل مین صحت کی نسبت زیادہ تیزی یا سستی و کمزوری پائی جاوے یا عضو مفقود الفعل ہوجاے
تو اوس عضو کو حالت صحت کے مقابلہ مین بیمار کہا جاویگا۔ بعض اطبا نے مرض کی تعریف یون
کی ہے کہ مرض اوس حالت کو کہتے ہین جسمین حیوانی ڈھانچہ کے مختلف حصون اور اوصاف کے
درمیان میزان کی مناسبت قایم نرہے یعنی جسم کے کل افعال یا تمام ساخت یا بعض مین صحت
کی نسبت تغیر و تبدل واقع ہو اور فعل و انفعال کے درمیان اس طور پر تغیر پیدا ہو کہ وہ نسبت صحت
کی سریع التاثیر یا سست و کمزور یا بالکل مفقود ہوجائین۔ امراض افعال وہ ہین جو اپنی اپنی
صحیحہ علامات یا قاعدہ معمول سے جو علم افعال الاعضا مین مقرر کیے گئے ہین منحرف ہوجاتے
اور ساخت کے امراض وہ ہین جو اون علامات سے جو علم تشریح کے رو سے قرار دی گئی ہین منحرف
ہون مگر یہہ دونون قسم کے امراض عموماً ایک ہی حالت مین موجود ہوتے ہین کیونکہ ساخت
کے امراض شاذ و نادر ہی ہونگے جنسے اون اعضا کے افعال مین فتور پیدا نہو اور فعلی امراض
کے اکثر حالات سے ساخت اعضا کے اندر تغیر عظیم پیدا ہوجاتا ہے
مرض کے اقسام بہت ہین بعض مین عضو کی ساخت بگڑ جاتی ہے بعض مین صرف

عضو کے فعل میں فتور پڑ جاتا ہے بعض امراض کبھی رفع ہی نہیں ہوتے بعض ایک عضو کو چھوڑ کر دوسرے
میں سرایت کر جاتے ہیں بعض مہلک ہوتے ہیں بعض خود بخود مستقل طور پر پیدا ہوتے ہیں
بعض دوسرے کی شراکت سے جیسا کہ قلب جگر اور گردہ کی بیماری سے مرض استسقا پیدا ہو جاتا ہے
بعض لازم ہوتے ہیں یعنی ابتدا سے انتہا تک علامات کا قیام یکسان رہتا ہے بعض
نوبتی ہوتے ہیں بعض میں علامات کا ظہور لحظہ بلحظہ کم و بیش ہوتا رہتا ہے مگر بالکل رفع نہیں
ہوتیں بعض حاد شدید العلامات قلیل المدت ہوتے ہیں بعض مزمن خفیف العلامات کثیر المدت
بعض متعدی اور عالمگیر ہوتے ہیں بعض محدود حسب تقسیم حکماے متقدمین مرض مفرد ہے یا
مرکب اور پھر مفرد کی تین قسمیں ہیں سوء المزاج مرض الترکیب تفرق الاتصال پھر سوء مزاج مستوی
ہے یا مختلف پھر ان دونوں میں سے ہر ایک مادی ہے یا ساذج۔ مرض الترکیب کی پانچ قسمیں ہیں
مرض الخلقت مرض المقدار مرض العدد مرض الوضع۔ پھر مرض الخلقت کی پانچ قسمیں ہیں
مرض الشکل مرض المجاری مرض الاوعیہ مرض الخلو مرض الصفائح۔ مرض المقدار کی دو قسمیں ہیں
عظم و صغر۔ مرض العدد کی چار قسمیں ہیں زواید طبعی و غیر طبعی نقصان طبعی و غیر طبعی۔ مرض الوضع
میں عضو کے قرب و بعد کی ہیئت میں فساد ہو جاتا ہے۔ تفرق الاتصال کا وقوع عضو مفرد اور
مرکب دونوں میں ہوتا ہے اور اسکی بہت سی اقسام ہیں جنکی تفصیل مطولات میں موجود ہے
مرض مرکب چند امراض مفردہ کے جمع ہونے سے پیدا ہوتا ہے مثلاً ورم میں سوء مزاج مادی
تفرق الاتصال اور زیادتی مقدار ہوتی ہے **انتباہ** ہر ایک مرض میں بلحاظ اوقات چار درجے
پائے جاتے ہیں ابتدا۔ تزاید۔ انتہا۔ انحطاط۔

مقالہ دوم۔ اسباب الامراض (ایٹیالوجی)

مرض کے پیدا کرنے والی چیزوں کو اسباب کہتے ہیں اور سبب بالذات ہمیشہ مرض پر مقدم ہوتا
اور موجب مرض ٹھیرتا ہے اور وہ بعض اوقات بدن میں اپنا عمل ذاتی یا عارضی طور پر کرتا
ہے جیسا کہ خون اور دی خلط کہ یہہ سبب ذاتی ہے اور تعفن اسکا سبب عارضی ہے کیونکہ عفونت
ایک عرض ہے جسکا قیام ذات کے ساتھ ہے اور بعض اوقات بدن کے باہر سبب واصلی

کی مانند ذاتی اور عارضی عمل دکھاتا ہے جیسا کہ خیالات فاسدہ۔ اقسام سمیات وغیرہ اغذیہ غیر معتدلہ سبب ذاتی اور گرمی آفتاب سردی ہوا اور تغیرات فصول وغیرہ ذالک سبب عارضی ہوتا ہے۔ اور ہر ایک سبب کے عمل کی تاثیر یکسان نہین ہوتی بلکہ کبھی کم ہوتی ہے اور کبھی زیادہ اور کبھی بالکل ہی نہین ہوتی۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ اگرچہ سبب تو موجود ہے لیکن طبیعت مدبرہ بدن کی درستی اور قوی طاقت بدن اوسکے برے اثر کو روکتی ہے۔ سب سے پہلے بیماری کا سبب دریافت کرنا طبیب کے لئے اشد ضروری ہے تاکہ تشخیص مرض ودریافت انجام مین دقت نہو اور علاج مین خاطرخواہ مدد ملے لیکن سبب کے دریافت کرنے کے لئے جودت طبع۔ لیاقت معقول تجربہ۔ قیافہ شناسی اور صفائی قلب درکار ہے۔ بعض اوقات ایک سبب سے متعدد عوارض لاحق ہوجاتے ہین مثلاً ملیریا ہوا کے باعث نوبتی بخار اسہال پیچش وغیرہ امراض پیدا ہوجاتے ہین کبھی متعدد اسباب سے صرف ایک ہی مرض پیدا ہوتا ہے مثلاً سبب موروثی۔ کمزوری۔ سردی وغیرہ متعدد اسباب کے جمع ہونے سے صرف ایک ہی مرض سل پیدا ہوتا ہے کبھی طبیعت مزاج۔ ملک اور پیشہ وغیرہ کے اختلاف سے ایک ہی قسم کی بیماری ایک ہی سبب سے مختلف آدمیون مین علیحدہ علیحدہ طور سے بلحاظ خفت وشدت پیدا ہوتی ہے۔ انہی اختلافات کے لحاظ سے اسباب تین قسم کے ہین سابقہ واصلہ اور بادیہ۔ **اول اسباب سابقہ** (پری ڈسپوزنگ کازز) جنکے وقوع سے کل جسم یا جسم کا کوئی خاص حصہ مرض کی طرف مایل رہتا ہے۔ ان اسباب کو اسباب معدہ بھی کہتے ہین اور یہ چھ قسم کے ہین **قسم اول عمر** (ایج) تشخیص مرض دریافت انجام اور تجویز علاج کے لئے زمانہ عمر کو مد نظر رکھنا ضروری ہے کیونکہ عمر کے ہر ایک زمانہ مین اعضاے جسم کی مختلف حاجات وضروریات سے جداگانہ امراض لاحق ہوتے ہین اور عمر کے زمانے کئی ہین **سن طفولیت** مین فعل تنفس کے بخوبی سرانجام نہ پانے سے ذراسی سردی بھی زیادہ تر ضررسان ہوتی ہے اس عمر مین تشنجی امراض زیادہ پیدا ہوتے ہین **سن صبی** مین چونکہ طلوع دندان کا زمانہ ہے اسلئے ہر ایک عضو کا فعل اور دوران خون تیز ہوتا ہے اور نیز تحریک اعصاب کے سبب سے تغیر وتبدل سے بچہ کی طبیعت امراض عصبی کی طرف زیادہ مایل رہتی ہے اور بچہ اس عمر مین بہت جلد تھک جاتا ہے اور پھر بہت جلد تکان سے رہائی پاجاتا ہے۔ ان دونون زمانون مین امراض معدہ کرم امعا اور امراض دماغ کے وقوع کا اکثر احتمال رہتا ہے اور دودھ کے دانت نکلتے

سن ترعرع کے بعد برابر چھ برس تک اکثر بخار اور جلدی امراض کا زور رہتا ہے سن رہاق و بلوغ تک برابر تندرستی رہتی ہے اگر شاذ و نادر بیماری کا ظہور ہو بھی تو کم مہلک ہوتا ہے اکثر اس سن میں رعاف وغیرہ امراض دموی خصوصاً عورتوں کو تقلیل الدم اختناق الرحم و دیگر امراض رحم وقوع میں آتے ہیں سن بلوغ سے سن فتی تک نشو و نما کا کام ختم ہو جاتا ہے اس زمانہ میں جسم کی ترکیب اور روح کی قوت کمال کے درجہ پر ہوتی ہے امراض لطبتی اور عصبی کم پیدا ہوتے ہیں مگر بخار سیلان خون اور سوزشی امراض بکثرت وقوع میں آتے ہیں مردوں کو ناندد کے باعث کسر و خلع کے صدمات اور عورتوں کو حیض کے باقاعدہ نہ آنے سے دماغی و عصبی امراض لاحق ہو جاتے ہیں اور اسی زمانہ میں مرض سل کی طرف زیادہ تر میلان طبع رہتا ہے۔ اور سن وقوف میں اکثر عارضی طور پر بحیم و شحیم ہونے کی طرف جسم کا میلان رہتا ہے۔ اور سن کہولت میں طبیعت اعتدال پر رہتی ہے اگر عمر کے ان زمانوں میں قواعد حفظ صحت کی بخوبی پابندی کی جاوے تو یہ عمر اور نیز عمر کا آئندہ زمانہ بڑی آسایش سے بسر ہوتا ہے ورنہ کبھی نہ کسی مرض میں مبتلا ہونا پڑتا ہے۔ عدم پابندی قواعد حفظان صحت سے عورتوں کو نقص حیض کے سبب آلات تناسل کے امراض عارض ہو سکتے ہیں قصور باصرہ نقرس فالج حصاۃ سکتہ اور امراض دماغ اکثر ظہور میں آتے ہیں سن شیخوخت میں عورتوں کا حیض بند ہو جاتا ہے اور جسم کی ساخت میں تغیرات پیدا ہونے لگتے ہیں اعضاے رئیسہ کمزور ہو جاتے ہیں عضلاتی طاقت گھٹ جاتی ہے حواس میں فتور آجاتا ہے قوت حافظہ درست نہیں رہتی آخر الامر رفتہ رفتہ سب اعضا جواب دیدیتے ہیں اور انسان چل دیتا ہے **فائدہ** موافق علاج سے بچوں کی بیماریاں بہت جلد رفع ہو جاتی ہیں اور بڑھاپے کی نسبت عالم شباب میں بیماری کی برداشت زیادہ ہو سکتی ہے۔ سن شیخوخت میں اعضاے رئیسہ کی کمزوری اور جسمی ساختوں کے بگڑ جانے سے بیماری کا رفع ہونا نہایت مشکل ہوتا ہے۔ غرض جوں جوں عمر زیادہ ہوتی جاتی ہے انسان جسمانی اور روحانی محنت کی طرف زیادہ مائل اور تفکرات دنیوی میں بہت مبتلا ہوتا ہے جس سے گوناگوں امراض میں مبتلا ہونا اور ان کے لئے مستعد رہنا پڑتا ہے **قسم دوم جنسیت** (مذکر و مونث) جیسا مرد و عورت کی ظاہری بناوٹ میں فرق نظر آتا ہے ویسے ہی انکے امراض میں تفاوت ہیں

ہوا کرتی ہے مرد بنسبت عورتوں کی زیادہ مضبوط ہوا کرتے ہیں قوت جسمانی و طاقت روحانی انہیں زیادہ قوی ہوتی ہے مگر سخت محنت اور اکثر نشہ بازی و دیگر بے احتیاطیوں کی وجہ سے سیلان خون سوزشی امراض مفاصل و دماغی امراض میں مبتلا ہونے کی طرف زیادہ مائل ہوتے ہیں اور صد ہا طرح کے صدمات اٹھاتے ہیں اور اکثر وبائی و دیگر مہلک امراض میں بھی زیادہ مبتلا ہوتے ہیں اور عورتیں نازک اندامی کے سبب نرم عضلات و حس تیز رکھتی ہیں جس سے امراض کمزوری عصبی کی طرف زیادہ مائل رہتی ہیں اور چونکہ رکے رہنے کے سبب جگہ کھلم کھلا نہیں جا سکتیں اسلئے متعدی اور وبائی امراض میں کم مبتلا ہوتی ہیں اگرچہ کمزوری کی وجہ سے فتور رحم کی اکثر شاکی رہتی ہیں مگر مردوں کی نسبت کم ہلاک ہوتی ہیں سن بلوغ سے ایام یاس تک فعل رحم نہایت جوش میں ہوتا ہے اور حیض کے باقاعدہ رہنے سے تندرست رہتی ہیں ورنہ سن شباب میں قلت الدم اختناق الرحم رعشہ وغیرہ اور سن یاس میں سوزش مزمن سرطان اور رحم و پستان قولون و امعاے مستقیم کے امراض میں مبتلا ہو سکتی ہیں

قسم سوم خاصہ طبیعت (کانسٹی ٹیوشنل کانڈیشن)

ہر ایک شخص کی طبیعت از روے اصول طب یکساں نہیں ہوتی کسی میں خون کی زیادتی کسی میں کمی اور کسی کے خون میں مختلف مواد کی آمیزش ہوتی ہے بعض لوگوں کی طبیعت معمولی ترا و شوں کے کم و بیش نکالنے کی طرف زیادہ مائل رہتی ہے بعض میں کسی خاص عضو کی ساخت بگڑی ہوئی ہوتی ہے اسی وجہ سے طبیعت کا میلان مختلف امراض کی جانب رہتا ہے مثلاً جب چند آدمی بارش کے پانی میں یکساں بھگیں تو کسی کو زکام کسی کو وجع مفاصل کسی کو سل ہو جاتا ہے کسی کو کچھ بھی نہیں ہوتا اچھا خاصہ تندرست رہتا ہے کسی کسی کو معمولی خوراک یا اس سے بھی کم مقدار میں نشہ آجاتا ہے بعض کو زیادہ مقدار سے بھی کچھ اثر نہیں ہوتا بعض کو ترید کے استعمال سے قبض اور افیون کے کھانے سے دست لگ جاتے ہیں بعض کو صرف گوشت و دودھ مچھلی وغیرہ معمولی اشیا کے استعمال سے بھی دست نفخ آنے شروع ہو جاتے ہیں دموی مزاج کو سوزشی امراض اور کمزور مزاج کو قلت خون کی بیماریاں ستاتی ہیں نقرس وجع مفاصل خنازیر سرطان آتشک وغیرہ کئی بیماریاں میراث کے طور پر والدین سے اولاد کو ملتی ہیں اکثر شہد پنجا کے بعد پھیپھڑے کی بیماری ہو جاتی ہے اور آتشک کے بعد وجع مفاصل وغیرہ جلد کے امراض ہو جاتے ہیں

اکثر شدید مرضوں سے افاقہ ہو جانے کے بعد دوسرے امراض کے لئے طبیعت مستعد ہو جاتی ہے
بعض آدمیوں کی طبیعت مرگی رعشہ دیوانگی مراق سکتہ وجع العصب استرخا و دیگر عصبی بیماریوں
کی طرف مایل رہتی ہے بعض نقص تولید کے باعث اندھے اور بہرے مادر زاد ہوتے ہیں
بعض کو معمولی عادت کے خلاف عمل کرنے سے کئی بیماریاں پیدا ہو سکتی ہیں مثلاً حسب معمول
دعادت پاخانہ کے نہ آنے سے آدمی مریض ہو جاتا ہے بعض میں شریانوں کی دیواریں
یا کسی معدنی شئے میں تبدیل ہو جانے سے جریان خون بکثرت ہوتا ہے بعض کو خون آنا
عادی رعاف رطوبت ناسور وغیرہ کے یکدم رک جانے سے فالج سکتہ اور استسقا و امراض قلب و
جگر لاحق ہو جاتے ہیں **قسم چہارم مزاج** (ٹمپرمنٹ) وسیع تجربہ سے پایا جاتا ہے کہ
ہر ایک فرد بشر کا مزاج مختلف ہوا کرتا ہے اور مزاج ہی کے موافق امراض میں مبتلا ہونا
پڑتا ہے اور مزاج چار ہیں (دموی بلغمی صفراوی عصبی سوداوی) ہر ایک کا مختصر بیان
کیا جاتا ہے **اول مزاج دموی** (سنگوئنیس ٹمپرمنٹ) اس قسم کے مزاج کا آدمی اکثر
قوی جسم مضبوط عضلات حرکات میں چست اور ہر بات میں چالاک غصہ ور اور پر جوش
ہوتا ہے ایسے شخص کی جلد ملایم اور پتلی چہرہ سرخ و صاف دوران خون تیز نبض ممتلی اور سریع
ہوتی ہے۔ اس مزاج کے آدمی اکثر شدید بخار سوزشی امراض سیلان خون و زیادتی خون وغیرہ
امراض میں مبتلا ہو جاتے ہیں **دوم مزاج بلغمی** (لمفٹک ٹمپرمنٹ) اس قسم کے
مزاج والے آدمی کا بدن فربہ گوشت ڈھیلا ملایم جسم شحیم چہرہ بھولا بھالا دوران خون سست
ہوتا ہے ذہنی اور جسمی افعال بھی سست پائے جاتے ہیں بال بھورے آنکھیں سرمئی یا گربہ چشم
ہوتی ہیں توند نکلی ہوئی جلد کی رنگت پھیکی لب موٹے نبض بطی ہوتی ہے اور اکثر جسمی
کمزوری آماس جسم مرض خنازیر اور دیگر غددی امراض مزمن میں مبتلا ہوا کرتا ہے **سوم مزاج
صفراوی** (بلیس ٹمپرمنٹ) اس قسم کے مزاج والے آدمیوں میں اوروں کی نسبت
صفرا کی پیدایش زیادہ ہوا کرتی ہے جس سے بدن کی بناوٹ مضبوط تنی ہوئی عضلات
سخت اور چہرہ سے مطالب دلی نمایاں ہوتے ہیں دوران خون باقاعدہ نبض ممتلی سخت
اور متوسط درجہ پر چلتی ہے بال اور آنکھیں سیاہ جسم کی رنگت زرد سیاہی مایل ہوتی ہے

اور پیر دلی دیرین خوب نمایان ہوا کرتی ہین اس قسم کے آدمی جسمی اور ذہنی کام کرنے مین
نہایت مستعد اور محنت کیے متحمل ہوا کرتے ہین مغموم اور خاموش رہنے کی وجہ سے سوداوی مزاج
کہلاتے ہین اور اکثر مراق معدہ امعا اور جگر کے امراض مین مبتلا ہوا کرتے ہین **چہارم**
عصبی مزاج (نروس ٹیمپریمنٹ) یونانی ایسے شخص کو سوداوی مزاج کہتے ہین اور حکماے
یورپ ایسے شخص کو عصبی مزاج اسلئے کہتے ہین کہ یہہ اونکے سبب سے عصبی فعال سے متاثر ہوجاتا
ہے اس قسم کے آدمی دبلے پتلے کوتاہ قد خوش مزاج عقیل فہیم سمجھدار مگر ڈرپوک دل و رحیم
ہوتے ہین اور اونکے صدمہ سے زیادہ متاثر ہوجاتے ہین انکی آنکھین روشن چمکدار عضلات ملایم
ہوتے ہین جسم کی رنگت ہلکی سرخی مایل ہوتی ہے دلی خیالات اور جسمانی حرکات بہت تیز
رکھتے ہین دوران خون سست اور نبض بطی ہوتی ہے مگر اونکے سبب سے دوران خون اور نبض
سریع ہوجاتی ہے دیوانگی عصبی و تشنجی امراض کی طرف ہمیشہ میلان طبع رہتا ہے **فائدہ**
بعض اوقات دموی صفراوی اور صفراوی عصبی وغیرہ مرکب امزجہ بھی پائی جاتی ہین جنمین امراض
مرکبہ کے لاحق ہونے کا احتمال رہتا ہے **قسم پنجم وراثہ** (ہری ڈیٹری ٹنڈینسی) وسیع تجربہ سے
ثابت ہوتا ہے کہ بچہ کی اکثر شکل و شباہت غصہ رحمدلی وغیرہ ظاہری علامات اور اخلاقی باتین
والدین کے متشابہ ہوتی ہین مجامعت کے وقت والدین کے خیالات اور ایام حمل مین حاملہ
کی حالت بچہ کی طبیعت پر ضرور ہی اثر کرجاتی ہے اور والدین کے پشتینی امراض کی تاثیر بھی
جنین مین ضرور ہی آجاتی ہے جسکا اثر بعد پیدایش کے فوراً یا دیر کے ظہور مین آتا ہے
مثلاً مسلول ماں یا باپ کا بچہ ضرور خنازیری مزاج پیدا ہوگا نہ مسلول الجسم لیکن بعد مین بسبب صدمہ
کے لاحق ہونے سے مرض سل مین ضرور مبتلا ہوجائیگا۔ جذام آتشک وغیرہ بھی موروثی امراض
ہین مگر اس قسم کے کہ انکا اثر کبھی تو بچہ پر پیدا ہوتے ہی ظاہر ہوجاتا ہے اور کبھی اتنی دیر دبا رہتا ہے
کر دوسری تیسری پشت مین جاکر ظاہر ہوتا ہے۔ کبھی والدین کی بیماری کا بعینہ اثر بچہ پر نہین
ہوتا بلکہ اوسی قبیل یا جنس کا دوسرا مرض ہوجاتا ہے مثلاً اگر باپ مرگی کے مرض مین
مبتلا ہو تو بچہ پر دیوانگی کا اثر غالب ہوگا کیونکہ یہہ دونون مرض دماغی تعلق مین شریک ہین
قرب قرابت کے امراض بوجہ سے شدید ہوتے ہین کہ اگر والدین دونون ایک ہی خاندان کے

ہون یا کسی موروثی مرض مین مبتلا ہون تو سبب کی قوت کی وجہ سے مرض مذکور کا غلبہ بچہ پر بسبب
موقع صحت ہوگا۔ اگر والدین جداگانہ خاندان کے ہین تو والد کا موروثی مرض والدہ مین ہونے
کے سبب موروثی مرض کا اثر بچہ مین نہایت خفیف ہوگا کیونکہ والدہ بالکل صحیح و سالم ہے اور صرف
والد کے نطفہ کا اثر ہے اس سبب مین وہ قوت موجود نہین ہے جو دونون کے یکسان طور پر [illegible]
ہونے مین ہوتی۔ اکثر کم عمر والدین اور مختلف العمر زن و مرد کی اولاد امراض حادہ مین مبتلا ہونے
کی مستعد رہتی ہے کیونکہ جب نطفہ ایک یا دونون طرف سے کمزور ہوتا ہے تو کماحقہ پرورش نہ
ہونے سے بچہ کمزور ہوا کرتا ہے اگر اس وقت مین کوئی موروثی اور خاندانی سبب موجود ہو تو
ظہور شدت مرض کے لئے خوب موقع ملجاتا ہے۔ مسلمانون مین قرابت قریبہ مین رشتہ کرنے کا
زیادہ رواج ہے جس سے اکثر نسلین موروثی امراض مین مبتلا ہونے پر مستعد رہتی ہین اہل ہنود
مین بہت چھوٹی عمر مین بچون کی شادی کرنے کا زیادہ رواج ہے انکے بچے اکثر کمزوری
کی وجہ سے ابتدائے عمر مین ہی ضایع ہوجاتے ہین اگر زندہ بھی رہین تو عمر بھر دکھہ درد مین مبتلا
رہتے ہین انگریز لوگ خوب جوان ہوکر شادی کرتے ہین اسی وجہ سے انکے بچے خوب تنومند اور
قوی ہیکل ہوتے ہین جن موروثی امراض کی جانب میلان طبع رہتا ہے اکثر ان مین سے یہ ہین
امراض متعلقہ خون۔ نقرس وجع مفاصل ذیابیطس۔ سرطان۔ آتشک۔ سل۔ امراض گردہ وغیرہ
امراض متعلقہ اعصاب مرگی۔ رعشہ۔ دیوانگی۔ مراق۔ درد عصابی۔ سکتہ۔ فالج وغیرہ۔ امراض متعلقہ
فتور عضو۔ نابینائی۔ بہراپن۔ گنج۔ کم سنی مین بالون کا سفید ہوجانا وغیرہ۔ امراض متعلقہ جلد۔ جذام
جنبیل وغیرہ۔ امراض متعلقہ آلات التنفس مثلاً دمہ وغیرہ۔ امراض متعلقہ آلات البول ریگ گردہ
سنگ مثانہ وغیرہ۔ امراض متعلقہ معاء مستقیم مثلاً بواسیر وغیرہ

قسم ششم پیشہ

(الکہ مشین) مختلف پیشون کے سبب مختلف بیماریان غلبہ کرتی ہین چنانچہ حمال و دیگر سخت محنت
کرنے والے آدمی فتق اور سکتہ اور دوسری قسم کی بیماریون مین مبتلا ہوسکتے ہین محرر مصور خیاط
بقال وغیرہ جو ایک جگہ بیٹھکر کام کرنے والے ہین بدہضمی قبض اور بواسیر مین مبتلا پائے جاتے ہین
سنار لوہار گھڑی ساز جوہری کر باورچی کو ضعف بصارت و دیگر امراض چشم ستاتے ہین دہونکنے والے
آٹا چھاننے والے اور سنگتراش آدمیون کا پھیپھڑا خراب ہوجاتا ہے اسی طرح دوسرے پیشہ

اپنے اپنے پیشہ کے متعلق کسی نہ کسی مرض کے شاکی رہتے ہین **دوم اسباب واصلہ**
(اکسائٹنگ کاز) انکو اسباب مشتعلہ بھی کہتے ہین انکے ظہور سے مرض پیدا ہو جاتا ہے انکے اقسام
پانچ ہین **قسم اول آب و ہوا** (کلائمیٹ) بیماری کی پیدایش اور اسکی ترقی و تنزل مین آب و ہوا
کو زیادہ تر اثر ہے مگر اسمین زمین اور آفتاب کی روشنی بھی داخل ہے جہان حسب قاعدہ مجوزہ اطبا
یہہ چارون چیزین درست پائی جائین وہان کی آب و ہوا عمدہ ہوتی ہے ورنہ خراب ان چارون
چیزون کا مفصل بیان تو مین اپنی **کتاب ممد حیات** مین لکھہ چکا ہون جو حفظان صحت پہ
لکھی گئی ہے یہان انکا بیان مختصر طور پر کیا جاتا ہے جو اصحاب تفصیل کے مشتاق ہون ممد حیات
کو ملاحظہ فرمائین **اول خاصیت زمین** سطح زمین کے مستوی نہونے سے ہر ایک قطعہ
زمین تاثیر مین مختلف ہوتا ہے زمین کے ریتلی ہونے سے پانی اور آفتاب کی کرنین اور حرارت آسانی
سے سرایت کر جاتی ہین سخت اور کنکریلی زمین مین نہ پانی جذب ہوتا ہے اور نہ آفتاب کی کرنین سرایت کرتی
ہین ان دونون قسمون کی زمین اکثر صحت بخش ہوتی ہے بشرطیکہ نباتی مواد سے پاک ہو۔ پتھریلی
زمین پر اور پہاڑون کی چوٹیون پر رہنے والون کی نسبت نشیب و مرطوب زمین کے باشندے اکثر
کمزور اور ضعیف القوی ہوتے ہین اور تپ بخار ہیضہ اسہال پیچش مین مبتلا رہتے ہین۔ اگر ہوا
خراب ہو تو معتدل زمین کے باشندے بھی تپ لرزہ سل وجع مفاصل وغیرہ امراض مین مبتلا ہو سکتے ہین
زمین کی ترکیب چار اجزا سے ہے اور انہی اجزا کے لحاظ سے ہر ایک قطعہ زمین کا نام کہا جاتا ہے۔
اول معدنی زمین (منرل سوایل) جب پہاڑون اور چٹانون کے بوسیدہ ہونے سے میگنیشیا
چونا جوکھار سجی الیومینیم سلیکا گندھک وغیرہ اجزا پیدا ہوتے ہین تو باد سموم (کاربانک ایسڈ)
کے ساتھہ یہہ اجزا مل کر کاربونیٹ بنجاتے ہین جس سے کھریا مٹی سنگریزے بنتے ہین بعض چیزون
مین لوہا بکثرت ہوتا ہے جو نہایت نفیس ہوکے جزو اعظم اوکسیجن (آکسیجن) سے زنگ مین
بدل جاتا ہے یہہ اجزا موسم برسات مین پہاڑون سے بہکر دریا اور سمندرون مین داخل ہوتے
ہین جس سے کئی صدیون کے بعد بڑی بڑی چٹانین گل کر ضایع ہو جاتی ہین اور دریا اور سمندر
[illegible] انکا کوئی حصہ خشک مٹی کی صورت بنجاتا ہے جو آبادی اور کاشت ہونے لگتی ہے
جسکے باشندے اکثر گھینگا اور پتھری کی بیماری مین مبتلا رہتے ہین **دوم نباتی**

زمین جب گڑھے جھیل یا کسی اور نشیبی زمین کی تہ میں حیوانی اور نباتی اجزا جمع ہوتے رہتے ہیں تو کچھ
عرصہ کے بعد گرمی نمی اور دباؤ کی وجہ سے سیاہ رنگ کی مٹی بنجاتی ہے جسکو دلدل کی مٹی کہتے ہیں
ایسی زمین نہایت مرطوب ہوتی ہے جس سے نوبتی بخار اور آنتوں کی بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔
سہ **کاچھل زمین** جب دریا اور سمندر طغیانی پر آتے ہیں تو کیچڑ مٹی (سلیٹ یا لیویم) کے ذریعے
بہت سے نئے نئے طبقات زمین ندیوں اور سمندروں کے کنارے پیدا ہو جاتے ہیں۔ اسکے
علاوہ موسم برسات میں زمین کی کثافتیں دھل کر چھوٹی چھوٹی نالیوں اور بڑے بڑے دریاؤں میں
جا ملتی ہیں اور جب یہ نالے اور دریا طغیانی پر آتے ہیں تو یہی کثافتیں پانی میں ملکر اصلی کنارے سے
باہر دور دور تک پھیل جاتی ہیں اور پانی خشک ہو جانے کے بعد ایک نئی تہ مٹی کی جم جاتی ہے
جسکو بھیا یا باڑہ کہتے ہیں اس قسم کی زمین کثرت رطوبت کے باعث پیداوار کے حق میں تو بہت
عمدہ ہے مگر صحت کے لئے سم قاتل ہے خصوصاً بارش کے بعد ملیریا ہوا کی کثرت بخار کا بڑا زور
رہتا ہے اور یہ بات تجربے سے ثابت ہو چکی ہے کہ جس سال طغیانی کی کثرت سے فصل زراعت عمدہ
ہوگی اوس سال مہلک امراض سے آدمی بکثرت ضائع ہونگے **مصنوعی زمین** (میڈ سوائل)
اس قسم کی زمین کسی غار یا تالاب کو کوڑے کرکٹ سے بھر کر بنائی جاتی ہے اس سے بہت ہی ناقص و
خراب ہوا پیدا ہوتی ہے۔ ان اقسام کے علاوہ سمندر کے کنارے کی زمین پانی کے بخارات کی وجہ
کے سبب دفعۃً سرد یا گرم نہیں ہوتی بلکہ ہمیشہ معتدل رہتی ہے کوہستان کے متصلہ مقامات کی زمین
بھی اسی قسم کی ہے۔ غرض جو زمین ردی مواد سے صاف ستھری ہو سکونت کے لئے بہتر ہے
خنازیری مزاجوں کو سمندر کے کنارے کی زمین سکونت کے لئے نہایت عمدہ ہے اسلئے کہ اسکی ہوا
میں آیوڈین کا اثر ہوتا ہے۔ کھلی زمین اور وہ زمین جس پر سایہ دار درخت بکثرت ہوں صحت کے
لئے اچھی خیال کی جاتی ہے چکنی زمین جس میں سردی و تری کی سرایت زیادہ ہوتی ہے مضر صحت ہے
اگر آبادی فراخ اور مکانات علیحدہ علیحدہ ہوں اور صفائی کا انتظام بھی خاطر خواہ ہو تو اوسط
درجہ کی زمین بھی چنداں مضر صحت نہیں ہو سکتی **دوم خاصیت ہوا**۔ ہوا ایک عنصر
لطیف غیر مرئی ہے جسکے بہت سے خواص و فوائد میں علم افعال الاعضا سے معلوم ہوتا ہے
کہ جب باہر سے ہوا جسم میں لگتی ہے اور تنفس کے ذریعہ شُش میں جاتی ہے تو خون میں کسی طرح

کے تغیرات پیدا ہوتے ہیں جنکا اثر تمام جسم پر ہوتا ہے۔ اس بیان سے ثابت ہو گیا کہ تنفس فعل تشش
اور صفائی خون کے واسطے ہوا کا خالص اور آلائشوں سے پاک و صاف ہونا ضروریات سے ہے
اور جبتک ہوا صاف معتدل پاکیزہ اور کھلے میدان میں ہے دیواروں اور چھتوں میں بند نہیں ہے
بخارات دخانیہ وغیرہ منافی مزاج غریبہ شئے سے پاک ہے تو بیشک موجب صحت ہے۔ روزمرہ کی صاف
معمولی ہوا کے سو حصہ میں ۲۱ حصہ **باد نسیم** یا حموضیہ ہوا (اکسیجن) اور ستر حصہ **باد شورجیہ**
(نائیٹروجن) یہ دو خاص عنصر ہوتے ہیں اور انہی دونوں عنصروں کے ملنے سے ہوا صاف اور
صحت بخش ہوتی ہے۔ ایسی ہوا میں اور بھی کئی چیزیں بصورت بخارات (گاس) شامل ہو جاتی ہیں
چنانچہ سات حصہ بخارات آبیہ (ہائیڈروجن) تین حصہ **باد سموم** یا **فحمیہ ہوا** (کاربانک
ایسڈ گیس) و دیگر **معدنی اجزا** اور بہت سی قلیل مقدار میں **حیوانی و نباتی مادے**
پائے جاتے ہیں اگر مذکورۃ الصدر مادے مقدار سے زیادہ ہو جائیں یا ہوا کے اندر سنگریزے اور
دہاتی ذرے تبخیر کئے ہوئے سیماب اور سم الفار کے ابخرات۔ بھٹیوں کا خراب دہواں یا ہیضہ
چیچک خسرہ اور ہیضہ و دیگر وبائی امراض کے مخصوص مادے اور نباتی اجزا کے سڑے ہوئے بخارات
ہوا میں شامل ہو جائیں تو ایسی ہوا کو خراب اور مضر صحت سمجھنا چاہئے اگر ان زہروں کی
مقدار کم ہے تو پھر بھی صحت کاملہ میں اسقدر فرق ضرور آجاتا ہے کہ انسان لاغر اور ناتوان
ہو جاتا ہے اگر کسی مقام کی ہوا میں بیس حصہ فی صدی باد نسیم کم اور فی صدی تین حصہ
باد سموم زیادہ ہو جائے تو بھی اوسکے سونگھنے سے صحت میں فرق آجاتا ہے اور مہلک بیماریوں
کی بنیاد قائم ہو جاتی ہے۔ مواد مذکورہ اور انکی کمی بیشی کے علاوہ اور بھی کئی اسباب ہیں جو
ہوا کو اعتدال کے درجہ سے گرا دیتے ہیں مثلاً زیادہ گرم یا زیادہ سرد مقامات میں سکونت کرنا
یا سردی سے گرمی اور گرمی سے سردی کی طرف دفعۃً انتقال کرنا بھی مضر صحت ہے کیونکہ گرمی
کی تاثیر سے دل کی حرارت زیادہ ہو جاتی ہے جس سے نبض سریع ہو جاتی ہے فعل جگر کے
زیادہ ہونے سے صفرا کی ماہیت میں تغیر آجاتا ہے اور فعل جلد کے زیادہ ہونے سے پسینا
کثرت خارج ہوتا ہے غرض زیادہ گرمی کی وجہ سے ہر ایک عضو کا فعل بڑھ جاتا ہے اور
[illegible] صورت میں اوسکی ساخت بگڑ جاتی ہے اور بہت سی جسمی تکالیف ظاہر

ہوتی ہیں بعض اوقات ضربۃ الشمس (سن سٹروک) سے انسان مر بھی جاتا ہے۔ اور سردی
کا اثر گرمی کے برخلاف ہوتا ہے یعنی زیادہ سردی میں ہر ایک عضو کا فعل گھٹ جاتا ہے دوران
خون کے سست ہو جانے سے جسم کا بیرونی حصہ سکڑ جاتا ہے اور جلد پر کانٹے نکل آتے ہیں
آلات تناسل کی طاقت کم ہو جاتی ہے اسی وجہ سے نہایت سرد ملک کے آدمی و جانور کوتاہ قد
ہوتے ہیں مگر کچھ عرصہ کے بعد جسمی حرارت بڑھ جاتی ہے کیونکہ جب تنفس کے ذریعہ سے سرد کثیف
ہوا جسم کے اندر داخل ہوتی ہے تو **ہوائے حموضیہ** (اوکسیجن) کی مقدار زیادہ ہو جاتی ہے
یہی ہوائے حموضیہ ہے جس سے جسمی حرارت زیادہ ہوتی ہے۔ علاوہ ازیں سردی میں بھوک
زیادہ لگتی ہے اور لطیف غذا کے کھانے سے جسم میں گرمی پیدا ہو جاتی ہے مگر جب غذا و لباس وغیرہ
کا بندوبست پورے طور پر نہ ہو اور عرصہ دراز تک سردی میں رہنے کا اتفاق پڑے تو سردی کے
غلبہ سے جوارح بعیدہ سڑ جاتے ہیں اور نظام عصبی کے کمزور ہو جانے سے عقل میں فتور آ جاتا ہے اور
چال مدہوشانہ ہو جاتی ہے بعض اوقات غلبہ خواب کی حالت میں انسان بیہوش ہو کر مر بھی
جاتا ہے۔ یکایک تبدیل موسم سے بھی چند امراض پیدا ہو جاتے ہیں خصوصاً بچوں بوڑھوں
کمزور مردوں اور عورتوں پر اس تبدیلی کا اثر زیادہ تر ضرر رساں ہوتا ہے۔ موسم یا ملک کی شدید
گرمی سے صفراوی اسہال پیچش ہیضہ بخار وغیرہ پیدا ہو جاتے ہیں موسم یا ملک کی شدید سردی سے
ذات الجنب ذات الریہ زکام سرفہ وغیرہ عارض ہو جاتے ہیں اور موت کا بازار گرم ہو جاتا ہے۔
معتدل ملکوں میں موسم کے یکایک تبدیل و تغیر سے بخار محرقہ بخار وبائیہ بخار لرزہ سل سوزش
امراض وجع مفاصل زکام وغیرہ بیماریاں ہو جاتی ہیں **مؤلف** نے اکثر دیکھا ہے کہ پنجاب میں
کیسی ہی شدت کی گرمی ہو تا وقتیکہ مرطوب نہ ہو مذکورہ بالا امراض کا کبھی غلبہ نہیں ہوتا بلکہ
خشک گرمی نہایت صحت بخش ہوتی ہے اور جس سال بارش کی کثرت سے گرمی مرطوب ہو جائے
تو تپ لرزہ ہیضہ اسہال پیچش وغیرہ بیماریاں زور شور پر ہوتی ہیں **سوم پانی** ہے پانی اور
[illegible] بے رنگ [illegible] اور نہایت شفاف پانی [illegible]
[illegible]
[illegible] پانی میں یہ اوصاف پائے جائیں ہرگز پینے کے قابل نہیں

پانی مین تین قسم کی کثافتین پائی جاتی ہین ایک معدنی دوسرے حیوانی تیسرے نباتی - یہہ تینون قسم کی کثافتین کبھی پانی مین حل ہو جانے کے بعد بالکل نظر نہین آتین اور کبھی عدم تحلیل کی وجہ سے پانی کے اوپر تیرتی رہتی ہین یا تہ نشین ہو جاتی ہین معدنی کثافت اکثر مٹی کی قسم سے ہوتی ہے جو دریاؤن تالابون اور جھیلون کے پانی مین بکثرت پائی جاتی ہے اسکے پینے سے اسہال و بیچش وغیرہ امراض پیدا ہوتے ہین حیوانی اور نباتی کثافتین زیادہ تر مضر صحت ہوتی ہین جنکے سبب سے جونکین وغیرہ چھوٹے چھوٹے کرم پانی مین بکثرت پیدا ہو جاتے ہین خالص پانی مین دو قسم کے اجزا جو دیکھنے مین نہین آتے باد نسیم (آکسیجن) اور بخارات مائیہ (ہائیڈروجن) جزو اعظم پائے جاتے ہین اور علاوہ اسکے کسیقدر ہوا بخارات باد سموم (کاربانک ایسڈ گاس) اور چار سیر پانی مین ۲ سرخ نمکیات خصوصًا کلورائڈ آف سوڈیم اور ۲ سرخ کے برابر جاندار مادے بھی پائے جاتے ہین اور اجزائے مذکورہ بالا کے سوا بہت سی مقدار مین چونا مگنیشیا فاسفورک ایسڈ اور نوسادر (امونیا) بھی موجود ہوتے ہین اور دریا کے پانی مین ۲ سرخ سے ایک ماشہ تک چار سیر پانی مین نمکین اجزا ہوتے ہین جو کیمیائی عمل سے علیحدہ کیئے جا سکتے ہین مثلاً اگر پوٹاسیم کا ایک ٹکڑا کسی پانی مین ڈالدیا جائے تو وہ فورًا پانی کا جزو ہوا یا نسیم مین آمیز ہو جاتا ہے جس سے آگ کے شعلہ کی مانند ہائیڈروجن علیحدہ ہوتا ہوا معلوم ہوتا ہے اور آگ کی طرح جلتا ہوا دکھائی دیتا ہے اس سے پانی کی ترکیب کا عمدہ ثبوت مل سکتا ہے - اگر تھوڑا سا الکحال یا کوئی دوسری چیز جسمین ہائیڈروجن کی شمولیت ہو بوتل مین ڈالکر ہوا مین جلادین تو اسمین سے پانی کے قطرات ٹپکتے ہوئے معلوم ہوتے ہین - قدرے ذرات نباتی اور حیوانی مادے - روئی کا لی کے ریشے اور جانورون کے بہت انڈے بھی پانی پر تیرتے ہوئے خوردبین کے ذریعہ نظر آتے ہین جس پانی مین یہہ اجزا زیادہ پائے جائین اسکا پینا مضر صحت ہے - جو چیزین ہوا کو کثیف کر دیتی ہین وہی پانی کو بھی خراب کر دیتی ہین بعض خاص مہینے مین پانی خراب ہو جاتا ہے - اکثر موسم برسات کے اخیر مین کنوون اور تالابون کا پانی اوپر چڑہ آتا ہے رنگ بو اور ذائقہ مین تغیر واقع ہو جاتا ہے اسکی وجہ یہہ ہے کہ سطح زمین کی نجاستین پانی مین حل ہو جاتی ہین اور اوسکی مقدار زیادہ ہو جاتی ہے - [illegible] آبادیون کا پانی زیادہ تر اس موسم مین خراب ہو جاتا ہے

آبادی مین نجاستین زیادہ ہوا کرتی ہین ایسے پانی کے پینے سے طرح طرح کی بیماریان پیدا ہوتی
ہین اسکا بیرونی استعمال جلدی بیماریان پیدا کرتا ہے **انتباہ** ہوا اور پانی اگر کدورتون اور
آلائشون سے پاک صاف ہون تو مصنوعی طور پر دونون کی صفائی بخوبی ہو سکتی ہے تصفیہ
آب و ہوا کے طریقے مفصل طور پر ہمنے اپنی **کتاب ممد حیات** مین بیان کر دیئے ہین اوس
مین ملاحظہ فرمائین **چہارم روشنی** تازہ ہوا کی طرح روشنی کی بھی سخت ضرورت ہے اندہیرے
مکان مین رہنے والے آدمی پیلے رنگ کمزور پست حوصلہ اور کوتاہ قامت ہوتے ہین جیسے کہ سایہ دار
درخت کے نیچے کی زراعت ہمیشہ پژمردہ مرجہائی ہوئی اور بے ثمر رہتی ہے۔ درخت جو سایہ کے نیچے ہوتا
ہے گو اوسکو کافی پانی دیا جاوے بخوبی نشو و نما نہین پا سکتا جبتک کہ اوسکی شاخین ترچھی ہو کر سایہ
کے نیچے سے نکل نہ جائین پہل پہول نہین دے سکتا۔ سورج مکھی نیلوفر اور کئی قسم کے پہول صرف
دہوپ مین کھلتے ہین اور سورج کے غروب ہونے پر مرجہا کر بند ہو جاتے ہین۔ اگر گملہ مین کوئی پودا
لگا کر مکان کے اندر رکھدین تو بہت جلد خشک ہو جائیگا۔ قطب جنوبی و قطب شمالی مین معینہ مہینون
مین آفتاب طلوع نہین کرتا۔ اوسوقت کوئی متنفس وہان زندہ نہین رہ سکتا اور نباتات بھی جل جاتے ہین
پس جسقدر مکان مین روشنی کم آویگی اوسیقدر رہنے والون کا ضعف زیادہ ہوگا۔ مکان ایسی وضع کا
بنانا چاہیئے کہ روشندانون کے ذریعہ دنمین ایکدفعہ دہوپ یا آفتاب کی روشنی ہر ایک کمرے
مین ضرور پہونچا کرے ورنہ سیل کے سبب مکان کی ہوا بھی بگڑ جاویگی **قسم دوم صفائی**
جسم و مکان (کلینلینس) اسباب واصلہ مین سے دوسری قسم صفائی جسم و مکان ہے
اگرچہ انسان کی جلد جسم کا بیرونی حصہ ہے مگر رتبہ اور ضرورت مین کسی اندرونی عضو سے کم نہین جلد
جسم کے اندرونی اعضا کی پوشش اور محافظت کا کام دیتی ہے اسکے ہر ایک مربع انچ مین ۲۸ ہزار کے
قریب نہایت باریک مسام ہوتے ہین اور کل جسم مین قریب [illegible] لاکھ کے باریک سوراخ پائے جاتے
ہین جو خوردبین کے ذریعہ دیکھے جا سکتے ہین اور یہ بیفائدہ نہین ہین بلکہ ان سے موسم گرما خصوصاً
گرم خشک ہوا مین بدبودار پسینا بکثرت نکلتا ہے جسکے ہمراہ کئی قسم کے تیزاب اور زہریلے مادے
خارج ہوتے ہین اور نیز مساموں کے ذریعے جسم مین ہوا منجذب ہوتی ہے جس سے جسم کی
اصلی حرارت معتدل رہتی ہے مسامات کی راہ ایک قسم کا روغن بھی خارج ہوتا ہے جسکی

کے سبب خراب ہو جسم مین سرایت نہین کرسکتی تپ کی حالت مین انجرات کے نکلنے سے بدن سرد ہو جاتا ہے مسامات کھلے رہنے کے سبب لیے سے ہی انسان محفوظ رہتا ہے پس جلد کا فعل پھیپڑون اور دوسرے اندرونی اعضا کے فعل سے کسی طرح کم نہین ہے۔ اگر جسم کی عدم صفائی سے مسامات میل سے بند ہو جائین یا کمزوری یا کسی اور وجہ سے زہریلے مواد خارج ہونے سے رک جائین تو جسم اور پہنے ہوئے کپڑون سے مردار کی سی بو آتی ہے اور خون کے گندہ ہونے سے اندرونی اعضا مین کثافت بکثرت جمع ہو جاتی ہے جس سے طبیعت ہمیشہ زکام نزلہ اور پھوڑا پھنسی و دیگر امراض جلدی کی طرف مایل رہتی ہے اسلیے جسم کو مواد مذکورہ سے پاک صاف رکھنا چاہیئے تاکہ مسامات کے منہ کھلے رہین اور عفونت پذیر پسینا باسانی نکلتا رہے جسم کی صفائی دو طرح سے ہو سکتی ہے ایک لباس کے صاف ستھرا رکھنے اور جلد جلد بدلنے سے کیونکہ بدن کی رطوبت لباس کو بہت جلد خراب کر دیتی ہے دوسرے صفائی کا موقوف علیہ غسل ہے۔ اس سبب کی دوسری شق صفائی مکان ہے اسکے فوائد بہت وسیع و فراغ ہین مگر مین اختصار سے کام لیتا ہون۔ مکان اونچی خشک اور معتدل زمین پر ہونا چاہیئے اور اس وضع کا ہونا چاہیئے کہ اوسمین ہوا دہوپ اور روشنی کی آمد و رفت بغیر کسی کاوٹ کے ہو مکان کی تہ مین پختہ فرش ہو موریان اور نالیان یا چاہ ہون غسل خانہ اور باورچی خانہ ایسی جگہ ہو کہ انکا پانی موریون کی غلاظت کو دہوتا ہوا باہر نکل جایا کرے موریان بالکل صاف رہنی چاہئین مکان مین دو کش ہو۔ سکونتی مکانمین مویشی نہ باندہین با وجود ان سب باتون کے ہر روز مکان کو جہاڑنا اور صاف کرنا چاہیئے اگر مکان پختہ ہو تو سال مین کم سے کم دو دفعہ سفیدی کرین اگر خام ہو تو جلد جلد جہان تک ممکن ہو لیپ دیا کرین (ان دونون شقون کا مفصل بیان میری کتاب **محمد حیات** مین ملے گا) **قسم سوم غذا** (فوڈ) غذا وہ شے ہے جسکے استعمال سے جسمی اصراف کے مطابق عوض معاوضہ کا کام برابر جاری رہتا ہے اور جب اسباب محللہ داخلیہ و خارجیہ سے جسم ہمیشہ تحلیل ہوتا رہتا ہے تو بدل ما یتحلل کے لئے پوری مقدار مین عمدہ جید الکیموس غذا کا کہانا ضروری ہے اگر چند روز تک غذا میسر نہ آوے یا خوراک کم ملے یا ردی قسم کی غذا استعمال کی جاوے یا آلات الہضم کی خرابی سے سوء ہضمی کی شکایت پائی جاوے تو مقدار خون کے کم ہو جاتی ہے

جسم کمزور اور ناتوان ہوجاتا ہے اور طبیعت مختلف امراض کی طرف مایل رہتی ہے اور اونے سبب سے
کسی مہلک مرض میں مبتلا ہونا پڑتا ہے۔ غذا خواہ کسی قسم کی ہو اسمین مواد ثلثہ کا کم و بیش پایا
جانا نہایت ضروری ہے اگر ان اجزا میں سے کسی جزو کی کمی بیشی پائی جاوے اور یہ کمی بہی امی حد
تو پہنچے تو زندگی کا خاتمہ ہوجاتا ہے۔ باسی چیزین بیمار جانوروں کا گوشت و دیگر ردی
الکیموس غذا کہانے سے فاسد اور خراب خون پیدا ہوتا ہے اور عدم پرورش جسم کے باعث
انسان لاغر اندام و نحیف البدن رہتا ہے جس آدمی کا بدن وزن میں تخمیناً ستتر سیر ہو اسمین حسب
تحقیقات جدیدہ ۴۴ سیر پانی اور تینتیس ۳۳ سیر دیگر منجمد اجزا پائے جاتے ہیں گردہ امعا اور پہیپہڑ
کے ذریعہ سے فضلات جسم بقدر چار سیر شبانہ روز میں خارج ہوتے ہیں یعنی پیشاب پاخانہ
پسینہ اور تنفس کے ذریعہ۔ اسمین پانی کی مقدار پونے تین سیر اور دیگر منجمد اجزا بقدر سوا سیر نکلا
کرتے ہیں اگر غذا کا استعمال خارج شدہ فضلات کے مساوی ہو یعنی خشک اجزا نیم سیر منجمد
اجزا میں اور پانی پونے تین سیر استعمال کئے جائیں تو آمدنی و خرچ کے برابر ہوجاتے سے انسان
کبھی کمزور نہیں ہوسکتا۔ اگر وزن جسم کے بیسویں حصہ کے مساوی غذا لے مطلوبہ کہائی
جاوے تو بہی بدل ما یتحلل کا کام پورا ہوسکتا ہے مثلاً جس شخص کا وزن پینسٹھ ۶۵ سیر ہو
اوسکو سوا تین سیر غذا مع پانی کے استعمال کرنی ضروری ہے مگر محنت کش آدمی کے لئے تین پاؤ
اور آرام طلب کے واسطے آدہ سیر خشک غذا اور دو سیر سے چار سیر تک پانی مع غذا کے مائیہ وزن
کہانی چاہئے۔ بادنسیم کے استنشاق سے بہی باقی صرف شدہ وزن کو پورا کرنا چاہئے کیونکہ
اسی سے حرارت غریزی قایم رہتی ہے۔ مکھن چربی اور شکر وغیرہ سے بہی روزانہ صرف کا معاوضہ
کرنا ضروری ہے دامیر گہرانوں میں مکھن چربی کا استعمال تو سالن یا کسی اور ذریعہ سے روزمرہ
ہوا ہی کرتا ہے مگر شیرین اجزا کے صرف کا بدل اسطرح کیا جاتا ہے کہ چھٹانک ڈیڑہ چھٹانک
مٹھائی فی نفر شام کے کہانے کے بعد تقسیم کی جاتی ہے یا کہانے کے ساتھ ہی دسترخوان پر
رکہدی جاتی ہے کہ اس سے جسم کی حرارت حد اعتدال پر رہتی ہے اور اعصاب و عروق
مضبوط ہوتے ہیں۔ گوشت گیہوں مٹر گوبی وغیرہ کے استعمال سے گوشت پوست اور
ہڈیوں کو بدل ما یتحلل ہوجاتا ہے اور کسی قسم کی کمزوری لاحق نہیں ہونے پاتی

اگر صرف گہی موافق قابل تغذیہ غذا یا مقدار مین لوبیہ نہ دیجائے تو گوناگون امراض مین مبتلا ہونا پڑتا ہے
اور انسان موسمی تغیرات کے مقابلہ کے لائق نہین رہتا بلکہ بزدل کمزور زرد رنگ اور زندگی سے بیزار
ہوجاتا ہے چربی کے تحلیل ہوجانے سے جسم نہایت دبلا پتلا ہوجاتا ہے بلکہ روزمرہ کی کمی سے چند ہی
روز مین جسم کی مجموعی ہیئت کا انتظام درہم برہم ہوجاتا ہے غرض غذا ہی ہے جو بدل ما یتحلل کرتی ہے
لیکن اگر غذا خراب ہے یا اسکے استعمال مین بے اعتدالی کی جاتی ہے یا غذا مین پرورش کرنے والے
اجزا کم ہین تو اس سے بہی کئی امراض پیدا ہوجاتے ہین خصوصاً بچون کو ناموافق غذا کے باعث
کئی امراض ستاتے ہین اکثر غربا کو ؟ اس کی وجہ سے غیر منہضم اور ایسی غذا میسر آتی ہے جسمین وغیرہ
نشاستہ دار نمکین اجزا کم پائے جاتے ہین بدن مین کافی خون کے نہ پیدا ہونے سے بیچارے بدہضمی
کمزوری عام قلاع سل اور جلدی امراض مین مبتلا رہتے ہین اور وبائی امراض مبتلا ہونے کی زیادہ تر
استعداد رکہتے ہین برخلاف اسکے اہل ثروت بہت لطیف اور مصالحہ دار غذا مین زیادہ کہاتے
اور محنت کچہ نہین کرتے یا بہت ہی کم کرتے ہین ایسے لوگ اکثر بواسیر نقرس سکتہ معدہ اور امعا
کے امراض مین مبتلا رہتے ہین اگر ہمیشہ صرف سبزی پر گزارہ کیا جاوے تو وجع مفاصل و دیگر
امراض بلغمی پیدا ہوجاتے ہین کیونکہ اس غذا کی مداومت سے خون فاسد ہوجاتا ہے۔ بیوقت غذا کہانے
اور اچہی طرح نہ چبا کر کہانے سے ہاضمہ مین فتور پیدا ہوجاتا ہے۔ اگرچہ دودہ عمدہ غذا ہے مگر دودہ
بگڑے ہوئے کا استعمال کئی بیماریان پیدا کرتا ہے۔ سرد ملک کے باشندے چاے کو داخل غذا
سمجہتے ہین مگر گرم ملک مین اسکی مداومت موروث بدہضمی و خفقان ہے قبل غذا یا غذا کے ساتہ
زیادہ مقدار مین پانی پینا ہاضمہ کو خراب کرتا ہے۔ اگرچہ **منشی اشیا** داخل غذا نہین ہین مگر انکے
عادی انکو غذا سے بہی زیادہ ضروری سمجہتے ہین اسلئے انکا بہی مختصر طور پر بیان کیا جاتا ہے اگر اسکی
تفصیل دیکہنا چاہو تو میری کتاب **ممد حیات** مین پاؤگے **شراب** منشی اشیا مین سے
اول نمبر ہے اگرچہ بعض حالات مین ایک خاص مقدار مین اسکا استعمال مفید ہے مگر اسکا دایمی استعمال
بعوض فایدہ کے زیادہ تر ضررسان ہے شراب کی مداومت سے جسمی طاقت زایل ہوجاتی ہے ہاضمہ
بگڑ جاتا ہے جگر اور نظام عصبی کا فعل خراب ہوجاتا ہے شرابی کا چہرہ پہولا ہوا رہتا ہے اگر اسکو
ذرا سی بہی چوٹ لگ جائے تو زخم کا اندمال مشکل ہوجاتا ہے اگرچہ ہر قسم کی شراب مضر ہے مگر

اسپرٹ پانی ملاکر خالی معدہ مین پینا نہایت ہی مضر ہے **افیون** بہی نقصان مین شراب سے کم
نہین صرف اتنا فرق ہے کہ شراب جسمی افعال کو بڑہا کر نقصان پہونچاتی ہے اور افیون ابتدا ہی سے
جسمانی افعال کو سست کمزور کر دیتی ہے خصوصًا قوت باہ پر اسکا نہایت ہی مضر اثر پڑتا ہے
قوت ہاضمہ بگڑ جاتی ہے دماغ مین خلل آجاتا ہے۔ بعض حالتونمین تمباکو کا پینا اور سونگھنا بہی مضر ہے

قسم چہارم لباس لباس بہی آب و ہوا کی طرح ضروری ہے اس سے گرمی سردی سے جسم
محفوظ رہتا ہے اگر لباس تغیرات موسم کے مطابق ہو تو اس سے حرارت غریزی بخوبی قایم رہسکتی ہے
موسم گرما مین سفید اور صاف کپڑے سے جسم پر لو اور گرمی کا اثر کم ہوتا ہے تجربے سے ثابت ہے
کہ اگر آتشی شیشہ کو آفتاب کے سامنے رکہین اور اوسکے مقابل سیاہ کپڑا رکہدین تو کپڑے مین جلد تر
آگ لگ جاتگی مگر سفید کپڑے مین دیر کرے۔ موسم سرما مین روئی دار کپڑا یا اونی یا سیاہ کپڑا پہننا چاہئے
جسقدر موٹا اور دبیز کپڑا ہوگا اوسیقدر زیادہ گرم ہوگا سن کا کپڑا اقلائل کی نسبت زیادہ گرم ہوتا
ہے کیونکہ اسمین آفتاب کی شعاعین زیادہ منجذب ہوتی ہین گرم ممالک مین سوتی کپڑا زیادہ تر
موزون ہے گرم موسم مین ململ وغیرہ باریک کپڑا پہنکر دہوپ مین چلنا پہرنا مضر صحت ہے کیونکہ اس سے
خون جل جاتا ہے۔ لباس موسم و فصل کے موافق ہونا چاہیئے۔ بعض بانکے ہندوستانی خصوصًا نازک
مزاج عورتین سردیون مین بہی بالکل باریک اور چست لباس پہنتی ہین اور اکثر کہن پڑے سے وجع مفاصل
اور پہیپہڑون کی سوزش مین مبتلا ہوجاتی ہین بچون کے لباس مین خاص احتیاط کرنی چاہیئے
سردیون مین انکی ٹانگین کہلی نہ رکہنی چاہئین سینہ بہی کہلا نہ رکہین ورنہ سینہ کی بیماریان
پیدا ہونگی چست کپڑے پہننا اور کسکر پیٹی باندہنا انکے نشو و نما کو روکتا ہے میلے کچیلے لباس
اور بہیگے ہوئے کپڑے سے بہی کئی بیماریان پیدا ہوجاتی ہین **قسم پنجم ریاضت** اکسرسائز
ورزش سے جسم کی پرورش ہوتی ہے جسم مین زواید و فضلات جمع نہین ہونے پاتے خون اپنی
طبعی حالت پر گردش کرتا ہے جسم چست اور سڈول ہوجاتا ہے بدن مین چالاکی و چستی آتی ہے۔
کہانا بخوبی ہضم ہوتا ہے ورزش کرنے والون کی اولاد قوی الجثہ اور دلیر ہوتی ہے بڑہاپے
مین بہی اعضا قوی و چست رہتے ہین جسقدر ریاضت کے فواید ہین اوسیقدر اسکے ترک مین نقصان
ہین مگر دونون صورتون مین حد اعتدال کو قایم رکہنا ضروری ہے اگر حد سے زیادہ محنت

کی جاوے یا ریاضت بالکل ترک کر دیجاوے تو کئی بیماریان پیدا ہوجاتی ہین اکثر امیر لوگ آرام وعیش مین رہتے ہین اور بجز عیاشی کے دل ہلانے کا کوئی شغل نہین رکھتے اسلئے ہمیشہ گوناگون امراض مین مبتلا رہتے ہین ہاضمہ کے فتور سے چھوٹی عمر مین ہی زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہین جو لوگ محنت کے عادی ہون اگر وہ یکسخت کام چھوڑکر آرام طلب ہوجائین وہ بھی کئی بیماریون کے شکار رہتے ہین محنت کش دہقان کی صحت ایک آرام طلب امیر کی نسبت بہتر ہوتی ہے اور وہ زیادہ عمر پاتا ہے جیسے کہ اغذیہ مقویہ کہانے اور محنت نکرنے سے امراض پیدا ہوتے ہین ویسے ہی محنت زیادہ اور کم یا ناقص غذا کہانے سے ظہور مین آتے ہین دماغی محنت کی کمی بیشی سے بہی آدمی بیمار ہوجاتا ہے کیونکہ بے شغلی مین بدچلنی کے خیالات پیدا ہوتے ہین جنکا انجام امراض ہے۔ دماغ پر زیادہ زور ڈالنا کثرت سے مطالعہ کتب کرنا زیادہ تفکرات وخیالات کے باعث راتبہر نہ سونا خوشی کی حالت سے یکایک غم مین جا پڑنا یہ سب عصبی امراض کے اسباب ہین پردہ نشین اور نازک اندام عورتین جو اکثر زچہ خانہ مین تکلیف اوٹہاتی ہین اور چلنے پہرنے اور زور کے کام کاج سے چڑاتی ہین اسکی وجہ یہی ہے کہ وہ اندر مکان کے بند رہتی ہین امیرزادیان امور خانہ داری کو کسر شان سمجھتی ہین ایک تنکا بہی اپنے ہاتہ سے نہین توڑتین اگر یہ بہی ریاضت کرین تو یہ سب تکلیفین رفع ہوسکتی ہے انکی ریاضت یہ نہین کہ شہر کوچون پر دوڑتی پہرین یا وحشیانہ عادتین اختیار کرین بلکہ مکان کے انگنائی مین یا چہت پہ چہل قدمی کرلیا اور گہر کے کام مین بذات خود شریک ہون۔ اگر بچپن ہی سے یہ عادت اختیار کرلی جائے تو آسایش سے تمام عمر بسر ہو۔ ریاضت کی اگر تفصیل دیکہنی ہون تو کتاب **محمد حیات** کو ملاحظہ فرمائین **سوم اسباب بادیہ** (سپیشل کازز) اتفاقاً اور دفعتہ عارض ہونے کے باعث انکو اسباب مخصوصہ بہی کہتے ہین اور اسکی تین قسمین ہین **اول صدمات خارجیہ**۔ چوٹ لگنا جسم کے کسی حصہ کا دیر تک دبے رہنا اور ایک کروٹ پر عرصہ تک پڑا رہنا خلع کسر کا وقوع ہونا پتہری سدہ کرم وغیرہ ودیگر غیر جنس اشیا سے تکلیف اوٹہانا حیوانی یا نباتی چیزون کا خراش کرنا تنفس کے ذریعہ ذرات کا پہنچنا مین جو اصل ہوتا ہے یہ سب اسباب ہین جو باعث امراض ہین **قسم دوم متعلق آلات تناسل** کثرت جماع جلق کم عمری مین آلات تناسل کی تحریک وغیرہ ان سے بڑی بڑی خوفناک بیماریان پیدا ہوتی

ہین قسم **سوم سمیات** سیاب فاسفورس سنکھیا تانبا وغیرہ زہریلی چیزین جب جسم مین داخل ہو جاتی ہین اور اپنا اثر کل جسم یا اسکے کسی حصہ پر کرتی ہین یا افیون اجواین خراسانی کچلہ وغیرہ کھایا جاتا ہے یا ملیریا یا ہوا اور پانی یا دوا کے تعفن سے جسم موثر ہوتا ہے۔ یا سانپ بچھو ذراریح دیوانے کتے وغیرہ کا زہر سرایت کرتا ہے یا شلکے کھینچنے سے اور دوسرے کیڑے مکوڑے ستاتے ہین یا آتشک کا زہر سرایت کرتا ہے تو ان سب سے کئی ہلاک امراض پیدا ہوتے ہین۔ (ان سبکا مفصل بیان میری کتاب **معمول احمدیہ** مین ہے)

مقالہ سوم علامات الامراض (سمپٹم اٹالوجی)

مرض موجودہ کی نئی حالت کا نام علامت ہے جسکی شناخت طبیب کے لئے ازحد ضروری ہے۔ اسی کے ذریعہ مقام مرض انجام۔ دورہ۔ اصلیت اور طریق علاج مشخص ہوتے ہین۔ اسکے علاوہ یہ بھی جاننا ضروری ہے کہ موجودہ علامت سے پہلے کیا تھا اور نئی حالت پیدا ہونے کی کیا وجہ ہے مخصوصہ علامت کی ابتدا کیسی تھی اور اسکو دوسری علامتون سے کیا تعلق ہے۔ علامات کے اقسام آٹھ ہین اول **علامات عامہ** جنکا تعلق تمام جسم کے ساتھ ہوا کرتا ہے **دوم علامات مخصوصہ** جنکا تعلق جسم کے کسی خاص حصہ سے ہوتا ہے اسکی دو قسمین ہین اول **علامات عضوی** (ڈائرکٹ) اس قسم کی علامات خاص مقام مرض مین پائی جاتی ہے **دوم علامات شرکیہ** (ان ڈائرکٹ) اس قسم کی علامت مقام مرض سے فاصلہ پر پائی جاتی ہے جیسے درد گردہ اور خراش حلق مین قے ہوا کرتی ہے اور مرض جگر مین درد کا اثر بائین کندھے پر محسوس ہوتا ہے **سوم علامات مستظہرہ** (ابجکٹو) اس قسم کی علامات طبیب کے سوا دوسرے اشخاص بھی معلوم کرسکتے ہین جیسے سوزش کی صورت مین سرخی اور ورم کا ظہور **چہارم علامات مستبطنہ** (سب جکٹو) جیسے سوزش کی صورت مین درد اور کسی عضو کی سنساہٹ ایسی علامات سوائے بیان مریض کے معلوم نہین ہوسکتین اور مریض کے بیان کے اعتبار پر معلوم کی جاتی ہین **پنجم علامات منذرہ** (پری مانی ٹری سمپٹم) اس قسم کی علامات ظہور خاص مرض کے پہلے نمایان ہوتی ہین جیسے مرگی کی نوبت سے پہلے مختلف اشکال اور ظہور ہیضہ سے پہلے

اسہال پیدا ہوتے ہین **ششم علامات بحرانی** (پراگناسٹک) انسے انجام مرض معلوم ہوتا ہے **ہفتم علامات استقرائیہ** (پتھاگنومونک) اس قسم کی علامات خاص مرض کے لئے مخصوص ہوتی ہین جیسے سیسہ کی سمیت مین سوڑون کے گرد نیلی نیلی لکیرین پڑجاتی ہین **ہشتم علامات مجموعی** (انکو متعدد علامات کے یکجا ہونے کے سبب علامات مرکبہ یا مختلطہ بھی کہتے ہین) بعض امراض کی تشخیص چند علامات کے جمع کرنے سے ہوتی ہے کبھی چند علامات مین سے ایک خاص علامت مستقل مرض بنجاتی ہے جیسے مرض استسقا۔ یرقان اور جریان خون۔ اس قسم کی علامت کا اصل سبب دریافت کرنا اشد ضروری ہے۔ چونکہ تشخیص مرض اور اسکا نیک و بد انجام معلوم کرنا شناخت علامات پر موقوف ہے تو طبیب کے لئے نہایت ضروری ہے کہ پہلے ہر قسم کی علامات کو ذہن نشین کرلے۔ سہولت شناخت کے واسطے اس مضمون کو بارہ فصلون مین بیان کیا جاتا ہے **فصل اول بشرہ** آدمی کا چہرہ ایک آئینہ ہے جسکے ذریعہ سے بہت سے مخفی راز معلوم ہوسکتے ہین قیافہ شناسی کا علم تجربہ اور مشاہدہ سے حاصل ہوتا ہے نہ کتابون کے پڑھنے سے۔ اس علم کا حاصل کرنا طبیب کے لئے نہایت ضروری ہے بدون اسکے آدمی فن مین کامل نہین ہوسکتا۔ دل دماغ شش اور شکم کی کئی بیماریان خصوصًا بچون کے امراض بدون مریض کے بیان کرنے کے صرف بشرہ سے پہچانی جاتی ہین اگرچہ محاورتی اپنی بدعادات کو اور مریض آتشک اپنے مرض کو کتنا ہی چھپائے مگر قیافہ شناس اور کامل طبیب مریض کے چہرہ کو دیکھتے ہی معلوم کرلے گا کہ یہ فلان مرض مین مبتلا ہے۔ اسی شناخت کی بدولت طبیب حکیم حاذق اور زبدۃ الحکما کے معزز خطاب کا مستحق ہوجاتا ہے۔ امراض کے مختلف آثار جو بیمار کے چہرہ پر نمایان ہوتے ہین احاطہ تحریر سے باہر ہین اور بیان مین ہی نہین آسکتے۔ عرصہ دراز کی مشق اور غور و تفکر سے یہہ کمال قدرتی طور پر خود بخود بتدریج حاصل ہوجاتا ہے بیمین ہی انکے بیان کرنے کا دعوے نہین کرتا صرف تمثیلًا چند بیماریون کے آثار بیان کرتا ہون چنانچہ مالیخولیا مین مریض کے بشرہ سے مایوسی کے آثار نمایان ہوتے ہین اور چہرہ بے رونق و متفکر نظر آتا ہے۔ سادہ لوح کم عقل کا چہرہ بھولا بھالا ہوتا ہے۔ مریضہ اختناق الرحم کا چہرہ کبھی اداس اور کبھی بشاش نظر آتا ہے۔ مریضہ کبھی باتون کی دلمین شکایت رکھتی ہے

ایک بھی نہین کرتی اور بظاہر تندرست نظر آتی ہے۔ شدت تکلیف کے بعد اگر چہرہ سے خوشی کے آثار نمایان ہون تو علامت نیک ہے۔ کسی اندرونی سخت بیماری مین جو مایوسی کے درجہ کو پہونچ چکا ہو اگر درد وغیرہ رذی علامات یکبارگی بند ہوجائین اور چہرہ پر بشاشت کے آثار نمایان ہون تو انجام بد ہوگا۔ امراض مزمنہ مین چہرہ تا دم مرگ یکسان رونق پر پایا جاتا ہے۔ کمزوری مین نہ بیمار ہونٹ ہلا سکتا ہے اور نہ آنکھہ اوٹھا سکتا ہے۔ سخت امراض مین قرب مرگ کے وقت مریض کا چہرہ کلبھوان ہوجاتا ہے چہرہ پتلا ناک کی کونپل نکلی ہوئی آنکھین اندر کو گھسی ہوئی پیشانی اور ٹہوڑی جہری دار خشک ہونٹ لٹکے ہوئے اور کان کہڑے ہوئے معلوم ہوتے ہین مذکورۃ الصدر علامات مین سے بعض اوقات بھی پائی جاتی ہین جبکہ بیخوابی کمال ہو یا مریض دفعتہً دہشت رنج وغم مین مبتلا ہوجائے۔ بہرحال اس قسم کی علامات ردی ہوتی ہین۔ قلت الدم مین چہرہ کی رنگت پھیکی زیادتی خون یا سوزشی امراض مین سرخ سرطان مین سفید یرقان مین زرد۔ اور مخنوق مین سیاہ ہوجاتی ہے۔ مصروع کا چہرہ ایک نرالی شکل کا ہوتا ہے خصوصًا نوبت کی حالت مین بینگنی رنگ کا ہوجاتا ہے۔ امراض گردہ اور سرخ باد مین پلک چشم سوج جاتی ہین اور بادگولہ مین ٹہرکتی ہین فالج مین پلکین گرجاتی ہین چشمخانہ مین خون کے اجتماع سے اور رسولی کے باعث مقلہ چشم اوبھرا ہوا معلوم ہوتا ہے مصروع کلورافارم دوسرے قسم کی بیہوشی مین مقلہ چشم کی حس زایل ہوجاتی ہے۔ فاقہ کشی ہیضہ سل وغیرہ امراض مین آنکھہ بیٹھہ جاتی ہے۔ بڑہاپے ہذیان اور کامل دیوانگی مین قرنیہ کے گرد خاکی رنگ کا حلقہ خصوصًا دیوانگی مین چہرہ پرجوش ہوجاتا ہے عصبی کمزوری اور دباغی امراض مین نظر دھندلی ہوجاتی ہے۔ افیون کے زہر اور سوزش دماغ مین پتلیان سکڑجاتی ہین۔ موتیا بند ذہاب البصر سکتہ کے اخیر درجہ اور دہتورے کے زہر مین پتلیان پہیل جاتی ہین لو بیرالانف اور آتشک کے زخم مین بدبودار رطوبت ناک سے نکلتی ہے۔ رقت خون دماغی امراض بخار اور سخت کہانسی مین نکسیر پہوٹ نکلتی ہے۔ اور بہت سے امراض مین قوت سماعت خراب ہوجاتی ہے

فصل دوم حالت عام جسم

شدید بخار اور کمال ضعف امراض مین مریض نڈہال ہوکر چت پڑا رہتا ہے۔ دل اور پہیپہڑے کی بیماری مین عسر تنفس کے سبب مریض تکیے کے سہارے بیٹھا رہتا ہے لیٹ نہین سکتا۔ شدید وجع مفاصل اور فالج مین مریض کو

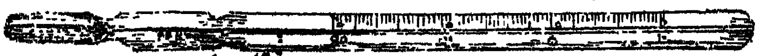
دائیں یا بائیں کروٹ بدلنے کی طاقت نہیں رہتی عضلات کی تعطیل سے وقوع مرض کا احتمال ہوتا
ہے اور انکی مضبوطی سے جسمی طاقت نمایان ہوتی ہے۔ سوزاک کی رطوبت یا منی کے بکثرت خارج
ہونے یا جریان لیو اسیر وغیرہ سے آدمی دبلا ہو جاتا ہے اگر اثناء مرض میں طاقت عضلانی بتدریج ترقی
کرے تو علامت نیک ہے اور دفعتًہ کمی فربہی میں مرض سکتہ کے ہوجانے کا احتمال ہے۔ قلت الدم
میں صرف پاؤن پر اور دل سوزش و جگر کی بیماری میں ہاتھ پاؤن دونون متورم ہوجاتے ہین

فصل سوم کیفیت جلد قیام حرارت غریزی کے لئے جلد کے ذریعہ سے ابخرات کا نکلنا نہایت
ضروری ہے۔ ایک جوان آدمی کے جسم سے شب و روز مین تخمیناً ۱۵ چھٹانک ابخرات خارج ہوتے ہین
کمی بیشی کی صورت مین کئی امراض کے ظہور کا احتمال ہوتا ہے مثلاً اسہال ذیابیطس ہیضہ استسقا وغیرہ
امراض مین جبکہ خون کا سیال حصہ نکلنا شروع ہوتا ہے تو جلد خشک ہوجاتی ہے۔ بخار کی گرم اور
سرد اور بعض مقامات کی سوزش حاد کی صورت مین بھی جلد خشک سی معلوم ہوتی ہے۔ پسینہ
کے بکثرت خارج ہونے سے جلد مرطوب رہتی ہے اور جسم کمزور ہوجاتا ہے۔ جب کمزوری کی حالت
مین جسم کی حرارت کم ہوجاوے اور پسینہ سرد نکلے اور بدن ٹھنڈا ہوجاوے اور مریض بےچین و مضطرب
معلوم ہو تو یہہ علامت ردی ہے

فایدہ جلیلہ متعلقہ استعمال مقیاس الحرارت

(کلنیکل تھرمامیٹر) اکثر امراض کی حقیقت حرارت جسمی کے معلوم کرنے سے منکشف ہوتی ہے
بخار و بعض دیگر امراض ہی مین ہاتھ سے حرارت جسمی کا اندازہ کرسکتے ہین مگر یہہ اندازہ ہرگز ٹھیک
اور قابل اعتماد نہین ہوتا ٹھیک اندازہ مقیاس الحرارت سے ہوسکتا ہے اسلئے اسکا ذکر کرنا مناسب
سمجھا گیا اس سے حرارت غریزی کا اندازہ پورا پورا اور قابل اعتماد ہوسکتا ہے کیونکہ یہہ ایسا کارآمد
اور یقینی آلہ ہے کہ اسکے صحیح استعمال سے حالت مرض کی ترقی تنزل اور انجام کی ایک سچی تصویر
حکیم کے روبرو کھنچ جاتی ہے لہذا مرض کا علاج بھی ٹھیک ٹھیک ہوسکتا ہے اسلئے کہ جیسے
مرض کی حالت اور صورت وقتاً فوقتاً بدلتی رہتی ہے ویسے ہی علاج مین بھی کمی بیشی اور تغیر و
تبدل کیا جا سکتا ہے نیز اسکے استعمال سے اصلی اور مصنوعی بیماری کی کیفیت اندرونی اور مخفی
بیماری کی تشخیص اور اسکے انتقال کا درجہ بہت جلد اور یقینی طور پر منکشف ہوجاتا ہے یہہ آلہ واقعی
طبیب کے لئے ایک نعمت ہے پس ہر ایک حکیم کا فرض ہے کہ اسکے استعمال اور فواید سے کماحقہ

آگاہی حاصل کرے اور ہر ایک ضرورت کے موقع پر اسکو اپنا رہنما بنائے ماہیت مقیاس الحرارت یہہ ایک شیشہ کی باریک نلکی ۵ سے ۱۰ انچ تک طویل ہوتی ہے جسپر ۸۵-۹۰-۹۵ درجہ سے ۱۱۰-۱۱۵ درجہ تک نشانات کندہ ہوتے ہیں کیونکہ حرارت غریزی کے یہہ انتہائی درجے ہیں بڑی لکیرون سے مراد درجے اور چھوٹی لکیرون سے درجہ کے حصے مراد ہیں ہر ایک درجہ کو پانچ مساوی حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے اور اس نلکی میں پارہ کی ہیئت تھوڑا سا قائم ہوتی ہے جو نہایت لطیف بلبلے ہوا کے ذریعہ باقی سیماب گھنڈی (بلب) والے سے جدا رہتی ہے



قلم سیماب

تصویر نمبر ا

اسکا فایدہ یہہ ہے کہ جب مریض کے جسم میں مقیاس الحرارت لگایا جاتا ہے تو جسمی حرارت کے باعث گھنڈی (بلب) کا پارہ نلکی میں چڑہتا ہے اور قلم کو آگے لے جاتا ہے چونکہ یہہ قلم ہل نہیں سکتی اسلیے مقیاس الحرارت کو جسم سے علیحدہ کرنے کے بعد بھی نیچے نہیں اترتی بلکہ اوسی جگہ پر قایم رہتی ہے جہاں پر مقیاس الحرارت کے اندر جسم سے علیحدہ کرنے کے وقت تھی۔ مقیاس الحرارت کے لگانے کا مناسب موقع مقعد فرج دہن بغل وغیرہ ہے لیکن جب تمام جسم کی حرارت کا درجہ معلوم کرنا منظور ہو تو بہتر اور سہل مقام بغل ہے اسکے لگانے کے وقت پہلے بغل کو کپڑے وغیرہ سے پونچھ کر لینا چاہیے اگر بغل میں پسینا موجود ہو تو اوسکو بھی پاک کر لینا چاہیے۔ صحت کی حالت میں بغل کے اندر حرارت کا درجہ تخمیناً ۹۸/۴ ہوتا ہے جسکو انگریزی میں نارمل ٹمپریچر کہتے ہیں بعض اوقات ۹۷/۳ درجہ سے ۹۹/۵ بلکہ ۱۰۰ درجہ تک بھی ہو جاتا ہے منہ میں حرارت کا درجہ ۹۹/۵ ہوتا ہے۔ اگر اس سے کم و بیش ہو اور کئی دن تک یہی حرارت قائم رہے تو جان لینا چاہیے کہ کچھہ نہ کچھہ فتور ضرور ہے۔ اگر بیماری میں حرارت کا درجہ صحت کے درجہ کے قریب قریب ہو تو کچھہ اندیشہ کا مقام نہیں علی ہذا القیاس حرارت کا اندازہ ہر مقام پر ہر عمر ہر ملک ہر وقت اور ہر حالت میں یکساں نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ مقعد اور فرج کی حرارت جسم کے دوسرے بیرونی حصوں کی نسبت بہت زیادہ ہوتی ہے۔ کھلے حصہ کی نسبت پوشیدہ مقام کی اور اطراف کی نسبت سینہ اور شکم کی حرارت زیادہ ہوتی ہے۔ جوانوں کی نسبت بچوں اور بالخصوص نوزاییدہ بالکوں میں حرارت

زیادہ ہوتی ہے بعض تجربہ کار ڈاکٹر کہتے ہیں کہ بوڑھوں میں بھی حرارت تیز ہوتی ہے۔ گرم ممالک میں بنسبت سرد ملک کی ۱۰ درجہ تک حرارت زیادہ ہوتی ہے۔ صبح سے شام تک بتدریج حرارت ترقی کرتی رہتی ہے پھر شام سے صبح تک بتدریج کم ہوتی جاتی ہے۔ گرم پانی کے ساتھ غسل کرنے اور ورزش کرنے سے حرارت بڑھ جاتی ہے۔ شکم سیری کے بعد سرد پانی سے غسل کرنے اور دماغی محنت اور فاقہ کشی سے حرارت کم ہو جاتی ہے مگر جوں جوں غذا ہضم ہوتی جاتی ہے حرارت بڑھتی جاتی ہے۔ بعض اوقات حسب ضرورت آلہ مذکور منہ مقعد فرج اور بغل ان میں بھی لگایا جاتا ہے اور ورمات الیہ میں عضو ماؤف کی جلد پر استعمال کیا جاتا ہے مگر منہ میں رکھنا چنداں مفید نہیں ہے کیونکہ تنفس کی سرد ہوا سے منہ کی حرارت کم ہو جاتی ہے۔ اگر منہ میں رکھنا ضروری ہو تو زبان کے نیچے رکھیں اور منہ بند کرکے ناک سے دم لیں مقعد اور فرج میں بھی آلہ مذکور کا استعمال کرنا مناسب نہیں کیونکہ اول تو مقام مذکورہ میں لگانے سے بیمار انکار کرتا ہے دوسرے پاخانہ وغیرہ آلائش کے خارج ہونے کا احتمال ہوتا ہے۔ افاقہ کی صورت میں روز بروز شام کو حرارت بہت کم ہوتی جاتی ہے مگر حرارت جسم کی کمی اور نبض کی تیزی سے احتمال نقصان کا ہے۔ البتہ اگر سوزش موقوف ہو جائے اور دوسری علامات میں تخفیف پائی جائے تو انجام نیک ہے جیسا کہ نفث الدم میں حرارت جسم کی کمی کی وجہ سے سوزش شش کا احتمال نہیں ہو سکتا۔ بعض اوقات ظاہر میں مرض شدید معلوم نہیں ہوتا مگر آلہ مذکور کے لگانے سے اگر حرارت میں زیادتی معلوم ہو تو مرض ضرور شدید و خوفناک ہوگا۔ بچوں کی حرارت بمقابلہ جوانوں کے طبیعی طور پر زیادہ ہوتی ہے۔ بعض اوقات بچوں کے امراض میں وہی علامات موجود ہوتی ہیں مگر مقیاس الحرارت لگانے سے اطمینان ہو جاتا ہے کہ مرض خوفناک نہیں

طریق استعمال مقیاس الحرارت (کلینیکل تھرمامیٹر)

جب تھرمامیٹر کا استعمال کرنا منظور ہو تو اس بات کا خیال رکھیں کہ آلہ مذکور صحیح و سالم اور ایسا ہو کہ کم سے کم ۹۰ اور زیادہ سے زیادہ ۱۱۰ درجہ حرارت کا اوس سے معلوم ہو سکے۔ اگر موسم یا ملک سرد ہو تو آلہ مذکور کو ہاتھ میں ملکر اتنا گرم کریں کہ سیماب ۹۴ درجہ تک پہونچ جاوے۔ اگر موسم یا ملک گرم ہو تو سرد پانی میں اتنی دیر ڈبوئے رکھیں کہ سیماب زیادہ چڑھا ہوا نیچے آجاوے اگر اس سے کام نہ نکلے تو گھنڈی کے پارہ کی قلم کو انگلیوں کی گرمی پہونچا دیں تاکہ وہ قلم گھٹے

قریب ایک انچ کے اوپر چڑہ جاوے پس آلہ کی نوک کو داہنی ہاتہہ کے سرے سے پکڑین اور ہاتہہ کو گہنڈی تک اوٹہاوین اور پہر جہٹکے کے ساتہہ نیچے گراوین دو تین دفعہ ایسا کرنے سے قلم کا نشان ۹۵ درجہ کے خط پر آجاویگا۔ اگر اس سے بہی کام نہ نکلے تو آلہ کی نوک کو داہنی ہاتہہ سے پکڑکر بائین ہاتہہ کی ہتیلی پر آہستہ آہستہ ٹہونکین اور یہہ عمل چند مرتبہ کرین اس سے نشان کے سیماب کی قلم نیچے اوتر آویگی مگر نشان کے سیماب کی قلم کو زیادہ حرکت نہ دین۔ بعد ازان بغل کو پسینہ وغیرہ آلائش سے صاف کرکے خشک کرین اگر ممکن ہو تو آلہ کے استعمال سے ایک گہنٹہ پیشتر مریض کو لٹادین اور بازو کو پہلو پر لاکر بغل کو بند کرین مگر اس عمل مین دیر بہت لگتی ہے اس سے بہتر ہے کہ صرف ہاتہہ سے دباکر گرم کپڑے پر اکتفا کرین تاکہ گہنڈی کا سیماب ۹۵ یا ۹۰ درجہ تک پہونچ جاوے اگر آلہ مین قلم ٹوٹی ہوئی ہو تو اوسی ترکیب سے ۸۰ یا ۹۰ درجہ پر قایم کرین بعدہ پکٹورل مسل کی جانب بغل مین آلہ کی گہنڈی کو داخل کرکے بازو کو پہلو کی جانب لاکر قدرے سینہ کی جانب جہکار کہدین اس سے گہنڈی بغل کی دیوارون سے بالکل ڈہکی رہیگی اور خارجی ہوا سے محفوظ۔ مگر آلہ کی گنڈی اور بغل کے درمیان کسی کپڑے کی آڑ نہو۔ اگر مریض کی بے چینی بیہوشی وغیرہ حرکات اضطراری سے آلہ مذکور اپنی جگہ پر قایم نہ رہ سکے تو طبیب اپنے ہاتہہ سے قایم رکہے۔ قایم رکہنے کے اثنا مین کبہی کبہی دیکہہ لیا کرین کہ آلہ مذکور اپنی جگہ سے کہسک تو نہین گیا۔ دو تین منٹ کے بعد یہہ بہی دیکہہ لیا کرین کہ سیماب کسقدر جلد یا دیر کرکے چڑہتا ہے اس سے مقدار حرارت کا تخمینہ بخوبی ہو سکتا ہے کیونکہ سیماب کا چڑہاؤ ایک دو منٹ مین خصوصاً تپ کی حالت مین چند ہی سکنڈ مین معلوم ہو جاتا ہے۔ ابتدا مین سیماب کا چڑہاؤ بہت جلد ہوتا ہے اور جب جسم کی اصلی حرارت کے درجہ کا دسوان حصہ باقی رہجاتا ہے تو باقی حصہ کو کئی منٹ مین طے کرتا ہے۔ کم سے کم ۵ منٹ اور اگر ضرورت ہو تو ۴ منٹ تک آلہ کو لگا رہنے دین کیونکہ منٹ کے عرصہ مین دوران خون کامل طور پر ایک دفعہ ہو جاتا ہے غرض پارہ کے قایم ہو جانے کے تہوڑی دیر بعد نکال لین کیونکہ زیادہ عرصہ تک رکہنے سے بیمار کو غیر معمولی حالت معلوم ہوتی ہے جس سے جسم کی حرارت بڑہجاتی ہے اور پارہ کے زیادہ اوپر چڑہجانے سے حرارت کی تحقیقات مین غلطی وقوع مین آتی ہے۔ پہر نکال کر آلہ کو معاینہ کرین کہ قلم کے اوپر کی نوک کس درجہ پر پہنچے

پھر اوسی کو درجہ حرارت مقرر کر لیں اور کسی ول کے ستون نقشہ مین ہر دن کے درجہ حرارت کو درج کرتے جائین اس ترکیب سے ایک سلسلہ بصورت خط کھنچا ہوا ہوگا جس سے حرارت کی کمی بیشی بخوبی معلوم ہوسکے گی اور نقشہ کے ملاحظہ سے مرض کا دور شروع سے اخیر تک معلوم ہوجاے گا مگر کم سے کم جس کی حرارت ۱۰۰ درجہ تک یا زیادہ ہو اسکا اسکو دیکھنا مناسب نہین کیونکہ بیرونی حرارت سے قلعی اور پارہ چڑھ جانے کا احتمال ہے اور نیز ملاحظہ کے بعد آلہ کی قلعی کو بکمال احتیاط جھٹک کر نیچے اوتار دین اگر اسی آلہ کو دوسرے مریض پر استعمال کرنا منظور ہو تو پانی یا کاربالک سالوشن وغیرہ دافع عفونت عرقیات سے دھو لینے بغیر استعمال نکرین تاکہ ایک کا مرض دوسرے مین سرایت نکر جائے جیسا کہ لکھا گیا ہے کہ مرض کی حالت مین حرارت کی کمی بیشی ہوجاتی ہے اور حرارت کی زیادتی سے خون مین خارجی اشیا زیادہ ہوجاتی ہین اگر انکو بول و براز یا پسینے وغیرہ کے ذریعے سے خارج نہ کیا جائے تو خود بخود کسی راہ سے خارج ہوتی ہین اور اسی طرح اخراج کی زیادتی سے مریض کے ضایع ہوجانے کا احتمال ہوتا ہے اگر بخار محرقہ وجع مفاصل ذات الریہ بخار سرخ اور خون کی متعفن حالت مین پارہ کا چڑھاؤ ۱۰۰ یا ۱۰۱ درجہ تک ہوجائے تو بخار خفیف ہے اور ۱۰۵ درجہ مین شدید ۱۰۶ سے ۱۰۷ درجہ مین خطرناک ۱۱۰ سے ۱۱۲ درجہ مین مہلک خفیف بخار مین دوسرے ہفتہ کے شروع مین ۱۰۲ یا ۱۰۳ درجہ تک پارہ کا چڑھاؤ ہوتا ہے اور شدید مین ۱۰۵ درجہ تک اگر بوقت شام درجہ ہاے مذکورہ سے حرارت کم ہوجاوے تو بھی بخار شدید ہے لیکن تیسرے ہفتہ مین حرارت کا کم ہونا افاقہ کی علامت ہے اور زیادتی کی صورت مین علامت ردی ہے غرض حرارت کا دریافت کرنا مرض کے حالات پر منحصر ہے علی العموم صرف ایک دفعہ کے امتحان سے رای قایم کر لینا صحیح نہین بلکہ صبح کو ۸ - ۹ بجے اور شام کو ۴ - ۵ بجے اور کسی زیادہ شدید بیماری مین دو دو چار چار گھنٹہ کے بعد آلہ مذکور لگانا چاہیے مگر عملی کم فرصتی کے باعث شب و روز مین کئی دفعہ آلہ کا لگانا ممکن نہین اسلئے بیمار کے کسی عقلمند رشتہ دار کو اسکے لگانے کا ڈھب سکھا دینا چاہیے اور خود حکیم کو اسکے نتایج پر غور کرنا چاہیے حرارت غریزی کا تعلق نبض اور تنفس کے ساتھ بہت ہی جسکا اندازہ حکماے اس طرح پر کیا ہے کہ بموجب نقشہ حرارت غریزی نارمل ٹمپریچر مین نبض کی ضربات کی تعداد فی منٹ ۷۵ ہو تو تنفس ۱۸ مرتبہ ہوگا یعنی ۴ مین ۱ ضربہ پر اور ۱۰ مین ۸ ضربہ پر علی الترتیب ۱۰۰ درجہ مین ۱۰ ضربات وقوع مین آتی ہین حرارت غریزی کے بموجب نبض کی ضربات اور تنفس کی تعداد روزمرہ کے مروجہ نقشہ حرارت غریزی ٹمپریچر چارٹ ہین بنا لیا کرتے ہین جن مین حرارت کے درجے مقیاس الحرارت کی طرح لکھے ہوتے ہین نبض اور تنفس کے تواتر بھی بموجب حرارت کی طرح سرخ یا سبز رنگ کی پنسل سے نقشہ مین درج ہو جاتا ہے

معلوم ہوجاتا ہے بشرطیکہ احتیاط سے پڑھا جائے۔ بڑی ضرورت ہے ورنہ مقیاس الحرارت کا لگانا نہ لگانا مساوی ہے

نقشہ حرارت غریزی مع تعداد تنفس و ضربات نبض

تاریخ	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵
مدت مرض															
	صبح شام	صبح شام	صبح شام	صبح شام	صبح شام	صبح شام	صبح شام	صبح شام	صبح شام	صبح شام	صبح شام	صبح شام	صبح شام	صبح شام	صبح شام
۱۰۹															
۱۰۸															
۱۰۷															
۱۰۶															
۱۰۵															
۱۰۴															
۱۰۳															
۱۰۲															
۱۰۱															
۱۰۰															
۹۹															
۹۸															
۹۷															
۹۶															
۹۵															
۹۴															
ضربات نبض	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]							
تعداد تنفس	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]							

۱۔ نقشہ کے ہر خانہ میں ۴ نقطے ہیں جو ہر خانہ کو ۵ حصوں میں تقسیم کرتے ہیں ہر ایک حصہ ۲/۱۰ ہے مثلاً ۹۴ یعنی لکیر ۹۴ درجہ کی حرارت کا آغاز ہے اور اس
خانہ میں سب سے نیچے کا یعنی پہلا نقطہ ۹۴.۲ ہے دوسرا ۹۴.۴ تیسرا ۹۴.۶ چوتھا ۹۴.۸ ہے پھر ۹۵ درجہ کا آغاز ہے اس نقشہ میں حرارت غریزی
کی کیفیت بیمار بذریعہ تھرمامیٹر معلوم ہوتی ہے و صبح شام کی لکیر پر جو ہندسے لکھے گئے ہیں انمیں سے اکثر ظاہر کرتے ہیں کہ صبح
کو حرارت کی کمی ہوتی ہے اور شام کو زیادتی [illegible] دوا کے استعمال سے حرارت یکبارگی کم ہو جاوے جیسا کہ نمبر ۱۱ سے ظاہر ہوتا ہے تو [illegible]

فصل چہارم علامات نظام عصبی یہ چار قسم کی ہین **قسم اول درد** اس قسم کی علامات عصبی تحریکات زیادہ سوزش کمزوری خارش اور سردی سے زیادہ ہوتی ہے اور مختلف کوائف کے لحاظ سے اسکی کئی قسمین ہین مثلاً خفیف ہے یا شدید میٹھا میٹھا ہے یا گران سوزش ورمین مین کوٹنے کا سا درد۔ نقرس اور وجع مفاصل مین چبھونے کا سا درد تشنج مین تشنجی۔ سرطان مین نشتر چبھونے کی طرح ہوتا ہے کبھی جلن کے ساتھ ہوتا ہے کبھی نوبتی اور وقفہ سے کبھی دوامی اور برابر یکسان رہتا ہے کبھی ورم پختہ مین عضو کے تناؤ سے درد کی ٹیس پڑتی ہے۔ اگرچہ ہر ایک مرض مین درد کی جداگانہ کیفیت ہوتی ہے مگر ایک ہی عارضہ مختلف اعضا اور مختلف طبایع مین مختلف کیفیت پیدا کرتا ہے بعض قسم کا درد ایک جگہ پر قایم رہتا ہے اور اکثر حالات مین انتقال کرجاتا ہے مثلاً جگر کی سوزش مین درد کا ظہور دائین شانہ پر ہوتا ہے۔ گردہ اور مثانہ کے حصاۃ مین درد کا موقع کمر اور قضیب ہے اور عورتون کو سوراخ [illegible] مقام سوزش کے دبانے سے درد کی زیادتی اور قولنج وغیرہ عصبی تشنجی دردونمین دبانے سے افاقہ ہوتا ہے اور بخار کی شدت مین ہاتھ پاؤن اور سر اور پیٹھ درد مین پکڑے جاتے ہین غرض کہ اکثر دردون کے اقسام مین بیماری کی صحت مین فرق پڑجاتا ہے۔ اکثر سر کا درد دوسرے امراض کی علامت ہے۔ اگر خاص دماغ کے مرض کی شدت سے ہو تو ایک ہی جگہ پر درد قایم رہتا ہے شور وغل اور سر اوپر اوٹھانے سے درد زیادہ ہوتا ہے پاخانہ قبض سے آتا ہے اور مریض قے کرتا رہتا ہے۔ اگر دماغ مین اجتماع خون کے سبب درد کی شکایت پائی جاے تو گرانی سر خصوصاً سر نیچا کرنے سے زیادہ بھاری معلوم ہوتا ہے کبھی شریانی تڑپ پائی جاتی ہے۔ ضعف معدہ مین غذا کی بدپرہیزی سے بھی سر مین درد ہوتا ہے۔ نحیف الجسم مضعفہ کو سر درد سے آنکھون کے سامنے شعلہ سا چمکتا ہوا معلوم ہوتا ہے دونون ابرو صدغین اور تیز آنکھونمین درد ہوتا ہے اور اول درجہ کی سستی ہوتی ہے اور قے کرنے کے بعد نیند آجاتی ہے اور بیدار ہونے کے بعد کچھ عرصہ تک آرام رہتا ہے۔ بعض اوقات جسمی کمزوری خرابی خون سیلان خون کرم دندان وغیرہ عصبی شراکت کی وجہ سے درد شقیقہ ہوجاتا ہے۔ آتشک وجع مفاصل اور باؤ گولہ کے سبب سے جو درد سر ہوتا ہے ایک جگہ قایم رہتا ہے اور دبانے سے زیادہ ہوتا ہے مگر باؤ گولہ مین کیل ٹھونکنے کے مطابق ہوا کرتا ہے۔ چھاتی کے جانبی ٹیس دار درد سے ذات الجنب اور اوسکے وسط سے مجاری الہوا کا مرض ثابت ہوتا ہے۔ عضلات الصدر کے درد کو دبانے سے

آرام ہوتا ہے مگر وجع الریہ اور حجاب الحاجز کے درد مین دبانے سے تکلیف زیادہ ہوتی ہے **درد عصبی**
ٹیس و چمک کے ساتھ مختلف مقامات کے عصب یا اوسکی کسی شاخ مین مختلف کوائف سے ہوا کرتا
ہے اور اکثر نوبتی ہوتا ہے چنانچہ عصب دماغی کی پانچوین جوڑی کے مبتلا ہونے سے درد عصابہ و رسانک عصب
سے عرق النسا ہو جاتا ہے فتور ہضم زخم یا سرطان معدہ کے سبب سے اعصاب معدہ مین تشنجی درد ہوتا ہے۔
خراش رحم خصیۃ الرحم اور ایام حیض مین عورتون کو پستان کے عصب مین درد ہوتا ہے **قسم دوم**
فتور حس جب کچھ عرصہ تک ایک وضع پر بیٹھے رہنے یا سردی لگنے سے کوئی مقام سن ہو جاوے
تو حس لمس مین چندان فرق نہین آتا مگر دماغی امراض بیہوشی و کمزوری کی حالت مین مقام بالکل
بےحس ہو جاتا ہے بعض اوقات عصب کے مبدا پر دباؤ پہونچنے سے جہان جہان اوس عصب کی شاخین
پھیلتی ہین وہ مقام ایسے سخت بےحس ہو جاتے ہین کہ چٹکی لینے اور سوئی چبھونے سے مطلق خبر نہین ہوتی
بدہضمی اور بخار کی حالت مین تھوڑے عرصہ کے لئے بینائی مین فرق پڑ جاتا ہے۔ نشہ کی صورت مین
بصارت دھندلی ہو جاتی ہے ایک چیز کی دو چیزین یا اوسکا نصف دکھائی دیتی ہے آنکھون اور دماغ
کی سوزش مین مریض کو روشنی کی برداشت نہین ہوتی عصبہ مجوفہ کے مبدا پر دباؤ پہونچنے سے بصارت
بالکل زایل ہو جاتی ہے اور افیون کے استعمال سے آنکھون کی پتلیان سکڑ جاتی ہین جلق لگانے اور
دھتورہ کے استعمال سے پتلیان پھیل جاتی ہین اگر مقلہ چشم کو انگلی سے چھوا جاوے اور بیمار کو کچھ خبر نہو
تو تمام جسم کی حس کا زایل ہونا سمجھا جاتا ہے بعض شدید بخارون مین شنوائی باطل ہو جاتی ہے یا بجنے
کی صدا اور بعض حالت مین باجا بجنے اور چلتی ہوئی گاڑی کی سی آواز سنائی دیتی ہے۔ قوت شامہ کی
مثل باصرہ و سامعہ کے فرق پڑ جاتا ہے **قسم سوم** جب دماغ و حرام مغز سے حس و حرکت کی پیدایش
ہوتی ہے تو اونکے فتور سے حس یا حرکت یا دونون کی طاقت کم یا ناقص یا باطل ہو جاتی ہے جسم کے
کل عضلات کے فتور سے فالج تشنج کھچاوٹ ہو جاتی ہے اور فالج کی کئی قسمین ہین چنانچہ کل جسم کے فالج
سے آدمی فورًا مر جاتا ہے کبھی نصف جسم کا طول و عرض فالج کے مرض مین مبتلا ہو جاتا ہے کبھی
کرم معدہ کے خراش سے بچون کے پانون کھنچ جاتے ہین کزاز کے مرض مین عضلات پشت کے تشنج
سے جسم پیچھے کی طرف مثل کمان کی جھک جاتا ہے ام الصبیان اور مرگی مین تشنج کا عارضہ جلد
جلد ہوتا ہے غایت درجہ کی عصبی کمزوری مین ایک قسم کا تشنج ہو جاتا ہے جسمین مریض بستر

چھینتا اور اپنے منہ ناک کو نوچتا ہے **قسم چہارم دوار** (ورٹیگو) جسمی کمزوری نقاہت اور ضعیف
امراض قلب میں مریض کو سب چیزیں گھومتی اور چکر کھاتی معلوم ہوتی ہیں بھنگ کے نشہ میں بھی
یہی کیفیت پیش آتی ہے اس حالت میں جب مریض اپنے تئیں سنبھال نہیں سکتا تو نزدیک کی چیز
کو پکڑنا چاہتا ہے یا یکایک بیٹھ جاتا ہے۔ اس کیفیت کے قیام کی مدت چند لمحوں سے چند منٹ
کبھی آنکھ بند کرنے سے آرام ہو جاتا ہے اور کبھی زیادتی ہوتی ہے۔ بعض کو نوبت کے طور پر اور بعض
کو دائمی ہوتا ہے کبھی بیٹھے بیٹھے کو میر آجاتا ہے جب قوی ہو کبھی شدید دوار شدید اور بار بار ہو تو دماغ
میں کسی مرض کے حادث کی احتمال ہوتا ہے **فصل پنجم دماغی علامات** عالم خمسہ
یہ پانچ قسم کی ہیں **قسم اول نیند**۔ قیام صحت کے لئے نیند کا آنا اشد ضروری ہے کیونکہ بیداری
کی حالت میں جسمی صرف پذیر ہوا کرتا ہے اور اعضا اپنے اپنے مخصوص افعال کے جاری رہنے سے تھک
جاتے ہیں اور آرام کی حالت میں صرف کا عوض بھی ہو جاتا ہے اور تکان بھی دور ہو جاتی ہے اگر
اسمیں بے اعتدالی ہو تو کئی امراض وقوع میں آتے ہیں اسکی پوری پوری کیفیت میری کتاب
معمار حیات میں ہے اسکو مطالعہ میں لاویں **قسم دوم رؤیا** بیداری کی حالت میں جو چیزیں
حواس خمسہ میں منقش ہوتی ہیں خواب کی صورت میں حواس کے معطل ہو جانے سے وہی خیالات
پیش آتے ہیں کبھی اگلی پچھلی باتیں مل کر ایک نئے پیرایہ میں ظاہر ہوتی ہیں چونکہ علی الصباح نیند کی کمی
اور قوت مدرکہ کی آمد کا وقت ہوتا ہے اسلئے اخیر شب میں اکثر خواب آیا کرتے ہیں مگر خواب کی سب
باتیں یاد نہیں رہا کرتیں اگر بوقت صبح نیم خوابی میں آدمی کے کان سے کان لگا کر کوئی پوشیدہ راز دریافت
کیا جائے تو بلا تامل ظاہر کر دیتا ہے کبھی دیرینہ خفیہ راز کو خود بخود خواب میں بڑبڑا کر عیاں کر دیتا ہے
جب بچہ خواب میں روتا ہے تو ماں کی آواز سے خاموش ہو جاتا ہے اور سوال کا جواب بھی دیتا ہے بلکہ
کھانے کو دیا جاوے تو کھا بھی لیتا ہے مگر بیدار ہونے پر مذکورۃ الصدر باتوں کو بیان نہیں کر سکتا
کرم معدہ اور درد دندان کی حالت میں خواب زیادہ دکھائی دیتے ہیں خواب کے واقعہ کو اکثر لوگ صحیح
سمجھتے ہیں لیکن غور سے دیکھا جائے تو اسکی اصل بالکل بے بنیاد ہے۔ ہاں اگر خواب دیکھنے والے
کے میلان طبع کو پیش نظر رکھکر نفع و نقصان کی تعبیر کیجائے تو کبھی کبھی اتفاقی طور پر صحیح بھی نکل
آتی ہے جب خون کی خرابی کے سبب دماغ متاثر ہو جاتا ہے یا شکم سیری سے پیٹ پر دباؤ پہونچتا ہے

تو تنفس کی رکاوٹ سے مرض کابوس ہو جاتا ہے جسکی علامات مختلف طور پر ظاہر ہوتی ہین چنانچہ کوئی حالت خواب مین روتا اور چلاتا ہے کوئی اوٹھکر چلنے لگتا ہے اور ایسی حرکتین کرنے لگتا ہے جو حالت بیداری مین نہین کرسکتا جیسے لڑتے ہین گر پڑنا چھت پر سے کودپڑنا وغیرہ اور غیر آدمی کی آواز سے ہوش مین آجاتا ہے کبھی ایسا ہوتا ہے کہ جگنا مشکل ہوجاتا ہے بعض کو ایسا خیال پیدا ہوتا ہے کہ کسی نے اوپر سے نہایت زور سے دبایا ہے جس سے ایسا بیحرکت ہو جاتا ہے کہ گویا کسی نے جکڑ دیا ہے اس حالت مین تنفس دقت سے لیتا ہے اور غلبہ خوف کی سبب بول نہین سکتا۔ اگرچہ خطرناک شکل کے دیکھنے سے ڈرکر بھاگتا یا بغرض استمداد کسیکو بلانا چاہتا ہے مگر کسی بات پر قادر نہین ہوسکتا جب بیدار ہوتا ہے تو بدن کانپتا ہے دل دھڑکنے کے باعث سانس جلد جلد لیتا ہے۔ بعض اوقات چت لیٹنے کی حالت مین جبکہ اتفاقاً سینہ کے مقام قلب پر دیر تک ہاتھ رکھا رہے تو قلب پر دباؤ ہونچنے سے بھی علامات مذکورہ ظہور مین آتی ہین اور کروٹ بدلنے سے جب دباؤ دور ہوجاتا ہے تو علامات بھی رفع ہوجاتی ہین **قسم سوم مغالطہ حواس خمسہ** کبھی انسان خیال کرتا ہے کہ درخت کی شاخین آسمان تک پہونچی ہوئی ہین کبھی غیر مخوف شے کو مخوف سمجھتا ہے کبھی غیر موجودہ شے کا وجود قرار دیتا ہے۔ اس قسم کے مغالطے بعض اوقات لیل یا غور وفکر سے رفع ہوسکتے ہین اور جب کسی قسم کا تغیر بصارت مین ہوتا ہے تو آنکھون کے سامنے نقاط سیاہ یا شعلہ چمک یا کوئی خطرناک شے نظر آتی ہے۔ منہ کا ذائقہ بتغیر کسی کیفیت کے تلخ یا ترش ہوجاتا ہے۔ بدون کسی سبب کے ناک سے بو آتی ہے۔ کانون مین طرح طرح کی آوازین آتی ہین سردی گرمی بلا وجہ معلوم ہوتی ہے۔ یہہ سب مغالطہ کی باتین ہین **قسم چہارم ہذیان** یہہ عارضہ اکثر امراض حادہ بخار سوزش اعضاے حشا سخت چوٹ اور جل جانے کی صورت مین وقوع مین آتا ہے۔ افیون شراب بلاڈونا وغیرہ سمیت دار نشئی اشیا سے بھی ہوجاتا ہے۔ نظر کیفیت کے لحاظ سے ہذیان دو طرح پر ہوتا ہے **اول** ابتدائے بخار سوزش دماغ، شراب کے نشہ مین طبیعت پر ایسا جوش ہوتا ہے کہ مریض دیوانون کی طرح چلاتا اور اوٹھا وٹھکر بھاگتا ہے اور زور کرتا ہے **دوم** بخار محرقہ۔ وبائی بخار وغیرہ مین جب جسمی اور روحی طاقت کم ہوجاتی ہے تو مریض ہاتھ پانون ڈھیلے چھوڑکر غافل پڑا رہتا ہے بستر چنتا ہے آہستہ آہستہ بڑبڑاتا ہے اگر اس حالت مین مریض کو زور سے ہلایا جاوے یا بذریعہ محرک ادویہ حواس مین جوش پیدا کیا جاے تو بات چیت کرسکتا ہے۔ اشارہ کرنے سے زبان نکال کر

دکھا دیتا ہے مگر پھر اوسی عالم بیہوشی مین چلا جاتا ہے۔ شراب کے نشہ مین ہاتھ پاؤن کانپتے ہین بیچوابی بیچینی خوف اور شک بہت ہوتا ہے۔ اکثر ہذیان اصلی جو بغیر کسی سمیت دار نشہ کے استعمال کے ہو بات کو زیادہ ہوا کرتا ہے **قسم پنجم بیہوشی** جب دماغ پر چوٹ لگتی ہے یا اجتماع خون یا رطوبت کا اخراج ہوتا ہے یا خون مین کسی قسم کی سمیت پہونچ جاتی ہے تو حرکت تنفس اور دوران خون کے علاوہ کل جسمی افعال بند ہو جاتے ہین حس و حرکت خیال وغیرہ قوتین زایل ہو جاتے ہین اور سیداسے حرام مغز پر چوٹ لگتی ہے بباعث بند ہو جانے تنفس کے آدمی فوراً مرجاتا ہے

فصل ششم علامات امراض قلب وہ بہی دو قسم کی ہین **قسم اول** جو صرف مریض ہی کو معلوم ہون **قسم دوم** جو مریض کے علاوہ حکیم بہی معلوم کر سکتا ہے جیسا کہ درد خفقان دل کا ڈوبنا اور دوران خون مین کسی قسم کی رکاوٹ ہونا کیونکہ مقام قلب پر **درد** کا ہونا ایک عام علامت مرض کی ہے جو اکثر چہاتی کے بائین پہلو سے بازو تک پہیل جاتا ہے **خفقان** بہی ایک مرض ہے جو قلب یا اوسکی فعل کی خرابی سے پیدا ہوتا ہے۔ مگر مرض قلب اکثر مردون کو ہوا کرتا ہے اور بتدریج بڑہتا ہے اگر ایک دم ہی بڑہے تو کچھہ عرصہ تک دسکا زور برابر قایم رہتا ہے اسمین دل کے مقام پر ٹہکورنے سے صحت کی حالت کی نسبت ٹہوس جگہ بڑہی ہوی معلوم ہوتی ہے یہہ مرض ورزش جسمانی سے بڑہتا اور آرام کرنے سے کم ہو جاتا ہے فعل قلب کی خرابی سے دل کا دہڑکنا اکثر عورتون مین پایا جاتا ہے اگرچہ دفعتہً وقوع مین آتا ہے مگر علاج کرنے سے بہت جلد رفع ہو جاتا ہے دل جلد جلد اور بیقاعدہ دہڑکتا ہے دل کی ٹہوس جگہ حالت صحت کی طرح ہوتی ہے آرام کرنے سے تیز اور ورزش جسمانی او مقوی ادویات کے استعمال سے کم ہو جاتا ہے **دل ڈوبنے** کی حالت مین دل کی دہڑکن کمزور اور سست ہو جاتی ہے بازو سرد اور چہرہ زرد رہتے ہین آنکہون کے آگے تارے دکہائی دیتے ہین کانون مین سنسناہٹ اور سر مین درد رہتا ہے بعض اوقات بیہوشی اور سکتہ بہی ہو جاتا ہے **دوران خون کی رکاوٹ** اکثر امراض شش اور دل کے کواڑون کے امراض مین ہوتی ہے جس سے داہنی بطن قلب کا خون پہیپہڑے مین نہین جا سکتا اور گردن کی وریدین پہول جاتی ہین اور زیادہ تڑپتی ہین لب نیلگون چہرہ متورم زبان میلی درد سر رہتا ہے حافظہ بگڑ جاتا ہے مریض اکثر بیٹہک مین رہتا ہے۔ استسقاے شکم کے باعث اشتہا کم ریاح کی زیادتی ہوتی ہے مدامی قبض کے باعث بواسیر ہو جاتی ہے

اور جگر کے بڑھجانے سے استسقا کا احتمال رہتا ہے اور گردون مین خون کے جمع ہونے سے پیشاب کم اور نہایت سرخ رنگ آتا ہے اور عورتون مین حیض بکثرت آتا ہے **فصل ہفتم علامات آلات الہضم** مین بہت سے اعضا شامل ہین جنکو علیحدہ علیحدہ تیرہ اقسام مین بیان کیا جاتا ہے **قسم اول لب** (لپ) سنہ او لب کے ملاحظہ سے دوران خون کی حالت بخوبی دریافت ہوتی ہے چنانچہ کمی خون مین لب ہلکے پڑجاتے ہین اور مرض قلاع مین سوج کر ہٹ جاتے ہین دم بند ہونے کی صورت مین نیلگون اور سل مین سرخ ہوجاتے ہین بخار اور زکام مین خشک اور سیلے ہونے کے علاوہ لبون پر ایک قسم کے چھوٹے چھوٹے اور شفاف دانے نکل آتے ہین اور آتشک کی سمیت مین یا چھون پر سفید رنگ کے زخم ہوجاتے ہین **قسم دوم لثہ** (گمس) مسوڑون کے ملاحظہ سے دوران خون کی کیفیت بخوبی معلوم ہوتی ہے چنانچہ خون کی زیادتی مین مسوڑے سرخ اور کمی مین ہلکے ہوتے ہین عسر تنفس مین نیلگون مرض قلاع مین سوجے ہوے سا اور اکثر دامیہ ہوتے ہین سیماب کے استعمال سے پھول جاتے ہین جنکے کنارون پر سرخ لکیرین دکھائی دیتی ہین اور سیسہ کے زہر مین نیلی لکیرین پڑجاتی ہین **قسم سوم دانت** (ٹیتھ) مرض کے لاحق ہونے سے دانتون مین فرق پڑجاتا ہے چنانچہ بروز دندان کے موقع پر بچون کو بخار ہوجاتا ہے اور امعا و معدہ کے افعال بگڑجاتے ہین بعض اوقات ام الصبیان بھی ہوجاتا ہے جوانی اور جسم کی طاقت سے دانت مضبوط۔ قایم اور صحیح سالم رہتے ہین کمزور خنازیری مزاج آدمی کے دانت کمزور اور مردار پڑجاتے ہین خرابی ہاضمہ مین بھی دانت خراب ہوجاتے ہین شیرین ترش اور مرکبات سیماب کے زیادہ استعمال سے بھی دانت کرم خوردہ ہوکر خراب ہوجاتے ہین خصوصاً اگلہ لثہ اور سیماب سے دانت ہلنے لگتے ہین اور موروثی آتشک مین سامنے کے دانت گاؤدم کندانہ دار ہوتے ہین مدامی بخار۔ کمزوری حصاۃ۔ نقرس وغیرہ امراض کی ردی حالت مین دانتون پر ایک بھوری یا سیاہ رنگ کی گاڑھی رطوبت جم جاتی ہے کرم معدہ امعا اور دماغی امراض کے سبب اور بروز دندان کے وقت اکثر بچے رات کو دانت پیستے ہین **قسم چہارم بزاق** (سلیوا) جب تھوک کے غدون مین خراش ہوتا ہے تو تھوک کی پیدایش بکثرت ہوتی ہے سوزش دہن امراض دندان اور بچون مین بوقت بروز دندان تھوک زیادہ پیدا ہوتا ہے۔ سیماب آیوڈائیڈ آف پوٹاسیم اور آیوڈین کی

کثرت استعمال سے بھی تھوک کی پیدائش زیادہ ہوتی ہے۔ دھتورہ جمالگوٹہ تمباکو پان وغیرہ کے
چبانے۔ فالج۔ خناق وغیرہ اور حلق کی درد سے لعاب دہن کا کثرت اخراج ہوتا ہے۔ بدہضمی یا بعض
حاملہ عورت کے منہ سے پانی زیادہ آتا ہے اور اکثر خارجی بیوقوفی میں رال زیادہ بہتی ہے۔ مرگی میں
رال کف دار خارج ہوتا ہے۔ بخار وغیرہ شدید امراض میں کم اور لیس دار نکلتا ہے۔

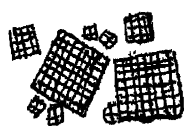
تشخیص

زبان (ٹنگ) زبان کے ملاحظہ سے تشخیص انجام مرض میں خاطر خواہ مدد ملتی ہے۔ دوران خون۔
نظام عصبی و عضلانی و اخراج رطوبات کے حالات سے بخوبی واقفیت ہوتی ہے خصوصاً لعاب
جبلی کے ارتباط سے آلات الہضم کی کیفیت اچھی طرح منکشف ہوتی ہے۔ حالت صحت میں کل آدمیوں
کی زبان کا حال یکساں نہیں ہوتا بلکہ بعض میں سرخ یا میلی کرخت پھیکی صاف اور مضبوط سے
یا ڈھیلی۔ بعض آدمیوں کی زبان نکلتے وقت تھوڑی زرد ڈھیلی معلوم ہوتی ہے۔ بعض میں
نوکیلی یا ناہموار۔ اور منہ کھول کر سونے سے خشک ہو جاتی ہے۔ بخار شدید۔ اعضا اندرونی کی
سوزش اور بلغمی غشا کی سوزش میں بھی زبان خشک ہو جاتی ہے۔ بعض کی زبان پر صبح کے
وقت ایک سفید رنگ ملایم پتلی میل کی تہ سفیدی کی مانند پائی جاتی ہے۔ بیماری کی حالت میں
زبان کی کیفیت مختلف ہوتی ہے چنانچہ بیماری کے سبب زبان کا حجم کم و بیش ہو جاتا ہے مگر حجم
کی بہت کمی صرف لاغری میں پائی جاتی ہے۔ سوزش زبان چیچک سرخ باد اور آتشک میں زبان
کا حجم بڑھ جاتا ہے۔ سیماب کے استعمال سے منہ آجانے میں اور کمی خون کی حالت میں زبان چوڑی
اور کناروں سے ناہموار ہوتی ہے۔ بخار کی کمزوری اور امراض دماغی میں زبان باہر نہیں نکل سکتی
بخار محرقہ اور تپ مع بائیہ کی ردی حالت میں زبان نکلتے وقت تھرتھراتی ہے اور مریض صاف
گفتگو نہیں کر سکتا۔ فالج میں زبان میں لکنت آجاتی ہے۔ رعشہ میں مریض زبان کو نکالتا ہے اور
پھر فوراً اندر کھینچ لیتا ہے۔ لقوہ اور فالج میں نویں جوڑی عصب کے مفلوج ہونے سے زبان نکلتے
وقت جانب ماؤف کو جھک جاتی ہے اور عصب کورکے نہ ماؤف ہونے سے زبان لقوہ فالج
کی حالت میں صحیح و سالم قدرے جھکی ہوئی باہر نکلتی ہے جب بخار وغیرہ امراض حادہ میں زبان خشک
سیاہ اور میلی ہو جاوے تو جاننا چاہیے کہ عدم اخراج رطوبت کے سبب خون میں سمیت کی آمد
سے کمال کمزوری ہوگئی ہے۔ اگر زبان کے میلاپن اور خشک ہونے کے بعد دست بھی آجاویں تو

علامت نیک ہے کیونکہ بخار مین جیسے زبان کے کنارون پر بتدریج طراوت آتی ہے رفتہ رفتہ
زبان کی کل سطح مرطوب ہوجاتی ہے۔ دموی مزاج اور تالو وحلق وغیرہ کی سوزش مین زبان بالکل
سرخ ہوجاتی ہے۔ کمی خون ورم طحال اور امراض مزمنہ مین زبان کا رنگ پھیکا ہوتا ہے تکلیف
تنفس امراض شش قلب مین نیلگون یا بینگنی صفراوی بخار اور بدہضمی مین صرف زبان کی نوک اور
کنارے سرخ ہوجاتے ہین۔ مذکورۃ الصدر علامات کے علاوہ بہت عمدہ علامت جو جسم کی کیفیت
ظاہر کرتی ہے یہ ہے کہ ہر قسم کی جسمی سوزش بخار و دیگر امراض حادہ مین زبان کی سطح پر ایک بلغمی
تہ (فر) مثل سمور کے جم جاتی ہے جس سے مختلف کوائف بخوبی نمایان ہوتے ہین مثلاً
شدید بخار مین بلغمی دبیز تہ سے تمام زبان یکسان پوشیدہ ہوجاتی ہے۔ مرض جگر اور خون کی
خرابی اور صفرا کی سرایت سے یہ بلغمی تہ زرد ہوجاتی ہے۔ خون مین سمیت کی سرایت سے جب قوت
نفسانیہ زائل ہوجاتی ہے تو بھوری یا سیاہ ہوجاتی ہے۔ سرخ بخار مین بالکل سفید ہوتی ہے اور
اسمین سرخ رنگ کے دانے بخوبی نمایان ہوتے ہین اور بتدریج تہ مذکور کے دور ہونے سے دانے
مثل شہتوت کی بخوبی نمایان ہوجاتے ہین زبان کی نوک اور کنارون پر سے بتدریج بلغمی تہ
کے دور ہونے سے افاقہ کامل کی امید ہے۔ اگر زبان کی سطح پر سے بڑے بڑے ٹکڑے علیحدہ
ہوکر بیچ مین سے زبان سرخ ہموار نکل آوے تو صحت کامل دیر مین ہوتی ہے بلکہ بیماری کے عود
کرنے کا اندیشہ ہے اور بیماری کے عود کرنے سے بلغمی تہ پھر بدستور جم جاتی ہے۔ اگر تہ مذکور یکدفعہ
ہی دور ہوجاوے اور زبان کی سطح زخم کی طرح سیاہ اور چمکدار نکل آوے تو انجام خراب ہے۔ آتشک کے
مرض مین زبان کی زیرین سطح اور کنارون پر چھوٹے چھوٹے زخم اور دراڑین پڑجاتی ہین اور
بچون کے منہ آنے سے زبان پر سفید رنگ کے دھبے پائے جاتے ہین۔ زبان کی گرمی و سردی
معلوم کرنے سے بھی فائدہ ہوتا ہے۔ تکلیف تنفس ہیضہ اور غشی مین زبان کی حرارت کم ہوتی ہے
سوزش زبان وغیرہ امراض مین حرارت زیادہ پائی جاتی ہے **قسم ششم ذائقہ** (ٹیسٹ)
جس بیماری مین زبان خشک ہو اور اسپر بلغم کی تہ جم جائے اوسمین ذائقہ بھی بدل جاتا ہے۔
یرقان بخار بدہضمی رنج فکر غم اور نا امیدی وغیرہ مین زبان کا ذائقہ تلخ ہوجاتا ہے بعض اوقات
معدہ کی خرابی سے بدہضمی ہو تو ذائقہ ترش ہوجاتا ہے۔ سل مین نمکین پھیپھڑے کے سڑجانے

ہے نہایت گندہ خراب اور بدبودار ہوجاتا ہے۔ پارہ کی سمیت سے منہ آجاتا ہے اور ذائقہ کسیلا ہوتا ہے
قسم ہفتم تکلیف بلع (ڈسفیجیا) سوزش لوزتین ورم اللہات اور قلاع الحبیشہ کی حالت میں
نگلنے میں دقت ہوتی ہے۔ پھوڑے یا رسولی کے حدوث سے جب حلق پر دباؤ پہونچتا ہے تو نگلا نہیں
جاتا۔ حلقوم کے پیچھے دمل کا ہونا یا مری کا رستہ کسی سبب سے تنگ ہونا۔ امراض دماغی کی وجہ سے حلق کے
عضلات کا مفلوج ہونا موجب اس مرض کا ہیں **قسم ہشتم اشتہا** (ہنگر) بخار کی ابتدا و دیگر امراض
شدیدہ میں بھوک زایل ہوجاتی ہے اور مریض کو غذا سے سخت نفرت ہوتی ہے برعکس اسکے جب بیمار
رو بصحت ہوتا ہے تو سب سے پہلے بھوک کھلنے لگتی ہے اور یہ نیک علامت ہے۔ جب نظام عصبی کے فتور سے
بخار ہوجاتا ہے تو اسمیں بھی بھوک زیادہ لگتی ہے لیکن یہ علامت ردی ہے۔ امراض مزمنہ اور
سن ضعیفی میں بھوک کا کم لگنا علامت بد ہے۔ بعض اوقات بیماری کے بغیر بھی بھوک کم لگتی ہے جیسا
کہ ہوا خوری اور ورزش کے نکرنے اور رنج و غم میں مبتلا ہونے دھوپ میں بہت پڑنے ضعیفی اور
زیادہ نشست کی عادت اور خراب ہوا میں سکونت رکھنے سے بھوک بہت کم ہوجاتی ہے۔ بدہضمی بھی
بھوک کو زایل کردیتی ہے۔ نشہ گانجہ کے اترجانے خراش معدہ کرم امعا ذیابیطس میں بھوک زیادہ
لگتی ہے۔ بچوں حاملہ عورتوں امراض رحم باؤگولہ دیوانگی وغیرہ میں کوئلہ مٹی اینٹ و دیگر ردی
اشیا کے کھانے کی طرف رغبت زیادہ ہوتی ہے **قسم نہم تشنگی** (تھرسٹ) اکثر سخت امراض
خصوصاً ان بیماریوں میں جنمیں سیال رطوبات کا اخراج زیادہ ہو پیاس بہت لگتی ہے چنانچہ
شدید سوزش بخار سیلان خون اسہال پسینہ استسقا ذیابیطس آتش جسم ضرب شدید میں پیاس
زیادہ ہوا کرتی ہے۔ مرض سل میں پسینہ بکثرت آنے سے پیاس کا زور ہوتا ہے۔ اور تندرستی
میں ورزش کے بعد گرم مصالحہ دار غذا کھانے سے پیاس زیادہ ہوتی ہے۔ کثرت شراب سے
بھی پیاس زیادہ لگتی ہے۔ امراض مزمنہ میں اکثر پیاس کم لگتی ہے **قسم دہم غثیان** (ناسیا)
قے کے ابتدا میں یا دماغی امراض بدہضمی اور خراب غذا کے کھانے سے جی متلاتا ہے اور غذا سے
نفرت ہوتی ہے **قسم یازدہم قے** (ومٹنگ) جسم انسان میں معدہ ایک ایسا شریف عضو
ہے کہ جسکے فعل انہضام طعام کے علاوہ دماغ قلب سل رحم وغیرہ اعضا کو بھی زیادہ تعلق
ہے [illegible] صحت معدہ ہی کی خرابی سے وابستہ نہیں ہے بلکہ دیگر [illegible] غذا کے بخارات اور

نظام عصبی کے فتور سے بھی ہوا کرتی ہے چنانچہ زیادہ یا ناموافق غذا کے کھانے۔ خراش اور امراض ساخت معدہ و امعا کے سبب ہوتی ہے امعا کی رکاوٹ زخم گردہ خراش و سوزش دماغ و رحم اور سمیت خون کی سرایت میں بھی قے ہوتی ہے جب صفرا کی پتھری مرارہ سے اور حصاۃ گردہ حالبین سے گزرتا ہے تو بھی قے ستاتی ہے۔ نازک مزاج اور حاملہ عورتوں کو بھی اکثر بوقت صبح قے ہوا کرتی ہے مگر اسمین غذا کم خارج ہوتی ہے۔ قے کی ابتدا مین کبھی غثیان ہی ہوا کرتا ہے اور کبھی نہین بھی ہوتا امراض دماغی کے شروع مین حرارت جسمی کے زیادہ ہونے سے ذرہ سی حرکت کرنے پر بلا غثیان قے ہوتی ہے حالانکہ معدہ مین کوئی خرابی نہین ہوتی۔ معدہ امعا اور جگر کے امراض مین غثیان ہو کر قے آتی ہے اور تیز دبلنے سے معدہ مین درد ہوتا ہے۔ جھولا جھولنے کشتی اور جہاز پر سوار ہونے سے ایک شدید قسم کی قے ہوتی ہے۔ اگر کھانا کھانے کے ایک گھنٹہ بعد قے آوے تو بیماری معدہ تصور کرین دو تین گھنٹہ کے بعد قے ہو تو قسم اسفل یا اثنا عشری مین بیماری خیال کرین اس سے زیادہ عرصہ کے بعد قے ہو تو امعاے علیا مین مرض کی موجودگی سمجھین **قسم دوازدہم مادہ قے** اکثر مادہ قے کے امتحان سے امراض کی تشخیص مین پورے طور پر مدد ملتی ہے چنانچہ ایام حمل سوزش معدہ اور زخم معدہ مین کھانا کھانے کے بعد بلا تبدل کیفیت غذا فورًا باہر نکل آتی ہے۔ بدہضمی کی صورت مین غذا کھانے سے دو تین گھنٹے بعد شفاف پانی کے طور پر نیز ذائقہ یا ترش رطوبت خارج ہوتی ہے قے الدم مین انشقاق الشریان کے باعث نہایت سرخ خون کے لوتھڑے خارج ہوتے ہین امراض جگر مین وریدالباب کی رکاوٹ سے سیاہ رنگ کا منجمد خون غذا کے ہمراہ خارج ہوتا ہے جہازی سفر کی حالت اور سوزش صفاق مین بہت دیر تک کثیر المقدار قے ہونے سے زرد رنگ پت نکلتے ہین جب امراض جگر مین اثنا عشری کے رستے صفرا معدہ مین آجاتا ہے تو قے صفراوی ہوتی ہے جب متصل کے کسی عضو کا دمل معدہ مین پھوٹ جاتا ہے تو پیپ کی قے ہوتی ہے مگر ایسا کم ہوا کرتا ہے جب ایک آنت مین دوسری آنت پھنس جاوے یا امعا کے زیرین حصہ مین رکاوٹ پیدا ہو جاوے یا معدہ اور قولون مین ارتباط کی صورت پیدا ہو جاوے جس سے پاخانہ بالکل بند ہو جاوے تو قے برازی ہوتی ہے جب معدہ مین حموضات کا غلبہ ہوتا ہے تو چھوٹے چھوٹے نباتی پیدائش کے ٹکڑے خارج ہوتے ہین جنکی شکل بادیک میں مین



تصویر نمبر۳

مطابق تصویر نمبر۳ دکھائی دیتی ہے **قسم سیزدہم براز** جبتک صحت
کی حالت میں قاعدہ قدرت کے موافق حرکت دودیہ امعا اور مقدار پیدائش
فضلہ معمولی طور پر اپنے معین اندازہ پر رہتی ہے تبتک کوئی نئی حالت
پیدا نہیں ہوتی۔ جب کسی وجہ سے فضلہ کی پیدائش زیادہ ہوجاتی ہے تو براز زیادہ آتا ہے۔ اگر
خراش کے باعث حرکت دودیہ معا بڑھ جائے تو فضلہ کی مقدار کم اور براز کی حاجت پیچش کے
ساتھ بار بار ہوتی ہے۔ کرم امعا۔ بواسیر حصاۃ زلق الرحم اور امعائے مستقیم کے خراش میں بھی
پائخانہ کی حاجت بار بار ہوتی ہے۔ بیماری کی حالت میں پائخانہ کی رنگت۔ مقدار۔ نرمی سختی میں
فرق پڑجاتا ہے۔ براز کی رنگت میں غیر معمولی تغیر آجانے سے کئی امراض کے وقوع کا احتمال ہوتا
ہے چنانچہ صفرا کے نہ خارج ہونے سے براز سفید اور شیرین ہوتا ہے صفرا کی زیادتی سے زرد یا سبز
ہوتا ہے اسی وجہ سے بچوں کا پائخانہ اکثر سبز ہوا کرتا ہے۔ مرکبات سیماب اور ریوند چینی کے
استعمال سے ہلکا زرد۔ معدنی تیزابوں اور بقولات سبز کے استعمال سے سبز۔ مرکبات فولاد کے
استعمال سے اور نیز جب آنتوں سے خون خارج ہوکر فضلہ میں ملجاوے تو سیاہ رنگ کا پائخانہ
خارج ہوتا ہے۔ اور ہیضہ میں چاولوں کی پیچھ کی طرح۔ بواسیر اور زیرین حصہ امعا کے زخم
میں انشقاق الشریان کی صورت ہوجاتی ہے تو براز سرخ خون آمیز خارج ہوتا ہے۔ پائخانہ کی
نوبت کی تعداد عمر اور عادت پر موقوف ہے چنانچہ شیرخوار بچوں کو دن میں کئی بار جوانوں
کو ایک دفعہ بوڑھوں آرام طلب اور زیادہ نشست کی عادت والوں کو ایک بار سے بھی کم آتا ہے
حرکت دودیہ امعا کی کمی یا خود فضلہ کی قلت۔ متواتر استعمال ادویہ مسہلہ امعا کی رکاوٹ سمیت
سیسہ کی سرایت اور دماغ و حرام مغز کے امراض میں پائخانہ کم آتا ہے۔ غشائے بلغمیہ کی سوزش
خراب غذا کے استعمال رنج و غم فکر و خوف در صدمۃ الشمس سے بھی کبھی کبھی دست لگ جاتے
ہیں جب سل میں امعا کے اندر زخم ہوجاتے ہیں یا سرد ملک سے گرم ملک میں انتقال کیا
جاتا ہے یا نشیب مقام سے بلند مقام پر جانے کا اتفاق ہوتا ہے تو بھی دست زیادہ آتے
ہیں قبض کی صورت میں بڑے بڑے سخت گول یا طویل سدے خارج ہوتے ہیں بعضی
کے اسہال میں فضلہ کے ہمراہ غذا غیر منہضم نکلتی ہے۔ سوزش امعا میں پیم آمیز خون اور مختلف

قسم کے ٹھرے ہوئے ٹکڑے دانہ دار یا ہیو ری رنگ کے زردی مائل بدبودار یا سیاہ رنگ کے پائے جاتے ہین وبائی تجار مین سبزی مائل شوربا سے مثل کے موافق پاخانہ آتا ہے جسمین غذا کے غیر منہضم ٹکڑے بکثرت پائے جاتے ہین

فصل ششم علامات آلات التنفس

انسان کے لئے فعل تنفس کی ضرورت ہر وقت ہوا کرتی ہے پس اس قسم کے اشد ضروری فعل کی علامات سے واقفیت پیدا کرنی صرف ششں کی بیماریون کے سمجھنے کے لئے ہی ضروری نہین بلکہ اوسکی واقفیت سے عروق ۔ دماغ ۔ حشائی عضلات کے امراض کا حال بخوبی ظاہر ہوتا ہے فعل تنفس ہین دو کیفیتین پائی جاتی ہین ایک استنشاق تنفس (فرو رفتگی دم) دوسری برآمدگی دم ۔ اگرچہ ان دونون کیفیتون مین چندان فرق نہین مگر پہر بھی استنشاق مین برآمدگی کی نسبت کسیقدر زیادہ عرصہ صرف ہوتا ہے استنشاق کی صورت مین مردون کے سینہ کا زیرین حصہ اور عورتون کے سینہ کا بالائی حصہ زیادہ پہولتا ہے اور حجاب حاجز نیچے کو جہک جاتا ہے ۔ برآمدگی دم مین سینہ تنگ اور حجاب حاجز اوپر کو چلا جاتا ہے ۔ بچے اکثر پیٹ کے ذریعہ سے سانس لیتے ہین چونکہ تنفس کے متعلق سات باتون کا جاننا نہایت ضروری ہے اسلئے ہر ایک کو علیحدہ علیحدہ بیان کیا جاتا ہے

اول تعداد تنفس تشخیص مرض کے لئے تنفس کی حرکتون کا شمار کرنا نہایت ضروری ہے ۔ مگر مریض کا خیال تنفس کی طرف سے ہٹے رہین کیونکہ ممکن ہے کہ وہ طبیب کو اس طرف متوجہ پاکر رعب یا خوف سے تنفس مین عجلت یا تہاون کر دے اور گننے کا طریقہ یہ ہے کہ مریض کا ہاتھ اوسکے پیٹ پر رکھکر مریض کی نبض کو پکڑین اور اپنا خیال مریض کے ہاتھ کی طرف متوجہ کرین ایک منٹ مین جتنی دفعہ ہاتھ تنفس کی حرکت سے اوٹھے اوسی قدر تنفس کی تعداد سمجھین اور اسی نبض کا بھی شمار کرین اگرچہ چند بواعث سے حرکات تنفس و ضربات نبض مین فرق پڑجاتا ہے لیکن علی العموم صحیح جوان آدمی مین فی منٹ ۱۸ دفعہ حرکت تنفس ہوتی ہے اور نبض کی چار ضربات کے عرصہ مین ایک دفعہ دم لیا جاتا ہے یعنی تنفس کی نسبت نبض کے ساتھ قریبا وہ ہے جو ایک کو چار سے ہے لیکن بیماری مین یہ تناسب قایم نہین رہتا امراض ریہ و قلب مین تنفس و نبض کی تعداد مقررہ حالت صحت کی نسبت کم و بیش ہوجاتی ہے اور دماغ کے بعض امراض مین رفتار نبض و تنفس کی حرکت اکثر سست ہوجاتی ہے ۔ بچون اور عورتون مین تنفس کی تعداد زیادہ ہوتی ہے چنانچہ

تعداد حرکات تنفس

عمر	مرد	عورت
بوقت پیدائش	۱۷ سے ۲۳	۲۷ سے ۲۸
۵ سال	۲۲ "	" "
۱۵ سے ۲۰ سال	۱۶ سے ۲۴	۲۰ سے ۱۹
۲۰ سے ۲۵ سال	۱۴ سے ۲۴	۲۷ سے ۱۷
۲۵ سے ۳۰ سال	۱۵ سے ۲۱	۲۷ سے ۱۷
۳۰ سے ۵۰ سال	۱۱ سے ۲۳	۲۷ سے ۱۹

اس نقشہ سے واضح ہوتا ہے جسم کو مختلف حالتوں کے سبب سے بھی تنفس میں فرق پڑجاتا ہے چنانچہ کھڑے ہونے کی حالت میں ۲۲ دفعہ نشست کی حالت میں ۱۹ دفعہ لیٹنے کی حالت میں ۱۳ دفعہ فی منٹ لیا جاتا اور خواب میں بیداری کی نسبت تعداد تنفس میں کمی ہوجاتی ہے۔ اگر پھیپھڑے کا کوئی حصہ بیکار ہوجاوے یا شش میں یکدم خون زیادہ بھر جاوے تو فی منٹ ۶۰ دفعہ تعداد تنفس کی بڑھجاتی ہے اور جن وسایل سے نبض سریع اور دوران خون تیز ہوتا ہے اون سے تنفس کی حرکت بھی زیادہ ہوجاتی ہے **دوم تکلیف تنفس** تکلیف سے دم لینے کے کئی اسباب ہیں **اول** جب مرض بیضہ امراض سمیہ تغیر ماہیت خون یا کسی شریان کے کٹ جانے سے خون کم ہوجاتا ہے یا شریان ریوی کی تنگی کے سبب سے ریہ میں خون کم آتا ہے یا امراض قلب کے سبب شش میں اجتماع خون ہوجاتا ہے یا بخار اور ذات الجنب کے وقوع سے پھیپھڑوں میں یکدم کثیر المقدار خون پہونچتا ہے تو حسب معمول خون کے نہ صاف ہونے سے سو تنفس عارض ہوجاتا ہے۔ فتور ہوا مرض نفخات الریہ اور سل میں جب پھیپھڑے کی ساخت بگڑجاتی ہے۔ یا مرض ورم سوزش حنجرہ کے سبب پھیپھڑے میں ہوا کی مقدار کم ہوجاتی ہے یا عضلات تنفس مرکبہ مفلوج ہوجانے سے استنشاق ہوا اسی طرح نہیں ہوتا تو امراض شش اور قلب کے صدمہ کا اندیشہ رہتا ہے جسکا انجام اکثر خراب ہوتا ہے **دوم** نزول الماء فی الصدر اماس جسم امراض شکم اور بچوں کے شدید امراض صدر میں سو تنفس سے اسقدر تکلیف ہوتی ہے لیٹنے کی حالت میں مریض بالکل سانس نہیں لے سکتا بلکہ بیٹھکر سانس لیتا ہے **سوم** جب عالم شباب میں ذات الجنب ہوتا ہے تو سانس لینے میں حرکت شکم زیادہ ہوتی ہے اور بچے تو صحت کی حالت میں بھی پیٹ سے سانس لیتے ہیں جگر طحال امعا رحم سوزش پردہ صفاق اور رحم کے بڑھ جانے سے تنفس کے وقت سینہ زیادہ پھول جاتا ہے پھیپھڑے کے شدید مرض اور حنجرہ کی رکاوٹ میں تنفس کے وقت بالائی پسلیاں اور گردن کے عضلات کم

حرکت زیادہ ہوتی ہے **سوم آواز استنشاق تنفس** کثر صحیح الجسم کے تنفس مین کوئی آواز پیدا نہین ہوتی لیکن بعض امراض مین دم کشی کے ساتھ ایک قسم کی خاص آواز پیدا ہوتی ہے چنانچہ کوکھ کھانسی مین کھانستے کھانستے مریض ایک لمبی سانس اس قسم کی لیتا ہے جو مرغ کے صیحہ کی آواز سے مشابہ ہوتی ہے یا شان شان یا ہلکی سیٹی کی سی ہوتی ہے جب نیند کی حالت مین تالو کا ملایم حصہ ڈھیلا اور بے حرکت ہو جاتا ہے تو خراٹے سے آواز نکلتی ہے سکتہ فالج امراض دماغ اور غفلت کی خواب مین بھی خراٹے کی آواز آتی ہے۔ شروع بخار عصبی امراض بیہوشی کے بعد افاقہ کی صورت مین اور ماندگی دماغ کی حالت مین نیند سے پہلے جماہیون کی صورت مین آواز پیدا ہوتی ہے رنج و غم اور دلی مطلوب کے نہ میسر آنے اور تکان کے سبب اعضا کی کمزوری سے آہ کی صورت مین سانس لیا جاتا ہے جب جلدی سے لقمہ کھایا جاتا ہے تو ہچکیان زیادہ تکلیف دیتی ہین زیادہ رونے اور زیادہ ہنسنے سے بھی ہچکیان آتی ہین جب بوڑھون اور بچون کے دیا فرغما معدہ۔ امعای اثنا عشری مین خراش ہوتا ہے تو بھی ہچکیان ستاتی ہین عورتون کو خراش رحم مرض یا وگولہ جگر طلبیہ معدہ۔ حجاب حاجز۔ سوزش پردہ صفاق مین بھی ہچکیان بکثرت آتی ہین فتق وراج۔ سیلان خون۔ بخار وغیرہ امراض کے اخیر درجہ مین بھی ہچکیان زیادہ آتی ہین بعض وقت مرض الموت مین ہچکیان تا دم زیست پیچھا نہین چھوڑتین **چہارم آواز برآمدگی دم** سانس کے باہر نکلنے کے وقت جو آواز آتی ہے وہ سرفہ اور عطسہ ہے۔ سرفہ کے ہمراہ جو بلغم خارج ہوتا ہے اوسکی کیفیت سے واقف ہونا بھی ضروری ہے پس تینون کو علیحدہ علیحدہ بیان کیا جاتا ہے **اول سرفہ** جب کسی خارجی شے وغیرہ سے ریہ مین خراش ہوتا ہے تو اسکے نکلنے کے واسطے وہ ایک حرکت عنیف کرتا ہے جسکا نام کھانسی ہے سرفہ خشک و تر دو قسم کا ہوتا ہے۔ اکثر خشک کھانسی خراش معدہ۔ معا۔ جگر۔ ذات الجنب امراض قلب اور عصب احشائیہ کے ضرر مین آتی ہے۔ عام کمزوری۔ باؤگولہ۔ استسقا۔ رحا۔ ذات الریہ اور زکام مین بھی خشک کھانسی آتی ہے۔ بچون کو بوقت بروز دندان۔ کرم امعا اور تیز مواد سے ہوا کی نالیون مین خراش ہوکر کھانسی آتی ہے۔ سل اور ذات الریہ کے اخیر درجہ مین اور ربو کے امراض مین بھی سرفہ ہوتا ہے اور بلغم زیادہ خارج ہوتا ہے۔ دماغ اور حرام مغز کے امراض مین بھی کھانسی آتی ہے **مؤلف** امتحان کے وقت مریض کو ہدایت

کرین کہ لمبی لمبی اور جلد جلد سانس لے اگر اس طرح کی سانس لینے سے تکلیف ہو یا کھانسی زیادہ آوے
تو آلات التنفس کی بیماری کا یقین کریں **دوم عطسہ** جب چھینک آنے والی ہوتی ہے
تو آدمی پہلے اندر کو خوب لمبی سانس لیتا ہے بعد ازاں چھینک کے ذریعہ ہوا اندرونی کو ناک
کی راہ تو ورستے چھوڑتا ہے اور اوسکے ہمراہ بلغم یا کوئی اور خارجی چیز ناک کی لعابدار جھلی میں خراش
کرنے والی خارج ہو جاتی ہے اسکے علاوہ یہ چیزیں بھی ناک کی لعابدار جھلی میں خراش پیدا کرکے
چھینکیں لاتی ہیں ناس سونگھنا۔ زکام آلات التنفس کے امراض یا ڈگولا در کرم امعا وغیرہ۔ آفتاب
کی تیز شعاع کی طرف دیکھنے اور ناک کے نتھنے میں بتی چڑھانے سے بھی چھینکیں آتی ہیں **سوم
خروج بلغم** کھانسی کے ذریعہ جو شے پھیپھڑے سے خارج ہوتی ہے اگر اسکو غور سے ملاحظہ
کیا جاوے تو سینہ کے امراض کی تشخیص میں اس سے کامل مدد ملتی ہے مگر کھانسی کا کھنکار صرف
بلغم ہی نہیں ہے بلکہ اوسمیں لعاب دہن لعاب گلو اور رطوبات بینی اور بعض اوقات رطوبات معدہ بھی
ملی ہوتی ہیں پس صرف بیمار کے بیان ہی سے ہم خاص مقام ماؤف کو معلوم نہیں کر سکتے
مثلاً خون آمیز رطوبت یا صرف خون کے آنے سے شُش کو ماؤف نہیں بتا سکتے خواہ مریض کیا ہی
بیان کرے بلکہ اوسمیں طبیب کو خود خوض کرنا لازمی ہے بچے تو اکثر تھوک اور بلغم کو نگل جاتے ہیں
مگر بڑی عمر کے آدمیوں میں جو بلغم خارج ہوتا ہے اوسکی مقدار کا معلوم کرنا کسقدر بلغم کسقدر عرصہ میں
خارج ہوا ہے ضروری ہے جیسا امراض سینہ میں تھوڑی سی کھانسی کے ہمراہ بلغم آسانی سے
اور زیادہ مقدار میں خارج ہو تو علامت نیک ہے اکثر اس قسم کا بلغم زکام کے اخیر درجہ اور سل
کے دوم وسوم درجہ میں ور کو کر کھانسی میں آتا ہے برعکس اسکے شُش کے کل امراض شدیدہ کے
ابتدا میں بلغم قلیل آتا ہے جب بلغم تھوڑا تھوڑا آتا ہو اور یکدم کثرت سے آنا شروع ہو جاوے تو علامت
نیک ہے اور جب کثرت کی حالت میں بلغم یکدم ہی قلیل مقدار میں آنے لگے تو بیماری کے دوبارہ
عود کرنے کا احتمال ہوا کرتا ہے جب تھوڑا تھوڑا بلغم خون آمیز تکلیف سے خارج ہو تو سوزش
شُش یا اوسمیں اجتماع خون سمجھنا چاہیے۔ اگر سرفہ میں بہت سا بلغم خارج ہو تو سمجھ لینا
چاہیے کہ پھیپھڑے کے غار سے آتا ہے یا بذریعہ شُش کسی قریب کے عضو سے بلغم کی صفات
دریافت کرنے سے بھی از بس فائدہ ہوتا ہے چنانچہ زکام ذات الریہ اور قصبۃ الریہ کی

سوزش مین بلغم کبھی گاڑھا اور کبھی پتلا کثیر المقدار خارج ہوتا ہے۔ شدید سوزش قصبۃ الریہ اور سل
مین پیپ کی طرح نکلتا ہے۔ اگر پھیپھڑے کی ساخت مین کوئی دبل پھوٹ جاتی ہے تو خالص پیپ
خارج ہوتی ہے۔ حجاب الریہ کی پیپ بھی ایسی ہی خارج ہوتی ہے۔ بعض اوقات سرفہ شدید مین بلغم
خون آمیز آتا ہے مگر امراض شش اور قلب مین انشقاق العروق کے سبب خالص خون خارج ہوتا ہے
اور شش کے سڑنے سے بدبودار بلغم نکلتا ہے **پنجم حرارت تنفس** بخار اور آلات تنفس کی شدید
سوزش مین برآمدگی دم کی ہوا گرم ہوتی ہے۔ بخار کے اخیر درجہ اور ہیضہ مین کم گرم ہوتی ہے **ششم**
بوی تنفس صحت مین تنفس کی بو عمدہ ہوتی ہے مگر آلات الہضم کے امراض قلاع۔ بخار کے شدید
درجہ اور سوزش دہن مین ناگوار ہوتی ہے۔ منہ اور دانتون کے نہ صاف کرنے سے بھی بدبو آتی ہے
ذیابطیس مین شیرین تارپین۔ پیاز۔ لہسن وغیرہ بدبودار غذا کے کھانے سے اوسی غذا کی بو آتی ہے
شراب کے استعمال سے شراب کی بو اور یوریمیا مین پیشاب کی بو آتی ہے۔ سل کے اخیر درجہ مین پھیپھڑے
کے سڑ جانے سے ایسی خراب بو آتی ہے کہ مریض کے پاس ٹھیرنا محال ہو جاتا ہے **ہفتم**
بحۃ الصوت جب حنجرہ مین حبل الصوت ڈھیلے کھلے رہتے ہین تو تنفس کی آمد و رفت
مین کوئی کیفیت پیدا نہین ہوتی مگر گفتگو کے وقت جب دونون حبل الصوت آپس مین قریب ہو جاتے
ہین اور خارج ہونے والی ہوا لگتی ہے تو آواز پیدا ہوتی ہے اور حبل الصوت کے زیادہ تن کر قریب
آنے سے آواز تیز اور بلند ہوتی ہے مگر یہ مہمل صدا ہوتی ہے اور جس وقت اسمین زبان لب دندان
اور تالو کی حرکت شامل ہوتی ہے تو الفاظ بامعنی بنتے ہین۔ جب حنجرہ مین آتشک وغیرہ کے سبب شدید
سوزش ہو تو سیٹی سے آواز نکلتی ہے۔ جب سل کے سبب حنجرہ مین دانہ دار مادہ اُبھر کر جم جاتا
ہے تو اس قسم کی آواز نکلتی ہے جسکا سمجھنا دشوار ہوتا ہے۔ اسی آواز کا نام بحۃ الصوت ہے
بعض دماغی امراض مین مریض بالکل بول نہین سکتا حالانکہ حنجرہ مین ظاہراً کوئی مرض پایا نہین
جاتا۔ حبل الصوت کے امراض یا رسولی کے سبب جب حنجرہ پر دباؤ پڑتا ہے یا حنجرہ مین شدید سوزش
ہوتی ہے یا اوسکے عضلات مفلوج ہو جاتے ہین تو آواز گلے سے بالکل نہین نکلتی جبتک یہ
اصل سبب رفع نہ ہو جائے۔ واعظ۔ وکیل گوئیے وغیرہ چلا کر بولنے والون کے گلے اکثر درد کرنے لگتے
ہین جس سے اونکی آواز بیٹھ جاتی ہے **فصل نہم نبض** اسکا انگریزی مین [illegible]

اور لیسٹیم فارسی مین رگ جہندہ اور سنسکرت مین یہ کہتے ہین جسکے معنی شریان کا دہڑکنا ہے۔ رگون مین دوران خون کی رفتار کو معلوم کرنا تشخیص مرض مین بڑی مدد دیتا ہے اور یہہ کیفیت نبض کے ملاحظہ سے بخوبی منکشف ہوتی ہے۔ مریض کے علاج مین نبض کا دیکھنا مقدم اور ضروری ہے تاکہ تمام جسم کا حال اور اوسکے ساتہہ دل کا تعلق بخوبی معلوم ہو۔ دل مین انبساطی اور انقباضی دو مختلف حرکتین پائی جاتی ہین جب بائین بطن کے انقباض سے شرائین مین خون پہونچتا ہے تو پہلے شرائین منبسط ہوتی ہین بعدہٗ منقبض پہر ذرہ سے وقفہ کے بعد دوبارہ منبسط ہوتی ہین شرائین کی اسی حرکت کو نبض کہتے ہین نبض کی درستی۔ شریانی دیوار خون اور دل کے حالات سے تعلق رکہتی ہے مقام قلب پر کان لگانے یا ہاتہہ رکہنے سے حرکات قلب کی تعداد طاقت اور انتظام حرکات کا حال بخوبی دریافت ہوسکتا ہے۔ اور نیز دل کی حرکت سے شرائین مین خون کے پہونچنے کی مقدار اور دوران خون کے حالات بہی منکشف ہوتے ہین پس دوران خون کے امتحان کرنے کا یہہ عمدہ طریقہ ہے چونکہ نبض سے جسم کا احوال معلوم کرنا نہایت ہی مشکل ہے اسلئے اسکا حال دریافت کرنے کے واسطے چار ضروری قاعدے مقرر کیئے جاتے ہین **قاعدہ اول احتیاط نبض بوقت ملاحظہ** اسکو بغرض سہولت دو نوع مین بیان کیا جاتا ہے **نوع اول** جب طبیب یا مریض کہین سے چلکر آوے تو تہوڑی دیر توقف کرکے نبض کو ملاحظہ کرین خصوصًا عصبی مزاج ڈرپوک مریض کے خیالات کو پہلے بات چیت مین مشغول کرکے تسکین دین تاکہ وہ خوف اور دہڑکا جو طبیب کی صورت دیکہنے سے مریض کے دل مین پیدا ہوا ہو رفع ہوجائے۔ دماغی خیالات محنت مشقت وغیرہ دلی صدمات کے بعد فورًا نبض نہ دیکہین کیونکہ ان باتون کی تاثیر سے دوران خون مین تغیر و تبدل عظیم واقع ہوتا ہے جس سے نبض بے قاعدہ چلنے لگتی ہے اور مرض کا ٹہیک حال معلوم نہین ہوسکتا اور ایسی صورت مین نبض کا دیکہنا قابل اطمینان نہین ہے اور نیز نبض کو ایک مرتبہ دیکہکر کچہہ عرصہ توقف کرکے دوبارہ ملاحظہ کرین خصوصًا شدید امراض مین تاکہ کیفیت مرض مین بخوبی اطمینان ہوجاوے **نوع دوم** مریض کو بٹہا دین اور اپنے ہاتہہ کی چار انگلیون کو بیمار کی شریان زند اعلٰی پر رکہکر بہت آہستہ طور پر یکساں دباکر پہر ڈہیلا کرین تاکہ ضرب کی تعداد سرعت بطی اور قوی وضعیف معلوم ہوجاوے اور تشفی خاطر ہونے کے بعد دوسرے ہاتہہ کی نبض ملاحظہ کرین کیونکہ بعض

آدمیوں کی ایک طرف کی شریان بہ نسبت دوسری طرف کی بڑی ہوتی ہے خصوصاً عورتوں کے
بائیں ہاتھ کی نبض دائیں ہاتھ کی نسبت بخوبی نمایاں ہوتی ہے مگر ملاحظہ نبض سے پہلے اس بات
کا ضرور خیال کر لیں کہ کسی بندھن یا تنگی آستین یا بغل کی رسولی سے شریان پر کسی قسم کا دباؤ تو نہیں ہے
اگر شریان کی رفتار فی منٹ دریافت کرنی منظور خاطر ہو تو مقام شریان پر صرف ایک انگلی رکھکر جیبی گھڑی
کے ذریعہ سے نبض کی ضربات کو شمار کریں مریض کو لٹا کر یا کھڑا کر کے نبض کا دیکھنا قبیح نہیں ہے مگر
زیادہ موزوں اور احسن طریق وہی ہے جو ذکر کیا گیا ہے اور نیز مریض کے دائیں ہاتھ کی نبض بائیں
ہاتھ سے اور بائیں ہاتھ کی نبض دائیں ہاتھ سے دیکھیں **احتیاط** نبض میں نہ اعلے شریان کا
مخصوص کیونکہ چند فوائد کے لحاظ سے ہے اول اس جگہ پر کوئی عضلہ یا چربی نہیں ہے دوسرے
مستورات پردہ نشین کو نامحرموں کے سامنے اس عضو کے ظاہر کر دینے میں کوئی عذر نہیں ہے
اگر کسی مانع قوی کی وجہ سے کلائی کی نبض کا دیکھنا ناممکن ہو تو کسی دوسری جگہ پر شریان کی ضربات
وغیرہ کو دریافت کریں مثلاً سر دماغ کے امراض میں شریان صدغین۔ ساعد کی عدم موجودگی میں
شریان عضد۔ زیرین دھڑ کی بیماریوں میں تخذ کے نیچے اندرونی جانب کی شریان ملاحظہ کریں
چونکہ بچوں میں انکے رونے اور چلانے کے سبب کلائی پر سے نبض کی کیفیت بخوبی معلوم نہیں ہو سکتی
اسلئے انہیں گود میں لیکر سینہ پر کان لگا کر حرکت قلب دریافت کریں اگر نبض ہی کا ملاحظہ کرنا
ضروری ہو تو نیند کی حالت میں دیکھیں **قاعدہ دوم حالت صحت میں دریافت**
نبض اوسط درجہ کے جوان آدمی کی نبض حالت صحت میں منتظم مستوی اور کسیقدر منخفض اور
قدرے ممتلی ہوتی ہے مگر جنسیت مزاج۔ عمر۔ وضع۔ اوقات۔ خواب۔ غذا۔ ورزش وغیرہ کے سبب سے
نبض میں فرق پڑجاتا ہے چنانچہ تندرست جوان آدمی کی نبض کی اوسط رفتار فی منٹ ۷۲
ہوتی ہے کبھی ۸۰ بھی مگر یہ نادر الوقوع ہے اور بیماری کی حالت میں ۱۴۰ تک ہو سکتی ہے۔
اور جوان عورتوں کی رفتار کی نبض ۸۰ ہوا کرتی ہے اور لڑکوں اور لڑکیوں کی نبض سات برس
کی عمر تک اکثر برابر ہوتی ہے اور سات برس کے بعد لڑکیوں کی نبض اپنے ہمعمر لڑکوں کی نسبت
تیز چلتی ہے۔ عورتوں اور لڑکوں کی نبض جوان مردوں کی بہ نسبت ۶ سے ۴ مرتبہ فی منٹ زیادہ
حرکت کرتی ہے اور نیز کسیقدر صغیر اور سریع ہوتی ہے۔ مختلف مزاج کے ہم عمر آدمیوں کی

نبض پر قطعی رائے دینا مشکل ہے مگر علی العموم دموی مزاج کی نبض ممتلی صلب سریع ہوتی ہے اور عصبی مزاج والون کی نبض بطی اور لین ہوتی ہے۔ یہہ دونون مذکورہ بالا نوع نبض بلغمی اور صفراوی مزاج والون کی نسبت سریع ہوتی ہین۔ بچون مین ضربات نبض کی تعداد زیادہ ہوتی پیدائش کے بعد برابر تین ماہ تک انکی نبض پر چندان اعتبار نہین کیا جا سکتا اور جون جون عمر بڑہتی جاتی ہے ضربات کی تعداد کم ہوتی جاتی ہے مگر نہایت ضعیفی مین نبض کی ضربات کسیقدر بڑہجاتی ہے جیسا کہ نقشہ ہذا سے نمایان ہے۔ اس نقشہ کے بموجب بحالت تندرستی جوان مرد کی تعداد ضربات نبض کا اوسط ۷۲ ہوتا ہے۔ مختلف وضع مین جوان مرد کی نبض کی اوسط حالت مین بہت فرق ہوتا ہے چنانچہ کہڑے رہنے کی حالت مین نبض ۷۹ دفعہ چلتی ہے اور نشست کی حالت مین ۷۰ دفعہ اور اضطجاع مین ۶۷ دفعہ اگر غیر معمولی حالات کے سوا نبض کی ضربات کو شمار کیا جاوے تو کہڑے ہونے کی حالت مین ۸۱۔ حالت نشست مین ۷۱۔ اضطجاع مین ۶۶ ضربات نبض کی ہوتی ہین اور معمولی حالت مین جوان عورت کی اوسط نبض کہڑے رہنے مین ۸۹ نشست مین ۸۲ اور اضطجاع مین ۸۰ ضربات ہوتی ہین اور غیر معمولی حالت مین کہڑے ہونے مین ۹۱ نشست مین ۸۴۔ اضطجاع مین ۸۰ دفعہ فی منٹ نبض چلتی جب سر کو بنسبت جسم کی نیچے کیا جاوے تو نبض گہٹ جاتی ہے غرض کہڑے ہونے کی نسبت بیٹھنے مین اور بیٹھنے کی نسبت لیٹنے مین تعداد ضربات بہت کم ہوتی ہے کیونکہ اپنے سنبھالنے مین جسقدر عضلاتی حرکت زیادہ ہوتی ہے اوسی قدر نبض کی تعداد ضرور بڑھ جاتی ہے لیکن نشست کی حالت مین نبض قوی ہوتی ہے نہ سریع **صبح کے وقت** بنسبت شام کی نبض زیادہ تر جلد چلتی ہے اور جون جون دن چڑہتا جاتا ہے نبض گہٹتی جاتی ہے اور نیز اسباب خارجیہ کا اثر نبض پر صبح کے وقت بنسبت شام کی زیادہ ہوتا ہے **بوقت خواب** نبض گہٹ جاتی ہے۔ بیجوابی مین دوران خون کے تیز ہونے سے نبض سریع ہوتی ہے **بقولات** کے کہانے سے نبض کی ضربات بہت گہٹ جاتی ہین **اغذیہ حیوانیہ** کا اثر نبض پر زیادہ

نقشہ ضربات نبض بلحاظ عمر

تعداد عمر	تعداد ضربات فی منٹ
بحالت جنین	۱۴۰ سے ۱۵۰
بعد پیدائش	۱۳۰ سے ۱۴۰
بعمر ایک سال	۱۱۵ سے ۱۳۰
بعمر ۲ سال	۱۰۰ سے ۱۱۵
بعمر تین سال	۹۵ سے ۱۰۵
۴ سے ۶ سال	۹۰ سے ۱۰۰
۷ سے ۱۴ سال	۸۰ سے ۹۰
۱۴ سے ۲۱ سال	۷۵ سے ۸۵
۲۱ سے ۵۰ سال	۷۰ سے ۷۵
۵۰ سے اوپر	۷۵ سے ۸۰

ہوتا ہے **شراب** تمبا کو وغیرہ گرم اشیاء کے کہانے پینے سے نبض سریع ہو جاتی ہے **سرد عرقیات** کے استعمال سے نبض بطی ہو جاتی ہے **گرم ہوا** مین نبض سریع اور **سرد ہوا** مین بطی چلتی ہے **غذا** کہانے کے بعد برابر نصف گہنٹہ نبض سست رہتی ہے **ورزش** مین نبض زیادہ سریع ہو جاتی ہے بلکہ ۱۲۰ تک بڑہجاتی ہے اور **تکان** کی صورت مین نبض بطی ہوتی ہے **غصہ غضب** سوزش بخار بیخوابی - جوش خون وغیرہ کے سبب نشتر یا اسی ضرب سے ۱۰۰ یا ۱۲۰ بلکہ ۲۰۰ ضرب تک فی منٹ ہو جاتی ہے برخلاف اسکے **سردی سکون** نیند خفیف تکان فاقہ کشی مایوسی وغیرہ کے سبب سے ضربات نبض کم ہوتے ہوتے فی منٹ ۶۰ بلکہ ۳۵ ضرب تک رہجاتی ہے **دموی مزاج** مین نبض سریع ہوتی ہے مگر جب کثرت خون کی وجہ سے فعل قلب پورے طور پر سر انجام نہ ہوسکے تو نبض ضعیف ہو جاتی ہے اور **قلت خون** مین بہی ضعیف ہوتی ہے مگر جسم مین خون کے بہت ہی کم ہونے سے نبض سریع ہو جاتی ہے جب کسی بیماری کے بغیر جسم مین ضعف آجاتا ہے تو نبض گہٹ جاتی ہے اور نہایت ہی ضعف کی حالت مین نبض سریع ہوتی ہے **قاعدہ جلیلہ** ضربات نبض کی تعداد ہمیشہ انقباض قلب کی تعداد کے مساوی ہوتی ہے اس سے زیادہ کبہی نہین ہوتی مگر کبہی کبہی مرض کی حالت مین ایک دو ضرب کم ہوسکتی ہین جیسا قلت الدم - امراض القلب وغیرہ مین ظاہر ہے - جب خون کے بغیر قلب حرکت کرتا ہے یا شریان مذکور کسی سبب سے دب جاتی ہے جس سے انقباض قلب کا اثر شریان زند اعلی تک نہین پہونچتا تو نبض محسوس نہین ہوتی اور نیز غشی کی حالت مین ضربات قلب ضعیف ہو جاتی ہین جنکا اثر نبض تک نہین پہونچتا **قاعدہ سوم مرض مین دریافت حال نبض** چونکہ نبض مفرد اور مرکب ہوتی ہے اور امراض کی صورت مین زیادہ تر مرکب ہی پائی جاتی ہے اور نبض مفرد بہت کم اسلئے اسکو دو نوع مین بیان کیا جاتا ہے **نوع اول نبض مفرد** بیماری کی صورت مین ضربات نبض اور اونکی کوائف و خواص مین بہت فرق پڑجاتا ہے لہذا اسکو دو صورتون مین بیان کیا جاتا ہے **صورت اول اختلاف ضربات نبض** جیسے رطوبات کے خارج ہونے اور بحران کے وقوع مین اور نیز بخار مین نبض اسقدر سریع ہو جاتی ہے کہ اوسکی ضربات کا شمار کرنا مشکل ہو جاتا ہے اگر بخار مین نبض یکدم سست ہو جاوے اور دیگر علامات

ردیہ بھی ظہور مین آوین تو خلل دماغ سے سکتہ یا فالج کے وقوع مین آنے کا احتمال ہے **صورت دوم اختلاف کوائف نبض** تعداد حرکت قلب کے لحاظ سے نبض متواتر (فری کوئنٹ) اور متفاوت (ان فری کوئنٹ) ہوتی ہے۔ متواتر مین تعداد ضربات نبض حالت صحت کی نسبت زیادہ ہوتی ہے اور متفاوت مین اسکے خلاف۔ اگرچہ ان دونون قسم کی نبض کا حال دیگر کوائف کی نسبت بہت آسان معلوم ہوتا ہے مگر گھڑی (واچ) کے سوا نبض کی ٹھیک تعداد کا معلوم کرنا مشکل ہے اور گھڑی مین دقیقہ (سکینڈ) بتانے والی سوئی بھی لگی ہوئی ہو (۲) انتظام حرکت قلب کے موافق نبض مین بھی منتظم (ریگولر) اور غیر منتظم (ان ریگولر) یعنی دو مختلف حرکتین پائی جاتی ہین **نبض منتظم** کی صورت مین حرکت قلب کے سبب شرائین مین خون کے با انتظام جاری ہونے سے ضربات نبض یکسان وقوع مین آتی ہین **غیر منتظم** مین اسکے برخلاف ہوتا ہے یعنی اسمین کوئی ضرب جلد اور کوئی دیر مین ہوتی ہے۔ اگر دونون مذکورہ بالا حرکتون کے مابین اتنا وقفہ ہو کہ ایک ضرب کے بعد دوسری ضرب کا بھی وقت گزر جائے تو اوسکو متوقف اور مختلف (انٹرمٹنٹ) کہتے ہین **مختلف منتظم** مین ہر پانچ یا دس ضرب کے بعد وقفہ ہوتا ہے **مختلف غیر منتظم** مین پانچ یا سات ضرب کے بعد وقفہ ہوتا ہے۔ اکثر متوقف نبض کا وقوع دوران خون کی رکاوٹ یشش اور قلب کے امراض سکتہ دماغی سوزش اور کمزوری کے باعث جو بدہضمی سے ہو ہوا کرتا ہے **فایدہ** مرض مین نبض کا منتظم ہونا نیک علامت ہے مگر بعض آدمیون کی نبض صحت مین بھی غیر منتظم اور متوقف پائی جاتی ہے (۳) **نبض قوی** (اسٹرانگ پلس) اس قسم کی نبض مین نابض کی انگلیون کو نہایت زور سے چوٹ لگتی ہے اور یہہ خون کی زیادتی و شروع ورم کی حالت مین پائی جاتی ہے **نبض ضعیف** (ویک پلس) اسمین انگلیون کو زیادہ دبانے سے حرکت شریان محسوس ہوتی ہے اور یہہ زیادہ تر کمزوری کمی خون اور مرض ہسٹیریا مین پائی جاتی ہے (۴) **نبض ممتلی** (فل پلس) اس قسم کی نبض مین حرکت قلب کے سبب خون کی تعداد کثیر شرائین مین پہونچتی ہے جس سے انگلی کے نیچے شریان کا حجم زیادہ معلوم ہوتا ہے اور امراض شدیدہ کے شروع مین پائی جاتی ہے **نبض خالی** (ایمپٹی پلس) اسکے برخلاف ہوتی ہے اس قسم کی نبض مین انگلیون کا درمیانی فاصلہ بہت تھوڑا ہوتا اکثر نہایت کمزوری کی حالت

اور سوزش صفاق میں پائی جاتی ہے (۵) **نبض مستوی** (اکویبل پلس یا ریگولر پلس)
اس قسم کی نبض مین ہر انقباض قلب کے وقت خون کی مقدار شرائین مین یکسان اور برابر
لگاتار پہونچتی ہے مقدار خون کم ہو یا زیادہ **نبض غیر مستوی** (انیی فونٹ یا ان ایکویبل پلس)
اسکے برخلاف ہے یعنی اسمین نبض کی دوسری ضرب بنسبت اول کی اور تیسری بنسبت چوتھی کے
کی کمزور ہوتی ہے اور پھر مثل اول کی ضربات ہوتی ہین (۶) **نبض صلب** (ہارڈ پلس) اس
قسم کی نبض شریانی دیوارون کے زیادہ لچکدار ہونے کے سبب ذرا سا دبانے سے انگلیون
کو سخت معلوم ہوتی ہے۔ غلبہ خون مزمن امراض گردہ اور بڑھاپے کی وجہ سے جب شریانی دیوار
مین تبدیلیاں لاحق ہوتی ہے تو یہی نبض صلب معلوم ہوتی ہے **نبض لین** (سافٹ پلس) صلب
کے برخلاف ہے۔ اسمین شریانی دیوار کا تناؤ اور جسمی طاقت کم ہو جاتی ہے۔ عضلات ڈھیلے
اور جسم کمزور ہو جاتا ہے (۷) **نبض مشرف** (ان کمپریسبل) اس قسم کی نبض کا حال یون
معلوم ہو سکتا ہے کہ حسب معمول چار انگلیان نبض پر رکھکر ایک انگلی کو ذرا سا دبا دین اس حالت
مین باقی تین انگلیون کو نبض کی تڑپ بڑے زور سے معلوم ہوگی **نبض منخفض** (کمپریسبل)
مشرف کے برخلاف ہے (۸) **نبض صغیر** (تھریڈی پلس) اس قسم کی نبض قلت الدم اور ایسی
نہایت کمزوری مین بہت باریک مثل سوت کے ہوتی ہے **نبض عظیم** (لارج پلس) صغیر کے
برخلاف ہے یعنی اس قسم کی نبض سے انگلیون کا درمیانی فاصلہ بڑھ جاتا ہے اور یہہ اکثر
کثرت خون مین پائی جاتی ہے (۹) **نبض موجی** (واٹرہیمر پلس) اس قسم کی جھٹکے دار
نبض مین انگشت نابض پر ہلکی سی حرکت معلوم ہوکر پھر ہٹ جاتی ہے ایسی نبض ورید کے
حالت مین ہوتی ہے جبکہ اذن القلب کے کواڑ متشنج ہوتے ہین اور منفذ کے بخوبی بند نہو
سے وہ خون پھر کسیقدر لوٹ آتا ہے جو شریان کی طرف روان ہو چکا تھا۔ سن ضعیفی مین بھی جب کہ
شریانی دیوار کی ساخت خراب ہو جاتی ہے تو نبض کی حرکت ٹیڑھی یا لہردار ہوتی ہے (۱۰) **نبض
دودی** (وائیری پلس) جب قلت خون کے سبب شریان کی دیوارین سکڑ کر سخت اور باریک
ہو جاتی ہین تو انگشت نابض کے نیچے نبض مثل تار کی معلوم ہوتی ہے۔ اس قسم کی نبض اکثر
مزمن سوزش صفاق مین پائی جاتی ہے (۱۱) **نبض سریع** (کوئیک پلس) اسمین

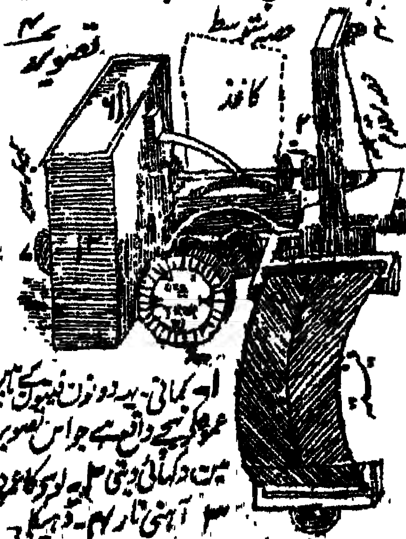
ضربات نبض اپنے معمولی وقت کی نسبت جلد جلد ہوا کرتی ہین خواہ صحت کی نسبت نبض کی ضربات کی تعداد کم ہی ہو مگر اکثر فی منٹ ۹۰ سے زاید ضربات ہوتی ہین۔ اس قسم کی نبض اکثر قلت خون اور کمزوری مین پائی جاتی ہے اور نیز عصبی امراض ہیضہ چڑچڑا مزاج کے ساتھ مخصوص ہین بخار اور جوش دماغ مین ہی پائی جاتی ہے **نبض بطی** (سلو پلس) اسمین نبض کی رفتار فی منٹ ۶۰ سے کم ہوا کرتی ہے اور یہہ سریع کے برخلاف ہے اور اکثر دماغی امراض مین پائی جاتی ہے۔ بعض اوقات بطی کی کیفیت اسقدر کم ہو جاتی ہے کہ اوسکی تڑپ مین خون کی جست بڑی مشکل سے معلوم ہوتی ہے۔ اس کیفیت کا نام یونانی مین لیبرنگ ہے (۲) **نبض مطرقی** (ہوڈنگ پلس) اسمین کود کر چلنے کی کیفیت زیادہ پائی جاتی ہے (۳) **نبض مضاعف** (ڈبلٹ پلس) اس قسم کی نبض سیلان خون مین دو ضربہ چلکر وقفہ کرتی ہے اور پھر دوبارہ دو ضربہ چلتی ہے (۴) **نبض مرتعش** (ترلنگ پلس) جب خون کی ماہیت مین کسی قسم کا فتور پڑجاتا ہے تو نابض کو نبض کی کیفیت تھرتھراتی ہوئی معلوم ہوتی ہے۔

نوع دوم نبض مرکب امراض مین اکثر اسی قسم کی نبض پائی جاتی ہے اور اسکی نو صورتین ہین **اول** جب کثرت الدم کی صورت مین بطن قلب وسیع ہو جاتا ہے تو نبض متواتر ممتلی اور صلب چلتی ہے **دوم** ذات الریہ۔ سرخ بخار۔ سرخ باد اور نیز دیگر حمیات کی ابتدا مین نبض متواتر ممتلی اور لین ہوا کرتی ہے **سوم** سوزشی بخار مین نبض متواتر ممتلی۔ صلب اور سریع ہوا کرتی ہے **چہارم** مردون مین مرض سل اور عورتون مین قلت خون اور باؤگولہ کے باعث نبض متواتر خالی اور سریع چلتی ہے **پنجم** جب اذن اور بطن قلب کے کواڑون مین تشنج ہوتا ہے تو نبض غیر مستوی۔ غیر منتظم۔ ضعیف اور متواتر یا متفاوت ہو جاتی ہے **ششم** شدید وجع مفاصل مین نبض ممتلی سطرقی۔ متواتر اور منخفض ہوتی ہے **ہفتم** پردہ صفاق کی سوزش مین نبض دقی۔ ممتلی۔ صلب اور متشرف ہوتی ہے **ہشتم** نہایت کمزوری کی حالت مین نبض متواتر صغیر اور دوری ہوتی ہے جسکی ضربات کا شمار بڑی مشکل سے ہوسکتا ہے **نہم** سکتہ۔ نزول الماء۔ الراس ضغطۃ الدماغ۔ افیون کے نشے کے استعمال اور بطن ایسر قلب کے بڑھجانے سے نبض صلب ممتلی اور متفاوت ہوا کرتی ہے **قاعدہ چہارم آلہ تشخیص النبض** (اسفگمو گراف)

اس آلہ سے تعداد ضربات نبض تواتر انتظام قوت رفتار وغیرہ کیفیات مس انامل کی نسبت نہایت ہی خوبی وخوش اسلوبی سے معلوم ہوتی ہے۔ ان کیفیات کی تشخیص کا مدار محض قوت فیصلہ پر ہے اور یہہ نہایت ہی علی درجہ کی طاقت بالکل دماغ کے ساتھہ تعلق رکھتی ہے اور اس امر سے کوئی دانشمند انکار نہین کرسکتا کہ ایسے لوگ بہت ہی کم ہونگے جنکے دماغ بہمہ وجوہ صحیح وسالم ہونگے کیونکہ قوت واہمہ ومتخیلہ دو ایسی طاقتین ہین جو جمیع قوائے دماغی پر غالب آجاتی ہین اور جبتک زندگی باقی ہے ان دونون قوتون کا انفکاک ناممکن ہے اور جب یہہ ناممکن ہے تو بطریق اولٰی تسلیم کرنا پڑیگا کہ صحیح قوت فیصلہ کا وجود بھی ناممکن ہے خصوصاً نبض جیسے دقیق اور اہم مسایل ہین۔ ہم تسلیم کرتے ہین اور بلا عذر مانتے ہین کہ حکماے یونان وعرب نے کیفیت نبض کے متعلق جو دقایق منکشف کیے ہین عقل انسانی اس سے بڑھکر تجویز کرنے مین قاصر ہے چنانچہ خود منصف مزاج حکماے انگلستان جیسا کہ فصل ہذا کے بیان سے واضح ہے نبض کے متعلق انکے کمال کو تسلیم کرچکے ہین لیکن اگر ہم حکماے یورپ کی کوششون سے جو اس آلہ کے ایجاد مین اون سے ظہور مین آئین چشم پوشی کرین تو سراسر ظلم وجور روا رکھنا ہے۔ اس آلہ سے بڑا فایدہ یہہ ہے کہ نبض کی ہر ایک کیفیت بعینہ کاغذ پر مرتسم ہوجاتی ہے جس سے طبیب اور مریض دونون پر نبض کی اصلی کیفیت پورے پورے طور پر منکشف ہوجاتی ہے اور یہہ لکھی ہوئی کیفیت مریض اور طبیب دونون کے لئیے مدت العمر کارآمد ہوسکتی ہے۔ چونکہ آلہ مذکور کا استعمال اور اوسکے پرزون کی شناخت بغیر سمجھائے سمجھہ مین نہین آسکتی اسلئیے دونون کی کیفیت جداگانہ دو فواید مین بیان کی جاتی ہے ـ

فایدہ اول پرزون کی شناخت

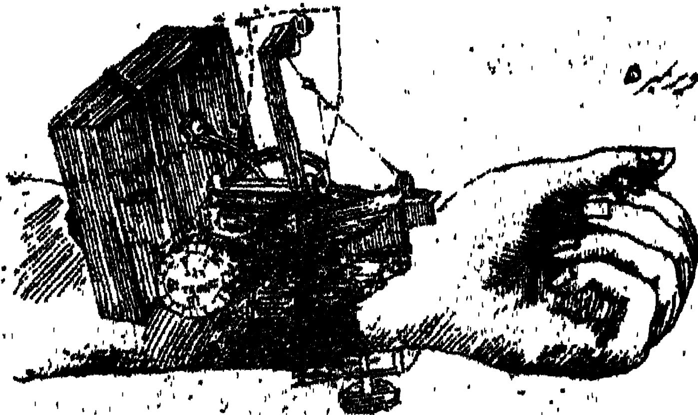
چونکہ آلہ مذکور پرزون سے مرکب ہے اسلئیے اسکو تین حصون مین تقسیم کیا جاتا ہے (دیکھو تصویر نمبر ۴) حصہ مقدم یہہ اپنے دونون پہلوی فیتون سے



۱ کمانی ـ یہہ دونون نیچے کی جانب عموماً نیچے واقع ہے جو اس تصویر مین دکھائی دیتی ۲ ـ لوہے کا عمود ۳ آہنی تار ۴ ـ ڈھیلی ۵ سوئی جس سے نقش ہوتے ہین

۶ ـ کل چلانے والا ہک ۷ ـ کنجی لگانے کا پیچ ۸ ـ پیتہ ۹ ـ بیلن ۱۰ ـ پہرکیان ۱۱ ـ بکسوا ۱۲ ـ مسند وچہ

محدود ہے۔ انہی فیتون کے ذریعہ سے آلہ مذکور مریض کے ہاتھ پر قایم کیا جاتا ہے اور ان دونون مین ایک نیسوا اسلیئے لگا یا گیا ہے کہ حجم زند کے موافق فیتون کو کشش دیجائے۔ اور ان دونون فیتون کے بیچ مین ایک بچلدار کمانی لگی ہوئی ہے اس کمانی کو مقام نبض پر رکھتے ہین اور کمانی شریانی تڑپ کے سبب جنبش و حرکت کرتی ہے اور اپنے تار کے ذریعہ سے ڈھیکلی کو ہلاتی ہے ہیہ ڈھیکلی اوپر کی جانب کھڑی ہے اور ایک لوہے کے عمود مین لگی ہوئی ہے۔ ڈھیکلی کے متحرک ہونے سے نبض کے مطابق سوئی حرکت کرتی ہے اور کاغذ پر کیفیت حرکت لکھتی جاتی ہے **حصہ مؤخر** یہہ حصہ ایک مربع صندوق کی مانند بند ہے جسکے بالائی جانب ایک ہک لگا ہوا ہے اس ہک کے ادہر اودہر کرنے سے کل مذکو چلتی اور رک جاتی ہے اور پیچھے کی طرف کنجی لگانے کا پیچ ہے جسکے گہمانے سے کنجی لگ جاتی ہے **حصہ متوسط** یہہ مقدم اور مؤخر حصون کے مابین ہے جسکی جانب یہہ لگا ہوا ہے اوسکے پہیئے سے نبض پر ایک اولسن ہے اہنا اوپر نک دبا پڑتا ہے اور دوسری جانب ایک بیلن سے دو ہیر کیون کے لگا ہوا ہے اسکے اندر ایک سیاہ رنگ کا کاغذ رکھا جاتا ہے جسپر نبض کی تمام کیفیت منقوش ہوتی چلی جاتی ہے **فایدہ دوم طریق استعمال آلہ** اسکے استعمال کے وقت اس بات کا خیال رکہین کہ مریض کو غذا کہلئے ہوئے دو گھنٹے گزر گئے ہون نکان اور ورزش کے بعد اور نیز کسی حالی صدمہ کی حالت مین اسکا استعمال نہ کرین لگانے کا طریق یہہ ہے (دیکھو تصویر نمبر ۵) کہ کلائی پر سے نبض کے زیادہ تڑپ دار مقام کو معلوم کرکے دسپر پنسل یا سیاہی سے نشان کرین پہر مریض کو لٹا کر اوسکا ہاتھ پہیلائین اگر مریض کو بٹھلانا منظور ہو تو اوسکا ہاتھ



میز پر رکھکر آلہ لگا دین تاکہ ہاتھ کو جنبش نہو بعد ازان آلہ مین کنجی لگا کر فیتہ کو ہاتھ مین پہنا دین اور کمانی کو ٹھیک نشان پر لگا کر آلہ کو قایم کرین جب کمانی ٹھیک شریان پر قایم ہوجاوے اور سوئی حرکت کرنے لگے تو جتنے اوس کا دباؤ پہونچانا منظور ہو اوسی قدر سر پیچ کو پھیر کر قایم کرین بعد ازان کاجل سے سیاہ کیئے ہوئے کاغذ کو بیلن دو پھرکیون کے درمیان رکھکر سوئی کو کاغذ پر لگا دین اور ہک کو ایک طرف ہٹا دین تاکہ کل چلنے اور کاغذ دوڑنے اور سوئی حرکت نبض کے مطابق اوسپر نقش کرنے لگے جب منقش ہونے کے بعد بیلن سے کاغذ نکل جاوے تو ہک کو دوسری طرف ہٹا کر آلہ کی رفتار کو بند کر دین اور آلہ کو مریض کے ہاتھ سے علیحدہ کرین اور کاغذ مذکور پر تاریخ نام مریض اور روئیداد حال لکھکر مندرجہ ذیل عرق مین ڈبو کر خشک کرین تاکہ لکیر دوام کے مٹ جانے کا اندیشہ نہ رہے **نسخہ عرق** ایک حصہ لوبان کو پانچ حصہ شراب مقطر مین حل کرکے بوتل مین بھر لین اور بوقت ضرورت کام مین لائین اسمین بھگویا ہوا کاغذ آیندہ تشخیص نبض مین بہت مدد دیگا **انتباہ** کاغذ مطلوبہ کو چراغ یا موم بتی یا جلتے ہوئے کافور کے دھوئین سے یکسان بلکے طور پر سیاہ کرین تاکہ سوئی کی رفتار مین خلل واقع نہو اور نیز کاغذ کو کسیقدر چکنا بھی ہو اس کاغذ میں سے چہ انچ طویل اور بیلن کی طوالت کے موافق عریض لین کاغذ کے کاٹنے مین زیادہ تر احتیاط یہ ہے کہ عرض مین بالکل برابر ہو کم و بیش نہو اگر ٹین کی پٹری یا سانچہ بنوا کر اوسکے مطابق کاٹ لیا کرین تو بہتر ہے **قاعدہ تحریر کیفیات مستخرجہ آلہ تشخیص النبض** اس آلہ کی حرکت سے جو کیفیت کاغذ پر کھینچ جاتی ہے اوسکو بالتفصیل چند اشکال مین بیان کیا جاتا ہے **اول مبدا الجداول** (دیکھو لائین) خم نبض کے شروع سے معلوم ہوتا ہے کہ شریانی تناؤ معمولی حالت پر ہے **دوم خم اولی** (دیکھو لکیر ب ح) جب شرائین مین خون کے جاتے وقت یا کسی اور سبب سے بطن قلب سکڑ جاتا ہے اور خون کی روانگی مین شرائین کو زور لگانا پڑتا ہے تو آلہ تشخیص النبض کی سوئی اوپر چلتی ہوئی ایک متوسط مستقیم القامت یا کسیقدر ترچھی لکیر بنا کر داہنی جانب کو مڑتی ہے بعد ازان ایک نوکدار زاویہ بنا کر نیچے اوتر آتی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اورطہ مین قلب سے خون کا آنا بند ہوگیا ہے اور اورطہ نے موجودہ خون کو تمام شرائین مین پہونچا دیا ہے جب آلہ مذکور کی کمانی ٹھیک نبض پر نہین رکھی ... تو نوک کم نوکیلا ہو کر رہتا ہے اور اورطہ کے تنگ ہونے سے کونا چپٹا سا پیدا ہوتا ہے **سوم خم ثانیہ**

(سیکنڈری ویو) جب خون کی آمد سے شریان میں جنبش پیدا ہوتی ہے تو سوئی نیچے اوتر کر دوسری چھوٹی
لہر پیدا کرتی ہے اور سوئی کے نیچے اوترنے سے ایک قسم کا کھنڈانہ اور قوس اورطہ (آرٹا سناچ) اور ایسی
اور خم نمایاں ہوتے ہیں جنسے سمجھا جاتا ہے کہ اورطہ شریانی کی کواڑیاں بند ہوگئی ہیں اور تقریبا فعل قلب
ختم ہوگیا ہے۔ اس خمدار لہر کے پہلے خم کو بعض حکما آلہ مذکور کی حرکت تصور کرتے ہیں اور بعض کا خیال
کہ اورطہ شریان میں خون کی روانگی کا باعث ہیں اور دوسرے خم سے اورطہ کے کواڑوں کا بند ہونا خیال
کیا جاتا ہے اور تیسرا خم آلہ مذکور کی اپنی حرکت سے پیدا ہوتا ہے خم **مضاعف** (ڈائی کروٹا ویو)
یہ لکیر سیدھی یا لہردار ہو کر پہلے جدا اول تک اُتراتی ہے جس سے حرکت قلب کا اختتام معلوم ہوتا ہے
(دیکھو تصویر نمبر ۶) یہ تصویر نمبر ۷ کی نبض میں حالت صحت کی کیفیت پائی جاتی ہے مگر کبھی کبھی شریانی
تناؤ اور دباؤ کی کمی بیشی کے سبب سے قدر تغیر وقوع میں آجاتا ہے چنانچہ تناؤ کی صورت میں جب شریانیں
زیادہ سکڑ جانے سے جوف شریان تنگ ہوجاتا ہے تو نبض کی رفتار نہایت باریک یا تند تار کے ہوجاتی
اور انسداد عروق شعریہ کے باعث جب انقباض قلب زور سے ہوتا ہے تو شریانی تناؤ نسبت صحت کی
زیادہ ہوجاتا ہے جس سے اتامل نانبض کو نبض عظیم اور ممتلی محسوس ہوتی ہے اور تناؤ کے زیادہ ہو نے
تمام نیچے اونچا اور خم مضاعف چھوٹا ہوا کرتا ہے جیسا کہ تصویر نمبر ۸ سے ظاہر ہوتا ہے لیکن صلب
کی کیفیت دونوں حالتوں میں پائی جاتی ہے اور دباؤ کی کمی بیشی سے جو تغیرات نبض میں پائے جاتے ہیں
وہ تصویر نمبر ۹ کی لہروں سے ظاہر ہوتے ہیں جب بخار اور سیلان خون کی صورت میں شریانی تناؤ کم
اور انقباض قلب جلد اور کوتاہ ہوجاوے تو ضربات نبض مضاعف (ڈائی کروٹس) ہوجاتی ہیں دیکھو تصویر نمبر ۱۰
ہمیں خم ثانیہ نا معلوم اور قوس اورطہ نیچے کی طرف اور خم مضاعف بہت زیادہ نمایاں ہے جب سیدا
جدا اول کی سیدھ میں قوس اورطہ ہو تو اوسے نبض ممتلی مضاعف (ڈائی کروٹک پلس) کہتے ہیں
(دیکھو تصویر نمبر ۱۱ و ۱۲) جب اوس سے نیچے اوترجاوے تو نبض سریع مضاعف (ہائپر کروٹک)
کہتے ہیں (دیکھو تصویر نمبر ۱۳) **نبض قوی** (مونو کروٹک) جب عصبی مزاج میں ادنے سبب سے
اور حمیات میں نبض مضاعف کی رفتار بہت جلد ہوتی ہے تو متنزلہ لکیر میں خم مضاعف وغیرہ
معدوم ہوجاتا ہے اور اس قسم کی نبض میں تناؤ کے کم ہونے سے دباؤ بھی کم پہنچایا جاتا ہے
(دیکھو تصویر نمبر ۱۴) **چہارم نبض غیر منتظم** آلہ مذکور سے نبض کا حجم اور اوسکے انتظام میں

یعنی اورطہ سے لگے شریان کو درمیان خون اور زور کے سبب ... نبض بائیں

بیقاعدگی ہی معلوم ہوجاتی ہے کبھی حسب دستور انقباض نبض درست رہتا ہے لیکن ایک ضرب میں حجم کی کمی بیشی محسوس ہوتی ہے جس سے نبض بیقاعدہ چلتی ہے اور وقفہ کے زیادہ ہونے سے نبض کی لکیر کا آخری حصہ طویل ہوجاتا ہے اس قسم کی نبض غیر منتظم تمباکو کے زیادہ استعمال اور بدہضمی میں پائی جاتی ہے اور دو ضرب کے بعد منتظم ہوجاتی ہے (دیکھو تصویر نمبر ۱۵) جب وجع القلب میں نبض کی ضربات ۲۷ ہوجاتی ہیں تو ہر تین ضرب کے بعد نبض غیر منتظم ہوجاتی ہے (دیکھو تصویر ۱۶)

پنجم کیفیت نبض متعلق با مراض مصراع القلب جب تنگی سوراخ اورطی کی وجہ سے بایاں بطن قلب بڑھ جاتا ہے تو نبض صغیر اور صلب ہوجاتی ہے (دیکھو تصویر نمبر ۱۷)

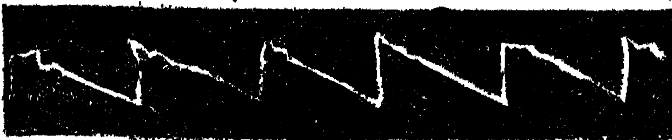
جب قلب کے کواڑ کے خراب ہوجانے سے انبساط پیدا ہوجاتا ہے اور اورطہ سے خون بائیں بطن قلب میں بازگشت کرتا ہے تو نبض کی رفتار موافق تصویر نمبر ۱۸ کے ہوتی ہے جب بائیں اذن و بطن کے مابین کواڑ میں تنگی ہونے کے باعث خون بائیں اذن سے بائیں بطن قلب میں رُک کر داخل ہوتا ہے تو نبض کی رفتار مطابق تصویر نمبر ۱۹ کے ہوتی ہے۔ جب انقباض کی صورت میں خون بائیں بطن سے بائیں اذن میں بازگشت کرتا ہے تو نبض کی قوت اور رفتار دونوں میں بیقاعدگی آجاتی ہے (دیکھو تصویر نمبر ۲۰) جب صدمہ خون سے شریان کے کل طبقات پھیلکر یا بعض ہٹ کے اور بعض پھیلکر تڑپ اور گومڑی پیدا کریں اور محصہ خون کا ارتباط عام دوران خون کے ساتھ پایا جاوے تو رفتار نبض درست رہے مطابق تصویر نمبر ۲۲ اور رفتار نبض درست جب مطابق تصویر نمبر ۲۳ کے ہوتی ہے۔ غرض جب دل خون کو زور کے ساتھ شرائین میں پہونچاتا ہے تو مستعاعدہ لکیر سیدھی کھڑی ہوتی ہے اور کمزوری کی حالت میں یہ لکیر ترچھی پائی جاتی ہے۔ جب کسی بیماری شرائین کی ساخت سخت ہوجاوے تو متنزلہ لکیر میں اکثر کوئی خم نہیں ہوتا۔ کبھی صرف دو خم پائے جاتے ہیں اور نبض کی صلابت انامل کو بخوبی محسوس ہوتی ہے جب شرائین کی ساخت بہت نرم ہوتی ہے یا خون سے خالی تو متنزلہ لکیر میں اکثر تین خم پائے جاتے ہیں اور انامل کو نبض کی ضربات نرم محسوس ہوتی ہیں پس مذکورہ بصدر رفتار نبض کو اگر تجربہ میں لانا منظور ہو تو ایک تندرست آدمی کو کچھ عرصہ تک شریانی میں بٹھا ئیں تاکہ حرارت غریزی کے کم ہونے سے عروق شعریہ سکڑ جاویں بعد ازاں آلہ تجسس النبض لگاویں اس حالت میں متنزلہ لکیر میں کوئی خم نہ پایا جاویگا۔ اگر اسی آدمی

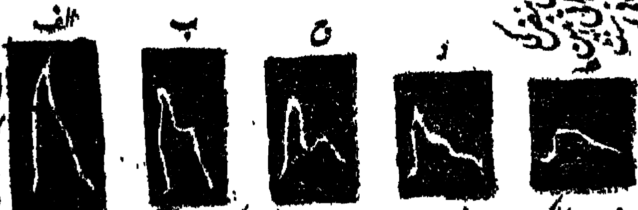


الف خم اولے ب خم ثانیہ ج خم مضاعف د خم چہارم ھ قوس او رطہ۔ اس قسم کی لہرین تندرست آدمی کی نبض مین تین اونس کے دباؤ سے پیدا ہوتی ہین جسمین فی منٹ ۸۰ ضربات پائی جاتی ہین۔

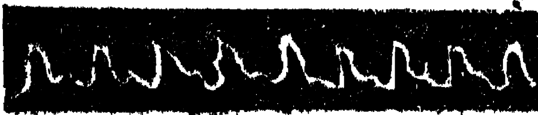


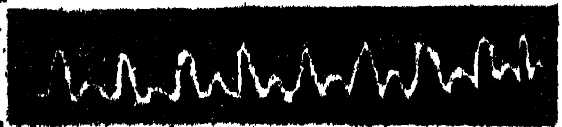
تصویر نمبر ۸ جو اصل حالت صحت کی مطابق ہے

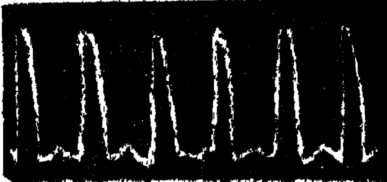


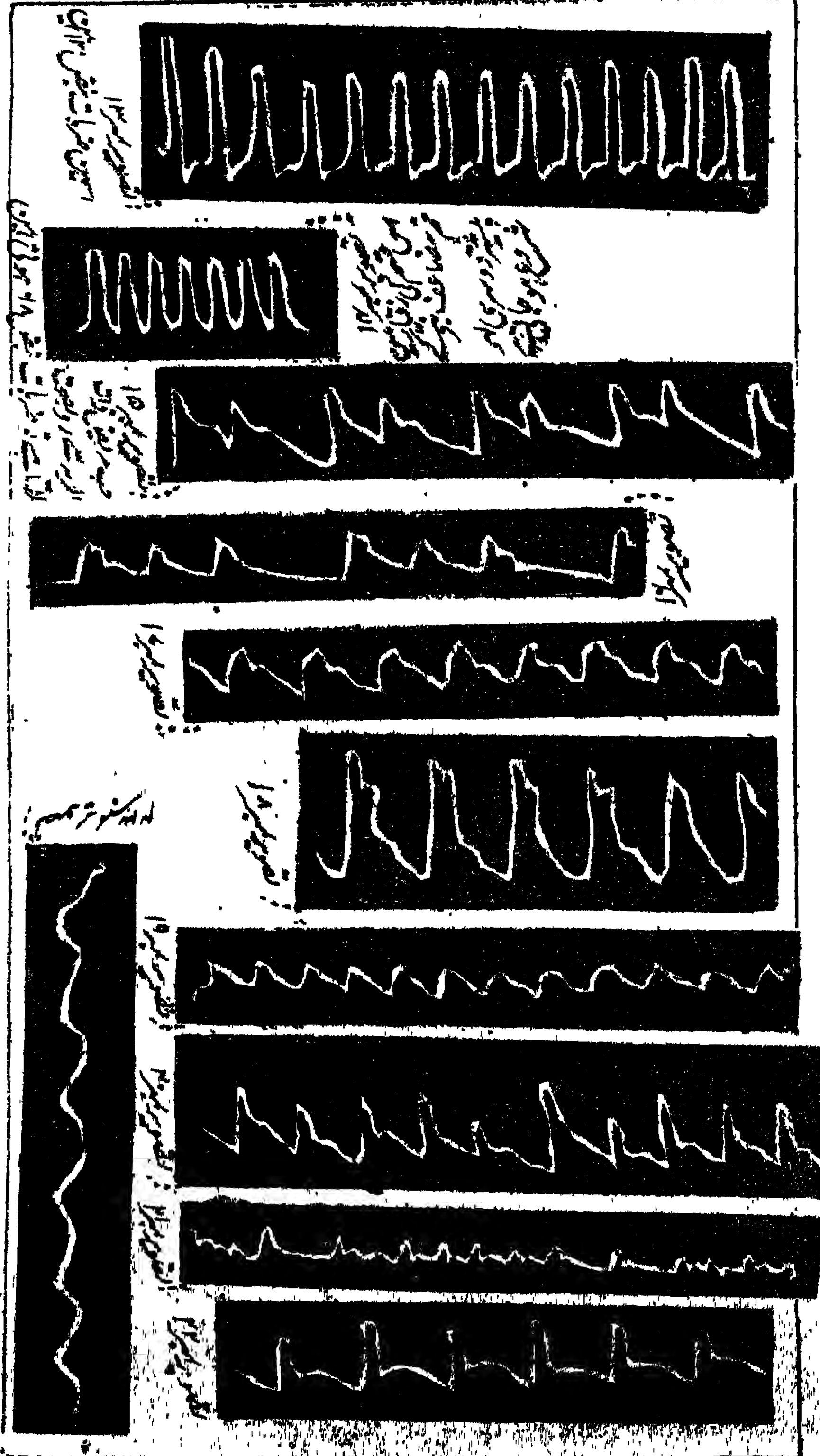


تصویر نمبر ۹ الف کی لہرین بہت دباؤ کی وجہ سے خم مضاعف بہت کم نظر آتا ہے اور کمی دباؤ کی وجہ سے لہر ب مین بنسبت الف کی اور لہر ج مین بنسبت ب کی خم مضاعف زیادہ نمایان ہے جب دباؤ بہت دیا جاوے تو خم مضاعف کم ہو جاتا ہے اور لہر کی اونچائی بھی گھٹ جاتی ہے یعنی بلکہ متصاعدہ چھوٹی ہو جاتی ہے اور اخیر کی لکیر نرم ہو جاتی ہے جیسا کہ لہر د اور ھ سے نمایان ہے۔









کو گرم پانی مین نہلا کر خون کی تر دق شعریہ کو ستہزو کیا جاوے تو آلہ موصوفہ لگانے سے
منتر لکیرین اکثر تین خم پائے جاتے ہین ہونگے۔ عظم القلب کی صورت مین متصاعدہ لکیر قریباً لہری ہوتی
ہے اور نوک تیز دل کی کمزوری مین اکثر متصاعدہ لکیر ترچھی ہوتی ہے اور خم کی نوک گول پائی جاتی ہے
اگر اورطہ کے کواڑون مین کاوٹ پائی جاوے جس سے خون کی رفتار بخوبی نہین ہوسکتی تو نبض
کے متصاعدہ لمبے ہونے سے جدول متصاعدہ بہت ترچھی پائی جاویگی اور چوٹی گول بسبب اسکے کہ یہ کیفیت
تنگ کی بیماری ہے اور اورطہ کا خون بائین بطن قلب مین واپس آجاوے تو جدول متصاعدہ قریباً
سیدھی اور خم کے نشانات تیز ہونگے۔ بائین اذن اور بطن قلب کے کواڑون مین جب کوئی بیماری لاحق
ہوجاتی ہے تو نبض کی جداول ہمیشہ ناہموار اور متصاعدہ ہوا کرتی ہین اور اورطہ کی ایسی بیماریون
مین جدول متصاعدہ سیدھی اور چوٹی گول پائی جاتی ہے اور اترا ؤکی لکیر مین کسی قسم کا خم نہین ہوتا

فصل دہم علامات متعلقہ آلات البول

قارورہ کی کیفیت حالت صحت و
مرض مین اور اسکے متعلق جمیع مسایل و قواعد کا مفصل و مشرح بیان تو ہمیری کتاب
معمول احمدیہ مین ملے گا جو فن جراحی مین ہے لیکن مجملاً و مختصراً کچھہ بیان یہی لکھا جاتا ہے تاکہ
کتاب ناقص نہ رہجائے **قارورہ** واضح ہو کہ قارورہ اوس شیشہ کو کہتے ہین جو مثانہ کی صورت پر بنایا
جاتا ہے اور جسمین پیشاب بھر کر طبیب کو دکھایا جاتا ہے مجازاً اسکو پیشاب کے معنو ن مین استعمال کرتے ہین
حالت صحت مین پیشاب صاف شفاف بے رنگ یا قدرے زردی مایل کہربائی رنگ ذایقہ مین نمکین اور
غذا کے بعد کھاری ہوتا ہے تازہ پیشاب مین ایک خاص قسم کی بو بنفشہ کی مانند پائی جاتی ہے
تازہ پیشاب کو برتن مین رکھنے سے کوئی چیز تہ نشین نہین ہوتی اور جسمی حرارت کی موجودگی سے
نہ رنگت مین تبدیلی آتی ہے اور نہ تیزابی اجزا تہ نشین ہوتے ہین اور نہ کیمیائی عمل سے منجمد ہوکر علیحدہ
ہوتی ہین مگر کچھہ عرصہ کے بعد پیشاب ترش ہوجاتا ہے جسمین خفیف تیزابی کیفیت آجاتی ہے
بلغمی رطوبت کا ایک ہلکا طبق برتن کے پیندے سے بہم ہوجاتا ہے اگر پیشاب کو ایک دو روز رکھا
جاوے تو لعاب سی شئے تہ نشین ہوتی ہے جسمین شحانی حامض یورک اسیڈ کی قلمین علیحدہ
دکھائی دیتی ہین اور قلماریادہ کا طبق برتن کے پیندے اور اطراف پر جم جاتا ہے اور بہت دیر تک
رکھنے سے پیشاب سڑجاتا ہے جسمین بدبو دار نشادری کیفیت پائی جاتی ہے اگر کچھہ اور بھی زیادہ عرصہ

ثابت کہا جاوے تو اوسپر نیلے رنگ کی سیاہی مائل جھاگ آجاتی ہے آدمی اور کل گوشت خور حیوانات کے پیشاب میں تیزابی کیفیت اور گھاس پات کھانے والے جانوروں کے پیشاب میں کھاری پن کی کیفیت کا مادہ زیادہ پایا جاتا ہے پیشاب کے کوائف اور اوسکے اوزان متناسبہ آلہ مقیاس البول (یورینا میٹر) کے ذریعہ سے بخوبی معلوم ہوسکتے ہیں پیشاب کی کیفیت امتحانی کاغذ سے بھی معلوم ہوسکتی ہے - یہہ کاغذ ہلدی یا نیلے نباتی رنگ سے رنگا جاتا ہے - اگر مشکوک پیشاب میں زرد کاغذ ڈالنے سے کاغذ کا رنگ بھورا سرخی مائل ہوجاوے تو پیشاب میں کھاری پن کی کیفیت پائی جاویگی اگر کاغذ کے خشک ہوجانے کے بعد رنگ اوڑجاوے تو نوسادر کا کھار تصور کرنا چاہیئے اگر خشک ہونے کے بعد رنگ قایم رہے تو کسی اور کھاری شے کی کیفیت تصور کریں اگر پیشاب میں نیلا کاغذ ڈالنے سے کاغذ سرخ ہوجاوے تو حموضات کی تیزابی کیفیت کی زیادتی تصور کریں مگر اس بات کا ضرور خیال رکہیں کہ امتحان کے وقت مشکوک پیشاب کو بہت صاف گلاس یا چینی کے برتن یا قارورہ کے شیشہ میں لیں کیونکہ میلے برتن میں پیشاب کے بہت جلد سڑ جانے کا اندیشہ ہوتا ہے اور پیشہ کا شیشہ وغیرہ برتن مستعملہ ہی ہو کیونکہ سابقہ پیشاب کے تہوڑے اثر سے بھی تازہ پیشاب جلد تر خراب ہوجاتا اور سڑجاتا ہے۔ **اجزاے پیشاب** پیشاب کی ماہیت میں دو قسم کے اجزا پائے جاتے ہیں **اول** حیوانی و نباتی اجزا (آرگینک) جسمیں شخاخیہ (شخاخی حامض (ہائی پیورک) اجزاے نوشادر (تیزاب لکٹک امونیا) تہوڑی سی کریٹین اور کریانین پائے جاتے ہیں **دوم** معدنی اشیا کے اجزا (ان آرگینک) جنمیں سجی چونا کہار اور چونے کے ہمراہ تیزاب نمکیہ تیزاب گندہک تیزاب نمک نوری حامض فاسفورک (فاسفورک ایسڈ) اور بہت تہوڑی مقدار میں سلیکا بھی پایا جاتا ہے۔ ان ہر دو اقسام کے علاوہ مثانہ کے لعابی رسوب اور تہوڑی کیسے بھی پیشاب میں پائے جاتے ہیں عمر۔ وقت اکل شرب اور ورزش کے اختلاف سے پیشاب کے پانی کی مقدار اور خشک اجزا میں اسقدر فرق پڑجاتا ہے کہ ان اجزا کی ٹہیک مقدار معلوم نہیں ہوسکتی مرد عورت کے پیشاب میں بھی ان اجزا کی مقدار مختلف ہوتی ہے۔ **کوائف مختلفہ** پیشاب کے ذریعہ سے تمام جسم خصوصاً آلات البول کے امراض کا کل حال بخوبی معلوم ہوسکتا ہے اسلئے امراض پیشاب کی کیفیت دریافت کرنے کے واسطے ا

حالات کو بخوبی مدنظر رکھیں **اول** طریق خروج بول۔ پیشاب صحت کی حالت میں دھار باندھ کر آتا ہے اور کسی طرح کا رکاو نہیں ہوتا لیکن بیماری میں رک رک کر آتا ہے یا بند ہو جاتا ہے **دوم** مقدار بول۔ سردی میں بہ نسبت گرمی کی اور مرطوب ہوا میں بہ نسبت خشک ہوا کی اور صبح کو بہ نسبت شام کی اور رات کو بہ نسبت دن کی اور بعض سیال اشیا کے استعمال سے بھی زیادہ خارج ہوتا ہے۔ امراض آلات البول میں مقدار بول میں کمی بیشی ہو جاتی ہے **سوم** وزن تناسبہ۔ عمر۔ موسم۔ قسم غذا۔ جنسیت۔ جسم میں کیمیائی تبدیلی اور بیماری کے وقوع سے پیشاب کے وزن تناسبہ میں فرق آجاتا ہے **چہارم** رنگ قارورہ۔ پانی پینے کے بعد عصبی امراض کمی خون۔ ہیضہ۔ بادگولہ۔ مرگی۔ مزمن امراض گردہ۔ ذیابیطس میں پیشاب کی رنگت پھیکی یا سفید صاف بیرنگ ہوتی ہے۔ پیاس سینہ اور اسہال کی حالت میں پیشاب سرخی مائل ہو جاتا ہے۔ لعابی مواد اور نوری اجزا کی آمیزش سے دودھ کی مانند سفید آتا ہے۔ اسی طرح دوسرے امراض میں پیشاب کا رنگ بدلتا رہتا ہے۔ تبدیل رنگت میں بعض اغذیہ کے اثر کو بھی دخل ہے **پنجم** بوئے پیشاب۔ جب تازہ پیشاب میں بنفشہ کی سی بو آتی ہے اور سرد ہو جانے پر بے بو ہو جاتا ہے اگر مثانہ مفلوج ہو یا بول میں پیپ آمیز ہو تو سڑی ہوئی بو آتی ہے۔ اعصابی امراض میں پیشاب خوشبودار ہوتا ہے اور امراض گردہ میں مچھلی کی سی بو آتی ہے ذیابیطس میں مٹھاس کی بو آتی ہے۔ لہسن بھنگ روغن تارپین کے کھانے سے انہی چیزوں کی بو آتی ہے **ششم** قوام قارورہ۔ مردوں کا پیشاب عورتوں کی نسبت گاڑھا ہوتا ہے اور یہ کیفیت عہد طفلی سے جوانی تک بڑھتی جاتی ہے بڑھاپے میں رقیق ہو جاتا ہے۔ موسم گرما زیادہ محنت ورزش پسینے کی کثرت حیوانی غذا کے زیادہ استعمال سے اور [illegible] سے خواب میں پیشاب گاڑھا ہوتا ہے اس کے برخلاف صورتوں میں رقیق اور صبح کو بعد بیداری کے اوسط درجہ کا **ہفتم** حرارت۔ تازہ پیشاب میں جسم کی حرارت کے موافق ہوتی ہے اور سرد ہونے پر دور ہو جاتی ہے **ہشتم** ذائقہ۔ ذیابیطس میں شیریں ہوتا ہے۔ شدید درد مفاصل میں تیزابی فالج مثانہ۔ اعضائے رئیسہ کی کمزوری اور کھاری اشیا کے کھانے سے کھاری ہو جاتا ہے **نہم** رسوب۔ پیشاب کے رسوب اور تہ نشین کئی طرح کے ہوتے ہیں بعض ایسے ہیں جو حرارت غریزی کی وجہ سے پیشاب کے اندر حل ہو کر بہتے ہیں اور خروج بول کے بعد سردی کے سبب سے فوراً منجمد ہو جاتے ہیں اور بعض قشور اور پیپ کے اجزا سے بہ سبب

غیر محلل ہوتے ہین مگر خارج ہونے کے بعد سردی لگنے سے فورًا جم جاتے ہین اور بعض انمین سے
وہ ہین کہ جب کچھ عرصہ کے بعد انمین کیمیائی تغیرات واقع ہوتے ہین تو چند اجزا تہ نشین ہوجاتے
چنانچہ شخاخیہ کے تبدیل سے نوسادر (امونیا) کے اجزا تہ نشین ہوتے ہین یہہ رسوبی اجزا جو
کثیر الوقوع ہین ۵ اقسم کے ہین اول **رسوب شخاخیہ** (یوریا) یہہ ایک ثقیل قلمدار بیرنگ
چیز ہے مزہ مین نمکین قدرے تلخ اور شورہ کی مانند سرد ہوتی ہے۔ تیزاب اور کھاری عرقیات کے
ملانے اور نیز حرارت سے متفرق الاجزا ہوجاتی ہے اور اسکی کیمیائی ترکیب مین حموضیہ شورجیہ
فحمیہ ہر ایک دو حصہ اور مائیہ ۴ حصے ہوتے ہین اگر صحت کی حالت مین مختلف قسم کی غذا کھائی
جاوے تو شخاخیہ بقدر ڈہائی تولہ روزمرہ پیشاب کے ہمراہ خارج ہوتی ہے اور نباتی غذا کی کھانے
سے تخمینًا ساڑہے چار تولہ اور حیوانی غذا کے استعمال سے تخمینًا سات تولہ محنت مشقت مین
اس سے بہی زاید۔ غرض جسم کے جسقدر شورجیہ اجزا خارج ہوتے ہین اوسیقدر شخاخیہ زیادہ
پائی جاتی ہے۔ بچون مین کیمیائی تبدلات کے جلد جلد ہوجانے سے شورجیہ اشیا کے اجزا متفرق
ہوتے رہتے ہین اسلئے انکے پیشاب مین بنسبت جوانون اور بوڑہون کی شخاخیہ زیادہ مقدار
مین پائی جاتی ہے اور مرد کے پیشاب مین عورت کی نسبت زیادہ۔ فربہی جسم۔ فکر شدت بخار سوزشی
امراض ذیابیطس وجع مفاصل مین بہی بکثرت خارج ہوتی ہے اور برخلاف اسکے صغر کبر سن
استسقا مرگی اور امراض گردہ مین شخاخیہ اجزا بہت کم خارج ہوتے ہین **دوم رسوب شخاخی
حامض** (یورک ایسڈ) بعض حالات مین پیشاب کا ذائقہ کھاری اور بعض اوقات ترش ہوتا ہے
اور پیشاب کے ترش مادہ کو شخاخیہ یعنی پیشاب سے منسوب کرکے شخاخی حامض کہتے ہین اسمین حموضیت
بہ نسبت شخاخیہ کی زیادہ ہوتی ہے۔ اگر گردہ کے مقام قصبا یا نالی برنج یا مثانہ مین پیشاب سے جدا
ہوجاوے تو ریگ جمع ہوکر پتہری بنجاتی ہے اور حالت صحت مین شب و روز کے پیشاب مین بمقدار
اوسط ۴ سرخ ہمیشہ خارج ہوتی رہتی ہے۔ نقرس وجع مفاصل نقصان فعل جگر اور ثقیل وحیوانی غذا
کی کثرت استعمال سے اسقدر خارج ہوتی ہے کہ پیشاب کے ظرف کے پیندے یا کنارون پر سرخ رنگ کے
ذرہ ریت کے طور پر جم جاتی ہے بعض اوقات سرخ یا زرد رنگ کی ریگ یا کنکر بیمار کے پیشاب
خارج ہوتی ہے بخار اور سوزشی امراض اور عظم الطحال مین زیادہ ہوتی ہے قلت الدم ذیابیطس

اور ہر ایک قسم کے تیزین امراض اور نباتی غذا کے استعمال میں بہت کم مقدار میں پائی جاتی ہے
سوم رسوب شحاحی نوسادر اگین (یوریٹ آف امونیا) اس قسم کے رسوب تندرست
آدمی کے گرم پیشاب میں حل ہو جانے کے بعد بے معلوم ہوتے ہیں مگر سرد ہو جانے پر پیشاب کے
برتن کے کناروں پر سفید داغ کی طرح نظر آتے ہیں ثقیل غذا زیادہ کھانے اور پسینا زیادہ آنے
اور سیال اشیا کے کم استعمال سے پیشاب گاڑھا اور قلیل المقدار خارج ہوتا ہے جس میں شحاحی نوسادر اگین
بکثرت جمتا ہے اور سرد موسم میں بھی بلا لحاظ رقت و غلظت کے پیشاب زیادہ جمتا ہے جس سے
پیشاب لیسدار ہو جاتا ہے اور پیشاب ڈالنے سے منجمد اور گرم کرنے سے حل ہو جاتا ہے حالت عرق کی
کمزوری اور بدہضمی میں منجمد نوسادر کا رنگ پھیکا اور بخار و وجع المفاصل میں سرخ اور سل و امراض جگر
میں زرد ہوتا ہے۔ اگر وجع المفاصل کو آرام ہو جاوے اور اجزا کم یا بالکل خارج نہوں تو جان لینا چاہئے
کہ کسی دوسرے عضو میں مرض نے رخ کیا ہے **چہارم رسوب تیزاب ہامی یورک** اگرچہ اس قسم کا
تیزاب گھوڑے بیل وغیرہ محنت کش چوپایوں کے پیشاب میں زیادہ پایا جاتا ہے مگر سیر تلخ یا دام اور
لوبان وغیرہ نباتی اشیا کے زیادہ استعمال کرنے والے اشخاص کے پیشاب میں بھی کم و بیش ہوا کرتا ہے بعض
اوقات شورے جیسے اجزا کے زیادہ تحلیل و تبدیل ہونے سے بھی پیدا ہو کر پیشاب کی راہ خارج ہوتا ہے بخار
التہاب الکبد اور ہیضہ میں بھی بکثرت پیدا ہو کر خارج ہوتا ہے یرقان میں بالکل نہیں ہوتا گرم پانی
میں حل ہو جاتا ہے۔ اکثر صفر و کم ہوتا ہے بلکہ چونا سجی کے ہمراہ پایا جاتا ہے اگر اس قسم کا پیشاب متعفن
ہو جاوے تو کیفیت لوبان میں تبدیل ہو جاتا ہے **پنجم رسوب مخاطی قشور** (ڈیسکس ایپتھیلیم)
اس قسم کا رسوب آلات البول کے مخاطی پرت کی سوزش سوزش غدہ قدامیہ اور پتھری وغیرہ
پیشاب میں زیادہ پایا جاتا ہے۔ یہ میلا زرد رنگ کا لیسدار رسوب تہنشین نہیں ہوتا بلکہ پیشاب کے
اوپر ابر کی طرح تیرتا پھرتا ہے اور ہلانے سے پیشاب گدلا ہو جاتا ہے **ششم رسوب کلسیہ
ریباس آگین** (آگزالٹ آف لائم) یہ کلس یعنی چونہ اور ریباس حامض (آگزالک ایسڈ) کا مرکب ہے
ریباس ترش پتیا یوں کو کہتے ہیں جو اکثر مرطوب زمینوں میں خود رو ہوتی ہے اسکا ذائقہ ترش ہوتا ہے
یہ نمک سفید رنگ چمکدار دانوں کی شکل میں ہوتا ہے۔ بدہضمی سوزش جگر حدبہ اور تپ محرقہ سے
نجات پانے کے بعد خنازیری مزاج کے بچوں میں کبھی ہیضہ سے صحت پانے کے بعد پیشاب کے

ہمراہ زیادہ خارج ہوتا ہے جب نقرس اور امراض آلات تنفس میں خون اچھی طرح صاف نہیں ہوتا ہے
تو شحم اتی جامضی اور تیزاب تحمیض کی تبدیلی نمک مذکور میں ہو جاتی ہے - پیاز ریوند چینی بینگن وغیرہ کھانے اور
تخمہ و ضعف معدہ کھانے سے اس نمک کی باریک باریک ہشت پہلو نہایت چھوٹی قلمیں پیشاب میں
پائی جاتی ہیں حالت صحت کے پیشاب میں یہ رسوب قلیل المقدار ہوتے ہیں مگر بہ نسبت بوڑھوں کی
بچوں کے پیشاب میں خصوصاً جو پتھری کی بیماری میں مبتلا ہوں زیادہ پائے جاتے ہیں پیشاب
کا رنگ ہمیشہ سبزی مائل یا گہرا کہربائی تیزابی کیفیت میں ہوتا ہے جسکی سطح پر ایک سفید ابر کی مانند
جم جاتی ہے اور سطح مذکور پر کہیں کہیں چمکدار نقطے بھی نظر آتے ہیں **ہفتم رسوب بیضیہ**
(البیومن) انڈے کی سفیدی کو انگریزی میں البیومن کہتے ہیں یہ نام لاطینی لفظ (البس) سے
ماخوذ ہے - البیومن جسم کے مختلف حصوں میں خصوصاً آب خون (سیرم) میں بکثرت ہوتا ہے
اور قلب شش جگر کے امراض میں رسوب بیضیہ بقدر ۲ حصہ پیشاب کے فی ہزار حصہ میں پائے جاتے
ہیں جب اس قسم کے رسوب کچھ عرصہ تک پیشاب میں پائے جاویں تو مرض گردہ کے حدوث کا احتمال
ہوتا ہے خون کی خرابی اور اوسکی رقت یا پیپ یا خون نفاس یا منی کے زیادہ خارج ہونے یا رحم اور مثانہ
اور نایزہ کے امراض میں رسوب کو بہ زیادہ خارج ہوتے ہیں **ہشتم خون** (بلڈ) گردہ میں شدید اجتماع
خون - سوزش مرض سنگ مثانہ اور سرطان وغیرہ امراض آلات البول کے کسی مقام پر ہونے سے نایزہ کی
راہ خون نکل سکتا ہے لیکن گردہ سے نکلا ہوا خون پیشاب میں بخوبی آمیز ہوتا ہے جس سے پیشاب کا
رنگ دھوئیں کی طرح ہوتا ہے اگر پیشاب میں خون کی مقدار کم ہو تو چائے کے ہلکے رنگ پر ہوتا ہے
اور زیادتی میں پورٹ وائن کے ہم رنگ اور بہت ہی زیادتی میں خون کے رنگ کا **نہم رسوب پیپ**
یہ گردہ یا مثانہ یا نایزہ کی سوزش میں پیدا ہوکر پیشاب کے ہمراہ خارج ہوتا ہے پیشاب گدلا ہوتا
ہے جب کچھ عرصہ کے بعد پیپ تہ نشین ہو جاتی ہے تو زرد و سبزی مائل یا سفید رنگ کی دکھائی دیتی ہے
اور ہلانے سے پیپ ملی ہوئی معلوم ہوتی ہے اور ٹھیرانے سے پھر جم جاتی ہے اس قسم کی پیشاب
کیفیت تیزابی اور خاص قسم کی بو پائی جاتی ہے **دہم صفرا** (بائیل) جب پتہ کی نالی کے مسدود
ہو جانے سے جگر کا صفرا امعا میں نہ آوے تو خون میں جذب ہوکر فضول اشیا کی طرح گردہ کی راہ
سے خارج ہوتا ہے - اگرچہ بحالت صحت موسم گرما میں بھی قلیل المقدار صفرا پیشاب کے ہمراہ خارج

ہوتا ہے لیکن چیچک سرخ بخار سنجار زرچہ ذات الریہ۔ شدید سوزش جگر۔ صغر جگر اور یرقان
کے مریضوں کے پیشاب میں بکثرت پایا جاتا ہے جس سے پیشاب کا رنگ زرد سیاہ یا مائل بسیاہی ہوتا ہے
یہاں تک کہ سفید کپڑا اسمیں ڈبوئیں تو وہ بھی زرد ہو جاتا ہے **یازدہم شکر** حالت صحت کے
پیشاب میں شکر کی مقدار بہت ہی تھوڑی خارج ہوتی ہے مگر جبکہ شکر یا نشاستہ دار شے زیادہ کھائی جائے
تو پیشاب کے ہمراہ زیادہ خارج ہوتی ہے دماغی محنت سے بھی شکر کی مقدار زیادہ ہوتی ہے مرض
ذیابیطس کے پیشاب میں انگوری شکر کثیر المقدار ملتی ہے جو گنے کی شکر سے کم شیریں ہوتی ہے اور
پانی میں کم حل ہونے والی ہے مگر ڈیڑھ حصہ سرد پانی میں اسکا ایک حصہ حل ہو جاتا ہے اور
شکر آمیز پیشاب کا رنگ پھیکا نظر آتا ہے اور بہت دیر تک رکھنے سے نہیں سڑتا اگر گرم جگہ پر
پیشاب کو کئی روز رکھا جاوے تو اوسکے اوپر سفید جھاگ آجاتی ہے اس شکر کا [illegible] خوردبین
کے ذریعہ مختلف نظر آتی ہیں **دوازدہم سلولی رسوب** یہ رسوب ٹیوب کاسٹ یعنی گردہ کے
بعض امراض میں بوقت خروج مائیت خون [illegible] گردہ کے اندر جم کر باریک یا موٹی نالیوں کے
ڈھلے ہوئے سانچے بن جاتے ہیں اور رسوب کے ٹکڑوں کی طرح پیشاب کے ہمراہ مجتمع ہو [illegible]
خارج ہوتے ہیں اگر قلیل المقدار ہوں تو [illegible] پیشاب [illegible]
ہوبہو ڈھلے ہوئے سانچے مختلف ہوتے ہیں یعنی (الف) رسوب قالب قشری (اپی تھیلیل کاسٹ)
(ب) رسوب قالب حبوبی (گرانیولر کاسٹ) (ج) رسوب قالب مومی (د) رسوب قالب خون
سیزدہم کیلوسی رسوب (کائل) اس قسم کے پیشاب کا رنگ سفید دودھ کی مانند اور
قدرے خون کی آمیزش سے اودے رنگ کا ہوتا ہے اگر اسمیں ایتھر ملایا جاوے تو شفاف ہو جاتا ہے
اور تھوڑی دیر تک رکھنے سے فالودہ کی طرح جم جاتا ہے جیسے بالائی کی طرح ایک شے نمایاں ہوتی ہے
اسمیں چربی اور بیضیہ کی مقدار زیادہ ہوتی ہے **چہاردہم مثانیہ رسوب** سسٹین یعنی [illegible]
مزاج کے پیشاب میں شخاخی نوسادر گین کی مانند تہ نشین قلمیں پائی جاتی ہیں جو گرم پانی میں
حل نہیں ہوتیں مگر نوسادر کے ڈالنے سے جلد اور کسی معدنی تیزاب کے ملانے سے بتدریج حل
ہو جاتی ہیں اور تیزاب سرکہ کے ملانے سے منجمد ہو جاتی ہیں اس قسم کی شے کو لاطینی زبان میں
سسٹین کہتے ہیں اور اسمیں کئی قسم کی خمیریں ہوتی ہیں جو سسٹنس یعنی مثانہ سے منسوب

منسوب کی گئی ہیں جس پیشاب میں مثانیہ رسوب پائے جاتے ہیں وہ گدلا اور سبز زرد
ہوتا ہے اوسمین بو بسد انگلاب کی سی اور خفیف تیزابی کیفیت پائی جاتی ہے **پانی**
ہی ویسمین کبھی ایسا ہی ہوتا ہے کہ جب انزال کے بعد پیشاب آتا ہے تو نائیزہ میں جو
ملی ہوتی ہے وہ اس پیشاب کے ساتھ ڈھلکر مل جاتی ہے **علاوہ** کوائف مذکورہ کے
ہیں کبھی اور خارجی چیزیں بھی پائی جاتی ہیں مثلاً روئی کا ریشہ بال۔ پر۔ سن کا ریشہ ہوا کا
روغنی کیسہ۔ نشاستہ گندم۔ نشاستہ آلو۔ نباتی ساخت۔ نشاستہ برنج۔ عضلاتی ریشہ

پیشاب کا امتحان۔ ٹھیک امتحان تو آلہ خوردبین یا تیزابوں کے ذریعہ ہوتا ہے
جسکی مفصل کیفیت میری **کتاب معمول احمدیہ** میں پاؤگے لیکن ایک تیز نظر آدمی جسکی
قوت فیصلہ صحیح ہو اور خطا نکرے صرف قوت نظری سے ہی پیشاب کی یہ ایک کیفیت
تمیز کر سکتا ہے بشرطیکہ مندرجہ ذیل قواعد کو زیر نظر رکھے **اگر** پیشاب کا درد قلموں کی شکل
تو اوسمین کھار یا ترشی کی کیفیت پائی جاتی ہے **اگر** تہہٹ سفید سفوف کے طور پر ہو تو
کلسیہ نوراگین (فاسفیٹ آف لایم) کی موجودگی تصور کریں **اگر** درد کی رنگت اودی
ترش ہوگا جسمیں شخاخیہ اور نوری نوسادراگین کے اجزا موجود ہونگے **اگر** درد زردی مائل
یا بھوری رنگت پر تو شخاخیہ نوسادراگین (یوریٹ آف امونیا) یعنی بحی اور یورے کی موجودگی
پیشاب میں ثابت ہوگی **اور** پیشاب کے درد کی بھوری رنگت اور سرخی مائل ہو یہ شخاخ اگین یوریٹ آف
سوڈا کی موجودگی پر دال ہے **اگر** پیشاب کا درد سرخ قلموں کی شکل پر ہو تو اوسمین شخاخی حامض
کی ترشی زیادہ پائی جاتی ہے **اور** پیشاب میں خون کے ذرات۔ پیپ و بلغم بھی پائے جاتے ہیں
جنکی شناخت کی آسان ترکیب یہہ ہے کہ قارورہ کو ملا کر قدرے آنچ دیں اگر اس سے درد حل ہوجائے
تو کھاری اجزا شخاخی نوسادراگین کے پائے جائینگے۔ اگر یہی قارورہ گرم کرنے سے گدلا ہوجائے
تو علاوہ اجزائے مذکورہ کے پیشاب میں پیپ و بلغمی مواد کی آمیزش بھی ضرور ہوگی جسمیں اس طرح فرق
کیا جاتا ہے کہ قارورہ میں تیزاب نمک ملا دیں اس سے نوریہ کے اجزا حل ہوجائینگے اور پیپ و بلغم
ویسی ہی قایم رہے گی **اور** جس پیشاب میں نوریہ شخاخیہ کی آمیزش ہوتی ہے وہ گرم کرنے سے
پہلے صاف اور پھر گدلا ہوجاتا ہے

فصل دوازدہم علامات متعلقہ آلات تناسل

چونکہ عورت اور مرد کے اعضائے مخصوصہ اور ان کے امراض میں بہت فرق ہے اسلئے دونوں
کا علیحدہ علیحدہ بیان کیا جاتا ہے **علامات متعلقہ ذکور** صحت کی صورت میں قضیب اور خصیتین
کا نشو ونما خاص اندازہ پر ہوا کرتا ہے اور فوطوں کے سکڑے رہنے سے جیسے کہ کھچ جاتی ہیں قضیب پر بار بار
خارش اور خیزش ہونے سے احتمال پتھری کا ہوتا ہے۔ گردہ مثانہ اور نایزہ کی سوزش سوزاک امراض
نخاع تا پہین اور ذراریح کی کثرت استعمال مرگی کی نوبت ہیجانی کمزوری۔ ذیابیطس اور شدید امراض
کے ابتدائی درجہ میں ہی خیزش قضیب و رشوے سے ہوتی ہے۔ کثرت جماع اور جلق کے خراب نتائج سے
قضیب ٹیڑھا ہو جاتا ہے فوطے ڈھیلے ہو جاتے ہیں اور خصیے لٹک پڑتے ہیں اور قوت باہ کم یا زائل ہو جاتی
ہے جلق کی بدعادت میں علاوہ ان قباحتوں کے بلا مباشرت خود بخود جریان منی ہونے لگتا ہے
یہانتک کہ بغیر خواب کے پاخانہ کے وقت کونتھنے۔ ذرا سا بیہودہ خیال کرنے۔ قضیب کو چھونے۔ گھوڑے پر
چڑھنے اور پیشاب کے بعد قدرے تندی ہو کر یا بغیر تندی کے بے اختیار پانی کی مانند پتلی منی نکل جاتی ہے
کبھی کبھی خون آمیز بھی خارج ہوتی ہے اور اسمیں منی کی بو نہیں پائی جاتی اور نہ کرم منی نظر آتے ہیں اگر
ہوں بھی تو غیر مکمل ہوتے ہیں اس جریان کے سبب سے کمزوری عصبی ناطاقتی مزاج چڑچڑا جسمانی و ذہنی
کاموں میں سستی قوت حافظہ میں کمی۔ خوف مایوسی۔ فتور قوت متخیلہ۔ قبض بدہضمی خفقان صرع۔ فالج دیوانگی
ضعف باہ۔ نامردی وغیرہ علامات نمایاں ہوتی ہیں ایک بار کی مجامعت سے صحیح الجسم جوان آدمی کی منی
تخمیناً سوا تولہ خارج ہوتی ہے جسمیں قریباً نصف حصہ اوعیہ منی کی رطوبت پائی جاتی ہے۔ شدید امراض
سے افاقہ کے بعد اور مجرد رہنے سے تین چار ہفتہ میں بلاتعین اوقات احتلام ہو جاتا ہے **منی**
جب منی پیدا ہو کر خصیتین سے خارج ہوتی ہے تو اسکے ساتھ اوعیہ منی۔ غدہ قدامیہ اور نایزہ کی
رطوبت بھی مل جاتی ہے۔ تندرست آدمی کی تازہ منی لیسدار نیم شفاف سپال ہوتی ہے جسمیں خاص
قسم کی بو تشکیف بال کی اور بدبودار لوتھڑے سے پائے جاتے ہیں مگر خارج ہونے کے بعد رقیق ہو جاتی ہے
اور سرد ہونے پر اسمیں سے اجزائے ارضی تہ نشین ہو جاتے ہیں جو خشک ہونے پر شفاف نشدی یا بلکل
اور سخت نظر آتے ہیں منی میں پانی کے علاوہ بڑاکسائیڈ آف پروٹین چونہ مگنیشیا۔ فاسفیٹ آف سوڈا
کلورائیڈ آف سوڈا و دیگر قسم کے نمکیات پائے جاتے ہیں اگر خوردبین کے ذریعہ سے منی کو ملاحظہ کیا
جاتا ہے تو اسمیں ایک قسم کے کرم (اسپرمٹوزوا) دم ہلانے مچھے کو سمٹتے اور لمبے کو تیرتے ہوئے

نظر آتے ہیں اگر عند الحرکت سامنے سے کوئی روک ہو تو ذی عقل حیوان کی طرح دوسری طرف ہٹ جاتے ہیں گرم پیشاب میں رکھنے سے بہت عرصہ تک زندہ رہ سکتے ہیں **علامات متعلقہ اناث** مردوں کی نسبت عورتوں کے اعضائے تناسل میں زیادہ بیماریاں پیدا ہوتی ہیں چنانچہ جوانی میں ۲۸ دن کے بعد بغیر درد اور تکلیف کے مہینے میں ایک دفعہ خون حیض سرخ سیاہی مائل اور جسم کے دوسرے خون کی نسبت ہلکا اور خاص قسم کی بو کا جاری ہوتا ہے اور تین دن کے بعد خود بخود بند ہو جاتا ہے اور منجمد نہیں ہوتا۔ پس حیض کی بے انتظامی سے کل عصبی امراض ظہور میں آتے ہیں چنانچہ جسم میں جب خون کم ہو جاتا ہے یا بہت ہی زیادہ ہوتا ہے تو حیض بند ہو جاتا ہے اور بعض اقسام کی دیوانگی میں بھی حیض بند ہو جاتا یا تکلیف سے آتا ہے جب خون حیض مقدار میں کم اور درد کے ساتھ آتا ہے یا خارج ہوتا ہوا یکبارگی بند ہو جاتا ہے تو اسے عسر الحیض کہتے ہیں اور زیادہ خارج ہونے کی حالت میں کثرت حیض۔ اگر دونوں عوارض کے مابین سفید رنگ کی رطوبت خارج ہو تو اسے سیلان الرحم (سفید پانی) کہتے ہیں وضع حمل کے بعد سرخ سفیدی مائل رطوبت نفاس برابر ۱۲ دن یا مہینے تک خارج ہوتی رہتی ہے

مقالہ چہارم تشخیص امراض (ڈائگنوسس)

طبیب کا مقدم اور پہلا فرض یہ ہے کہ زیر علاج مریض کے مرض کا خاص مقام اور حد و دمرض دریافت کرے اور درجات مرض۔ اصلیت مرض کے دریافت کرنے اور مفرد و مرکب امراض میں تمیز کرنے کی کوشش کرے تاکہ علاج میں آسانی ہو طالبان فن کی سہولت کے واسطے یہ مقالہ آٹھ فصلوں میں ختم کیا جاتا ہے **فصل اول عام تشخیص** بعض اطبا تشخیص علامات میں ایسے کامل ماہر ہوتے ہیں کہ مریض کی صورت دیکھتے ہی بیماری کی شدت و خفت و دیگر عوارض کو فوراً بھانپ جاتے ہیں مثلاً سل۔ ذات الریہ نفخ الریہ اور ورم کلیہ کے آثار مریض کے چہرے پر ایسے نمایاں ہوتے ہیں کہ سمجھدار طبیب ان امراض کی پوری پوری کیفیت معلوم کر لیتا ہے۔ گو بعض اوقات بڑے بڑے طبیب تشخیص مرض میں غلطی کر جاتے ہیں مگر حتی المقدور مرض کی اصلیت دریافت کرنے میں کوشش کرنی ضروری ہے۔ مقام ماؤف کی خاص جگہ۔ اصلیت مرض اور دریافت حدود مرض کے بغیر صرف

علامت تو دیا ہے کہ مرض کا نام رکھ لینا صریح غلطی ہے مثلاً آنسو بہنے وغیرہ کو مرض کا نام قرار دینا یا استسقا اور یرقان وغیرہ کسی ابتری علامت کو مستقل مرض قرار دینا اور اوسکی اصلیت کی طرف رجوع نکرنا طبیب کی شان سے بسا بعید ہے کیونکہ یہہ عوارض کہی امراض کی علامات ہین نہ مستقل امراض لہٰذا مرض کی اصل حقیقت دریافت کرنے مین کوشش کرنی چاہئے جس سے مرض کی خاص نوعیت شمولیت اعضاء اور اوسکے درجات وغیرہ مدارج پورے پورے حسب تشریح و افعال الاعضا تحقیق ہو جاوین چنانچہ پہلا مریض کا عام حال دریافت کرکے عضو ماؤف کی موجودہ علامت کو دیکھین پہر اسباب محرکہ مزاج جبلی خاصیت عادت اور عادات مریض سے واقف ہون۔ کیونکہ بعض آدمیون کی عادت ہوا کرتی ہے کہ صرف طبیب کی آزمائش کے واسطے کسی مرض کا نام پیش کر دیا کرتے ہین ورنہ اصل مین اونکو کوئی شکایت نہین ہوتی۔ بعض کے مزاج پر وہم غالب ہوتا ہے اور وہ ہر وقت اپنے تئین مریض خیال کرتے ہین اور فی الواقع اونمین سوا وہم کے کوئی مرض نہین ہوتا۔ پس جب مریض علاج کے واسطے پیش ہو تو صرف اوسکے بیان پر اعتماد کرکے علاج کے درپے نہو جائین بلکہ مریض کو تمام درد پر ہاتھ رکھوائین پہر تشخیص مرض کرین اگر دل کے مقام پر مریض ہاتھ رکھے تو دوران خون کے مقام اور آلات تنفس و دیگر اعضاء متعلقہ کا امتحان کرین ابتدا سے مرض اور مدت مرض کا حال مریض کی زبانی نہایت خوش خلقی سے معلوم کرین تاکہ غلطی کا احتمال نرہے۔ چونکہ بعض وہمی موروثی یا دیگر شرمناک امراض مین اخفا کو زیادہ پسند کرتے ہین اسلئے نرمی اور چاپلوسی سے کام نکالین اگر حال چلن بہی معلوم کیا جاسے تو بہت سی باتون مین پوری مدد مل سکتی ہے اگر مریض بیوقوف یا درشت خو ہو تو بہی نرمی سے کام لین اگر مریض بیہوشی کی حالت مین ہو تو اوسکے اقربا سے حال مریض و مرض دریافت کرین کہ یہہ بیماری کب سے اور کس طرح شروع ہوئی دفعتہً یا بتدریج۔ حاد ہے یا مزمن نوبت سے آتی ہے یا لازمی ہے۔ موروثی اور خاندانی عوارض کی بہی تحقیقات حاصل کرین شاید مہلک امراض مین یہہ بہی دریافت کرین کہ مریض کے والدین کس عارضہ سے اور کس عمر مین فوت ہوئے تھے اگر بچہ ہے تو اوسکے بہائی اور بہن کی بابت دریافت کرین حمی نوبتیہ۔ چیچک وجع مفاصل امراض شش وغیرہ مین معدہ اور امعا کے فعل کا حال دریافت کرین اور عورتون مین حیض کی بابت معلوم کرین اور سابقہ علاج کے

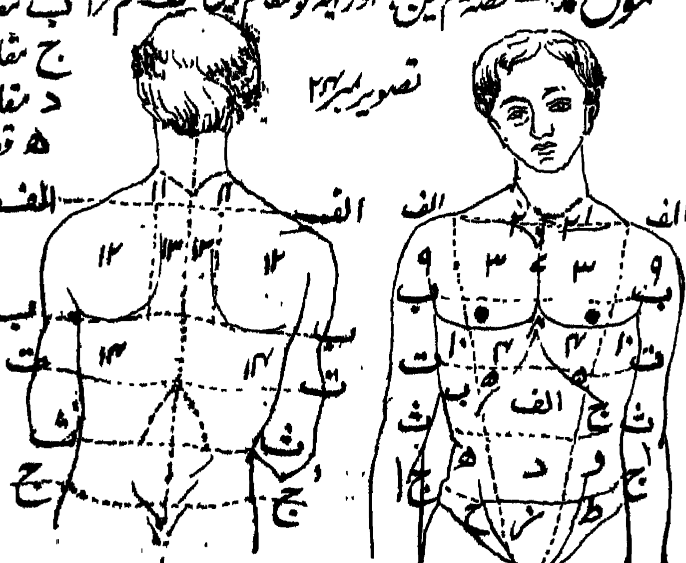
نفس لفقدان سے بھی واقفیت پیدا کرین سینہ مین وغیرہ آلات کے ذریعہ سے سینہ کا امتحان کرین اور قارورہ کو پہچانین ان سب باتون کے دریافت کرنے سے مریض کا اعتقاد طبیب کی لیاقت وشفقت پر زیادہ ہوجاویگا اور یہہ اعتقاد بہت جلد صحت حاصل کرنے مین خاطر خواہ مدد دیگا۔

فصل دوم تشخیص مخصوصہ (انٹیمیشن) مرض کی حالت مین مقام ماؤف کے علاوہ گرد و نواح کی ساخت مین بھی فرق آجاتا ہے اور اس قسم کی تبدیلیان صرف عضو ماؤف کے فعل ہی تک سے متعلق نہین بلکہ اوسکی ذاتی صفات کے تغیر سے وقوع مین آتی ہین چنانچہ جب مصمت عضو مین فرق آجانے کی وجہ سے متعلقہ طبیعی آوازین متغیر ہوجائین تو عضو کی اصلی ساخت مین تغیرات کا ہونا بخوبی پایا جاتا ہے بلکہ یہہ بھی معلوم ہوجاتا ہے کہ عضو ماؤف کسقدر اور کہان تک مرض مین مبتلا ہوگیا ہے پس امتحان سینہ اور شکم کے لیے پانچ فرضی خطوط کہینچے جاتے ہین تاکہ اندرونی اعضا کے امراض کی تشخیص مین سہولت ہو (دیکھو تصویر نمبر ۲۴ مندرجہ صفحہ ۹۹) اسمین پہلا خط الف الف عظم الترقوہ کے برابر ہے اور دوسرا خط ب ب حلمتی الثدی کے اوپر ڈیڑہ انچہ تیسرا خط ت ت غضروف الخنجری کی زیرین نوک کے برابر چوتھا خط ث ث سوین پسلی کی غضروف کے برابر پانچوان خط ج ج کولہے کی ہڈی کے بالائی کنارہ پر کہینچا گیا ہے اور دو سیدھے خط ح ح دائین بائین بن ران کے درمیانہ حصہ سے شروع ہوکر خط الف الف مین جا ملتے ہین اب ہر ایک مقام کی حدود اور اوسکے محصورہ اعضا کو دو قسم مین بیان کیا جاتا ہے **قسم اول حدود صدر** بجانب خلف فقرات جانبین مین اضلاع مقدم عظم القص نیچے کی طرف ڈایافرغما سمت فوق حیاتی اور گردن ہوتی ہے اس قسم کو چودہ مقامات مین بیان کیا جاتا ہے **مقام اول فوق الترقوہ** یہہ ایک سہ گوشہ وسعت ہے جسکے اندر قصبۃ الریہ نیچے عظم الترقوہ باہر اور اوپر فرضی خطوط ہین اور اوسکے اندر پھیپھڑے کا بالائی کنارہ شریان سباتی شریان اور ورید تحت الترقوہ ودجین وغیرہ اعضا پائے جاتے ہین **مقام دوم ترقوہ** یہہ ترقوہ کے درمیانی نصف حصہ کے نیچے ہے جسکے اندر بالائی حصہ ریہ اور دائین جانب کی وسعت مین شریان لا اسم لہ۔ بائین طرف شریان تحت الترقوہ اور شریان سباتی پائی جاتی ہین **مقام سوم تحت الترقوہ** یہہ چوگوشہ جگہ ہے جسکی اندرونی حد عظم القص باہر کی حد فرضی سیدھی لکیر اوپر عظم الترقوہ اور نیچے کی حد تیسری پسلی کا زیرین حصہ ہوتا ہے جسکے اندر بالائی حصہ ریہ اور عظم القص کے

پاس مجاری ہوا۔ دائین جانب عظم القص کے قریب بالائی ورید اجوف اور کچھ حصہ قوس اورطہ۔ بائین جانب مین شریان الریہ (پلمونری آرٹری) عظم القص کے نزدیک و تیسری پسلی کے مابین قاعدہ قلب پایا جاتا ہے **مقام چہارم الثدی** اوپر تیسری پسلی اور نیچے چھٹی پسلی کا وہ مقام جو غضروف خنجری سے چڑھتا ہے اندر عظم القص اور ڈیڑھ انچ حلمتی الثدی کے باہر اور بیرونی جانب کی فرضی لکیر سے محدود ہے۔ اسمین دائین جانب پھیپھڑے کا کل حصہ بالائی اور درمیانی مضغہ ریہ کے مابین کا شگاف جو چوتھی پسلی کے مقابل واقع ہے۔ درمیانی اور زیرین مضغہ ریہ کے مابین کا شگاف جو پانچوین پسلی کے مابین واقع ہے۔ عظم القص کے نزدیک تیسری پسلی سے لیکر پانچوین پسلی تک دائین اذن القلب اور دائین بطن القلب کا بالائی حصہ پایا جاتا ہے اور بائین مین پھیپھڑا چوتھی پسلی تک سیدھا بعدازان خمیدہ ہے جسمین دل کا کچھ حصہ چوتھی پسلی تک سیدھا بعدازان زیرین جانب کو جھک کر پانچوین پسلی تک پہونچتا ہے پھر اندر کی جانب رجوع کرتا ہوا چھٹی پسلی تک آتا ہے جسکے سبب سے دل کا زیرین حصہ پھیپھڑے سے پوشیدہ نہین رہتا۔ عظم القص کے نزدیک تیسری پسلی سے پانچوین تک دائین بطن القلب کا زیرین حصہ اور بایان اذن القلب و بطن القلب پایا جاتا ہے **مقام پنجم تحت الثدی** یہہ چھٹی پسلی سے بارہوین تک سمجھا جاتا ہے جسکے اندرونی جانب عظم القص بیرونی طرف فرضی لکیر۔ اوپر پانچوین اور چھٹی پسلی نیچے کا ذب پسلیون کا کنارہ ہوا کرتا ہے جسکے دائین جانب جگر اور زیرین حصہ ریہ۔ بائین طرف مین معدہ اور اگلا کنارہ طحال کا پایا جاتا ہے **مقام ششم فوق عظم القص** اسمین قصبۃ الریہ اور شریان لا اسم لہ پائی جاتی ہے **مقام ہفتم متوسط عظم القص** یہہ تیسری پسلی کے پاس ہے جسکے بائین جانب ورید لا اسم لہٗ متصعد حصہ قوس اورطہ اور شریان الریہ کے کواٹرا ور دوسری پسلی کے پاس کسیقدر قصبہ مع ہر دو شاخ اور پیچھے درمیانی حصہ پھیپھڑے کے اندرونی کنارے وغیرہ غشا پلیورے پائے جاتے ہین **مقام ہشتم تحت عظم القص** یہہ تیسری پسلی سے نیچے ہے جسمین زیادہ حصہ دائین بطن القلب اور جگر کا ہے بعض اوقات اسمین معدہ بھی پایا جاتا ہے۔ عظم القص کے درمیانی حصہ کے مقابل دل کے حمام التاجی اور حمام الثلثہ نامے کواٹریان پائی جاتی ہین **مقام نہم بغل** جسکے حدود بغل کی بالائی نوک سے مقام تحت الترقوہ کی زیرین آڑھی لکیرون تک سامنے مقام الثدی اور تحت الثدی کی لکیر فرض کی گئی ہے اور پیچھے عظم الشانہ کا اگلا کنارہ

ہوتا ہے اسمین بالائی حصہ ریہ اور مجاری الہوا ہر نکیل شعوب پائے جاتے ہین **مقام دہم تحت الغبل** یہ اوپر مقام الغبل اور بارہوین پسلی کے مابین محدود ہے جسکے داہنی جانب جگر اور بائین طرف طحال معدہ اور پھیپہڑے کی زیرین جانب کا کچہہ حصہ واقع ہے **مقام یازدہم حفرہ فوق الشوکیہ** (سوپرا سپائینس ریجن) یہہ وہ مقام ہے جو عظم شانہ حفرہ فوق الشوکیہ پر واقع ہوا ہے اسمین صرف بالائی حصہ ریہ کا رہتا ہے **دوازدہم مقام تحت حفرہ فوق الشوکیہ** اسمین صرف ریہ کا زیرین لوتہڑا ہوتا ہے **مقام سیزدہم وسط الکتف** عظم شانہ کے درونی کنارے اور پشت کی دوسرے مہرہ سے چھٹے مہرہ تک محدود ہے جسمین مجاری الہوا کسیقدر ریہ. بائین جانب مری اور محراب ورطہ کا اوترنے والا حصہ پایا جاتا ہے **چہاردہم مقام تحت الکتف** یہہ عظم شانہ کے زیرین گوشہ سے کاذب پسلیون تک ہوتا ہے اسمین پھیپہڑے کی بیس پائی جاتی ہے **قسم دوم حدود شکم** جوف شکم جسم کے تمام جوفون سے بڑا اور اوپر سے نیچے کی نسبت چوڑا اور عرض کی نسبت طول مین زیادہ ہے اسمین جگر طحال لبلبہ معدہ امعا گردہ وغیرہ اعضا پائے جاتے ہین جنکا مفصل بیان میری کتاب **معمول احمدیہ** کے حصہ سوم مین ہے اور یہہ نو مقام ہین الف مقام شرا شیفی

ب مقام مراق الیمین
ج مقام مراق الیسار
د مقام متوسط السرہ
ہ قطن الیمین
و مقام قطن الیسار
ز مقام تحت السرہ
ح مقام حرقف الیمین
ط مقام حرقف الیسار



ان تصویرون مین جہان جہان ہندسے دیئے گئے ہین اون مقامات کا نشان دیتے ہین جنکی وضاحت مینے چودہ مقامات کی سرخیون کی ذیل مین کی ہے - یہہ بات بہی ضرور یاد رکہنی چاہیئے کہ امتحان

تکلم کے وقت مریض کو چت لٹا کر کپڑے ہٹا دین شانے اور سر اونچا اور پانون سکیڑ کر رکھین اور مریض کو ہدایت کرین کہ گھبرائے نہین یا اسکے خیال کو دوسری طرف متوجہ کرین تاکہ شکم مین تناؤ نہ ہونے پاوے اسکے بعد ہاتھ سے ٹٹولین

فصل سوم تشخیص متعلقہ روئیت

بعض امراض مین خاص مقام کو اور بعض مین تمام جسم کو ملاحظہ کرنے کی ضرورت ہوا کرتی ہے لہذا ہم اس فصل کو دو قسم مین بیان کرتے ہین

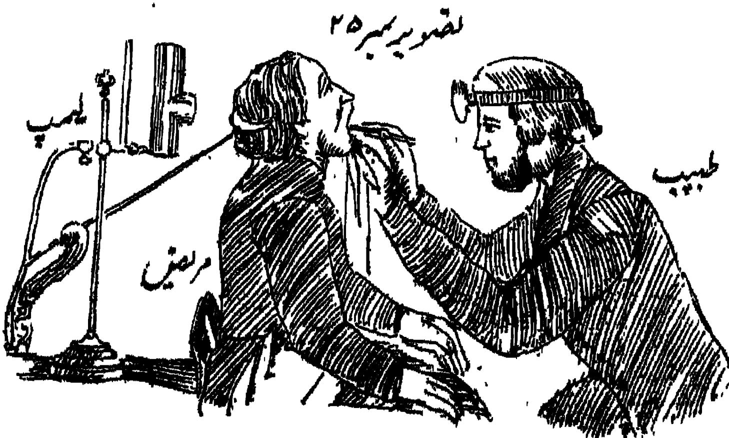
قسم اول ملاحظہ جسم بذریعہ آلات

آلات سے باریک اور نظر سے پوشیدہ چیزون کا مشاہدہ ہوا کرتا ہے اور آلات کئی قسم کے ہین

اول آلہ ثقبہ بین (اسپیکولم) اس آلہ سے ناک مقعد فرج وغیرہ کے اندرونی اعضا کے حالات معائنہ کئے جاتے ہین **دوم آلہ چشم بین** (اوفتھلمسکوپ) اس سے آنکھ کے اندر کا حال مشاہدہ کیا جاتا ہے **سوم آلہ حنجرہ بین** (لیرنگسکوپ) اس سے حلق اور حنجرہ کی اندرونی کیفیت معلوم کی جاتی ہے اسکے استعمال کا طریق یہ ہے کہ پہلے مریض کو روشنی کی جانب پشت کرکے ایک چوکی پر اس وضع سے سیدھا بٹھا دین کہ سر کسیقدر پیچھے کی جانب جھک جاوے اور معالج مریض کے سامنے روشنی کے مقابل بیٹھے اسکے بعد عکسی آئینہ (ریفلکٹنگ مرر) کو بذریعہ فیتہ ٹھیک درمیان اپنی پیشانی پر قایم کرے مگر آلہ کا شیشہ کسیقدر مجوف ہو تاکہ اشعہ معکوسہ کا غایت الشعاع (فوکس) ذرا زیادہ فاصلہ تک چلا جاوے اور مریض کے منہ کے بہت قریب نہونا پڑے پس جب

دیکھو تصویر نمبر ۲۵

تصویر نمبر ۲۵



پھر مریض کا منہ کھلوا کر توسے کپڑے کے ذریعہ زبان کو بائین ہاتھ کی چٹکی سے پکڑ کر قایم کرین
پھر دائین ہاتھ مین آئینہ حنجرہ نما (لیرنجیل مرر) کے دستہ کو پکڑ کر ذرہ گرم کرکے مریض کے منہ مین بآرام
و احتیاط بقدر داخل کرین کہ نرم تالو کے اخیر تک لہات کے قریب پہونچ جاوے اور زبان کی جڑ سے
علیحدہ رہے اور عامل کے ہاتھ کو جنبش بھی نہو پھر آئینہ عکسی کے ذریعہ آفتاب کی شعاع آئینہ حنجرہ نما
پر پہونچائین اور مریض کو ہدایت کرین کہ قاف یا عین وغیرہ حروف حلقی ادا کرے تاکہ حنجرہ کھل جاوے اور
لہات اور نرم تالو اوپر کو ہٹ جاوے اور حنجرہ کی اندرونی کیفیت عامل پر بخوبی منکشف ہو جاوے اس عمل
سے سب سے پہلے زبان کا اخیر حصہ پھر غضروف لبی بعد ازان ترجہالیہ غضروف نظر آوینگے مگر لبی غضروف
کے حایل ہونے کی وجہ سے حبل الصوت بخوبی نمایان نہین ہوتے البتہ غضروف مذکور اگر آگے کو کھینچ آوے
تو حبل الصوت کا نظر آنا ممکن ہے اس قباحت کے رفع کرنے کے لئے مریض کو ہدایت کرین کہ طویل آواز سے
حرف ای (A) یا عین ادا کرے اس سے زبان اور غضروف لبی آگے کو کھینچ آوینگے اور آواز کے رباط جو
سفید عصب کی شکل مین تمام نظر آجاوینگے اگر اس سے مطلب نہ نکل سکے تو بڑی طویل آواز سے حرف
ای (E) یا ہمزہ کے ادا کرنے کی ہدایت کرین اس عمل سے رباط مذکور ضرور ہی نظر آوینگے کبھی عکسی آئینے
ایسی طرح بنائے جاتے ہین کہ انکے عین مرکز مین ایک باریک سوراخ ہوتا ہے اور سوراخ کو ٹھیک پتلی
(مردمک چشم) کے مقابل رکھکر آنکھ پر لگاتے ہین اس سے آئینہ کا عکس آلہ حنجرہ نما پر پڑتا ہے اور عامل کی
آنکھ کی بینائی سوراخ مذکور کے رستہ سے گزر کر حلق کے اندر پہونچتی ہے جس سے حلق کی اندرونی کیفیت
بخوبی دریافت ہو جاتی ہے۔ **انتباہ** چونکہ آلہ حنجرہ نما کے داخل کرنے سے حلق مین گدگدی پیدا
ہوکر ابکائی آتی ہے اسلئے عمل سے پہلے دو تین گھنٹے مریض کو غذا نہ کھلانے دین یا عمل کے وقت کوکین
سلوشن فیصدی پانچ گرین والے سے مریض کے حلق اور تالو کو بھیگ دین یا تین چار دفعہ برومائڈ آف
پوٹاسیم بقدر بیس بیس گرین کھلا دین یا دس منٹ تک برف چوسنے کی ہدایت کرین تاکہ حلق کی حس کم
یا زایل ہوجاوے اگر عمل سے پہلے تین چار روز تک حلق کو پر سے کھجلایا جاوے تو حلق مین سرسراہٹ
کی عادت ہو جائیگی اور ابکائی نہ آئینگی گرم ملکون مین ہر وقت اور موسم سرما مین صرف صبح کے وقت
آفتاب کی شعاع سے حلق کا امتحان کرسکتے ہین ایام گرما مین چونکہ مریض تمازت کے سبب آفتاب
کی تیز شعاع کی برداشت نہین کرسکتا اسلئے لیمپ یا چراغ کی روشنی کے ذریعہ ملاحظہ کرین۔

قسم دوم معاینہ جسم اس سے موٹی اور ظاہری چیزیں معلوم ہوتی ہیں اور یہہ معاینہ دو نوع پر ہے

نوع اول معاینہ صدر (انسپکشن) سینہ میں دل اور شش دو عضو نہایت عظیم الشان ہیں زیادہ تر انہی دونوں کے امراض میں صدر کا امتحان کیا جاتا ہے۔ پس جب امتحان کرنا منظور ہو تو مریض کو کھلی ہوا اور روشن مکان میں اپنے سامنے کھڑا کرکے یا کرسی یا چارپائی پر چھاتی کھولکر بٹھلا دیں اور بازوؤں کو چھاتی سے علیحدہ رکھیں اور مریض کا منہ روشنی کی طرف کرکے خود اوسکے سامنے کھڑے ہوں اور سینہ کے دونوں جانب کو ملاحظہ کریں اور دیکھیں کہ جانبین باہم مطابق ہیں یا نہیں ہموار ہیں یا ناہموار بیڈول ہیں یا سڈول سینہ کے عضلات اور تنفس کی کمی بیشی کو بھی بغور دیکھیں اور معلوم کریں کہ سینہ کی کونسی جگہ جلد جلد اوٹھتی یا دبتی ہے اور یا اپنے معمول پر حرکت کر رہی ہے۔ یہہ بھی معلوم رہنا چاہیئے کہ ایک تندرست جوان آدمی کی چھاتی اوپر کی طرف مخروطی شکل کی ہوتی ہے مگر فربہی اور حیا سنگی کے باعث استخوان سینہ اوپر سے دبی ہوئی معلوم ہوتی ہے اور سینہ کی حرکت سے نشیب و فراز کم پایا جاتا ہے اگر کسی کا مزاج مایل بہ سل ہو تو اوسکی چھاتی تنگ اور دونوں کتف سامنے کی طرف نکلی ہوئے دکھائی دیتے ہیں اور چھاتی کا عمق عرض کی نسبت زیادہ معلوم ہوتا ہے۔ مرض صدر بہ مقدم میں چھاتی یعنے کبوتر کی طرح عظم القص سامنے کو نکلی ہوئی اور پسلیاں اندر کی طرف دبی ہوئیں ہوتی ہیں اور بعض اشخاص کی عظم القص کا بالائی سرا پسلیوں کی نسبت دبا ہوا بقاعدہ ہوتا ہے اور یہہ کیفیت یا تو پیدایشی ہوتی ہے یا مرض عظم القلب میں پائی جاتی ہے۔ اگر کمربند زیادہ کسکر باندہا جاوے تو غضروف خنجری کے زیریں اضلاع اور اونکے غضروف اندر کی طرف دب جاتے ہیں عظم الطحال عظم القلب دگون کی رسولی نزول الریاح فی الصدر (نیموتھوریکس) اور بعض دیگر امراض میں چھاتی کے ہر دو اطراف میں زیادہ تر فرق پایا جاتا ہے۔ ایک طرف کے پہول جانے سے دوسری جانب ضرور ہی سکڑ جاتی ہے اور چھاتی کا سکڑ جانا اکثر سل کے چوتھے درجہ میں پایا جاتا ہے کیونکہ پھیپھڑے کے گلے ہوئے یا صلب حصہ میں ہوا داخل نہیں ہو سکتی اور عام کمزوری یا خاص عضلات جانب ماوف کے کمزور ہونے سے بھی چھاتی سکڑ جاتی ہے۔ جیسے ذات الریہ۔ ذات الجنب کی حادصورتوں میں پھیپھڑے کے کنارے چھاتی سے پیوست ہو جاتے ہیں تو بھی چھاتی نہیں پہیل سکتی۔ پتلے دبلے آدمیوں میں پسلیوں کی درمیانی جگہ صاف معلوم ہوتی ہے اور مضبوط آدمیوں میں نامعلوم۔ فربہی میں پسلیوں کے برابر البتہ حجاب الریہ میں مواد کے جمع

ہونے سے ابہری ہوئی اور نمایان ہوتی ہے صحت کی حالت مین چہاتی کا انبساط و انقباض فی منٹ
۱۸ دفعہ ہوا کرتا ہے اور مختلف امراض مین کم و بیش چنانچہ حمیات و امراض شش مین زیادہ اور
مزمن امراض دماغی مین کم - اگر بنظر غور دیکہا جاوے تو کشید دم کی نسبت بر آمدگی مین زیادہ وقت صرف
ہوتا ہے خصوصاً سرفہ مزمن اور نفخ الریہ مین دوگنا - مگر حنجرہ اور مجرے الہوا کے امراض اور دوسری
قسم کی رکاوٹون مین بر آمدگی دم کی نسبت کشید مین زیادہ دیر لگتی ہے - استنشاق تنفس کی حالت
مین دیافرغما نیچے کو دبتا ہے جس سے پسلیان پیٹ اور ناف اوپر کی طرف ابہر آتے ہین در برآمدگی دم
مین عضلات مذکورہ کے نیچے چلے جانے سے پسلیان دیگر ایک دوسرے کے نزدیک آجاتی ہین اور ناف
اور پیٹہ کے عضلات بیٹہہ جاتے ہین استنشاق تنفس کے وقت بچون مین شکم اور جوانون مین
زیرین اور عورتون مین بالائی پسلیان زیادہ تر حرکت کرتی ہین جیسا کہ تصویر نمبر ۲ سے ظاہر ہے کہ
عورت کے کشید دم پر ہندسہ نمبر ۲ - اور زیادہ دم کہینچنے سے ہندسہ نمبر ۳ کی کیفیت صدر پائی جاتی



اور تصویر نمبر ۲ سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ مردون
کے کشید دم پر ہندسہ ۲ - اور زور سے دم لینے پر
ہندسہ ۳ کی کیفیت صدر پائی جاتی ہے اور ہندسہ
نمبر ۱ سے چہاتی کی حد نمایان ہوتی ہے - مردو
تصویر کے ہندسہ ۲ سے بخوبی ظاہر ہو رہا ہے
کہ کشید دم کے وقت عورت کی بالائی اور مرد کی
زیرین پسلیان زیادہ حرکت کرتی ہین غرضکہ
نفخ شکم اور مجرے ہوا کے مسدود ہونے اور دوسرے
امراض شش مین چہاتی مین حرکت زیادہ پائی جاتی ہے - ذات الجنب وجع مفاصل سوزش صفاق
عضلات الصدر کے فالج حنجرہ اور مجری الہوا کے امراض مین چہاتی کی حرکت کم ہوجاتی ہے - دبیلۃ
الصدر و ترمل الریاح فے الصدر وغیرہ امراض ریہ کی عدم تحریک سے صرف اضلاع اور چہاتی ہلتی
ہے - سوزش صفاق وغیرہ مختلف امراض مین چہاتی اور پیٹہ کے چند حصے بنسبت دوسرے حصون
کی زیادہ حرکت کرتے ہین اور سل مین زیرین حصہ صدر زیادہ حرکت کرتا ہے - سوزش حنجرہ ہمیشہ

اور سہرفہ سیاہ ہین کشید دم کے وقت صدر کا زیرین حصہ اندر کو دب جاتا ہے سوچی وغیرہ پیشہ ور آدمیون
کی چھاتی بیٹھی ہوتی ہے۔ حجاب القلب مین پانی پیپ یا خون کے جمع ہونے سے مقام قلب ابھرا ہوا معلوم
ہوتا ہے عظم القلب اور رسولی کی پیدایش سے بھی مقام قلب اونچا معلوم ہوتا ہے۔ ذات الجنب کے برے
نتایج سے پانچوین چھٹی درسا تو ین پسلی کے ما بین کا مقام قدرے دبا ہوا معلوم ہوتا ہے بعض اوقات یہہ
حالت ورم کی صورت مین دیوارون کے ساتھہ حجاب القلب کے چپٹ جانے سے بھی ہو جاتی ہے جب
صحت کی حالت مین آدمی کھڑا ہو کر دم لیتا ہے تو حرکت قلب عظم القص کے بائین جانب پانچوین اور چھٹی
پسلی کے ما بین اور بائین حلمتی الثدی کے دو انچ نیچے اور ایک انچ اندر کی طرف معلوم ہوتی ہے مگر مختلف
امراض مین دل کی حرکت اصلی مقام سے مختلف طرف ہو جاتی ہے جب شکم مین رسولی ہو جاتی ہے
یا کثرت ریاح سے شکم پھول جاتا ہے تو دل اپنی اصلی جگہ سے اوپر ہو جاتا ہے اور نیز ورم حجاب القلب
اور استسقا مین نفخ الریہ سوزش حجاب القلب اور بطون قلب کے انبساط کی صورت مین دل کی ترب اپنی
اصلی جگہ سے نیچے ہو جاتی ہے۔ بائین حصہ حجاب الریہ مین ریاح. پانی خون پیپ وغیرہ رطوبات کے
بھر جانے سے دل کی حرکت اصلی جگہ سے دائین طرف کو ہو جاتی ہے اور نیز ذات الجنب مین دیوار سینہ
کے ساتھہ بائین حصہ شش کے چمٹ جانے سے۔ اگر دل کے سامنے کسی قسم کی رسولی یا پھیپھڑے
کے مقدم حصہ مین نفخ پیدا ہو جاوے تو دل کی حرکت قطعی معلوم نہین ہوتی۔ اگر رسولی وغیرہ کسی
قسم کی رکاوٹ دوران خون مین پائی جاوے تو گردن کی وریدین خون سے پر اور پھولی ہوئی
معلوم ہوتی ہین نیز پھیپھڑے اور کواڑ قلب کی خرابی سے۔ اگر کواڑ قلب کی خرابی سے انقباض قلب
ہو اور بطین الیمین قلب کا خون دائین اذن قلب مین لوٹ جاوے تو بھی گردن کی وریدین پھولی
ہوئی اور شراہین کی طرح تڑپتی ہوئی نظر آتی ہین۔ چنانچہ مرض دق مین سینہ کی ایک طرف
زیادہ پھول جاتی ہے اگر کہین سے سینہ اونچا معلوم ہو تو دیکھنا چاہیے کہ یہہ اونچائی کثرت
چربی کے باعث ہے یا ورم کی وجہ سے۔ اور اگر نیچا پن ہے تو کسی مرض کی وجہ سے ہے یا کسی دوسری
وجہ سے۔ کیونکہ مرض سل مین پھیپھڑے کے ماؤف حصہ مین ہوا کے نہ داخل ہونے سے یہہ
حصہ دبا ہوا اور ٹھوس نظر آتا ہے **فائدہ** حالت صحت مین دائین ہاتھہ سے زیادہ کام کرنے
کے باعث دائین جانب بنسبت بائین طرف کی نصف انچ بڑی ہوتی ہے مگر بائین ہاتھہ سے زیادہ

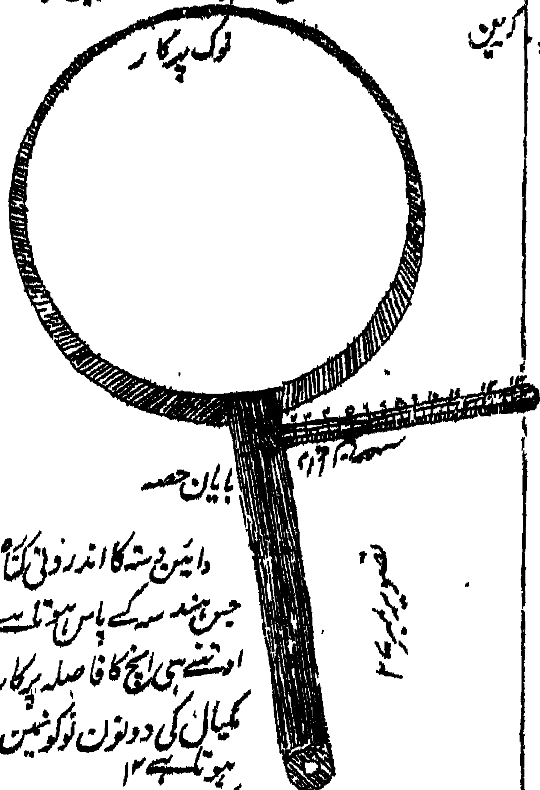
کام کرنے کی عادت ہو تو صورت برعکس ہوتی ہے **نوع دوم معائنہ شکم** صحت کی
حالت میں شکم کی صورت قدرے محدب بچوں میں اکثر اوبھری ہوئی۔ عالم شباب میں کسی قدر
چپٹی ہوئی ہموار ہوتی ہے۔ عورتوں میں زیرین حصہ چوڑا ہوتا ہے اور تحریک تنفس کے سبب نیچے کا
حصہ شکم اونچا نیچا ہوتا رہتا ہے۔ مرض کی صورت میں شکم کی ہیئت میں اکثر فرق پڑجاتا
ہے چنانچہ حمل میں پہلے رفتہ رفتہ یکساں بعد ازاں درمیان سے زیادہ بڑھ جاتا ہے استسقائے
مرض خصیۃ الرحم میں پہلے دائیں یا بائیں جانب سے بڑھتا ہوا معلوم ہوتا ہے مگر پانی کے بھرجانے
سے رفتہ رفتہ چاروں طرف سے برابر بڑھتا ہوا نظر آتا ہے اور پیٹ کی بالائی وریدیں ابھری ہوئی
اور بخوبی نمایاں ہوتی ہیں جگر کے بڑھنے سے دائیں طرف اور طحال کے بڑھنے سے بائیں جانب
بڑھ جاتی ہے۔ فاقہ کشی تشنج اور امراض دماغی میں تمام پیٹ اندر کو دب جاتا ہے۔ آنتوں کی رکاوٹ
میں پیٹ خاص جگہ سے اندر کو گھس جاتا ہے۔ حرکات شکم سے تشخیص مرض میں بہت مدد ملتی ہے
چنانچہ سوزش صفاق اور درد شکم میں مریض پاؤں سکیڑ کر رکھتا ہے اور شکم کو ہرگز حرکت نہیں دیتا
اور سانس صرف سینہ کی حرکات سے لیتا ہے۔ عضلات صدر اور ڈایافرغما کے درد میں تنفس شکم
کے عضلات سے لیا جاتا ہے **فصل چہارم تغییث** (پالپیشن) اگر جسم کو ہاتھ سے ٹٹولا جائے
تو اوسکی حس و حرکت کی کمی بیشی۔ حرکت اعضا۔ اوسکا حجم۔ لاغری فربہی اور پچکیلا پن وغیرہ بخوبی
دریافت ہوسکتا ہے۔ نیز درد کی کیفیت تھرتھری اور کرکراہٹ کی کیفیت اچھی طرح معلوم ہوتی ہے
یہہ عمل حسب موقع صرف انگلیوں کے سرے یا ایک ہاتھ یا دونوں ہاتھوں سے مریض کو لٹا کر یا بٹھا کر
یا جھکا کر یا سیدھا کھڑا کرکے کیا جاتا ہے چنانچہ پھوڑے اور رسولی کی صورت میں دونوں ہاتھوں
سے دیکھا جاتا ہے۔ اگر کسی مقام کی تڑپ کو معلوم کرنا مدنظر ہو تو مریض کو لٹا کر ملاحظہ کریں سوزشی
درد دبانے سے زیادہ ہوتا ہے اور عصبی درد کم۔ اگر کسی جگہ کی حس جاتی رہے تو چٹکی لینے یا سوئی چبھونے
سے کچھہ درد معلوم نہیں ہوتا۔ چونکہ اس موقع پر صرف سینہ اور شکم کا امتحان کرنا مدنظر ہے اسلیئے اس
عمل کو دو قسم میں بیان کیا جاتا ہے **قسم اول تغییث سینہ** جب سینہ کے پھیلاؤ کی کیفیت
معلوم کرنی ہو تو سینہ کے دونوں پہلوؤں پر دونوں ہاتھ آہستگی سے پھیلا کر اسطرح سے رکھیں
کہ دونوں انگوٹھے عظم القص پر ملجائیں بعد ازاں تنفس کے وقت دیکھیں کہ انگوٹھے کسقدر ہٹتے

گئے ہیں مردوں میں بمقام سرا شیفی اور عورتون مین بمقام ترقوہ کے نیچے ہاتھ رکھکر تنفس کی کیفیت
دریافت کرین۔ اگر صحت کی حالت مین سینہ پر ہاتھ رکھکر آدمی کو بولنے کی ہدایت کی جاوے تو سرسراہٹ
اور تھرتھری (وکل تھریمی ٹس) کی آواز محسوس ہوتی ہے اور اس قسم کی آواز بہ نسبت بچون کی جوانون مین
اور عورتون کی نسبت مردون مین اور فربہ آدمیون کی نسبت لاغرون مین اور بائین کی نسبت داہنی مین
اور بیٹھکر شدت اشتیاق تنفس کی نسبت کھڑے ہونے کی حالت مین زور سے برآمدگی دم کے ساتھ
زیادہ پائی جاتی ہے۔ نیز نفخ المعدہ۔ جگر و طحال کی عظمت۔ حجاب القلب اور دل کے امراض مین آواز مذکور
بخوبی ظاہر ہوتی ہے۔ پھیپھڑے کے سخت ہونے اور دیوار سینہ کے پتلی پڑ جانے کی حالت مین بڑے
زور سے۔ اور بوقت سرفہ غایت درجہ کی کمزوری نہر بیش اور نیز قلب کے مرض مین کم محسوس ہوتی ہے
اور ساخت قلب کی چربی مین تبدیل ہونے سے سینہ مین ہوا یا پانی کے بھر جانے سے بالکل معلوم نہین
ہوتی اگر دل کی کواڑیون مین کسی قسم کی خرابی وقوع آوے تو مقام ماوف پر ہاتھ رکھنے سے ایک ایسی
حرکت تھرتھرانے کی معلوم ہوتی ہے کہ جیسی بلی کے سینہ سے اوسکے پچکارنے اور پشت پر ہاتھ پھیرنے
کے وقت ہوا کرتی ہے اور یہہ حرکت کبھی کمزور اور کبھی تیز ہوجاتی ہے اور حجاب القلب کے ورم مین خدش
(فرکشن تھرل) یعنی رگڑ کی سی آواز آتی ہے۔ جب کواڑون کی خرابی سے بائین بطن القلب کا خون بائین اذن
القلب مین لوٹ جاوے تو بلی کے ممیانے (پیررنگ ٹریمر) کی سی آواز محسوس ہوتی ہے۔ اگر بائین بطن
القلب کا پھیلاؤ زیادہ ہو جاوے تو بائین طرف کی چوتھی در پانچوین پسلی کے درمیان دل کی حرکت دوری
معلوم ہوتی ہے **قسم دوم تجسیش شکم** اس سے چربی۔ آماس۔ درد۔ رسولی شکم اور اوسکے عضلات
کی کیفیت بخوبی معلوم ہوتی ہے۔ اگر باقی جسم کی نسبت پیٹ زیادہ گرم معلوم ہو اور دبانے سے درد بھی
اور بخار بھی پایا جاوے تو اس سے سوزش صفاق اور ورم سوزش احشا کا احتمال ہوتا ہے اگر بخار نہو تو
صرف شکم کے عضلات کا درد تصور کرین۔ اگر آہستہ دبانے سے درد معلوم ہو تو قدرے زور سے
دبا دیں۔ معدہ اور امعا کے غشاے بلغمیہ کی سوزش مین درد خفیف ہوتا ہے اور قولنج مین دبانے سے درد کو
آرام معلوم ہوتا ہے۔ دبانے کے وقت مریض کے چہرہ کو بھی معاینہ کرین جس سے مرض کی کیفیت عمدہ
طور پر معلوم ہوجاویگی۔ اگر شکم مین رسولی چربی وغیرہ خرابیون کا معلوم کرنا مد نظر ہو تو مریض کو چت
لٹا کر سر کو قدرے اونچا اور سلانے کو کسیقدر جھکا ہوا رکھین اور دونون ہاتھون کو جانبین مین

دراز کرین اور رانون کو شکم کی طرف سکیڑ کر دونون گھٹنون کو ادہر ادہر جدا کر دین اور بیمار کو ہدایت کرین کہ عضلات شکم کو ڈہیلا چھوڑ دے اس ہیئت سے شکم کی کیفیت اچھی طرح معلوم ہو جائیگی۔

فصل پنجم کمیال الجسم (مینسوریشن) اس سے سینہ اور شکم کی دونون جانب کا حجم ہمواری ناہمواری۔ انفتاح بوقت استنشاق اور دب جانا بوقت برآمدگی دم بخوبی معلوم ہوتا ہے اور اسکو حسب مقتضاے مقام دو قسم مین بیان کیا جاتا ہے **قسم اول پیمایش صدر**۔ سینہ کی گولائی جانبین پس و پیش اور آر پار مین ناپا جاتا ہے اور یہہ جملہ اقسام کی پیمایش فیتے کے ذریعہ سے ہوا کرتی ہے چنانچہ گز گز بہر کے دو ٹکڑے فیتے کے لیکر ۶-۳ انچ تک نشان کر دین اگر انچ کا پیمانہ موجود نہو تو ڈبل پیسے کے قطر سے خط کہینچین پہر دونون ٹکڑون کو سی دین بعد ازان مریض کو سیدہا کہڑا کر کے دونون ہاتہہ پیچھے کو اور سینہ سامنے کو نکالا کر مریض کو ہدایت کرین کہ دم روک کر سانس اندر کو لے پہر فیتے کے درمیانی جوڑ کو ریڑہ پر رکہین اور دونون سرون کو حلمتی الثدی کے مقابل سے لاتے ہوئے عظم القص کے درمیانی خط پر ملا دین اس سے سینہ کے دونون جانب کا فرق بخوبی معلوم ہو جائیگا اور جو ناپ آدے اوسکو لکہہ لین تاکہ آئیندہ مرض کی ترقی و تنزل کا حال معلوم ہوتا ہے۔ صحت کی حالت مین جوان آدمی کے سینہ کی گولائی حلمتی الثدی کے مقابل ۳۲ انچ بحساب وسط ہوتی ہے اگر تنفس کی آمد و رفت پورے طور پر اور باقاعدہ ہو تو ڈہائی انچ کا فرق پڑجاتا ہے اگر معمولی طور پر تنفس کی آمد و رفت ہو تو ناپ مین صرف چوتہائی انچ کا فرق پڑتا ہے۔ اگر سینے کی گولائی ناپنی منظور ہو تو ستون مہرہ کے حبتہ سے غضروف خنجری کے مقابل حلمتی الثدی سے دو انچ نیچے کر کے ناپین اور یہہ ناپ بہت ٹہیک ہوتا ہے کیونکہ بعض اشخاص مین عضلات الصدر کے زیادہ فربہ ہونے سے حلمتی الثدی کی پیمایش ٹہیک نہین آتی۔ فتور پیدایش اور محنت کی کمی بیشی کی وجہ سے بہی بعض آدمیون کے سینہ کا محیط و قطر یکسان نہین ہوتا۔ بعض آدمیون کا سینہ طول مین زیادہ اور عرض مین کم ہوتا ہے پسلیان بہت ترچہی اور درمیانی وسعت معمول سے زیادہ کشادہ اور شانہ کی ہڈیان پشت کی جانب سے جڑیون کے شہپر کی مانند اوٹہی ہوئی ہوتی ہین بعض آدمیون کے سینہ کی شکل مثل سینہ کبوتر کی ہوتی ہے یعنی صادقہ پسلیان پہلو پر دبی ہوئین اور معمولی پسلیون کے مطابق گولنے کے پاس سے بغیر خم کہائے کے سیدہی عظم القص سے جا ملتی ہین اس قسم کے سینہ کی شکل پیمایش مین سہ گوشہ ہوتی ہے سینہ

کی شکل و شباہت اور حجم دریافت کرنے کے لئے کئی قسم کے آلے بنے ہوئے ہوتے ہین چنانچہ ایک آلہ **سرٹومیٹر** ہے اور یہ اس طور سے بنایا جاتا ہے کہ سیسے کے یا جست کے موٹے تار کے دو ٹکڑے لیکر اونکے دونون سرون کو ربر کے ذریعہ سے جوڑ دیتے ہین پھر ربر والے حصہ کو ستون مہرہ اجنحہ پر رکھکر ایک طرف کے تار کو با ہنسلی سور کر جسم سے ملاتے ہوئے عظم القص پر لاتے ہین بعد ازان دوسری طرف کے تار کو حسب دستور یا لاعظم القص پر لاکر زائد سرون کو کاٹ دیتے ہین پھر خمیدہ تار کو جسم سے علیحدہ کرکے اور اوسکو ایک سادہ کاغذ پر رکھکر پنسل سے نشان کر دیتے ہین اس نشان کے دیکھنے سے دونون جانب کا فرق اور سینہ کی بیڈولی کا حال بخوبی معلوم ہو جاتا ہے **دوسرا پرکار کمیال** (دیکھو پہ) اس آلہ کے استعمال کے وقت ہر دو جانب کے مقابل مقام پر نشان کرنا ہین بعد ازان نشان مذکور سے دونون جانب کا فرق معلوم کرین

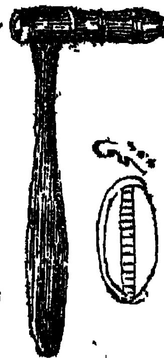


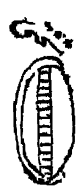
(دیکھو تصویر نمبر ۲۴) جب پیمایش سے کسی طرف کا سینہ ادبھرا ہوا معلوم ہو تو سلیہ یا نزول الماء فی الصدر کا گمان ہوتا ہی پھیپھڑے مین سولی کے ہونے سے بھی یہی صورت وقوع مین آتی ہے **فایدہ جلیلہ** حالت صحت مین جوان آدمی کا سینہ عموماً گاودم یعنی اوپر سے تنگ نیچے سے کشادہ سامنے سے چپٹا اور پشت کی جانب سے دبا ہوا ہوتا ہے جس سے دباؤ کے باعث گلا بھلا قطر جانبین کی نسبت ایک تہائی کم ہوتا ہے۔ مگر بچون مین دونون قطر قریبا برابر ہوتے ہین **قسم دوم پیمایش شکم** - بعض امراض شکم مین پیمایش سے اونکے بڑھنے اور گھٹنے کا حال بخوبی معلوم ہوتا ہے اور اس عمل سے علاج مین نہایت عمدہ مدد ملتی ہے شکم کی پیمایش ہر جگہ پر خصوصاً ناف سے اوپر یا نیچے یا جس جگہ زیادہ ابھار معلوم ہو گولائی مین کر سکتے ہین اور ایک جانب کی

نصف کو لائی کو ناپ کر دوسری طرف کا مقابلہ کیا جاتا ہے اور کو ناف سے غضروف خنجری تک اور نیچے سے ہوتے زہار تک اور پہلوؤں پر کو لے کے سامنے شوکۃ المقدم العلیا تک ناپا جاتا ہے

فصل ششم اندقاق

(پرکشن) ٹھونکنے سے عضو کی نرمی یا سختی کا حال بخوبی معلوم ہوتا ہے عمل اندقاق دو طرح سے کیا جاتا ہے ایک بلا واسطہ اور یہ صرف ہاتھ سے ٹھونک کر عضو کو دیکھا جاتا ہے لیکن اس سے اکثر مریض کو تکلیف ہوتی ہے خصوصاً نازک مزاج کو۔ دوسرا بالواسطہ اسمین ہاتھ اور مقام اندقاق کے درمیان بائین ہاتھ کی انگلیان یا کوئی آلہ حائل ہوتا ہے اور اس عمل کے لئے زیادہ تر مروج (پلیکسی میٹر) ہے جسمین ہاتھی دانت کی دو انچ طویل اور ایک انچ عریض تختی ہوتی ہے (دیکھو تصویر نمبر ۲۸)





دوسرا پیتل کا مطرقہ (ہیمر) جسپر ربر لگا ہوا ہوتا ہے اور گرفت کے واسطے سرے پر لکڑی کا دستہ ہوتا ہے۔ جس مقام کا امتحان منظور ہو وہاں تختی کو بائین ہاتھ کے انگوٹھے اور سبابہ سے خوب جما کر اور دائین ہاتھ سے مطرقہ کو نہایت آہستگی سے یکسان ضرب لگائین۔ اگر انگلیون سے ٹھونک کر امتحان کرنا منظور ہو تو پہلے مردون مین کپڑا ہٹا کر اور عورت مین بہت باریک کپڑا پھیلا کر بائین ہاتھ کی انگشت وسطے اور سبابہ کے سرون کو ملا کر ہموار کر کے مقام امتحان پر خوب جمائین پھر دائین ہاتھ کی انہی دونون انگلیون کو اسی ہیئت سے ہموار کر کے کلائی کے زور سے ٹھونکین بازو اور ساعد کو حرکت مین نہ لائین تاکہ ضرب یکسان پڑے اور ضرب لگانے کے وقت باقی دونون انگلیون کو سیدھا رکھین اور آواز ضرب کو خوب غور سے سنین۔ اگر کسی اندرونی عضو کی حدود دریافت کرنی منظور ہون تو پہلے عضو مطلوبہ کے درمیانی مقام پر ٹھونک کر آہستہ آہستہ کنارے تک ٹھونکتے جاوین جہان آواز مین فرق معلوم ہو وہان ایک نقطہ سیاہی کا لگائین اسی طرح عضو کی حدود دریعہ معلوم کر کے سیاہی کے نقطے لگائین اخیر مین تمام نقاط کو ملا کر ایک لکیر کھینچین ان سے عضو کے حدود اربعہ بخوبی معلوم ہو جاوینگے۔ اگر اس خط کو کچھ عرصہ تک قایم رکھنا منظور ہو تو خط کھینچنے کے واسطے کاسٹک کی بتی کو کام مین لاوین بعض اصحاب عضو مطلوبہ پر بائین ہاتھ کی دو تین انگلیان تھوڑے تھوڑے فاصلہ سے رکھکر بترتیب ٹھونکتے اور آواز سنتے جاتے ہین اور آواز مین فرق آجانے سے حدود اربعہ دریافت کر لیتے ہین چونکہ تشخیص امراض سینہ و شکم کے لئے عمل اندقاق کی ضرورت زیادہ تر ہوا کرتی ہے اسلئے ہر دو مقام

کے امتحان کی جداگانہ صورتین بیان کی جاتی ہین **صورت اول امتحان صدر** سینہ کے
امتحان مین مریض کو مختلف وضع پر رکھا جاتا ہے چنانچہ جب سامنے عمل کرنا منظور ہو تو ہوادار کھلے
کمرہ مین مریض کو پشت کی جانب کسی دیوار یا آدمی کا سہارا دیکر کھڑا کرین اور دونون ہاتھ پاؤن کی طرف
لٹکا کر عمل شروع کرین اگر پشت پر عمل کرنا منظور ہو تو مریض کو ہدایت کرین کہ اپنے دونون ہاتھ سینہ پر
موڑ دے اور قدرے آگے کو جھک جاوے تاکہ پٹھہ بخوبی تنجاوے۔ پہلو پر ٹھونکنا ہو تو دونو ہاتھ سر پر رکھوا کر
عمل کرین اس طریق سے عامل کو سہولت ہوتی ہے کیونکہ موقع امتحان کو خوب تنا دینا ضروری ہے
گردن اور دونون کندھون کے اینٹھنے سے چھاتی کا سامنا حصہ تن جاتا ہے اور گردن کو ایک طرف جھکانے
سے دوسری جانب کا پہلو تن جاتا ہے اور بازو کو سر کی طرف اوٹھانے سے بغل تن جاتی ہے۔ اگر مریض کھڑا
نہو سکے تو بٹھا کر یا لٹا کر عمل اندقاق کرین پھیپھڑے کے امتحان مین جس طرف عمل مذکور کرین دوسری جانب
بھی ٹھیک اوسی جگہ پر کرین تاکہ دونون طرف کی آواز کا فرق معلوم ہو جائے جس جگہ کی آواز مین فرق معلوم
ہو وہان مکرر سہ کرر عمل کرکے شک رفع کرین۔ اگر پھیپھڑے کے دونون جانب صحیح ہونگے تو ٹھونکنے سے
آواز صاف و یکسان نکلے گی عمل اندقاق سے عموماً دو آوازین پیدا ہوتی ہین ایک ٹھس دوسری صاف
چنانچہ حالت صحت مین پھیپھڑے پر ٹھونکنے سے صاف آواز آتی ہے خصوصاً زیرین حصہ مین سے زیادہ
حجم ہونے کی وجہ سے زیادہ صاف ہوتی ہے اور عظم الترقوہ پر بھی آواز صاف آتی ہے مگر تنفس کی صورت
اور بیماری کی حالت مین آواز مین فرق پڑ جاتا ہے چنانچہ زیادہ استنشاق کی صورت مین ہوا کے زیادہ بھر جانے
سے آواز صاف آتی ہے اور اسی مقام پر آمد کی دم سے کم صاف اور ٹھس آواز آنے لگتی ہے۔ نفخ الریہ اور
تہیج (امفیسما) مین صاف آواز مثل ڈھول کے آتی ہے جب ریہ کی ساخت اندر سے سخت اور بالائی سطح
مسامدار ہو تو زور سے ٹھونکنے مین آواز ٹھس اور آہستہ ٹھونکنے سے آواز صاف نکلتی ہے فربہ آدمیون اور
عورتون مین جنکی استخوان صدر پستان وغیرہ سے دبی ہوئی ہوتی ہے ٹھونکنے سے آواز ٹھس آتی ہے جب
حجاب الریہ مین رطوبت یا پیپ بقدر ڈیڑھ چھٹانک بھر جاوے تو چت لیٹنے اور بیٹھنے کی صورت مین اوپر ٹھونکنے
سے آواز صاف آتی ہے کیونکہ پہلی صورت مین رطوبت پشت کی طرف اور دوسری صورت مین نیچے
کی طرف چلی جاتی ہے مگر زیادہ رطوبت کے ہونے سے کچھ فرق نہین آتا جب پھیپھڑے کے کسی حصہ
مین جو مسامدار ہو ہوا اندر نہ جا سکے یا غار مین رطوبت بھر جاوے یا بیرونی دباؤ کی وجہ سے

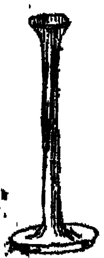
پھیپھڑا دب جاوے یا کسی خارجی چیز کے انجماد سے پھیپھڑے کی ساخت سخت ہو جاوے تو ٹھونکنے سے آواز سخت آتی ہے۔ اجتماع خون اور ابتدائی سوزش مین بھی پھیپھڑے سے آواز ٹھس آتی مگر سوزش کے دوم و سوم درجہ اور سیلان خون ریہ مین آواز بہت ہی ٹھس ہوتی ہے۔ عظم القص کے نصف زیرین حصہ اور بائین طرف کی پانچوین چھٹی پسلی کی کریون پر بر آمدگی دم کے وقت ٹھونکنے سے ٹھس آواز آتی ہے کیونکہ یہان مقام قلب ہے مگر جب کسی مرض کے سبب دل بڑھ جاوے یا حجاب القلب مین پانی بھر جاوے تو دور تک ٹھس آواز آتی ہے ٹھس اور صاف کے علاوہ سینہ پر اندقاق کرنے سے اور بھی بہت سی آوازین مسموع ہوتی ہین جب پھیپھڑے کی ساخت مین چھوٹے چھوٹے غار پڑ جاوین یا کوئی سخت و ٹھس چیز مجرے الہوا اور دیوار صدر کے مابین پھنس جاوے یا مجاری الہوا حالت طبعی سے زیادہ پھیل جاوین تو مقام قصبۃ الریہ پر ٹھونکنے سے ایسی صاف آواز نکلتی ہے جیسے خالی پچکدار نلی پر ٹھونکنے سے نکلا کرتی ہے جب مرض سل اور نفخ الریہ مین دیوار صدر کے قریب پھیپھڑے مین بڑے بڑے غار پڑ جائین مگر غارون کی دیوار سخت اور پتلی ہو جنمین سے ہوا گھوم سکے تو ٹھونکنے سے ایسی آواز جیسے منہ بند کرکے اور گال کو ذرہ پھلا کر انگلی کے ساتھ بجانے سے نکلتی ہے جب سل مین اس قسم کے غارون کا ارتباط مجاری الہوا کے ساتھ ہو تو ایسی آواز نکلتی ہے جیسی ٹوٹے ہوئے برتن کے بجانے سے آتی ہے مگر اس قسم کی آواز اوسوقت نکلتی ہے جبکہ عمل کے وقت معمول کا منہ کھلا رکھین کیونکہ جب ناک بند کیا جاتا ہے تو مجرے الہوا کی راہ سے ہوا کے باہر نہ نکلنے سے آواز مذکور نہین آتی **صورت دوم**

امتحان شکم جب معدہ امعا رحم اور مثانہ کے بعض امراض استسقا وغیرہ کا حال دریافت کرنا ہو تو مریض کو چت لٹا کر اوسکے پانون سکیڑین اور سر کے نیچے تکیہ دین طحال کے لئے مریض کو دائین کروٹ اور گردون کے لئے پٹ لٹا دین جگر کے امراض کے لئے یہ عمل بٹھا کر کرنا مناسب سمجھا گیا ہے۔ شکم پر بھی بلاواسطہ اور بالواسطہ دونون طرح حسب دستور عمل اندقاق کیا جاتا ہے چنانچہ پیٹ کی شحمی رسولی (سسٹک ٹیومر) مین جب حرکت موجی معلوم کرنی منظور ہو تو بائین ہاتھ کی تین انگلیان رسولی پر جما دین اور دائین ہاتھ کی انگشت وسطے سے تینون مذکورہ انگلیون سے صرف بیچ کی انگلی پر ٹھونکین اس سے بیچ کی انگلی کے نیچے تھرتھراو کی حرکت محسوس ہوگی اگر استسقا وغیرہ مین ایک ہاتھ شکم کے ایک پہلو پر رکھکر دوسرے ہاتھ سے دوسری طرف ٹھونکین تو حرکت موجی بخوبی معلوم ہوگی

مگر سیال چیز کی کمی سے حرکت موجی مین فرق پڑجاتا ہے۔ پیٹ پر چربی سے جو فربہی ہو اوسمین بہی حرکت موجی کا شبہہ پایا جاتا ہے مگر دیگر علامات کے وجود سے یہہ شبہہ دور ہو سکتا ہے۔ ٹہس اور صاف آواز کے سننے سے امراض شکم کی تشخیص مین پوری پوری مدد مل سکتی ہے چنانچہ جب معدہ اور امعا مین ریح کی زیادتی ہو تو آواز صاف ڈہول کی سی نکلتی ہے مگر جب معدہ مین پانی اور غذا۔ اور امعا مین غذا اور فضلہ ہو تو ٹہونکنے سے ٹہس آواز نکلتی ہے۔ نیز جگر طحال وغیرہ شکم کے ٹہس اعضا سے ٹہس آواز آتی ہے اور نیز خصیۃ الرحم کے بڑہجانے سے ٹہس آواز آتی ہے۔ اگر کوئی ٹہس عضو بڑہجاوے تو زیادہ دور تک ٹہس آواز نکلتی ہے **فرایض الطلبا**۔ طالب علم کو چاہئے کہ ہمیشہ تندرست آدمیون کے سینے ٹہونکسے ٹہونک کر مختلف مقامات کی آوازون سے اپنے کانون کو آشنا کیا کرے تاکہ بیماری کی صورت مین سینہ کی آواز کا فرق بخوبی دریافت ہوجاوے۔ اگر ٹہس آواز کی کیفیت دریافت کرنی منظور ہو تو مقام جگر اور طحال پر عمل اندقاق کرے۔ چونکہ سختی اور نرمی کے اختلاف سے ٹہس آوازین مختلف ہوجاتی ہین اسلیئے میز کتاب لکڑی پتہر۔ دیوار وغیرہ اشیا پر ٹہونک کر سب آوازون کو ذہن نشین کرے۔ اگر حالت صحت کی آوازین دریافت کرنی منظور ہون تو داہنی حلمتی الثدی سے ذرہ اوپر ٹہونکین اس سے صاف آواز آویگی اور بائین جانب مین موجودگی قلب کے باعث ٹہس آواز آویگی۔

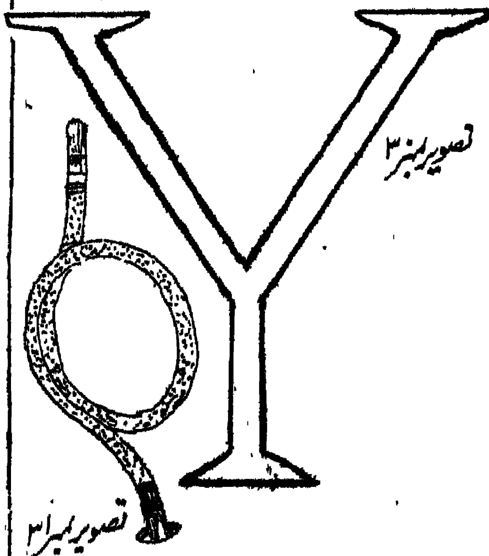
فصل ہفتم استماع الاصوات (آسکلٹیشن) اس سے تنفس کی غیر معمولی آوازون کی کیفیت اور معمولی تنفس کے ساتہہ دوسری آوازون کا حال دریافت ہوتا ہے۔ سرفہ اور تکلم کی صوت کے ہمراہ تبدیلی اور غیر تبدیلی اور دل کی آوازون کی کیفیت بہی معلوم ہوجاتی ہے۔ کبہی اندرونی اعضا کی آواز صرف مریض کے جسم پر کان لگاکر سنی جاتی ہے جیسا کہ بچون کے امراض مین کیونکہ وہ آلہ کو دیکہکر ڈرجاتے ہین عورتون کے جسم پر آلہ لگاکر آواز کی کیفیت سننی مناسب ہے کیونکہ انکے جسم پر کان لگاکر آواز کو سننا خلاف تہذیب ہے۔ جس مقام پر آلہ لگایا جاتا ہے وہان کی آواز آلہ مین سے گزر کر سننے والے کو بخوبی مسموع ہوتی ہے۔ آلہ کا استعمال کئی وجوہ سے بہتر ہے جیسا کہ عنقریب ذکر کیا جاویگا۔ غرض سینہ کا امتحان آلہ سے کیا جاوے یا بغیر آلہ کے بہر حال مریض اور طبیب دونون کو ایسی وضع سے بیٹہنا یا کہڑا رہنا چاہیئے کہ جس سے معمول یا عامل دونون مین سے کسیکو تکلیف نہو اور اصلی حالت کے اکتشاف مین خلل نہ آوے چنانچہ امتحان سینہ پشت پہلو کے لئے خاص خاص وضع پر مریض کو

کرسی یا چارپائی پر بٹھلایا جاتا ہے یا کھڑا کر کے امتحان لیا جاتا ہے اگر سامنے حصہ کا امتحان کرنا ہو تو مریض کے دونوں ہاتھ نیچے لٹکا کر سر کو کسیقدر پیچھے جھکا دیں تاکہ سینہ کے تن جانے سے شکن باقی نہ رہیں پشت کا امتحان کرنے میں مریض کے دونوں ہاتھ سر پر رکھوا دیں اور سر کو آگے کی طرف جھکانے کی ہدایت کریں اگر کسی پہلوی حصہ کا امتحان کرنا منظور ہو تو اوسی طرف کا ہاتھ اٹھوا کر سر پر رکھوائیں اور مقابل جانب پر قدرے جھکنے کی فہمایش کریں دو عمل کے وقت مریض کو معمولی طور پر سانس لیتا چاہئے کوئی تکلف نہیں کرنا چاہئے ناک سے آواز نکالنا یا جھٹکے سے سانس لینا قطعاً ممنوع ہے۔ طبیب کو بھی چاہئے کہ امتحان سینہ کے وقت ایک ہاتھ مریض کی پشت پر اور پشت کے امتحان میں سینہ پر رکھے تاکہ آلہ سینہ بین پر اپنے زور دینے کا اندازہ معلوم ہوتا ہے اور نیز مریض کو کسیقدر سہارا ملے جس سے وہ پیچھے یا آگے کو جھک نہ جاوے۔ اگر لٹا کر امتحان کرنا ہو تو عامل اپنا خالی ہاتھ کسی چیز پر ٹیک کر اپنے تمام جسم کا بوجھ اسی ہاتھ پر ڈالے اور امتحان کرنے والے ہاتھ پر بالکل بوجھ نہ ڈالے ورنہ زیادہ دباؤ کے باعث تنفس کی آواز اور اوس کی سماعت میں فرق آجائیگا۔ اگر مریض کے سینہ پر بال زیادہ ہوں تو بھگو کر ملایم کر لیں یا منڈوا دیں تاکہ بالوں کی رگڑ کی آواز نہ آوے۔ اگر آلہ کے قیف دار سرے پر ربر لگا ہوا ہو تو مذکورہ بالا احتیاطوں کی کچھ ضرورت نہیں ہے سینہ بین کے استعمال کے وقت حتی المقدور طبیب کو لازم ہے کہ اپنا منہ مریض کے منہ سے دور رکھے تاکہ مریض کے برآمدگی دم کی خراب ہوا استنشاق میں نہ آوے یا اثنائے امتحان میں اپنے سانس کو بند رکھے اور بہت دیر تک ایک ہی جگہ کی آواز کو سننا بجز تضیع اوقات کے کچھ فایدہ نہیں البتہ زیادہ امتحان کے لئے چنداں مضائقہ نہیں۔ اگر طالب علموں کو امتحان کا شوق ہو تو ایک ہی مریض کو تختہ مشق نہ بنا دیں کیونکہ مریض کے تنگ آجانے سے آواز میں فرق پڑ جاتا ہے **آلہ سینہ بین** (اسٹتھس کوپ) یہہ مختلف



صورت کے ہوتے ہیں اور جو زیادہ تر مروج ہے وہ یہہ ہے (دیکھو تصویر نمبر ۲۹) یہہ ایک ہلکی پھلکی لکڑی کی بے جوڑ نلی ہے ۸ سے ۸-انچ تک طویل اور ۱½ انچ قطر میں ہوتی ہے۔ اسکا کان پر لگانے والا سرا بڑا اور کسیقدر محدب یا چپٹا ہوتا ہے جس سے ٹھیک طور پر کان کے اوپر جم جاتا ہے اور مریض کے جسم پر رکھنے والا دوسرا سرا چھوٹا ہو اور قطر میں قریب سوا انچ شکل قیف کے ہوتا ہے۔ دونوں سروں کے درمیان تنگ

نلکی ہوتی ہے ۔ اگر درمیان مین سوراخ نہو تو بھی چندان مضایقہ نہین **طریقہ استعمال** جب طبیب کا رعب مریض کے دل سے رفع ہو جاوے تو اطمینان کی حالت مین بیمار کے جسم پر سے کپڑا ہٹا دین مگر سمجھ نہین بلا وساطت ہونا چاہیئے ۔ اگر عورتون مین بلا وساطت امتحان کیا جاوے تو ایک باریک کپڑا درمیان رکھکر نر انگشت اور دو انگلیون سے آلہ کو پکڑ کر آلہ کے چھوٹے سرے کو مریض کے جسم پر جما دین اور کان لگانے والے بڑے سرے پر کان لگا کر انگلیان علیحدہ کر دین بلکہ کپڑا وغیرہ بھی آلہ سے نہ چھونے دین اور خیال رکھین کہ آس پاس شور و غل نہونے پاوے بیدلی اور دماغی خیالات دور کر کے خوب دھیان لگا کر آواز کو سنین اور جس جگہ پر کسی آواز مین فرق معلوم ہو وہان کئی بار غور سے امتحان کر کے دل کا شبہہ مٹا دین مگر یہہ یاد رکھین کہ بغیر کامل تجربہ کے ان آوازون مین تمیز و تفرقہ نہین ہو سکتا بعض اطبا ڈبل سینہ بین کو استعمال مین لاتے ہین اس سے ایک ہی وقت مین حکیم دونون کانون سے چھاتی کی اندرونی آوازون کو سن سکتا ہے اور یہہ آلہ اکثر ربر کا ہوتا ہے (دیکھو تصویر ۲) فی زمانا ایک قسم کا آلہ مروج ہے جسکو انگریزی مین **فلکسی بل استھی تھس کوپ** کہتے ہین اسکے دونون سرون پر دو ٹکڑے لکڑی کے اور درمیان مین دو فیٹ لمبی نلی ربر کی لگی ہوتی ہے اور کان مین لگانے والا سرا گول اور باریک ہوتا ہے جو کان کے سوراخ کے اندر تک پہونچ سکتا ہے اور مریض کے جسم پر لگانے والا دوسرا سرا گول قیف دار اور چپٹا ہوتا ہے (دیکھو تصویر نمبر ۳)

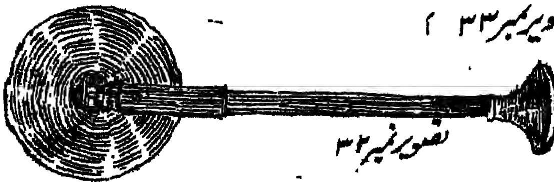


تصویر نمبر ۳

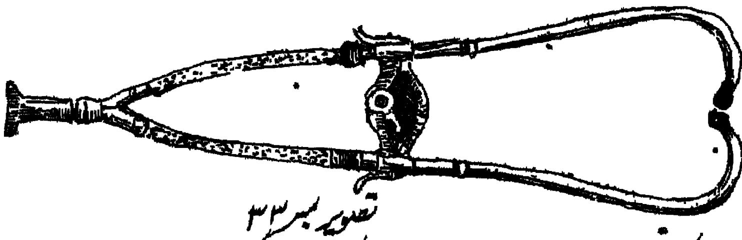
تصویر نمبر ۱

اور اس آلہ کو دوہرے غلاف کے بکس مین بہت احتیاط کے ساتھ رکھتے ہین صرف ضرورت کے وقت نکال لیتے ہین تاکہ گرمی سے محفوظ رہے ورنہ بہت جلد خراب ہو جاتا ہے اور اس آلہ سے تین فایدے متصور ہین **فایدہ اول** غلیظ اور کثیف آدمیون کے جسم پر طبیب کو کان لگانے کی ضرورت نہین پڑتی اور نہ بہت قریب ہونے کی حاجت پڑتی ہے اور طبیب مریض کے

کے تنفس کی بو سے بھی محفوظ رہتا ہے بلکہ دور ہی سے مطلب نکل سکتا ہے اور طویل ہونے کی وجہ سے طبیب اور مریض کو جھکنے جھکانے کی حاجت نہین پڑتی اور آواز سننے کے علاوہ طبیب مریض کے بشرہ کو بھی آنکھون سے دیکھ سکتا ہے اور نیز خاطر خواہ دباؤ کی وجہ سے محل امتحان کی آواز بھی بخوبی سنائی دیتی ہے **فایدہ دوم** مستورات پردہ نشین جو امتحان سینہ کو معیوب سمجھتی ہین وہ خود ہی پردہ کے اندر قیف دار سرے کو سینہ پر رکھ سکتی ہین اور دوسرے سرے کو پردہ کے باہر طبیب اپنے کان مین رکھکر آواز مریض کو سن سکتا ہے۔ بچے اور عصبی مزاج کے آدمیون پر بھی اسکا استعمال بخوبی کیا جا سکتا ہے **فایدہ سوم** طبیب اپنے سینہ کی آواز اس آلہ سے خود بھی سن سکتا ہے۔ علاوہ انکے اور بھی کئی فوائد متوقع ہو سکتے ہین۔ ایک نئے قسم کا آلہ سینہ بین ایجاد ہوا ہے جسکی ڈنڈی کو دباکر چھوٹا کر لیتے ہین اور عینٹے سرے کو گھماکر پہلو پر لے آتے ہین اور جیب مین ڈالکر جہان چاہین لیجا سکتے ہین (دیکھو تصویر نمبر ۳۲) آجکل ایک در آلہ ایجاد ہوا ہے جو استماع الصوت کے علاوہ قطر نما بنچ کا بھی عمدہ کام دیتا ہے (دیکھو تصویر نمبر ۳۳)



تصویر نمبر ۳۲



تصویر نمبر ۳۳

چونکہ آواز سننے کی ضرورت زیادہ تر امراض صدر مین ہوا کرتی ہے اور کبھی کبھی شکم مین بھی اتفاق پڑتا ہے اسلیئے آواز کی کیفیت دو قسم مین بیان کی جاتی ہے **قسم اول آواز صدر** حسب وضع بدن متنفس کو رکھکر سینہ و پشت و پہلو پر اندقاق کیا جاتا ہے بعینہ اوسی وضع پر سماعت الصوت بھی بخوبی ہو سکتی ہے صوت التنفس بحالت صحت یا مرض اور صوت التکلم بحالت صحت یا مرض دو قسم پر ہوتی ہے یعنی خشک و تر۔ چونکہ آواز مرض کی شناخت بغیر اسکی ناممکن ہے کہ پہلے صحت کی آواز کو شناخت کیا جائے اسلیئے دونون کو علیحدہ علیحدہ دو نوع مین بیان کیا جاتا ہے **نوع اول صوت تنفس بحالت صحت** صحت کی صورت مین جب مقام حنجرہ اور قصبۃ الریہ پر ایک جانب کے ترقوہ کے نیچے درمیانی

جگہ مین پہر ہٹیاک اوسی کے مقابل دوسری جانب کے ترقوہ کے نیچے بعد ازان تمام سینہ اور پشت پر سے آواز کو سننا منظور ہو تو آہستہ آہستہ اوپر سے نیچے تک آواز کو سینے اور پہیپہڑون پر کان رکہنے وقت آواز تنفس اور سرفہ اور آواز تکلم مین تمیز کرین ان دونون صورتون مین مختلف آوازین ہوتی ہین آمد و رفت ہوا کے سبب صوت الحنجرہ (لیرنجیل مرمر) اور صوت القصبیہ (ترکیل مرمر) کی خشک آوازین اس قسم کی معلوم ہوتی ہین جیسے خالی نلی مین پہونکنے سے آواز پیدا ہوتی ہے۔ اگر صحت کی حالت مین ریہ کے ٹرے مجری الہوا پر تنفس کی آواز سنی جاوے تو اوسکو صوت مجری الہوا (برنکیل اسپریشن) کہتے ہین اور یہہ آواز تیز اور کہوکہلی ہوتی ہے مگر استنشاق کی نسبت برآمدگی تنفس کی ہوا کی آواز طویل اور بلند ہوتی ہے اور آمد و رفت تنفس کے مابین وقفہ کے طور پر تہوڑے عرصہ کے لئے مسموع نہین ہوتی ان دونون آوازون مین فرق یہہ ہے کہ صوت القصبیہ کی آواز تیز اور کہوکہلی نہین ہوتی مگر سخت پائی جاتی ہے اور آمد و رفت تنفس کا وقفہ کم اور برآمدگی دم بنسبت استنشاق کی کوتاہ ہوتی ہے اور یہہ آواز عظم القص کے بالائی حصہ پر دائین یا بائین طرف اور پشت کی جانب ہر دو شانہ کے مابین سنائی دیتی ہے اور ریہ کے چہوٹے چہوٹے مجری الہوا مین ہوا کی آہستہ آہستہ آمد و رفت سے اس قسم کی ملایم آواز پیدا ہوتی ہے جیسے فراش یا پہر کے درخت پر ہلکی ہوا چلنے سے اوسکے پتون مین سے نکلتی ہے اور برآمدگی دم کی نسبت استنشاق مین ذرہ زیادہ طویل ہوتی ہے اور نیز آمد و رفت تنفس کے مابین جو وقفہ ہے بہت ہی کم ہوتا ہے ایسی آواز غطیطہ یا خرخرہ (ویسیکولر اسپریٹری مرمر) یعنی خراٹے کی آواز کہتے ہین۔ اس قسم کی صاف آواز کے سنے جانے سے ظاہر ہوتا ہے کہ مجری الہوا مین کسی قسم کی رکاوٹ ہے جس سے پہیپہڑون مین ہوا بخوبی داخل نہین ہو سکتی عمر اور جنس کے اعتبار سے بہی تنفس مین فرق ہو جاتا ہے چنانچہ بچون کے تنفس کی آواز جلد جلد سانس لینے کے سبب سے بہت بلند اور طویل ہوتی ہے جسکو پیورایل اسپیریشن کہتے ہین اس قسم کی آواز جوان آدمی مین اوس موقع پر وقوع مین آتی ہے جبکہ ہوا شش کے بیمار حصہ مین پورے طور پر داخل نہین ہو سکتی اور یہی ہوا تندرست حصہ کی ہوا کے ساتہ بڑے زور سے باہر نکلتی ہے۔ بڑہاپے مین کمزور مگر برآمدگی دم کی آواز طویل ہوتی ہے اور عورتون مین بلند جہٹکے دار۔ خاموشی کی حالت مین بہی آوازین آتی ہین مگر تکلم کی صورت مین آوازون کی کچہہ اور ہی کیفیت ہوا کرتی ہے چنانچہ گفتگو کی صورت مین صوت القصبیہ کے سننے سے الفاظ صاف سنائی دیتے ہین جسے انگریزی مین برنکیافنی کہتے ہین اور حنجرہ کی آواز کو لیرنگافنی کہتے ہین اور پہیپہڑے کے مجری الہوا کی آواز صرف تیز ہوتی ہے مگر کوئی لفظ سمجہہ مین نہین آتا

اسے انگریزی زبان مین برنگافنی کہتے ہین **نوع دوم صوت تنفس بحالت مرض** جب نفخ الریہ اونزول الماء فی الصدر دیگر امراض صدر کے سبب پھیپھڑے کے کسی حصہ مین ہوا کم جائے یا بالکل نہ جائے تو دوسرے سالم حصہ کا فعل زیادہ ہوجاتا ہے جس سے مقدار ہوا کے زیادہ آنے سے تنفس کی آواز تیز (انگریزی مین پیورایل ریسپریشن) ہوجاتی ہے کیونکہ اس صورت مین ہوا کی آمد سالم حصہ ریہ کے کیسون مین مقدار سے زیادہ اور زور زور سے ہوتی ہے اس قسم مین برآمدگی دم کی آواز طویل اور خفیف ہوتی ہے مگر تنفس کی آمد ورفت سختی کے ساتھ پائی جاتی ہے **دوسری صوت حجل الغراب** (کاگڈ ہویل ریسپریشن) جب پھیپھڑے کے چھوٹے مجری الہوا رطوبات لزجہ سے بند ہوجاتے ہین تو انکو ہوائی تنفس بڑے زور سے کھولتی ہے جس سے آواز مین یکسانی اور ہمواری بالکل نہین پائی جاتی بلکہ استنشاق تنفس کی صورت مین جھٹکے جھٹکے سے معلوم ہوتی ہے اور برآمدگی دم مین یہ صورت نہین ہوتی جب دم دینہ کے سبب سانس دقت سے لیا جاتا ہے تو بھی اسی قسم کی آواز پیدا ہوجاتی ہے جب سل ذات الریہ اور سرطان وغیرہ کے امراض مین پھیپھڑے کی ساخت سخت ہوجاتی ہے تو مجری الہوائے ریہ کی آواز غیر معمولی جگہ پر مسموع ہوتی ہے اور یہ آواز بمثل ادس آواز کے ہوتی ہے جو تالو مین زبان لگا کر تنفس جاری کیا جاتا ہے **تیسری آواز صوت الصراحیہ** (کورنس ریسپریشن) جب پھیپھڑے کی ساخت مین بڑے بڑے غار پڑ جاتے ہین تو غار مذکورہ پر ہوائے تنفس کے گزرنے سے اس قسم کی تیز البند اور کھوکھلی آواز سنائی دیتی ہے کہ جیسی خالی بوتل یا نالی مین پھونکنے سے آتی ہے اور استنشاق تنفس کے وقت زیادہ تر پیدا ہوتی ہے **چوتھی آواز صوت المنشاری** (فرکشن ساونڈ) جب ورم زش کے باعث حجاب القلب و حجاب الریہ خشک ہوجاتے ہین تو تنفس کی آمد و رفت اور قلب کی حرکت سے دونون مذکورۃ الصدر سطوح باہم رگڑ کھاتے ہین جس سے مثل آرہ چلنے کی آواز پیدا ہوتی ہے جب ہوا کی نالیون کے تنگ ہوجانے یا ان مین کم و بیش رطوبت کے پیدا ہونے کے سبب سے نئی نئی آوازین پیدا ہوتی ہین تو یہ صوت یابس اور مرطوب دونون قسم کی ہوا کرتی ہے **آواز یابس** یہ تین قسم کی صوت ہوا کرتی ہے **اول صوت الصفیر** (سیبلنٹ رنگس) جب مرض دمہ سوزش باریک مجری الہوا یا رطوبت کی تراوش اور تشنج سے ہوا کی نالیان تنگ ہوجاتی ہین تو ایک قسم کی تیز باریک اور خشک آواز پیدا ہوتی ہے جیسے سیٹی کی سان سان اور سانپ کے پھنکارے کی ہوا کرتی ہے **دوم صوت الغطیط**

اسنورس رانکس) جب اوسط درجہ کے مجری الہوا سوزش و تشنج کی وجہ سے تنگ ہوجاتے ہین
یا اونکی دیوارون پر مخروجہ رطوبت جم جاتی ہے تو مختلف قسم کی آوازین مسموع ہوتی ہین چنانچہ
کبھی **صوت غنہ** (ہننگ رانکس) یعنی مکھیون کے ہبنبنانی کی سی آواز ہوتی ہے کبھی **صوت**
الحمام (کوئیگ رانکس) یعنی کبوتر کے غٹرغون کی سی اور کبھی نیند کے خرانٹے کے موافق ہوتی ہے
کبھی اسمین تھرتھرانے کی کیفیت بھی پائی جاتی ہے اگر اسکے ساتھ صوت الصفیر بھی شامل ہوجاوے
توآوازین خطرناک ہوجاتی ہے **سوم صوت انقاض** (ڈرائی کراکل) جب تہیج الریہ (امفیسما)
کے مرض مین ریہ کی کیسۃ الہوا کم وبیش خشک ہوجاتے ہین تو اونمین ہوا کے یکسان نہ پہونچنے سے
اس قسم کی چرچرانے اور چٹخنے کی آواز آتی ہے جیسکے ناتھہ مین باریک مگر سخت کاغذ کے ملنے سے
نکلتی ہے **آواز مرطوب** یہ بھی تین قسم کی صوت ہوتی ہے **اول صوت الحباب**
(ڈلاپ کرےپولٹیشن) جب سوزش کی وجہ سے مجری الہوا مین یا ریت خون یا صرف خون یا بلغم یا
پیپ بھرجاتی ہے تو ہوا تنفس کے گزرنے سے بلبلہ پہوٹنے کی سی آواز مسموع ہوتی ہے مگر مجری الہوا کی
جسامت کی کمی بیشی کے سبب سے آواز مختلف طور پر ہوتی ہے **دوم صوت الریق** (فائین کری
پی ٹیشن) جب ذات الریہ کے شروع مین باریک مجری الہوا اور کیسۃ الہوا خفیف سی رطوبت سے بند ہوجاتے ہین
تو چرچراہٹ کی سی آواز پیدا ہوتی ہے جیسی کہ مجمع الشعر (جوڑے) کے ملنے سے ہوتی ہے یا آگ مین
نمک کے ڈالنے سے نکلتی ہے **سوم صوت القنینہ** (گرگلنگ) اسکو صوت الصراحیہ بھی کہتے
ہین جب دانہ دار مادہ (ٹیوبرکل) کے پہٹنے سے پہیپہڑے کی لوک پر خفیف سا زخم اور اوسکے درمیان بڑے بڑے مغاک
پڑجاتے ہین یا مجری الہوا کی فراخی سے رطوبت جمع ہوجاتی ہے تو ہوا تنفس کے گزرنے سے بڑے بڑے
بلبلون کے پہوٹنے کی سی آواز آتی ہے اور یہہ آواز اوس آواز سے مشابہ ہوتی ہے جو چاول پکانے کے
اخیر مین تہوڑا سا پانی باقی رہجانے اور بلبلون کے پہوٹنے سے نکلتی ہے کبھی ہتیلی کے گھسنے کی سی آواز بھی
پیدا ہوتی ہے **صوت التکلم** اگر صحت کی حالت مین کسی شخص کی چھاتی پر سینہ بین لگاکر اوسکی
گفتگو مین آواز سنی جاوے تو تین قسم کی آوازین مسموع ہوتی ہین **اول صوت المہمل** (وکل ریزوننس)
اس قسم کی آواز خفیف بھین بھین کی سی معلوم ہوتی ہے اور نہ سمجھنے کی وجہ سے ہم اوسکے لفظ کسی
سے مستفید نہین ہوسکتے **دوم صوت مجری الہوا** (برنگافنی) اکثر عظم القص کے مقام پر

ٹھیک طور پر الفاظ سنے جاتے ہیں مگر تشخیص کرنے ہیں نہایت دقت ہوا کرتی ہے **سوم صوت الصور** (الکٹوریل وکوسی) عظم النخبری اور عظم القص کے مقام پر سینہ ہیں کے لگنے سے آواز کی سماعت بخوبی ہو سکتی ہے اور پہچانی بھی جاتی ہے خواہ کیسے ہی آہستہ آہستہ الفاظ منہ نکالے جاویں مگر موخر الذکر دونوں آوازیں ذات الریہ سل اور حجاب الریہ میں پانی کے اجتماع کی صورت میں بھی سنائی دیتی ہیں علاوہ اسکے مرض کی صورت میں سینہ کی تین آوازیں نہایت معتبر شمار کی جاتی ہیں **اول صوت الجفر** (ایگا فنی) جب حجاب الریہ میں قلیل رقیق رطوبت جمع ہو جاتی ہے تو عظم الکتف کے کونے پر کسیقدر پہلو کی طرف بوقت گفتگو بکری کے بچہ کے ممیانی کے مطابق آواز مسموع ہوتی ہے۔ شاذ ونادر سامنے کے حصو میں حلمتی الثدی کے پاس بھی یہ آواز سنائی دیتی ہے **دوم صوت الطنبور** (امفورک رزنبنس) جب پھیپھڑے کے بڑے بڑے غاروں میں ہوا اور رقیق رطوبت پائی جاوے اور تیزادمین مجری الہوا کی راہ سے آمد ورفت نفس کی ہوا دورہ کرے تو بات کرتے وقت اس قسم کی تیز آواز سنائی دیتی ہے جیسے کہ دہاتی برتن میں لونے سے دوسروں کو سنائی دیتی ہے اور جب ہوا کے جھونکے سے رقیق رطوبت اوچھلتی ہے تو اس قسم کی آواز مسموع ہوتی ہے جیسے گلاس پر سلائی کی چوٹ لگانے سے ٹن ٹن کی آواز آتی ہے **سوم صوت الجرس** (امفورک ایکو) جب نفخ الصدر اور مرض سل میں پھیپھڑے کے بڑے بڑے غار ہوا سے بھر جاویں تو تنفس سرفہ اور تکلم کے وقت کونجنے کی سی آواز آتی ہے خصوصًا مرض سل میں گھنٹہ بجنے کی سی آواز پیدا ہوتی ہے **قسم دوم آواز شکم** امراض شکم کی چند حالتوں میں استماع الصوت کی ضرورت ہوا کرتی ہے چنانچہ حاملہ عورتوں میں حرکت قلب جنین اور دوران خون مشیمہ کی آواز کے سننے کے لئے سینہ میں سے امتحان کیا جاتا ہے۔ امراض قلب کے بعض حالات میں قسم معدہ پر حرکت قلب معلوم کی جاتی ہے۔ جریان خون شکم میں تشنج (ایلو مرمر) یعنی دھونکنی کی سی آواز اور امعا میں بحالت موجودگی آب وہوا غرغراہٹ کی سی آواز مسموع ہوتی ہے **فصل ہشتم تحریک المریض** (سکشن) جب حجاب الصدر وغیرہ امراض میں آب وہوا یا ریم وہوا بہر جاتی ہے تو مریض کو دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر ہلایا جاتا ہے جس سے مرض کا حال بخوبی معلوم ہو جاتا ہے کبھی کروٹ پر لٹانے سے کہل کہل کی سی آواز آتی ہے جیسی نصف بھری ہوئی مشک کے ہلانے سے آیا کرتی ہے

نار شکم کے امراض مین مریض کو ہلا کر مرض کا حال دریافت کرنا موجب اذیت مریض ہے اسلیے مناسب نہین

مقالہ ہفتم انجام مرض (پرگنوسس)

ہمیشہ سے مریض کے خویش و اقربا کا وتیرہ چلا آتا ہے کہ طبیب سے اپنے رشتہ دار مریض کا نیک و بد انجام ضرور ہی دریافت کرتے رہتے ہین پس ایسے موقع پر طبیب کو جواب دینے مین بڑی احتیاط کرنی چاہیے کیونکہ اگر بغیر کامل امتحان کے کچھ کہدیا اور نتیجہ اوسکے برعکس نکلا تو حکیم کی لیاقت اور شہرت مین فرق آجاویگا اور اوس سے لوگون کا اعتقاد جاتا رہیگا خصوصاً بد انجام کے ظاہر کرنے مین اگر مریض بچ گیا تو اوسکے اقارب حکیم کی منحوس صورت دیکھنا ہی نہین چاہتا پس تا وقتیکہ بیمار کا سر سے پانون تک اچھی طرح سے امتحان نہ کر لیا جاوے اور مرض کی ہر ایک علامت کو اچھی طرح سے ذہن نشین نہ کر لیا جاوے انجام مرض کو ہرگز ظاہر نکرین اگر امراض قلب مین مریض کے اقربا کو یہہ کہدیا جاوے کہ اس عارضہ سے مریض یکایک مرجاتا ہے تو مضائقہ نہین ہے مگر پھر بھی نہایت ہوشیاری سے اس قسم کی مشتبہ بات کہنی چاہیے کہ جس سے موت اور زندگی صاف صاف مفہوم نہو سکے۔ خاص میرا طریقہ یہی ہے کہ جب مین کسی مریض کے ہان جاتا ہون تو مرض کا انجام دریافت کرنے پر صاف کہدیتا ہون کہ آپ بخوبی جانتے ہین کہ مرض نہایت سخت اور مہلک ہے اور علامات بھی شدید درجہ پر ہین مگر خدا پر بھروسا رکھنا چاہیے مین حتی المقدور سعی کوشش کرونگا خدا شفا دینے والا ہے اوسکو مردون کے زندہ کر دینے کی طاقت ہے یہہ تو بہرحال زندہ ہے اس مشتبہ بات مین اگر مریض بچ جاتا ہے تو اعتقاد بڑہجانے کے سبب مستحق انعام کا ہوتا ہون۔ اگر مرجاتا ہے تو بھی یہی کہتے ہین کہ حکیم صاحب نے تو صاف کہدیا تھا کہ مرض مہلک ہے۔ جب اطبا کو امراض کی کیفیت سے بخوبی واقفیت ہے کہ بعض اوقات ظاہر مین علامات مرض سخت اور نہایت شدید ہوتی ہین مگر عضو ماؤف کو زیادہ صدمہ نہ پہونچنے کے سبب انجام مرض کسیقدر نیک ہو جاتا ہے۔ کبھی ظاہر مین علامات خفیف ہوتی ہین مگر عضو ماؤف کی ساخت کے بگڑ جانے سے انجام مرض برا نکلتا ہے۔ البتہ مریض کو بہرحال تشفی دینی ضروری ہے اگرچہ مرض مہلک ہی ہو خصوصاً ذرہ سے آرام کے ظاہر ہونے مین صحت کا مژدہ دینا مین مصلحت ہے تاکہ بیمار کا حوصلہ بڑہے اور مواد موجب مرض کے دفع کرنے مین طبیعت جد و جہد کرے ورنہ پست ہمت ہو جانے کے سبب مریض جلد ہلاک ہو جاویگا۔ اگر بخوبی معلوم ہو جاوے کہ مرض مہلک ہے

اور اسکا انجام ضرور ہی خراب نکلیگا تو اوسوقت مریض کے اقربا کو آگاہ کر دینا چاہیے اگر مناسب ہو تو مریض کو بھی معمے کے طور پر سمجھا دینا چاہیے تاکہ مریض کوئی وصیت کرے اور اوزیا سامان ہم پہونچا لیوین چونکہ مرض کے انجام نیک و بد کو دریافت کرنا ایک مشکل امر ہے اسلئے چند ہدایتین لکھی جاتی ہیں تاکہ اظہار نتیجہ کے وقت طبیب اونکو زیر نظر رکھے یقین ہے غلطی سے محفوظ رہے گا۔ **ہدایت اول** پہلے مقام مرض اور بیماری کی قسم دریافت کرنی چاہیے اور نیز مریض پر مرض کے اثر کا اندازہ کرنا اور دورہ مرض میں علامات کی تبدیلی کا حال دریافت کرنا چاہیے اور یہہ بھی سوچنا چاہیے کہ ایک علامت کے خفیف ہو جانے سے کسی شدید بیماری کے پیدا ہو جانے کا اندیشہ تو نہیں ہے۔ افاقہ کے بعد مرض کا کچھہ بقیہ رہیگا یا نہیں اور باقی رہنے کی صورت میں یہہ دیکھنا چاہیے کہ مریض اسمین صرف چند ہی روز مبتلا رہینگے یا عمر بھر اور آرام کی صورت میں رفتہ رفتہ افاقہ ہوگا یا دفعتہً اور مرض دوبارہ عود کریگا یا نہیں اور موجودہ مرض سے آرام ہو جانے کی صورت میں کسی دوسرے مرض کے پیدا ہو جانے کا احتمال تو نہیں جیسا کہ خسرہ و دیگر امراض شدیدہ کے بعد اکثر کوئی نہ کوئی مرض ہو جایا کرتا ہے اور مہلک امراض میں مریض کو کس طرح موت آئیگی یکدم یا آہستہ آہستہ۔ علاج کے اثر پر بھی خیال کرنا چاہیے کیونکہ تخفیف کی صورت میں اکثر انجام بخیر ہوتا ہے ورنہ بُرا **ہدایت دوم** دیکھین کہ اصل مرض کے ساتھہ کسی دوسرے مرض کے ظہور کا احتمال ہے یا نہیں جیسا کہ اکثر امراض میں دوسری بیماریان عارض ہو جایا کرتی ہین اگر ہے تو اصل اور عرض کا ایک ہی سبب ہے یا علیحدہ علیحدہ۔ جیسا کہ مرض سل میں اسہال کا ہونا صرف ازدیاد دق ٹیوبرکل کی خرابی ہے۔ بعض اوقات اصل مرض کی کمزوری سے یا کسی دوسری غیر متعلقہ بیماری سے کوئی مرض پیدا ہو جاتا ہے جیسا کہ سل کے اخیر درجہ میں کمزوری کی وجہ سے اسہال لگ جاتے ہین اور مرض جیچک میں ذات الریہ ہو جاتا ہے **ہدایت سوم** بعض امراض ایک مقام سے دوسرے مقام میں منتقل ہو جاتے ہین جیسا کہ وجع مفاصل میں ظاہر ہے بعض امراض کا زور پسینہ دست وغیرہ کے خارج ہونے سے گھٹ جاتا ہے جیسا کہ ذات الریہ و بعض حمیات وغیرہ یا دوری امراض میں ایام معہودہ پر رطوبت کے خارج ہونے سے آرام ہو جاتا ہے پس میلان طبیعت کو مد نظر رکھنا بھی طبیب کے لئے ضروری ہے۔ غرض مذکورۃ الصدر باتون کی واقفیت سے انجام مرض کے بیان کرنے مین زیادہ تر مدد ملتی ہے کیونکہ بعض امراض میں قطعی آرام ہو جاتا ہے بعض میں فتور عضو یا طبیعت مین کمزوری باقی رہجاتی ہے۔

بخار فالج وغیرہ شدید امراض مین کمزوری کی وجہ سے مریض دیر مین اچھا ہوتا ہے۔ پتھری قولنج وغیرہ خارجی اسباب سے پیدا ہونیوالے امراض ایکدم مین آرام پا جاتے ہین اور صحت کے بعد چندان کمزوری باقی نہین رہتی

مقالہ ہشتم موت ڈیتھ

زندگی کا قیام دوران خون پر موقوف ہے اور دوران خون کا انتظام فعل قلب کی درستی پر منحصر ہے اور دل کی صحت کا قیام دماغ وششش کے صحیح سالم ہونے کے ساتھ وابستہ ہے۔ نخاع مستطیل کی صحت پر عضلات تنفس کی حرکت قائم ہے۔ خون کی صفائی پر نخاع مستطیل کی صحت کا مدار ہے۔ خون کی صفائی تنفس اور دوران پر موقوف ہے پس اگر مذکورۃ الصدر اعضا مین سے کسی ایک مین بھی خرابی پیدا ہو جاوے تو بیاد موت آن موجود ہوتا ہے۔ موت طبیعی مین آدمی بوڑھا ہو کر رفتہ رفتہ مرتا ہے لیکن اس قسم کی موت بہت کم وقوع مین آتی ہے کیونکہ بڑھاپے مین بھی موت کا وقوع بغیر مرض کے نہین ہوتا۔ اتفاقی صدمات اور ظہور امراض کے سبب موت کا لاحق ہونا مختلف طور پر ہوتا ہے مثلاً سکتہ قطع شریان عظیم ناگہانی صدمہ بچوں مین امراض ششش وغیرہ سے مرگ مفاجات ہوتی ہے کسی شخص کی موت نہایت آسانی سے ہوتی ہے چنانچہ اوسکا مرنا کسی کو معلوم بھی نہین ہوتا۔ کسی کے مرنے دم تک ہوش وحواس قایم رہتے ہین کوئی قبل از موت کچھ مدت تک بیہوش وبدحواس رہتا ہے۔ حالات موت کو ضروری سمجھکر ہم تین فصلون مین بیان کرتے ہین

فصل اول دربیان موت متعلقہ دل

دوران خون کے لئے رگون میں خون کا مناسب مقدار مین ہونا ضروری ہے تاکہ اونکا تناؤ وصلی حالت پر قایم رہے پس جب زیادہ سیلان خون مین مقدار خون کے کم ہونے سے شرائین اور اوردہ کا تناؤ کم ہو جاتا ہے تو قلت حرکت قلب کے باعث رگین دب جاتی ہین اور دوران خون مین فرق پڑ جاتا ہے بعض اوقات رگون کے زیادہ فراخ ہو جانے سے معمولی مقدار خون کی کافی نہین ہو سکتی جس سے دوران خون بند ہو جاتا ہے۔ تناؤ کی کسی عام ہے قلب مین پائی جاوے یا خون کی رگون مین یا دونون مین کیونکہ انقباض قلب کی حالت مین خون شرائین کے اندر رہکر اونکے تناؤ کو قایم رکھتا ہے اگر ساخت قلب کے نقص سے دل کا سکڑنا بند ہو جاوے تو دوران خون کے بند ہونے سے موت ظہور مین آتی ہے۔ کبھی سر کی چوٹ یکایک

رنج وغم کے ہونے اور خوشی مفرط وغیرہ سے بھی دوران خون بند ہو جاتا ہے اگر غذا کھانے کے بعد
شکم پر کسی قسم کی ضرب لگے یا رسکپور وغیرہ زہریلی ادویات کے اثر سے معدہ کے حسی اعصاب میں دفعۃً خراش
پیدا ہو یا بدن کے گرم ہونے کی حالت میں دفعۃً زیادہ مقدار میں سرد پانی پیا جاوے تو عصب کی معکوس
تاثیر سے اعضای مذکورہ کی رگیں بھی اسقدر کشادہ ہو جاتی ہیں کہ تمام موجودہ خون ان ہی میں سما جاتا ہے
پس شرائین کے خالی ہونے سے دوران خون بند ہو جاتا ہے بغرض فعل قلب کے یکایک بند ہونے سے
مرکز دماغ میں خون کم پہونچتا ہے جس سے بیہوشی طاری ہو جاتی ہے اور بدون کسی علامت کے ظاہر ہونے
کے جان نکل جاتی ہے اکثر شکم کی چوٹ میں مریض بیہوش ہو جاتا ہے اگر بیہوشی رفع بھی ہو جاوے
تو پھر بھی چہرہ اور لب پھیکے۔ بدن سرد۔ عضلات ڈھیلے۔ پتلیاں کشادہ اور سرد پسینہ آتا ہے۔ سدر۔
دوار اور عارضہ طنین میں مریض مبتلا ہو جاتا ہے۔ آہ سرد بھرتا ہے جی متلاتا اور قے ہوتی ہے بےچینی
سے ادھر ادھر ہاتھ پاؤں دے دے مارتا ہے آخر ہذیان میں مبتلا ہو کر راہی ملک عدم ہوتا ہے **تشریح
بعد وفات** جب ساخت قلب کی خرابی سے موت لاحق ہوتی ہے تو عدم انقباض قلب کی صورت
میں دل خون سے پر ہو جاتا ہے۔ اگر فعل قلب کے بند ہونے سے موت وقوع میں آوے تو دل خون سے خالی
پایا جاتا ہے کیونکہ اس صورت میں اکثر انبساط قلب کی حالت میں موت واقع ہوتی ہے اگرچہ مرگ کے بعد
انبساط کی کیفیت زائل ہو جاتی ہے مگر دل کے سکڑنے سے خون نکل جاتا ہے۔ بیہوشی کی موت میں بھی
دل خون سے خالی پایا جاتا ہے اور اعضاء حشائیہ میں خون کا اجتماع بکثرت ہوتا ہے۔ اگر سیلان خون
کی وجہ سے موت آوے تو تمام اعضاے اندرونی پھیکے اور وریدیں خون سے خالی پائی جاتی ہیں اگر سیلان
خون اندر ہی کی جانب ہو تو جملہ اعضا خون سے بھرے ہوئے ملیں گے محلل الفضلات کے امراض اور
فاقہ کشی وغیرہ روحانی طاقت کم کرنے والی بیماریوں میں بیمار کے ہوش و حواس اخیر دم تک قائم رہتے
ہیں اور دم نکلتا معلوم بھی نہیں ہوتا **فصل دوم سبب موت متعلق ریہ** تنفس
(اسفکسیا) سے موت کا وقوع دو وجہ سے ہوتا ہے **اول سبب خارجی** جب خارجی اشیاء سے مجری
الہوا بند ہو جاتے ہیں یا انبوہ مردم میں سینہ دب جاتا ہے یا مٹی اور پانی سے سینہ بھر جاتا ہے تو موت
وقوع میں آتی ہے۔ گلا گھٹنا۔ پھانسی لگنا بھی اسی قسم سے ہیں ہائیڈروجن۔ نائٹروجن اور کاربانک
اوکسائیڈ وغیرہ کے سونگھنے سے بھی موت وقوع میں آتی ہے **دوم سبب داخلی** جب نخاع

مستطیل پر چوٹ لگتی ہے یا بیش اور کچلہ کے استعمال سے عضلات تنفس سخت اور مفلوج ہو جاتے ہیں جس سے
تنفس کی آمد و رفت بند ہو جاتی ہے یا پھیپھڑے کی بیماری میں سینہ کے نہ پھولنے سے خون صاف
نہیں ہوتا. شرائین وریدی کے رستے بند ہو جاتے ہیں یا تشنج حنجرہ کے باعث قصبۃ الریہ سکڑ جاتا ہے تو
ان تمام صورتوں میں چہرہ نیلگون آنکھیں نکلی ہوئی سر بھاری اور کانوں میں سنسناہٹ ہوتی ہے
بعد ازاں تمام جسم کے تشنج سے مریض بیہوش ہو جاتا ہے پیشاب اور پاخانہ خطا ہو جاتا ہے اور تھمتا ہے
تشنج میں مریض کچھ عرصہ تک چپ چاپ رہتا ہے پتلیاں کشادہ اور بے حرکت ہو جاتی ہیں عضلاتی حرکت
کے بند ہونے سے مریض تنفس لینے کی کوشش کرتا ہے جس سے خون کی رگیں تن کر نمایاں ہو جاتی ہیں اور
موت کے قریب ہونے پر سانس غیر منتظم اور کم ہو جاتا ہے ہاتھ پاؤں پھیل جاتے ہیں پٹھے سیدھے
ہو جاتے ہیں سر پیچھے کو ڈھلک جاتا ہے منہ اور نتھنے کشادہ ہو جاتے ہیں مگر دل کی حرکت برابر
جاری رہتی ہے اور انبساط قلب کی صورت میں جان نکل جاتی ہے **تشریح بعد وفات** بطن ایمن
قلب وریدیں اور شریانیں وریدی (پلمونری آرٹری) خون سے پر پائی جاتی ہیں مگر بطن ایسر قلب
بالکل خالی ہوتا ہے یا اس میں نہایت ہی کم مقدار میں سیاہ خون پایا جاتا ہے اور جسم کے مختلف
مقامات پر سیاہ دھبے پائے جاتے ہیں سیاہ اور سیال خون کے لوتھڑے کم بنتے ہیں کبھی کبھی پھیپھڑے
میں اجتماع خون کے ہونے سے سرخی معلوم ہوتی ہے اور مجری الہوا کے غشائے مخاطی میں اجتماع خون کے
سبب سرخ جھاگ پائی جاتی ہے اور اکثر اعضاء کے غشائیہ میں خون کا اجتماع پایا جاتا ہے **فصل**
سوم سبب موت متعلق دماغ (ڈیتھ بائی کوما) جب ضربت، سقطہ اور شکستہ ہڈی
سے دماغ پر دباؤ پڑتا ہے تو دل اور تنفس کے مخصوصہ اعصاب کی طاقت کی زائل ہو جانے سے پہلے بیہوشی
ہوتی ہے اور عضلات تنفس کے مفلوج ہونے سے خون صاف نہیں ہوتا اور مریض خراٹے سے سانس
لیتا ہے آخر دوران خون کے بند ہو جانے سے ہلاکت وقوع میں آتی ہے

مقالہ نہم علاج (ٹریٹمنٹ)

تعلیم علم طب سے یہی غرض ہے کہ حفظ ماتقدم کے طور پر امراض سے محفوظ رہنے کی تدبیر اور امراض کے
دور کرنے یا انہیں تخفیف کرنے کی کوشش کی جائے۔ اسی کوشش کا نام علاج ہے اور ہم

اسکو آٹھ فصلوں میں بیان کرتے ہیں **فصل اول علاج بالضد** (ریشنل ٹریٹ منٹ) جب مریض کو مشاہدہ کرنے کے بعد مرض کی اصلیت اور دوا کی خاصیت سے واقف ہو کر بیماری کا علاج حسب قواعد طب کیا جاوے تو اسکو با قاعدہ علاج کہتے ہیں چنانچہ کسی خاص مقام پر ورم ہو اور خون کی زیادتی سبب درد ہو تو جونک لگا کر خون نکالا جاتا ہے اگر زیادتی خون کی عام طور پر علامات پائی جاویں تو فصد لیا جاتا ہے یا مسہلات معرقات وغیرہ سے خون صاف کیا جاتا ہے۔ اگر عام جلد مسوڑے اور زبان کی رنگت پھیکی ہو اور ہونٹ سفید نظر آویں تو خون میں سرخ دانوں کی کمی ثابت ہوتی ہے اور اس کمی کے پورا کرنے کے لئے مرکبات فولاد وغیرہ مولد خون دوائیں دیجاتی ہیں اور یہ علاج دو طرح پر ہوتا ہے۔ **اول داخلی** مثلاً جوشاندہ۔ خیساندہ۔ قرص۔ سفوف۔ مکسچر۔ ٹنکچر۔ چٹنی۔ مسہل وغیرہ **دوم خارجی** خارجی بھی دو قسم ہے **ایک عام** جسکی تاثیر تمام جسم میں پائی جاوے جیسے پچکاری زیر جلد غسل بالا ورید۔ شموم۔ حقنہ۔ فصد وغیرہ **دوسرا خاص** جسکی تاثیر خاص جگہ پر محدود ہو جیسے ٹکمید لوبیری۔ مالش مرہم استعمال برق۔ غرارہ۔ بزل عمل ثقبہ قصبۃ الریہ وغیرہ۔ چونکہ بعض اعمال متعلقہ جراحی **کتاب معمول احمدیہ** میں بوضاحت تمام بیان کئے جاچکے ہیں اسلئے انکا اعادہ مناسب نہ جانکر صرف رائقہ زیر جلد اور استعمال برق کا بیان جو اسموقع پر ضروری ہے اختصار کے ساتھ علیحدہ قلمبند کیا جاویگا **فصل دوم علاج بالمثل** (ہوسیوپیتھک ٹریٹ منٹ) اس قسم میں تکلیف کی کیفیت کے موافق دوا دیجاتی ہے جیسے کہ مرض کزاز میں حبوب کچلہ اسٹرکنیا وغیرہ متشنج دوائیں اور قے کے روکنے میں اپیکا کوانا وغیرہ مقی نہایت کم مقدار میں دیجاتی ہے اس علاج میں بہت قباحتیں ہیں چنانچہ یہ علاج تمام مواقع پر نا موافق آنے کے سبب اصول علاج کے بالکل برخلاف ہے کیونکہ قلیل المقدار دوا کے کھانے سے فائدہ کی امید رکھنا بالکل بے فائدہ ہے اگر اتفاقاً اس سے مریض کو فائدہ ہو جائے تو سمجھ لینا چاہئیے کہ یہ صرف طبیعت مدبرہ بدن کی قوت کا اثر ہے نہ دوا اور علاج کا۔ باوجود اسکے اس فرقہ کے اطبا علاج بالضد کو حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں اور دلیل یہ پیش کرتے ہیں کہ کم مقدار دوا کی تاثیر ویسی ہی ہے جیسی کہ چیچک کے ذرہ سے مادہ کے جسم میں پیوست کرنے سے تمام بدن میں تاثیر ہو جاتی ہے مگر یہ خیال غلط ہے کیونکہ پانچ پانچ دس دس منٹ میں دوا کا استعمال کرانا ہی تو اسی کے منافی ہے کہ چار یا چھ گھنٹے کے بعد کوئی دوا کافی مقدار میں دیجاوے علاوہ اسکے اسمیں مریض کی طمانیت و صفائی کا کچھ

زیادہ خیال کیا جاتا ہے ورنہ دوا کی کمی مقدار مین صحت کی کوئی خصوصیت نہین پائی جاتی - باوجود ان قباحتون کے جو علاج بالمثل کا رواج زیادہ ہوتا جاتا ہے اسکی وجہ یہی ہے کہ اسمین چندان لیاقت سے محنت درکار نہین ہوتی برخلاف اسکے علاج بالضد مین کئی دقیق مسایل حل کرنے اور بہت سی علوم واقفیت پیدا کرنے کی ضرورت پیش آتی ہے اور علاج بالمثل مین صرف چند باتون کا جان لینا کفایت کرتا ہے کسی بڑی لیاقت اور دماغی محنت کی ضرورت نہین پڑتی اسی لئے ہیومیوپیتہک طبیب جو سستے بنجاتے ہین سستے ہی حق الخدمت پر اکتفا کر لیتے ہین اور کم مقدار دوا استعمال کرانے کی وجہ سے مریض کو بھی دوا کی قیمت کم دینی پڑتی ہے خواہ فایدہ ہو یا نہو - اور پھر یہہ لوگ علاج بالضد کی مذمت اور علاج بالمثل کی تعریف کرتے ہوئے کہتے ہین کہ ہم دمل اور ناسور کو بدون دستکاری کے صرف دوا کھلانے سے اچھا کر دیتے ہین حالانکہ مہینون دوا کھلاتے ہین اور اثر خاک بھی نہین ہوتا البتہ یہہ ضرور ہو جاتا ہے کہ دمل کو ناسور اور ناسور کو کچہہ اور ہی بنجاتا ہے - ہیومیوپیتہک طبیب اکثر کم مقدار دوا کے ساتھہ شکر کا استعمال زیادہ کراتے ہین جس سے اکثر لوگ خصوصاً عورتین اور بچے بڑی خوشی سے دوا کہا لیتے ہین اور شکر کے سبب ذایقہ تلخ معلوم ہوتا ہے اور نہ جی متلاتا ہے پھر علاج بالضد مین تلخ بدبودار دوا کے کہانے سے گو کیسی ہی مفید ہو نفرت کیون نکرین غرض علاج بالمثل کی ترقی کا باعث صرف وہ سہولت ہے جو طبیب و مریض دونون کو حاصل ہے نہ امید فایدہ و منفعت

فصل سوم علاج عطائی

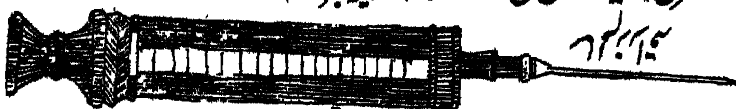
(امپریکل ٹریٹ منٹ) اسمین بغیر واقفیت اصلیت مرض اور بدون دریافت خاصیت دوا اٹکل پچو علاج کیا جاتا ہے اگرچہ ہر ایک ملک مین کم و بیش عطائی طبیب ہوا کرتے ہین مگر ہندوستان مین بکثرت پائے جاتے ہین جیا اس قسم کے طبیب طویل طوال قصون سے اپنی دوا کا مجرب ہونا اور کسی کامل سناسی فقیر سے اوسکا بڑی محنت کے بعد دستیاب ہونا بیان کرتے ہین تو بڑے بڑے عقلمند دہوکے مین آجاتے ہین اور آخرکار بہاری نقصان اوٹہاتے ہین کیونکہ ہر ایک شخص مین قدرت نے ایک قوت مدبرہ طبیعت پیدا کی ہے جو ہمیشہ اصلاح بدن و قیام صحت و دفع مرض مین کوشان رہتی ہے - حالت مرض مین اطبا اسی قوت کی امداد مین مصروف رہتے ہین مگر عطائی لوگ بغیر دریافت مرض زیادہ مقدار مین دوا دیدیتے ہین جسکا نتیجہ برعکس ظہور مین آتا ہے اور دوا کی زیادہ مقدار سے وہ قوت مدبرہ اپنے فعل مین قاصر ہو جاتی ہے اور مریض کو سخت تکلیف

اور تنہائی بڑہتی ہے یا تلف ہوجاتا ہے۔ بعض اوقات ایسا ہی ہوتا ہے کہ مریض مایوسی کی حالت مین علاج کو چہوڑکر خدا پر بہروسا کرکے بیٹھہ جاتا ہے اور قوت مدبرہ کی طاقت سے چند روز مین خود بخود نوبنو ہوجاتا ہے

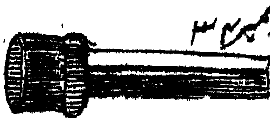
فصل چہارم علاج بالدعا (چارمس اینڈان کنٹیٹشنس) اکثر ہندوستانی خصوصاً عورتین عصبی مزاج اور جاہلیت کے اعتقاد کے بموجب مبالغہ آمیز باتون پر بہت جلد اعتقاد کر بیٹھتی ہین خصوصاً بچون کے امراض مین توانکا یہی اعتقاد ہے کہ گنڈا تعویذ اور جہاڑ پہونک کے سوا انکا کوئی علاج ہی نہین ہے۔ چونکہ بعض امراض مین اس عمل سے آرام بہی ہوجاتا ہے اسلیئے جہلا کا اعتقاد اسکی نسبت زیادہ ہوجاتا ہے مگر فی الحقیقت یہ اوسی قوت مدبرہ کا اثر ہے اس سے یہہ سمجہنا چاہیئے کہ ہم دعا کے اثر کا قایل نہین ہون بلکہ میرا یہہ مطلب ہے کہ آجکل ایسے عامل صاحب تاثیر جنکی باطنی توجہ سے ظاہری و باطنی امراض دور ہوجائین کبریت احمر کا حکم رکہتے ہین اگر میری کتاب **اسرار التصوف** کے حصہ دوم مین "سلب امراض و جلب منافع دنیوی" کا مطالعہ کیا جاوے تو بخوبی معلوم ہوجائیگا کہ فی زمانہ عامل محض دہوکے کی ٹٹی ہین انسے سوائے ہلاکت مریض کے اور کچہہ حاصل نہین ہوتا

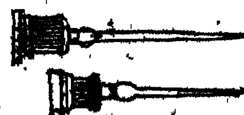
فصل پنجم علاج بالماء (ہائیڈروپیتھک ٹریٹمنٹ) اسمین ہر ایک مرض کا علاج پانی سے کیا جاتا ہے کسی مرض مین پانی بہت پلایا جاتا ہے کسی مین کم۔ کسی مرض مین سر پر پانی کا استعمال کیا جاتا ہے کسی مین گرم کا اور کسی مین پانی سے غسل کرایا جاتا ہے

فصل ششم استعمال الزراقہ تحت الجلد (ہائپوڈرمک سرینج) اس پچکاری کے ذریعہ سے ادویات بجائے کہلانے پینے کے جلد کے اندر داخل کی جاتی ہین یہہ عام پچکاریون کے موافق چہوٹی سی کانچ کی نلی ہوتی ہے جسپر قطرات کے نشانات کندہ ہوتے ہین اور اسکے دونون سرے چاندی سے منڈہے ہوئے ہوتے ہین اور سلنڈر پیچ کی طرح پہیرنے سے اوپر نیچے ہوتا ہے اور دو کہوکہلی سلائیان اسکے ہمراہ ہوتی ہین ایک موٹی دوسری باریک سوئی کی مانند (دیکہو تصویر نمبر ۳۴)



تصویر نمبر ۳۴





زراقہ کے پرزے

جب اس آلہ کے ذریعہ سے دوا خون مین پہونچتی ہے تو فوراً تمام جسم مین سرایت کر جاتی ہے علاوہ اسکے
اس عمل مین دوا بہت کم صرف ہوتی ہے اور فایدہ بہت ہوتا ہے۔ جب بیہوشی کی وجہ سے دوا کھانے
سے مریض معذور ہو یا خود معدہ ہی دوا کو قبول نہ کر سکے تو اس عمل سے دوا کی تاثیر بہت جلد اور آسانی
بہ نہین پہونچ جاتی ہے۔ درد شقیقہ عرق النسا اور وجع المفاصل وغیرہ امراض مین خاص اعضا کے اندر
مخصوصہ دوا کی تاثیر پہونچائی جاتی ہے اور مختلف امراض مین مختلف عرقیات کی پچکاری کی جاتی ہے
چنانچہ سرطان وجع مفاصل درد اعصاب وغیرہ اوجاع شدیدہ مین اسی ٹیٹ مرسلوشن ہائیڈر وکلوریٹ
آف مارفیا ہر ایک دو بوند رکٹی فائیڈ اسپرٹ حسب ضرورت پانی ملانے سے تیار ہوتا ہے۔ ابتدا مین
۱/۴ گرین سے زیادہ نہ دین اور پچکاری سے پیشتر بیمار کو تھوڑی دیر لٹائے رکھین اور استعمال زراقہ کے بعد
کچھ عرصہ تک مریض سے علیحدہ نہون کیونکہ اکثر اوقات اس سے بیہوشی ہو جایا کرتی ہے۔ اگر اسکے ہمراہ
اٹروپیا بقدر ۱/۱۲۰ گرین ملا کر استعمال کیا جاوے تو بیہوشی اور قے لاحق نہین ہوتی (۲) جب مرض
سل مین پسینا بکثرت آتا ہے یا کزاز مین تشنج بشدت ہوتا ہے یا کولیرے کے امراض مین شدت درد
سے بیمار بیقرار ہو جاتا ہے تو سلفیٹ آف اٹروپیا کی پچکاری سے بہت فایدہ ہوتا ہے اور یہہ دوا پانی
مین فوراً حل ہو جاتی ہے پس بقدر ۱/۱۵۰ سے ۱/۱۰۰ گرین تک صرف پانی مین تیار کرکے پچکاری دین اور
دفعیہ زہر افیون کے لیے نصف گرین تک اسکی پچکاری کی جاتی ہے (۳) جریان خون نفث الدم
رحم معدہ مثانہ وغیرہ مین ارگوٹین بقدر ۲ گرین پانی مین حل کرکے پچکاری کرتے ہین (۴)
بخارات سن اسٹروک وغیرہ امراض مین کونین بقدر دو گرین تیزاب دو بوند پانی حسب ضرورت مین
حل کرکے پچکاری کرنے سے بہت فایدہ ہوتا ہے (۵) ہیضہ سقوط حرکت قلب بیجا پی جانے
شراب و دیگر مختلف اوجاع مین ہائیڈریٹ آف کلورل بقدر ۲ یا ۳ گرین پانی مین حل کرکے پچکاری
کرنا از بس مفید ہے مگر اس سے اکثر پچکاری کے مقام پر دمل یا زخم ہو جاتا ہے (۶) اگر سانپ کے کاٹتے
ہی فوراً پرمینگنٹ آف پوٹاس بقدر ایک گرین پانی مین حل کرکے پچکاری کی جاوے تاکہ اوسکا
دوران زہر کے ساتھ ہی خون مین ہو تو کمال فایدہ ہوتا ہے (۷) نہایت ضعف اور بیہوشی
مین خالص ایتھر کی پچکاری کی جاتی ہے اور کچلے کے زہر مین جوہر تیاکو کی۔ اگر عصبی دردون مین
ایک دفعہ کی پچکاری سے فایدہ نہو تو کئی بار عمل مین لاوین **طریق استعمال** جب پچکاری کو

استعمال میں لانا منظور ہو تو پہلے سلائی کو لگا کر پانی میں کہیں اور پیچ کو داہنی جانب سے بائیں طرف کو
پھیرین اگر پانی پچکاری کے اندر جاوے تو سمجھیں کہ درست ہے ورنہ قابل استعمال نہیں اور نیز چکنی
چیز زنگ میل وغیرہ داغ پچکاری پر نہ لگنے دیں اور استعمال کے بعد ہمیشہ خشک اور صاف کر لیا کریں
اور جس دوا کی پچکاری کرنی منظور ہوا وسکا عرق نہایت صاف اور مقطر ہوا ور ضرورت کے وقت تازہ
تیار کیا جاوے دیرینہ عرق اکثر گدلا اور ناقص ہو جاتا ہے عمل کے وقت پچکاری پر سلائی لگا کر عرق مطلوبہ
کے چند قطرے داخل کریں اور سلائی کو اونچا کر کے پیچ کو ایک دو مرتبہ پھیرین تا کہ سیال نوک تک آجاوے
اور مدخولہ ہوا باہر نکل جاوے پس مقام ماؤف کی جلد کو چٹکی میں پکڑ کر ذرہ اوپر اوٹھائیں اور سوئی کو
جلد میں ترچھا داخل کر کے پیچ کو بتدریج پھیرین یہانتک کہ تمام عرق جلد کے اندر چلا جاوے پھر سوئی
کو نکال کر مقام مذکور کو انگلیوں سے ذرہ مل دیں اگر بیمار کو اس عمل سے درد کا خوف ہو تو برف کے ٹکڑے
یا کسی اور مخدر شئے کے رکھنے سے مقام ماؤف کی حس کو کم کر دیں سوئی کے داخل کرنے کے وقت اس
بات کا خیال ہی رہیں کہ سوئی سے کوئی عصب یا شریان نہ کٹ جاوے۔ جو ہم آئین طریق استعمال میں
بتائی گئی ہیں اونمیں سے کسی ایک کی فروگزاشت ہونے دیں ورنہ عمل کے لاحاصل ہونے کے علاوہ
مریض کو خواہ مخواہ کی تکلیف ہوتی ہے اور اکثر اوقات عرق مطلوبہ کے زیادہ تیز یا گدلا ہونے سے یا ہوا
مدخولہ کے خارج نکرنے یا ایسی ہی کسی اور بے احتیاطی سے پچکاری کے مقام پر دمل یا سرخ باد ہو جاتا ہے
اور بعض اوقات ہوا کے داخل ہونے سے آدمی مر ہی جاتا ہے ڈاکٹر بارتھالی میو اور یورپ امریکہ کے بعض
حکما پچکاری کی سوئی کو بجائے زیر جلد ترچھا داخل کرنے کے سیدھا گوشت کے اندر دور تک پہنچاتے
ہیں جس سے دوا کی تاثیر خاص عصب پر پہونچ جاتی ہے خصوصاً عصبی درد میں کلوروفارم نافع ہے
جو ہر کچلہ سرخ باد میں کاربالک ایسڈ زیادہ تر استعمال کرتے ہیں **فایدہ** چونکہ پچکاری میں ادویات کی
مقدار نہایت قلیل استعمال کی جاتی ہے اور اونکا ناپ تول دشوار ہوتا ہے اسلئے سہل طریق یہ ہے
کہ اگر اٹروپیا کے ۱/۱۰۰ حصہ گرین کی پچکاری کرنی منظور ہو تو ایک گرین کو ۲۵ بوند پانی میں حل کریں
بعدازاں حسب موقع بقدر ضرورت پانی میں ایک بوند ڈالکر پچکاری کریں کیونکہ ہر ایک قطرہ میں
اٹروپیا ۱/۱۰۰ ہوتا ہے

فصل ہفتم بیان مادہ برق (الکٹرسٹی)

تجربہ سے ثابت ہے کہ
مادہ برقی کی طاقت کا وجود کم و بیش تمام اشیا میں پایا جاتا ہے مگر ظاہر میں اسکا وجود نظر نہیں

وہ چیز ہے جس کے ذریعہ سے طاقت کو پیدا کر کے کام میں لائی جاتی ہے اور انہیں (یعنی بیٹری) کہتے ہیں
بیٹری میں تین طرح سے مادہ برقی لیا جاتا ہے **اول مادہ برقی** عنبر و ریشم (فرکشنل الکٹرسٹی)
یعنی عنبر یا کہربا وغیرہ شیشے کے رگڑنے اور گھسنے سے پیدا ہوتا ہے چونکہ یہ معالجات میں مستعمل نہیں ہے
اسلئے اسکا بیان یہاں غیر ضروری ہے **دوم قوت مقناطیس** (انڈیوسڈ الکٹرسٹی) اس
کی برق پیدا کرنے کے لئے دو چیزوں کی ضرورت ہے ایک تیزاب پیدا کرنے کا ہوتا ہے جنکو [illegible]
یا اگر کہتے ہیں کیمیائی تبدیلی ہوتی ہے اور مجموعی سامان کا [illegible] ہے جب کسی
شئے یا ماد [illegible] کو مستی یا ردن کے ذریعہ سے ملا دیا جاوے تو بیٹری تیار ہوتی ہے جب بیٹری میں
ذرات کے ذریعہ سے طاقت پیدا کی جاوے تو اسے قوت مقناطیسی کہتے ہیں جیسے کاغذ یا کسی کے برتن
پانی حصہ میں ایک حصہ تیزاب گندھک اور آٹھ حصے پانی ہوتا ہے اور ایک جو کہ لکڑی کا لا کہنے
لگ کیا ہوا ہوتا ہے جسکے بیچ میں پلاٹینم کا ایک پتلا طبق لگا ہوا ہوتا ہے اور اس طبق کے دونوں جانب
برابر دو موٹے جست کے طبق لگے ہوتے ہیں اور یہ دونوں جستی طبق کمانی یا پیچ کے ذریعہ جو کہ ٹوپے کے
بالائی سری پر لگائے جاتے ہیں اور چونکہ شئے مذکور کے بالائی سرے پر ایک دوسرے کے مقابل دو پیچ سوراخ دار ہو
ہیں چنانچہ پلاٹینم کے طبق سے ملے ہوئے پیچ کو پازیٹیو پول اور جست کے طبقات سے علاقہ رکھنے والے پیچ کو نگیٹو
پول کہتے ہیں جب کہ شئے مذکور برتن میں ڈالا جاتا ہے تو کیمیائی تبدیلی کے شروع ہونے سے مادہ برقی پیدا ہو کر
دو حصے ہو جاتا ہے اور یہ دونوں حصے باہم ملنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں اور کیمیائی تبدیلی یہ ہوتی
ہے کہ آکسیجن جست کی مائیت سے ملکر اوکسائیڈ آف زنک بنتا ہے پھر تیزاب گندھک سے ملکر سلفیٹ آف
زنک بنکر پانی میں مل ہو کر برتن میں رہ جاتا ہے بیٹری کے بنانے میں چند باتوں کا خیال رکھنا ضروری
ہے **اول** چونکہ جست اور تیزاب گندھک کے ملنے سے مرکب کا جلدی تیار ہونا ایک قسم کی قباحت سمجھی
گئی ہے اسلئے جست کے طبقات کو برتن میں ڈالنے سے پہلے چونکہ سے پہلے علیحدہ کر کے ملکے تیزاب
گندھک میں ڈبو دیں اور تری کی حالت میں ذرہ ذرہ سا پارہ اور پسا ڈالکر برش یا کپڑے سے ملیں تا کہ سیماب
بخوبی چڑھ جائے اور سیماب کے سبب جست جلد نہ گل سکے **دوم** جب سلفیٹ آف زنک کے تیار ہونے
سے برتن کے اندر کا عرق بگڑ جاتا ہے تو بوقت ضرورت دستہ ملیں اور عرق کو الٹ یا چلے کو پھینک کر
دوسرا ڈالیں **سوم** جب برق کا زور بڑھانا منظور ہو تو کئی برتن اور جوڑنے وغیرہ اسباب سے

طریقہ بالا تیار کرکے تار کے ذریعہ سے ایک دوسرے کو ملا دیں چہارم جب بیٹری میں یکسان دو
ذریعے تو یہ ترکیب ہے کہ مٹی کے چھوٹے برتن میں تیزاب شورہ بھر کر ایک طبق پلاٹینم کا رکھدیں
بعد ازان مٹی کے ایک بڑے برتن میں رکھدیں جسمیں گندہک کا تیزاب بھر کر جست کے ٹکڑے
ڈالے گئے ہون پس اس سے پانی کے ہائیڈروجن نائیٹرک ایسڈ [illegible] سے ملکر پانی بنتا ہے اور
تیزاب شورہ کا دہوان نکلتا ہے لیکن یہ بیٹری تیز ہوتی ہے اور جسم پر لگانے کے قابل نہین ہوتی
البتہ دستکاری وغیرہ مین کام آتی ہے کیونکہ معالجات مین اسی قسم کی بیٹری کام مین آتی ہے جسکی بقدر
ضرورت زور پیدا کر سکیں اور اوسکا بند کرنا اور مادہ برقی کے رخ کو پھیر دینا بھی اپنے اختیار مین ہو اور
ہر جگہ پر لیجا بھی سکین اور مریض پر تاثیر کا اندازہ بھی معلوم ہو سکے پس اس بیٹری سے مذکورہ بالا
باتین حاصل نہین ہو سکتین بلکہ اشیاے مذکورہ کی موجودگی مین اثر زہریلا پیدا ہوتا رہتا ہے اور
پھر بتدریج کمزور ہو کر نیست ہو جاتا ہے اور نہ مادہ برقی کا سیلان دوسری طرف کیا جا سکتا ہے

سوم فراڈک الکٹرسٹی جب کائل کو قوت مقناطیس سے یکایک مقابل مین لانے اور ہٹا
لینے سے مادہ برقی پیدا کیا جاوے تو اوسکو فراڈک صاحب کا مادہ برقی کہتے ہین جب قوت مذکورہ
کے پیدا ہونے سے کائل اور مقناطیس کا باہمی وصل اور تفرقہ ہوتا ہے تو اوسے انٹرپٹڈ کرنٹ
کہتے ہین اسمین کائل کے اندر کے آہنی ٹکڑے مادہ برقی کے ذریعہ عارضی طور پر مقناطیس بنجاتے ہین
جن سے تحریکی قوت اور بھی بڑھجاتی ہے جب مقناطیس اور کائل کے ذریعہ سے مادہ مذکور حاصل کیا
جاوے تو اوسکو میگنیٹو الکٹر مشین کہتے ہین اور بیٹری مین دو کائل ہوتے ہین چنانچہ پہلے
کائل کے اندر سے تحریک برقی شروع ہو تو اوسے پرائمری انڈیوسڈ کرنٹ کہتے ہین اور جب تحریک
مذکور دوسرے کائل سے شروع ہو کر بیرونی کائل مین پہونچکر قوت برقی پیدا ہو تو اس طاقت کو
سکنڈری انڈیوسڈ کرنٹ کہتے ہین اور اکثر یہی مادہ برقی معالجات مین کام آتا ہے اسمین جب
ضرورت زور پیدا کرنا اور طبعی سیلان کو پھیرنا اور مریض پر اعمال اثر کا اندازہ معلوم کرنا وغیرہ
سب امور حاصل ہوتے ہین اور اسکے چوکھٹے کے بالائی سرے والے دونون پیچ سوراخدار
دو تار رسی کے ذریعہ سے ملائے جاتے ہین اور اس بیٹری کے کثیر التعداد پرزے دیکھنے کے بغیر
اچھی طرح ظاہر نہین ہو سکتے لیکن اسمین مقدم شے تانبے کے دو تار ہین جو پھیلانے سے طول

مین کئی میل بھیل جاتے ہین اور وہ اسی ٹیلون پر لپٹے ہوئے ہوتے ہین جو ایک ٹیل دوسری کی اندر رکہدی جاتی ہے اور اسی کو کایل کہتے ہین اس سے یہہ مطلب ہے کہ ایک تار کو دوالدیک ٹیرد سے ملا دیا جاوے تو باوجود ملیں ہونے لکڑی کے دوسری ٹیل کے تار پر بہی بجلی کا اثر ہوکر زور پیدا ہوتا ہے اصل میں یہی انڈیوسڈ کرنٹ ہوتا ہے **چہارم مگنیٹو الکٹرک مشین** اسمین ایک پیچ گہمانے والا ہوتا ہے جس سے بجلی پیدا ہوتی ہے چونکہ اسکا طریق استعمال بہت آسان ہے اور قیمت بہی بہت ارزان ہے اسلئے اکثر ہندوستان مین زیادہ ترواج ہے لیکن نئی بیٹریون کے ایجاد ہونے سے اسکی کچہہ قدر و منزلت نہین رہی کیونکہ اسمین ایک مددگار گہمانے کے واسطے چاہیئے اگر گہمانے مین کمی بیشی ہوجاوے تو اثر یکسان نہین پہونچ سکتا اور دیگر بیٹریون کی تاثیر جلد عضلات و اعصاب و اندرونی آلات پر بخوبی ہوتی ہے اور اسکا اثر صرف جلد پر محدود ہواکرتا ہے اور نیز مریض کو اس سے ایک جہٹکا بہی لگتا ہے **پنجم** زمانہ حال کی بیٹریون کے چند پرزون کا بیان بیان کیا جاتا ہے جو علاج سے تعلق رکہتی ہین ایک دہاتی یا شیشہ کا گول چونگا (سلنڈر) ہوتا ہے اور یہ ہینڈل کہلاتا ہے جسکو تار کے ذریعہ سے بیٹری کے ساتہہ لگایا جاتا ہے اور اسمین ایک بہیگا ہوا اسفنج کا ٹکڑا رکہکر کام مین لاتے ہین اور اسمین ایک لکڑی کا دستہ ہوتا ہے تاکہ پکڑنے والے کو بجلی کا اثر معلوم نہو اور ہینڈل کا سلنڈر مختلف صورت کا ہوتا ہے جسکی موٹائی ½ انچ اور لمبائی ڈیڑہ انچ ہوتی ہے اور اسفنج اوسکے اندر اچہی طرح رکہا جاتا ہے اگر اس سے زیادہ طویل ہوگا تو نہ اسفنج رکہا جاویگا اور نہ زور زیادہ ہوگا بعض ہینڈل ایسے ہوتے ہین کہ مالی جاتی پر چمڑہ منڈہہ لیتے ہین اور جہان مادہ پہونچانا ہو اوسے بہگوکر اوس جگہ استعمال کرتے ہین ایک ہتوالی ہوتی ہے جسکے نیچے مقناطیس ہوتا ہے جس پر بجلی کے زور سے وہ گہتی رہتی ہے زور زیادہ ہوتا ہے اور اسکو ایک لیور کے ذریعہ سے اونچا نیچا کرسکتے ہین بعض بیٹریون مین پیتل کی ایک سلاخ ہوتی ہے جس پر نمبر کندہ ہوتے ہین اور اوسکے اوپر نیچے کرنے سے بیٹری کا زور زیادہ ہوجاتا ہے اور نیز مریض پر بجلی کی تاثیر کا اندازہ معلوم ہوجاتا ہے بعض مین ایک سوئی (گلیونومیٹر) ہوتی ہے جسکے ذریعہ سے بجلی کے رخ کو بدلنا اور اوسکے اثر کو مریض پر پہونچانا اور روکنا اپنے اختیار مین ہوتا ہے **ششم فوائد تاربرقی** کے استعمال مین فواید و نقصانات دونون متصور ہین مگر احتیاط سے فواید کثیر ہو

ہین آتے ہین جاتے ہین چنانچہ جہان برق کا استعمال کیا جاے اوس جگہ خون زیادہ آتا ہے اور وہ جگہ گرم ہو جاتی ہے اور اوسکی پرورش بہی زیادہ ہوتی ہے جس سے وہ عضو لاغر نہین ہوتا اور بیماری رک جاتی ہے اور عضو ہمیشہ کو سڑن سے محفوظ رہتا ہے اور اعصاب حس پر لگانے سے جلن اور کانٹے چبہنے کی سی کیفیت پیدا ہوتی ہے طبقہ شبکیہ پر اثر پہونچانے سے چمکتے ہوے شعلے نظر آتے ہین کان پر لگانے سے تیز آوازین آتی ہین اور ناک پر لگانے سے ایک قسم کی بو آتی ہے۔ زبان پر لگانے سے ذایقہ کسیلا ہو جاتا ہے اور دماغ پر متوسط درجہ کے ساتھہ لگانے سے دوران سر ہوتا ہے اور تیز زور سے آدمی گر پڑتا ہے جیسے لاٹہی کے صدمہ سے ہو گرتا ہے اعصاب کی حرکت پر بجلی کے لگانے سے عضلات سکڑتے ہین اور اس قسم کی حرکت کا عضلات مین پیدا ہونا کسی دوسری تدبیر سے غیر ممکن ہے اسواسطے مرض فالج مین لگانے سے اکثر آرام ہو جاتا ہے تشنج اور کہچاوٹ کا عارضہ دور ہو سکتا ہے۔ اگر قطعی طور پر آرام نہو تو مرض مین تخفیف ضرور ہو جاتی ہے مسلوب الحرکۃ عضو اپنی معمولی حرکت کرنے لگتا ہے اور عرصہ تک بجلی کے استعمال سے دماغ اور نخاع کے اوس حصہ کی بہی پرورش ہو سکتی ہے جہان سے مقام ماؤف کے عصب کا خروج ہوتا ہے مگر بہت دنون تک اندازہ معین سے زیادہ اسکا اثر پہونچانا عضلانی طاقت کو دور کر دیتا ہے جس سے از بس نقصان متصور ہے۔ مقدار معینہ کا خیال رکہنا ضروری امر ہے چنانچہ ۱ منٹ سے ۲۰ منٹ کا عرصہ ایک بار کے لئے کافی ہے۔ فالج مین بیس روز تک لگا کر بند کر دین پہر دوچار ماہ کے بعد شروع کرین اس طرح وقفہ کے ساتھہ لگانا از بس مفید ہے اور جس فالج کی قسم مین عضلات تحلیل نہ پائین اور حرکت کی عدم موجودگی کے باعث عضلاتی فتور ثابت ہو بلکہ عضلات سخت ہین اور اسکے علاوہ دماغ اور حرام مغز کی شدید علامات موجود ہون تو ۶ سے ۱۸ ماہ کے بعد بجلی لگاوین خصوصًا افاقہ کی صورت مین بہت ہی فایدہ ہوتا ہے بلکہ چند ہی دنون مین فالج کا مریض اپنے ہاتہہ سے نوالہ اوٹہاکر کہانے لگتا ہے اور فالج سفلی کا مریض لکڑی کے سہارے چل پہر سکتا ہے البتہ عضلات کے تپلا پڑ جانے سے آہستہ آہستہ فایدہ ہوتا ہے جب فالج کے ابتدائی حالت مین بچہ کی حرارت کم ہو جاوے تو اوسے گرم کپڑے پہناوین گرم اسفنج ہنڈل مین رکہکر مقام ماؤف پر لگاوین اس سے مریض کو فورًا آرام ہو جائیگا مگر عضلات کے تپلا پڑ جانے اور عضو کی محض بیکاری مین کچہ فایدہ نہین

ہوتا۔ اگر بچون کے فالج مین نخاع مستطیل کی رطوبت خارج ہونے سے عضلات سخت ہوجائین
تو چہرے سے سینہ یا ہوادیاتی ہنڈل کو کمر پر دو انگل کو لگا کر ریڑھ فاصلہ مین پانچ منٹ لگا دین
اس سے نخاع الطویل کی رگین کشادہ ہوکر رطوبت مخرجہ کو جذب کرینگی اور مریض بہت جلد
اچھا ہوجاویگا بیہوشی مین بہی بجلی کا لگانا بہت مفید ہوا کرتا ہے۔ فالج سفلی مین اگر مٹی پر بجلی پہنچا دی
جاوے تو قبض رفع ہوجاتی ہے سلس البول مین اگر سرا بیٹری کا عظم عانہ پر اور دوسرے سرے مین اور
اسفنج باندہکر ایک عظم العجز اور دوسرا بر بطون یعنی غشاء نزالی شکم پر لگایا جاوے تو کمال فایدہ ہوتا ہے
اختناق الرحم اور المشی علی غیر الترتیب کے مرض مین تار کا برش لگانا جادو کا اثر رکہتا ہے۔ لقوہ کے مریض مین
اس طور سے بجلی لگائی جاتی ہے کہ چہرہ کے تمام عضلات مین یکسان اثر پہونچے اگر کسی مین کم اور کسی مین
زیادہ اثر پہونچیگا تو کوئی عضلہ کم اور کوئی زیادہ سکڑیگا اور چہرہ بیڈول اور بدوضع ہوجاویگا ولٹیک
بیٹری کا استعمال اکثر عصبی درد مین زیادہ تر مفید ہے تسکین وجع کے واسطے اس طرح لگائی
جاتی ہے کہ مقام درد یا عصب ماؤف کی کوئی شاخ ہر دو ہنڈل کے درمیان آجاوے اور اوسکے اثر کو
حسب برداشت مریض تیز کرکے برابر ۵ سے ۱۰ منٹ تک لگائے رکہین مگر یہہ کارروائی نوبت کی حالت مین
کرنی چاہئے۔ اگر درد سر مین کنپٹی پر ہر دو ہنڈل رکہکر بجلی کا کمزور اثر برابر ایک دو منٹ تک پہونچائین
تو بعض اوقات شدید درد کو بہی آرام ہوجاتا ہے جب عصبی درد کی وجہ سے گردن سخت ہوجاوے اور
ہل نہ سکے تو بہی اسکے استعمال سے فایدہ ہوتا ہے جبکہ زیادہ محنت کے سبب عضلات تہک جاوین تو
انہین طاقت آجاتی ہے اور تکان رفع ہوجاتی ہے جب عروقی رسولیون پر اونکی تحلیل کے فایدہ کے لحاظ
سے بجلی کا استعمال کیا جاوے تو پہلے باریک نوکیلی دستہ دار سوئی سے عروقی رسولی کو چہیدین اور
آدہ گہنٹہ سے ایک گہنٹہ تک سوئی پر بجلی کا اثر پہونچا دین پہر سوئی کو نکال کر کلوڈین مین لتہ تر کرکے
سوراخ پر رکہکر باندہ دین اس سے نہایت فایدہ ہوتا ہے مگر جس جگہ رسولی پر دباؤ بجلی پہونچ سکے یا
نشتر سے رسولی نکل سکے تو یہہ علاج مناسب نہین جب ذہنی امراض کے سبب آدمی سست ہوجاوے
تو سر قلم کے ذریعہ سے بجلی کا اثر پہونچانا نہایت مفید ہوا کرتا ہے اگر اس سے تحریک کی زیادتی ہوجاوے
تو بغرض تسکین بجلی لگائین جب وضع حمل کے بعد جریان خون زیادہ ہو اور مریضہ قریب المرگ ہوجاوے
تو فوراً داہنا ہاتہ رحم مین داخل کرکے بائین ہاتہ سے بیٹری کا ایک سرا پکڑ لین اور رحم کے مقابل

شکم پر دست راست سے کو زانکر دو ایمن یہ پشت کی جانب مقام کمر پر بھی عمل کرنا چاہیئے۔ رحم کی دردوں میں
سکڑنیوں کو تھوڑا مدد ملتی ہے اس سے دردزہ کی بندش اور اخراج حمل کی تکلیف بھی دور ہو جاتی ہے۔ حتیٰ کہ
[illegible] برقی دست استعمال کرنے سے خون جاری ہو جاتا ہے۔ اگر بچہ بعد پیدایش کے سانس نہ لے سکے تو
[illegible] سانس لینے لگتا ہے نقرس [illegible] ہی اثر بہت مفید ہے [illegible]
[illegible] امراض کو فائدہ اکثر ہوتا ہے

تشخیص امراض بذریعہ مادہ برق

حالت صحت میں اعصاب اور عضلات پر مادہ برقی کی تاثیر کم و بیش پائی جاوے تو مرض سمجھنا چاہیئے
امتحان کی صورت یہ ہے کہ جسم کے ایک جانب لگا کر دوسری طرف بھی اوسی کے مقابل لگا دیں تاکہ عضلات
کی کیفیت معلوم ہو جاوے اگر عضلات زیادہ سکڑیں تو حس یا خون کی زیادتی جانیں ورنہ کمی۔ اگر فالج
سفلی میں بجلی کے اثر سے پاؤں کے عضلات ہاتھوں کی طرح نہ سکڑیں تو پاؤں کو مفلوج سمجھیں جب کسی
عضو پر برق کے لگانے سے سکڑ ہو تو اوسکے عصب اعلیٰ کی کسی شاخ پر بھی لگا دیں اگر عصب میں بھی
کی کیفیت پائی جاوے تو عضلہ و عصب دونوں کو صحیح و سالم جانیں ورنہ سقیم عضلہ ہمیشہ لوگوں کے بیکار
رہنے سے بھی بہت کم سکڑتا ہے خواہ حالت صحت میں ہو یا مرض میں مگر دو چار دفعہ کے استعمال برق سے
اصلی حالت پر آجاتا ہے۔ اگر امراض دماغی یا ذکاوت حس و فکر کے سبب فالج کا مرض ہو جاوے تو سکڑنے میں
عضلات کی کیفیت حالت صحت کی طرح ہوتی ہے مگر جب دماغ اور حرام مغز میں اجتماع خون ہوتا ہے تو
مفلوج عضلات زیادہ سکڑتے ہیں عضلات کے سکڑنے اور نہ سکڑنے سے اصلی و نقلی فالج میں
تمیز ہو جاتی ہے سردہ میں عضلات کے سکڑنے کی کیفیت نہیں پائی جاتی

طریق استعمال مادہ برق

اگر گیلوانک بیٹری کا استعمال کرنا منظور ہو تو پہلے اپنی پشت دست پر اگر فراڈک الکٹرک
کو لگانا ہو تو پہلے اپنے انگوٹھے کے عضلات پر لگا کر اوسکی طاقت کو آزمالیں اور جو سر پر لگانا ہو تو پہلے اپنے
چہرہ پر لگا کر آزمایش کریں پھر نہایت کم مقدار میں لگا دیں خصوصاً نئے مریضوں پر چہرہ گردن اور سر
کی بیماریوں میں اتنی کم مقدار سے شروع کریں کہ صرف عضلات ہی سکڑیں برق کے اچانک لگانے اور
چھڑانے سے مریض کو صدمہ پہونچتا ہے اور ہر دفعہ ہنڈل کو ذرہ ہٹا کر لگا دیں ورنہ مقام تو جھلس جاوے گا
ہو جانے لگے گا۔ اگر مادہ برقی کی تاثیر تمام جسم پر پہونچانی منظور ہو تو ایک برتن میں تھوڑا نمک ملا ہوا
نیم گرم پانی بھر کر بیٹری کا تار لگا دیں بعد ازاں مریض کے دونوں پاؤں یا ہاتھ یا ایک ہاتھ اور ایک پاؤں

برتن مذکور مین کہدین اگر مادہ برقی سے غسل دینا ہو تو چار گلاس اوندے کرکے اونکے اوپر ایک
ٹب پر کہکرہ ۹۵ سے ۱۰۰ درجے کے گرم پانی سے بہر دین اور تانبے کے دو طبق برتن مذکور کی دیوارون سے
لگا کر برقی تار سے ملا دین پہر مریض کو پانی مین بٹہا کر ہدایت کرین کہ طبقات مسی کے ساتہہ جسم کو
نہ چہونے دے **طریق دیگر** مریض کو تانبی یا ایک چادر پر بٹہا کر اوسکے کنارے پر برقی کا ایک سرا لگائین اور
اوسکا دوسرا سرا طبیب اپنے بائین ہاتہہ مین لیکر داہنے ہاتہہ کو ذرہ نم دیکر مریض کے بدن پر پہیرے اس سے
مریض پر اثر پہونچنے کا اندازہ طبیب کو خود معلوم ہوجاتا ہے **اگر خاص رحم** کے مقام پر برق کا اثر
پہونچانا منظور ہو تو جس طرح مقعد مین مادہ برقی کو استعمال کیا جاتا ہے اوسی طرح یہان بہی عمل کرین
یعنی ایک دہاتی ڈنڈی کو فم رحم تک پہونچا دین اور بیٹری کے دوسرے سرے مین دو ٹکڑے اسفنج کے باندہکر
ایک مقام کمر پر پشت کی جانب اور دوسرا شکم پر لگا دین **اگر جلد پر** اثر پہونچانا مطلوب ہو تو ایک
باریک اور ملایم دہاتی تارون کے بنے ہوئے برش یا ہنڈل مین جو ریعتا بیٹری لگا دین بعد ازان اوسکو
آہستہ آہستہ جسم پر پہیرتے جاوین یا مریض کے زیادہ ذی حس مقام پر ہنڈل لگا دین اور دوسرا ہنڈل
عامل اپنے بائین ہاتہہ مین لیکر دایان ہاتہہ خشک ہی مقام مطلوبہ پر پہیرے **اگر عضلات پر**
اثر پہونچانا مد نظر ہو تو ایک ہنڈل عظم القص پر لگا دین اور دوسرا اوس عصب حرکت پر لگا دین جو عضلہ
ماؤف مین منتشر ہو۔ اگر چہوٹے چہوٹے عضلات مین اثر پہونچانا منظور ہو تو دہاتی ملکی کا چہڑے سے
منڈہا ہوا ہنڈل عضلہ کے کنارہ پر رکہکر دبا دین **اگر امعاے مستقیم یا مقعد** مین مادہ برقی
لگانا منظور ہو تو پہلے مقعد کو صاف کرین اور ایک ہنڈل جسمین بہیگا ہوا اسفنج بندہا ہو مقعد کے
نزدیک لگا رکہین اور ایک دہاتی ڈنڈا جسمین برق کا تار شامل ہو اور نیز پکڑنے والا دستہ لگا ہوا
مقعد کے اندر داخل کرین **اگر مثانہ مین** برق کا اثر پہونچانا ہو تو پہلے اوسکو پیشاب سے خالی
کرکے لہٹے ڈنڈا جسکا مذکور ہوا مقعد مین اور ایک دہاتی سلائی جسکا دستہ لکڑی کا ہو اور تار کے
ذریعہ برق کے ساتہہ مرتبط ہو مثانہ مین داخل کرین **اگر دماغ مین** برقی مادہ کے لگانے کی
اشد ضرورت ہو تو دو ہنڈل دونون کانون کے پیچہے یا صدغین پر یا ایک سرا پیشانی پر اور دوسرا سر کے
پچہلے حصہ پر نہایت ہوشیاری کے ساتہہ لگا دین اور نہایت کم مقدار مین اثر پہونچاوین جب
درد سر اور دوران سر اور متلی پیدا ہو تو فوراً بند کردین **اگر حرام مغز پر** اثر پہونچانا منظور ہو تو

ایک ہنڈل عمود الفقری پر لگادین اور دوسرا عمود الفقری کے نزدیک ایک جانب یا کسی خاص عضلہ یا عصب پر پہیرین تشنج کے کامل فالج مین جیب بجلی کے استعمال سے عضلات تحریک مین آ دین تو اس قسم کے علاج سے چندان فایدہ ظہور مین نہین آتا۔ البتہ بثانہ امعاے مستقیم اور اعضاے تناسل کا فعل اصلی حالت پر آسکتا ہے اور ناکامل صورت مین جب عضلات بالکل مفلوج ہوجاوین تو بجلی کے استعمال سے عضلات اپنی اصلی حرکت پر آسکتے ہین اور مزمن فالج مین بجلی کے استعمال سے ضرور فایدہ ہوتا ہے اور شدید حالت مین نقصان ہے **اگر طبقہ شبکیہ پر** اثر پہونچاوین تو آنکھ بند کرکے ایک ہنڈل کا اسفنج اوسکے اوپر اور دوسرا اوسی جانب کے کان کے پیچھے لگادین اگر **کان مین** لگاوین تو ایک ستہ دار سلائی کے سرے پر اسفنج لگا کر کان کے اندر داخل کرین اور دوسرا ہنڈل مریض کی مخالف جانب کے ہاتھ مین دیوین یا گدی پر رکھین بعد ازان ربر کے قتاطیر کو ذرہ سا سرے پر سے کاٹ کر شکل ستار (اسٹیلیٹ) بنا دین پہر گنگنا پانی کان مین بہر کر اسٹیلیٹ کی نوک لگادین اور تار کے ذریعہ بٹیری سے ملا دین **اگر حنجرہ پر** اثر دینا منظور ہو تو ایک ہنڈل سامنے کی جانب خاص حنجرہ پر اور ایک گدی پر رکھین۔ اگر حنجرہ کے اندر اثر پہونچانا ہو تو ایک ہنڈل گدی پر اور دوسرے ہنڈل کے سرے میں ستہ دار سلائی لگا کر جسکے سرے پر اسفنج باندہا گیا ہو اندر لگادین مگر پہلے آلہ حنجرہ بین سے بخوبی دیکھہ بہال لین غرض جب کسی خاص مفلوج مقام کے جملہ اعصاب بالکل بیکار ہوجاوین تو بجلی کے استعمال سے ہرگز فایدہ نہین ہوتا البتہ اس عصب میں کور کی خرابی دور ہوجاتی ہے مگر جب عرصہ تک مقام ماؤف کے بیکار پڑے رہنے سے فالج کی شکایت کسیقدر باقی رہجاوے تو بجلی کے استعمال سے کمال فایدہ ہوتا ہے اور فایدہ کی صورت مین اس عمل کو عرصہ دراز تک جاری رکھین سیسہ سردی وغیرہ تہم کے فالج مین تار بجلی کے استعمال سے عضلات بہت جلد طاقت مین آجاتے ہین

فصل ہشتم مصطلحات

جو اطبا معالجات کے ذکر مین اکثر استعمال کیا کرتے ہین **شموم** اطباکی اصطلاح مین اوس عمل کا نام ہے جسمین کوئی خشک یا تر دوا ناک مین سنگہائی جاوے خواہ یہ دوا عطسہ آور ہو یا نہو لیکن جب دوا عطسہ آور ہوگی تو اوسے **عطوس** یعنی چہینک لانے والی کہتے ہین ہندی مین **ہلاس** یا ناسوار **لخلخہ** کوئی قیمتی خوشبودار شے جو شیشی مین ڈالکر سنگہاتے ہین کبہی یہہ نقطہ ناک

ہوتی ہے [illegible] **سعوط** [illegible] **لخلخہ** خوشبودار شئے جو ناک کے اندر سونگھی
جاتی ہے مثل الٹ [illegible] یا نسوار کے [illegible] مقام [illegible] **بخور** [illegible]
رقیق شئے جو حلق میں [illegible] پہنچائی جاتی [illegible] ہے جو [illegible] دانتوں [illegible] **قطور**
رقیق شئے [illegible] کان میں [illegible] ٹپکائی جاتی [illegible] والی [illegible]
ایلیتے [illegible] **نطول** [illegible] یعنی [illegible]
پھوڑی [illegible] اور یہ قاصد طبیب کی [illegible] ہے [illegible] اگر [illegible] کم [illegible]
ہوتا کبھی آبزن اور [illegible] **سادہ سیال** [illegible]
پر قاصد [illegible] وقت کے ساتھ [illegible] چھوڑی [illegible] یعنی [illegible] اگر [illegible]
پھر ڈالیں [illegible] سکوب [illegible] عمل اور وقت کیا جاتا ہے [illegible] نطول کی [illegible]
تال دونوں کا واحد ہے [illegible] کیا [illegible] بدن [illegible]
ہے اس عمل میں شرط یہ ہے کہ مریض کا تمام بدن سوائے سر کے پانی [illegible]
اسکو [illegible] کہتے ہیں [illegible] آبزن کہلاتا ہے [illegible] اس عمل [illegible]
چھوٹا [illegible] کا درکار ہوتا ہے [illegible] **کماد** [illegible]
یہ چیز کپڑے [illegible] دل کی قسم سے [illegible]
ہو جاوے تو پھر گرم کر لیتا [illegible] **مسح** کسی [illegible] چیز کی بدن پر مالش کرنا **تدہین**
کسی روغن کی بدن پر مالش کرنا **حقنہ** کسی سیال چیز [illegible] پچکاری [illegible] میں ڈالکر [illegible]
پہونچانا یا قبل کے [illegible] یا رحم میں [illegible] کوئی سیال چیز [illegible] چھید کر خون [illegible] پہونچائی
ہے جسکا ذکر ہم ابھی کر چکے ہیں **شافہ** [illegible] کھجور کی گٹھلی کی طرح طول
بنا کر قبل یا دبر میں رکھتے ہیں [illegible] کبھی فقط ایک ہی [illegible]
کی تراشی بتی بنا لیتے ہیں **فتیلہ** کسی چیز [illegible] قبل [illegible] دبر یا ناک یا کان یا جراحت میں رکھتے
ہیں **حمول** [illegible] ہیں [illegible] کہتے ہیں **فرزجہ** حمول خاص [illegible]
بقچہ زنان **کحل** [illegible] دوا جو سلائی [illegible] آنکھ میں لگا دیں **ذرور** چند ادویہ [illegible] آنکھ [illegible]
لگاتے ہیں **ذرور** چند ادویہ [illegible] زخم پر چھڑکتے ہیں آنکھ میں [illegible] والی

دوا کو ہندی میں [illegible] کہتے ہیں اور زخم پر چھڑکنے والی دوا ہو اور انکو کسی دوا کو [illegible] اوسکا [illegible]
دماغ یا کسی اور عضو کو پہنچانا **ضماد** کسی قدر گاڑھی چیز کا لیپ کرنا **طلا** اسی قدر رقیق چیز کا لیپ
آبزن [illegible] پانی [illegible] میں [illegible] مریض کو [illegible] اوسمیں بٹھلاتے ہیں **پاشویہ**
کسی [illegible] پانی [illegible] دونوں [illegible] پاؤں [illegible] کرنا۔ اس عمل میں شدید
[illegible] مریض [illegible] سر پشت کی جانب مائل [illegible] اور [illegible] درمیان پردہ تان دیں تاکہ
بخارات دماغ کو نہ پہنچیں ورنہ خلل دماغ و فتنہ تان کا اندیشہ ہے **مشد الاطراف** اور دالک
دست و پا [illegible] پاشویہ کا قایم مقام ہے [illegible] اصطلاحات مذکورہ بالا کے علاوہ اور بھی کئی اصطلاحیں ہیں
جو خاص اعمال [illegible] میں استعمال کیجاتی ہیں ان سب کا مفصل بیان مع ترکیب اپنے اپنے موقع پر کیا جائیگا

باب اول امراض سر

جسمیں ایک مقدمہ اور چند فصلیں ہیں **مقدمہ در تشریح سر** سر ایک عضو ہے
جو کہ [illegible] سب سے اول محسوس ہونے والی شے ہے اوسکی جلد پر بیشمار بال پائے جاتے
ہیں مگر پیشانی کی جلد بالوں سے معرا ہوتی ہے اور کانوں کے متصل عظم الحلمی کی جلد پر بھی بال نہیں ہوتے
جن لوگوں کے سر کی جلد میں بالوں کی باریک باریک غدودیں کم ہوتی ہیں اونکے سر پر بال کم ہوتے
ہیں اور جنمیں یہ غدودیں زیادہ ہوتی ہیں اونکے سر کے بال زیادہ اور گھنے ہوتے ہیں جب کسی مرض
کے سبب سے غدودیں مفقود ہوجاویں تو بال پیدا ہی نہیں ہوتے۔ اسی وجہ سے بعض لوگوں کی چاند پر بال
نہیں ہوتے اگر کثرت سے بار بار [illegible] جاویں تو بھی رفتہ رفتہ غدودوں کے کمزور یا مفقود ہونے سے بال
پیدا نہیں ہوتے جیسے کہ عورتوں کے سر کی مانگ میں اکثر مشاہدہ کیا جاتا ہے **اغشیہ جلد سر**
جلد کے اندر ایک غشا ہے ریشہ دار ہے جو تمام جلد بدن کے زیرین ریشہ دار غشیہ سے ملا ہے۔ اسی ریشہ دار
غشا کے توسط سے شرائین اور وردہ۔ اعصاب رجاری لعاب جلد وغیرہ اعضاے مجاورہ میں پہنچتے
ہیں غشا مذکور کے نیچے ایک بڑا اور غلیظ عضلہ ہے جسکا پھیلاؤ پیشانی اور گدی پر پایا جاتا
اور اسی عضلہ کی شاخ سے پیشانی کی جلد کو تحریک ہوتی ہے اور یہہ بعض لوگوں میں ایسا قوی الحرکت
ہوتا ہے کہ اوسکی تحریک سے ٹوپی خود بخود اتر جاتی ہے اور عضلۃ الجبہہ کو گدی کے عضلہ سے [illegible]

ہیں مڑ جاتی ہے۔ اس عضلہ کے وسط میں بھی ایک دوسرا ریشہ دار غشا ہے۔ دونوں کانوں کے اوپر بھی
تین عضلے ہوتے ہیں جن سے کانوں کو تحریک پر قدرت حاصل ہوتی ہے انکی باریک جڑ کانوں
کی طرف اور چوڑے سر اوپر کی جانب مائل ہوتے ہیں اور اس قسم کے طویل قوی الحرکۃ عضلے اون حیوانوں
میں پائے جاتے ہیں جنکے کان باہر کی طرف ہوتے ہیں اسی واسطے اس قسم کے جمیع حیوانات
کانوں کو زیادہ حرکت دیکر کھڑے کر سکتے اور ہر طرف موڑ سکتے ہیں شاذ و نادر انسان میں بھی
اس قسم کے قوی الحرکۃ عضلے ہوتے ہیں ورنہ عموماً اکثر میں ضعیف الحرکۃ اور چھوٹے ہوتے ہیں اور
عضلہ مذکور کے اوپر ایک بڑا عضلہ حاوی الاذن ہوتا ہے جسکے دونوں گوشے جبڑے تک پھیلے ہوئے
ہوتے ہیں جو مضغ غذا کے وقت حرکت کرتے ہوئے بخوبی محسوس ہوتے ہیں پھر اس عضلہ کے نیچے
ایک ریشہ دار غشا بطور شبکہ کے پایا جاتا ہے جس سے استخوان اور سر کی جلد ہاتھ لگانے سے حرکت
کرتی ہوئی بخوبی معلوم ہوتی ہے۔ پھر غشائے شبکیہ کے نیچے اور استخوان سر کے ساتھ ملا ہوا ایک اور
غشا ہوتا ہے اور اس سے استخوان سر کو خارجی جانب سے غذا ملتی ہے کیونکہ سر کی ہڈیوں میں سختی اور
نرمی دونوں پائی جاتی ہیں یعنی ہڈی کی بیرونی اور اندرونی دونوں سطحیں نہایت سخت اور دونوں سطحوں
کا درمیانی حصہ نرم ہوتا ہے جو تشریح کے وقت جوانوں میں بخوبی معلوم ہوتا ہے۔ بچوں میں
یہ ہڈیاں بالکل نرم اور بوڑھوں میں نہایت سخت ہوتی ہیں **شرائین سر** شریان سباتی
قلب کی اورطہ سے نکل کر گردن کے دونوں طرف اوپر کو چڑھتی ہوئی دماغ کے باہر صدغین تک
پہونچکر شریان سباتی مستظہرہ اور شریان سباتی مستبطنہ میں منقسم ہو جاتی ہے اور شریان سباتی
مستظہرہ سر اور چہرہ کی دیواروں پر پھیلتی ہوئی فک اسفل کی گردن اور ثقبۂ اذن کے مابین دو شاخیں
ہو جاتی ہے پھر انہیں سے شاخ در شاخ ہو کر چہرہ ناک اذن صدغین آنکھیں فکین شفتین منہ
مسوڑے تالو زبان حلق آدمی حنجرہ وغیرہ میں جاتی ہیں گردن اور گدی کے عضلات کو بھی شاخیں
دیتی ہیں اور بعض شاخیں ورید الوداجین کی راہ اور بعض کاسہ سر کے سوراخوں سے سر کے جوف
میں جاتی ہیں اور حسب مقام خاص نام سے موسوم کی جاتی ہیں شریان سباتی مستبطنہ چار شاخوں
میں منقسم ہو کر دماغ کے مخ و نخاع۔ کان کے غشائے طبلی مصفاۃ غشائے شبکیہ عین فدود دمعی بینی
میں جاتی ہے اور اسکی بعض شاخیں پیشانی حنجرہ اور مری پر پھیلتی ہیں۔ اور کبھی شاخیں

شاخ درشاخ ہوکر سر کی تمام جلد مین ریشہ دار غشا کے ذریعہ پھیلتی ہین اور اسی طرح ایک شریان دماغ کے اندر سے سوق الکبر کے سوراخ سے نکلکر سر کی جلد مین پہیل جاتی ہے۔ انہی شرائین کے سبب دماغ کے اندر سے باہر تک رستہ کہلاتا ہے اور اس سے جلد مین خون پہونچتا ہے۔ اگر بڑی شریان مین جو خارج دماغ سے نکلکر سر کی جلد مین جاتی ہے کچھ نقص واقع ہوجاوے تو داخل دماغ کی اوپر کی شریان سے سر کی جلد کو خون پہونچتا ہے جو سوق الکبر سے نکلکر جلد مین پہیلی ہے۔ اس حالت مین یہہ چہوٹی شریان بڑی ہوجاتی ہے **اور وریدسر** جس طرح سر کی جلد مین شرائین پہیلی ہوئی ہین اسی طرح وریدین بہی پہیلی ہوئی ہین اور جس طرح شرائین دل سے خون لیکر جلد دماغ وغیرہ مقامات مین پہونچاتی ہین اوسی طرح وریدین جلد وغیرہ اعضا سے سیاہ خون لیکر ورید الوداجی ستنظرہ کے ذریعہ دل مین پہونچاتی ہین جو وریدین دماغ کے اندر سے نکلی ہے وہ پیشانی پر گوشہ چشم کے قریب جانب انسی سوق الکبر کے اوپر دماغ کی خارجی بڑی وریدسے مل جاتی ہے۔ اسی وجہ سے اگر اس مقام کا فصد لیا جاوے یا جونکین لگائی جائین تو دماغ کا خون زیادہ آتا ہے خصوصاً مرض سرسام اور سکتہ میں اس موقع کا فصد لینا زیادہ تر مفید ہوا کرتا ہے

استخوان سر کاسہ سر مین آٹھ ہڈیان ہین انمین سے چار بڑی ہین چنانچہ اول عظم الجبہہ جو سامنے کی طرف موقع پیشانی پر ہے دوم وسوم عظم القحف بطور چہت کے واقع ہین اور یہہ دونون سب سے زیادہ طویل و عریض ہین اور زیادہ تر سخت و مضبوط ہین چہارم عظم قمحدوہ جو پیچہے کی طرف واقع ہے اور قاعدہ دماغ کے ساتھہ شمولیت کہتی ہے اور اسی استخوان کے اندر ایک بڑا سوراخ ہے جس سے نخاع نکل کر گردن اور پشت کے مہرون مین جاتا ہے اور یہہ ہڈی عظم الجبہہ کی نسبت زیادہ تر سخت ہے۔ اور جہان ان ہڈیون کے باہم متصل ہونے سے جوڑ بنتا ہے اوسکو درز اور شیون کہتے ہین اور حسب موقع علیحدہ علیحدہ نام سے موسوم کئے گئے ہین چنانچہ سامنے پیشانی اور تالو کی ہڈیون کے جوڑ کو درز اکلیلی (تاج) کہتے ہین اور یہہ درز قوس کی مانند ہوتی ہے اور تالو کی دونون ہڈیون کے جوڑ کو درز سہمی (تیر) کہتے ہین اور یہہ درز سر کے طولانی وسط مین مستقیم طور پر واقع ہے۔ استخوان قمحدوہ اور تالو کی دونون ہڈیون کے پچہلے جوڑ کو درز لامی کہتے ہین اسلئے کہ یہہ درز ہیئت مین حرف لام یونانی اور دال عربی کے مشابہ ہوتی ہے۔ اور چار ہڈیان چہوٹی ہین دو انمین سے نہایت سخت عظم حجری ہین جو تالو کی دونون ہڈیون کے نیچے بطور دیوار کے قایم ہین اور انہی مین دو دانے

[illegible] واقع ہیں اور باقی وہ جو بیچ کی ہڈیوں [illegible] اور منفرد ہیں [illegible] اور انہیں سے ایک عظیم
[illegible] جو [illegible] دماغ بھی کہتے ہیں [illegible] [illegible] بڑی ہڈیاں [illegible]
[illegible] سر کے جوف [illegible] اور [illegible] کی [illegible]
شامل ہوا [illegible] اور صورت میں [illegible] [illegible] کی طرف [illegible]
[illegible] استخوان مشاشی [illegible] اتصال [illegible]
[illegible] سر [illegible] پایا جاتا [illegible]
[illegible] استخوانوں [illegible] اعصاب [illegible] ہیں [illegible]
نشان پایا جاتا ہے اور یہ نشان اوس [illegible] زیادہ تر پایا جاتا ہے جو [illegible]
بائیں طرف زیادہ پایا جاتا ہے یہیں اگر [illegible] ضربت کی وجہ سے دماغ کو برہنہ کرنا منظور ہو تو [illegible]
یا اس مقام [illegible] کہ ہموق کی شریانیں قطع ہونے [illegible] تشریح

استخوان سر چونکہ استخوانوں کا ذکر پورا ہو چکا ہے اسلئے اب انکی ترتیب بیان کی جاتی ہے
تاکہ تعلیم و تعلم میں سہولت ہو۔ واضح ہو کہ سر کی ہڈیوں میں سب سے پہلے عظم الجبہت ہے جسمیں پیشانی
اور انکسیں پائی جاتی ہیں اور اس ہڈی کے وسط میں نیچے کی طرف عظم مشاشی ہے اور اسکے
پیچھے عظم وتدی ہے اسکے بعد سر کے داہنے بائیں استخوان حجریہ ہیں جنمیں کان واقع ہیں ان
ہڈیوں کے بعد عظم متحدوہ ہے۔ استخوان پیشانی اور گدی کی ہڈی کے اوپر دو بڑی ہڈیاں
چھت کی طرح عرض طول میں بھی ہوئی ہیں اور انہیں میں تالو ہوا کرتا ہے۔ یہ سب ہڈیاں سر کی
اساس اور بنیاد ہیں **سوراخ استخوانہائے سر** اب یہ معلوم کرنا چاہئے کہ سر کی
کن کن ہڈیوں میں سوراخ پائے جاتے ہیں اور سر میں جسقدر سوراخ ہیں سب کے سب بند ہیں۔
واضح ہو کہ عظم مشاشی میں زیادہ تر سوراخ ہیں اور ان سوراخوں میں شظایائے عصب حس شم
جو دماغ سے نکلے ہیں آتے ہیں اور یہ سوراخ ان اعصاب سے مملو اور بند ہیں۔ عظم وتدی میں بھی
چند سوراخ ہیں چنانچہ جب یہ ہڈی استخوانہائے جبہہ عظم مشاشی استخوان متحدوہ اور استخوانہائے
اذن سے اتصال پاتی ہے تو متعدد سوراخ پیدا ہو جاتے ہیں لیکن دو سوراخ جو استخوانہائے
اذن اور استخوان متحدوہ کے ساتھ اس ہڈی کے اتصال سے پیدا ہوتے ہیں انہیں سے

شغر ایکم [illegible] ثقب میں جالی ثابت اور موجود سوراخ استخوان ملے اذن کے استخوان ثقبہ وہ کے ساتھ سر
اتصال رکھتا ہے آئینہ کی شکل ظاہر ہوتے ہیں اول سے وریدالودہ اجین روڑ پڑتی ہیں جو دماغ کی
اندر سے نکلتی ہیں ایک [illegible] طرف سے دوسری [illegible] طرف سے نیچے آتے ہیں اور بڑا سوراخ
[illegible] ہے اور نخاع مع غشا [illegible] دماغ نکلتا ہے پس یہ سوراخ [illegible]
نخاع اور [illegible] مذکور [illegible] سوراخ جو استخوانہا سے دماغ میں پائے
جاتے ہیں ان سے اعصاب نکلتے ہیں [illegible] اعصاب سے معمور و مسدود ہیں اور جبتک
انسان زندہ ہے کوئی سوراخ شقوق اور جالی [illegible] نہیں رہتا اور ممکن نہیں کہ ان سوراخوں کے
کوئی چیز [illegible] کی قسم سے دماغ میں پہونچے [illegible] نیچے اترے - یہ بھی جاننا
چاہیے کہ داخلی سطح استخوان دماغ میں [illegible] ہوئے [illegible] قلیل الحجۃ [illegible] شکل
کے پائے جاتے ہیں [illegible] اندر دماغ [illegible] ہوتا ہے اور انہی کے ذریعہ سے دماغ کا استقرار
ہوتا ہے اور کسی [illegible] صدمہ سے [illegible] نہیں ہٹتا - اور یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ غشا نصفیہ
جہاں کہیں عظام راس کے ساتھ متصل ہوا ہے وہاں استخوان میں چوب خیمہ کی طرح ابھار
پیدا ہو گیا ہے جسکے سبب سے غشا اور استخوان [illegible] اتصال و تعلق پیدا ہو گیا ہے

اغشیہ مغلفہ دماغ استخوان سر کے نیچے پہلے غشا [illegible] ہے جو عظام راس کے ساتھ ملتصق
ہے میگلاتین [illegible] میں ڈیوراماٹر کہتے ہیں جسکے معنی ہیں مادر سخت کیونکہ اسکی استخوان کی داخلی
جانب سے مثل ماں کے غذا پہونچتی ہے اسکی داخلی جانب دماغ والی سطح ملائم ہوتی ہے
یہ غشا تمام سر میں پھیلی [illegible] سب [illegible] سے [illegible] طرف ملتصق ہوتی ہے جیسا کہ غشا
بیرونی تمام سر میں پھیلا ہوا ہے - یہ غشا سر سے باہر نکلکر نخاع کے ہمراہ عظام فقرات کے ساتھ
ملتصق ہو کر تمام نخاع پر محیط ہوتا ہے جب یہ غشا [illegible] تمام [illegible] ملتصق ہوتا ہے تو
درمیں مقابل شاخ در شاخ ہو کر ایک شاخ داس (درانتی) کی صورت ہو کر وسط دماغ تک
چلی گئی ہے جس سے دماغ کے [illegible] چار حصے ہو گیا ہے تاکہ اگر کوئی آفت اور
صدمہ دماغ کے ایک حصہ پر نازل ہو تو دوسرا سالم حصہ اپنے فعل کو انجام دیتا ہے اور انسان
کی زندگی میں فرق نہ آئے - اگر دماغ کے دونوں حصوں پر صدمہ پہونچے تو زندگی قایم نہیں رہ سکتی

اسی غشائے صلب سے ایک شاخ عظیم قاعدہ دماغ کے وسط سے شروع ہو کر دماغ کبیر کے نیچے
اور دماغ صغیر کے اوپر پھیل گئی ہے تاکہ دماغ کبیر کے بوجھ سے دماغ صغیر محفوظ رہے غشائے
صلب کی اس مخصوصہ شاخ سے ایک شاخ شروع ہو کر دماغ صغیر مین چلی گئی ہے جس سے دماغ
صغیر بھی مثل دماغ کبیر کے دو بخش ہو گیا ہے اور اسی اخیری شاخ سے دو ٹکڑے علیحدہ ہو گئے ہین
ایک ٹکڑا اعظم الوتدی کے مقدم سوراخ سے نکل کر چشم خانہ مین اور دوسرا ٹکڑا ثقب البصر کی راہ سے
آنکھ کے مقلہ پر پہونچتا ہے **مجاری اربعہ دماغ** (سائنس) جب غشار الصلب کا دماغ کے
وسط مین یمین و یسار کی جانب سے داخل ہونا معلوم ہو چکا ہے تو اب جاننا چاہیے کہ اسکی
دونون شاخین دماغ کے اندر باہم متصل ہو کر جس جگہ دال کی صورت اختیار کرتی ہین ان
صورت دال کے کنارون پر نیچے اور اوپر پوشیدہ طور پر مجری پیدا ہوتے ہین اور یہہ مجاری دماغ
کے کئی جگہ مین پائے جاتے ہین چنانچہ دماغ کبیر کے دونون حصون کے وسط مین درز سہمی کے نیچے
دو مجرے ہوتے ہین انہین سے ایک مجری صورت دال کی پشت پر اور دوسرا مجری صورت
دال کے نیچے آبدار کنارہ پر واقع ہے اور اسی غشا سے تیسرا مجرے دماغ صغیر کے مقام انقسام پر
پیدا ہوتا ہے جہان اسکے دو حصے ہو جاتے ہین چوتھا مجرے اوس مقام پر ہے جہان قاعدہ
دماغ کبیر اور صغیر کے گرد غشار الصلب محیط ہو گیا ہے اور دماغ کی بڑی بڑی وریدون سے خون پہلے
چھوٹے مجاری مین آتا ہے پھر اس آخری خزانہ سے گردن کی دو بڑی وریدین وداجین مین آ کر دل
مین چلا جاتا ہے اور یہی سلسلہ دم نسبت برابر جاری رہتا ہے اور یہہ بڑی وریدین بذات خود
دماغ مین داخل نہین ہوتین اور نہ مستقل طور پر دماغ سے خون حاصل کرتی ہین بلکہ انہین کو
دماغ مین یہی مجاری وسیلہ ہین **دماغ کا خون مجاری مذکورہ مین کیونکر آتا ہے**
جب دماغ کی چھوٹی چھوٹی وریدین بلکہ بڑی وریدین سنکر دماغ اور دماغ کی جھلیون پر پھیلی ہوئی
ہین تو اپنے دہانے ملفوفہ غشار الصلب سے خون سیاہ مجاری مین گراتی ہین اور اپنے آپ کو خالی
کر دیتی ہین تاکہ انفجار و انشقاق سے محفوظ رہین کیونکہ دماغ کی رہایش ایسی سخت اور مضبوط ہڈیون
سے گھری ہوئی ہے کہ اوسمین خارجی ہوا کا دخل ہرگز نہین ہو سکتا جو دماغ کی وریدون پر دباؤ
ڈالکر خون کو حرکت دے اور اوسکو دھکیل کر دل مین لے جاوے۔ برخلاف دیگر اعضای ظاہر کے

اونمین ہوا کے بوجھ کے سبب خون پر دباؤ پڑتا ہے اور خون وریدون کے اندر حرکت کر کے
بسہولت دل مین چلا جاتا ہے اسی وجہ سے ظاہر بدن پر وریدین پھولی ہوئی دکھائی نہین دیتین
مگر ہوا محیط کے رقیق اور لطیف ہونے سے جسم کی وریدین پھولی ہوئی نظر آتی ہین جس سے کبھی
ناک منہ اور مسامات سے خون جاری ہو جاتا ہے بعض اوقات دو سبب سے خون دماغ مین
نیچے اوتر کر قلب مین چلا جاتا ہے **اول** جب دماغ مین خون زیادہ ہو جاتا ہے تو اپنے ہی بوجھ
سے نیچے کو کھسک آتا ہے **دوم** قلب اپنی انبساطی حالت مین خود خون کو اپنی طرف کھینچ لیتا ہے
اگر دماغ کی وریدون کو اونکی اپنی حالت پر چھوڑ دیا جاتا تو غوطہ لگانے اور سانس بند کرنے وغیرہ
حالتونمین قلب کے منبسط ہونے سے دماغ مین خون زیادہ ہو جاتا تو دماغ کی نہایت رقیق ملایم
اور نازک عروق پھٹ جاتین اور فوراً انسان ہلاک ہو جاتا پس حکیم مطلق نے اپنی حکمت کاملہ
و صنعت بالغہ سے اوردہ دماغ کی حفاظت کے واسطے مجاری کو خزانہ دماغ مقرر کیا ہے جو غشاء الصلب
کی صلابت کے سبب دیگر عروق کی نسبت خون غلیظ کے بوجھ کی برداشت زیادہ دیر تک کر سکتا
ہے اور منفجر نہین ہوتا اسی سبب سے بار دیگر مجاری مذکورہ مین گرتا ہے اور عروق خالی رہجاتی ہین
اور انفجار سے محفوظ رہتی ہین جب مجاری مذکورہ مین خون کی زیادتی ہو جاتی ہے تو بوجھ کے
سبب خود بخود خون نیچے کو آکر قلب مین داخل ہو جاتا ہے جس سے وریدون پر کسی قسم کی آفت اور
صدمہ نہین پہونچتا **فرق درمیان مجاری واوردہ** وریدون اور مجاری کے
علیحدہ علیحدہ ہونے کی دلیل یہ ہے کہ وریدین غشا اور عضلات دونون موجود ہوتے ہین اور مجاری
مین صرف غشا ہوتا ہے عضلات نہین پائے جاتے کیونکہ مجاری غشاء الصلب سے پیدا ہوتے ہین
علاوہ اسکے مجاری مین عضلات کی ضرورت ہی نہین ہے کیونکہ مجاری مین خون عضلات
کی اعانت سے نہین آتا بلکہ مذکورہ بالا دو سبب سے آتا ہے اور اسی غشاء صلب کے وسیلہ سے شرائین
اور وریدین خورد لعاب پیدا کرنے والے مجاری اور عصب شرکی (سمپیتھٹک) سر کے استخوان
تک پہونچتے ہین اور شاخ مذکور مین عصب شرکی کے موجود ہونے کی وجہ یہ ہے کہ جب معدہ
وغیرہ کسی اعضا مین کسی قسم کی خرابی وقوع مین آتی ہے تو اونکی مشارکت سے دردسر پیدا
ہو جاتا ہے کیونکہ اس عصب کے شاخ یا معدہ رحم گردہ وغیرہ اعضا مین ہی جاتے ہین اور غشاء

صلب مین بھی پس صداع شرکی کے پیدا ہونے کی یہی وجہ ہے نہ صعود بخارات - غشاے مذکور مین شرائین اور وریدون کی موجودگی کی یہ دلیل ہے کہ جب تشریح کے وقت غشاے مذکور کو استخوان سر سے جدا کیا جاتا ہے تو اوس جانب سے خون بکثرت خارج ہوتا ہے اور نیز غشا مین خون کی موجودگی مشاہدہ مین آتی ہے کیونکہ اسی غشا سے استخوان سر کو خون پہونچتا ہے اور نیز جب زندگی کی حالت مین سر پر اس قسم کی ضرب لگے کہ جس سے غشاے صلب استخوان سر سے جدا ہو جاوے تو استخوان اس مردہ ہو جاتی ہے کیونکہ غذا دہندہ کی عدم موجودگی سے ہڈی کا مردار ہونا ضروری ہے جیسا کہ ایک شیر خوار بچہ کو مرضعہ کے پستان سے جدا کیا جاوے تو خشک ہو کر مر جاتا ہے - غرض جدائی اور انفکاک کی حالت مین غشاے مذکور سے رفتہ رفتہ خون جاری ہو کر نفس دماغ مین اسقدر بھر جاتا ہے کہ دماغ کے دب جانے سے بیمار فوراً ہلاک ہو جاتا ہے **دوم غشاے ام الرقیق** غشاء الصلب کے نیچے ایک اور غشا دماغ کے اوپر پھیلا ہوا ہے جو رقیق اور نسیج عنکبوت کے مشابہ ہے جسکو یونانی مین ارکنائڈ کہتے ہین جسکے معنی ہین مشابہ نسیج عنکبوت (مکڑی کا جالا) - فی الواقع یہ غشا جسم لین اور صلب کی باہمی ملاقات کا واسطہ ہے علاوہ اسکے اس غشا مین قدرے پانی بھرا ہوتا ہے جس سے دماغ مین لینت ملایمت ہمیشہ رہتی ہے اور خشونت نہین آسکتی اور بطون اور تجاریف دماغ مین جو رطوبت (آب) پائی جاتی ہے اسی غشا سے پیدا ہو کر مجتمع رہتی ہے اور غشاے مذکور بھی غشاے صلب کے ہمراہ دماغ کے اندر سے نکلکر نخاع کے ہمراہ فقرات العنق اور فقرات الصلب مین چلا گیا ہے اور یہان بھی حفاظت نخاع کے لئے مائیت پیدا کرتا ہے **سوم غشاے ام الدماغ** (دیا یا مٹر) یہ غشا بہت نازک اور رقیق ہے جسکے ذریعہ سے خاص دماغ کو غذا پہونچتی ہے اسکی بناوٹ چھوٹی چھوٹی شرائین اور اوردہ سے ہوتی ہے اور دماغ کے تمام اجزا پر محیط ہے اور ان اجزا کے ہمراہ نیچے اوپر جاتا ہے **جسم اسود و جسم ابیض دماغ** - دماغ مین موجودہ جسم اسود و جسم ابیض کی پرورش اسی غشاے ام الدماغ سے ہوا کرتی ہے اور جسم اسود جو دماغ مین موجود ہے خاص ہر ان کی حس و حرکت کا مادہ ہے اور جس شخص کے دماغ کی ہئیت مین جسقدر جسم اسود زیادہ ہوتا ہے وسی قدر وہ قوی الحس اور سریع الحرکت اور زیادہ تر صاحب عقل اور ذی ہوش ہوا کرتا ہے اور

جسم اسود کے کم ہو جانے سے بدن کی قوت بھی کم ہو جاتی ہے گو دماغ کے جسم مین فتور واقع ہو مگر جسم اسود کے قایم رہنے سے بدن کی قوت بحال رہتی ہے لیکن بر عکس جاری نہین ہوتی کیونکہ جسم ابیض فی الواقع ایک قسم کا قوت پہونچانے والا عصب ہے جو عصب کے شظایا اور ریشون سے مرکب ہے اور انمین سے ہر ایک محل و مخزن قوت ہے اور ہر ایک کے سبب سے قوای حسیہ و حرکتیہ نکلکر اعصاب کے ریشون کے ذریعہ سے اعضای بدن مین جاتے ہین جسم اسود کو لاطینی زبان مین کارپس سٹریای اور انگریزی مین گارپشکل سب اسٹنس کہتے ہین جالینوس کا قول ہے کہ جس شخص کے دماغ مین چین (جھنٹ) زیادہ ہونگے وہ زیادہ صاحب عقل و ذی فراست ہوگا اور جسقدر چین کم ہونگے اوسیقدر ابلہ اور بیوقوف ہوگا

دماغ کا بیان

اغشیہ مذکورہ کے نیچے دماغ ومخ ہے اور یہہ عدد مین دو ہین ایک دماغ کبیر اور دوسرا دماغ صغیر پس جب تشریح کے وقت دماغ کی ہڈیون کو علیحدہ کیا جاتا ہے تو سب سے پہلے دماغ کبیر محسوس ہوتا ہے اور یہہ مستدیر بائل بہیت بیضوی ہے۔ قاعدہ دماغ غلیظ اور سر کسیقدر رقیق ہے اور اسکے دو حصے باہر سے محسوس ہوتے ہین اور انمین چین بکثرت پائے جاتے ہین لیکن دونون حصون کے چین صورت اور ہیئت مین مختلف ہین اور ہر ایک چین پر جسم اسود کا باریک ریشہ پایا جاتا ہے اور اسکے اندر جسم سفید مدور غلیظ محسوس ہوتا ہے اور دونون حصون کے درمیان ایک جسم مستطیل مثل عمود سیاہ نظر آتا ہے لیکن جب دونون حصون کو جدا کیا جاوے تو یہہ جسم متوسط بیچ نباتات کی طرح ریشہ ریشہ نظر آتا ہے۔ اور یہہ بھی معلوم ہونا چاہیئے کہ جسم متوسط دونون حصو نمین باہم شریک ہے۔ جب کاسہ سر کو کھول کر دیکھا جاتا ہے تو دماغ کبیر کا سامنا حصہ عظم الجبہہ مین موقع پیشانی پر پایا جاتا ہے اور کانون کی دونون ہڈیون کے گڑھے مین دماغ کا وسط حصہ مستقر ہے اور استخوان قحف وہ مین غشائے صلب کے اوپر دماغ کا پچھلا حصہ قایم ہے اور اسی ہڈی مین غشائے صلب کے نیچے دماغ صغیر رہتا ہے اور جب دماغ کبیر عمق کی طرف سے کاٹکر دیکھا جاوے تو داخل دماغ مین چین محسوس نہین ہوتے جیسا کہ ظاہر دماغ پر محسوس ہوتے ہین اور دماغ کے اطراف پر چین مذکورہ کے کنگورون کے نشان دکھائی دیتے ہین اور اسکے وسط مین سطح مستوی سفید ہوتی ہے اور سفیدی مذکور مین خطوط صغیرہ اور نقطہا سے سیاہ محسوس ہوتے ہین اور یہہ نقاط سیاہ عروق و شرائین منقسمہ کے دہانے ہوتے ہین

دماغ کا وزن

دماغ کا وزن بحساب اوسط سینتالیس [۴۷] اونس ہوتا ہے کبھی کم و بیش بھی جو شخص بہت عقیل ہوتا ہے
اوسکا دماغ اکثر چونسٹھ [۶۴] اونس ہوتا ہے اور بے عقل انسان کا دماغ صرف بیس اونس ہوتا ہے مثل
مشہور ہے کہ سر بڑے سرداروں کے پیر بڑے گنواروں کے۔ مگر یہہ مثل ہر جگہ صادق نہیں آسکتی
کیونکہ ممکن ہے کہ ایک شخص کا دماغ صغیر الحجم و قلیل الوزن ہو اور باوجود اسکے وہ اعلے درجہ کا عقیل
بھی ہو پس حکما کا یہہ قول راست ہے کہ زیادہ عقل کا وجود دماغ کی کمی بیشی سے متعلق نہیں بلکہ چینوں کی
زیادتی اور اونکے زیادہ عمق کے ساتھہ علاقہ رکھتا ہے۔ یعنی جسکے دماغ میں چینیں (جُھنّٹ) زیادہ
عمیق اور تعداد میں زیادہ ہونگی وہ بیشک زیادہ تر عقیل و دانشور ہوگا **بطون اربعہ دماغ**
جب جسم عمودی متوسط کو تمام و کمال نکال لیا جاوے تو بطون دماغ ظاہر ہوتے ہیں دماغ کبیر کے بطون
کی شکل مربع مستطیل ہے جسکی موخر جانب مقدم جانب کی نسبت زیادہ عریض ہوتی ہے اور جانبی
ساقین مقوس ہوتے ہیں جنکا تقوس (خم) داخل کی طرف ہوتا ہے۔ قاعدہ بطون دماغ کی جانب ایک
خط منحنی بشکل نصف دائرہ کی ہوتا ہے جو دونوں ساقوں کے سروں کے ساتھہ متصل ہوکر زاویہ حادہ
پیدا کرتا ہے جسکی شکل بالائی بنجاتی ہے اور جب قاعدہ بطون دماغ کے دوسری جانب عرضی مستقیم خط
دونوں ساقین کے ساتھہ متصل ہوا ہے تو قوسین کے سروں پر دو زاویہ منفرجہ پیدا ہو گئے
ہیں اور ان دونوں زاویوں کے اوپر قرن کوہک کی صورت بنجاتی ہے اور اسکے طول میں عین
درمیان ایک فاصل خط مستقیم جسم عمودی کے طور پر واقع ہے جسکے جانبین میں دو بطن ہمیشہ
بیدار رہتے ہیں اور یہہ دونوں بطن دماغ کے دوسرے بطون کی نسبت زیادہ تر بزرگ ہیں اور یہہ
جسم عمودی متوسط بذات خود بطن ثالث ہے مگر بنسبت دونوں مذکورۃ الصدر بطون کی بہت
تنگ اور چھوٹا ہے (دیکھو تصاویر صفحات ۱۵۰ تا ۱۵۸) اور اس عمودی بطن کے نیچے بطن رابع بہت صغیر
الہلیجی صورت پر واقع ہے۔ بطن ثالث و رابع کے درمیان میں ایک باریک سوراخ مثل
بال کے ہوتا ہے اور جملہ بطون میں ایک قسم کی رطوبت ہوتی ہے جسکا اتصال رطوبت نخاع
کے ساتھہ ہوتا ہے اور اسی رطوبت کی موجودگی سے دماغ کا مماس استخوان تک پھیلا رہتا ہے
اور جب دماغ میں خون زیادہ آجاتا ہے تو ان بطونوں کی رطوبت کم ہوجاتی ہے اور خون کی
کمی کی صورت میں رطوبت مذکور بڑھ جاتی ہے ورنہ خلا کی صورت میں دماغ کی مقدار کم ہوجاتی

اور ایام پیری میں یہہ رطوبت زیادہ ہو جاتی ہے جس سے مرض فالج کے ہو جانے کا کثر احتمال رہتا ہے۔ دماغ کے ہر دو بطن کبیر میں دو جسم سفید ہوتے ہیں جنکے اندر سیاہی مثل دماغ کبیر کے جین کی ہوا کرتی ہے **کیفیت تولد نخاع** دماغ کبیر کے نیچے سے دونوں بڑے بطون میں سے نخاع شروع ہوکر استخوان قمحدوہ کے بڑے سوراخ سے غشاء صلب کے ہمراہ خارج ہوتا ہے اور گردن و پشت کے فقرات میں نیچے کو چلا جاتا ہے اور عظام فقرات کے اندر اغشیہ میں ملفوف رہتا ہے اور جسقدر فقرات نیچے کی طرف چھوٹے ہوتے جاتے ہیں اسیقدر نخاع بھی چھوٹا ہوتا جاتا ہے حتّٰی کہ اخیر میں جاکر ایک کوچک عصب کی صورت میں رہجاتا ہے تشریح کے وقت دماغ کی طرح نخاع بھی دو حصوں میں منقسم ہوا معلوم ہوتا ہے ایک جانب یمین دوسرا جانب یسار۔ اور ہر ایک فقرہ میں نخاع کی صورت مثل دانہ مغز اخروٹ کے ہے اور دماغ کی طرح نخاع میں بھی جسم اسود پایا جاتا ہے لیکن اسکی صورت ہر ایک حصہ میں بشکل خط میم عربی ہوتی ہے اور اسکے وسط میں ہر دو صورت میم کی پشت باہم متصل ہوتی اور میم کا سر نخاع کے کنارے کی طرف ہوتا ہے۔ یہہ جسم اسود دماغ کبیر کے جین پر رہتا ہے اور جسم سفید اوسکے اندر۔ اور دونوں جسم مذکورہ دماغ صغیر میں اسکے برعکس۔ اور دماغ صغیر نخاع کے اوپر ہوا کرتا ہے۔ اور دماغ صغیر بھی دو حصے ہوتا ہے مگر اسکے وسط میں کوئی بطن نہیں ہوتا ہے البتہ اس سے بہت سے ریشے پیدا ہوکر پشت نخاع کی طرف سے آگے نخاع کی ترکیب میں شامل ہوتے ہیں جنکی تاثیر اعصاب محرکہ نخاعیہ پر ظاہر ہوتی ہے جو عضلات میں گئے ہیں اور انہی سے انسان کے دونوں جانب سے حرکت صادر ہوتی ہے جسکی وجہ یہہ ہے کہ جب کسی قسم کا صدمہ دماغ صغیر پر واقع ہوتا ہے تو ماؤف جانب سے انسان کبھی حرکت نہیں کرسکتا **اعصاب دماغ** دماغ کبیر کے نیچے سے اعصاب کے نو زوج (جوڑے) پیدا ہوتے ہیں۔ انہیں سے ہر ایک زوج کا ایک فرد جانب یمین سے اور ایک جانب یسار سے چہرہ اور اوسکے اعضا میں آتے ہیں چنانچہ **زوج اول** مقدم دماغ سے نکلکر عظم مشاشی کے سوراخوں کی راہ ناک کے دونوں جانب میں آئے ہیں اور ناک کے تمام جوف میں منتشر ہوگئے ہیں اور مبدا کے مقام پر جیسے شبیہ جلتی اللشی ہیں اور قوت شامہ کہلاتے ہیں اور انہی

کے ذریعہ سے تمام مشمومات کا ادراک ہوتا ہے جب انمین کسی قسم کا فساد واقع ہوتا ہے تو قوت مذکورہ فاسد ہوجاتی ہے جس سے مشمومات کے ادراک مین نقصان یا بطلان ظہور مین آتا ہے **زوج دوم** عصبتین مجوفتین کے نام سے مشہور ہین اور زوج اول کے ذرہ پیچھے سے نکلے ہین ان سے قوت باصرہ آنکھون مین آتی ہے۔ انکا ایک فرد یمین سے نکلکر جانب یسار مین آتا ہے اور ایک فرد جانب یسار سے نکلکر جانب یمین مین آتا ہے جس سے تقاطع صلیبی پیدا ہوتا ہے اور کچھ ریشے اپنے مبدا کے موافق ہی آنکھو نمین آتے ہین اور تقاطع صلیبی نہین بناتے۔ اور یہہ دونون عصب عظم الوتدی کے سوراخون سے آنکھون مین آتے ہین **زوج ثالث و زوج رابع** اوس شلث طویل ثقبہ سے آنکھون مین داخل ہوتے ہین جو عظم الجبہہ اور عظم الوتدی کے اتصال سے پیدا ہوتا ہے۔ زوج ثالث کا فعل آنکھہ مین یہہ ہے کہ عضلہ جفن اعلے مین اگر جفن کو اوپر کی طرف اوٹھاتا ہے اور اس عصب کے مفلوج ہونے سے پلک منغمز دسترخی رہتی ہے اور پلک کا اوٹھانا بیمار کے امکان سے باہر ہوتا ہے اور دیگر عضلات چشم جنسے چشم مین حرکات صادر ہوتی ہین اسی زوج ثالث کا فعل ہے کیونکہ اسی کے شظایا عضلات مذکورہ مین اگر تحریک چشم کا موجب ہوتے ہین چنانچہ ایک عضلہ چشم کو اعلی اور اسفل کی طرف اور دوسرا عضلہ چشم کو انسی کی جانب اور تیسرا عضلہ آنکھہ کو بجانب وحشی حرکت دوری دیتا ہے **زوج رابع** کا یہہ فعل ہے کہ عضلہ محرکہ چشم مین اگر مقلہ چشم کو داخل کی جانب حرکت دوری دیتا ہے **زوج خامس** دماغ سے نکلکر چہرے کے اکثر اعضا مین حس پہونچاتا ہے جب اپنے مبدا سے ایک فرد جانب یمین اور دوسرا فرد جانب یسار کو نکلکر ثقبہ عظا سیہ دماغ مین نفوذ کرتا ہوا عضلے ظاہر ہین پہونچتا ہے تو تین شاخون مین منقسم ہوکر دو شاخین اوس ثقبہ سے نکلتی ہین جو عظم الوتدی اور عظم الحجری کے ملنے سے پیدا ہوا ہے۔ بعد ازان بالائی اور زیرین دانتون کی قطار اور زبان مین اگر قوت حس پہونچاتے ہین جسکی وجہ سے ذائقہ تلخ و شیرین معلوم ہوتا ہے بعد ازان فک اعلی کی شاخ لثہ اور اصول دندان سے گزر کر اوس ثقبہ سے نکلکر رخسارہ مین اگر قوت حس پہونچاتی ہے جو فک اعلے مین قریب بینی کے ہے اور فک اسفل کے دانتون کی شاخ۔ لثہ او بیخ دندان سے گزر کر

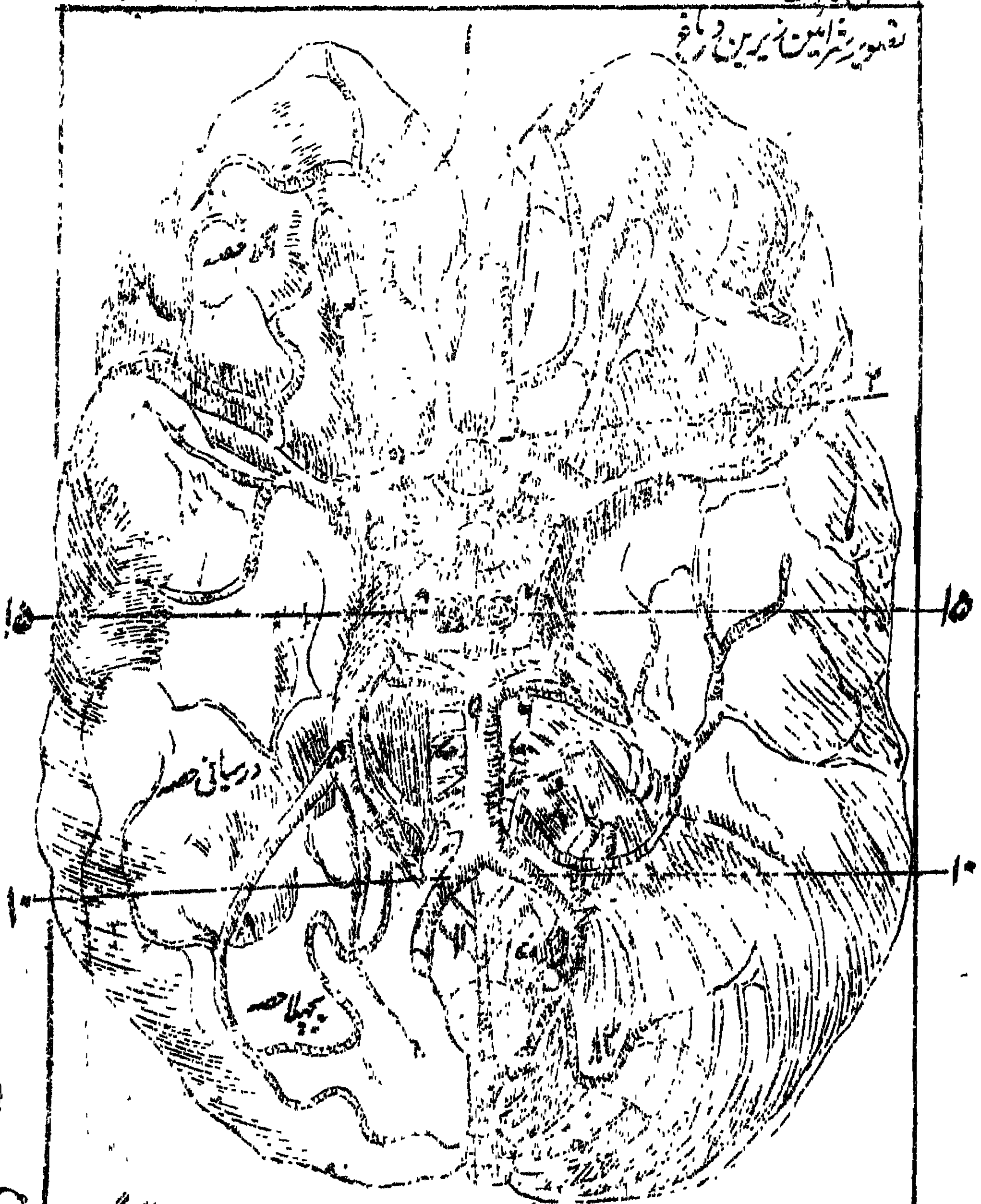
گزرکر اوس ثقبہ سے باہر نکلکر لیٹ یرین اور زنخ مین قوت حس پہونچاتی ہے جو فک اسفل ہے - اور تیسری شاخ اوس مثلث طویل ثقبہ سے نکلکر آنکھہ مین داخل ہوتی ہے جو عظم الجبہہ اور عظم الوتدی کے اتصال سے پیدا ہوتا ہے بعد ازان چشم کے اندر اور باہر قوت حس پہونچاکر شریان صغیر دماغی کے ہمراہ دونون دائین بائین جانب کی سوق اکبر کے پاس استخوان پیشانی کے سوراخ سے نکلکر پیشانی پر منبسط ہوکر چہرہ کے عضا مین حس پہونچاتی ہے اور عضلات پیشانی کو بہی کسیقدر حرکت دیتی ہے - بعد ازان دونون عصب سر کی جلد مین پہیل جاتے ہین اگر ان دونون عصبی شاخون مین سے کسی مین فتور واقع ہوتا ہے تو درد نیم سر پیدا ہو جاتا ہے اور ایک ہی جانب مین درد پیدا ہونے کی یہی وجہ ہے کہ اس عصب کی دو جداگانہ شاخین ہین جو سر کی جلد مین جاکر منتشر ہوتی ہین **زوج سادس** بہی عظم الوتدی اور عظم الحجری کے اتصالی ثقبہ مذکورہ کی راہ سے بیرونی عضلہ چشم کے ذریعہ آنکھہ کو بجانب وحشی حرکت دیتا ہے **زوج سابع** اسکی اصل سے دو فرد نکلتے ہین گویا ہر ایک فرد بمنزلہ شعبہ کے ہے ان دونون مین سے ایک شاخ عظم حجری کے ثقبہ سے نکلکر ترب بن گوش کے زائدہ حصہ اور مقام اتصال فلکین پر بصورت پنجہ باپے بطاہر ہوا ہے اور یہان سے ریشہ ہوکر چہرہ کے تمام عضلات مین پہیل گیا ہے بس جس طرف کے عصب مذکور مین فالج ہو جاتا ہے اوسی طرف کے چہرہ اور دہان مین کجی پیدا ہو جاتی ہے اور اسی کا نام لقوہ ہے اور مفلوج جانب کی آنکھہ کشادہ رہجاتی ہے اور مریض کے منہ سے پہونک کی ہوا برابر خارج نہین ہوتی اور جانب ماؤف کے نتہنے کے بند ہونے سے مریض پورے طور پر استنشاق نہین کرسکتا - یہہ عصب دماغ سے صرف حرکت کی قوت لاتا ہے اسمین قوت حس ہرگز نہین ہوتی - دوسری شاخ بہی اسی ثقبہ عظم حجری سے نکلکر کان مین گئی ہے اور غشاے اذن کے ہمراہ ثقبہ اذن مین منبسط ہوتی ہے بعد ازان ریشہ ریشہ ہوکر کان کے اندر بر آب جوف اور حوض مین منتشر ہو جاتی ہے اور اوسمین تیرتی ہے اور آب جوف کے تموج کے ذریعہ سے اصوات خارجیہ کا ادراک ہوتا ہے اور دماغ سے قوت سامعہ لاتی ہے **زوج ثامن عصب اجشائی** (نیمو گیاسٹرک) یہہ عصب اوس ثقبہ سے خارج ہوتا ہے جو عظم ممتدوہ اور عظم حجری کے اتصال سے پیدا ہوتا ہے

اور اسی ثقبہ سے ورید کبیرہ دو ہیں دماغ سے نیچے اوترتی ہین فی الحقیقت اس عصب کی تین
شاخیں اور ایک اصل ہے۔ ایک شاخ زبان میں آتی ہے اور دوسری شاخ ورید کبیر کے ہمراہ سینہ
میں جاکر دل اور شش میں منتشر ہوتی ہے۔ پھر تمام حشا میں شاخ در شاخ ہوکر شرکی عصب کے
ساتھ متصل ہو گئی ہے۔ تیسری شاخ عضلہ عنق میں جو مقابل اذن کے واقع ہے داخل
ہوکر بازو تک پہونچی عضلات عنق اور پشت میں منتشر ہوتی ہے اور عضلات مذکورہ کو تحریک
دیتی ہے جسکے سبب سے گردن ہر طرف پھرتی ہے اور تنفس کو بھی اس سے مدد ملتی ہے **زوج
تاسع** یہ جوڑا مخرج نخاع کے بڑے سوراخ کے متصل استخوان قمحدوہ کے باریک ثقبہ سے
نکلکر زبان میں جاتا ہے جس سے زبان کو حرکت ہوتی ہے۔ واضح ہو کہ زوج سابع و ثامن و
تاسع ظاہر میں ابتداے نخاع سے نکلے ہیں لیکن انکی جڑ دماغ تک پہونچی ہوئی ہے اسوجہ سے
انکو اعصاب دماغیہ میں شمار کیا جاتا ہے گو بظاہر یہ اعصاب نخاعیہ ہیں **نخاع کے
اعصاب** نخاعی اعصاب تعداد میں ۳۱ زوج اور ایک فرد ہے چنانچہ گردن سے آٹھ۔
پشت سے بارہ۔ کمر سے پانچ۔ عظم العجز اور عصعص سے چھ اور دمچی کے منتہی حصہ سے ایک فرد
نکلتا ہے اور ہر ایک زوج دو حصہ ہوکر آغاز ہوتا ہے اور سامنے کے حصہ سے اعصاب حرکت
اور پچھلے حصہ سے اعصاب حس شروع ہوتے ہیں آخر عصب حرکت اور عصب حس دونوں باہم
ملکر تمام بدن میں منتشر ہوتے ہیں اور عصب حس جسم اسود نخاعی اور عصب حرکت جسم
ابیض نخاعی کے متصل ہوتا ہے غرض اعصاب نخاعیہ محرک ہوں یا حس پیدا کرنے والے
تمام اعضای بدن کو سوا سر کے حرکت و حس دیتے ہیں جب کسی فقرہ اور اوسکے نخاع میں کوئی
نقصان پہونچتا ہے تو اعضای متعلقہ فقرہ ماؤف اور نیز اوسکے زیرین فقرات کے متعلقہ اعضا
میں فالج اور استرخا پیدا ہو جاتا ہے اور جس عضو میں اعصاب مسترخی ہو جاتے ہیں وہ عضو بھی مسترخی
اور مفلوج ہو جاتا ہے مثلاً جب زیرین کمر کے فقرات عصعص پر ضربہ یا کوئی اور آفت ہو پہونچتی
ہے جس سے فقرات مع نخاع ماؤف ہو جاویں تو دونوں ٹانگیں اور مثانہ مسترخی اور بیکار رہ جاتے
ہیں جس سے حبس بول اور سلس البول کا عارضہ ہو جاتا ہے اگر ضربہ یا کوئی اور آفت فقرات
عنق پر پہونچتی ہے تو ماؤف فقرہ کے ماتحت کل اعصاب حرکت و حس بیکار ہو جاتے ہیں

جس سے ہاتھ پاؤں پہلو اور مثانہ سب کے سب بیکار ہو جاتے ہیں اور فالج و استرخای عام ہو جاتا ہے کیونکہ فقرات عنق کی نخاع کے ریشے فاسد اور بیکار ہو جاتے ہیں تو دماغ سے حس و حرکت کے آنیوالا رستہ مسدود ہو جاتا ہے لیکن باوجود اس قباحت کے حرکت قلب اور تنفس کی آمد و رفت برابر قایم رہتی ہے جسکی وجہ یہہ ہے کہ تنفس کی حرکت دیافرغما کے ذریعہ سے ہوتی ہے اور دیافرغما اور دل کو حرکت دینے والے عصاب دماغی ہوتے ہیں نہ نخاعی اور دماغی عصاب سالم ہیں **عصاب شرکی** (سمپیتھی ٹک) عصاب دماغیہ و نخاعیہ کے افعال بیان ہو چکے چونکہ زوج ثالث کے بیان میں لکھا گیا ہے کہ عصب الرئیہ آلمعدہ بطن میں جاکر عصب شرکی کے ساتھ متصل ہو جاتا ہے اسلئے ان عصاب کا بیان کرنا بھی ضروری معلوم ہوا تاکہ طالب فن کو فایدہ تامہ حاصل ہو۔ واضح ہو کہ عصاب نے کو رہ تعداد میں ۲۸ زوج اور ایک فرد ہے جنکی ابتدا مختلف مقامات کے عقود سے ہوتی ہے خصوصًا جسم اسود کے متصل ہے جو قوت مدبرہ کا مادہ ہے چنانچہ کھوپڑی کے انتہا حصہ سے چار۔ گردن سے تین۔ پشت سے بارہ۔ کمر سے پانچ۔ عظم العجز سے پانچ۔ اور عصعص سے ایک فرد نکلتا ہے۔ اور گرہ ہاے مذکورہ سے دو قسم کی شاخیں پیدا ہوتی ہیں ایک **مستطراق** (کمیونی کی ٹنک) جو دماغی اور نخاعی عصاب کے ساتھ مختلف مقامات پر جا ملتی ہیں دوسری **منقسمی شعب** (ڈسٹری بیوٹنگ) جو متفرق اعضاو احشا میں جاکر جال بناتی ہیں یہہ تو اصل عصب کا بیان تھا اب اوسکی شاخوں اور فعل کا بیان کیا جاتا ہے۔ واضح ہو کہ رستہ میں اس سے کئی شاخیں نکلی ہیں اور تمام اعضاے صدر اور بطن میں منتشر ہوئی ہیں خصوصًا دل ریہ۔ معدہ۔ جگر۔ طحال۔ امعاء۔ رحم۔ گردہ اور مثانہ میں۔ اور نیز ٹانگوں میں کئی شاخیں گئی ہیں۔ چونکہ اسکی شاخیں دونوں طرف سے آکر آپسمیں متصل ہو گئی ہیں لہذا یہہ عصاب ہر طرف سے جمیع اعضا پر شامل و محیط ہیں جس سے تمام اعضا کا فعل انہی کے حکم سے صادر ہوتا ہے چنانچہ قلب کی حرکت انہی کے حکم و تحریک سے ہوتی ہے اور جب کسی عضو میں ضرر و آفت عارض ہوتی ہے تو انہی عصاب کے ذریعہ سے دوسرے عضو پر اثر پہونچتا ہے چنانچہ گردہ کے ماؤف ہونے سے دل کو ضرر پہونچتا ہے اسیواسطے ان عصاب کو سمپیتھی ٹک یعنی ہمدرد و شرکی کہتے ہیں اور

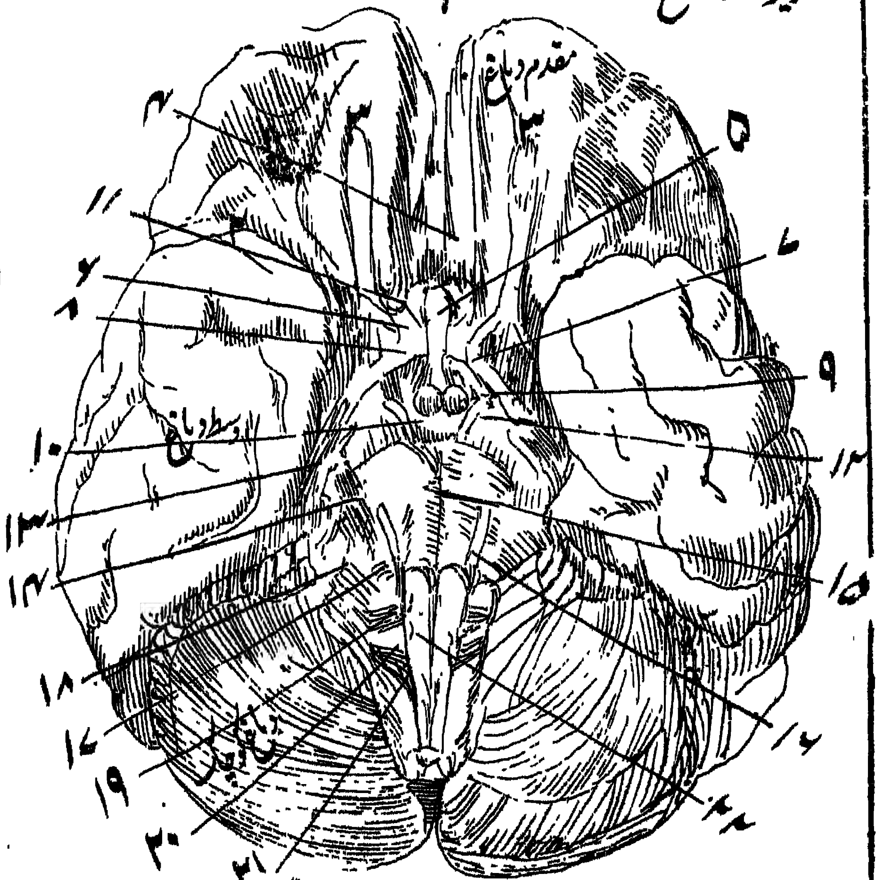
انکا فعل زیادہ تر اور واضح طور رحم مین ظاہر ہوتا ہے چنانچہ جب مدت حمل تمام ہو جاتی ہے تو
اسی عصب کی مدد سے رحم کو تحریک ہوتی ہے جس سے بچہ خود بخود باہر آجاتا ہے۔ جب
مثانہ مین بول جمع ہو جاتا ہے تو انہی اعصاب کی تحریک سے خارج ہوتا ہے۔ غرض یہہ عصب
حرکت کا معین اور محرک عضلہ ہے۔ اور یہہ بھی واضح ہو کہ بدن کے عضلات کی تحریک دو طرح
پر ہوتی ہے ایک **ارادی** جیسا کہ ہاتھ اٹھانا اور رکھنا۔ پاؤن پھیلانا اور سکیڑنا یہہ سب کی
حرکات اعصاب دماغیہ و نخاعیہ کے ذریعہ سے حاصل ہوتی ہے دوسری **حرکت غیر ارادیہ**
جیسے کہ حرکت قلب وغیرہ۔ یہہ بھی اسی عصب شرکی کی قوت و اعانت سے ہوتی ہے **فوائد**
اعصاب دماغ کو تمام امور سے مطلع و آگاہ کرنا صرف اعصاب کا کام ہے جسکے ذریعہ سے
انسان موافق طبع چیز کو اختیار کر لیتا ہے اور غیر موافق و مضر شئے سے اجتناب کرتا ہے۔
پس اگر دماغ موافق اور ملایم چیز کا ادراک کرتا ہے تو اوسکا نام **قوت شوقیہ** ہے مضر اور مخالف
شئے کے ادراک کو **قوت غضبانیہ** کہتے ہین جسکی تعبیر درد و الم سے کی جاتی ہے لیکن
کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ ایک جگہ ضرر پایا جاتا ہے مگر الم وہان محسوس نہین ہوتا جیسا کہ کلی
سوزش و ورم مین خاص مقام ورم پر درد محسوس نہین ہوتا بلکہ مثانہ اور عضو کے اوپر الم معلوم
ہوتا ہے۔ کبھی ورم ورک مین پایا جاتا ہے اور درد گھٹنے کے جوڑ مین محسوس ہوتا ہے خصوصا
اطفال اس صورت مین ہمیشہ گھٹنے کے درد کی شکایت کرتے ہین۔ کبھی بد ہضمی معدہ کے باعث
تمدد کے طور پر درد سر مین محسوس ہوتا ہے کبھی تفرق الاتصال (ٹیس) کے ساتھ ہوتا ہے۔ غرضا
درد اوسی جگہ معلوم ہوتا ہے جہان عصب پایا جاتا ہے بغیر عصب کے درد ہرگز نہین ہوتا اور یہہ امر
غضروف ناخن او بالون مین بخوبی مشاہدہ کیا گیا ہے کیونکہ عصب کی عدم موجودگی کے باعث
انمین درد نہین ہوتا **محاکمہ مؤلف** کتب طبیہ عربیہ مین لکھا ہے کہ پانچ قوتے مدرکہ
باطنیہ اس ترتیب سے پائے جاتے ہین کہ **حس مشترک** بطن مقدم کے سامنے ہے اور
خیال جسکو **قوت مصورہ** بھی کہتے ہین بطن مقدم کے مؤخر ہے اور **قوت متصرفہ**
جو **خزانہ خیال** کا ہے بطن اوسط کے سامنے اور **قوت واہمہ** بطن اوسط کے مؤخر ہے
اور **قوت حافظہ** بطن آخر مین پائی جاتی ہے اور قولے مذکورہ کے مواضع کا تعین اس طرح

تصویر شرائین زیرین دماغ



۱- شریانات مقدمہ مخ
۲- شریان رباط مقدمہ
۳- شریان متوسط مخ
۴- شریان رابطہ موخرہ
۵- شریان موخر مخ
۶- [illegible] دماغ
۷- شریان ... دماغ
۸- شریان ... شعبہ
۹- قاعدہ دماغ
۱۰- شریان الفقرات
۱۱- شریان مقدم مخیخ
۱۲- شریان زیرین مخیخ
۱۳- عصب شامہ
۱۴- عصب بصارت
۱۵- جسم ابیض

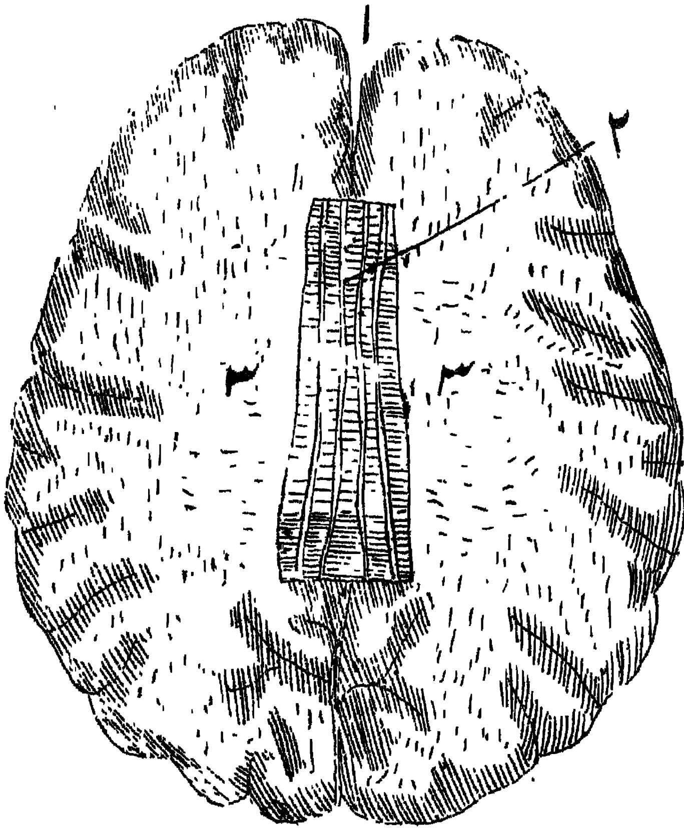
تصویر قاعدہ دماغ



۱۔ شگاف طویل۔
۲۔ شگاف سلویئس۔
۳۔ عصب شامہ۔
۴۔ جسم مثلث۔
۵۔ لمفی غدود۔
۶۔ انفنڈ یبولم۔
۷۔ ٹیوبر سائنیرئیم
۸۔ لوکس پرفوریٹیس انٹاگیس
۹۔ جسم ابیض۔

۱۰۔ لوکس پرفوریٹیس پوسٹاگیس
۱۱۔ عصب بصارت
۱۲۔ عصب محرک مقلہ
۱۳۔ پیتھیٹک عصب
۱۴۔ زوج ثالث عصب الوجہ
۱۵۔ حصہ حسیر
۱۶۔ ایڈوسنٹ ٹیکیولر عصب
۱۷۔ عصب چہرہ
۱۸۔ عصب سماعت

۱۹۔ عصب احشائی۔
۲۰۔ عصب لسان و بلعوم
۲۱۔ عصب متحددہ
۲۲۔ راس النخاع



دماغ کی بالائی سطح کی تصویر جسمیں جسم صلب (کارپس کالوسم) دکھایا گیا ہے

۱- شگاف طویل
۲- جسم صلب
۳- بیضوی مرکز کبیر (سنٹرم اویلی میجس)

لبان ایمن

۱- شگاف طویل
۲- قرن مقدم
۳- قرن مؤخر
۴- قرن متوسط
۵- محراب کے اگلے ستون
۶- عروقی جھالر

کیا گیا ہے کہ مقامات مذکورہ مین سے جس مقام پر کوئی آفت نازل ہوتی ہے اوسی کے متعلق قوت
کا فعل ناقص یا باطل ہو جاتا ہے۔ یہ سب باتین تشریح اور تجربہ سے ہرگز ثابت نہین ہوتین بلکہ
جملہ قوے جسم اسود مین مرکوز ہین خواہ کسی جگہ پر آفت نازل ہو افعال مذکورہ ناقص یا باطل ہو جاتے
ہین علی ہذا القیاس بعض اور جگہ بھی طب علمی مین حکماے قدیم سے لغزشین ہو گئی ہین مثلاً
اکثر بخارات دماغ کو سبب امراض قرار دیتے ہین اور کہتے ہین کہ رطوبات بدن و اغذیہ سے بخارات
پیدا ہوتے ہین خصوصاً امراض دماغیہ شرکیہ مین مشارکت کو سبب بخار قرار دیتے ہین اور کہتے ہین
کہ مشارکت خود بخارات ہی ہین اور کچھ نہین ہے اور یہ بھی کہتے ہین کہ معدہ سے دماغ کی طرف بخارات
کے صعود کرنے کا طریقہ بہت ہی وسیع ہے حالانکہ تشریح بدن پر غور کرنے سے یہ قول بالکل لغو ثابت
ہوتا ہے کیونکہ صعود بخارات کے صرف تین ہی ذریعے مقرر کئے جا سکتے ہین شرائین اور اوردہ اور
اعصاب اور ان تینون کا حال سن لیجیے کہ شرائین خون سرخ سے پر ہین اور اوردہ خون سیاہ سے
علاوہ اسکے اوردہ بین دماغ سے خون وریدی لا کر داہنی بطن قلب مین پہونچاتی ہین نہ دماغ مین
لے جاتی ہین اور شرائین خون مصفا کو بائین بطن قلب سے دماغ مین لے جاتی ہین پس ان
دونون مین کسی طرح بخارات معدہ نفوذ نہین کر سکتے۔ اور اعصاب خود صامت و مصمت ہین جنمین
بخارات کا جذب ہو کر دوسری جگہ پہونچنا غیر ممکن ہے۔ غرض یہ تینون رستے تو یون مسدود
ہوئے۔ اب بتائیے اور کونسا رستہ ہے جس سے بخارات صعود کر سکتے ہین علاوہ ازین دماغ
اغشیہ سے محجوب اور حصن عظام مین محصون ہے دماغ مین کوئی رستہ کشادہ نہین جس سے بخارات
نفوذ کر کے دماغ مین پہونچ سکین کیونکہ عظم متحدوہ کا ثقبہ کبیر نخاع سے مملو ہے اور نقوب کہ
جو دماغ کی عظام مین موت کے بعد تشریح کرنے سے معلوم ہوتے ہین زندگی کی حالت مین
سب کے سب اعصاب حس و حرکت سے مملو ہوتے ہین ممکن نہین کہ ان سے ریح یا بخار دماغ مین
پہونچے یا کوئی فضلہ دماغیہ ان ثقبون کی راہ سے خارج ہو سکے۔ اور کیونکر ہو سکتا ہے [illegible]
کہ حکیم مطلق نے دماغ کو بدن کا بادشاہ بنایا ہے اور عظام الراس کے مضبوط قلعہ مین سلطنت
بدن کے تخت پر جلوہ افروز فرمایا ہے اور افواج خیل و حشم اعصاب و شرائین و اوردہ کو اوس کا
مطیع و فرمانبردار کیا ہے پھر کیونکر ممکن ہے کہ ایسے جلیل القدر بادشاہ کے قلعہ کو [illegible]

دریا کے یونہی چھوڑ دی اور روا رکھے کہ باغیان سرکش بے بنیاد دخل ہوکر اوسکے انتظام سلطنت کو خراب برباد کردین اور جو کچھہ **زکام و نزلہ** کی تفریق مین بیان کیا گیا ہے کہ جب دماغ سے مادہ بلغمی کی طرف گرتا ہے اوسکو زکام کہتے ہین اور جب حلق کی طرف گرتا ہے تو اوسکو نزلے کے نام سے موسوم کرتے ہین۔ یہہ بیان صریحاً غلط ہے کیونکہ ثابت ہوچکا ہے کہ دماغ سے بدن کی طرف کوئی رستہ مکشوف نہین ہے پھر کیونکر دماغ سے حلق کی طرف مادہ گریگا۔ اس بیان مین کہ بخارات معدے سے دماغ کی طرف صعود کرتے ہین سبب غلطی کا یہہ معلوم ہوتا ہے جب حکماے متقدمین نے دیکھا کہ اکثر امراض و اوجاع دوسرے امراض کی بتبعیت و سبب سے پیدا ہوتے ہین اور اصل مرض کی کمی بیشی سے کم و بیش ہوجاتے ہین اور کبھی بعض امراض ایسے دیکھے جو بطور نوبت کے پیدا ہوتے اور زایل ہوجاتے ہین تو گمان کرلیا کہ مشارکت کا سبب فقط یہی ہے کہ عضو اصلی سے بخارات نکلکر عضو مشترک مین چلے جاتے ہین اور نیز اسوجہ سے کہ اعضاے مشترکہ کے امراض کو ثبات نہین ہوتا اور تھوڑے ہی عرصہ مین شدت یا خفت ظہور مین آتی ہے اور ثقل نہین ہوتا تو گمان کرلیا کہ یہہ سب سوء مزاج غیر قوام دینجار و ریح کے خواص مین سے ہین اور اسی سبب سے مرض فوراً پیدا ہوکر شدت پکڑجاتا ہے اور جلدی ہی رفع بھی ہوتا ہے۔ یہہ باتین بخبری کا نتیجہ ہین اصل مین یہہ ہے کہ اکثر امراض کا نوبتی ہونا اور ایک عضو کے مریض ہونے سے دوسرے عضو کا مریض ہونا اعصاب کے ریشون کے سبب سے ہے کہ ایک عضو کے ماؤف ہونے کے سبب دوسرا عضو جسمین اس عضو کے عصب کے ریشے جاتے ہین ماؤف ہوجاتا ہے اور جب اصل عصب کی ایذا کم ہوجاتی ہے تو دوسرے عضو کو بھی تسکین ہوجاتی ہے۔ اور بطور مسلمات طبیعی یونانیون کا قول ہے کہ **عناصر** چار ہین اور اسمین کسیکو خلاف کلام نہین ہے۔ حالانکہ علماے انگلستان کی تحقیقات سے آجتک کہ سنہ ۱۸۹۰ع ہے اڑسٹھ عنصر ثابت ہوچکے ہین اور ممکن ہے کہ تحقیقات سے آیندہ اور بھی ثابت ہون۔ اسی طرح تسلیم کرتے ہین کہ **اخلاط** چار ہین اور **سودا** کا منبع طحال کو قرار دیتے ہین اور یہہ بھی کہتے ہین کہ طحال اپنے وجود سے سودا معدہ مین ڈالتی ہے جس سے اشتہاے طعام پیدا ہوتی ہے۔ حقیقت مین سودا کا کوئی وجود بالکل نہین ثابت ہوا اور اسی طرح از روے تشریح کوئی رستہ طحال سے معدہ

پیدا ہونا ثابت نہیں ہوا بسبب اسکے کہ سودا طحال سے بلکہ معدہ کی طرف منتقل ہوجاوے
اور خون کے ساتھ صفرا کا رہنا ہی ثابت نہیں ہوتا کہ خون سے صفرا جگر میں پیدا ہوتا ہے
اور خون کے ساتھ عروق میں ثابت نہیں رہتا مگر بعض امراض میں جیسا کہ یرقان ہے۔ ایسے
ہی بلغم بھی عروق میں نہیں ہوتا بلکہ جہان جہان غشاے سولد مائیت ہیں بلغم کو پیدا کرتے
ہیں۔ ایسے ہی شرائین کے بیان میں لکھتے ہیں کہ شرائین دل سے پیدا ہوتے ہیں
اور اوردہ کبد سے سو یہ بھی ثابت نہیں ہوا بلکہ نبت عروق مطلقاً قلب ہے اور قلب
سے بانب جانب شرائین پیدا ہوئی ہیں اور جب شرائین منتہاے اعضا پر پہونچتی ہیں
تو وہ بشکل بازگشت کرتی ہیں اور وہ اسی جانب سے قلب میں داخل ہو کر بس سے متصل
ہو جاتی ہیں اور کبد سے کوئی ورید پیدا نہیں ہوتی۔ بحران درمعین ایام باحوری ہیت
ہی کچھ طول کلامی کی ہے فی الحقیقہ بوعلی سینا سے فاسد ہے کیونکہ اونکے نزدیک
یہ تاثیر کواکب کی فرع ہے اور یہ تجربہ سے ثابت نہیں۔ نبض کے بیان میں بھی بہت
زور مارا ہے پھر بھی نبض کی اصلیت کو پہونچ نہیں سکے کیونکہ اونکا اس امر پر اتفاق ہے کہ
دل جذب بادنسیم کے واسطے ایک حرکت کرتا ہے۔ پھر فضلہ محترقہ ہوائیہ کے دفع کرنے کے
لیئے دوسری حرکت کرتا ہے حالانکہ اسمین ہوا ہرگز نہیں جاتی اور نہ ہوا کا وہان کچھ کام ہے
وہ تو خون کو تقسیم کرنے والا ہے۔ الحاصل حکماے یونان اور اونکے پیرون کو اس قسم
کی غلطیاں اسوجہ سے پیش آئی ہیں کہ وہ علم تشریح سے قاصر تھے اسلیئے اونہون نے سماعی
اور غیر حقیقی دلایل اختیار کر لیئے اور اقوال و کتب متقدمین کو صحف سماوی سمجھکر تحقیق سے
دست بردار ہو گئے تقلید و تتبع پر اکتفا کرکے خود کچھ نہ کیا۔ تا آنکہ نادانی کا تمام کمال علم طب قرار
دیا۔ جو شخص کتب عربیہ کے معنی سمجھتا اور کلام قدما و کتب خصوصاً قانون کی تشریح کر سکتا
تھا اور قانون بوعلی سینا کے بموجب علاج و تشخیص مرض کر سکتا تھا اوسکو اکمل الاقران
وافضل الاطبا تسلیم کرنے لگے۔ اور اقوال متقدمین کی تاویل و اصلاح کے اسقدر درپے ہوئے
کہ تحقیقات جدیدہ کا دروازہ مسدود ہو گیا اور یہ نہ سمجھے کہ یہ علوم نقلیہ آسمانی نہیں ہیں
کہ انمین بغیر نبی کے دوسرے کا کلام معتبر نہو بلکہ یہ علوم عقلی اور مخترعات انسانی ہیں

ایمین ہمین بقراط اور بوعلی کی پیروی کرنے کی کیا ضرورت ہے وہ بھی انسان تھے اور ہم بھی انسان ہین جو کچھ وہ کر سکتے تھے اور انہون نے اپنی حدوجہد سے کر دکھایا۔ جو کچھہ ہماری طاقت مین ہو ہمین بھی کرنا چاہئیے اگر ہم مین تحقیق کا مادہ نہو اور تقلید پر ہی اکتفا کرنا چاہین تو یہہ لازم ہے کہ ایسے طبی مسایل کی پیروی کرین جو صریحی غلطیون سے پاک ہون اور ایسی طرز سے بیان کیے گئے ہون کہ تشخیص مرض مین کسی قسم کی دقت نہو اور علاج بھی سریع الاثر ہو۔ حاشا وکلا ہم یہہ ہرگز نہین کہتے طب یونانی سراپا غلط ہے بلکہ یہہ فیصلہ کرتے ہین کہ علوم عقلیہ کیسے ہی اعلے رتبہ کو پہونچے ہوئے ہون غلطی سے پاک نہین ہو سکتے اسی طرح طب یونانی بھی غلطیون سے پاک نہین ہے اور نہ طب انگریزی پاک ہے جب غلطیو نمین دونون مساوی ہین تو ہمین وہ اختیار کرنا چاہئیے جسمین غلطی کم ہو اور ہمایی تمام ہمین اپنے مقصد پر کامیاب کر سکے۔ تجربہ ہمین بتاتا ہے کہ ایسی طب طب انگریزی ہے۔ انگریزی طب کی اصل کوئی نئی نہین ہے بلکہ وہی ہے جو اہل یورپ نے **غرناطہ** اور **قرطبہ** کی یونیورسٹیون مین مسلمانون سے حاصل کی ہے مگر حکماے یورپ نے اپنی تحقیقات سے اسپر ایسے پیوند لگائے کہ کم قیمت ترنج سے نارنج بن گئی اسوقت یہہ کہنا بہت مشکل ہو گیا ہے کہ یہہ وہی طب ہے۔ ابتدا مین طب کا علم یورپ مین عربی زبان مین مروج تھا اور اسی زبان کی کتابین داخل درس تھین رفتہ رفتہ ترجمہ کا اسقدر رواج ہوا کہ عربی زبان کی کتابین مفقود ہو گئین اور ساتھہ ہی اسکے مسایل بھی تبدیل ہو گئے۔ آج یورپ مین ہزارون ڈاکٹر موجود ہین جو بقراط اور بوعلی سے بڑھکر کام کر رہے ہین۔ جبتک اسلامی سلطنت کو بغداد مین عروج رہا حکماے عرب اپنی تصنیفات مین برابر ترقی کرتے رہے اور سلطنت کے ساتھہ ترقی کا آفتاب غروب ہو گیا یہانتک کہ اب متوسطین کی تحقیقات کے سمجھنے والے لوگ بھی بہت کم رہ گئے ہین۔ اسلامی ممالک مین علم طب از سرنو زندہ ہو رہا ہے۔ ٹرکی اور مصر کے طالب علم فرانس اور انگلستان مین جاکر تعلیم پاتے ہین مگر فرانس کی تعلیم کو انگلستان کی تعلیم پر ترجیح دیتے ہین فرانسیسی زبان کی کتابین عربی مین ترجمہ ہو رہی ہین اہل ہند کو بھی کوشش کرنی چاہئیے اور اپنے مردہ علم کو زندہ کرنا چاہئیے۔ ہم یہہ نہین کہتے کہ قدیم طب یونانی

بالکل نیست و نابود ہوکر اوسکی جگہ طب جدید قایم کیجاوے بلکہ بحکم خُذْ مَا صَفَا وَدَعْ
مَا كَدَرَ دونوں مین جو باتیں اچھی ہون اختیار کرلینی چاہئے مینے سر کی تشریح جو جدید ہیئت
لکھی ہے اوسکے اصل مسایل انگریزی ہین اور اصطلاحات ترجمہ کیسے یونانی عربی سے اونکو تعبیر کیا ہے
اسلیئے یقین ہے کہ دیدہ ور منصف مزاج اصحاب اسکو عجیب سے دیکھینگے۔ اگر اسکو تشریح یونانی
کے ساتھہ مقابل کرکے دیکھینگے تو یقین ہے کہ زیادہ تر مخلوط ہونگے اب مین اسی طرز پر سر اور تمام
جسم کی بیماریان بیان کرونگا۔ اگرچہ یہہ مسایل ایسے نہین جنپر مین اپنی تحقیقات کا دعوے کرسکون
لیکن ترتیب و انتخاب مین میری محنت قابل قدردانی و ہمدردی ہے۔ وَمَا تَوْفِيْقِيْ اِلَّا بِاللّٰهِ

فصل اول در صداع (ہیڈ ایک)

سکولاش زبان مین قیفال الجیا
کہتے ہین ہیڈ اور قیفال کے معنی سر ایک اور الجیا کے معنی ہین درد۔ واضح ہو کہ درد سر
بذات خود کوئی بیماری نہین ہے بلکہ بعض امراض کی علامت ہے لیکن چونکہ موذی ہے اور اسکی
زیادتی خود موجب مرض ہے لہذا اسکے علاج مین بہت مبالغہ کرنا چاہئے۔ صداع دو قسم ہے
ایک اصلی دوسرا شرکی۔ **صداع اصلی** وہ ہے جسکا خاص سبب باطنی ہو یعنی عمدہ امراض ایسے اسباب
خاص دماغ مین پائے جاوین پھر یہہ دو قسم ہے۔ ایک **مدامی** جیسے سرسام وغیرہ امراض ذاتیہ
مین ہوا کرتا ہے اور درد بھی شدت کے ساتھہ ہوتا ہے جسکی زیادتی کرکے شور و غل اور سر دہنا
کی حالت مین ہوتی ہے اور نیز درد ایک جگہ قایم رہتا ہے اور پاخانہ قبض سے آتا ہے دوسرا **سریع
الزوال** جیسے دماغ مین خون کی زیادتی ہو اور حرارت آفتاب وغیرہ سے گرم ہوکر درد سر پیدا
کرے اور ظاہر ہے کہ اگر یہہ سخونت خفیف ہو تو ادنے تبرید سے زایل ہوجاتی ہے شرکی درد
سر وہ ہے جسکا سبب خاص دماغ مین نہ پایا جاوے بلکہ کسی اور عضو مین ہو اور اس عضو کے ماوف
ہونے سے درد سر پیدا ہوجاوے جیسے بدہضمی سے درد سر عارض ہوا کرتا ہے۔ اور درد سر کے
اقسام مدارج سبب کی کمی و زیادتی کے اعتبار سے مختلف ہین کبھی شدید اور حاد ہوتا ہے کبھی
ثقیل لین اور مزمن کبھی درد جلد راس مین یا دہلا۔ خاص جگہ یا تمام سر پر محسوس ہوتا ہے
کبھی استخوان سر کے نیچے گہرا پایا جاتا ہے کبھی مقام مخرج اعصاب دماغیہ وغیرہ چھوٹے چھوٹے
مقامات پر درد محسوس ہوتا ہے۔ کبھی سر کے بڑے بڑے حصون مین درد پایا جاتا ہے

کبھی درد سر اس قسم کا ہوتا ہے کہ اسمین ہتہوڑا سا پڑتا ... آتی ہے کبھی بجلی سی ...
کان مین آوازین سے طنین سنائی دیتی ہین ...
ہین اب ہر ایک کا بیان علیحدہ علیحدہ وقسما ... کیا جاتا ہے ...
جسکو آٹھ نوع مین تقسیم کیا جاتا ہے ...
مین چلنے یا لو لگنے یا آگ کے قریب بیٹھنے سے پیدا ہوتا ہے اسکا ...
حرارت سے خون جوش مین آکر دماغ کے اندر رگون مین بڑھ جاتا ہے جس سے عصب دب جاتے ہین جسکی وجہ
سے درد سر پیدا ہوجاتا ہے جسکی علامت تقدم سبب ہے اور نیز حرارت مزاج کے آثار نمایان
ہوتے ہین اس قسم کے درد مین پہلے مقیاس الحرارت کے ذریعے حرارت کا امتحان کرین جب
آلہ کو پانچ چھ منٹ تک منہ مین رکھنے سے سیماب ۹۸ درجہ پر پہونچ جاوے تو معمولی حالت کا
درجہ ہے اگر اس سے زیادہ ہو تو زیادتی حرارت کی دلیل ہے اگر ۱۰۴ درجہ تک پہونچ جاوے تو
شدت حرارت و ہلاکت کی دلیل ہے **علاج** اول سبب مرض دریافت کرین اگر دہوپ
ہو تو فورًا مریض کو سرد مکان اور سایہ مین لے جاوین اگر آگ کے قریب بیٹھنے سے ہو تو ایسی جگہ
لے جاوین جہان پانی جاری ہو یا سرد تر مکان ہو۔ سرد پانی سے غسل کراوین اور سرد پانی مین
کپڑا بھگو کر سر پر رکھین۔ صندل کافور کاہو کشنیز وغیرہ سرد تر اور مرطب اشیا کو شموم مین لاوین
نیلوفر بنفشہ تراشہ کدو وغیرہ سرد اشیا کے ضمادہ کو برف سے تر کرکے قدرے سرکہ آمیز کرین
اور بطور نطول عمل مین لاوین اور ترش اشیا پینے کو دین **نسخہ** گل بنفشہ گل نیلوفر کاسنی
نیلوفر ہر یک ۶ ماشہ تمر ہندی ۳ تولہ آلو بخارا سات دانہ نبات ۲ تولہ سب کو کچھ عرصہ تک
بھگو کر صاف کرین اور نبات سے شیرین کرکے پلا دین **دیگر** سکنجبین لیموی ۴ تولہ بید مشک
۵ تولہ عرق کاسنی عرق نیلوفر ہر یک ۸ تولہ سب کو ملا کر پلا دین پاشویہ بھی تسکین صداع
کے لئے نہایت مفید ہے **نسخہ پاشویہ** آرد جو سبوس گندم برگ بید تراشہ کدو ہر یک
دو کف گل خطمی ۵ تولہ نمک طعام ۵ تولہ سب کو ملا کر ۸ سیر پانی مین جوش دین اور حسب دستور استعمال
مین لاوین۔ اور سعوط سے بھی فایدہ ہوتا ہے **نسخہ** کافور افیون ہر یک بقدر یک سرخ گل روغن
شیر دختر مین حل کرکے سعوط کرنا صداع شدید کے لئے سریع الاثر ہے۔ اگر درد کی شدت سے

[illegible] سیتھیا کا لیپ کرین نسخہ ضماد
[illegible] افیون ماشہ سرخ زعفران ماشہ سرخ
[illegible] کرین یہہ نسخہ صداع حار سادج
[illegible] بہت فایدہ ہوتا ہے۔ اگر ان تدابیر
[illegible] نسخہ مسہل گل بنفشہ گل نیلوفر ہر یک ۶ ماشہ عناب دانہ
تمر ہندی ۳ تولہ آلو بخارا ۱۰ دانہ برگ سنا ۲ تولہ سب کو بوقت شب بھگو کر صبح کو صاف کرین
اور مغز تخم کدو [illegible] تولہ شکر تری سے شیرین کر کے استعمال مین لاوین۔
ترنجبین گلقند [illegible] دونون کو ملا کر استعمال مین لاوین کبھی
صداع احتراقی کا مریض بہت گرم ہوا مین دفعتہً بیہوش ہو جاتا ہے اور سرسام کے مریض
کی طرح خراٹے لینے لگتا ہے جسکا سبب یہہ ہے کہ خون مین دفعتہً غلیان ہو جاتا ہے جس سے
دماغ مین خون زیادہ جمع ہو جاتا ہے خاص دماغ اور اوسکے اغشیہ مین ورم ہو جاتا ہے
ابتدا سے مرض مین حرکت نبض قوی اور بطی ہوتی ہے اخیر مین سریع اور ضعیف ہو جاتی ہے
کیونکہ اس مرض مین غلیان خون و کثرت الدم کے سبب انقلاب مین اور شریان وریدی و
اورطہ مین خون منجمد ہو جاتا ہے لہذا قلب چاہتا ہے کہ اپنے تئین خون سے جلد خالی کرے
اسی واسطے جلد جلد حرکت کرتا ہے جس سے نبض سریع ہو جاتی ہے اور زیادہ حرکت کی وجہ سے
رفتہ رفتہ قلب تھک جاتا ہے اور حسب معمول حرکت نہین کر سکتا پس حرکت کے رک جانے
سے بیمار ہلاک ہو جاتا ہے **علاج** بیہوشی کی صورت مین بیمار کو دھوپ سے فوراً سایہ مین
لے جاوین اور ٹھنڈے پانی کی مشکین سر پر ڈالین اور پنکھے سے سرد ہوا پہونچاوین
اگر ممکن ہو تو سر پر برف رکھین تاکہ بیمار ہوش مین آوے۔ اگر اس تدبیر سے فایدہ نہو تو
کنٹین بقدر ۲ گرین پانی مین حل کر کے بازو یا ران کی بیرونی طرف پچکاری زیر جلد کرین
اس سے جوش خون کم ہو جاتا ہے اور ساقین پر حجامت بلا شرط یا آبلہ انگیز پلاسٹر لگاوین
تاکہ خون پاؤن کی طرف متوجہ ہو اور دماغ کی طرف کم ہو جاوے۔ اگر یہہ تدبیر بھی کارگر نہو
تو صدغین پر جونکین لگائین تاکہ دماغ مین سے خون کم ہو جاوے۔ روغن حب السلاطین

دغیرہ مسہل قوی دین اگر بیہوشی کی وجہ سے دوا مریض کے اندر نہ جا سکے تو روغن جمالگوٹہ زبان پر مل دینا کافی ہے جسکا اثر غشاے بلغمیہ دہن کے ذریعہ معدہ مین چلا جاویگا اور اسہال رقیق حسب طلوب بخوبی جاری ہو جاوینگے کیونکہ دہن سے لیکر سیرتا سنغشاے بلغمیہ ایک ہی ہے جسکے ذریعہ سے دوا کا اثر آلات الغذا مین بخوبی پہونچ سکتا ہے۔ حقنہ کے طور پر بھی تنقیہ کرنا مفید ہے کیونکہ اس سے بھی خون کی مائیت کم ہو جاتی ہے اور خون کا جوش فرو ہو جاتا ہے **نسخہ حقنہ** گل بنفشہ ۶ ماشہ گاؤزبان ۴ ماشہ عناب ۷ عدد گل نیلوفر ۶ ماشہ تمر ہندی ۳ تولہ برگ بنا ۲ تولہ سب کو جوش دیکر صاف کرین اور ۳ تولہ شکر تری سے شیرین کرکے روغن ارنڈ بقدر ۳ تولہ شیرین کرکے استعمال کرین اگر نبض کے ذریعہ سے ضعف قلب معلوم ہو اور یقین ہو کہ قلب ضعیف ہو کر حرکت سے باز رہیگا اور احتمال ہلاکت کا ہوگا تو شراب برانڈی ۲ ڈرام کاربونٹ آف امونیا ۳ گرین دونون کو ملا کر پلا وین۔ اگر مریض کو شراب سے نفرت ہو تو ڈہائی تولہ ماء اللحم مین ۳ گرین امونیا کاربوناس حل کرکے پلائین **دیگر** نوسادر ۴ ماشہ کہربا یشمی طباشیر الائچی خورد پودینہ ہریک ۶ ماشہ ورق نقرہ ۱۲ عدد سب کو باریک کرکے بقدر ۴ ماشہ ہمراہ آب دو دو گھنٹہ کے بعد پلا وین از بس مفید ہے **دیگر مجرب** کاربونٹ آف امونیا ۳۰ گرین لائکوار اکسٹراکٹ آف وبیائی ۳۰ بوند۔ اسپرٹ ایتھر ۳ درام۔ ڈیکاکشن سنکونا آٹھ اونس سب کو ملا کر آٹھ خوراک کرین اور دن مین دو دفعہ دین اس سے ذات الریہ کو بھی فایدہ ہوتا ہے **دیگر مفرح کافوری** جس سے مالیخولیا مراقی وجمیع امراض احتراقی کو نہایت فایدہ ہوتا ہے اور تقویت اعضاے رئیسہ خصوصًا ضعف قلب کے لئے از بس مفید ہے **نسخہ** مروارید ناسفتہ کہربا کافور زعفران ہریک دو دانگ لاجورد مغسول صندل سفید طباشیر پوست ہلیلہ کابلی ہلیلہ سیاہ آملہ گل گاؤزبان غنچہ گل سرخ اسطوخودوس ہریک ۳ مثقال مغز کدو ۵ مثقال خرفہ ۵ مثقال تخم کشنیز ۱ مثقال گل بنفشہ گل نیلوفر ہریک ۲ مثقال شربت فواکہ شیرین ۵ مثقال نبات سفید حسب ضرورت۔ پس نبات کو گلاب و عرق بید مشک مین حل کرکے قوام پر لا دین اور جملہ ادویہ ملا کر تیار کرین اگر اسمین ورق طلا ۲۰ عدد ورق نقرہ ۳۰ عدد بھی داخل کیے جاوین تو نہایت مفید ہے۔ خوراک ۶ ماشہ تا یکتولہ۔ چونکہ عالم بیہوشی مین اکثر مثانہ

میں پیشاب کے جمع ہو جانے سے مریض کو تکلیف ہوتی ہے خصوصاً ابدان حبالی میں مثانہ
کے اندر بول جمع شدہ کثرظاہر ہوتا ہے اسلئے قاثیر داخل کرکے استخالہ کرنا چاہیے کہ تاکہ
ہوکر پیشاب خارج ہو جاویگا ورنہ قاثاطیر کے داخل کرنے سے کچھ ضرر نہیں ہے **نوع دوم**
صداع ضعف دماغی جسکا ظہور استفراغ کثیرہ و دیگر اسباب ضعف قوت کے بعد ہوا کرتا
ہے اور غلبہ ضعف کی صورت میں ادنیٰ سبب سے دردسر ہونے لگتا ہے حواس خمسہ مکدر ہو جاتے
ہیں افعال دماغیہ و حرکات ارادیہ میں خلل آجاتا ہے **علاج** اول سبب ضعف دریافت
کرکے اسکے رفع کرنے کی کوشش کریں اور مقویات دماغیہ استعمال میں لاویں **نسخہ** اطریفل
مقوی دماغ جس سے زکام کو بھی فایدہ ہوتا ہے۔ پوست ہلیلہ زرد کابلی پوست بلیلہ آملہ
برنج کشنیز مغز بادام ہریک یکتولہ خشخاش تخم کاہو تودری سرخ عقرقرحا دارچینی اسطوخودوس
ہریک ۶ ماشہ سب کو حسب دستور باریک کرکے رکھدیں بعد ازاں مفصلہ ذیل جوشاندہ
میں نیم سیر نبات کا قوام کرکے ادویہ کوفتہ آمیز کریں خوراک ایکتولہ **نسخہ جوشاندہ** گل بنفشہ
بیخ بادیان اصل السوس گاؤزبان ہریک دو مثقال عناب ۵ دانہ سپستان ۲۰ دانہ اسطوخودوس
۲ درم زوفائے خشک عود سنبل الطیب ہریک درم بیخ سوسن پرسیاوشان ہریک مثقال انجیر زردی
۷ دانہ مویز منقی ۴ تولہ اطریفل زمانی اور دوار المسک کے استعمال سے بھی فایدہ ہوتا ہے ۲ بوند
تنکچر ہتلیل میں ۳ گرین کنین ملاکر استعمال کریں روغن نرگس اور روغن بادام کی سرپر مالش کرینے
اور روغن ماہی بقدر ۶ ماشہ یا حسب برداشت طبیعت آدہ سیر دودہ گاؤ میں ملاکر پیا کریں جسکے استعمال سے
چندہی روز میں کمال فایدہ ہوتا ہے **معجون مقوی مجربہ** اخی حکیم شیخ احمد خانصاحب
صاحب مرحوم مندرجہ قلت الدم کے استعمال سے بھی کمال فایدہ ہوتا ہے۔ گوشت ماہیان تیہو
بٹیر آب نخود وغیرہ مقوی لطیف غذائیں دیں **نوع سوم صداع قوت حس دماغی**
ہے ہیں باوجود سلامتی افعال دماغیہ کے ادنی سبب سے سردرد پیدا ہو جاتا ہے **علاج** قوت
حس کو سست کرنے کی کوشش کریں اغذیہ غلیظہ و مخدرہ کہلانے کو دیں بنگ ۶ ماشہ کاہو ۶ ماشہ
کشنیز ۶ ماشہ کوکنار ۲ عدد افیون ۱ سرخ گھسکر پیشانی اور صدغین پر ضماد کریں اور اسبغول کو
شیر نوز میں ملاکر تہوڑے روغن خشخاش آمیز کرکے یافوخ پر لگا دیں بعد کلیا پچہ کشک جو میں

تیار کرکے کھلائیں ہریسہ گوسالہ میں دہن خشخاش [illegible] نسبت [illegible] شیر خشخاش ملا کر دینا
کمال فائدہ دیتا ہے۔ اکسٹراکٹ ہاس سیامس [illegible] گرین [illegible]
۲۰ سے ۴ گرین تک دیں اگر یہ دوائیں مہیا [illegible]

چہارم صداع سددی جب ترک ریاضت [illegible]
کی شرائین یا اوردہ یا داخل بطون کے غشیہ میں سدہ واقع ہوتا ہے تو [illegible]
ہے جس میں سر بھاری اور ثقیل ہوتا ہے اور نیز دیگر علامات امتلا کی [illegible]
قریب قریب سرسام کے ہے اور اکثر لاعلاج ہے۔ علاج بہر حال کوشش کرنی ضروری ہے
شاید کہ تلطیف و تقطیع مادہ سے سدہ کھل جاوے پس منضج کے بعد جیسا ایارج یا حب شبیار سے
مسہل کریں **نسخہ منضج** گل بنفشہ بیخ کاسنی شگوفہ اذخر ہر یک ۷ ماشہ بادرنجبویہ اسطوخودوس
بادیان ہر یک ۴ ماشہ کرفس انیسون ہر یک ۳ ماشہ نبات ۴ تولہ سب کو حسب دستور چند روز
تک بھگو کر دیں بعد ازاں نطولات و روغن محللہ عمل میں لاویں **نوع پنجم صداع**

تزعزع دماغ کا ہل جانا اکثر ضربہ اور سقطہ سے ہوتا ہے اور ضربہ و سقطہ دماغ پر دو طرح سے
پہونچتا ہے اول بلا واسطہ جیسا کہ کوئی شخص ڈنڈے یا لکڑی سے دماغ پر ضرب لگاوے یا گھونسہ یا مانند
سے انسان سر کے بل گرے دوم ضربہ بالواسطہ جیسا کہ انسان بلندی سے کسی اور عضو کے بل
گرے اور اعضاء سفلیہ کے ذریعہ مشارکت عصب کے سبب سر میں صدمہ پہونچے ان دونوں
صورتوں میں دماغ میں تزعزع پیدا ہو جاتا ہے۔ الحاصل صدمات کے مراتب کمی بیشی میں مختلف
ہوتے ہیں اور صدمہ خواہ کسی قسم کا ہو کوئی نہ کوئی آفت ضرور پیدا کرتا ہے۔ مثلاً اگر صدمہ
قلیل ہوگا تو اوس سے آنکھوں کے سامنے تیرگی آجاویگی بدحواسی اور دوران سر لاحق ہوگا لیکن
تھوڑے ہی عرصہ میں یہ سب علامات دور ہو جاوینگی اور صحت حاصل ہو جاویگی کبھی ضربہ اور
سقطہ کے بعد ایسی صورت بھی ہو جاتی ہے کہ حواس درست رہتے ہیں لیکن مریض کو اوٹھکر
چلنے کی طاقت نہیں رہتی اوٹھتا ہے تو فوراً گر پڑتا ہے مگر تھوڑے عرصہ کے بعد صحت بحال
ہو جاتی ہے یہ دونوں صورتیں محتاج علاج نہیں ہیں۔ کبھی صدمہ کے بعد مریض بیہوش
ہو جاتا ہے بدن کی جلد سرد اور نبض ضعیف ہو جاتی ہے آنکھوں کی پتلیاں سکڑ جاتی ہیں

بعض اوقات بول و براز بے اختیار خارج ہو جاتا ہے۔ البتہ بلند آواز سے پکاریں تو بدقت متنبہ
ہوکر ہوں ہاں کرتا ہے اور پھر بیہوش ہو جاتا ہے۔ یہ تو غرض قوی کی ابتدائی حالت ہے
جو صدمہ کے بعد عارض ہوتی ہے۔ اسکے بعد بدن گرم ہو جاتا ہے نبض قوی اور سریع چلتی ہے
اور شدید دردِ سر عارض ہوتا ہے اور اکثر اوقات قے شروع ہو جایا کرتی ہے کیونکہ جب عصب الرئة
المعدی اور عصب شرکی کے ذریعہ سے صدمہ کا اثر معدہ پر پہونچتا ہے تو معدہ ضعیف ہوکر فضلہ
کو قے کے ساتھ دفع کرتا ہے اگر دماغ پر کوئی سخت صدمہ نہ پہونچا ہو تو قے کے بعد صحت کلی
حاصل ہو جاتی ہے اور دماغ پر صدمہ پہونچنے سے اکثر انجام بد ہوا کرتا ہے کیونکہ اس صورت میں
حواس خمسہ میں سے کوئی نہ کوئی حس باطل ہو جاتی ہے جب بلندی سے گرنے کے سبب صرع
واقع ہوتا ہے تو عورتوں کی قوت رحمیہ ساقط ہو جاتی ہے اور ضعف کمر کے سبب جماع کے قابل
نہیں رہتیں اور اسکی بد انجامی میں سے ایک یہ بھی ہے کہ صحت کے بعد دماغ کی حس زیادہ ہو جاتی ہے
چونکہ معدہ اور دیگر اعضائے بدن اور دماغ میں باہم مشارکت ہے اسلئے ادنےٰ سبب سے
دردِ سر عارض ہو جاتا ہے۔ اس صدمہ کی بد انجامی میں سے ایک یہ بھی ہے کہ مریض ہوش آجانے
کے بعد پھر بیہوش ہو جاتا ہے اور اسی بیہوشی کے عالم میں ہلاک ہو جاتا ہے جسکا سبب یہ ہے
کہ صدمہ پہونچنے سے عروق و شرائین متصدع ہو جاتے ہیں چونکہ بیہوشی کی صورت میں دماغ کے
اندر خون کم اور بتدریج جاتا ہے اسلئے انصداع زیادہ نہیں ہوتا اور نہ زخم کا منہ کھلتا ہے مگر
جب گرمی کے پیدا ہونے سے مریض ہوش میں آکر حرکت کرتا ہے تو عروق اور شرائین کے زخم
کھل جاتے ہیں جس سے خون کے اجتماع سے دماغ پر دباؤ پڑتا ہے اور سکتہ کے وقوع سے بیمار
دوبارہ بیہوش ہو جاتا ہے **علاج** جب بیہوشی کی صورت میں سر اور بدن سرد ہو تو سر اور بدن
پر روغن قسط کی مالش کریں اور مریض کو گرم کپڑے پہنا دیں اگر مریض کچھ کھا پی سکتا ہو تو
مطبوخ چائے گرما گرم پلا دیں اگر پلانا غیر ممکن ہو تو امونیا اور ایتھر کو پانی میں حل کرکے پچکاری
کے ذریعہ شکم میں داخل کریں اور نوشادر ۲ تولہ قلعی چونہ آب نارسیدہ بوتل میں بھر کر قدرے پانی
ڈالیں اور ہلا کر مریض کو سنگھا دیں اگر اس تدبیر سے ہوش نہ آوے تو شکم یا قلب کے مقابل رائی
کا پلستر لگا دیں اور ۲۰ منٹ تک رہنے دیں غلبہ خون کی حالت میں فصد بھی لے سکتے ہیں

۵

قبض کی صورت میں ملاد ادویہ سے حقنہ کریں بشرطیکہ بدن میں بخار موجود نہو ورنہ نرم ادویہ سے حقنہ کریں جب بدن اور سر گرم ہو جاوے اور ہوش قایم ہو جاوے تو مسہل قوی دیں ورنہ سرسام ہو جانے کا اندیشہ ہے اسلئے تقلیل رطوبات خون ضروری ہے تا کہ خون کا جوش کم ہو جاوے اگر مسہل کیے بعد نبض قوی ہو جاوے تو صدغین پر جونکیں لگا کر دماغ کا ثقل کم کریں بعد ازان کیلومل یا پل یا بڈراج ۳ سے ۵ گرین تک چار چار گھنٹہ کے بعد دیں تا کہ منہ آجاوے یا جوہر سکبوس بقدر ایک گرین کھلا دیں تا کہ شاید بر طرف ہو جاویں کیونکہ یہ سب تدبیرین سرسام محفوظ رہنے کی ہیں اگر دوا مذکورہ کے ایک دو دفعہ کے کھلانے سے درد سر رفع ہو جاوے اور مریض با آرام تمام سو جاوے تو جوشش دہن پیدا کرنے کی کچھ ضرورت نہیں ہے لیکن اگر معلوم ہو جاوے کہ عنقریب سرسام ہونے والا ہے تو جوش دہن پیدا کرنے کی تدبیر ضرور کریں کیلومل کھلا دیں دونوں نعلوں اعدد دونوں کش رانوں میں اور صدغین پر اور پس گوش مرہم سیماب کی مالش کریں اور بیمار کو خالی مکان میں با آرام تمام رکھیں شور و غل سے محفوظ رکھیں اگر صحت کے بعد دیکھیں کہ مریض بار بار درد سر میں مبتلا ہوتا ہے اور نیند کم آتی ہے اور دماغ اسکے سبب سے متضرر ہو جاتا ہے اور درد کرتا ہے تو غالب ہے کہ ایک دو ماہ کے بعد پھر بیمار ہو جاوے پس اسوقت ادویہ مخدرہ پلا دیں **نسخہ** برومائیڈ آف پوٹاسیم ۱۰ گرین کلورل ہائیڈریٹ ۵ گرین پانی ایک اونس ملا کر پلا دیں اور بوقت شب ۱/۴ گرین مارفیا کھلا دیں تا کہ نیند آجاوے۔ فلونیا بنگ اور معجون برشعثا کے کھلانے سے بھی فائدہ ہوتا ہے۔ اگر صحت کے بعد کسی حس میں فرق معلوم ہو تو علاج کے درپے نہوں کیونکہ اس قسم کا نقص لا علاج ہے۔ **غذا** گوشت ماکیان یتغالہ وغیرہ مزورات لطیفہ قلیل الفضول کھانے کو دیں مرطبہ تا فحہ غلیظہ عسیر الهضم غذا سے قطعی پرہیز کریں

نوع ششم صداع آتشکی

اس قسم کا سردرد قسم اصلی میں شمار کیا جاتا ہے کیونکہ آتشک کی سمیت سے استخوان سر کبھی خارجی جانب سے کبھی داخلی طرف سے بڑھ جاتی ہے اور متورم ہونے سے مرداری ہو جاتی ہے اور اسی طرح سے غشاء الصلیب دماغ اور غشاء خارج راس زیادہ تر غلیظ ہو کر دباؤ ڈالتے ہیں جس سے درد سر پیدا ہو جاتا ہے علامات مقام درد پر بھاری اور سختی محسوس ہوتی ہے اور درد ایک ہی جگہ پر قایم رہتا ہے ہلانے سے درد نہیں

ہوتا مگر دبلنے سے درد زیادہ ہوتا ہے دیگر علامات آتشک بھی موجود ہوتی ہیں **علاج**
حفظ صحت کی پابندی کریں منضج دیگر مسہل دیں مصفی خون ادویات استعمال کرائیں ان الاوقات قبض
کی صورت میں ملینات کھلاویں اور نیند آنے کے لئے مارفیا یا ہائیڈریٹ آف کلورل دیں اور
باقی علاج آتشک عمل میں لاویں جو نہایت بشرح و بسط کے ساتھ میں نے اپنی کتاب **معمول**
احمدیہ میں درج کیا ہے **نوع ہفتم صداع دودی** خاص دماغ میں تولد دیدان
نادر الوقوع ہوتا ہے۔ اکثر سوت کی پیدایش دماغ کی مقدم عظم الجبہہ میں منظم سناشی کے تیز
غلیظہ متعفنہ مواد کے اجتماع سے ہوا کرتی ہے جس سے درد سر عارض ہوجاتا ہے **علامات**
خاص دماغ میں سخت خارش ہوتی ہے درد زیادہ خصوصاً سر ہلانے سے ہوتا ہے اور ناک سے
بدبو آتی ہے **علاج** امتلا کی صورت میں منضج دیگر مسہل دیں اور قبض کی صورت میں حقنہ
جوشاندہ پلائیں **نسخہ** اسطوخودوس ہلیلہ سیاہ ہلیلہ کابلی پوست ہلیلہ زرد ہر یک سیاہ دشان گل
ہر ایک ۲ ماشہ افسنتین بسفائج برگ سنا ہر ایک ۴ ماشہ کشنیز ۹ ماشہ مویز منقی ۹ عدد نبات سفید
۲ تولہ روغن بادام یکتولہ حسب دستور ملاکر چند روز تک پلاویں بعد ازاں عصارہ برگ نار
ترش عصارہ برگ شفتالو اور طبیخ افسنتین میں سفوف صبر اور شیرہ اہنی حل کرکے ناک کی
راہ سے پچکاری کریں اور اندمال زخم کے لئے پھٹکری تنباکو اور روغن گل میں حل کرکے سعوط
کریں بعد ازاں تقویت دماغ و تعدیل مزاج کے لئے نخود آب گوشت بیضہ مرغ وغیرہ اغذیہ
لطیفہ غیر مسجرہ تناول کریں۔ دیگر ادویات مخصوصہ قتل دیدان وغیرہ احشا امعاء میں امراض
انف میں بیان کی جاوینگی انشاء اللہ تعالیٰ **نوع ہشتم صداع زکامی** جسکی شدت
و خفت درجات ورم کی شدت و خفت کے اعتبار سے ہوا کرتی ہے **علاج** اگر بدن ممتلی اور
محتاج تنقیہ ہو تو نضج تام کے بعد تنقیہ دماغ و بدن کریں **نسخہ** کشنیز ہلیلہ زرد گل بنفشہ ہر یک
۲ ماشہ اصل السوس گاؤزبان تخم خبازی تخم خطمی اسطوخودوس ہر یک ۴ ماشہ عناب عدد
سپستان ۱۱ عدد نبات ۴ تولہ۔ اگر قبض کی شکایت ہو تو برگ سنا بقدر ۴ ماشہ داخل کرلینا
مناسب ہے بعد ازاں خمیرہ کو کنار اطریفل کشنیزی کے استعمال سے اصلاح معدہ کریں۔ مشک
سنبل الطیب سنگھاویں باقی علاج زکام میں لکھا جاویگا انشاء اللہ تعالیٰ **قسم دوم**

درد سر شرکی جسکے اصناف بلحاظ اسباب ۸ نوع ہین واضح ہوکہ عورتون کو شرکی درد
اکثر رحم کی مشارکت سے عارض ہوتا ہے جب بدن مین خون کی زیادتی یا کمی ہوتی
ہے تو بھی شرکی درد عارض ہوتا ہے اس درد سر پر شرکی کا اطلاق اسوجہ سے ہے کہ
درد کا سبب سر کے ساتھ مختص نہین ہے بلکہ تمام بدن کے ساتھ ہے اکثر مشارکت
معدہ سے درد شرکی ہوا کرتا ہے جسمین بمقابل عورات خانہ نشین محنت کش زراعت وغیرہ ملکر
کام کرنے والے مرد عورت دونون شامل ہین کیونکہ زیادہ نشست سے بدنمین کمزوری حد سے
زیادہ ہوجاتی ہے اس قسم کا درد دیہاتیون کی نسبت شہر والونمین مردون کی نسبت
عورتون مین مضبوط کی نسبت کمزور نازک مزاجونمین اور غریبون کی نسبت امیرونمین زیادہ
ہوتا ہے۔ خوض و فکر اور غم و ہم زیادہ محنت و مشقت نفسانی سے بھی شرکی درد سر عارض
ہوجاتا ہے کیونکہ اس سے ضعف قلب پیدا ہوتا ہے۔ جو درد سر بدہضمی قبض ریح اور شراب
و دیگر ادویات حارہ کے استعمال سے لاحق ہوتا ہے وہ بھی شرکی ہے کیونکہ ادویات حارہ اور
شراب کے استعمال سے معدہ کے غشائی بلغمیہ متاذی ہوجاتے ہین کثرت مجامعت سے بھی شرکی
درد سر لاحق ہوجاتا ہے۔ کبھی یہ درد سر شرکی جوانون مین اکثر خاندانی اور موروثی ہوتا
ہے جیسے صرع اور مالیخولیا کی بیماریان موروثی ہوا کرتی ہین **نوع اول صداع**
انتابی (سک ہیڈ ایک) اس قسم کا درد اکثر مستورات کو عرصہ دراز تک دودھ پلانے
کے زمانے یا مرض استحاضہ مین ہوجاتا ہے بیخوابی فاقہ کشی کثرت ورزش اور حفظان صحت کی
عدم پابندی مین بھی ہوجاتا ہے۔ اور بعض کو موروثی طور پر ہوتا ہے۔ دھوپ مین پھرنے اور
تیز روشنی سے متاثر ہونے سے بھی ہوجاتا ہے یبوست شکمی اور تیز بو کا سونگنا بھی موجب اس
مرض کے ہین **علامات** صدغین ابرو پر دھیما دھیما درد شروع ہوکر یکایک تیزی پکڑتا ہے
خصوصاً پیشانی اور بھون کے دبانے اور سر کے ہلانے سے زیادہ ہوتا ہے جس سے معلوم ہوتا
ہے کہ سر پھٹا جا رہا ہے۔ اکثر اس قسم کا درد سر کے ایک طرف ہوتا ہے۔ اگر دونون جانب بھی
ہو تو بھی ایک طرف شدت سے ہوتا ہے۔ اگر ترقی کی [illegible] مین قے ہوجاوے تو بعض
اوقات درد کو آرام ہوجاتا ہے۔ چہرہ پھیکا اور جسم کا پتلا ہے اور فتور بینائی کے سبب آنکھون کے

سامنے جانور اوڑتے ہوئے نظر آتے ہین جسمی اور ذہنی محنت سے مریض معذور ہو جاتا ہے
نبض بہت بطی چلتی ہے اور اکثر نوبت ۴-۲ گھنٹہ تک رہتی ہے لیکن کوئی خاص وقت مقرر
نہین ہوتا **علاج** سب سے پہلے سبب اصلی کو دور کرین اگر رحم کی خرابی سے ہو تو برومائیڈ آف
پوٹاسیم ایک ڈرام پانی دس اونس ملا کر بقدر ۲ ڈرام صبح و شام پلا وین اس نسخے از بس فائدہ
ہوتا ہے کیونکہ اس سے مریض کو نیند آجاتی ہے اور نیند سے بیماری کی نوبت ٹل جاتی ہے اگر
نوبت کے وقت کہانا کہانے سے نیند آجاے تو بہی نوبت جلد تر رفع ہو جاتی ہے۔ اور جب
نوبت کی آمد کا شبہہ ہو تو کروٹن کلورل پلا وین گوارنیا اور کیفین سے بہی نہایت فائدہ ہوتا
ہے۔ نوبت کے وقت مریض کو اندہیرے مکان مین بآرام لٹا وین اور برف چوسنے کو دین
اور سر پر سرد شئے یا بجلی لگا وین یا صرف سر کو دبا وین یا ہوچا وین۔ غذا سے قطعی پرہیز کرین
ترشی شکم کی حالت مین کہار دیہ کہلانا نہایت مفید ہے اور نوبت کے بعد رب گانجہ
چوتہائی گرین غذا سے قبل چند ہفتہ تک دین۔ اگر غذا کے بعد نوبت آجاے تو ابی کے کوانا وغیرہ
مقوی دواؤن سے قے کرا کر کلورل ہائیڈریٹ ایک ڈرام۔ پانی دو اونس ملا کر بقدر ۴ ڈرام
ایک ایک گھنٹہ کے بعد پلاوین اور ہائیڈریٹ آف بیوٹائیل کلورل بقدر ۵ گرین گھنٹہ گھنٹہ کے
بعد دینا بہی مفید ہوا کرتا ہے۔ کلوروفارم کے سونگنے سے بہی درد کو کمال فائدہ ہوا کرتا ہے
گرم پانی مین کپڑا بہگو کر اور نچوڑ کر سر پر لپیٹنا بہی نہایت مفید ہے۔ اگر ان تدابیر سے فائدہ نہ
ہو تو فولاد کنین کچلہ سنکہیا۔ بلاڈونا۔ ویلیرینٹ آف زنک روغن ماہی و دیگر مقویات حسب
موقع وقفہ کی حالت مین دین۔ اس مرکب سے بہی بہت فائدہ ہوتا ہے **نسخہ** اکسل جین ۳ اونس
ٹنکچر آف آرنج ۲ ڈرام۔ سرپ آف آرنج فلاورس ڈیڑہ اونس خوراک ۴ ڈرام دن مین تین مرتبہ دین
اور حفظ صحت کی پابندی ضروری جانین **نوع دوم صداع دموی** جب بدن
مین خون کی زیادتی پائی جاتی ہے تو اوسکی شرائت کے سر مین بہی خون زیادہ ہو جاتا ہے
جس سے درد سر عارض ہوتا ہے **علامات** سب سے معتبر اسمین تین علامتین ہین اول
درد سر کے ساتہہ نرم یا بہاری آوازین سنائی دیتی ہین کیونکہ اس قسم کے درد مین شرائین
اور اوردہ مین خون زور سے چلتا پہرتا ہے جسکی آواز کی رفتار بخوبی مسموع ہوتی ہے دوم

سر جھکانے کے وقت بیمار کو درد سے زیادہ تکلیف ہوتی ہے کیونکہ سر جھکانے کی حالت میں
پھیپھڑے پر دباؤ پڑتا ہے اور دماغ سے خون کم نیچے اترتا ہے لیکن جب قوت دل کے
سبب قلب سے خون دماغ میں پہنچتا ہے تو دماغ میں خون کی زیادتی سے بیمار کا چہرہ اور
آنکھیں سرخ ہو جاتی ہیں اختلاج اور وجہ تشنج سے معلوم ہوتے ہیں اسلئے کہ سر جھکانے سے
خون حرکت کرنے سے باز رہتا ہے سوم غلبہ خون کے باعث نبض ممتلی اور قوی ہوتی ہے
اور کثرت خون کی دوسری علامات بھی موجود ہوتی ہیں **علاج** پہلے اصل سبب مرض کو
دریافت کرکے اسکو رفع کریں خون کی زیادتی میں اسکے کم کرنے کی تدبیر کریں اور غلیان
خلط جسم اور دماغ کی طرف ارتفاع الدم کی صورت میں چار انگشت کان کے نیچے کے مقام پر ورید
الوداج مستظہرہ کا فصد لیں اس سے سر اور بدن کا خون بخوبی خارج ہوتا ہے یا ہاتھ کا فصد
لینا بھی مفید ہے مگر خون حسب اعتبار قوت مریض نکالیں جونکیں لگانے کے واسطے سب سے
بہتر مقام سوق اکبر اور صدغین ہے اگر خود بخود رعاف جاری ہو جاوے تو سب سے بہتر ہے ورنہ
مصنوعی طور پر رعاف نکالیں اور منضج کے بعد مسہل قوی دیں تاکہ آپ خون کم ہو جاوے اس سے
بھی خون کی مقدار کم ہو جاتی ہے **نسخہ منضج** گل بنفشہ گل نیلوفر کاسنی شاہترہ ترپھلہ ہر ایک
۶ ماشہ عناب ولایتی ۹ عدد آلو بخارا ۷ عدد تمر ہندی ۳ تولہ نبات سفید ۴ تولہ حسب دستور بنا کر استعمال
کریں بعد ازاں سفوف چیلپت روغن حب السلاطین مگنیشیا سلفاس ٹارٹار امیٹک کیلومل
وغیرہ حسب موقع دیں تاکہ مادہ رقیق اور رطوبات خون خارج ہو جاوے جو اصل غرض مسہل کی ہے
اگر خفیف مسہل کی حاجت ہو تو فلوس خیار شنبر روغن ارنڈ شیر خشت یا پی آئینا سلاین
سڈلٹز پوڈر وغیرہ کھار ادویات دیں قبض کی صورت میں ملینات عمل میں لاویں بعد ازاں
مصفیات خون مندرجہ صداع محترقہ استعمال کریں اور پیشانی و صدغین پر ادویات مخدر
کا لیپ کریں **نسخہ** اجوائن خراسانی تخم کاہو ہر یک ۲ ماشہ کشنیز تورہ صندل ہر یک ۴ ماشہ
زعفران افیون ہر یک ۴ سرخ حسب دستور بنا کر استعمال کریں گلاب سرکہ اور پانی برف سے
سرد کرکے انمیں کپڑا بھگو کر سر پر رکھیں کھانے کو غذا کم دیں خصوصاً گوشت شراب وغیرہ
محرک خون اغذیہ سے قطعی پرہیز کریں اگر اشتہائے طعام زیادہ ہو تو ایسی غذا دیں جس کے

خون کم پیدا ہو جیسے کھچڑی دال مونگ اسفاناخ کدو خرفہ وغیرہ۔ اگر صداع کی اس قسم مین
حرکت قلب قوی اور سریع ہو جس سے دماغ مین زیادہ خون پہونچنے کا اندیشہ ہو تو دیجیٹالیس
کا سفوف یا ٹنکچر دین اگر اسکے عوض سفوف سورنجان دیا جاوے تو بھی مفید ہے تاکہ
حرکت قلب بطی ہو جاوے۔ گرم پانی مین بٹھا کر سر پر ٹھنڈا پانی ڈالنا بھی مفید ہے نوع

سوم صداع معدی جب خرابی معدہ اور زیادتی صفرا کے سبب سے جو غیر طبیعی طور پر
معدہ مین داخل ہوتا ہے درد سر پیدا ہوتا ہے تو آنکھون کے روبرو شعلہ سا چمکتا ہوا معلوم
ہوتا ہے۔ ایک یا دونون ابرو دن کنپٹی اور آنکھ مین درد ہوتا ہے اور نہایت درجہ کی سستی پائی
جاتی ہے۔ واضح ہو کہ صفرا امعاء اثنا عشری سے طبعی طور پر آتا ہے جب معدہ مین ورم یا درد عارض
ہوتا ہے تو خواہ کیسا ہی قلیل ہو اوس سے معدہ کے غشاے بلغمیہ متاذی ہو جاتے ہین اسوقت جگر
معدہ کی ایذا رفع کرنے کے واسطے صفرا معدہ مین بھیجتا ہے اس سبب سے صفرا معدہ مین مجتمع ہو جاتا
ہے۔ کبھی دھوپ مین چلنے سے صفرا زیادہ پیدا ہوتا ہے اور اس غرض سے معدہ مین تدریجاً جمع ہوتا ہے
کرنے کے ہمراہ خارج ہو اس سے غثیان اور درد پیدا ہوتا ہے اور نیز جب جگر مین صفرا زیادہ جمع ہوتا ہے
تو وہ معدہ کی طرف دھکیل دیتا ہے جس سے درد سر عارض ہوتا ہے جس کی علامت یہ ہے کہ سر مین
درد شدید اور صدغین مین ضربان کثیر ہوتا ہے۔ غثیان تہوع اور تلخی دہن اور تشنگی زیادہ ہوتی
ہے مگر قے کے ساتھ صفرا کے خارج ہونے سے درد کو فوراً تسکین ہو جاتی ہے۔ اسہال کے ساتھ صفرا
کے خارج ہونے سے بھی درد کو آرام ہو جاتا ہے۔ اور اس قسم کا درد دو تین روز سے زیادہ نہین رہتا
یہ درد کبھی تمام سر مین ہوتا ہے اور کبھی سر کے بعض اجزا مین اور صول ہنین پر زیادہ پہونچاتا ہے
درد زیادہ ہوتا ہے **علاج** ریزش صفرا کی صورت مین اول مقی دوا دین تاکہ رقیق صفرا جو مادہ
قے کی راہ خارج ہو جاوے۔ قوی ترین دوا مقیہ مین سے ٹارٹار ایمیٹک ہے اور اس سے کم اپیکاکوانا ہے
مگر ان دونون مین سے کسی ایک کا استعمال قوت بیمار پر کیا جاتا ہے۔ اپیکاکوانا بقدر ۵ اگرین
نصف سیر گرم پانی مین حل کر کے پلا دین اور اوپر سے سادہ پانی بکثرت پلا دین کہ قے کھل کر آجاوے تو
اگر بیمار ضعیف ہو تو نمک یا سلفیٹ آف زنک بقدر ۲ گرین پانی مین حل کر کے قے کرا دین
اور قے کرانے کے بعد مسہل صفرا دین اگر کیلومل ایک گرین اور پوڈوفلین ۱/۴ گرین کی گولیان

پلا کر دیوین تو بہت مفید ہے۔ اگر مگنیشیا سلفاس بقدر ۴ درام اور ٹارٹار ایمیٹک چہارم حصہ گرین زیادہ پانی مین حل کرکے دین تو بہت مفید ہے اس سے قے اور اسہال دونون جاری ہوجاتے ہین اور بہت جلد آرام ہوجاتا ہے مگر مگنیشیا سلفاس کے ساتھ پانی کی مقدار زیادہ ہونی چاہیئے ہرحال قے کے بعد مسہل دین کیونکہ اگر فقط قے سے ہی درد رفع ہوجاوے تو مسہل دینے کی ضرورت نہین رہتی۔ بعد ازان اصلاح معدہ کے لیئے نقوع صبر کا استعمال ازبس مفید ہے **نسخہ** افسنتین ۷ درم گل سرخ ۵ درم شکاعی سرہکہ کاسنی تخم کشوث شاہترہ ہلیلہ زرد ہر ایک ۱ درم مویز منقی ترہندی ہر ایک ۲ درم سب کو ملا کر ۶ رطل پانی مین جوش دین جب چہارم حصہ خشک ہوجاوے تو صاف کرکے شیشہ مین بہر کر بقدر آدہ پاؤ صبر سقوطری اور کتیرا ایک درم ملا کر اور قدرے روغن بادام آمیز کرکے پیوین سکنجبین صبری سے بہی فایدہ ہوتا ہے **نسخہ** تخم کاسنی تخم کشوث شاہترہ گل سرخ ہلیلہ زرد تمر ہندی افسنتین ہر ایک ۱ درم نبات سہ چند ادویہ سرکہ انگوری حسب منشا سے حل کرکے تیار کرین بعد ازان ۱ تین اوقیہ صبر سقوطری آمیز کرکے بقدر ۱ درم ہر روز استعمال مین لاوین ازبس مفید ہے۔ جب قے اور اسہال سے فراغت کلی حاصل ہوجاوے تو جگر کی صفائی مین کوشش کرین تاکہ یہہ صاف ہوکر اپنا کام بخوبی کرے **نسخہ** میوریٹ آف امونیا ۵ گرین نایٹرمیوریٹک ایسڈ ڈائلیوٹ ۸ اقطرات باہم ملا کر استعمال مین لاوین **دیگر مجرب** ہلیلہ زرد ہلیلہ کابلی ہر ایک ۶ ماشہ آلوبخارا مویز منقی ہر ایک ۹ عدد عناب ولایتی ۹ عدد گل بنفشہ ۶ ماشہ سپستان ۱۱ عدد اصل السوس ۶ ماشہ تمر ہندی ۲ تولہ سب کو پانی مین بہگو کر جوش دین اور صاف کرین بعد ازان ترنجبین ۴ تولہ فلوس خیارشنبر ۲ تولہ حل کرکے پلا دین۔ اگر ترنجبین کی جگہ شیرخشت آمیز کی جاوے تو بہتر ہے تمر ہندی آلوبخارا وغیرہ سطفیات صفرا سے تطفیہ صفرا کرین اس غرض کے لئے لیموں کی سکنجبین بہی مفید ہے۔ دونون پنڈلیون پہ عصا بہ باندہین پاؤن پر مالش کرین صندل کافور وغیرہ روایح طیبہ کے شمومات سے تقویت دماغ کرین اور ہر روز علی الصباح ناشتہ کے طور پر رب انار شیرین چند لقمے طعام کے ترکرکے کہایا کرین اور حریرہ مغزیات کا انار شیرین کے پانی کے ساتھ کہانا بہی مفید ہے۔ پاشویہ سے بہی فایدہ ہوتا ہے **نسخہ** سبوس گندم تراشیدہ کدو برگ کنار ترش ہر ایک دو مشت خطمی خبازی گل بنفشہ گل خیرو ہر ایک تولہ نمک لاہوری

دو تولہ سب کو دس سیر پانی میں جوش دیکر خیسہ ستو یا شوربہ کریں اور یہہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ معدہ
کی خرابی صرف زیادتی صفرا پر ہی منحصر نہیں بلکہ کبھی زخم سے بھی درد معدہ پیدا ہو جاتا ہے اسوقت صفرا
معدہ میں نہیں ہوتا لیکن حموضت زیادہ ہوتی ہے جس سے غذا کھانے کے بعد درد معدہ زیادہ
ہوتا ہے اور فم معدہ کے مقابل سے پیٹ کو دبانے سے درد معدہ محسوس ہوتا ہے ایسے لئے
اپیکاکوانا وغیرہ مقئی دوا سے قے کرانا از بس مفید ہوتا ہے۔ اسکے بعد یہہ دوا پلائیں نسخہ ریوند چینی
۵۰ گرین کاربونیٹ آف مگنیشیا ۴۰ گرین ارومانک اسپرٹ آف امونیا ۲ ڈرام۔ شربت زنجبیل نصف ڈرام
پیپرمنٹ واٹر ۲ اونس سب کو ملا کر بقدر ۲ ڈرام قدرے پانی ملا کر اوسوقت دیں جبکہ غذا قریب الانہضام
ہو **دیگر حب تنکار مجرب** جس سے درد اور گرانی معدہ کو بھی کمال فائدہ ہوتا ہے۔ سہاگہ
بذر البنج ہر یک دو درم فلفل سیاہ ۱۲ درم صبر سقوطری ۱۵ درم سب کو گھیکوار کے پانی میں کھرل کرکے
حبوب بقدر نخود بنا دیں اور بقدر ۳ حب صبح و شام دیویں اگر رفع قبض مطلوب ہو تو کسیقدر زیادہ
دیں۔ کاسٹک بقدر چہارم حصہ گرین بیسنی روٹی کے گودہ میں کھکر خالی معدہ کی حالت میں پلائیں
اور نمک سے پرہیز کریں ورنہ کاسٹک کا عمل باطل ہو جائیگا۔ بسمتھ اور سفوف صمغ عربی سادہ پانی
کے ہمراہ کھلا دیں اس سے زخم معدہ مندمل ہو جاتا ہے کیونکہ سطح پر اسکے چسپان ہونے سے ترشی
زخم پر اثر نہیں کرتی اگر درد زیادہ معلوم ہو تو ذراریح کا پلاسٹر روپیہ کے برابر کاٹکر معدہ پر لگا دیں
بعد ازاں آبلہ کو قطع کرکے زخم پر چہارم حصہ گرین مارفیا لگائیں۔ اگر خرابی ہاضمہ کے سبب نفخ شکم
پایا جاوے جس سے بذریعہ اعصاب شرکی درد سر پایا جاوے تو یہہ دوا دیں نسخہ بسمتھ مشکرہ
سفوف گوند کتیرا ہر یک ۱ ڈرام ٹنکچر کارڈیمم کمپونڈ ٹنکچر زنجبیل ہر ایک ۲ ڈرام۔ عرق بادیان ڈیڑھ اونس
سب کو ملا کر بقدر ۲ ڈرام دن میں ۳ دفعہ دیں **دیگر حبوب ہاضم خوش ذائقہ مجوزہ**
مولف چوک ترش زنجبیل ہر یک ڈھائی ۲ ٹانک نمک لاہوری ۵ درم قرنفل الائچی خورد ہر یک ۳ ماشہ
فلفل گرد دانہ الائچی کلاں اجوائن زیرہ سیاہ ہر یک ۲ ماشہ برگ سنا یکتولہ سب کو باریک کرکے چند روز
تک لیموں کے رس میں کھرل کریں اور حبوب بقدر نخود تیار کرکے دو صبح اور دو شام کھانے کو دیں اگر ضعف
معدہ کی شکایت ہو تو یہہ حبوب بنا کر دیں نسخہ آکسائیڈ آف سلور ۲ گرین سفوف [illegible] ۴ گرین
سب منقیٰ ۴ گرین سب کو ملا کر آٹھ حبوب تیار کریں اور ایک حب صبح اور ایک شام کھانے کو دیں

دیگر۔ ٹنکچر پرکلیسٹڈ ایلوٹ ۵ بوند دو اونس پانی میں ملا کر نصف نصف گھنٹہ کے بعد پلاویں اگر
اس سے فایدہ ہو تو بہل یا پانی کمپونڈ دیں یا ایک ڈرام سفوف ویرب مرکب دیں اگر اس سے بھی فایدہ
نہ ہو تو قے کراویں مسہل دیں اور ادویہ مسہلہ کے ساتھ ادویہ کاسر ریاح ملا کر حقنہ کے طور پر تنقیہ کریں
اور حتی المقدور غذا کی اصلاح میں کوشش کریں ارا روٹ ساگو دانہ شیر بادہ گاؤ ماء الشعیر چوزہ مرغ وغیرہ
اغذیہ لطیفہ محمودہ خفیف الہضم جید الکیموس اغتذا کریں اور معدہ کو کسی وقت خالی نہ رہنے دیں۔ شراب
کے زیادہ استعمال سے بھی معدہ میں خرابی پیدا ہو جاتی ہے جس سے معدہ کے غشای بلغمیہ کو اذیت ہو کر
ہاضمہ میں فتور واقع ہو جاتا ہے اور درد سر لاحق ہوتا ہے اور معدہ میں گرانی اور اذیت پیدا ہوتی
ہے۔ اسکی علامات وہی ہوتی ہیں جو خمار میں پائی جاتی ہیں اور نیز شراب پینے کے بعد درد سر پیدا ہوتا ہے
جسکو قے کرانے کے بعد لائکوار امونیا اسی ٹیٹس کے ۲ ڈرام سرد پانی میں ملا کر پینے سے کمال فایدہ
ہوتا ہے اور ڈایلوٹ ہائیڈروسیانک ایسڈ بقدر ۳ بوند پانی میں ملا کر پلاویں خمار شکنی کے واسطے قدرے
شراب پلانا بھی مفید ہے اس سے شراب سابقہ کا بقیہ تحلیل ہو جاتا ہے مگر شرط یہ ہے کہ قدرے شراب
پلانے کے بعد مریض کو آرام میں رکھیں تاکہ نیند آ جاوے۔ اپی ریٹک سلائن وغیرہ کھاری ادویہ کے
استعمال سے بھی بہت فایدہ ہوتا ہے اس سے اجابت ہو جاتی ہے اور لطخات غیر منہضم معدہ سے جلد
خارج ہو جاتے ہیں اور حرارت کو بھی تسکین ہو جاتی ہے سکنجبین اور انار کا رس پانی میں ملا کر
پینا بھی نہایت مفید ہے۔ خیساندہ شبت تمر ہندی و آلو بخارا کا پینا بھی بہت فایدہ دیتا ہے۔

نوع چہارم صداع عصبی اس قسم کا درد کثیر الوقوع ہے مگر اسکا سبب ہر جگہ معلوم نہیں
ہوا کرتا۔ اکثر جسمی کمزوری خرابی خون سیلان الدم اور کرم دندان کے باعث ہوتا ہے جسکی شدت اور
خفت کا زمانہ اور نوبت کی مدت معین نہیں ہوتی بعض اوقات وقت معینہ پر نوبت ہوا کرتی ہے
اور کبھی غیر معین وقت پر کبھی پیشانی کے ایک جانب سے مختص ہوتا ہے اور ایک ہی مقام پر ہوتا
ہے کبھی وقت الکبر میں خروج عصب کے خاص مقام پر درد شدید ہوتا ہے مگر اسکے ساتھ کمزوری خون
کی علامتیں ضرور موجود ہوتی ہیں اور تیز سر کے دبانے اور ہلانے سے زیادہ نہیں ہوتا **علاج**
کم سن عورتوں کو ٹنکچر تائن آیک ڈرام سرد پانی میں ملا کر دن میں دو دفعہ پلاویں **دیگر مجرب**
اوکسائیڈ آف زنک ۲ گرین گلقند حسب ضرورت ملا کر ۲ حب بنا کر دن میں تین بار بعد غذا دیں

دیگر مجرب رب کجلہ ۵ گرین رجوسڈ ایرن ۲۰ گرین سلفٹ آف کنین ۸ گرین شہد بقدر سادہ مین
۲۰ حبوب بنائین خوراک ایک ایک حب دن مین تین مرتبہ دین - خون کی رقت مین کنین یا پرا وکسائڈ
آف ایرن کہلا دین یا ٹنکچر اسٹیل کے ساتہ کنین کہلائین **دیگر کشتہ فولاد مجرب ہے مولف**
بورہ فولاد جوہردار بقدر ایکتولہ لیں اور چند ورق برگ اک کو روغن گاو سے چرب کرکے ایک کوزہ
گلحکمت مین اس طرح رکہین کہ پہلے برگہاے مذکور کی تہ جما دین پہر بورہ چہڑک دین پہر برگ کی
تہ جما کر بورہ چہڑک دین یہان تک کہ بورہ مذکور تمام ہو جاوے پہر سب کے اوپر برگ بنگ یا ریگمار
اوسپر چہڑک دین اور دہانہ کوزہ کا بند کرکے خشک کرین اور حفرہ عمیق مین سرگین صحرائی بقدر ۲ سیر کی
اگ دین بعدہ نکال کر استعمال مین لاوین اگر آہن مذکور کیٹ کی صورت بنجاوے تو دوبارہ لیموں کے
رس مین کہرل کرکے اگ دین اس سے فوراً تیار ہو جایگا - خوراک ایک سرخ ہمراہ مسکہ گاو - اگر دماغ
مین خراش عصبی وقوع مین آوے تو یہ نسخہ دین **نسخہ** ڈایلیوٹ نائٹرو میوریٹک ۲ ڈرام جوہر مجلٹ
۱/۲ گرین اسپرٹ کلوروفارم ۲ ڈرام ٹنکچر زنجبیل ۳ ڈرام پانی تین اونس سب کو ملا کر بقدر ۲
ڈرام دن مین تین دفعہ دین **دیگر مجرب** میوریٹک آف مارفین ایک گرین کافور ۴ گرین
لعاب صمغ عربی حسب ضرورت لیکر چہہ حبوب بنا وین اور ایک حب صبح اور ایک شام کہانے کو دین نکہینے
کے استعمال سے بہی ازبس فایدہ ہوتا ہے جسکا نسخہ قلت الدم مین لکہا گیا ہے - بعض اوقات ہلاس
کے سونگہنے اور ناک مین بتی چڑہانے سے بہی جبکہ چہینک آتی ہے تو درد سر کو فوراً افاقہ ہو جاتا ہے
بعض اوقات دنیا کو پینے اور سر پر کسکر پٹی باندہنے اور دونون انگلیون سے شرائین صدغین کو
دبانے سے کمال فایدہ ہوتا ہے - ٹنکچر بیلش اور رب افیون کے لگانے سے بہی فایدہ ہوتا ہے
دیگر نسخہ طلا بذر البنج ۲ ماشہ افیون صمغ عربی ہر ایک کماشہ حسب دستور بنا کر لگا دین اور گلاب
مین رومال بہگو کر پیشانی پر رکہنا بہی مفید ہے - کسی کو سینک دینے اور کسی کو سفید صندل کو گہسکر
لگانے اور بعض کو صدغین پر چونے کا لیپ کرنے سے فایدہ ہو جاتا ہے - بجلی لگانے سے بہی اکثر
فایدہ ہوتا ہے - بخار کی صورت مین درد سر کے لئے گل بابونہ کا حریرہ اور بورہ صندل کا لیپ پیشانی
پر کرنا درد کو فوراً تسکین دیتا ہے - اس مرض مین مریض کو پورٹ وائین پلائین غذا مقوی دین مطبوخ
کافی پلایا جاوے نیز بہی اس قسم کے درد کو فایدہ ہوتا ہے - کافور کہلانا اور امونیا سنگہانا بہی مفید ہے

نوع پنجم صداع وجع مفاصل سرد ہوا لگنے سے بھی درد سر عارض ہوجاتا ہے
وجع مفاصل کی صورت مین جب خون مین ترشی ہوجاتی ہے تو غشا مین ورم ہوجاتا ہے جسکے
سبب وہ سرد ہونے لگتا ہے۔ اور یہ درد دو قسم کا ہوتا ہے ایک اعصابی دوسرا عضلاتی اور صداع
وجع مفاصل اکثر اعصابی ہوتا ہے جسکا درد سر کی جلد اور اوسکی ہڈیون کے باہر کی طرف محسوس ہوتا
ہے۔ سر کے ہلانے اور دبانے سے زیادہ ہوتا ہے اور اسمین سر کو جنبش دینے والے عضلات سخت ہوجاتے
ہین غرض اس قسم مین علامات آہستہ آہستہ شروع ہوتی ہین اور صبح کو خواب سے بیدار ہونے پر اکثر
طبیعت مضمحل سی ہوتی ہین ہاتھ پاؤن سرد ہوتے ہین جمائیان آتی ہین کام کرنے کو جی نہین چاہتا
منہ چپچپا ہوتا ہے۔ بعدہ درد خصوصاً نصف سر مین سامنے کی جانب ہوتا ہے۔ آنکھین سرخ اور
پتلیان سکڑی ہوئی ہوتی ہین درد سر کی شدت سے مریض چپ چاپ آنکھین بند کئے ہوئے
اندھیرے مین پڑا رہتا ہے۔ مزاج چڑچڑا ہوجاتا ہے نبض بطئی اور ملایم چلتی ہے **علاج** قبض کی
صورت مین ملینات کا استعمال کرین جلاب دین بعد ازان آیوڈائیڈ آف پوٹاسیم ۳ گرین پٹاس
اسی ٹاس ۳ گرین پٹاس نائیٹراس ۵ گرین پٹاس کاربناس اسے ۵ گرین سب کو ملا کر سرد پانی کے ساتھ
دین یہ دوائین فرداً فرداً بھی بکجاتی ہین اور مرکب بھی مگر مرکب دینا زیادہ مفید ہے۔ بہرحال قوت و
ضعف سب کا لحاظ ضرور رکھین اگر اس سے درد کو آرام نہو تو ٹنکچر ڈوویری پوڈر اسمنی جیمس پوڈر یہ
تینون دوائین اپنے اپنے موجدون کے نام سے مشہور ہین اور انگریزی دوا فروشون سے ملتی ہین
۱ سے ۵ گرین تک پانی کے ساتھ پلا دین ان سے پسینہ بکثرت آتا ہے۔ یہ بات طبیب کے اختیار مین ہے
کہ مذکورۃ الصدر ادویات کو مجموعاً دے یا فرداً فرداً مگر اوزان کا لحاظ ضرور چاہیئے۔ بعد ازان بارغیا
افیون وغیرہ مخدر آرام بخش دوائین استعمال مین لاوین بشرطیکہ قبض نہو قبض کی صورت مین مسہل
دینے کے بعد مخدر ادویہ پلاوین **دیگر حبوب مجرب** منسوخ زیرہ سفید مرچ سفید فلفلمویہ تخم
سعتر ہر ایک ۳ درم زنجبیل فرفیون ہر ایک ۴ درم سورنجان ۲ درم سب کو باریک کرکے حبوب بمقدار
کوکنار ہمراہ شیرہ گھیکوار بنا کر استعمال کرین **دیگر حبوب مجرب سوم** بہ جبھین بس
جس سے پسینہ آجاتا ہے [illegible] سنیات کھانا فایدہ ہوتا ہے **نسخہ** سیماب [illegible] گندھک تخم دھتورہ
سب کو [illegible] لیکر باریک کر [illegible] حب [illegible] دانہ [illegible]

بنا و بن خوراک ایک صبح ایک شام **اشتباہ** طبیب کو لازم ہے کہ درد سر کے علاج کے وقت
اقسام شرکیہ و صدائیہ میں تمیز کرے۔ ان دونوں کی تشخیص کے واسطے ایک قانون مقرر ہے اور وہ یہ ہے
کہ اصلی ہمیشہ دائمی اور دیرپا ہوتا ہے اور شرکی درد چند روز تک رہکر زائل ہو جاتا ہے اور نوبت کے طور پر
ہوتا ہے اور اسمیں کمی بیشی ضرور ہوتی رہتی ہے۔ بعض اوقات اصل سبب کے دریافت ہو جانے
پر فوراً یقین ہو جاتا ہے کہ یہ درد شرکی ہے چنانچہ دھوپ میں حرکت کرنے یا گرم ادویات کھانے
یا گرم حمام میں یا آب نطرون۔ کبریت وغیرہ کے حمام میں غسل کرنے یا ایام حیض کے قریب ہونے سے درد سر
کی شکایت ہو تو ضرور ہی یقین کر لینا چاہیئے کہ درد سر شرکی ہے اصلی دماغی نہیں ہے۔ جب درد سر
تین روز سے زیادہ اور شدت کے ساتھ ہو اور سادہ علاج سے زائل نہ ہو اور تپ بھی شروع ہو جاوے
غثیان ہو تو قے عارض ہوں اور قے کے ساتھ صفرا کے خارج ہونے سے درد سر میں تخفیف نہ ہو تو جان
لینا چاہیئے کہ درد سر اصلی ہے اور اسکا سبب ورم خاص دماغ یا اغشیہ دماغ ہے **فایدہ جلیلہ**
درد سر کے علاج میں عام اصول یہ ہے کہ اگر سردی سے آرام و راحت ہو تو برف یا سرد پانی میں سرکہ انگوری
ملاکر سر پر رکھیں۔ کشنیز۔ بورہ صندل کاہو کافور وغیرہ سرد اور تر ادویہ خیساندہ سے سر کو تر رکھنا از بس
مفید ہے اور اتھر کو پانی میں حل کرکے سر پر لگانا مفید ہے اور سر کے درد شدید میں کلوروفارم بقدر ۲ بوند
کپڑے پر چھڑک کر اور ناک سے قدرے دور رکھکر بذریعہ ہوا سنگھا دیں اور مریض خود بھی آہستہ آہستہ اسکو
سونگھنے کی کوشش کرے تاکہ نیند آجاوے اگر اس تدبیر سے نیند نہ آوے اور حرارت و کرب زیادہ ہو جاوے
تو برومائیڈ پٹاس ۲۰ گرین یا کلورل ہائیڈریٹ ۲۰ گرین پانی میں حل کرکے چار چار گھنٹے کے بعد پلا دیں تاکہ
نیند آجاوے۔ اگر گرمی سے راحت حاصل ہو تو سر پر روغن بابونہ۔ روغن قسط وغیرہ گرم ادہان کی مالش
کریں اور سر پر کپڑا باندہیں اور کافور یا اتھر پانی میں حل کرکے سر پر مالش کریں **دیگر مجرب** سلفیورک اتھر
ایک ڈرام ٹنکچر اوپیائی ایک ڈرام دونوں کو باہم ملاکر موقلم یا پر کے ساتھ سر پر طلا کریں **دیگر طلا مجرب**
شنگرف کوہیچ بیل صبر سقوطری ہر ایک ۲ تولہ افیون ایک تولہ سب کو باریک کریں اور انگور
کے پانی میں حل کرکے حسب دستور طلا کریں۔ اگر درد سر نوبتی ہو تو کنین ۴ گرین یا حسب طاقت مریض یا
سم الفار ۱/۳۰ گرین ایک اونس پانی میں حل کرکے نوبت سے ایک دو گھنٹہ پیشتر کھلا دیں چونکہ سم الفار
بڑا بھاری زہر ہے اسکے وزن میں کھلاتے وقت نہایت احتیاط کرنی چاہیئے۔ ۱/۴ گرین وزن آپ

معتدل الخلقت کے واسطے ہے کمزور نحیف البدن آدمی کے لئے اس سے بھی کم وزن دینا چاہیے

فصل دوم وجع الاعصاب (نیورلجیا) اگرچہ تمام اوجاع اعصاب کے ذریعے سے محسوس ہوتے ہین کیونکہ ہر ایک عضو مین حس وادراک عصب کے سبب سے ہے۔ پس اس تعریف کے لحاظ سے درحقیقت تمام اوجاع نیورلجیا ہین لیکن بحسب اصطلاح نیورلجیا صرف انہی دردون کو کہتے ہین جنکا کوئی سبب ظاہرین نہ پایا جاوے مثلاً ورم نہو۔ اگرچہ کل امراض حادہ اور بہت سے امراض مزمنہ اور ورام حارہ مین درد ہوتا ہے لیکن انکو نیورلجیا نہین کہین گے۔ بلکہ اس قسم کا درد شدید خاص عصب یا عصب یا اوسکی شاخون کے متوازی جہان جہان شعبے کورہ پھیلتے ہین ہوتا ہے جیسے کہنی کے اندرونی جانب عصب زندی پر صدمہ پہونچنے سے تمام ہاتھ مین جھنجھناہٹ ہوتی ہے۔ بعض اوقات مرض جگر مین دائین کندہے مین اور مرض قلب مین بائین کندہے پر درد ہوتا ہے۔ سنگ مثانہ مین عصبی خراش کے باعث حشفہ مین درد ہوتا ہے اور گردون کے خراش سے ران اور انثیین مین درد ہوتا ہے۔ اس قسم کا درد صرف عصبی شراکت کے باعث ہوتا ہے۔ کبھی عصبی تعلق کے بغیر بھی ہوتا ہے جیسے معدہ مین ترشی یا قبض کے سبب ہوتا ہے۔ تاکل الاسنان تاکل العظم۔ رسولی۔ دبل اور باؤگولہ کے باعث عصب کے دبجانے سے درد ہونے لگتا ہے۔ قلت الدم۔ امراض رحم۔ سمیت ملیریا۔ وجع المفاصل آتشک وغیرہ کے سبب جب طبیعت خراب ہوجاتی ہے تو خراش عصبی کی وجہ سے عصبی درد شروع ہو جاتا ہے۔ اس قسم کا درد وقت معینہ اور غیر معینہ پر نہایت شدت سے خصوصاً بوقت شب زیادہ ہوتا ہے۔ اور نیورلجیا کے خاص نام اختلاف مواضع اوجاع کے لحاظ سے مختلف ہین مثلاً عصبی وجع القلب کو انجینا پکٹرس وجع المعدہ کو گسٹروڈینیا۔ وجع الرحم کو ہسٹرلجیا۔ وجع الکبد کو ہیپٹلجیا۔ وجع الامعا کو انٹرلجیا کہتے ہین اگر اوس عصبہ مین درد ہو جو نخاع سے پیدا ہوکر عانہ مین آتا ہے اور عظم الورک سے نکلکر ٹانگ مین ہوتا ہوا پاؤن کے اخیر سرے تک پہونچا ہے تو اوسکو سائٹیکا (عرق النسا) کہتے ہین اور جب اعصاب دماغیہ مین سے زوج خامس کی پیشانی والی شاخ مین درد ہو تو اوسکو ٹک ڈلرو (عصابہ) اور درد نیم سر کو ہیمی کرینیا (شقیقہ) کہتے ہین جب اعضا مذکورہ بالا کے سوا کسی اور عضو مین درد پایا جاوے تو اوسکو عموماً نیورلجیا (عام درد عصب) کہتے ہین وجع العصب اور دوسرے دردون مین ایسا

طرح تمیز کی جاتی ہے کہ وجع العصب فقتاً اوٹہتا اور بڑہتا ہے اور دفعتاً زایل بہی ہوجاتا ہے اور پہر اسی طرح عود کرکے شدید ہوکر زایل ہوجاتا ہے اور برابر دورہ اسی طرح رہتا ہے اور نیز اسکے ہمراہ ورم حاد نہیں ہوتا لیکن ہوتا ہے مقام ماؤف مین خون کے زیادہ رجوع ہونے سے اس درد کے ہمراہ ورم صلب بارد بہی ہوجاتا ہے مگر اس قسم کا ورم درد ہی کے ساتھ آتا ہے اور اوسکے زایل ہونے سے زایل ہوجاتا ہے پس درد مذکور کی جتنی قسمین بیان کی گئی ہین حسب حالت اپنے اپنے موقع پر بیان کئے جاوینگے یہان صرف درد شقیقہ اور درد عصابیہ کا ذکر دو قسم مین کیا جاتا ہے **قسم اول درد شقیقہ** (ہیمی کرینیا) اکثر اس قسم کا درد ہسٹیریا اور جسمی کمزوری کے باعث ہوتا ہے جیساکہ بعض عورتین بہت دنون تک بچہ کو دودہ پلاتی رہتی ہین زیادہ جریان خون سے بہی یہ عارضہ لاحق ہوجاتا ہے اس قسم کا درد بہون پیشانی اور سر کے نصف حصہ مین نوبتی طور پر ہر روز یا دوسرے روز وقت معینہ سے شروع ہوکر وقت معینہ پر ختم ہوجاتا ہے۔ اسمین اکثر قے ہوا کرتی ہے بعض اوقات طلوع آفتاب سے شروع ہوکر غروب آفتاب کے وقت زایل ہوجاتا ہے **قسم دوم درد عصابیہ** (ٹک ڈلرو) اسکو انگریزی مین فیشیل نیورلجیا بہی کہتے ہین یہہ عارضہ پانچوین جوڑی عصب دماغیہ یا اوسکی کسی ایک شاخ کا ہے جسکا فعل دماغ سے حس لاتا ہے۔ لیکن یہہ ضرور نہین ہے کہ عصب مذکور کی تینون شاخین یکبارگی دردمند ہوجاوین بلکہ اکثر ایک ہی شاخ مین درد ہوا کرتا ہے کبہی کبہی تینون بہت بلاد باردہ مین اکثر نصف چہرہ پر اور بلاد حارہ مین ایک ابرو پر عارض ہوتا ہے **اسباب** کبہی سرد ہوا لگنے سے کبہی فتور ہاضمہ اور معدہ مین ترشی کی زیادتی سے ہوتا ہے اور کبہی اسکا سبب امعا مین ہوتا ہے اور اسی کا نام قبض ہے اور کبہی اسکا سبب وہی ہوتا ہے جو تپ لرزہ کا سبب ہے یعنی سرد اور مرطوب مقام کی سکونت اور رات کی سردی اور دن کی گرمی کیونکہ یہہ مرض بہی تپ لرزہ کی طرح نوبتی ہے۔ کبہی اسکا سبب اوس استخوان کا فتور ہوتا ہے جسمین اس عصب کے گزرنے کا منفذ ہے۔ اور یہہ فتور اوسوقت پیدا ہوتا ہے جبکہ استخوان بڑہکر عصب مذکور کو دبا لیتی ہے لیکن اس قسم کا اکثر مریضان آتشک کو ہوا کرتا ہے۔ اسی قسم کا عصابیہ ولایت مین ایک ڈاکٹر کو لاحق ہوا تہا اور ایسا شدید ہوگیا تہا کہ مریض اپنے کام دہندا سے عاجز ہوگیا تہا آخرکار ایسی اذیت مین مبتلا ہی سکتہ ہوکر مرگیا۔ جب بعد مرگ اوسکے سر کو کہولکر دیکہا گیا تو معلوم ہوا کہ استخوان

پیشانی پر چوٹ لگی تھی وہ اوس سے عصب منغمز ہو گیا تھا اور کبھی سر کی استخوان مردار ہو جاتی ہے اور اوسکے
گرد کے عضلات مین ورم ہو جاتا ہے اور اوس سے عصابہ لاحق ہو جاتا ہے۔ اکثر عام کمزوری
اور کمی خون سے کبھی جوش و زیادتی خون سے بھی لاحق ہو جاتا ہے اور کبھی فساد دندان سے عارض
ہوتا ہے جبکہ دانت متعفن اور فاسد ہو جاتے ہین کیونکہ عصب مذکورہ کی شاخ جو اصول دندان تک
پہونچتی ہے فاسد اور زخمی ہو جاتی ہے مگر اسوقت تعفن کے سبب دانتون مین درد نہین ہوتا بلکہ فقط
عصب مین درد ہوتا ہے جس سے عصابہ پیدا ہو جاتا ہے۔ کبھی اسکا سبب اختناق الرحم عصبی مزاج
اور وجع مفاصل ہوتا ہے۔ سبب سمیت سیسہ و امراض دماغیہ کے باعث عصب مذکور کے سد امین
خراش ہوتا ہے یا عصب مذکور کی کوئی شاخ مواد وغیرہ سے دب جاتی ہے تو یہہ عارضہ لاحق ہو جاتا ہے
اسپر مذکورہ بصدر اسباب کی موجودگی مین سرد ہوا لگنے کہانا سننے جہٹکا لگنے - یا یکایک فکر رنج خوف
یا خوشی کی بات سننے یا کسی مرض کے یاد دلانے سے باری آجاتی ہے **علامات** مختلف شاخون مین مرض
کے ہونے سے جداگانہ علامتین ظہور مین آتی ہین۔ بعض مین آگ سے داغنے یا بارود سے جلانے۔ یا
بجلی کے شرارے لگنے کی سی ہوتی ہین بعض اوقات صرف درد ہی محسوس ہوتا ہے مگر اکثر مقام ماؤف
سرخ گرم اور پہولا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ بعض مین نشتر سے تراشنے کے موافق درد ہوتا ہے جس سے
مریض بہت بیچین ہوکر چنچیا چلاتا ہے۔ کوئی مریض اپنے چہرہ پر تھپیڑے مارتا ہے کوئی چہرہ کو دباتے
اور ہونٹون کو دانتون سے چباتے ہین یا نشتر سے کاٹتے ہین بعض مجبور ہوکر خودکشی پر آمادہ
ہو جاتے ہین نیند نہین آتی یہہ باری دس بیس لحظہ سے ایک منٹ تک رہکر زائل ہو جاتی ہے
مریض ہو جاتا ہے۔ خفیف مین ہفتون اور مہینون مین اور شدید مین ساعت بساعت بعض مین
لمحہ بلمحہ باری عود کرتی ہے۔ بعض مین چند باریان آکر رفتہ رفتہ مریض اچھا ہو جاتا ہے۔ بعض مین
تا دم مرگ پیچھا نہین چھوٹتا۔ مگر اس صورت مین عصب مؤف کی دوسری شاخین بھی مبتلائے
مرض ہو جاتی ہین اور خاص عصابہ کی شدت مین عضلاتی تشنج بھی ہو جاتا ہے جس سے بدنمائی
چہرہ سے مایوسی کے نشان ظاہر ہوتے ہین اور درد کے رفع ہونے سے بھی چہرہ پر مشکوکیت و دہشت
چھائی رہتی ہے اور یہہ درد دوسرے نوبتی امراض کی طرح دورہ کرتا ہے۔ عصابہ شمسی مین اسکی
شدت و خفت دن کو اور عصابہ قمری مین رات کو معلوم ہوتی ہے چنانچہ کبھی صبح سے طلوع آفتاب

نکلنے کے قریب درد شروع ہوتا ہے اور آناً فاناً بڑھتا جاتا ہے اور یہہ ترقی برابر دوپہر تک قایم رہتی ہے
اور زوال آفتاب کے بعد خفت و انحطاط ہونے لگتا ہے اور یہہ انحطاط برابر شام تک رہتا ہے
اور رات کو مریض آرام سے سو رہتا ہے **عصابہ قمری** مین اول شب سے اشتداد شروع ہو جاتا
ہے اور صبح تک آرام کلی ہو جاتا ہے اور بیمار تمام دن آرام سے بسر کرتا ہے۔ اسکا اصل سبب عصب
کی بالائی شاخ مین جو آنکھہ کے اندر سے ہوکر ابرو سے نکلتی ہے مرض مذکور حادث ہو تو بیمار آنکھہ بند
کرکے اوندھا پڑا رہتا ہے اور خاص حرم چشم مین مس کرنے سے درد سخت معلوم ہوتا ہے اور اسی
طرح سوق اکبر مین درد زیادہ اور شدید ہوتا ہے۔ بیمار آنکھہ کو حرکت نہین دے سکتا اور نہ
پلک اوٹھا سکتا ہے۔ شدت کے وقت ایسا معلوم ہوتا ہے کہ پیشانی پھٹی جاتی ہے ابرو مین
اور ابرو کے اوپر اور اوس طرف کی کنپٹی مین اور سر مین درد ہوتا ہے اور لمس انامل سے ایذا ہوتی ہے۔
کبھی جانب علیل کی آنکھہ سے شدت درد کے باعث آنسو جاری ہو جاتے ہین اور یہہ حالت اوسوقت
ہوتی ہے کہ جب عصب کو کوئی اذیت دہندہ مادہ اوس موضع تک جو ثقب اصغر سے پہونچ جاوے
اور جانب ماوف پر شکن پڑے ہوئے معلوم ہوتے ہین بار بار کے جلد جلد عود کرنے سے آنکھہ
سرخ ہو جاتی ہے۔ قرب وجوار کی شرائین پر تڑپ معلوم ہوتی ہے اور ابرو کو اندر کی طرف سے
دبایا جاوے تو درد زیادہ ہوتا ہے اور دیگر مقام پر دبانے سے آرام پایا جاتا ہے [illegible]
کی دوسری شاخ عصب کے مبتلا ہونے سے بالائی لب رخسارہ۔ ناک کا بانسہ اور زیرین پپوٹے
پر درد پھیلا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ اسمین منہ سے رال بکثرت بہتی ہے۔ فک اسفل کی تیسری
شاخ عصب کے مبتلا ہونے سے زیرین لب۔ سوڑہے۔ زبان۔ زنخدان کا پہلوی حصہ درد مین
گرفتار ہو جاتا ہے مگر اسمین دوسری دونون شاخون کی نسبت درد بہت خفیف ہوتا ہے۔

فرق درعصابہ وصداع وجع مفاصلی چونکہ صداع وجع مفاصلی شقیقہ
اور درد دندان جو ایکجانب مین ہوا کرتا ہے عصابہ کے ساتھہ مشابہت رکھتے ہین اسلئے انمین
فرق کرنا ضروری ہے تاکہ تشخیص مین غلطی واقع نہو اور وہ یون ہو سکتا ہے **اول** عصابہ اپنے
صدمہ سے شدت پکڑ جاتا ہے جیسے ہاتھہ لگانے ہوا لگنے سے بلکہ عصابہ کے ذکر سے بھی متہیج ہو جاتا
ہے۔ صداع وجع مفاصلی اونکے سبب سے زیادہ نہین ہوتا بلکہ جیسا ہوتا ہے ویسا ہی رہتا ہے

کم و بیش نہین ہوتا **دوم** صداع وجع مفاصلی مین بخار ہو جاتا ہے اور عصابہ مین نہین ہوتا۔
سوم صداع وجع مفاصلی مین بعض اوقات سر کی ظاہری جلد پر سرخی محسوس ہوتی ہے اور عصابہ
مین سر کی جلد اپنی اصلی رنگت پر رہتی ہے **عصابہ اور شقیقہ مین فرق** یہہ ہے کہ عصابہ عصب
مذکور کے گذرنے والے محل ابرو سے شروع ہوتا ہے اور اپنی شاخ کے منتہے تک پہونچتا ہے اور درد شقیقہ
برابر سر کے ایک جانب یا تمام عام ہوتا ہے اور کسی مخصوص جگہ سے شروع نہین ہوتا **عصابہ اور درد
دندان مین فرق** یہہ ہے کہ درد دندان گہرا ہوتا ہے اور مدت دراز تک ایک ہی جگہ پہ ہوتا ہے
اور قایم رہتا ہے اور درد عصابہ رخسار کے عضلات اور اوسکی جلد مین جہان تک کہ عصب مذکور کی شاخین
منبسط ہوتی ہین جاتا ہے اور شدت کرتا ہے اور محسوس ہی ہوتا ہے اور اسمین کمی بیشی بھی ہوتی ہے
علاج حتے الوسع اصل سبب مرض کو دریافت کرکے اوسکو دور کرنا اور عام کمزوری کو رفع کرنا مقدم
اصول علاج ہے تاکہ بیماری کے عود کرنے سے بیمار محفوظ رہے۔ پہلے سب اقسام مین علاج عام کرین
اور وہ یہہ ہے کہ نوبت کے وقت جب درد شدید ہو اور بیمار اوسکا متحمل نہو سکے تو ۳۰ بوند کلوروفارم
کپڑے پر چھڑک کر سنگھا دین تاکہ حس کم ہو جائے مگر اسقدر نہ سنگھا دین کہ مریض بیہوش ہو جاوے
اس تدبیر سے درد کو فوراً تسکین ہو جاتی ہے۔ اسپرٹ ایتھر کے سنگھانے سے بھی فایدہ ہوتا ہے
اور کلورل ہائیڈریٹ بقدر ۳۰ گرین پانی مین حل کرکے پلا دین۔ افیون ۴ گرین مارفی ہائیڈروکلوراس
ایک گرین۔ برومائیڈ آف پٹاسیم ۳۰ گرین۔ اکسٹراکٹ اسٹرامونیم ۲ گرین اکسٹراکٹ ہایوسایمس ۲ گرین
اکسٹراکٹ بلاڈونا ایک گرین۔ کلورل ہائیڈریٹ ۲ گرین ٹنکچر اکونائیٹ ۵ بوند۔ کونائیم ۸ گرین۔ ہیپ
کروٹن کلورل وغیرہ منوم اور مخدر ادویات کو فرداً فرداً یا مرکباً استعمال مین لا دین **دیگر مجرب**
ایمونیم کلورائیڈ بقدر ۳۰ گرین ہفت پانی مین ملا کر گھنٹہ گھنٹہ کے بعد دین اگر چوتھی خوراک سے فایدہ
معلوم نہو تو موقوف کردین۔ اور فایدہ کی صورت مین نصف خوراک کرکے دن مین تین دفعہ دین
اور مقام درد پر تکمید کرین گرم لوہا پھیرین۔ اور کلورل ہائیڈریٹ ایک اونس۔ پانی سولہ اونس دونون
کو ملا کر خوب گرم کرین اور اوسمین کپڑا بھگو کر نچوڑین اور بار بار تکمید کرین برابر گھنٹہ بھر یہہ عمل جاری
رکھین بعد ازان اسی مستعملہ کپڑے کو مقام ماؤف پر دیکر موم جامہ سے کسکر باندہ دین اور برابر
آٹھ گھنٹہ تک بندہا رہنے دین بعد اوٹھا کر کلورین لگا کر روئی سے باندہ دین۔ بعض اوقات

آبلہ انگیز پلسٹر بھی لگایا جاتا ہے جب ان تدابیر سے اذیت کم ہو جاوے تو اصل سبب دریافت کرکے
اوسکے موافق علاج کریں اگر سرد ہوا لگنے سے ہوا ہو تو مریض کو ڈاڑہی ہو تو نہ رکہنے کی ہدایت
کریں تاکہ سردی کے اثر سے دانتون کے اعصاب محفوظ رہین عورت ہو تو اوسکو گرم کپڑا بند ہوا مین
بٹھائے سر و بدن کو گرم کریں اور نمک لاہوری پیکر سر و پیشانی پر باندہین۔ کشمیر کے باشندے ایسا
مرض مین اکثر سرخ مرچ پیسکر مقام ماؤف پر ضماد کیا کرتے ہین روغن بابونہ۔ روغن سوسن۔ روغن کاہو
روغن مال کنگنی کی مالش کریں زراقہ سوزنی کے ذریعہ سے مارفیا یا ٹارٹریٹ آف مارفیا بقدر تین بوند
زیر جلد پہونچاوین **نسخہ زراقہ** اسیٹیٹ آف مارفیا ایک گرین سلفیٹ آف اٹروپیا ۱/۲ گرین پانی
ایک ڈرام اگر مارفیا موجود نہو تو صرف اٹروپیا کی پچکاری کرین ورنہ مقام درد پر مرہم بیش کی مالش کرین
یہ دوا نہایت مخدر اور تسکین درد مین بہت قوی ہے اس سے عضو فوراً بحس ہو جاتا ہے نسخہ
مرہم میٹھا تیلیا بقدر ایک ڈرام موم اور روغن مین حل کرکے تہوڑا تہوڑا استخوان پیشانی کے گرد
مقام ابرو پر جہان سے عصب کے نکلا ہے مالش کرین **دیگر ضماد مجرب** شحم حنظل برگ حنا
کبابہ چینی اشق صبر سب کو مساوی الوزن لیکر باریک کرین اور سرکہ مین ملاکر پیشانی پر طلا کرین
دیگر مجرب زنجبیل صندل سفید پوست بیخ ارنڈ سب کے برابر وزن لیکر باریک کرین اور چاولون
کی پیچ مین ملاکر حسب دستور ضماد کرین یہ شقیقہ اور عصابہ دونون کو مفید ہے مقام درد پر گرم
پانی کے بخارات پہونچانا اور چشم جانب علیل مین ایک قطرہ السرین کا ٹپکانا تخفیف درد مین بہت
مفید ہے خصوصاً درد دندان مین منظیر ہے۔ پٹاسی کلوراس بقدر ۲۰ گرین برابر تین ہفتہ
استعمال کرین نہایت مفید ہے۔ عاقرقرحا کو چبانا یا اوسکا سفوف دانتون کے مابین رکہنا مفید
تدبیر ہے۔ اگر اسکا سبب قبض ہو تو کسٹر آئل ولایتی یا فلوس خیار شنبر کے استعمال سے قبض کشائی
کرین حسب منشا اور قصور ہضم معدی کے سبب سے ہو تو سوڈا کاربناس بقدر ۲۰ گرین کہلا دین
تاکہ اذیت ترشی معدہ رفع ہو جاوے۔ جوشاندہ چلاے اور آب تلخی سے بہی فایدہ ہوتا ہے اگر اس سے
کام نہ نکلے تو ریوند چینی ایک ماشہ مگنیشیا کاربناس ۴ گرین ملاکر کہلاوین اور کہلانے کے بعد مرہم
بیش یا لینی منٹ بلاڈونا کی ابرو پر مالش کرین قرص مثلث کے طلا سے بہی فایدہ ہوتا ہے
نسخہ قرص مثلث افیون گل فو مرمکی بذر البنج بیخ لفاح زعفران تخم کاہو کشنیز ہریک ۶ ماشہ

صمغ عربی ۳ ماشہ سب کو باریک کر کے حسب دستور قرص بنا دیں اور بوقت ضرورت گھسکر لگا دیں
اس سے درد شقیقہ اور صداع الراس دونوں کو فائدہ ہوتا ہے دیگر کلورا فارم اور لاڈنم دونوں کو
مساوی الوزن لیکر بمقام ماؤف پر مالش کریں جب اسکا سبب امعا میں قبض شکم کی وجہ سے ہو تو
روغن حب السلاطین یا کسی دوسرے مسہل تیز سے شکم کی صفائی کریں مگر روغن حب السلاطین
بہت مفید ہے۔ جب اصل سبب تپ لرزہ ہو تو پہلے مسہل دیں بعد نوبت سے دو گھنٹہ پہلے
۸ سے ۱۰ گرین تک کنین کھلائیں۔ دیگر ٹارٹارک ایسڈ۔ سلفٹ آف کنین ہر ایک ۵ گرین تنکچر سنکونا
۲۰ بوند آکوا ۱ اونس سب کو ملا کر دو خوراک کریں اگر مسوڑہوں اور دانت کی خرابی معلوم ہو
تو تدابیر مناسبہ سے نکال دیں۔ اگر عظم استخوان کے سبب عارض ہو تو حسب اصول آتشک علاج
کریں کیالومل بقدر ۵ گرین ہمراہ افیون کھلا کر جوش دہن پیدا کریں بعد ازاں آیوڈائیڈ آف پوٹاسیم
بقدر ۵ گرین چند روز تک کھلا دیں۔ باقی علاج آتشک میری کتاب **معمول احمدیہ** کے
مطابق کریں۔ اگر کمزوری اور کمی خون باعث ہو تو فیری کاربناس بقدر ۲۰ گرین دن میں تین دفعہ
دیں (یہہ ایک سرخ رنگ کا جدید سفوف ہے) آب آہن ۵ ۲ بوند آب چرائتہ میں ملا کر دیں مگر سفوف
جدید اور آب آہن ملا کر دینے سے پہلے ریوند چینی یا مگنیشیا یا روغن ارنڈ سے معدہ اور امعا کو صاف
کر لیں اور قوی مسہل ہرگز نہ دیں کبھی کبھی کنین پورے مقدار میں کھلا دیں سکری مڈ یا فولاد یا
پر اکسائیڈ آف آیرن بقدر ۳۰ گرین پانی میں حل کر کے دن میں تین دفعہ دیں اور نوسادر بقدر ۳۰ گرین
دن میں ۳ دفعہ کھانا خصوصاً جبکہ سر کے درد میں زیادہ تر مفید ہے۔ دیگر مرکبات اتہر فولاد کنین
سنکھیا۔ حبوب بکچلہ۔ روغن ماہی۔ مرکبات نمک فاسفورس۔ سلور وغیرہ مقوی محرک مفرح دوائیں
دیں اروماٹک اسپرٹ امونیا بقدر ۴ گرین دن میں ۴ بار الحجم کے دینے سے بھی فائدہ ہوتا ہے
شوربا۔ دودھ۔ بیضہ مرغ وغیرہ زود ہضم مقوی غذا دیں برانڈی گرم جوشاندہ چاء سے بھی فائدہ
ہوتا ہے۔ اگر زیادتی خون یا غلیان الدم کے سبب ہو تو مسہل قوی مثل روغن حب السلاطین
دیں تاکہ دو دس اجابتیں خوب کھل کر آجائیں اور پانی زیادہ خارج ہو کر خون صاف ہو جاوے
اور بعد ازاں فصد لیں۔ اگر اس حالت میں مگنیشیا سلفاس ۲ ڈرام ٹارٹار ایمیٹک ایک گرین کا
آٹھواں حصہ چار اونس پانی میں حل کر کے پلا دیں تو بہتر ہے کہ یہہ اسہال کے ساتھ قے بھی

غثیان بھی پیدا کریگا اور اس سے دماغ کی طرف خون کم جاویگا۔ اگر وجع مفاصل جسم یا وجع
مفاصل قلکین کے ہمراہ ہو یا وجع مفاصل کے زائل ہوجانے سے مادہ بجانب عصابہ منتقل ہوگیا
ہو تو مسہل دینے کے بعد سیلیسیلیٹ آف لیتھیا بمقدار ۱۰ گرین پانی میں حل کرکے ہر پانچ گھنٹہ بعد دیا
کریں اس سے مرض رفع ہوجائیگا۔ اگر چار پانچ خوراک استعمال ہوں تو اسکو موقوف کردیں اور معجون
فلاسفہ استعمال کرائیں **نسخہ معجون فلاسفہ** تخم حبل نلفل گرد فلفل دراز دارچینی گل بابونہ
آملہ پوست ہلیلہ زرد شیطرج ہندی زراوند مدحرج خصیۃ الثعلب سعد جائفل قسط تلخ بابونہ سورنجان بسفائج
ہر یک ۱ درم نبات سفید دو چند ادویہ سب کو باریک کرکے حسب دستور تیار کریں **دیگر مجرب**
ٹنکچر بیلش ۲ اونس۔ ایمونیم سلفاس ۱۶ اونس۔ پیپرمنٹ واٹر ۱/۲ اونس سب کو ملاکر بقدر ایک اونس
دن میں تین مرتبہ دیں۔ چونکہ یہ مرض بڑا موذی ہے اور تجربہ سے ثابت ہوچکا ہے کہ ایک ہی دوا
بہت سے مریضوں کو فائدہ کافی نہیں دے سکتی اسلئے چند مجرب نسخے تحریر کیئے جاتے ہیں
بدیں امید کہ بدل بدل کر دینے سے شاید کسی ایک سے فائدہ ہوجاوے **نسخہ** کلورل ہائیڈریٹ
اور کافور دونوں کو مساوی الوزن لیکر کھرل کریں جب گاڑھا ہوجاوے تو مقام عصابہ پر آہستہ
آہستہ مالش کریں اس سے شقیقہ صدغین سوڑوں کے شدید درد کو فورًا آرام ہوجاتا ہے۔ اور
کرم خوردہ دانت میں بھی اسکا لگانا از بس مفید ہے اور ٹنکچر آیوڈین کا لگانا بھی باعث صحت ہے
دیگر لزوق مجرب جس سے صداع۔ شقیقہ سر اور شقیقہ عین کو کمال فائدہ ہوتا ہے **نسخہ**
افیون ۱ درم۔ مرمکی ایک درم کا ہو۔ رسوت ہر یک ۲ درم بذرالبنج صمغ عربی ہر یک دو درم سب کو
باریک کرکے لعاب اسبغول میں طلا کریں **دیگر مجرب** ورٹیرین ۱۱ گرین بیش ایک گرین
میں حل کرکے اسٹکنگ پلاسٹر پر لگاکر مقام درد پر چپکا دیں **دیگر مجرب** دم الاخوین زعفران
بذرالبنج کتیرا افیون صمغ عربی سب کو مساوی الوزن لیکر باریک کریں اور سفیدی بیضہ مرغ میں تیار
کرکے چسپاں کریں **دیگر مجرب** اکسٹرکٹ بلاڈونا ۱ ڈرہم ہر یک ۔ گرین اکسٹرکٹ پاپی اونس
چربی لارڈ نصف اونس سب کو ملاکر مرہم تیار کریں اور موم جامہ پر لگاکر مقام درد پر چپکا دیں
بعد ازاں روئی کی گدی رکھکر عصابہ بخلالیں سے باندھیں **دیگر مجرب** مسن تتال ایک ڈرام
الکحل ایک اونس روغن لونگ ڈرام چینی ۱۲ ایک دو بوند سب کو ملاکر انگلی سے لیپ کریں **دیگر مجرب**

بذرالبنج تخم کاہو شاہتاب ماشا نوفل صمغ عربی بیخ تفاح ہر یک ایکماشہ افیون ۴ سرخ گل سرخ صندل انزروت ہر یک ایکماشہ سب کو باریک کرکے آب کشنیز میں تیار کریں اور کاغذ سوزن زدہ پر لگا کر مقام ماؤف پر چسپاں کریں۔ دو گرین بلاڈونا کے کھانے سے بھی یہ فائدہ حاصل ہوتا ہے مگر یاد رکھنا چاہئے کہ بلاڈونا کے کھلانے سے اسکی بہت کا اثر آنکھوں اور دماغ پر پڑتا ہے جس سے ثقبہ عنبیہ کشادہ ہو جاتا ہے اور بینائی میں کمی آجاتی ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ آنکھوں کے سامنے مکھیاں اوڑ رہی ہیں اور دماغ کی گرمی سے چہرہ سرخ ہوجاتا ہے منہ اور حلق خشک ہوتا جاتا ہے پس جب اس قسم کی علامات ظہور میں آویں تو بلاڈونا کا استعمال فوراً ترک کردیں اور طبیب کو لازم ہے کہ اثنائے استعمال بلاڈونا میں آثار مذکورہ کا منتظر رہے اور ظہور آثار پر مضطر نہ ہو۔ اگر اندھا دھند دیا جائیگا تو بلاڈونا کے استعمال سے کمال حذاقت میں نقصان واقع ہوگا۔ کروٹن کلورل بقدر دو گرین گھنٹہ گھنٹہ کے بعد دینا مرض کو کے لئے خاص علاج ہے **دیگر مجرب** کروٹن کلورل ایک ڈرام گلیسرین اسپرٹ رنشالی ہر یک ایک اونس سب کو ملاکر بقدر ایک ڈرام پانی میں دیں **دیگر** ہائیڈریٹ آف بوٹایل کلورل بقدر ۵ گرین دو تین دفعہ کھانے کو دیں از بس مجرب ہے **دیگر نفوخ مجرب** عاقرقرحا کندش نک چھکنی برگ کشمیری ہر یک ۳ ماشہ فوزہ بندال ۷ ماشہ قرنفل دو عدد تخم سرس نر چوب فلفل سیاہ ہر یک ایکماشہ شونیز زنجبیل نوشادر ہر یک ۱۰ ماشہ سب کو باریک کرکے ناس کریں کبھی بجلی سے بھی فائدہ ہوتا ہے اور بعض اوقات داغ بھی دیا جاتا ہے۔ اس مرض میں قواعد حفظان صحت کی پابندی نہایت ہی ضروری اور مقدم ہے **مؤلف** میں لکھ چکا ہوں کہ عصابہ جو زیادتی خون اور غلیان الدم کے سبب سے ہو اسمیں مسہل قوی دینا اور فصد لینا اسکا **ضابطہ** یہ ہے کہ جب خون میں زیادتی اور جوش ہوتا ہے تو بالضرور صفرا بھی زیادہ ہوجاتا ہے پس دونوں کی اصلاح کے لئے مسہل اور فصد کی حاجت ضرور پڑتی ہے۔ اس صورت میں پہلے مسہل دینا چاہئے اور فصد کو مسہل پر مقدم نکرنا چاہئے کیونکہ اکثر ایسا اتفاق ہوتا ہے کہ صفرا و مائیت خون کے اخراج سے ...... خون کی زیادتی اور اوسکا جوش کم ہوجاتا ہے اور فصد لینے کی حاجت نہیں رہتی اگر مسہل کے بعد بھی احتیاج باقی رہے تو فصد لینا چاہئے اور بے ضرورت فصد لیکر بیمار کو ضعیف نکرنا

چاہیے اور یہہ جو کتب عربیہ طبیہ یونانیہ مین لکھا ہے کہ جہان فصد [illegible]
پیش آوے وہان فصد کو مقدم سمجھین۔ اور اس تقدیم و تاخیر کی [illegible]
ہے کہ "فصد لینے کی حالت مین اختیار رہتا ہے کہ جسوقت چاہین خون بند کر سکتے ہین [illegible] اسہال
کی صورت مین اختیار باقی نہین رہتا ممکن ہے کہ دوا اثر کرے" - پس اسی بنا پر [illegible]
طبیب [illegible] اسی بیماری مین بلحاظ مضرت و نقصان فصد سے لیتے ہین [illegible] فی الواقع یہہ اونکی
بہت بڑی غلطی ہے اور ثابت کر رہی ہے کہ اطباے متقدمین مسئلہ تولد اخلاط سے بالکل بے خبر
اور متاخرین بھیڑ چال کی طرح اندہا دہند اونکی پیروی کیے جاتے ہین اور نفع و نقصان کا کچھہ بھی
خیال نہین کرتے۔ اونکے نوشتہ کو وحی آسمانی خیال کرتے ہین خود کچھہ بھی غور نہین کرتے
بیچارے معذور ہین کیا کرین غور کا اونمین مادہ ہی نہین ہے

فصل سوم در سرسام

دوسری برودمن انجینیس) چونکہ خاص دماغ و نخاع اور اونکے اغشیہ کی سوزش کی علامات
جداگانہ پائی جاتی ہین بعض اوقات تینون سے ایک کی سوزش دوسرے کے ساتہہ شامل ہو جاتی
اسلیے ہر ایک کو علیحدہ علیحدہ چہہ اقسام مین بیان کیا جاتا ہے

قسم اول ورم غشاء الصلب

دیپکی سنجائی ٹس) اس غشا مین بہت ہی کم ورم پیدا ہوتا ہے مگر جب سقطہ یا ضربہ الراس
اور سر کی ہڈیون کی بیماری پائی جاتی ہے تو غشاء الصلب مین ورم ضرور ہو جاتا ہے کیونکہ جب صدمہ
پہونچنے سے سر کی ہڈی ٹوٹ جاتی ہے اور اوسکے ریزے غشاء مذکور مین گہس جاتے ہین تو غشا
پہٹ جانے سے ورم ظہور مین آتا ہے۔ اگر صدمہ کے سبب غشاء مذکور عظم الراس سے جدا ہو جاوے
تو بہی غشاء مذکورہ مجروح ہو کر متورم ہو جاتا ہے۔ کبہی عظم الراس کے متورم ہونے سے غشا بہی
متورم ہو جاتا ہے۔ بعض اوقات مادہ آتشک کی وجہ سے غشا متورم ہو جاتا ہے۔ بعض اوقات
کان کی سوزش کے پہیل جانے سے یہہ مرض ہو جاتا ہے خصوصاً سوراخ اندرون گوش کے
متورم ہونے سے یہہ غشا بہی متورم ہو جاتا ہے مگر اس قسم کا عارضہ اوسوقت ہوتا ہے جبکہ بہتے
ہوئے کان کو یکلخت بند کیا جاوے۔ عظم الراس کے کسی ٹکڑے کے متعفن ہونے سے بہی یہہ
غشا متورم ہو جاتا ہے **علامات** جب ضربہ سقطہ سے یہہ غشا متورم ہوتا ہے تو ابتدا
مین مریض کے ہوش و حواس مین چندان فرق نہین آتا مگر بیماری کے بڑہ جانے سے مریض

فصل سوم در سرسام

ورم غشاء الصلب

بیہوشی کی حالت میں تلف ہو جاتا ہے مگر پہلے یہ علامات ظاہر ہوتی ہیں تپ اور نبض سریع
الحرکت ہوتی ہے اور ضرب کے اثر سے سر کی جلد پر ورم ظاہر ہو جاتا ہے۔ اگر مریض کے منہ میں
مقیاس الحرارت رکھکر دیکھا جاوے تو [illegible] ۹۹ درجہ سے تجاوز پایا جاویگا۔ اور جب کسیقدر دیر
آتا ہے تو مریض شدید درد سر کی شکایت کرتا ہے گاہ گاہ قے بھی ہوتی ہے بیخوابی بےقراری گرانی
سرخی چشم و خشونت زبان پائی جاتی ہے جب اثنا تپ کے بعد مرض ترقی پر ہوتا ہے تو پھر
بیہوشی طاری ہو جاتی ہے اور بخار زیادہ ہو جاتا ہے اور ضربان نبض دقیقہ فی الوسط [illegible] ہوتے ہیں
اگر استخوان سر کے تعفن یا آتشک یا ورم غشاء اندرون ثقبہ گوش کی وجہ سے غشاء مذکور
متورم ہو گیا ہے تو ابتدا میں یہ ورم خفیف ہوتا ہے اور اوسکی علامات بھی خفیف ہوا کرتی
ہیں یہانتک کہ تشخیص مرض دشوار ہو جاتی ہے اور اکثر یہی گمان ہوتا ہے کہ یہ درد سر شرکی
ہے اور بیہوشی بتدریج زیادہ ہوتی جاتی ہے مگر تشنج نہیں آتی مگر بخار اور درد سر ہر حالت میں
موجود رہتا ہے جب بخار درد سر کی دائمی موجودگی سے تپ لرزہ ہر روز ایک دو بار آوے
اور اوسکے ہمراہ تعفن استخوان سر یا آتشک یا ورم غشاء اندرونی گوش کی علامات بھی موجود
ہوں تو جان لینا چاہیے کہ یہ تپ لرزہ ورم غشاء الصلب کے شروع ہونے کی علامت ہے
جب غشاء الصلب اور استخوان سر میں پیپ پیدا ہو جاتی ہے تو اوسوقت پیپ کے مقام کے مقابل
عظم الراس کے باہر سر کی جلد میں ورم پیدا ہو جاتا ہے اور ریم پیدا ہو جانے سے سر کی جلد غلیظ
ہو جاتی ہے **تشریح بعد وفات** کے ملاحظہ سے غشاء الصلب سرخ غیر شفاف دبیز
اور کھوپڑی سے چپٹا ہوا دکھائی دیتا ہے اور رطوبت کے جم جانے سے کاذب جھلی کی شکل
نیچے کی طرف سے ام الدماغ کے ساتھ جٹ جاتا ہے۔ بعض اوقات عظم الجبہ کے نیچے منجمد خون
پایا جاتا ہے۔ بعض مریضوں کے غشاء میں اوسکے نیچے پیپ دکھائی دیتی ہے اور خون کے لوتھڑے سے
مجاری دماغ بند اور پیپ سے بھرے ہوئے پائے جاتے ہیں **علاج** اول محل ضرب پر آب سرد
یا برف یا کوئی اور سرد چیز لگا دیں اور یہ تدبیر ایسے وقت کرنی چاہیے جبکہ بیمار آغاز درد کی
شکایت کرے اور دوسری علامات موجودہ سے ثابت ہو کہ غشاء میں ورم شروع ہونے والا ہے
یا ہو گیا ہے۔ اسکے بعد مسہل قوی دینا تاکہ خون سے مائیت جدا ہو جائے۔ مفصد یا جونکین

محسوس ہوتا ہے اور ہاتھ پانو مین وجع مفاصل کی طرح درد بشدت ہوتا ہے اور کچھ عرصہ کے بعد درد مذکور حرام مغز کے کسی خاص حصہ مین محدود ہوجاتا ہے جس سے مقام ماؤف کا رنگ سرخ ہوجاتا ہے اور وہان چھوٹے چھوٹے آبلے نکل آتے ہین من بعد پاؤن سے شروع ہوکر بتدریج اوپر کی جانب ہاتھون کی حرکت جاتی رہتی ہے اور رفتہ رفتہ مقام مذکور مین سو جانے کی کیفیت پیدا ہوجاتی ہے جس مین چیونٹیون کے رینگنے کی سی سنسناہٹ معلوم ہوتی ہے آخر کار حس بھی زائل ہوجاتی ہے۔ اگر حس مین کم و بیش فتور ہو تو آرام ہونے کی امید ہوسکتی ہے۔ اگر نخاع عنق کے غشاء اعصاب مین سوزش ہوجاوے تو پشت و گردہ مین درد بشدت ہوتا ہے جسکی ٹیس سر اور ہاتھون مین پہنچتی ہے درد کی شدت سے گردن سخت اور اکڑ جاتی ہے اور ادہر ادہر حرکت نہین کرسکتی آخر ہاتھ کے عضلات کے تحلیل ہونے سے ہاتھ سکڑ جاتا ہے ہاتھ کی انگلیان شل ہوجاتی ہین اس حالت مین درد موقوف ہوجاتا ہے اور نیز پاؤن بھی مفلوج ہوجاتے ہین **تشریحی کیفیت** غشاء صلب نخاع کے اندر مواد آتشک جما ہوا پایا جاتا ہے جس سے وہ دبیز و سخت ناہموار اور قدرے سرخ ہوجاتا ہے اور باریک خون کے اخراج سے حرام مغز کی جھلیان باہم پیوستہ ہوجاتی ہین کبھی رطوبت مذکورہ سدہ بلی مین تبدیل ہوجاتی ہے **علاج** مقام مرض پر جونکین لگاوین تمید کرین حرام مغز کے دونون طرف پلسٹر لگا دین مرکیوری یا آیوڈائڈ آف پوٹاسیم کہانے کو دین اور باقی علاج وجع مفاصل کے مثل کرین **قسم چہارم ورم غشیہ دماغ مع نفس دماغ** [illegible] دماغ کی التہاب ورم نفس دماغ کے ساتھ اغشیہ ثلثہ داخلہ غشاء عنکبوتی و غشاء ام الدماغ کبھی متورم ہوجاتا ہے کبھی غشاء الصلب صحیح و سالم ہوتا ہے لیکن نفس دماغ اور اسکے ساتھ غشاء الرقیق و ام الدماغ متورم ہوجاتے ہین اور یہہ دو نوع ہے حاد و مزمن **نوع اول حاد جسکے اسباب** یہہ ہین صدمہ سقطہ ضربہ تمازت آفتاب گرمی کی شدت ناک اور کان کی ہڈیون کے مرض کا پہیل کر دماغ مین پہونچنا ہر قسم کا بخار جب شدت کی وجہ سے جوش خون پیدا کرے ماشرہ جدری اور خسرہ کی سمیت کا خون مین سرایت کرنا۔ آتشک کثرت شراب خواری۔ گانجہ بہنگ دہتورہ اور بہنگ کا استعمال کرنا۔ مادہ مرض خون کا منجمد ہوکر شاخہائے دماغ تک پہونچنا یہم

دبیلہ جگر سے یا کسی اور عضو سے جہاں ورم پختہ ہو کر ریم بن گیا ہو خون میں مختلط ہو کر دماغ
میں پہونچنا۔ بروز دنیا ان اطفال امعا وشکم میں دیدان کبار کا پیدا ہونا۔ خون میں مادہ زہریلا
(جو ہر کل) پیدا ہونا۔ غشاء الراس پر نقص دماغ میں ورم غددی کا ظہور میں آنا کبھی گردہ کے
فتور سے بھی سرسام عارض ہو جاتا ہے جبکہ وہ اپنے فعل سے باز رہجاتا ہے اور بول نہیں پیدا
کرتا۔ براز و خون حیض وغیرہ معمولی ریزشوں کا بند ہو جانا۔ دماغ سے بے اعتدالی کے ساتھ کام لینا
وغیرہ سب کے سب بے جہت ظہور مرض سرسام کا ہوا کرتے ہیں **علامات** جاننا چاہیے کہ اگر یہ مرض
منجر بہلاکت ہونے والا ہو تو ابتدائے ظہور مرض سے اخیر حیات تک باعتبار زمانہ مرض اسکے تین
درجے ہوا کرتے ہیں اور ہر ایک زمانہ اور درجہ میں مختلف علامات ہوتی ہیں **درجہ اول** جسمیں
بخار زیادہ ہوتا ہے بعدہ درد سر شدید دائمی ہوتا ہے لیکن بدون سبب ظاہری کے درد میں
کمی اور زیادتی ہوتی رہتی ہے کبھی غثیان ہی ہوتا ہے جس سے قی صفراوی خارج ہوتی ہے
اور منہ سے پانی بکثرت آتا ہے اور روشنی اور آفتاب کا نور دیکھنے سے بیمار شور وغل کرتا ہے اور حرکت سے
بیمار کو تکلیف ہوتی ہے تاریک مکان میں علیحدہ رہنا بیمار پسند کرتا ہے اور اسکے کلام میں ہذیان
بہت ہوتا ہے مریض فاتر العقل ہو جاتا ہے۔ غنودگی ہر وقت طاری رہتی ہے تمام جسم میں کم وبیش
تشنج ہوا کرتا ہے۔ تشنگی بشدت ہوتی ہے صدغین و گلو کی شرائین زیادہ تڑپتی ہیں چہرہ سرخ تکلیف دہ
سر گرم اور مزاج چڑچڑا ہو جاتا ہے۔ اگر مریض بچہ ہو تو درد سر کی شدت کے سبب شام سے صبح تک
رو دیا کرتا ہے۔ اگر کسی وقت نیند آجاتی ہے تو عالم خواب میں دانت پیستا ہے اور سر کو جانب پشت و چپ
پھیر لیتا ہے۔ ثقبہ عنبیہ سکڑ جاتا ہے اور اکثر اس حالت میں قبض شکم سخت رہتی ہے اور معدہ
میں کوئی چیز قرار نہیں پکڑتی بار بار قے ہوتی ہے اور بیخوابی مفرط ہوا کرتی ہے۔ پس یہ تمام
مذکورۃ الصدر علامات مرض کے جوش پر دلالت کرتی ہیں مگر تین چار روز یا کم وبیش زمانہ کے بعد
بیمار نہایت کمزور ہو جاتا ہے سماعت اور بصارت میں فرق آجاتا ہے **درجہ دوم** میں قدرے
نیند آتی ہے اور کلام میں ہذیان بند ہو جاتا ہے گویا چپ چاپ پڑا رہتا ہے اور آہستہ آہستہ
بڑبڑانے لگتا ہے تپ مفارقت کر جاتی ہے لیکن سر گرم رہتا ہے ثقبہ عنبیہ کشادہ وسیع ہو جاتا
ہے اور جب بیمار کے سامنے روشنی آتی ہے تو اس سے کچھ اذیت و کراہت ظاہر نہیں کرتا

اور نہ آنکھین بند کرتا ہے کیونکہ اسوقت آب کثیر ورم سے جدا ہو کر دماغ مین آجاتا ہے اور اوس سے دماغ منغمر ہوتا ہے اور حواس مین نقصان آجاتا ہے۔ اگر بیمار بچہ ہے تو اسوقت اوسکی آنکھون کے حدقہ مین شل احول کے تشنج عضلات حدقہ کے سبب کجی واقع ہوجاتی ہے کیونکہ اوسکی آنکھون کے بعض اعصاب دماغ کے منغمر ہونے کے سبب سے رخی ہوجاتے ہین اور اسی استرخا کی وجہ سے جو اعصاب صحیح وسالم ہوتے ہین وہ آنکھ کی تپلی کو اپنی طرف کھینچ لیتے ہین۔ آنکھ کی تپلیان بیحر ہوجاتی ہین اور مقلہ ناک کی طرف کھنچ جاتی ہین تنفس غیر منتظم سا اور سریع ہوجاتا ہے اسلئے کہ دایا فرغما کمزور رہ جاتا ہے اسواسطے شروع مین نبض صلب متواتر یا متفاوت کبھی غیر منتظم اور آخر مین سریع یا نملی ہوجاتی ہے بعد ازان کبھی ایک پانون مین اور کبھی دونون مین بلکہ کمر میں بھی استرخا ہوجاتا ہے۔ ہاتھ پانون کی انگلیان کلنے لگتی ہین زبان مسوڑہی اور دانت سیاہ میلے اور خشک ہوجاتے ہین۔ بالاسے کمر ایک طرف یا دونون جانب کے عضلات مین ارتعاد و ارتعاش عارض ہوجاتا ہے۔ تمام جسم سرد اور پسینہ سے معرق ہوجاتا ہے۔ خفیف بخار کی وجہ سے حرارت جسم ۱۰۲ درجہ سے زاید نہین ہوتی اور زبان صاف رہتی ہے **درجہ سوم** اس مین خواب ثقیل ہوتی ہے خواہ کتنا ہی پکارو مریض کو کچھ خبر نہین ہوتی۔ بول و براز بے اختیار خارج ہوجاتا ہے بعض اوقات پیشاب بند ہوجاتا ہے شکل متغیر اور تنفس سریع و متواتر ہوجاتا ہے گلے مین آواز غطیط پیدا ہوجاتی ہے چہرہ خوفناک اور بدہیئت ہوجاتا ہے کبھی نبض ایک منٹ مین ۱۲۰ مرتبہ کبھی ۵۰ مرتبہ حرکت کرتی ہے آخر مریض فالج اور بیہوشی کی حالت مین ہلاک ہوجاتا ہے **واضح** ہو کہ یہہ تین زمانے اور تین درجے جو اوپر بیان کیے گئے ہین باعتبار اکثر ترتیب کے ہین ورنہ کبھی یہہ زمانے ایسے قصیر المدت ہوتے ہین کہ محسوس بھی نہین ہوتے اور جلد ہی ساعت مین منقضی ہوجاتے ہین اور عرصہ مذکور مین جو جو علامات بیان کی گئی ہین موجود ہو کر معدوم ہوجاتی ہین یا بیمار ابتدائی زمانہ گزر جانے کے بعد طبیب کے پاس آیا ان وجوہات سے ان ثلثہ مدارج ثلثہ کا ادراک متعذر ہوجاتا ہے لیکن فی الواقع ان مدارج کا موجود ہونا ضروری ہے۔ کبھی یہہ مرض نہایت حاد ہوتا ہے تین چار روز کے بعد مریض تندرست ہوجاتا ہے یا ہلاک ہوجاتا ہے کبھی امراض حادہ مزمن کی طرح دو تین ہفتہ مین منجر بہلاکت ہوتا ہے **تفریق** واضح ہو کہ جب

معدہ یا اطفال [illegible] کے امراض [illegible] فرق [illegible] بیان کی جاتی
ہیں [illegible] تشخیص [illegible] دماغی امراض [illegible] بالکل نہیں
[illegible] شدت
[illegible] ہوتا ہے معدہ کی
[illegible] معدہ میں رک جاتی ہے
[illegible] دوم
دماغی [illegible] اور [illegible] کثرت لگتی ہے اور
قبض [illegible] اور [illegible] مقام [illegible] سے درد کرتا ہے جس کی
[illegible] ہوتی ہے اور پاخانہ مروڑ سے آتا ہے اور کبھی ست
[illegible] دماغی [illegible] میں سر درد [illegible] ہوتی ہے
[illegible] زبان [illegible] آتی [illegible]
اور [illegible] کے بعد درد سر ہوتا ہے آنکھیں زرد ہو جاتی
زبان [illegible] ہے

تشریح بعد وفات

دماغ اور [illegible] میں سرخی [illegible] ہوتی ہے [illegible]
اور [illegible] دماغ کے ترشح سے اور اسکی سفیدی
میں خون کے [illegible] دماغ کے [illegible] اور اسکی [illegible] ساخت میں [illegible] پائی
جاتی ہے اور بعض اوقات [illegible] دماغ اور بطون میں آب
[illegible] اور [illegible] رطوبت پائی جاتی ہے [illegible] دماغ [illegible] ہو جاتے ہیں

تشخیص

[illegible] زبان [illegible] سال [illegible] ہوتا ہے
[illegible] ہے [illegible] اس مرض کی ابتدائی حالت میں زبان تیزی سے
ظاہر ہوتا ہے [illegible] ہوتی ہے اور دماغ کے درد شدید میں
[illegible] ہوتے ہیں [illegible] زبان [illegible]
سریع الحرکت ہوتی ہے مریض ایک بات پر قائم نہیں رہتا جلد جلد بڑبڑاتا اور بکتا رہتا ہے

ذریعہ سے خون بند نہ ہو سکے تو کم گرین کیلومل ۲ گرین یا پل یا ٹیڈرلاج ۳ گرین چار چار گھنٹے کے بعد
دیں تاکہ ان میں جوش پیدا ہو جاوے اس سے سوزش و ورم دماغ بطرف [illegible] ہو جاتا ہے
ٹنکچر ہیوسکیمس کا استعمال کرنا بھی مفید ہے اور خون کا جوش دور کرنے کے لئے کینیڈین [illegible]
دیتے ہیں ۲۰ گرین تک دیں شربت فالسہ سکنجبین لیموں شربت عناب وغیرہ [illegible] دماغ کے جوش
کو کم کرنے والی ادویات مندرجہ کثرت علاج و ہمیں اور رات کو نیند آجانے کی غرض سے [illegible]
سے فصد [illegible] دیں غذا ہلکی سیال دیں مگر کم یہ جو کچھ بیان کیا گیا ہے ورم غشا بصفیہ کا
عام علاج ہے جو بہتر ہے ورم میں کیا جاتا ہے اب بلحاظ اسباب **خاص علاج** بیان کیا
جاتا ہے۔ اگر ورم غشا [illegible] اندرونی التہاب گوش کی وجہ سے ورم غشاء الصلیبہ ہوا ہو تو [illegible]
کہ جیسے ورم غشاء صلب دماغ کا عام علاج کریں یعنی فصد اور اسہال سے مواد متورمہ کا تنقیہ
کریں [illegible] پیدا کریں اور غذا کم دیں من بعد [illegible] گوش جاری کرائیں جس کے سبب
سے ورم غشا پیدا ہوا تھا۔ اور ورم جاری کرنے کے واسطے پس گوش آبلہ انگیز پلاسٹر لگائیں یا
[illegible] کنتھاریڈیس کی مالش کریں اگر دل نمایاں ہو تو [illegible]
اور [illegible] پچکاری آہستہ آہستہ کریں تاکہ ورم ملایم ہو کر [illegible] نیم کے پانی کا
پچپارہ [illegible] دینا نہایت ہی مفید ہے۔ صابونی مرہم کے استعمال سے کمال فائدہ
ہوتا ہے نسخہ مرہم صابونی صابون ایک تولہ روغن کنجد ۴ تولہ پہلے روغن کو گرم
کریں بعدہ [illegible] باریک [illegible] ڈالیں جب سوختہ ہو کر سیاہ ہو جاوے تو اتار کر
استعمال میں لائیں۔ اگر ورم غشا نقص استخوان کے سبب پیدا ہو تو یہی پہلے ورم غشاء دماغ کا
علاج کریں [illegible] تعلیق علق عمل میں لا دیں اگر سر کی جلد میں ورم ہو گیا ہو
اور ورم کے نیچے نقص استخوان [illegible] تولد ریم ثابت ہو اور مقام ماؤف پھولا ہوا [illegible] معلوم
ہو تو اس جگہ کے مقام کو نشتر سے شگاف دیکر خاص آلہ سے جو آری کی شکل کا ہوتا ہے استخوان
متعفن کو کاٹ کر باہر خارج کریں اگر آتشک کے سبب سے ورم غشا پیدا ہو تو علاج آتشک عمل میں
لاویں خصوصاً آیوڈائڈ آف پوٹاسیم ۵ سے ۱۰ گرین ہمراہ مطبوخ عشبہ چار چار گھنٹہ کے
دیں تاکہ جوش [illegible] پیدا ہو **قسم دوم ورم اغشیہ اخر دماغ** [illegible] اسکو

مختلف اقسام کے لحاظ سے تین نوع مین بیان کیا جاتا ہے **نوع اول ورم ساذج اغشیہ دماغ** (سمپل مننجائی ٹس) اگرچہ سوزش کی صورت مین تینون اغشیہ دماغ مبتلا ہو جاتے ہین مگر یہان صرف ام الرقیق و ام الدماغ کی سوزش مراد ہے کیونکہ غشاء العنکبوتیہ کی سوزش اکثر ضربہ یا سقطہ کے وقوع سے حادث ہوا کرتی ہے جسکا ذکر اوپر کیا گیا ہے سبب بعض اوقات یہہ مرض بغیر ظاہر ہونے کسی سبب کے لاحق ہوتا ہے۔ اور اکثر تمازت آفتاب شدت گرمی ضربہ سقطہ اور صدمہ پہونچنے سے ظہور مین آتا ہے۔ کان اور ناک کی سوزش کی سرایت سے بھی ہو جاتا ہے۔ آتشک وجع مفاصل نقرس ماشرہ۔ جدری مزمن اسہال کے مادہ کے انتقال سے بھی ظہور پاتا ہے۔ ذات الریہ او ذات الجنب کے اخیر درجہ مین بھی جب کہ مریض بیہوش ہو جاتا ہے عارض ہو جاتا ہے سخت ریاضت غم غصہ کثرت مطالعہ سے بھی ہو جاتا ہے دماغ مین مواد فاسدہ کے اجتماع۔ کثرت شراب خواری بھی موجب اس مرض کا ہے متعدی بیماریون سے بھی حادث ہوتا ہے **علامات** بخار درد سر شدید اور بار بار تشنج کے سبب مریض چیختا ہے چلاتا ہے۔ کبھی تشنج کے شروع ہونے سے پہلے ایک دو روز مریض کی طبیعت بدمزہ ہو جاتی ہے اور کم و بیش درد سر رہتا ہے قے ہوتی ہے اور مزاج چڑچڑا ہو جاتا ہے اور نبض صلب سریع الحرکت چلتی ہے۔ بعض اوقات نبض بالکل بطی ہو جاتی ہے۔ جب بیماری اچھی طرح ظہور پاتی ہے تو شدت درد کے باعث مریض نڈھال ہو کر چلا اٹھتا ہے۔ عضلات مین پھڑک ہوتی ہے۔ روشنی اور آواز بری معلوم ہوتی ہے کیونکہ اس سے درد سر زیادہ ہوتا ہے اور نیند جاتی رہتی ہے۔ آنکھ کے ڈھیلے کھچ جاتے ہین اور غنودگی کے بعد بیہوشی طاری ہو جاتی ہے خاص ام الدماغ کی سوزش سے جوانون مین جاڑا اور بچون مین تشنج ہو کر بخار چڑھ جاتا ہے جلد خشک اور گرم ہو جاتی ہے مگر حرارت کا درجہ ۱۰۲ سے زاید نہین ہوتا۔ چہرہ متفکر اور تکلیف زدہ رہتا ہے تشنج اور عضلات مین پھڑک حالت ہوتی ہے۔ ہذیان اسقدر شدت سے ہوتا ہے کہ مریض شروع ہی سے ہر وقت شور و غل کرتا ہے دانت پیستا ہے۔ آنکھین سرخ پر آب ڈبڈبائی ہوئی ہوتی ہین اکثر مریض ٹکٹکی باندھکر دیکھتا ہے۔ کبھی آنکھون مین احولی (بھینگا پن) کی کیفیت پائی جاتی ہے۔ ہاتھہ پاؤن مین تشنج ہوتا ہے۔ پاخانہ قبض رہتا ہے۔ تین چار روز

تک مریض کی یہی کیفیت رہتی ہے۔ بعد ازاں بخار کم ہوجاتا ہے۔ نبض مطبی زبان بھوری اور
خشک ہوجاتی ہے۔ غنودگی اور بیہوشی کی وجہ سے مریض چپ چاپ پڑا رہتا ہے۔ آخر بحران
بخار کے ہونے سے مریض جان بحق تسلیم ہوجاتا ہے۔ اگر رو بصحت لاوے تو بھی ایک عرصہ
دراز میں اچھا ہوتا ہے **تشریح بعد وفات** مریض کے جلد تر ضایع ہوجانے سے اغشیہ
بہت خشک اور سرخ معلوم ہوتی ہیں ورم الرقیق اور ورم الدماغ میں خون کی مائیت و پیپ دکھائی
دیتی ہے **علاج** پہلے اصل سبب ورم دریافت کرکے اوسکے رفع کرنے کی کوشش کریں بعد ازاں
ورم دماغ مع اغشیہ کا علاج عمل میں لاویں جو عنقریب آئیگا **نوع دوم ورم اغشیہ
دماغ وجع مفاصلی** (سریبرل روماٹیزم) بعض اوقات جوڑوں کی سوزش دماغ میں
منتقل ہوجاتی ہے جس سے اغشیہ دماغ متورم ہوجاتی ہیں اور **تشریح بعد وفات** سے
اغشیہ سرخ آب خون ست پر اور شاذ و نادر گرہوں کے اوپر پیپ بھی پائی جاتی ہے **علاج** کوئی
خاص علاج نہیں ہے حسب معمول تدابیر عمل میں لاویں **نوع سوم ورم اغشیہ
دماغ آتشکی** (سفلیٹک مینجائی ٹس) جب وہ آتشک کی وجہ سے مزمن طور پر اغشیہ دماغ
متورم ہوجاتے ہیں تو مریض کا مزاج چڑچڑا ہوجاتا ہے۔ پست ہمتی اور کاہلی از حد ہوتی ہے قے
آتی ہے درد سر ہر وقت خصوصاً رات کو زیادہ ہوتا ہے۔ دوران سر اور تشنج و فالج لاحق ہوتا ہے
بعض اوقات مرگی کی علامات ظاہر ہوتی ہیں **تشریح بعد وفات** سے ام الرقیق کی نسبت
غشاء الصلب زیادہ تر مبتلا پایا جاتا ہے جسکی جھلیاں خارج شدہ رطوبات سے باہم ایک دوسری سے
جٹی ہوئی دکھائی دیتی ہیں عموماً اغشیہ سیاہ اور کبھی کھوپڑی کی ہڈیوں پر بھی ابھار پائے جاتے
ہیں **علاج** حسب ضرورت عمل میں لاویں ایوڈائیڈ آف پوٹاسیم کھلا دیں کیلومل کا سپارہ
دیں مرہم سیماب کی مالش کریں اور نیند آنے کے لئے افیون دیں **قسم سوم ورم اغشیہ
نخاع** (اسپائینل مینجائی ٹس) مختلف کوائف کے سبب اسکو دو نوع میں بیان کیا جاتا ہے
نوع اول ورم حاد (اکیوٹ) یہہ مرض مردوں کو عورتوں کی نسبت زیادہ ہوتا ہے مگر
ورم سات برس اور بیس سے پچاس برس کی عمر کے مابین ہوا کرتا ہے **اسباب خاص**
ہڈی کے مقام پر چوٹ لگنا۔ فقرات میں تفتت و تاکل کا عارضہ پایا جانا پیٹ کے کہاؤ کی

کھراپی کا حرام مغز تک پہونچنا - بارش میں بھیگنا - حرام مغز پر سردی یا تمازت آفتاب کی سرایت موسم کی دفعۃً تبدیلی سرخ باد - آتشک اور خنازیری مواد کی سمیت سے بھی ہو جاتا ہے **علامات** بے چینی اور بے خوابی ہوتی ہے چہرہ متفکر رہتا ہے - بخار جاڑہ سے آتا ہے - مقام ماؤف پر درد خصوصاً تحریک دباؤ اور گرمی کے پہونچنے سے زیادہ ہو جاتا ہے اور اس درد کی شدت [illegible] سے زیادہ ہوا کرتی ہے جس کی ٹیس ہاتھ اور پاؤں تک پھیل جاتی ہے - بعض اوقات [illegible] اور شکم کے [illegible] طرف [illegible] لگتا ہے - مرض کی ترقی میں ہاتھ پاؤں پشت اور گردن کے عضلات سخت ہو کر کھینچ جاتے ہیں کبھی مقام مذکور کے عضلات میں رعشہ بھی ہو جاتا ہے اور دم گھٹنے لگتا ہے - گردن پیٹھ اور پیٹ میں جکڑے جانے کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے - بعض اوقات جسم میں تشنج کی اشکال طاری ہوتی ہے ہاتھ پاؤں کمزور ہو جاتے ہیں مگر حرکت کلیۃً زائل نہیں ہوتی - حالت تشنج کی زیادہ [illegible] سے بیکاری بھی ہو جاتی ہے اور جس قدر آب خون کی زیادتی ہے اسی قدر بالائی جانب کو فالج بڑھتا جاتا ہے - پیشاب خارج نہیں ہوتا - قبض رہتی ہے - مقام عجز اور کولہے میں زیادہ عرصہ تک لیٹے رہنے سے گھاؤ پڑ جاتے ہیں اور کبھی بدبودار دست آتے ہیں ہذیان ہوتا ہے بیہوشی طاری ہو جاتی ہے آخر کمزوری کی زیادتی سے مریض ہلاک ہو جاتا ہے **انجام** چار دن سے چار ہفتہ کے اندر مریض اچھا یا ہلاک ہوتا ہے **علاج** مریض کو ایک کروٹ پر [illegible] کو چکنا کر صاف اور خشک جگہ میں نرم ملائم بستر پر آرام سے لٹائے رکھیں تاکہ مریض بستر کے گھاؤ سے محفوظ رہے اور تھیلی میں برف بھر کر مقام ماؤف پر رکھیں اور جونکیں لگا دیں یا [illegible] کے ذریعہ خراطین [illegible] کیا جائے گرد پلاسٹر کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے لگا دیں اور [illegible] یا حقنہ سے امعاء کی صفائی کرتے رہیں اور قثاطیر کے ذریعہ سے پیشاب کو روزانہ نکال دیا کریں آیوڈائیڈ آف پوٹاشیم اور افیون کھلا دیں - سیماب کے استعمال سے بھی بہت فائدہ ہوتا ہے **نسخہ** کیلومل [illegible] گرین افیون ایک گرین [illegible] کو ملا کر چار چار گھنٹہ کے بعد کھلا دیں تاکہ سیماب کا اثر جسم [illegible] ہو جاوے [illegible] دیں [illegible] اور [illegible] کے استعمال سے مریض کی طاقت کو [illegible] غذا کھانے کو دیں

نوع دوم ورم مزمن [illegible] ہوتا ہے **علامات** حرام [illegible]

ہاتھ کانپتے ہین اگر ڈانٹ ڈپٹ کر کوئی بات پوچھین تو البتہ جواب دیتا ہے پیشاب مین
اجزاے ارضی اور کہاری نمک پر ہوتے ہین بخار مین ہذیان آخر حالت مین ہوتا ہے کسی کو قے
آتی ہے کسی کو نہین نبض منتظم متواتر اور کمزور ہوتی ہے **انجام** جب اس مرض کا نتیجہ موت
ہوتا ہے تو بیمار ضعف اور بیہوشی کی حالت مین چند روز کے اندر تلف ہوجاتا ہے یا آہستہ
آہستہ دو تین ہفتہ کے اندر رو بصحت لاتا ہے مگر عقل مین کسیقدر فتور ضرور آجاتا ہے
بعض اوقات مریض ہمیشہ دیوانہ اور مفلوج رہتا ہے **علاج** مریض کے سر کے بال منڈوا کر
صاف ہوادار اور تاریک مکان مین علیحدہ نرم بستر اور سخت تکیے پر سر رکھکر لٹائین اور
شور وغل سے محفوظ رکھین سر پر برف کی تھیلی یا ٹھنڈے پانی مین سرکہ یا نیلوفر کدو کا تیل
وغیرہ خشخاش یا بادہ ملا کر اور اسمین کپڑا بھگو کر رکھین تاکہ جوش خون کم ہوجاے اور تیمار دار
خدمتگار کو ہدایت کرین کہ اس کپڑے کو خشک اور تھیلی کو برف سے خالی نہ رہنے دین ورنہ
گرمی پہونچنے سے نقصان ہوگا دو بار باندھکر سر پر پانی ڈالنے سے چند ہی منٹ مین حرارت
کم ہوجاتی ہے اور دماغی تپ ایسی کم نمایان ہوتی ہے۔ اگر مریض قوی ہو اور نبض بھی
قوی اور صلب ہو تو فصد لین یا صدغین گدی اور کانون کے نیچے و دیگر مخصوصہ مقامات پر
جونکین لگائین لیکن فصد لینے کے وقت مریض کو بٹھا دینا چاہیے تاکہ وریدی خون کے خارج
ہونے سے فی الفور غشی نہ آجاے۔ اور جب غشی طاری ہو تو مریض کو لٹا دین اور خون کو بند
کرین اور کچھ عرصہ وقفہ دیکر مسہل قوی دین اس مرض مین دوسرے امراض کی نسبت مسہل
دینا بہت ہی مفید ہوا کرتا ہے کیونکہ ادویہ مسہلہ کے اثر سے معدہ اور امعا مین خون زیادہ
آتا ہے اور جسقدر اس طرف خون زیادہ آئیگا اوسی قدر دماغ کی طرف کم جاویگا۔ ادویہ مسہلہ
اس مرض کے مناسب حال یہہ ہین روغن حب السلاطین بقدر ۵ بوند شکر تری مین آمیز
کرین یا میگنیشیا سلفاس بقدر ۵ ڈرام پانی مین حل کرکے قدرے شکر ملا کر پلا دین سفوف تیلیہ
تخم حنظل یا بلیک ڈرافٹ یا دکاکشن آف ایلوز بقدر دو اونس کے استعمال سے بھی فایدہ کثیر
ہوتا ہے **دیگر نسخہ مسہل** پوست ہلیلہ زرد پوست ہلیلہ سبز ہلیلہ سیاہ انیسون سقمونیا غاریقون
ترنجبین الفیل بیان برگ سنا ہر یک بقدر ۲ ماشہ کتیرا ۱ ماشہ بادیان ۶ ماشہ مغز بادام ۱۵ عدد منقا

سفوف ۳ تولہ سب کو باریک کرکے بقدر ڈیڑھ تولہ استعمال میں لاویں۔ کبھی بیہوشی کے سبب مریض سے ادویات کا پلانا ناممکن ہوتا ہے اس حالت میں روغن حب السلاطین کے دو تین قطرے شکر میں ملا کر زبان پر ملیں اور حلق میں اتار دینے چاہئیں یا ادویہ مسہلہ مندرجہ ذیل کو حقنہ کے ذریعہ شکم میں داخل کریں۔ نسخہ آلو بخارا ۲۰ دانہ گل سرخ کاسنی عنب الثعلب گل بنفشہ گل نیلوفر ہر ایک ۶ ماشہ تخم خیارین تخم کدو برگ سنا ہر ایک ایک تولہ سب کو ڈیڑھ سیر پانی میں جوش دیں بعد ازاں مل کر صاف کریں تمر ہندی ۷ تولہ مغز فلوس خیار شنبر ۷ تولہ ترنجبین شیرہ گلقند ہر ایک ۵ تولہ داخل کرکے دست مال کرکے صاف کریں بعد ازاں روغن گل ۲ تولہ عرق کاسنی عرق مکو ہر ایک ۹ تولہ بھی آمیز کریں اور تین حصہ کرکے ایک حصہ کو بذریعہ حقنہ شکم میں داخل کریں اگر مریض کی طبیعت سخت ہو تو قدرے تخم حنظل یا روغن ارنڈ یا سقمونیا فرداً فرداً یا مجموعاً اضافہ کرکے استعمال میں لاویں۔ اور روغن ارنڈ بقدر ۵ تولہ سے بھی حقنہ کیا جاتا ہے۔ مرض کی شدت میں تمام سر پر پلسٹر لگا دیں اگر اس تدبیر سے فائدہ نہ ہو تو دوبارہ سہ بارہ لگا دیں تاکہ مقام ماؤف پر خون کا دباؤ کم ہو جائے۔ اگر آتشک کے مادے ہوں تو آیوڈائیڈ آف پوٹاسیم تین گرین تک تین تین گھنٹہ دیں اس سے از بس فائدہ ہوتا ہے بعد ازاں کیلومل نصف گرین یا جوہر سیماب یا بلیو پل یا ہڈرارج دو تین دفعہ کھلا دیں تاکہ منہ آجاوے۔ اور ٹارٹار ایمیٹک ۱/۴ گرین تین تین دفعہ دیں تاکہ نبض کی تیزی کم ہو جائے۔ اگر اس سے فائدہ نہ ہو تو گھنٹہ گھنٹہ کے بعد کھلا دیں تشنج کی صورت میں برومائیڈ آف پوٹاسیم بقدر ۸ گرین کھلا دیں افیون کھلانا بھی مفید ہے اگر بیہوشی کے سبب نہیں کھا سکے تو پچکاری زیر جلد کے ذریعہ دوا بدن میں پہنچائی دینی چاہئے رکتہ دینی میں امونیا۔ اسپرٹ براندی کاربونیٹ آف امونیا۔ شربت صندل شربت انار وغیرہ مفرح و مقوی دوائیں دیں بار اللحم دینا بھی مفید ہے جب علامات حادہ رفع ہو جاویں تو گردن پشت سر یا کانوں کے پیچھے پلسٹر لگا دیں ان کے اندر کی جانب اور پنڈلیوں پر رائی کی پلسٹر لگا دیں گرم بوتل سے تکمید کریں یا گرم پانی میں رائی کا سفوف گھول کر پاشویہ کریں اور حبس البول کی صورت میں پیشاب کو قثاطیر سے نکالیں اور ملینات کے استعمال سے قبض رفع کریں اور جب تک صحت کامل نہ ہو جاوے تب تک کاروبار میں مصروف ہونے دیں اور نہ زیادہ عرصہ تک

کسی سے بات چیت کرنے دیں۔ اگر پیہ غش پھر عود کرے تو سر پر سرد پانی لگا دیں یا پاؤن کو گرم کریں یا دماغ تا ماہر کریں اور تیز جلاب دیں۔ شوربا یخنی دودھ۔ اسپغول سا گودانہ وغیرہ سقوی او رسریع الہضم غذا دیں اور بیہوشی کی صورت میں غذا کی پچکاری کریں نرم ثقیل اور مصالحہ دار اغذیہ سے قطعی پرہیز کریں۔ اگر سرسام کا سبب کرم شکم ہوں تو عام علاج کے بعد سنٹونائین ۱/۲ گرین عصارہ ہونا ۱/۴ گرین کاربونٹ آف سوڈا۔ اگر ین ۳ ملا کر دن میں دو دفعہ دیں اور دوسرے روز علی الصباح روغن بید انجیر یا کسی تیز مسہل مناسب کے ساتھ سنٹونین ملا کر کھلا دیں تا کہ کرم شکم کل خارج ہو جا دیں دیگر

سفوف کرم کش بادرنگ تخم الثیل بلیلہ زرد ہر ایک سا ہے چار ماشہ کمیلہ ماشہ سفوف ترید ایکتولہ تمام ادویات ایکماشہ سب کو کوٹ کر استعمال کرے۔ اگر گردہ کے سبب سرسام حاضر ہو تو عام علاج کے بعد مدرات دیں **نسخہ مدر بول** تخم خیارین خرفہ منقی گوکھرو تخم خربوزہ خیار ہر یک ۶ ماشہ گل کنج نمک سونچل ہر ایک ۲ ماشہ سب کو پیکر ڈیڑھ پاؤ پانی ڈالکر شیرہ نکالیں اور استعمال میں لا دیں گردہ کے مقام پر رائی کا پلسٹر لگا دیں اور پانچ منٹ تک لگا رہنے دیں کبھی پھر عمل دوبارہ ہی کیا جاتا ہے۔ اگر کثرت استعمال شراب سے سرسام ہو جاوے تو بعد مسہل و فصد شراب لیموں ملا کر دیں تا کہ دماغ کو تقویت ہو۔ اگر مریض بچہ ہو تو نہ فصد دیں اور پس گوش دو تین جونکیں لگا دیں اور بچہ کو گرم پانی میں بٹھا کر سر پر سرد پانی ڈالیں۔ اگر بروز دندان کے باعث سرسام عارض ہو تو لثہ پر نشتر سے حسب دستور قوم **کتاب معمول احمدیہ** لگا دیں اور کلورل ہائیڈریٹ تھوڑا تھوڑا ایک سے دو گرین تک دیں تا کہ بچہ آرام سے سو جاوے اگر اس قسم کا سرسام جلد تر رفع نہ ہو تو بچہ کو مرض عظم الراس عارض ہو جاتا ہے اس مرض میں سر کے اندر پانی زیادہ جمع ہو جاتا ہے اور سر کی ہڈیاں ایک دوسرے سے جدا ہو جاتی ہیں اور حجم میں سر بڑھ جاتا ہے آخر اس مرض کے لا علاج ہونے سے بچہ ہلاک ہو جاتا ہے

نوع دوم ورم اغشیہ دماغ مع نفس دماغ

(کرانکس ان فلیمے شن) اکثر یہ مرض سوزش حاد کے بعد ہوا کرتا ہے۔ بعض اوقات شروع ہی میں مزمن طور پر ہو جاتا ہے جسکی علامات سستی یا تیزی کے ساتھ شروع دیوانگی کی سی ہوتی ہیں اور دماغ میں بیہودہ خیالات پیدا ہو جاتے ہیں عضلات سخت اور قبض کی شکایت ہوتی ہے۔ اشتہائے طعام کم اور درد سر

دد دوران سر ہوتا ہے اور مزاج چڑچڑا ہو جاتا ہے اور اکثر بات کرتے کرتے مریض رک جاتا ہے۔ کانون مین شور وغل اور مختلف قسم کی آوازین آتی ہین اور کمزوری کے باعث چلنے مین پاؤن لڑکھڑاتے ہین اور نبض غیر منتظم چلتی ہے اور مرض کی ترقی مین قوت حافظہ زائل ہو جاتی ہے اکثر غنودگی طاری رہتی ہے آخر کار فالج ہو جانے سے مریض مہینون اور برسون بستر پر پڑا رہتا ہے جس سے چوتڑون اور دیگر مقامات پر گھاؤ پڑ جاتے ہین۔

علاج مریض کی طاقت کو بحال رکھین قوی [illegible] زود ہضم غذا دین اور صحت کی پابندی لازمی جانین سر کے بال سنڈوا کر مرہم رد آیوڈائیڈ یا مرہم آیوڈین کی مالش کرین اس سے اکثر فائدہ ہوتا ہے۔ معدہ اور امعا کی صفائی کو مقدم جانین فساد حیض کی صورت مین مدر حیض ادویات دین

نسخہ برائے ادرار طمث مجرب تخم خرپزہ بیستہ طمع نادیان گاؤزبان ہریک ماشہ بیخ کرفس تولہ سب کو خیساندہ کرکے قند سیاہ سے شیرین کرکے پلاوین اور پیشاب بند ہو تو قاثاطیر عمل مین لاوین اور مریض کا بستر نرم رکھین تاکہ مریض قروح البساط سے محفوظ رہے اگر ان تدابیر سے آرام کی صورت نظر نہ آئے تو گردن مین فتیلہ لگا کر کچھ عرصہ تک مواد کو جاری رکھین آبلہ انگیز پلسٹر کے بار بار لگانے سے بھی فائدہ ہوتا ہے۔ شراب چاء اور کافی وغیرہ محرک الاعصاب ادویہ واغذیہ سے قطعی پرہیز کرین اور دودھ وغیرہ جید الکیموس غذا کھانے کو دین

قسم پنجم ورم خاص نفس دماغ (سری برائی ٹس) دماغ کی سوزش بغیر سوزش اغشیہ کے نادر الوقوع ہے۔ اگر بقدر صدمہ دماغ وسموم الشمس کے باعث ظہور مین آوے تو شروع مرض مین غنودگی طاری ہو جاتی ہے درد سر برابر ہوا کرتا ہے۔ قی ہوتی ہے ہذیان تشنج اور فالج بالکل نہین ہوتا۔ البتہ قرب موت کے وقت قدرے بیہوشی ہو جاتی ہے کسر عظم الراس عظم الاذن اور مصفاۃ وغیرہ سر کی ہڈیون کے امراض سے بھی یہ مرض ہوتا ہے

علامات سر مین ہر وقت گہرا درد برابر رہتا ہے۔ مریض مین کاہلی اور سستی دل مین گرانی پائی جاتی ہے قی ہوتی ہے۔ قوت حافظہ و متخیلہ مین فرق آجاتا ہے عضلات بہت جلد تحلیل ہو جاتے ہین سر درد رہنے لگتی ہے۔ آخر تشنج فالج اور بیہوشی کی حالت مین مریض تین سے بارہ روز کے اندر راہی ملک بقا ہو جاتا ہے۔ جب سوزش کے

ورم خاص نفس دماغ

نتیجہ سے دماغ مین پیپ پڑ جاوے تو دل کے بائین پیپ پیلی مین محدود رہتی ہے کبھی کبھی بھر رہتا
ہو جاتے ہین جنمین پڑا ہوا جھیجھڑا اندر پایا جاتا ہے پہلا پیپ پڑنے سے درد کم ہی ہوتی ہے
جب یہ پیپ پھوٹ کر دماغ کے جوف مین پھیل جاتی ہے اور درد شدت سے ہوتا ہے تو زیادہ مرجاتا
ہے۔ اور صرف دماغ کی سطح پر پیپ کے پھیلنے سے غشا اور ہوش و حواس قایم رہتے ہین اگر تشنج ہوتا
ہوتا ہے۔ اس قسم کا دمل دماغ کے کل حصے مین پیدا ہوسکتا ہے۔ ظہور دمل کی صورت مین
درد سر شدید ہوتا ہے بخار سخت اور شدت زیادہ ہوتی ہے اور مریض چپ چاپ مغموم پڑا رہتا ہے
کبھی ہذیان بھی ہوتا ہے۔ آنکھ کی پتلیان سکڑ جاتی ہین روشنی کی برداشت نہین ہوسکتی اگر
خاص مقام سیریبرل یا ڈیل نکل آوے تو فالج ہو جاتا ہے۔ بہرحال یہ مرض مہلک ہے دو تین
ہفتہ سے دو تین مہینے کے اندر مریض مرجاتا ہے۔ البتہ کبھی دماغ مین پیپ بند رہنے سے
مریض کچھ عرصہ تک زندہ رہ سکتا ہے۔ اگر شاذ و نادر پیپ اندر ہی اندر چربی مین تبدیل ہو جاوے تو
مریض اچھا بھی ہو جاتا ہے **علاج** مریض کو ہوادار مکان مین آرام تمام رکھین جسمانی اور
دماغی محنت نکرنے دین دودھ ساگودانہ اراروٹ جو آش وغیرہ ہلکی زود ہضم سادہ غذا کھلا دین
شراب وغیرہ محرک دواؤن سے پرہیز کرین اگر آرام ہو جاوے تو برابر کچھ عرصہ تک سلسلہ پرہیز کو ہاتھ
سے نہ دین تاکہ مرض پھر عود نکر آوے۔ بعض تجربہ کار اطبا سیماب کے استعمال کو بھی مفید جانتے
ہین **قسم ششم ورم نخاع** (مائی لائی ٹس) مختلف کوائف کے لحاظ سے اسکو تین نوع
مین بیان کیا جاتا ہے **نوع اول ورم حاد نخاع** یہ نوع نادر الوقوع ہے مگر وقوع
کی صورت مین حرام مغز ملایم ہو کر اپنے فعل پورے طور پر انجام نہین دے سکتا **اسباب** مقام
کمر پر ضربہ و سقطہ کا واقع ہونا فقرات پشت مین کجی پڑ جانا۔ ریڑھ کے ستون مین موچ آجانا۔
نخاع کا ہل جانا جس سے نخاع مین خون کا جمع ہو جانا۔ سردی لگنا بارش مین بھیگنا۔ خنازیری
مزاج کثرت جماع کے سبب بھی ہو جاتا ہے **علامات** مقام ماؤف کھنچ جاتا ہے اور تشنج ہو
لگتا ہے اور دھیما دھیما درد ہوتا ہے اور مقام ماؤف کے اطراف مین حرکت زیادہ ہو جاتی ہے
اور اوسکا کل نیچے کا حصہ مفلوج ہو جاتا ہے مگر اجتماع خون کے سبب ابتدائی حالت مین حس
زیادہ ہوتی ہے اور عضلات تناؤ سکڑتے ہین اور چلنے مین دقت ہوتی ہے۔ پا ...

ورم اغشیۂ نخاع کی نسبت درد کم ہوتا ہے پٹھے سکڑ جاتے ہیں مگر چونکہ بمقابلہ مقام سوزش یہ
جانب زیادہ ہوتی ہے۔ دونوں ہاتھ پاؤں یا ان میں سے کسی ایک کی حرکت مفقود ہو جاتی ہے
اطراف میں لاغری اور کمزوری ہوتی جاتی ہے اور حس و حرکت زائل ہو جاتی ہے۔ مثانہ اور
امعائے مستقیم کے مفلوج ہو جانے سے پیشاب پاخانہ بے معلوم نکل جاتا ہے اور پیشاب سے
نوسادر کی بو آتی ہے۔ عرصہ تک لیٹے رہنے کے سبب کمر اور چوتڑوں پر زخم پڑ جاتے ہیں بیمار نہایت
نڈھال ہو جاتا ہے اور دماغ میں مرض نخاع کے سرایت کر جانے سے مریض بیہوش ہو کر راہی ملک
عدم ہوتا ہے **انتباہ** سوزش نخاع کے ہر ایک حصہ کی علامات علیحدہ علیحدہ ہوا کرتی ہیں
چنانچہ مرکزی حصہ نخاع کے فتور سے جسم کے دونوں طرف کی حس جاتی رہتی ہے اور زیریں حصہ راس
النخاع کی خرابی سے فالج اسفل کے علاوہ تنفس بلع اور تکلم کے اعضا مفلوج ہو جاتے ہیں۔ اور
گردن کے مقام پر سوزش کے ہونے سے دونوں ہاتھ مفلوج ہو جاتے ہیں نگلنے اور دم لینے میں
تکلیف ہوتی ہے۔ سینہ شکم جکڑا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ نبض آہستہ آہستہ چلتی ہے اکثر قضیب
کو خیزش ہوتی ہے۔ نخاع کے پچھلے حصہ کے فتور سے نخاعی اعصاب کی جڑیں خراب ہو جاتی ہیں
جس سے جانب ماؤف کی حرکت اور مخالف طرف کی حس زائل ہو جاتی ہے اور اکثر ایک ہی پاؤں
اور بعض اوقات نچلے دھڑ کے دونوں اطراف مفلوج ہو جاتے ہیں۔ مقدم حصہ نخاع کے فتور سے
عضلات کی پرورش میں خرابی لاحق ہو جاتی ہے جس سے وہ تحلیل ہو جاتے ہیں اور طاقت زائل ہو جاتی
ہے۔ جب نخاع کی سفید بناوٹ میں خراش یا سوزش ہوتی ہے تو عضلات میں کزاز کی طرح تشنج
ہوتا ہے۔ کبھی اعضا میں درد شدید ہوا کرتا ہے۔ تحت العنق اور فوق القطن کے فتور سے سینہ کے
عضلات اور مقام قطن کے فتور سے شکم اور پاؤں کے عضلات مفلوج ہو جاتے ہیں جس سے پہلے
پیشاب بند ہو جاتا ہے من بعد از خود خطا ہو جاتا ہے اور نیز پاخانہ اول قبض اور پھر عرصہ کے
بعد بے معلوم نکل جاتا ہے۔ بعض اوقات قوت رجولیت بھی زائل ہو جاتی ہے **تشریحی کیفیت**
جب غشا کی سوزش النخاع تک پہنچ جاتی ہے تو اول سفید بناوٹ بعد میں خاکی ساخت مبتلائے مرض
ہو جاتی ہے مگر سوزش کی ابتدا میں صرف خاکی ساخت ہی مرض میں مبتلا ہوتی ہے۔ مقام
ماؤف پہلے سرخ اور بعد میں زردی مائل ہو کر ملائم ہو جاتا ہے۔ کبھی کبھی جگہ جگہ پر خون کا لوتھڑا

اور کبھی جب پانی جاتی رہے اچھا ہو جاتا ہے چند روز مین مریض ہلاک ہو جاتا ہے۔ مگر بعض
اوقات مرض فالج مین مبتلا ہو کر مدت دراز تک زندہ بھی رہتا ہے۔ سوزش نخاع کے زیرینا
حصہ کی ابتدائی حالت مین علاج کیا جاوے تو آرام ہو جانا ممکن ہے **علاج** مریض کو پیٹ
کے بل لٹا کر صاف نسیم ... استراحت ... مقام ماؤف پر جونک
یا گلاس ... بعد ازان ... تک مواد کو جاری رکھین
پیشاب بند ہو تو ... اور سوزش کی موجودگی مین ... طور پر
... سے قطعی پرہیز کرین
مفرح دوائین ... ہمیشہ استعمال ... آیا کرے
اسٹرکنیا مرکبات کچلہ۔ آیوڈائیڈ آف پوٹاسیم۔ بلاڈونا۔ کونائیم وغیرہ محرک دوائین کھلائین بجلی کے
استعمال سے ... ہوتا ہے **نوع دوم ورم مزمن** (کرانک) اسمین جرام ... ملایم اور
اوسکی ساخت سفید ... ہے **علامات** ... کی حالت مین مقام ماؤف پر درد کرتا
ہے ... گرم ... زیادہ کے استعمال سے زیادہ ہوتا ہے حرکت دینے سے اذیت پہنچ
... بدن جکڑا ہوا ... ہوتا ہے اور پاؤن مین ... منتقل ہوتا رہتا ہے اور ... جاتی رہتی
... آخر ... سے حرکت بہی کم ہو جاتی ہے جس سے مریض پاؤن کو گھسیٹ کر
چلتا ہے آخر کو فالج اسفل کے ہونے سے پاؤن مین ایک درد کے ساتھ کبھی ... بے ارادہ ہوتی
ہے کبھی جھٹکے کے ساتھ سکڑ جاتے ہین کبھی ایک یا دونون پاؤن سخت ہو کر پھیل جاتے ہین
عضلات ڈہیلے پڑ جاتے ہین اور جلد پر چیونٹی سی رینگتی لگتی ہے اور جبتک اعصاب کی تحریک
خراب ہون مقام مفلوج پر بجلی کا اثر ... ہوتا ہے۔ ایک طرف پر پڑے رہنے سے کمر ...
پر گہاؤ پڑ جاتے ہین مثانہ اور ... مستقیم کے مفلوج ہونے سے پیشاب اور پاخانہ ...
بے ترتیبی ہو جاتی ہے قوت باہ ... زائل ہو جاتی ہے مگر کبھی شدید ہو جاتی ہے **انجام**
مدت دراز تک مریض مرض فالج مین مبتلا ہو کر زندگی بمشکل تمام بسر کرتا ہے **علاج** قواعد
حفظان صحت کی پابندی سے مریض کی طبیعت کو درست کرین۔ غذا عمدہ سریع الہضم کہاتے
کو دیتے رہین مرکبات فولاد اور فاسفورس وغیرہ مقویات کھلا دین آتشک کی صورت مین

آیوڈین اور مرکبات سیماب بن اور باقی حالی ... حادکرین **فصل سوم خراش**
نخاع (اسپائنل اری ٹیشن) اکثر اس قسم کا مرض احتباس طمث اور سیلان الرحم کی بیماری مین
جوان عورتون کو ہوجاتا ہے ورزش کے عدم استعمال۔ مدام قبض سے مرد بھی اسمین مبتلا ہوجاتے
ہین **علامات** مقام ماؤف پر درد ہوتا ہے خصوصاً دبانے اور ٹھونکنے سے زیادہ ہوتا ہے
اضلاع الیمنا سینہ اور ... بالکل ... ہوتا ہے جس سے تنفس مین تکلیف ہوتی
ہے اور دل دھڑکنے لگتا ہے اور اختناق الرحم کی طرح نوبت بیہوشی لگتی ہے۔ مریض پست ہمت اور
چڑچڑا مزاج ہوجاتا ہے۔ قبض کی وجہ سے نفخ شکم کی شکایت رہتی ہے اور شادی کے بعد
علامات مذکورہ کی شدت ہوجاتی ہے خصوصاً ایام رضاعت و حمل مین زیادہ ہوتی ہے
تشخیص اگر گردن سے لیکر کمر کے فقرات کو انگلیون سے دبایا جاوے تو درد معلوم ہوتا ہے
پسلی سینہ اور شکم مین درد زیادہ ہوتا ہے **علاج** مقام ماؤف پر جونکین لگا دین پلسٹر کا
استعمال کرین گلاس کے ذریعے خون۔ بلاڈونا افیون وغیرہ مخدر ادویہ کے مراہم سے عضلات
کے درد کو رفع کرین اور مناسب علاج سے فتور حیض کی تکلیف کو رفع کرین اور ملینات کے
استعمال سے قبض دور کرین ... وغیرہ مقوی مخدر دوائین کھلائین **فصل چہارم**
سرسام الصبیان (ٹیوبرکیولر منجائی ٹس) اسکو انگریزی زبان مین اکیوٹ ہائیڈرو
کفالس بھی کہتے ہین یہ ایک قسم کا دماغی یا اسکے غشیہ کا ورم ہے جو اکثر ایک برس سے
پانچ سال کی عمر والے خنازیری مزاج بچہ کو اور کبھی مسلول الطبع جوان آدمی کو دانہ دار ہوا
ٹیوبرکل کی پیدائش سے عارض ہوتا ہے **اسباب** تکلیف سے دانت نکالنا۔ سر پر
صدمہ پہونچنا۔ دفعتہً خوف زدہ ہونا وغیرہ اشتعال دینے والے اسباب موجب اس مرض کے ہین
مختلف کوائف کے لحاظ سے اسکی علامات کو چار درجون مین بیان کیا جاتا ہے **درجہ**
اول علامات منذرہ ظہور مرض سے کئی ہفتے بلکہ مہینون پہلے سے مسلول
الوالدین بچہ کی طاقت کم ہوتی جاتی ہے جس سے بچہ لاغر و ناتوان ہوتا جاتا ہے اکثر اُسکو
قبض رہتا ہے بعدازان دماغ مین خون کے اجتماع سے بخار کی شکایت رہتی ہے جسمین
اوقات معینہ کے بغیر کمی بیشی ہوتی رہتی ہے ہاتھ پانون مین درد رہتا ہے کبھی جلنے و

فصل چہارم سرسام الصبیان

ایک یا نون گھسیٹ کر چلتا ہوا معلوم ہوتا ہے کسیقدر کھانسی بھی آتی ہے۔ طبیعت مغموم
اور نہایت سست ہو جاتی ہے اور ذرہ سی محنت سے بچہ نہایت جلد تھک جاتا ہے مزاج
چڑچڑا ہو جاتا ہے جلد جسم خشک اور گرم رہتی ہے۔ بھوک کبھی زیادہ کبھی کم۔ اور پیاس بہت زیادہ
ہوتی زبان میلی اور منہ سے بو آتی ہے اور اکثر قے آتی رہتی ہے اور سر میں چکر آتے ہیں مگر درد سر
کی چندان شکایت نہیں ہوتی۔ اکثر بچہ غنودگی میں پڑا رہتا ہے مگر بے چینی اور بیخوابی سے
بے آرام رہتا ہے نیند میں دانت پیسا کرتا ہے بعض اوقات بے سبب یکایک چیخ مار کر چونک
پڑتا ہے اور تشنج ہونے لگتا ہے **علامات درجہ دوم** جب دماغ میں اجتماع خون
پایا جاتا ہے تو بخار رہو جاتا ہے تنفس بے ترتیبی سے آتا ہے۔ بچہ مغموم اور چڑچڑا مزاج زیادہ
ہو جاتا ہے حرکت کرنے سے جی چراتا ہے بعض اوقات کھیلتا کھیلتا ڈر کر اپنی سر ماں
کی گود میں چھپا لیتا ہے اور بہت ننھا بچہ ماں کی چھاتی سے لپٹ جاتا ہے اور چلنے پھرنے والا بچہ
سر کو پکڑ کر درد کی شکایت کرتا ہے۔ بعض اوقات سر کے گھومنے سے ادہر ادہر تکتا رہجاتا
ہے اور تھوڑی دیر کے بعد رو دیتا ہے یا ہوش میں آکر پھر کھیل میں مشغول ہو جاتا ہے یا چلتا چلتا
رک کر پانون کو گھسیٹ لیتا ہے۔ کبھی تلون مزاج کی وجہ سے غذا مانگتا ہے مگر حاضر ہونے پر انکار
کرتا ہے۔ کبھی کھانے پینے دونوں سے نفرت کرتا ہے۔ دیکھنے میں دو تین دفعہ قے میں سبز رنگ کی رطوبت
برآمد ہوا کرتی ہے مگر اس سے بیماری میں ذرہ بھی افاقہ نہیں ہوتا۔ بخار بھی اور درجہ زیادہ ہو جاتا ہے
قبض کے باعث ہاضمہ بگڑ جاتا ہے فضلہ بدبودار مختلف رنگ کا آتا ہے۔ زبان کے کنارے اور نوک
سرخ اور درمیانی سطح سفید ہوتی ہے جسم ناک خشک آنکھیں بند رہتی ہیں نبض بے قاعدہ چلتی ہے
اور اکثر غنودگی رہتی ہے بے چینی کے باعث نیند کم آتی ہے اور نیند میں آنکھیں نیم وا رہتی ہیں ذرا سے
کھٹکے سے بچہ خوف کھا کر چونک پڑتا ہے اور روشنی کی برداشت نہیں کر سکتا۔ گو یہ تمام علامات ہر ایک
مریض میں یکسان نہیں پائی جاتیں اور اگر پائی بھی جاویں تو یکسان نہیں ہوتیں اس درجہ کی علامات
اکثر چار پانچ روز رہتی ہیں اگر اس موقع پر تشخیص کی غلطی سے پورے طور پر علاج نہ کیا جاوے تو سوم
درجہ کی علامتیں نمایاں ہو جاتی ہیں **علامات درجہ سوم** اسمیں مرض کی علامات
پورے طور پر ظاہر ہو جاتی ہیں جسمیں اول تو زیست ناممکن معلوم ہوتی ہے۔ مریض بالکل چپ چاپ

آنکھ بند کئے تیوری چڑھائے پڑا رہتا ہے سویا نہیں جاتا۔ پیاس [illegible]
ہے مگر بہت کم۔ اور آہ سے بھرتا ہے کراہتا ہے [illegible]
معلوم ہوتی ہے آواز اور روشنی کی برداشت نہیں کر سکتا جسم خشک سرگرم [illegible]
نظر آتا ہے۔ چہرہ کا رنگ ہر آن بدلتا رہتا ہے کبھی سرخ ہو جاتا ہے اور کبھی پھیکا۔ اگر بچہ بات
کرنے کے قابل ہے تو شدید درد سر کی وجہ سے سر پھٹے جانے کی شکایت کرتا ہے۔ [illegible]
ترقی میں نبض نہایت سست ہو جاتی ہے صرف [illegible]
ہے مگر ذرا سی تحریک سے نبض پھر سرعت میں آ جاتی ہے حرارت جسمی بڑھ جاتی ہے [illegible]
[illegible] بوقت شب تیز ہو جاتی ہے خیال منتشر ہو جاتا ہے اور ہذیان کی صورت عارض ہو جاتی
مریض نیم بیہوشی کی حالت میں چپ چاپ پڑا رہتا ہے گویا کہ [illegible] کو نوچا کرتا ہے یہاں
تک خون نکل آتا ہے کبھی ایک ہاتھ سر [illegible] پر اور دوسرا [illegible] چہرہ پر پھیرتا ہے اور اکثر بار بار تشنج
ہوتا ہے کبھی فالج ہو جاتا ہے اور جسم کا صحیح حصہ خود بخود حرکت کرتا رہتا ہے۔ [illegible]
بے اختیار خارج ہو جاتا ہے اور ہفتہ دو ہفتہ کے بعد درجہ چہارم کی علامات ظاہر ہو جاتی ہیں

علامات درجہ چہارم [illegible]
بیہوشی طاری ہو جاتی ہے اور مریض ایک [illegible] جسم [illegible]
[illegible] زیادہ [illegible] تشنج کی حالت میں مریض [illegible] فوت ہو جاتا ہے کبھی [illegible]
بھی ہو جاتا ہے لیکن [illegible] سانس [illegible]
پسینے سے جسم تر [illegible]
جان بحق تسلیم ہو جاتا ہے۔ یاد رکھنا چاہئے کہ کل علامات [illegible]
نہیں پائی جاتیں کچھ نہ کچھ فرق ضرور ہوتا ہے [illegible] اختلاف [illegible]

تشریح بعد وفات اغشیہ دماغ سفید یا مکدر نظر آتے ہیں [illegible]
جا بجا پائے جاتے ہیں سبز یا زرد رنگ کی [illegible] رطوبت دماغ کے پردوں میں پائی جاتی [illegible]
دماغ کا مرکز ملائم معلوم ہوتا ہے اور بطون دماغ میں شفاف یا رقیق رطوبت بھی پائی جاتی ہے [illegible]
طحال گردہ وغیرہ اندرونی اعضا میں [illegible] پایا جاتا ہے **تشخیص** [illegible] کی علامات کے

ہوتا ہے اسکو زیادہ تر اشتباہ ہوتا ہے مگر تھوڑے سے غور و فکر سے پورے طور پر دونوں میں فرق
ہو سکتا ہے چنانچہ محرقہ تپ پانچ برس کی عمر سے پہلے نادر الوقوع ہے غثیان و قے متواتر
نہیں ہوتی دست پتلے سفر آمیز آتے ہیں زبان کے کنارے اور نوک سرخ ہوتی ہے جسم کی جلد
بہت گرم نہیں ہوتی بوقت شام حرارت زیادہ اور پیاس کی شدت ہوتی ہے اور نفخ شکم پایا جاتا
ہے اور شکم کے دبانے سے درد ہوتا ہے اور سرسام الصبیان میں شکم دبا ہوا ہوتا ہے اور
[illegible] باتیں انجام اکثر شروع ہی سے انجام خراب معلوم ہوتا ہے
چنانچہ [illegible] خنازیری مزاج بچہ کے لئے ہمیشہ مہلک ہے لیکن تندرست بچہ میں
[illegible] علاج [illegible] شروع میں معقول طور پر علاج کیا جاوے
تو بیماری رک سکتی ہے مگر پھر بھی قطعی طور پر آرام ہونا ناممکن ہے تاہم افاقہ کے لئے تدبیر کرنا ضروری ہے
اور [illegible] کی طرح [illegible] عمل میں لاویں اگر خنازیری مزاج کے والدین کا بچہ ہو
[illegible] والی صحیح المزاج دایہ مقرر کریں ہوا [illegible] کریں اور سردی سے بچاویں مناسب ہے
[illegible] پوشاک پہنا دیں اگر ممکن ہو تو کسی گاؤں یا سمندر کے کنارے کے مکان میں تبدیل [illegible]
کریں [illegible] اور [illegible] کی چھوت سے بچاویں ساگودانہ دودھ یخنی وغیرہ سادہ اور سریع
الہضم غذا کھلاویں مگر قے اور غثیان کی صورت میں غذا بہت کم دیں کیونکہ فولاد روغن ماہی وغیرہ مقوی
ادویات دیں دماغی اور جسمانی محنت سے بالکل پرہیز کراویں اور اس قسم کے بچہ کو مکتب جلد نہ بٹھاویں
اور ایسے کھیل کود میں لگا دیں جس سے [illegible] پیدا ہو اور قبض نہ ہونے دیں اور شام کی [illegible]
کو بیماری مرض تصور کریں اور جب مرض شروع ہوتا معلوم ہو تو فوراً دو گرین کیلومل اور دو گرین
سفوف جلپ کریں [illegible] ملا کر کھلا دیں یا [illegible] میگنیشیا اور سلفیٹ آف پوٹاس
ہر ایک [illegible] گرین ملا کر بقدر ۲ گرین میں دو مرتبہ دیں تا کہ دست آ جاویں مگر سیماب کا استعمال بجز دست آور
فائدہ کے اور کسی صورت میں ہرگز نہ کریں کیونکہ دست آور دوا سے اس مرض میں بہت فائدہ ہوتا
ہے صرف کھل کر دست آ جانے پر ہی اکتفا نہ کریں بلکہ قبض کی صورت میں ملینات کے استعمال سے
شکایت قبض کو رفع کریں کچھ تیز جلاب دینا مناسب نہیں مذکورۃ الصدر دوا سے قے اور دست
دونوں آجاتے ہیں یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ جس مقدار سے پہلے دست آتے ہیں وہ ہر روز

استعمال سے نہین آتے بہرحال حسب مزاج مریض و موقع نسخے مقدار مقرر کرنی چاہیے **دیگر ملین مجرب** فلوس خیار شنبر ۲ تولہ شیر گاؤ نیم سیر روغن بادام یکتولہ شکر تری ۴ تولہ حسب دستور تیار کر کے پلائین **دیگر مجرب** سلفیٹ آف مگنیشیا۔ اور ریباب ۲ گرین ٹنکچر جلیپ ۳ بوند کوری اندر واٹر ایک اونس سب کو ملا کر دس برس کے بچہ کو پلا دین **دیگر حب بنفشہ مسہل** گل بنفشہ تولہ تربد ۹ ماشہ حب النیل ۶ ماشہ پوست ہلیلہ زرد ۳ ماشہ کتیرا ایک ماشہ اصل السوس ۲ ماشہ سب کو کوٹ کر حسب دستور حبوب بنائین اور مغز بادام ۵ اعدد مغز کدو یکتولہ کا شیرہ نکالکر ۲ تولہ نبات سے شیرین کر کے حبوب کے ہمراہ دین اگر اشد ضرورت ہو تو صدغین پر اور پس گوش چند جونکین لگا دین کیونکہ خنازیری مزاج مین فصد لینا ممنوع ہے البتہ جونکون کا چندان مضائقہ نہین لیکن دوسرے اور تیسرے درجہ مین اشد ضرورت کے موقع پر بھی خون نکالنا جائز نہین۔ خون نکالنے سے صرف یہی فایدہ متصور ہے کہ تلی اور قے رک جاوے اور معدہ دوا کو اچھی طرح قبول کرلے۔ اسکے علاوہ سر پر ٹھنڈا پانی رکھین بشرطیکہ دماغ مین اجتماع خون ثابت ہو مگر تیسرے اور چوتھے درجہ مین پانی کا استعمال بھی کچھ فایدہ نہین دیتا۔ ظہور دندان کے موقع پر ابھرے ہوئے مسوڑون کو شگاف دین تاکہ دانت بآسانی نکل آوین۔ کمزوری کی حالت مین مقوی اور محرک چیزین استعمال کرائین **نسخہ** پورٹ وائین اور یخنی دونون ہموزن ملا کر ایک برس کے بچہ کو بقدر ایک ڈرام روز دو گھنٹے کے بعد دین **دیگر مجرب** ایتھر ایک ڈرام برانڈی ۴ ڈرام۔ انفیوزن سنکونا فلیوا پانچ اونس سب کو ملا کر ایک سے ۴ ڈرام تک دن مین ۳ دفعہ دین **دیگر مجرب** آیوڈائیڈ آف پوٹاسیم ۲ گرین۔ سرپ فرائی آیوڈائیڈ ۳ بوند قدرے پانی ملا کر ۳ برس کے بچہ کو بقدر ۳ ڈرام دن مین ۲ دفعہ دین **دیگر مجرب** روغن ماہی بقدر ایک ڈرام تین تین گھنٹہ کے بعد دین سائٹریٹ آف ایرن اینڈ کوئنیا کے استعمال سے بھی فایدہ ہوتا ہے **دیگر مجرب** انفیوزن آف کلمبا ۸ ڈرام۔ انفیوزن آف روبرب ۸ ڈرام۔ ٹنکچر زنجبیل ڈیڑھ ڈرام سب کو ملا کر تین سال کے بچہ کو بقدر ۳ ڈرام دن مین دو مرتبہ دین اگر درد سر وغیرہ کی شکایت زیادہ پائی جاوے تو گردن کے نیچے فتیلہ (سیٹن) لگا دین کیونکہ سر کے قریب کچھ عرصہ تک مواد کا جاری رہنا دفع حملہ مرض کے لئے حکم اکسیر کا رکھتا ہے۔ گردن کے پیچھے یا تمام سر پر بلسٹر لگا کر

یا مرہم ٹارٹار ایمیٹک ایک حصہ سادہ مرہم دو حصہ دونون کو ملا کر دو دو گھنٹہ تک برابر سر پر
مالش کرین تا وقتیکہ چھوٹی چھوٹی پھنسیان نکل آوین مگر مرض کی ترقی مین بلسٹر کا استعمال کچھ
فایدہ نہین دیتا۔ البتہ مریض کی سستی اور بیہوشی مین مفید ہوتا ہے۔ جب مرض کے سبب مریض
مین دیوانگی کے اطوار پیدا ہون تو افیون کے استعمال سے بیچینی کو رفع کرین تا کہ بچہ آرام سے سو جاوے
اس سے بیداری کے بعد بھی نہایت آرام معلوم ہوتا ہے۔ اور نیز جب ابتدا سے مرض مین مریض تنقیہ
جلاب کی برداشت نہین کر سکتا اور مرض کے بڑھنے سے ہذیان بیچینی اور درد سر کی شکایت
خصوصاً رات کو زیادہ ہوتی ہے تو افیون کی پوری خوراک سے مذکورۃ الصدر علامات مین بہت
افاقہ ہو جاتا ہے **فصل پنجم دوار** (ورٹیگو) یہہ مرض دماغی امراض کی ابتدائی علامتون
مین سے ایک نہایت معتبر علامت ہے جو اکثر بڑھاپے مین نوبت بنوبت زیادہ ہوتی جاتی ہے
اسکا سبب یہہ ہے کہ دوران خون جو ہمیشہ دماغ اور بدن مین ہوتا رہتا ہے اور جسکے سبب سے صحت
محفوظ رہتی ہے اوسمین فتور واقع ہو جاتا ہے اور یہہ فتور اصلی ہوتا ہے یا شرکی **اصلی** وہ ہے
جو سبب زیادتی و کمی خون یا خرابی جگر و گردہ کے باعث خون مین صفرا۔ البیومن مواد بیضیہ
کی آمیزش سے پیدا ہوتا ہے جیسا کہ مرض یرقان وغیرہ مین پایا جاتا ہے۔ غرض جب دوران خون
مین کسی قسم کی خرابی پائی جاتی ہے تو دوران سر ہو جاتا ہے خواہ دوران خون دماغ تیز ہو
یا سست اور جب شرائین دماغ کے پردون مین بیماری ہو جاتی ہے تو بھی سر گھومنے لگتا
ہے۔ اور **شرکی** وہ ہے جو دیگر اعضا کے امراض کے سبب پیدا ہو جیسا کہ معدہ مین بدہضمی
اور ہوا مین کسی قسم کے خراش کے سبب سر گھومنے لگتا ہے امراض قلبیہ مین بھی دوار ہو جاتا
ہے۔ خصوصاً جب قلب کے داہنے بطن کی دیوارین کمزور ہو جاتی ہین یا اونمین کسی قسم کی
بیماری پیدا ہو جاتی ہے تو دماغ مین خون کے رک رک کر چلنے سے دوار ہو جاتا ہے۔ اور نیز
امراض گوش کے سبب نوبتی طور پر دوران سر کا باب ہوتا ہے جسمین مریض سست اور پژمردہ
نظر آتا ہے۔ غثیان زیادہ ہوتی ہے۔ کان مین طرح طرح کی آوازین آتی ہین یا مریض بہرا ہو جاتا
ہے۔ امراض چشم و دیگر شدید امراض مین افاقہ ہونے کے بعد کھڑے ہونے کی حالت مین
کمزوری کے باعث سر گھومنے لگتا ہے۔ کثرت مباشرت و ادرار حیض کی زیادتی۔ اور

عرصہ دراز تک بچہ کو دودھ پلانا خصوصاً جبکہ ایام رضاعت میں بار بار حیض آتا ہو تو
بچہ اس مرض کا ہوجاتا ہے۔ دیگر ضعیف اسباب سے بھی لاحق ہوجاتا ہے۔ شراب یا [illegible]
تمباکو کی کثرت استعمال سے خصوصاً غیر عادی کو ہوجاتا ہے۔ [illegible]
جسم میں سرایت کر جاتا ہے تو بھی دوار ہوجاتا ہے۔ مالیخولیا اور امراض [illegible]
ہوجاتا ہے۔ فالج سکتہ اور رسولی دماغ کی بھی یہی ابتدائی اور مندرجہ [illegible]
[illegible] کی بھی مقدم علامت ہے۔ **علامات**۔ سر چکراتا ہے خصوصاً بیٹھنے اٹھنے [illegible]
زیادہ ستاتا ہے اور مریض کو اپنے گرد و نواح کی سب چیزیں متحرک بحرکت دوری [illegible]
زیادہ ہوتا ہے تو آنکھوں کے سامنے تیرگی اور سبز طرطے معلوم ہوتے ہیں [illegible] یا اگر [illegible]
جاوے تو جلد گر پڑتا ہے یا گرنے کے قریب حالت میں ہوجاتا ہے اور اپنے تئیں [illegible]
لئے بھی قائم نہیں رکھ سکتا جبتک کہ کسی شے کا سہارا نہ لے۔ کبھی بیمار کو صرف لغزش ہوتی ہے
اور بہت تھوڑا سر گھومتا ہے۔ بعض اوقات دوار سر بیت اور لغزش تھوڑی [illegible]
کبھی آنکھیں بند کرنے سے دوار میں تخفیف ہوجاتی ہے اور کبھی معاملہ برعکس ہوجاتا ہے۔ [illegible]
اکثر درد سر کے بعد دوار ہوا کرتا ہے۔ اگر مرض شرکی ہو تو دوران سر [illegible] نہیں ہوتا
مگر دوران اصلی نہایت خوفناک ہے خصوصاً سر کے بار بار گھومنے [illegible] کیونکہ اکثر اس سے
حواس میں فتور اور اعصابی مادہ میں نقصان آجاتا ہے جسکا انجام یہ ہوتا ہے کہ مریض فالج
یا سکتہ میں مبتلا ہو کر مرجاتا ہے **علاج** پہلے اصلی اور شرکی میں تفریق کریں پھر اصل سبب
تلاش کر کے اسکے دفع کرنے کی کوشش کریں عموماً مقوی قابض [illegible] دوائیں کھلائیں
اگر اصلی سبب زیادتی خون ہو جس سے سر گرم اور صدغین کی رگیں تڑپتی معلوم ہوں اور کانوں
میں بھن بھن کی آواز پائی جاوے تو فصد لیں یا صدغین پر جونکیں لگا دیں یا ورس گوش پچھنے
یا اینٹھ انگیز پلسٹر لگائیں یا گردن پر فتیلہ لگا کر کچھ عرصہ تک مواد کو جاری رکھیں پھر ایسی
ادویات سے مسہل کریں جو مقلل الدم و سرد ہوں **نسخہ** پوست ہلیلہ کابلی ایک درم۔ تربد [illegible]
ایک مثقال غاریقون سوختہ [illegible] ربع [illegible] نمک لاہوری ربع درم۔ اسطوخودوس [illegible] درم [illegible] کو
[illegible] استعمال بہت لاویں **دیگر** گل بنفشہ سکنجبین [illegible] قیراط عرق [illegible] گاؤزبان [illegible]

کرکے کھلا دیں تاکہ رطوبات ردیہ خارج ہوں **دیگر مجرب** پلوپل کبابہ ٹپل دیسی ہر ایک
ہر ایک ۲ ماشہ کرکے سب کو ملا کر سفوف بنائیں چھوہ بنا کر دو حب بوقت خواب کھلا دیں **دیگر معجون**
احمدی مجوزہ مولف جسکے استعمال سے از بس فائدہ ہوتا ہے **نسخہ** شاہترہ برنج کشنیز منقی
آملہ حب السلاطین ہر ایک ۵ درم طباشیر گل گاؤزبان پوست نگترہ ترنج تخم حنظل پوست ہلیلہ زرد
مصطکی ہر ایک ۳ درم سب کو باریک کریں اور ۲ سیر قند سفید شیرہ مربا ہلیلہ کو عرق گلاب بیدمشک
ہر ایک پاؤ بھر میں قوام کرکے ادویہ مذکورہ کو آمیز کریں اور نصف ماشہ کستوری ورق نقرہ ملا کر بقدر ایک تولہ
ہر روز علی الصباح کھلا دیں اور غذا کم دیں اور وہ بھی ہلکی اور زود ہضم۔ اگر دوار کا سبب کمی خون
ہو اور یہ کثرت کاروبار یا کمی غذا کے باعث ہو تو تدابیر مذکورہ بالا کے برعکس عمل کریں یعنی غذا
عمدہ دیں اور تدابیر مولد خون عمل میں لا دیں مثلاً کنین ۲ گرین ٹنکچر آئرن ۲ ایبد سائیٹ
آف آئرن اینڈ کوینائن ۵ گرین فرداً فرداً جوشاندہ عشبہ کے ساتھ دیں اور دیگر مرکبات فولاد
روغن ماہی کے استعمال سے از بس فائدہ ہوتا ہے۔ کلورائیڈ آف امونیم بقدر ۵ گرین دینے سے بھی فائدہ
ہوتا ہے **دیگر حریرہ مقوی** مغز بادام ۵ عدد مغز پستہ ۵ دانہ خشخاش ۳ ماشہ تخم کشنیز
۵ ماشہ اول سبوس گندم بقدر ۴ تولہ کو پاؤ بھر پانی میں ستیاناس کرکے صاف کریں
ڈال کر شیرہ نکالیں اور ۲ تولہ نشاستہ کو ۲ تولہ روغن زرد میں بریان کرکے شیرہ آمیز کریں
نبات سے شیریں کرکے ہر روز استعمال کریں از بس مفید ہے اور حب الآس مقوی تناول
عمدہ ہیں اگر خون میں آمیزش صفرا کے سبب دوار ہو جیسا کہ یرقان میں
ہوتا ہے تو تنقیہ جگر میں کوشش کریں اور تنقیہ جگر کے واسطے مسہل کھلائیں ہمراہ ریوند
چینی یا حب کلومل اور مسہل دیں جو مناسب ہے تاکہ جگر صاف ہو جاوے بعد ازاں تصفیہ
خون کے واسطے ادویات دیں اگر دوار خشکی ہو تو اصل مرض کا علاج کریں جو ہر ایک مرض کی ذیل
مذکور ہے لہٰذا امراض دماغ میں مسہل دینا ضروری ہوتا ہے حجر وغیرہ حشی اشیاء سے
پرہیز کریں **سفوف طباشیر مجوزہ مؤلف** جسکے استعمال سے صداع خماری اور جوش
خون کو فائدہ ہوتا ہے اسہال صفراوی کو بھی آرام ہوتا ہے **نسخہ** کافور ۱ ماشہ مروارید
صندل سفید ۱ درم ۔۔ زرشک تخم خرفہ ۔۔ تخم کاہو کشنیز ۔۔ ہر ایک

۵ درم گل سرخ خشخاش ۱۰ درم طباشیر ۲ درم نبات سفید ۱۰ درم سب کو باریک کرکے سفوف بناوین
خوراک ۵ ماشہ ہمراہ شیرہ مربے آملہ استعمال کرین اگر بڑھاپے کی وجہ سے دوران سر ہو تو یہہ دوا
دین **نسخہ** ہائیڈرار جیرائی پر کلورائیڈم ایک گرین گلیسرین ۱ اونس کمپونڈ ٹنکچر آف سنکونا ۲ اونس
پیپرمنٹ آئل ۵ بوند سب کو ملا کر بقدر ایک ڈرام پانی دو اونس مین ہمین ۳ دفعہ دین دیگر **نسخہ**
ماء اللحم جسکے استعمال سے معدہ قلب دماغ اور بدن کو بہی طاقت ہوتی ہے **نسخہ** گوشت حلوان
۵ سیر دراج تیہو ہر ایک ۴ عدد مرغ جوان ۴ عدد گنجشک نر ۳۰ عدد سویز منقی آدہ پاؤ برگ
تنبول زرد ۲ صد عدد قند سیاہ دو سیر ابریشم مقرض ۲ تولہ گاؤزبان گل سرخ دانہ
الائچی برادہ صندل گل نسرین گل گاؤزبان بادرنجبویہ ہر ایک ۶ تولہ قرنفل شقاقل بہمنین
ساذج ہندی سنبل الطیب پوست اترج کشنیز خس ہندی ہر ایک ۴ تولہ اسارون قرنفل
بسفائج مصطگی بسباسہ عود ہندی فرنجمشک ہر ایک دو تولہ دارچینی زیرہ سیاہ ہر ایک تولہ
سعد کوفی درونج عقربی ثعلب مصری ہر ایک دو مثقال زعفران ۲ ماشہ حسب دستور عرق کشید کرین
خوراک ۲ تولہ اگر نقرس و وجع مفاصل کے باعث ہو تو کینین کالچیکم برومائیڈ آف پوٹاسیم اور
ایپونیم ایسڈ دین دیگر **سفوف سورنجان** سورنجان ۱۰ درم سنا مکی ۲ درم پوست ہلیلہ زرد
۴ درم مغز بادام ۳ درم زعفران نیم سقمونیا مشوی ۱ درم سب کو باریک کرکے سفوف بناوین
خوراک ایک مثقال دوا صبح ہی علی الصباح چند لقمہ رب انار رب بہ اور رب سیب جیسو
مین ترکرکے کہانا از بس مفید ہے دیگر **خمیرہ صندل** صندل ۲ تولہ بنفشہ کشنیز آملہ گل سرخ
ہر ایک ۳ درم سب کو سائیدہ کرکے شیرہ نکالین اور بید مشک شربت انار ہر ایک ۱۰ درم سے معطر
شیرین کرکے استعمال کرین **فصل ششم سبات** (سمنولینس) اسمین مریض بقدر تحیر
ہوکر نوم ثقیل مین سو یا کرتا ہے کہ جگانا اور خبردار کرنا مشکل ہو جاتا ہے بعض اوقات یہہ خواب
بیہوشی کی حد کو پہونچ جاتی ہے مگر یہہ بذات خود کوئی بیماری نہین ہے بلکہ کسی امراض کی علامت ہے
اور اصل سبب اسکا یہہ ہے کہ جسم اسود دماغ جو ادراک و تعقل کا آلہ ہے متضرر ہو جاتا ہے اور
کبہی یہ سبب ہوتا ہے کہ دماغ مین خون یا پانی زیادہ ہو جاتا ہے جس سے دماغ پر دباؤ پہونچتا
ہے کبہی افیون اجوائن خراسانی ایتہر کلوروفارم اور شراب کے زیادہ استعمال سے ہو جاتا ہے

کیونکہ اجزائے سمیہ مخدرہ دماغ کو دبا لیتے ہین کبھی خون کو ہوا نہ لگنے سے اجزائے سمیہ خون
مین باقی رہجاتے ہین اسلیئے عارضہ سبات حادثہ ہوجاتا ہے۔ کبھی خون کے ذریعہ صفرا دماغ
مین ہونچ جاتا ہے جیسا کہ یرقان مین مشاہدہ کیا جاتا ہے جس سے نیند آتی ہے کیونکہ دماغ
صفراوی کوئی کام نہین ہے اور نیز جب صفرا خون مین مختلط ہوجاتا ہے تو خون کمزور ہوجاتا ہے
اور دماغ کو خاطر خواہ غذائیت پہونچنے سے دماغ ضعیف ہوجاتا ہے اور جسم اسود اپنے خاص کام
جو ادراک ہے قاصر ہوجاتا ہے اور خواب کے یہی معنی ہین کہ اسمین حواس ادراک سے باز رہجاوین
اور گرمی کے زیادہ ہونے سے بھی نیند زیادہ ہوجاتی ہے کیونکہ گرمی سے خون جوش مین آجاتا ہے
اور اوس سے دماغ پر دباؤ پڑتا ہے اور سردی کی زیادتی اور برف پڑنے سے بھی نیند غالب ہوجاتی
کیونکہ اس سے پانی زیادہ ہوکر دماغ پر دباؤ ڈالتا ہے اور جب نزدندان کے وقت بچون مین التہاب
متورم ہوجاتا ہے تو آب خون کے زیادہ ہونے سے نیند غالب ہوتی ہے بچہ ہمیشہ غنودگی مین رہتا
ہے۔ جب بوڑھونمین دماغ ملایم اور رقیق ہوجاتا ہے تو بھی یہ بیماری پیدا ہوجاتی ہے مگر یہ مرض
نرمین طور پر سرد ہوتا ہے حاد نہین ہوتا اور نہ اسمین سرسام کی علامات پائی جاتی ہین سکتہ
کے ابتدائی درجہ مین بھی خواب ثقیل اور طویل عارض ہوتی ہے۔ زیادہ کھانے سے بھی نیند زیادہ
آتی ہے۔ بعض اوقات بخار مین بھی نیند زیادہ آتی ہے۔ کاہلی بدہضمی امراض گردہ سے سمیت
کا خون مین سرایت کرجانا۔ خون کی کمی بیشی۔ فاقہ کشی محنت کرنے سے دماغ کا زیادہ تھک
جانا یہ سب گرانی خواب کے اسباب ہین اختناق الرحم مین بھی گران خوابی زیادہ ہوتی ہے۔

علامات جب زیادتی خون کے سبب دماغ پر دباؤ پڑتا ہے تو دماغ مین ثقل آنکھون مین
سرخی نبض مین صلابت و سرعت و قوت۔ اور عروق دماغ مین درد ہوتا ہے اور نیز دماغ
مین پانی کی زیادتی کے سبب ثقل دماغ ہوتا ہے مگر نبض ضعیف و بطی ہوتی ہے اور بدنمین
کمزوری کے آثار پائے جاتے ہین خصوصاً بوڑھون مین کمزوری زیادہ ہوتی ہے۔ ناک و آنکھ
کے غشاء مخاطیہ کی کمزوری کے سبب ناک اور آنکھ سے پانی جاری رہتا ہے اور تکلم صاف نہین ہوتا
اور تمام بدن ضعیف ہوجاتا ہے۔ جب بچہ کے دماغ مین پانی زیادہ ہوجاتا ہے تو اوسکے
اطراف سرد ہوجاتے ہین آنکھون سے دکھائی نہین دیتا کیونکہ اس حالت مین ثقبہ عنبیہ

کشادہ ہوجاتا ہے اور سر گرم رہتا ہے۔ اگر سبب سمیات مخدرہ یا کثرت مے نوشی ہو تو استعمال
سمیات اور کثرت مے نوشی کی سبقت خود ظاہر ہوتی ہے۔ جب مرض سبات دوسرے امراض
کی تبعیت سے ہو تو امراض مذکورہ کا تقدم شاہد حال ہوتا ہے **علاج** سب سے پہلے اصل
سبب کو دریافت کر کے اوسکے رفع کرنے کی کوشش کریں۔ اگر خون کی زیادتی سے ہو تو
فصد لیں صدغین پر جونکیں لگائیں۔ بعد مسہل قوی دیں تاکہ رطوبات رقیقہ خارج ہو جائیں
اگر مائیت خون کی زیادتی سے ہو تو روغن حب السلاطین وغیرہ مسہل قوی الفعل دیں بعد ازاں
یہ نسخہ دیں جس سے خواب طویل کے علاوہ کسل ثقل درماندگی کو بھی ازبس فائدہ ہوتا ہے **نسخہ**
جدوار خراسانی ایک ماشہ نکس سیریدہ ایک عدد ملا کر کھلا دیں دوسرے روز دو نکس اسی طرح سات
روز تک ایک ایک نکس بڑھاتے جاویں پھر اسکے برعکس ایک ایک نکس ہر روز گھٹاتے جاویں
اس سے قے نہیں ہوگی مگر بیمار کو اس عمل سے مطلع نکریں **دیگر ضماد مجرب** جو سکتہ کو بھی فائدہ
دیتا ہے **نسخہ** فرفیون۔ رائی ملتانی۔ شیطرج ہندی۔ تخم انجرہ۔ جندبیدستر۔ سب مساوی الوزن
لیکر باریک کریں اور سرکہ انگوری میں ضماد بنا دیں اور بال تراش کر سر پر لگا دیں **دیگر نطول**
مجرب جسکے استعمال سے سردرد بارد کو بھی فائدہ ہوتا ہے **نسخہ** پودینہ تمام۔ بابونہ۔ اکلیل الملک
شیح ارمنی۔ مرزنجوش۔ برنجاسف برگ غار۔ شبت۔ حلبہ۔ اسطوخودوس۔ بادرنجبویہ۔ سادج ہندی
قیصوم۔ درمنہ ترکی۔ سب حسب ضرورت لیکر پانی میں جوش دیں اور حسب دستور نطول لیں بعد ازاں
نطول کریں۔ اگر اسہال کے بعد مدرات کا استعمال کیا جاوے تو زیادہ تر فائدہ ہوتا ہے۔ جب
بچوں کو یہ مرض عارض ہو تو اونہیں بھی مسہل دیں **نسخہ مسہل** اسکامنی ایک گرین
سفوف جلیپ کمپونڈ ۲ گرین سوڈا کاربوناس ۳ گرین سب کو باریک کر کے سفوف بنا دیں دس ماہ
کے بچہ کو ۳ گرین اور ڈیڑھ برس کے بچہ کو ۵ گرین اگر موافق مقصود فعل حاصل ہو تو دس ماہ
بچہ کو ۵ گرین دیں اور سر پر آبلہ انگیز پلسٹر لگائیں اور مدرات دیں۔ جب بچہ کے سر میں پانی زیادہ
بھر جاوے تو اوسپر عمل بزل بھی کر سکتے ہیں لیکن اس مرض میں بچہ کے جانبر ہونے کی امید
کمتر ہوتی ہے۔ اس مرض میں بچہ کو کیا لومل یا بیل یا پڈرارج کھلانا اور دونوں بغلوں اور پیڑو
کش ران میں مرہم سیماب کی مالش کرنا بہتر ہے۔ اگر کیا لومل و دیگر مرکبات سیماب کھلانا

کسی وجہ سے ممکن نہو تو فقط مرہم سیماب کی مالش پر اکتفا کرین اور کچھہ عرصہ تک برابر استعمال کرتے جاوین اس سے از بس فایدہ ہوتا ہے۔ اگر افیون بھنگ چرس وغیرہ ادویہ مسمیہ مخدرہ کے استعمال سے مرض پیدا ہو تو قے کرادین تا کہ زہر خارج ہو جاوے۔ اگر کلوروفارم کے سونگھنے سے مرض حادث ہو تو مریض کے منہ پر خوب زور سے سرد پانی کے چھینٹے دین اور تیزاب امونیا امونیا وغیرہ عطوس عطسہ آور سنگھا دین اگر زیادتی شراب کے باعث ہو تو قے کرادین یا مخصوص زراقہ کے ذریعہ سے معدہ کو شراب سے خالی کرین پھر تیزاب امونیا سنگھاتین اگر یہی معدہ کے سبب ہو تو قی کرانے کے بعد کافی پلادین کاہلی کی حالت مین یا ضت کرادین اگر کوئی دوسرا مرض اسکا سبب ہو تو اسکا علاج کرین اور سرکہ خشک تنباکو کی ناس تیزاب امونیا وغیرہ تیز چیز سنگھا دین

فصل ہفتم سہر

(ان سمنیا) یہہ بیخوابی مفرط کی حالت ہے جسمین نیند نہین آتی اگر خفیف غنودگی کے طور پر آتی بھی ہے تو مریض ڈر کر جاگ اٹھتا ہے اسکو انگریزی مین ویکیفولنس اور سلیپ لس نس بھی کہتے ہین ان دونون کے لغوی معنی بھی بیخوابی ہین یہہ بھی بذات خود مرض نہین ہے بلکہ ایک علامت ہے جو کئی امراض مین پائی جاتی ہے

اسباب اگر زیادتی خون کے باعث ہو تو اسکے ہمراہ درد سر ضرور پایا جاتا ہے جسکے سبب سے نیند نہین آتی۔ کبھی قلت خون باعث ہوتا ہے کبھی مالیخولیا یعنی فساد ظنون کثرت فکر و جوش دلی۔ کبھی جسمانی و دماغی محنت اور تعب کی زیادتی اسکا سبب ہوتا ہے۔ کبھی اشتغال امور عظیمہ اسکا باعث ہوتا ہے جیسا جلالت فرزند یا مجالس کتخدائی و دعوت اشخاص جلیل القدر کا اہتمام وغیرہ امور۔ کبھی کثرت شراب تنباکو چاے کافی افیون بھنگ وغیرہ سے بھی بیخوابی پیدا ہو جاتی ہے۔ کبھی بدن کے کسی عضو مین درد شدید ہوتا ہے اس وجہ سے نیند نہین آتی گرمی سردی کی زیادتی بھی مانع خواب ہے۔ کبھی دماغ تو صحیح سالم ہوتا ہے مگر کسی اور عضو مین بیماری ہوتی ہے جسکی اذیت کا اثر اعصاب کے ذریعہ دماغ پر پہونچتا ہے اس وجہ سے نیند نہین آتی بد ہضمی سے بھی بیخوابی پیدا ہوتی ہے۔ دہشتناک خواب دیکھنا۔ کثرت سے مطالعہ کتب کرنا۔ کہانسی دیوانگی بخار کا ابتدائی درجہ۔ کزاز۔ نقرس۔ یرقان۔ حمل یا وضع حمل کی حالت مین بھی نیند نہین آتی

علامات غلبہ خون مین جوش خون کی علامات موجود ہونگی اور ساتھہ ہی اسکے گرانی

سرخی چشم اور درد سر بھی ضرور ہوتا ہے۔ کمی خون کی صورت مین کمزوری اور ضعف کی علامات
موجود ہوتی ہین کثرتِ فکر و محنت مالیخولیا اور اشتغال امورِ عظیمہ کی صورت مین خود انکا وجود
گواہ ہوتا ہے اور اسکے ساتھ یہہ بھی ہے کہ کسی عضو مین درد نہین ہوتا مگر جماہیان بکثرت آتی
ہین اور طبیعت بیقرار رہتی ہے۔ کثرت شراب تنباکو افیون چاے کافی وغیرہ کی صورت مین خود
ان اسباب کا تقدم دلالت کرتا ہے علی ہذا القیاس کثرت گرمی و سردی اور بدہضمی و امراض دیگر
اعضا خود اپنے وجود پر دلالت کرتے ہین **علاج** پہلے اصل سبب جو فساد کو دریافت کرکے
اسکا دور کرنا ضروری ہے۔ تفریح طبع کے لئے ہوا خوری کرین اور سونے سے چار پانچ گھنٹے پہلے
عمدہ غذا کھلائین اور گرم پانی سے غسل یا پاشویہ کرکے سر شام سو جاوین اور پاؤن کو سہلاوین
تاکہ نیند آجاوے۔ غلبہ خون مین ایک دو یا مناسب حال مریض جونکین لگائین اسکے بعد ٹھنڈے
پانی مین بھگا ہوا کپڑا یا برف کی تھیلی سر پر رکھنا مفید ہے اگر اس تدبیر سے فائدہ کی صورت
نظر نہ آوے تو مسہل قوی دین تاکہ بافراط خون اسہال کے ساتھ خارج ہوکر جوش خون کم ہوجاے
اور کمی خون کی صورت مین تدابیر مولد دم عمل مین لاوین اور شیر دختر تالک مین ٹپکاوین اور سر پر کپڑا
بھگوکر رکھین اور تخم خشخاش و تخم بنگ ہر ایک یکتولہ شیر گاو یا دوہ مین سائیدہ کرکے ہاتھ پاؤن
کی ہتھیلیون پر مالش کرین **دیگر قرص مجرب** تخم کاہو مغز تخم خربزہ مغز بادام خشخاش مغز
تخم کدو ہر یک ۹ ماشہ سب کو سائیدہ کرکے ٹکیا بنائین اور پاؤن پر رکھین۔ مالیخولیا اور کثرت فکر
کی صورت مین افیون مارفیا بنگ اجواین خراسانی کلورل ہائیڈریٹ اور برومائیڈ آف پوٹاشیم کوئی
پلا دوا اور برومیڈ یا دین اور ایک دو اونس شراب پورٹ وائین یا برانڈی پلانا بھی اس مرض مین
بہت مفید ہے خصوصًا شراب بیر جسمین ایک قسم کی بنگ ملی ہوئی ہوتی ہے زیادہ تر مفید ہے
کیونکہ یہہ عمدہ منوم ہے **دیگر روغن کاہو** شیرہ تخم کاہو دو حصہ روغن کنجد یا بادام ایک حصہ
دونون کو ملاکر جوش دین جب صرف روغن رہجاوے تو صاف کرین اور سر پر مالش کرین **دیگر مجرب**
جس سے سرسام کو بھی فائدہ ہوتا ہے **نسخہ** گل نیلوفر کاہو خرفہ صندل سفید ہر یک ۳ ماشہ
کافور ایک ماشہ افیون زعفران ہر ایک نیم ماشہ سب کو آب کشنیز تر مین سائیدہ کرکے ایک تولہ گل روغن
اور قدرے سرکہ آمیز کرین اور بطور ضماد یا نوخ پر رکھین **دیگر** خشخاش سفید شیر گاو مین سائیدہ

کرکے قدرے روغن گل آمیختہ کرین اور بطور نشوق استعمال مین لاوین **دیگر مجرب** جسمین سے سام کو بھی فایدہ ہوتا ہے **نسخہ** گل بنفشہ تراشہ کدو گل نیلوفر گل خطمی کا ہو گل سرخ جو مقشر ہر یک یک جزو پوست خشخاش نیم جزو سب کو حسب مناسب پانی مین جوش دین اور صاف کرکے نطول کرین اور یہی مانده ثفل کو قدرے گل روغن ملاکر بطور ٹکیہ یا فوخ پر رکھین اور گرم ہونے کی صورت مین تازہ بدلین یا پانی سے ترکرین اور کثرت شراب کی حالت مین شراب کا استعمال ترک کرین اور سچا اسکے شوربا بار بار ایک ایک دو دو گھنٹہ کے بعد پلاوین کلورل ہائیڈریٹ بقدر ۵ اگرین یا بروماییڈ آف پوٹاسیم بقدر ۲ اگرین پانی مین حل کرکے پلاوین اور کثرت افیون کی حالت مین تدریج افیون کا استعمال کم کرائین اور کلورل ہائیڈریٹ پانی مین حل کرکے پلاوین تاکہ نیند آجاوے چاے کافی اور تمباکو پینے اور تمباکو کھانے کی عادت ہو تو بوقت خواب اسکا استعمال ہرگز نکرین بلکہ اوسوقت سرد پانی پلاوین اگر یہہ تدبیر کارگر ہو تو کلورل ہائیڈریٹ پانی مین حل کرکے پلاوین اگر کسی عضو کے درد کے باعث نیند نہ آوے تو عضو مذکور کے علاج کے بعد کلورل ہائیڈریٹ پانی مین حل کرکے پلاوین اگر گرمی کی زیادتی سے ہو تو بیمار کو سرد مکان مین لیجا کر پنکھا کرین اگر سردی کی زیادتی سے ہو تو گرم مکان مین لے جاوین اور مکان کو آگ سے گرم کرین اور مریض کو گرم کپڑے پہنائین اگر کسی دوسرے عضو کی مشارکت سے نیند نہ آوے تو اصل مرض کا علاج کرکے افیون۔ مارفیا۔ یا اجواین خراسانی یا کلورل ہائیڈریٹ پانی مین حل کرکے پلاوین خمیرہ خشخاش کا استعمال کرنا نیند لانے مین سریع الاثر ہے اس سے زکام کو بھی فایدہ ہوتا ہے **نسخہ خمیرہ خشخاش**

زعفران نیم ماشہ کوکنار معہ خشخاش مغز بادام مقشر خشخاش ہر یک ڈھائی دام شاہجہانی عرق گلاب آدہ پاؤ نبات سفید ڈیڑہ پاؤ پہلے کوکنار کو نیم کوفتہ کرکے ایک سیر پانی مین شب و روز بھگو رکھین بعد ازان جوش دین جب نصف سیر رہجاوے تو خشخاش اور مغز بادام کو آب مذکور مین سائیدہ کرین بعد ازان زعفران کو گلاب مین کھرل کرکے آمیز کرین بعد نبات ڈالکر خمیرہ کا قوام کرین۔ اور بدہضمی کی صورت مین قے کرائین بعد ازان تقویت معدہ کرین اگر پھر بھی نیند نہ آوے تو افیون یا مارفیا دین بیخوابی کا **عام علاج** یہہ ہے کہ کسی خاص چیز کی طرف عرصہ تک خیال کو متوجہ رکھین اس سے تھوڑے عرصہ مین دماغ تھک جاویگا اور نیند

آجاویگی۔ اور واحد چیز کی قید اس واسطے لگائی گئی ہے کہ خیالات منتشر ہوں جس وجہ سے اندر کی طرف کچھ عرصہ تک دیکھنے سے بہت جلد نیند آجاتی ہے اور یہہ خاصیت ستاروں میں نہیں ہے کیونکہ اونکی کثرت کی وجہ سے خیال منتشر ہوجاتا ہے اور نیز سفلہ چشم کو اوپر کی طرف کرکے آسمان کی جانب دیکھنا زیادہ تر موثر ہے۔ بعض ڈاکٹروں کا قول ہے کہ بیخوابی کے وقت خارجی ہوا کو ریہ میں کھینچیں اور پھر اوسی طرح خارج کریں کہ اوس سے آواز حروف حلقی اس نہج سے پیدا ہو کہ آ۔ آہ۔ اہ۔ اُ۔ لیکن آواز اُو (بضم الف و سکون واو) پیدا نہ ہو کیونکہ اس سے عضلات میں حرکات متعددہ پیدا ہوتی ہیں جو مانع خواب ہیں۔ **مؤلف** نے اس مسئلہ کا تجربہ نہیں کیا اور نہ یہہ سمجھہ میں آیا کہ صوت اُو کیوں بالتخصیص محرک عضلات ہے۔ بیخوابی کی حالت میں کسی علمی کتاب کا مطالعہ کرنا مؤید خواب ہے مگر قصہ کہانی کی کتاب نہو کیونکہ اس سے شوق مطالعہ کو ترقی ہوتی ہے اور دماغ کو اذیت پہنچتی ہے البتہ کہانیوں کا سننا مؤید خواب ہے مگر نغمہ اور سرود وغیرہ دلکش لحن سے پرہیز کریں اور ایسے مکان میں نہ سوویں جہاں شور و غل ہو اور نہ ایسے مکان میں جہاں کہیں مچھر اور کھٹمل وغیرہ ہوں۔ یہہ روغن بالخاصیت بہت عمدہ نیند آور ہے **لسخہ** مغز بادام مغز کدو کا ہو خشخاش اجوائن خراسانی ہر ایک دو تولہ حسب دستور روغن نکالکر سر پر مالش کریں

فصل ہشتم دیوانگی

(ان سینٹی) دیوانگی یعنی فتور عقل وہ مرض ہے جسمیں خیالات اور توہمات بے اصل ذہن نشین ہوجاتے ہیں جنکی وجہ سے انسان جامہ انسانیت سے باہر ہوجاتا ہے۔ حفاظت ذاتی حقوق ہمسایگی اور فرائض مذہبی فراموش کردیتا ہے۔ چونکہ بعض میں چاند کے گھٹاؤ بڑہاؤ پر اس مرض کے دورہ کی کمی بیشی ہوتی ہے اسلئے اسکو اثر القمر (لیونیسی) بھی کہتے ہیں **اسباب** تکلیفات خانگی معاملات دنیوی امورات تعشقی جوش ملکی۔ تعصب مذہبی حد سے زیادہ تقوی و پرہیزگاری خوف اعصابی صدمات۔ مادہ آتشک کثرت مباشرت اور جلق کی بے اعتدالیوں سے طبیعت مائل بجنون ہوجاتی ہے صدمات و حوادث جیسے باد سموم کی سرائیت خلل پرسوت۔ وضع حمل میں بے اعتدالی اور عرصہ دراز تک دودہ پلانے سے نہایت کمزوری اور ضعف کے باعث اس مرض میں مبتلا ہونا پڑتا ہے۔ فاقہ کشی

آتشک بستی پیری سنجار دیگر امراض جسمانی سے بہی اس مرض کا ظہور ہو سکتا ہے۔ بعض عورتون کو وراثت کے طور پر سن یاس مین لاحق ہوتا ہے اور اکثر زنان قریب البلوغ حیض کے بند ہونے سے اس مرض مین مبتلا ہو جاتی ہین اور حیض کے جاری ہو جانے سے یہہ شکایت رفع ہو جاتی ہے جب حیض آتے آتے رک جاتا ہے تب بہی یہہ مرض لاحق ہو جاتا ہے۔ امراض رحم و خصیۃ الرحم بہی موجب اس مرض کے ہین کثرت شراب خواری افیون بہنگ چرس گانجا دہتورہ بلاڈونا و دیگر سمیات مخدرہ سے بہی جنون ہو جاتا ہے۔ دماغ سے زیادہ کام لینا اور کثرت سے محنت و مشقت کرنا زیادہ غم کہانا فکر و تردد بہی باعث اس مرض کا ہوا کرتے ہین عرصہ دراز تک دماغی محنت کرنے اور شدید رنج کا اثر دل پر پہونچنے سے بہی یہہ کیفیت لاحق ہو جاتی ہے۔ دماغ کی پرورش کے لئے خون کم پہونچنا بہی موجب مرض ہے۔ بعض اوقات روایات مذہبی اور اشعار و خیالات عاشقانہ پڑہنے سے بہی جنون کے آثار نمایان ہو جاتے ہین اپنے لباس و عادات پر ہمیشہ نظر رکہنا اور مختلف پیشون اور وجوہات معیشت کے جویا رہنا بہی بعض اوقات موجب جنون ہوتا ہے جیسا کہ اکثر اہل فرنگ مقاصد جدیدہ کی تلاش اور نئے امور کی جستجو مین جب ناکام رہتے ہین تو مرض جنون مین مبتلا ہو جاتے ہین بعض اشخاص سے باوجود اسباب مذکورہ کے موجود ہونے کے کوئی فعل دیوانگی کا ظہور مین نہین آتا اور بعض بلا موجودگی کسی سبب کے دیوانگی مین مبتلا ہو جاتے ہین بعض کی طبیعت چند اسباب کی شراکت سے اس مرض مین مبتلا ہو جاتی ہے اور بعض مین صرف دماغ یا کسی دوسرے خاص عضو کے فعل سے مثلاً دماغ کی سختی نرمی اور اوسکے ہل جانے سے عقل اور صحت مین فرق پڑ جاتا ہے مگر اور معدہ کے فساد سے مالیخولیا ہو جاتا ہے گردہ اور رحم کے امراض سے بائو گولہ والی دیوانگی عارض ہو جاتی ہے۔ کہوپڑی کے دبیز ہو جانے اور دماغ مین امراض گوش کے سرایت کر جانے سے بہی عقل مین فتور آ جاتا ہے **مقدم اسباب دیوانگی** اکثر اوقات دیوانگی کے اسباب سے واقفیت پیدا کرنے مین نہایت دقت و مشکل پیش آتی ہے لیکن اسمین کچہہ شک نہین کہ اکثر دیوانگی موروثی ہوتی ہے۔ بعض اوقات نہایت قریبی رشتہ دارون مین مناکحت کا رشتہ قایم ہونا۔ والدین مبتلا آتشک کے نطفہ سے بچہ کی پیدایش۔ والدین کی کثرت شراب خوری دیوانگی کے مقدم اسباب ہوتے ہین

ہین خنازیری مزاج تعلیم وتربیت مین نقص علم دولت اور عزت و جاہ و حشمت کی ہوس قوی یا بی
مرض سمجھے گئے ہین مذہبی خیالات مین زیادہ استغراق ناامیدی کے سبب پست ہمتی و کم حوصلگی
بھی دیوانگی کے مقدم اسباب مین ہے کسی بات کے خیال مین ڈوبے وزغلطان پیچان رہنا بھی اس مرض
کے مقدم اسباب مین ہے بچے بہ نسبت عورتون کی اور عورتین بہ نسبت مردون کی اس مرض مین
کم مبتلا ہوتی ہین اور خصوصًا جوان زیادہ تر مبتلا ہوتے ہین **علامات منذرہ** دیوانگی
کامل سے پیشتر جب چند علامات ظہور مین آوین تو شروع ہی مین علاج کرنے سے اغلب ہے کہ مرض
رک جائے۔ اور علامات منذرہ یہ ہین۔ مزاج کے بگڑ جانے سے بیمار پست ہمت ہو جاتا ہے سر
گھومتا رہتا ہے سر مین درد رہتا ہے کاروبار سے طبیعت متنفر ہو جاتی ہے حافظہ جاتا رہتا ہے
دل بے چین اور طبیعت منتشر رہتی ہے دماغ مین ضعف ورنجان معلوم ہوتا ہے طبیعت بہت
کچھ آرزومند رہتی ہے دن بے چینی مین اور رات بیخوابی مین کٹتی ہے جن باتون سے بیمار پہلے
خوش ہوتا تھا اب اون سے نفرت کرتا ہے کسی چیز پر دل نہین لگتا **علامات عامہ**
مستعد ایام مین مختلف کوائف پیدا ہوتے ہین کبھی عرصہ تک علامات پوشیدہ رہتی ہین اور
آدمی تندرست معلوم ہوتا ہے کبھی مرض کے یکدم زور کرنے سے ابتدا ہی مین صحت کے خلل پذیر ہونے
سے دماغ خراب ہو جاتا ہے جوش اور غصہ بڑھ جاتا ہے معمولی خیالات بدل جاتے ہین اور نئے خیالات
کی جانب متوجہ ہو جاتا ہے اور بے خوابی کے باعث مریض بے آرام رہتا ہے اور رات کو خوابہای
پریشان کے دیکھنے سے چیخ مار کر اوٹھ بیٹھتا ہے عادت کے خلاف شکستہ حال رہتا ہے آدمیون کی صحبت
سے پرہیز اور تنہائی کو پسند کرتا ہے یہان تک کہ اپنے عزیزون اور ہم نشینون کی صحبت سے بھی پرہیز
کرتا ہے اور اکثر آوارہ پھرتا رہتا ہے عادات و لباس مین فرق آجاتا ہے قوت حافظہ کے فتور سے
ایک ایک بات کو بار بار کہتا ہے اور بکواس زیادہ کہنے لگتا ہے طاقت جسمانی کم ہو جاتی ہے مزاج
بگڑ جاتا ہے قبض درد سر اور کبھی قے بھی ہوتی ہے بعض کو شروع ہی سے خودکشی یا قتل عمد کی
دھن لگی رہتی ہے کبھی غنودگی دوران سر اور سستی عاید ہوتی ہے بعض مریض مختلف اشیا کی نسبت
اور اونکے اقسام پر قیاس باطل دوڑاتے ہین حالانکہ اونکی اصلیت سے مطلقًا واقف نہین ہوتے
بعض کو حالت بیداری مین خواب کی سی کیفیت معلوم ہوتی ہے مگر وہ اس حالت سے بےخبر محض

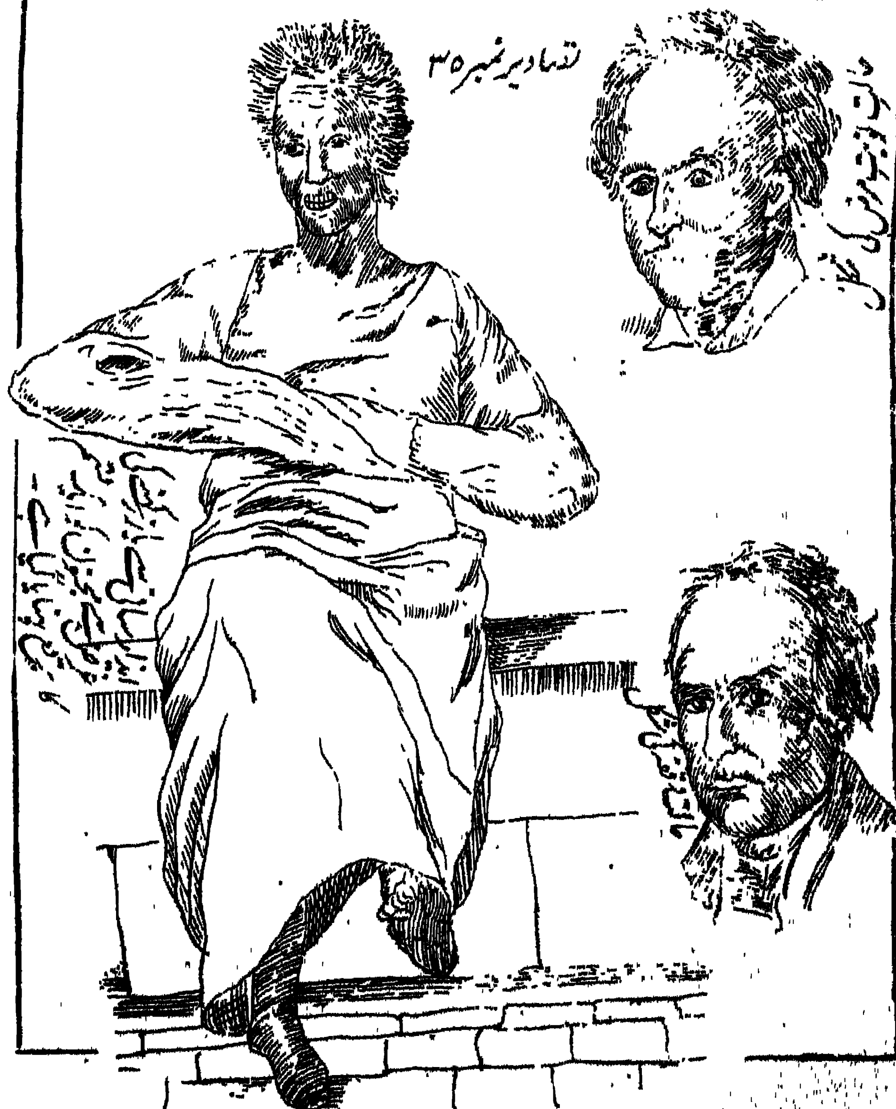
ہوتے ہین بعض کی گفتگو مین فتور آجاتا ہے اور سستی کاہلی کی وجہ سے اپنا معمولی کاروبار نہین کرسکتے۔ اسکے علاوہ امراض دماغی عِلاوہ جسمی علامات بہی موجود ہوتی ہین **علامات مشخصہ** جب کسی دیوانہ کو زیر امتحان کرنا چاہین تو پہلے اوسکو اپنا معتقد بنا کر اپنی اور اپنا بے غرض ہونا ثابت کرین اور اپنا اعتبار جما لینے کے بعد ماضی و حال کی کل کیفیت دریافت کرین اگر وہمی مریض سے تفتیش مرض مشکل ہو تو پہلے اوسکو باتون مین مشغول کرین اور میٹھی میٹھی باتین کرکے اوسکا دل بہلائین پہر امور متعلقہ مرض دریافت کرین تاکہ وہ مستفسر کو بے تعلق سمجھ اور اوسکے استفسار سے برا نہ مانے اور اپنا حال بے کم وکاست بیان کردے اگر معلوم ہو کہ میلان طبع کے بغیر دفعۃً دیوانگی ظہور مین آگئی ہے تو اوسکی تدبیر اور چارہ جوئی کے فوراً درپے ہو جائین اور یہہ بہی یاد رکہین کہ علی العموم خیالات باطلہ کے بغیر دیوانگی کا ظہور نہین ہوتا مگر شاذ و نادر۔ مریض مالیخولیا کے بشرے ہی سے مرض کی تشخیص بخوبی ہو جاتی ہے کیونکہ مریض کا چہرہ مغموم کہنچا ہوا پیشانی شکن دار اور معمولی عادت سے بدلی ہوئی ہوتی ہے۔ اور جو شخص صحت کی حالت مین صاف ستہرا رہتا تہا بیماری کی حالت مین بلا سبب میلا رہنے لگتا ہے یا صورت برعکس نمایان ہوتی ہے۔ شدت مرض مین آنکہون کا سرخ ہونا مرض کے ظہور کی قوی دلیل ہے اور مرض مین حالت مین آنکہون کی پتلیان یکسان حالت پر قایم نہین رہتین اگر خاموش اور کشیدہ خاطر آدمی دفعۃً خوشی اور بے تکلفی مین آجاوے تو مشکوک الخیال تصور کرنا چاہیے اگر کسی سخت واقعہ کے ظاہر ہونے پر کوئی شخص بلا وجہ اپنے تئین قصوروار ظاہر کرے تو اوسکو بیشک دیوانہ تصور کرنا چاہیے بعض اوقات متعصب اور دماغی اشخاص کی حرکات دیوانون سے مشابہ ہوتی ہین مگر اصلی دیوانون کے افعال لغو اور خیالات بیہودہ ہوا کرتے ہین اور سوال کا جواب بے موقع دیتا ہے اوسکی صورت غمگین اور وحشت زدہ ہوتی ہے اور اوسکو اکثر صُوَر موہومہ دکہائی دیتی ہین۔ جیسے زیادہ عیاشی سے دماغ خراب ہو جاتا ہے تو دیوانون کی سی حرکات ظاہر ہونے لگتی ہین مگر شکل و شباہت کے ملاحظہ سے بخوبی تمیز ہو سکتی ہے جب سناسی جوگی فقرا اپنے طریقہ کے فرائض کو نہایت جوش و خروش اور زور و شور سے ادا کرتے ہین تو اونکے خیالات مشکوک ہو جاتے ہین کیونکہ وہ کثرت ریاضت کے سبب فاقہ کشی اور مختلف قسم کی سختیان جہیلتے ہین اور اکثر غذا اسقدر کم کہاتے ہین کہ وہ زندگی کے

برقرار رکھنے کو کافی نہین ہوتی۔ افسردگی دل اور پریشانی خیالات کی وجہ سے عضائے تناسل کو قطع کر دیتے ہین اور آنکھون کو پھوڑ لیتے ہین اور کبھی خودکشی پر آمادہ ہو جاتے ہین اگرچہ یہہ لوگ بڑے ذی علم و صاحب فضل ہوتے ہین مگر مذہبی ارسوم مین مجنون و دیوانہ ہو جاتے ہین پس تکلیف دل و پریشانی طبیعت اس قسم کی دیوانگی سے بخوبی ظاہر ہو سکتی ہے۔ اکثر مقدمات فوجداری سے بچنے کے لئے بعض جاہل و ذلیل آدمی اپنے کو مصنوعی دیوانہ بنا لیتے ہین جنکی شناخت زرہ غور و تامل سے بخوبی ہو سکتی ہے چنانچہ **مصنوعی دیوانہ** دفعۃً دیوانگی کے آثار ظاہر کرنے اور دیوانہ کہلانے کو پسند کرتا ہے مگر جسمی امراض کے عدم ظہور سے بشرے سے کوئی علامت دیوانگی کی ظاہر نہین ہوتی البتہ چلاتا کودتا اور انگل بچو مہمل باتین کرتا ہے۔ شدت محنت سے نبض کمزور ہو جاتی ہے اور پسینہ بکثرت آتا ہے آرام حاصل کرنے کے لئے آنکھہ بچا کر سو رہتا ہے غذا کی خواہش زیادہ رکھتا ہے اور کسی اذیت و خلاف مرضی امر کی برداشت نہین کر سکتا **دیوانہ اصلی** مرض کے بتدریج ظاہر ہونے سے دیوانہ کہلانا پسند نہین کرتا ناسازی طبیعت بے چینی اور پریشانی کی وجہ سے آنکھین سرخ چہرہ خوف زدہ مغموم ہوتا ہے بشرہ سے دیگر علامات جنون ظاہر ہوتی ہین کبھی خاموش اور کبھی تیز ہو جاتا ہے گفتگو غیر مسلسل مگر سچی ہوتی ہے اور تیزی کے وقت نبض کی حالت یکسان قایم رہتی ہے اور انکا پسینہ عدم وقوع سے پسینا نہین آتا۔ غذا سے بے پروائی۔ آرام و خواب سے استغنا ہوتی ہے اور جملہ امور تکالیف کی برداشت بخوبی کر سکتا ہے غرض مریض کی بیخبری ہین اگر اوسکی شابنہ روز کاروائی کو دریافت کیا جاے تو دیوانہ مصنوعی اور اصلی مین بخوبی تمیز ہو سکتی ہے۔ اب مختلف کوائف کے لحاظ سے مرض دیوانگی کو تین قسمون مین بیان کیا جاتا ہے **قسم اول مانیا** (مینیا) یہہ جنون کی ایک قسم ہے جسکے وقوع سے عقل اور افعال دماغیہ مین فساد عارض ہو جاتا ہے اور افعال کی ترتیب بگڑ کر اونکا حس باطل ہو جاتا ہے اور تمام حرکات جسمانی اعتدال سے موثر ہونے سے بیمار مین ہمیشہ ثوران خون اور ہیجان طبع کے باعث جوش دلی کے آثار پاے جاتے ہین ہوش و حواس مین فرق آجاتا ہے اور یہہ ہیجان طبع عطوفت و غضب دونون سے مرکب ہوتا ہے۔ چونکہ اس مرض مین مختلف کوائف پاے جاتے ہین اسلئے اسکو دس نوع مین بیان کیا جاتا ہے **نوع اول مانیاے حاد** (اکیوٹ مینیا) اس مرض کے شروع ہونے کے وقت پہلے درد سر اور شرائین صدغین مین ضربان ہوا کرتا ہے

اور دوران سر و بیخوابی عارض ہوتی ہے اور بیمار خوش و خورم اور چست و چالاک رہتا ہے مگر معمولی کاروبار سے نفرت کلی ہو جاتی ہے اور خانگی معاملات سے دستبردار ہو جاتا ہے مزاج کے متغیر و تبدیل ہونے سے بال بچوں عزیزوں اور جانی دوستوں سے عداوت کرنے لگتا ہے فحش الفاظ منہ سے نکالتا ہے بیمار گھر میں بیٹھنے سے گھبراتا ہے سڑکوں اور خیمہ گاہوں میں آوارہ پھرنا پسند کرتا ہے۔ جب عورتیں اس مرض میں مبتلا ہو جاتی ہیں تو ان سے کلمات و حرکات خلاف حیا و شرم سرزد ہوتی ہیں پردہ عصمت پھاڑ کر ننگ ناموس سے منہ موڑ لیتی ہیں شرم و حیا کو خاک میں ملا دیتی ہیں ماں باپ بھائی بہن خاوند اور بچہ کا کچھ پاس و لحاظ نہیں کرتیں پاس ادب و محبت دل سے دور ہو جاتا ہے بلکہ انکے مار ڈالنے کے درپے ہو جاتی ہیں غلبہ مرض کی حالت میں غصہ کا جوش ایسا بڑھ جاتا ہے کہ مریض ہر وقت جنگ و جدال اور مار پیٹ کیا کرتا ہے اور دوسروں کو نقصان پہنچاتا ہے بیقراری دل اور جوش خون کے باعث خویش و اقارب کی محبت چھوڑ دیتا ہے اور ادنے سی بات پر چڑ جاتا ہے حرکات و خیالات خلاف عادت ظاہر کرنے لگتا ہے اور دوسروں کو بیوجہ ایذا پہنچانے کا قصد کرتا ہے بول و براز اپنے بدن پر مل لیتا ہے۔ اس حالت میں ہذیان و اختلال عقل قوی ہو جاتا ہے زیادہ بکتا ہے اور چلا چلا کر باتیں کرتا ہے ایک بات ختم نہیں ہونے پاتی کہ دوسری بات شروع کر دیتا ہے آواز اور روشنی سے از بس نفرت کرتا ہے نیند نہ آنے کی وجہ سے آنکھوں کی حرکت زیادہ ہو جاتی ہے کبھی ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آنکھیں باہر نکلی پڑتی ہیں جب خیالات باطل و توہمات بے اصل کم و بیش موجود ہوتے ہیں تو آنکھیں سرخ ہو جاتی ہیں ثقبہ عنبیہ تنگ ہو جاتا ہے ٹکٹکی بندھ جاتی ہے اگر نیند آ بھی جاوے تو وحشت انگیز اور دہشتناک خوابوں سے نیند اچٹ جاتی ہے۔ اسی وجہ سے بیماری کی شدت رات کو زیادہ ہوتی ہے۔ لیکن جب یہہ کیفیت دھتورہ اور بلاڈونا کے استعمال سے عارض ہو تو ثقبہ عنبیہ وسیع نبض سریع اور ممتلی ہو جاتی ہے مگر کبھی قوی اور کبھی ضعیف لیکن بلاڈونا کے استعمال کی صورت میں نبض عریض ہوتی ہے اور یہہ بھی ممکن ہے کہ اپنی اصلی حالت پہ   چہرہ اوبھرا ہوا اور پھولا ہوا ہوتا ہے یا رنگ چہرہ کا زرد چہرہ اوترا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ سر میں گرمی زیادہ اور بدن میں معمولی حرارت محسوس ہوتی ہے جب مرض کا دورہ جلد جلد ہوتا ہے تو مریض کے لواحق خیال کرتے ہیں کہ اسپر جن بھوت سوار ہے

اس مرض میں کبھی اشتہا کم ہو جاتی ہے اور کبھی پرخوری کی کیفیت نمایاں ہوتی ہے لیکن اکثر یہی ہے کہ
اشتہا نہیں ہوتی منہ میں پانی زیادہ بھرا رہتا ہے ناک خشک ہوتی ہے اور زبان کے کنارے سرخ ہوتے
ہیں اور وسط میں سفید ہوتی ہے کبھی زبان میں کوئی تغیر پایا نہیں جاتا قبض ہمیشہ رہتی ہے براز خشک
اور سفید خارج ہوتا ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ اس میں صفرا کم تر جاتا ہے قارورہ کبھی صاف ناصاف
پانی کی طرح اور کبھی سرخ ہوتا ہے بیمار روز بروز لاغر ہوتا جاتا ہے کیونکہ غذا کم کھانے کی وجہ سے خون کم پیدا
ہوتا ہے اور اعضا کو غذا کم پہنچتی ہے مگر ہر ایک مریض میں شدت و عجلت میں اختلاف ہوتا ہے بعض
مریض زیادہ جیتے ہیں اور آخر میں کچھ آدمیوں کے دیکھنے میں ہوں تو بھی حالت ہیئت متغیر یہاں تک کہ دو

تصاویر نمبر ۳۵



اشنا ہی شکل سے صورت پہچان سکتے ہیں اور قوت کی زیادہ ہو جانے سے اطراف کو حرکت دیتا
رکھتا ہے۔ اس حد پر پہونچکر کسی قسم کا درد محسوس نہیں کر سکتا سردی گرمی سے ایذا نہیں پاتا اگرچہ
اوسکے بدن کو فی الواقع ضرر پہونچتا ہے مگر وہ نہیں جانتا اگرچہ نئے سے نئے پہننے کے لئے اوسکو
کپڑے پہنائے جائیں تو پھاڑ ڈالتا ہے کوئی بات مطابق واقعہ کے اوس سے سرزد نہیں ہوتی۔
کبھی مہربان ہو جاتا ہے اور کبھی غضبناک و قہرمان **اختتام** اگر مریض عالم جوانی میں ہو اور اوس کا
میلان طبع امراض قلب کی طرف نہ پایا جاوے تو باقاعدہ علاج سے بیمار اچھا ہو جاتا ہے ورنہ ہیجان
بعض اوقات دماغ میں شدید سوزش ہو جاتی ہے اور مریض دس روز کے اندر مر جاتا ہے یا کچھ وقفہ
کے بعد مرض کی شدت بڑھ جاتی ہے کبھی استقلال مزاج کی وجہ سے چند ماہ کے لئے آرام بھی ہو جاتا
ہے بعض صورتوں میں مرض مزمن بھی ہو جاتا ہے جسکی شدت و خفت پیدا ہوا کرتی ہے یعنی اثناء
مرض میں مریض بالکل تندرست اور صحیح و سالم معلوم ہوتا ہے مگر رات کو مرض کی شدت ہو جاتی
ہے۔ اس مرض کا **انجام** بتلانا قابل غور ہے کیونکہ اکثر اوقات اسمیں دماغ کی سوزش شامل ہوتی ہے
جسکا نتیجہ غالباً برا ہوا کرتا ہے۔ اگر شروع مرض سے دس روز کے اندر مرض میں خفت معلوم ہو تو
انجام اچھا ہوتا ہے کیونکہ اس عرصہ کے اندر مرض کی ترقی کا احتمال ہوتا ہے اور نیز خفت کی حالت میں
مرض کے بار بار عود کرنے سے چنداں خطرہ نہیں ہوتا عود کرنے کی حالت میں نوبت کا قیام اکثر
چند ہفتہ تک ہوا کرتا ہے اگر اس سے پہلے آرام ہو جاوے تو نیک ہے ورنہ برا ہے روز بروز
کی کمزوری کی ترقی سے مریض ہلاک ہو جاتا ہے یا تندرست ہو کر مرض نسیان میں مبتلا ہو جاتا ہے
تشخیص سوزش حاد دماغ۔ شرابیوں کے جنون اور بخار کے ہذیان اور مالیخولیا سے حادین باہم
اشتباہ ہو سکتا ہے جنمیں مخصوصہ علامات سے باسانی تمیز ہو سکتی ہے چنانچہ التہاب دماغ میں
نبض سریع اور ممتلی ہوتی ہے درد سر کی شکایت وحشی اور آواز سے نفرت و دیگر خطرناک علامات
ظہور میں آتی ہیں۔ شراب کے نشہ میں بیخودی کی خواب ہوتی ہے مگر بیداری کے بعد صحت ہو جاتی
ہے اور نیز اسمیں خیالات باطلہ نہیں ہوا کرتے منہ سے اور قے کے مادہ سے شراب کی بو آتی ہے ان
علامات کے علاوہ شرابی کے جنون میں رعشہ ضرور ہوتا ہے سر پسینے سے تر اور زبان سفید ہوتی
ہے اور نیز بستر کے گرد کیڑے مکوڑے پھرتے نظر آتے ہیں ہذیان حمی کی کیفیت مریض کے

رشتہ داروں اور عزیزوں سے فوراً اسکا کشف ہوجاتی ہے اور اسکے علاوہ وجود بھی خود شہادت
دیتا ہے۔ مانیا میں جملہ علامات اسکے برخلاف ہوا کرتی ہیں **نوع دوم مانیای**
مزمن (کرانک مینیا) اکثر مانیاے حاد مانیاے مزمن میں تبدیل ہوکر مدت دراز تک
رہتا ہے جس سے مریض کی طبیعت کاروبار دنیوی میں نہیں لگتی اور نہ کسی بات پر خیال جمتا
ہے کبھی جوش آجاتا ہے تو شور وغل کرتا ہے کبھی خاموش رہتا ہے اور سوال کا جواب یا جھوٹا
دیتا ہے اور اکثر اتفاقیہ موت سے مرتا ہے **نوع سوم مانیای وحدت** (مونومینیا)
باوجود صحیح وسالم ہونے خیالات کے جب کسی خاص بات میں فتور عقل ہوجاتا ہے تو اوسکو
بھی ایک قسم کا جنون کہا جاتا ہے **نوع چہارم مانیای اخلاقی** (مارل مینیا)
ظہور مرض کے ابتدا میں عقل قوت مدرکہ۔ فہم عامہ اور خیال بدستور قائم ہوا کرتا ہے مگر مرض کی
زیادتی میں بدتہذیبی کے غلبہ سے نیک و بد کی تمیز نہیں رہتی اور اس قسم کی حرکات سرزد ہوتی
ہیں کہ خلاف رواج عام اور تہذیب و عقل کے مخالف ہوتی ہیں اکثر اس قسم کا مرض نوجوانوں میں
ہوا کرتا ہے جبکہ کم سنی اور بلوغت کے زمانہ میں اصحاب دولت و اقبال کی صحبت کا اتفاق ہوتا ہے
تو اونکی عادات و حرکات و سکنات طبیعت میں سرایت کرجاتی ہیں اپنی حیثیت فراموش ہوجاتی
ہے مزاج قابو میں نہیں رہتا حرکات ناشائستہ بے رحمی ضدیت وغیرہ امور ناملایم سرزد ہوتے
ہیں اوسکو گمان ہوتا ہے کہ میں عالی خاندان ہوں ذراسی نکتہ چینی پر بگڑ جاتا ہے **نوع پنجم**
جنون زچہ یا جنون النفسا (پیورپرل مینیا) جب وضع حمل کے بعد زچہ کو جنون عارض
ہوجاتا ہے تو شدید ہذیان کی حالت میں نوزائیدہ بچہ کے ہلاک کا قصد کرتی ہے غلط اور بے اصل
خیالات پیدا ہوجاتے ہیں شوہر و دیگر اقربا سے کلی نفرت ہوتی ہے بیخوابی کی شکایت رہتی ہے
مانیاے حاد کی دوسری علامتیں ظہور میں آتی ہیں اگر باقاعدہ علاج کیا جاوے تو جلد تر آرام کی
صورت نمایاں ہوجاتی ہے مگر موروثی ہونے کی صورت میں مرض مزمن ہوجاتا ہے **نوع ششم**
جنون السرقہ (کلپٹومینیا) اس قسم کا مرض اکثر نوجوانوں میں پایا جاتا ہے جنہیں چوری
کرنے کی بے اختیار عادت پڑجاتی ہے باوجودیکہ اس ناجائز فعل کے عدم سے بخوبی اوسکو واقفیت
ہوتی ہے کیونکہ استفسار کرنے پر مریض صاف انکار کرجاتا ہے اور اوسکے ذکر سے ناخوش ہوتا

اچھے متمول اور صاحب حشمت اشخاص بلا وجہ اور بے ضرورت سوئی جیسی ادنے چیز کے چرانے سے اپنے تئین باز نہین رکھ سکتے بعض مریض بلا غرض ایک شخص کی چیز کو اوٹھا کر دوسرے شخص کی چیزون مین ملا دیتے ہین جن عورتون کو خلاف معمول حیض آتا ہے یا مدت حمل دراز ہو جاتی ہے وہ زیادہ تر اس مرض مین مبتلا ہوتی ہین پس اصل چوری اور مرض مذکور کے درمیان وجود مرض سے پہلے کی حالت دریافت کرنے سے بخوبی تفرقہ ہو سکتا ہے **نوع ہفتم قطرب** یہ ایک قسم کا جنون ہے جسمین بیمار تنہائی کو پسند کرتا ہے اور ہر وقت خایف نہایت ترش رو متردد اور متاسف رہتا ہے بیہودہ گردی نہایت پسند خاطر ہوتی ہے رنگ زرد زبان خشک اور مفرط الحرارت ہوتی ہے اور ہر ایک شخص پر یہی گمان کرتا ہے کہ یہ میرے قتل کے درپے ہے اور اپنی حفاظت کے واسطے اوسپر حملہ کرتا ہے۔ یہہ مرض جسیم اسود دماغ کے فساد سے عارض ہوتا ہے جسکا علاج بعینہ مالیخولیا کی طرح کیا جاتا ہے **نوع ہشتم۔ جنون الاحراق** (پائرومینیا) جن عورتون کو حیض بدقت آتا ہے یا عین عالم شباب مین بالکل بند ہو جاتا ہے اونکو آگ لگانے کی خواہش زیادہ تر ہوتی ہے تاکہ اوسکا تماشا دیکھین **نوع نہم جنون خودکشی** (سوئی سایڈل) مالیخولیا کی قسم ہے جسمین ارادہ خودکشی کا اس زور شور سے پختہ ہو جاتا ہے کہ اس فعل کے ارتکاب سے مریض کو کوئی روک نہین سکتا خواہ کتنی ہی تدبیرین کی جائین کبھی اس قسم کے خیالات ایسے پختہ ہو جاتے ہین کہ اونکا روکنا نہایت ہی مشکل ہو جاتا ہے۔ بعض مریض موقع کے منتظر رہتے ہین اور موقع پاکر فوراً اپنے تئین ہلاک کر دیتے ہین بعض کو علاج کرنے سے آرام ہی ہو جاتا ہے **نوع دہم جنون قتل عمد** (ہومی سایڈل مینیا) اس قسم کے مریض دیکھنے مین تندرست و سلیم العقل پائے جاتے ہین اور انکے دماغ مین کسی قسم کا فتور ظہور مین نہین آتا اکثر خموش اور اداس رہتے ہین اور کسی کو اپنے ارادہ سے مطلع نہین کرتے تاوقتیکہ فعل قتل کے مرتکب نہو جائین مگر دفعۃً کسی شخص کی تحریک سے یا خود بخود کشت و خون کی خواہش کا جوش اسقدر غالب ہو جاتا ہے کہ کسی کو قتل کئے بغیر رہ نہین سکتے خواہ اپنا کیسا ہی عزیز کیون نہو **علاج** مریض کو ایسے مکان مین محفوظ رکھین کہ اپنے تئین یا دوسرون کو ضرر نہ پہونچا سکے اور حفاظت کے بعد قوی [illegible] کا مسہل دین جب سر مین گرمی زیادہ پائی جاوے اور ہذیان و ہیجان کی شدت ہو تو قوی مسہل

دین اس غرض کے لئے روغن حب السلاطین کے دو تین قطرے پلا دینا کفایت کرتا ہے تلئین کی
ضرورت ہو تو گمنیشیا سلفاس ایک ڈرام سنگچرہائی سائمس نصف ڈرام باہم ملا کر دو تین اونس پانی
کے ساتھ دین اور یہی مقدار چار چار گھنٹے کے بعد پلا دین تا کہ کامل اجابت ہو جاوے اگر بہ حرارت اور
ہیجان کے سبب سے دوا کا پلانا ناممکن ہو تو صرف ایک قطرہ روغن حب السلاطین کھلانا کفایت
کرتا ہے ہیجان کے وقت مریض کو گرم پانی مین بٹھلا کر سر پر سرد پانی ڈالین اور جب سر مین گرمی
اور جوش خون زیادہ ہو تو جیسا سبب جونکین لگا دین اور اس امر کا خیال رکھین کہ اگر شرائین اصداغ
مین جستن زیادہ ہو تو صدغین پر اگر آنکھین زیادہ سرخ ہون تو موقین پر اگر ناک پر اور رخسار پر ورم ہو
تو منخرین مین اگر کانون مین وہمی تباہی آوازین آوین اور بیمار تشویش مین کہے کہ فلان یہہ کہتا ہے اور
فلان وہ کہتا ہے تو دونون کانون کے پیچھے جونکین لگانی چاہئین اس اطریفل کے استعمال کی مداومت
نہایت مفید ہے **نسخہ اطریفل** تربد شاہترہ الائچی خورد سلیخہ مصطگی ہر ایک ساڑھے تین ماشہ
گل سرخ اصل السوس ہر ایک ۹ ماشہ ہلیلہ سیاہ پوست بلیلہ آملہ ہر ایک ڈیڑھ تولہ پوست ہلیلہ زرد تربد
ہر ایک ۳ تولہ سب کو باریک کر کے روغن بادام یا روغن گاؤ مین چرب کر کے نیم سیر شہد مین تیار کرین
خوراک ایک تولہ تا دو تولہ روزانہ **دیگر جوارش جالینوس** جسکے استعمال سے بہت سے
امراض کو فائدہ ہوتا ہے خصوصاً جنون کے لئے ازبس مفید ہے **نسخہ** سنبل الطیب قرنفل قاقلہ سلیخہ
دار چینی خولنجان سعد کوفی زنجبیل فلفل سیاہ دار فلفل قسط عود بلسان اسارون تخم مورد چرائتہ زعفران
ہر ایک دو درم مصطگی ۵ درم خطیانہ ۴ مثقال سب کو باریک کر کے نبات سفید ہمون ادویہ اور شہد دو چند
ادویہ مین تیار کر کے بقدر دو مثقال روزانہ استعمال مین لاوین **دیگر** شیرہ عنب الثعلب کو سفیدی
بیضہ مرغ کے ساتھ بطور سعوط استعمال کرنا ازبس مفید ہے **دیگر شربت الصالحین** جسکے استعمال
سے مالیخولیا مراقی و دیگر امراض معدہ و جگر کو نہایت فائدہ ہوتا ہے **نسخہ** گل کٹوہل سفید عدد دیاؤ
لیمو کے رس مین خوب مالیدہ کرین اور برابر شب و روز رہنے دین بعد ازان آب انار ایک سیر سپید مشک
گلاب ہر ایک نیم سیر ایک سیر نبات مین ملا کر اور عرق مذکورہ بالا مین آمیز کر کے ایک شیشہ مین بھر دین
مگر شیشہ کا تیسرا حصہ خالی رہنا ضروری ہے تا کہ جوش کھانے مین عرق ضائع نہو۔ چار پانچ روز
کے بعد صاف کر کے استعمال مین لائین۔ اگر تحذیر و تسکین مطلوب ہو تو تریاک بقدر چار ماشہ

آمیز کرین زیادہ جوش کی صورت مین دماغ کو مخدرات و منومات کے استعمال سے آرام دین سب سے بہتر منوم اس موقع پر برومائیڈ آف پوٹاسیم اور کلورل ہائیڈریٹ ہے جو ۵ گرین سے ۳۰ گرین تک حسب ضرورت دیا جاتا ہے **لعوق خشخاش** بھی اس مطلب کے لئے نہایت مفید ہے **نسخہ** پوست کوکنار مع خشخاش عناب ولایتی ہر یک ۵ عدد دونون کو نیمکوب کرکے ایک شبانروز پانی مین بھگو دین بعد ازان جوش دین جب نصف رہجاے تو خوب استعمال کرکے صاف کرین بعد ازان ایک سیر نبات سفید آمیز کرکے قوام پر لا دین بعد ازان نشاستہ کتیرا صمغ عربی مغز بادام مغز کدو ہر یک ۵ درم باریک کرکے ملا دین **خوراک** ۵ مثقال **دیگر نطول المجانین** جسکے استعمال سے دسواس اور مالیخولیا کو بھی بہت فائدہ ہوتا ہے **نسخہ** کوکنار مع خشخاش گل سرخ بابونہ ہر یک یک کف بنفشہ گل نیلوفر رشیہ خطمی برگ بید جو مقشر برگ کاہو برگ مکوبرا شکدو برگ خیارین برگ اسبغول ہر یک یکدستہ سپستان ۲۰ عدد سب کو تین سیر پانی مین جوش دین جب سوم حصہ جذب ہوجاوے تو صاف کرین اور دس درم روغن کدو آمیز کرکے حسب دستور نطول کرین **غذا** خوش ذائقہ کھلا دین دودھ زیادہ پلائین اور معدہ کو کسیوقت خالی نہ رکھین کیونکہ جبتک معدہ مین غذا موجود ہوگی دماغ کو اذیت کم پہونچے گی پس مریض کو غذا کھانے پر مجبور کرین **جب** عورت وضع حمل کے بعد نفاس کے بند ہونے سے اس مرض مین مبتلا ہو تو اصل مرض کا علاج کرنے کے بعد مریضہ کو گرم پانی مین بٹھلا دین اور رحم مین گرم پانی کی پچکاری کرین اور مدر نفاس ادویہ استعمال مین لا دین تاکہ سمیت نفاس خارج ہوجاوے جب مرضعہ کو کمزوری کے سبب یہہ مرض لاحق ہوجاے تو بچہ کا دودھ چھڑا دین اگر سبب احتباس حیض یا قرب بلوغ یا زیادہ درور حیض ہو تو حسب مناسبت تدابیر عمل مین لا دین جب مرض مین خفت ہو اور مریض انسانون کی صحبت مین بیٹھنے کے قابل ہوجاوے اور ہذیان جاتا رہے تو اوسکو کھلی اور خوشگوار ہوا مین کہین اور بذریعہ سواری ہوا خوری کرائین سیر و شکار وغیرہ ایسے کامون کی طرف متوجہ کرین جو اوسکی طبیعت کے موافق اور مرغوب خاطر ہون اس عمل مین نہایت فائدہ ہوا کرتا ہے

قسم دوم نسیان

(ڈمنشیا) کتب طبیہ عربیہ مین نسیان بطور مرض مستقل کے مسطور ہوا ہے مگر فی الواقع یہہ کئی مرضون کی ایک علامت ہے لیکن چونکہ ہر ایک دماغی مرض مین ہمیشہ بطور عرض لازم کے

نسیان یعنی نقصان حافظہ

دیکھی جاتی ہے لہذا ایسی علامات کے مریض پاگل مانا جانا چاہیے۔ اس مرض میں قوت ذاکرہ (یادداشت)
عقل، فکر اور خیال میں بحسب اعتبار درجات مرض نقصان پیدا ہو جاتا ہے یا یہ قوتیں بالکل باطل
ہو جاتی ہیں۔ امراض دماغیہ میں دماغ کے جسم اسود میں نقصان پیدا ہو جاتا ہے اور وہ نقصان
یہ ہے کہ جسم مذکور کئی کیسوں سے مرکب ہے اور ہر ایک کیسے سے متعدد شاخیں نکلکر دوسرے کیسے
(سل) کی شاخوں میں اس طرح جا ملتی ہیں کہ صورت شبکہ کی پیدا ہو جاتی ہے۔ جب کسی وجہ سے
کیسوں کی شاخیں معدوم و لاشی ہو جاتی ہیں تو اسوقت جریان قوت کا رستہ معدوم و زائل
ہو جاتا ہے اور کیسہ ہائے مذکورہ سے قوت ذکر فکر و خیال باہر نہیں نکل سکتی اور نہ دماغ میں منتشر
ہو سکتی ہے اسوجہ سے قوائے مذکورہ کے افعال میں نقصان یا بطلان پیدا ہوتا ہے۔ کبھی دماغ کی
سوزش مزمن میں کیسہ ہائے مذکورہ کی ساخت سکڑ کر سخت اور ناہموار ہو جاتا ہے جس سے کیسہ
مذکورہ کی ذات میں قوت باقی نہیں رہتی اگرچہ شاخیں بدستور قائم ہوں اس صورت میں بھی ذکر
فکر اور خیال میں فساد پیدا ہو جاتا ہے **اسباب** کبھی ابتدا ہی سے ہوتا ہے کبھی بعد تپ محرقہ اور کبھی
سرسام کے بعد یہ مرض عارض ہوتا ہے ان دونوں صورتوں میں علاج ممکن ہے بخلاف دیگر اقسام کے
جو یہ ہیں کبھی مانیا، صرع اور سکتہ کے بعد حادث ہوتا ہے کبھی دماغ میں دانہ دار مادہ (جو سرکل) پیدا ہونے
(مادہ خنازیری ۱۲)
کے بعد عارض ہوتا ہے اور یہ اکثر اطفال کو لاحق ہوا کرتا ہے۔ کبھی اعضائے دماغ میں ورم غددی کے
پیدا ہونے سے ہو جاتا ہے خصوصاً جبکہ استخوان متورم ہوکر دماغ کو دبا لیتی ہیں کبھی لگنے چوٹ
اور ضربہ۔ کبھی کثرت مباشرت بھی اسکا سبب ہوتا ہے۔ زمانہ شیخوخت میں بھی نسیان ہو جاتا
ہے **علامات** یادداشت کم یا بالکل زائل ہو جاتی ہے؛ واقعات ماضیہ یاد نہیں رہتے۔ جو امور
بالفعل پیش آتے ہیں یا متوقع الوقوع ہوں ان سے متاثر نہیں ہوتا اور نہ انکو سمجھتا ہے اور نہ
انکی پروا کرتا ہے اور نہ اسکو خوشی سے خوشی ہوتی ہے اور نہ غمی سے غم بالکل بےفکر اور بےخبر رہتا ہے
جب عوارض مذکورہ بالا میں شدت ہوتی ہے تو مثل مریض مانیا کی اوس سے افعال و حرکات سرزد
ہوتے ہیں جس سے نبض سریع سر گرم اور آنکھیں سرخ ہو جاتی ہیں اور یہ حالت اسوقت ہوتی ہے
جبکہ دماغ میں ورم پیدا ہو جاتا ہے جب مریض مانیا سے صحت پاتا ہے تو اوسکا نسیان زیادہ و علامات
شدید ہو جاتی ہیں قوت رو جاتی کم ہو جاتی ہے تغیر موسم میں خصوصاً سردی کا اثر زیادہ ہوتا ہے

کیونکہ مانا ہے دماغ میں زیادہ تر ضعف و نقصان عارض ہو جاتا ہے۔ اور یہ علامات چند روز ہوتی ہیں
نسیان حاد و قوی کی ہیں جو بڑا یا ایک ماہ تک رہتا ہے۔ اسکے بعد مریض صحت پاتا ہے یا کمزور ہو کر
ہلاک ہو کر یا ہلاک ہو جاتا ہے۔ اور جو نسیان مزمن ہوتا ہے اس میں فہم عقل ہوش و حواس قدرے
زائل ہو جاتے ہیں اور قدرے باقی رہتے ہیں لیکن روز بروز قوت حافظہ بتدریج ناقص یا باطل ہو جاتا
ہے۔ حرکات سکنات بچوں کی سی ہو جاتی ہیں۔ جب دماغ ضعیف ہو جاتا ہے یا پانی کی زیادتی سے لین
ورقیق ہو جاتا ہے تو نیند زیادہ آتی ہے اور خواہش غذا زیادہ ہو جاتی ہے بیمار کو غسل و تبدیل لباس کی
طرف توجہ نہیں ہوتی اگر کوئی نہلا دے یا کپڑے پہنا دے تو انکار بھی نہیں کرتا کیونکہ وہ نہیں سمجھتا
کہ اسکا بدن چرکین اور لباس میلا کچیلا ہے۔ جب تنہا بیٹھتا ہے تو خود بخود باتیں کرتا ہے کبھی روتا
ہے کبھی ہنستا ہے کبھی کبھی روز تک چپ چاپ بیٹھا رہتا ہے رنگ زرد ہو جاتا ہے آنکھیں مکدر
اور پر آب رہتی ہیں اور ہمیشہ آنکھ ناک سے پانی جاری رہتا ہے ثقبہ عنبیہ کشادہ ہو جاتا ہے انگلیوں کی
حرکت بطی ہوتی ہے اور چہرہ کے عضلات مسترخی ہو جاتے ہیں جس سے بیعقلی اور بد حواسی مترشح
ہوتی ہے جب قبض شکم کی وجہ سے سر گرم آنکھیں سرخ نبض سریع ہو جاتی ہے تو بیمار زیادہ غیظ و
غضب میں ہو جاتا ہے نیند کم آتی ہے۔ جب معالجہ سے قبض رفع ہو جاتی ہے اور اسہال جاری ہو کر
صحت ہو جاتی ہے تو ضعف دماغ کی زیادتی سے نسیان مزمن کی علامات قوی و شدید ہو جاتی ہیں

علاج اس مرض میں فصد لینا نہایت مضر ہے اگر سر کی گرمی رفع کرنے کے لیے تنقیہ خون کی ضرورت
پیش آوے تو صدغین پر جونکیں لگا دیں یا دو قوی مسہل دیں بعد ازاں جوارش شونیز استعمال میں لا دیں
نسخہ شونیز ہلیلہ کابلی ہر یک ۵ درم زنجبیل نانخواہ آملہ بلیلہ ثعلب مصری مغز بادام فندق ہر یک ۱ درم
سب کو باریک کر کے دو چند شہد خالص میں تیار کریں **خوراک** ایک مثقال اگر شکم خنت میں خرابی
کے باعث نسیان ہو تو **حبیات** استعمال میں لا دیں **نسخہ** نمک سیاہ نمک سندھ نمک لاہوری
نمک سونچر ہلیلہ سیاہ آملہ زنجبیل فلفل سیاہ دار فلفل ہر ایک تولہ نانخواہ شیطرج ہر ایک ۹ ماشہ قرنفل
دارچینی الائچی دانہ ہر ایک ۴ ماشہ عود ہندی مصطگی تباشیر ہر ایک ۳ ماشہ سب کو باریک کر کے لیموں کے
رس میں حسب دستور حبوب بنا کر استعمال کریں **خوراک** ۳ حب صبح و شام کھا دیں دیگر کندر بقدر
ایک مثقال بطور غذا شبانہ اور روغن بالنگو کو قدرے برگ پان پر لگا کر گرم سرخ بنا کر آنکھوں

رکھکر دستمال کریں جب سیاہ بنا ہو دیوجا دسے تو بیڑہ بناکر کچھ عرصہ تک کھلانا نہایت مفید ہے
دیگر مشک بقدر ایک حبہ جند بیدستر نیم حبہ کو روغن یاسمین میں حل کرکے سعوط کرنا مزیل نسیان ہے
دیگر معجون جدوار مجوزہ مؤلف جسکے استعمال سے نسیان کو کمال فائدہ ہوتا ہے لسخہ
جدوار عود ہندی تیباسہ با بونہ اسارون دارچینی دار فلفل کندر کباب چینی مصطگی ہر یک ۲ مثقال
جندبیدستر خردل فلفل سیاہ ہر یک ۳ مثقال بہمن سفید درونج عقربی اسطوخودوس ابریشم مقرض آملہ
پوست ہلیلہ زرد ہلیلہ کابلی ہلیلہ سیاہ بلیلہ تودہ صندل سفید ہر یک ۵ ل مغز بادام مغز پستہ مغز چلغوزہ
مغز فندق مغز بادام ہر یک ۵ مثقال سب کو باریک کرکے عسل سہ چند میں تیار کرکے استعمال میں لاویں
خوراک ۹ ماشہ تا ایک تولہ - اور ضابیہ بنجو ابی بیت مخدرات استعمال میں لاویں نسخہ تخم کاہو بذرالبنج
سفید ہر یک ۱ درم شیطرج آفیون ہر یک ۲ درم سب کو باریک کرکے حبوب بقدر نخود تیار کرکے بوقت شب
استعمال میں لاویں برومائیڈ آف پوٹاسیم اور کلورل ہائیڈریٹ کے استعمال سے علاوہ تخدیر کے دماغ
کو بھی آرام ملتا ہے جب بیمار زیادہ مدہوش ہو یا نیند زیادہ آتی ہو تو مقام مخف پر آبلہ انگیز بلسٹر
لگاویں - اگر سر میں گرمی معلوم ہو تو گردن پر پلاسٹر لگاویں اور باقی تدابیر تقویت بدن و سوئے صحت
عمل میں لاویں - اگر مریض کی بیخبری میں امعا میں براز اور مثانہ میں بول جمع ہو جاوے اور وقت معینہ
پر بغیر اجابت خارج نہو تو حقنہ اور قثاطیر کے استعمال سے امعا و مثانہ کو صاف کریں نسیان مزمن میں
مقویات بدن اور حفظان صحت کا خیال رکھیں گرد درد سر اور گرمی دماغ کی شکایت میں مسہل قوی
دیکر گردن پر پلاسٹر لگا دیں بعد ازاں مقویات دیں - انجام اس مرض کا اکثر اچھا نہیں ہوا کرتا -

قسم سوم خبط العقل (امی بیری شیا) جب اس مرض میں دماغ کے نشو و نما میں فتور واقع

ہو جاتا ہے تو آدمی عقل و شعور سے بالکل بے بہرہ ہو جاتا ہے دیکھو تصویر نمبر ۲۳۶ مختلف کوائف کے لحاظ سے اسکو دو نوع میں بیان کیا جاتا ہے -


تصویر نمبر ۲۳۶
(خلقی مجنوطی)

نوع اول فطری الہی (ریڈیوسی)

جب فطرت ہی میں سر کی کھوپڑی بیڈول اور بیوضع ہو تو دماغ پورے طور پر نشو و نما نہیں پا سکتا اور عقل و

قوت مدرکہ درست طور پر پیدا نہین ہو سکتی۔ قوت سامعہ کے نقص سے مریض بول نہین سکتا اور
نہ گفتگو مین شائستگی کے ساتھ الفاظ کو ادا کر سکتا ہے اور عدم قابلیت تعلیم کے باعث بدتہذیب
ہوتا ہے۔ مریض ہمیشہ ہگا ہوا ناپاک و میلا کچیلا رہتا ہے اور نہایت کوتاہ قد ہوتا ہے جیسے کہ پچاس
برس کا ابلہ قد مین پانچ برس کے بچہ کے برابر معلوم ہوتا ہے صرف سر کے بڑا ہونے اور ہاتھ پاؤن کی
موٹائی سے عمر کی زیادتی معلوم ہوتی ہے۔ قوت شامہ بھی ناقص ہو جاتی ہے اعضا بدشکل ہوتے ہین

تصویر نمبر ۳۴



(خلقی مخبوطی)

(دیکھو تصویر نمبر ۳۴) مریض بظاہر بھوک پیاس کی خواہش
نہین رکھتا البتہ غذا سامنے آجاے اور منہ مین لقمہ دیا
جاوے تو بڑی خوشی اور رغبت دلی سے کھا لیتا ہے۔ برسون
زندہ رہتا ہے مگر اوسکی عادت و شکل مین تغیر نہین آتا۔
ایک اور بھی فطری ابلہی کی قسم ہے جسکو انگریزی زبان مین
کریٹی نزم کہتے ہین۔ اسمین عدم پرورش کے باعث جسم
بے ڈول بدصورت اور سر بہت بڑا ہوتا ہے۔ چونکہ اسکے ساتھ اکثر گھینگا بھی لازم ہوتا ہے اسلئے
بدصورتی اور بھی بڑھ جاتی ہے۔ اکثر کوہستان مین غیر کفو کی عورت کے ساتھ شادی کرنے سے نوزائیدہ
بچہ کو ہو جاتا ہے۔ یہ مرض ورثہ کے طور پر بھی ہوا کرتا ہے **علامات** عظیم الراس ہونے کے باعث
چندیا چپٹی پہلوون پر پھیلی ہوئی ہوتی ہے۔ ناک چپٹی ہونٹ موٹے منہ بیٹھا ہوا زیرین جبڑا نکلا
ہوا ہوتا ہے۔ زبان بڑی باہر نکلی ہوئی۔ جلد ہیلی کھردری پیٹ نکلا ہوا۔ پاؤن چھوٹے اور ٹیڑھے
ہوتے ہین۔ بعض مریض گونگے اور بہرے بھی ہوتے ہین آنکھین سرخ۔ تر۔ اور احول ہوتی ہین مریض
ٹکٹکی باندھکر دیکھتا ہے اور چہرہ سے بیوقوفی کے آثار بخوبی نمایان ہوتے ہین یا ہیئت کذائی کھانا
بہت کھاتا ہے شرم و حیا جاتی رہتی ہے جلق زیادہ لگاتا ہے۔ اگر یہ مرض عورتون مین پایا جاوے
تو اونکو حیض مدت معینہ سے دیر کرکے آتا ہے۔ اگر مرض کا ظہور کامل طور پر ہوا ہو تو مریض اچھے بھی
ہو جاتے ہین گو بہ نسبت قسم اول کی چھوٹا ہوتا ہے اور عقل بھی کم ہوتی ہے مگر موٹی موٹی باتون
کو عمدہ طور پر تربیت دینے سے سیکھ جاتے ہین قوت تکلم زیادہ قائم رہتی ہے۔ اگر انکو کسی قسم کی
تعلیم نہ دیجاوے تو بالکل وحشیون کی طرح رہتے ہین

نوع دوم غیر فطری ابلہی

اس قسم کا مریض فطری ابلہی کی نسبت کسی قدر ہوشیار رہتا ہے کیونکہ اسکو ابتدا مین عقل و فکر اور ادراک ہوتا ہے مگر کسی دماغی مرض کے وقوع سے یہہ سب باتین جاتی رہتی ہین اور گفتگو مین فرق آجاتا ہے (دیکھو تصویر نمبر ۳۸) چونکہ دونون مرضون مین حرکات تشنجات و دیگر امور مین اکثر باہم تعلق ہوا کرتا ہے لہذا دونون مین تفرقہ ضروری ہے **فطری ابلہی** فطرت مین ہی حواس خمسہ قوت ادراک کے قایم نہونے سے مریض جہان بیٹھتا ہے وہین بیٹھا رہجاتا ہے چندیا پیشانی چپٹی دانت نکلے ہوے بشرے سے کم عقلی کی خاص علامات نمایان ہوتی ہین **غیر فطری ابلہی** فطرت مین حواس خمسہ قوت ادراک موجود رہتے ہین مگر پیدایش کے بعد مرض کے باعث نہین فتور آجاتا ہے۔ ایسا مریض نئی صورت دیکھنے اور تبدیل مکان سے گھبراتا ہے مگر بشرہ عام آدمیون کی طرح ہوتا ہے

تصویر نمبر ۳۸



(غیر فطری ابلہی)

تشریح بعد وفات حالت نامعلوم ہے اگرچہ فتور عقل برسون رہتا ہے مگر بعد موت کے تشریح سے کسی عضو مین فرق نہین پایا جاتا البتہ شدت مرض مین دماغ اور اوسکے پردون مین سرخی ہوتی ہے موت سے پیشتر اگر مریض زیادہ مضطرب بیچین ہو تو اوسکے دماغ اور پٹھون مین خون یا مائیت خون اور اوسکی سطح پہ سرخ نقاط پائے جاتے ہین اور دماغ مین کبھی سختی اور کبھی نرمی پائی جاتی ہے کبھی دماغ اور اوردہ دماغ سکڑی ہوئی ہوتی ہین یا چربی مین مبدل پائی جاتی ہین **علاج** ابتدا مین اگر دماغ مین خون کی زیادتی معلوم ہو تو فصد لیبن یا گوش اور گدی پر جونکین لگاوین قبض ہو تو مسہلات کے ذریعہ سے قبض کو رفع کرین کمزوری کی صورت مین مقویات استعمال مین لائین غذا مقوی اور سریع الہضم دین کاروبار اور زیادہ محنت سے پرہیز کرائین بیمار کے خیالات و مطالب مین چندان دخل نہ دین جب بیماری کامل طور پر ظاہر ہوجاوے اور نیز دماغ مین غلبہ خون کے آثار پائے جائین تو فصد لین جونکین لگاوین اور دین تقلیل غذا کرین اگر بیمار بہت ہی از خود رفتہ ہوجاوے تو ایسا بندوبست کرین کہ مریض اپنے تئین یا دوستون کو مضرت نہ پہونچاوے اس غرض کے لئے آسائیش اور خموشی مین تاریک مکان کے اندر رکھین تاکہ دورہ مرض دفع ہوجاوے اور مریض کے پاس کسی کو نہ آنے دین عصبی خراش رفع کرنے کے لئے افیون

مارفیا دہتورہ بیلاڈونا بہنگ وغیرہ مسکن و مخدر ادویات دین اور نیند لانے کے لئے کلورل ہائیڈریٹ
۳۰ یا ۴۰ گرین یا ٹنکچر افیم افیون ۔ مارفیا بوقت خواب دین یا یوسائی ہائیمن ۱/۲۰ گرین ۱/۱۰۰ گرین تک
پچکاری کے ذریعے زیر جلد پہونچا دین تاکہ نیند آجاوے ۔ اور بشدت مرض مین کیسونٹ جلیپ ۱/۲ ڈرام
کیلومل تین گرین روغن حب الگوٹ ایک قطرہ ملا کر دین تاکہ رقیق دست آنے سے مرض مین تخفیف ہو ۔
اردترید حب النیل ۔ غاریقون اور شحم حنظل کے دینے سے بہی خوب کہل کر دست آجاتے ہین حرارت جسم کی
زیادتی مین جب نبض سریع ممتلی اور متواتر ہو تو سر پر برف رکہین یا ٹہنڈے پانی کے تریڑے دین اور
آب سرد سے غسل کرائین ۔ اگر مذکورۃ الصدر تدابیر سے کام نہ نکلے تو مریض کو پاگل خانہ مین پہونچا دین اور
صحت کی صورت مین بہی چہہ ماہ تک کچہہ کام نہ لین بلکہ کسی دریا کے کنارے آرام سے رکہین اور ایسا بندوبست
کرین کہ مرض پہر عود نہ کرے اور نہ کسی عضو مین فتور آوے ۔ صحت کے بعد بہی کچہہ عرصہ تک اس نسخہ کا برابر
استعمال کراتے رہین **نسخہ** اسی ٹیٹ آف مارفیا ۱/۴ گرین فاسفیٹ آف زنک ۱/۲ گرین اکسٹراکٹ آف
جنشین ڈیڑہ گرین سب کو ملا کر گولی بنا کر تین دفعہ دن مین کہلانے تو دین اس سے بیقراری دور ہو جاتی ہے
اور نیند بخوبی آجاتی ہے اور مرض کو افاقہ ہو جاتا ہے ۔ غذا سے پہلے کمپونڈ ریوبرب پل ۵ گرین ہمراہ زردی
ضعف یا کمی خون مین مقویات دین اور مریض سے بشفقت پیش آدین اور کوئی ایسی بات نہ کرین جس سے
مریض بہڑک جاوے اور برابر حفاظت مین رکہین تاکہ اعادہ مرض کی صورت مین اپنے تئین ہلاک نہ کر ڈالے
اور غذا کہلانے کا بندوبست کرین اگر نہ کہا سکے تو بذریعہ پچکاری معدہ مین پہونچائین کرسی نشین
کے بیمار کو ورزش کرادین دودہ وغیرہ مقوی زود ہضم غذا دین معتدل ملک مین بود و باش کرائین
اور قواعد حفظ صحت کی پابندی مدنظر رکہین ادب اور گفتگو کے قواعد سکہا دین ۔ کاربونیٹ آف ایرن اور
فاسفیٹ آف لائیم ولی ریٹ آف زنک کے استعمال سے ازبس فائدہ ہوتا ہے **فصل نہم رعونت و
حمق** یہہ مرض نسیان کی قسم مین سے ہے جسمین افعال فکریہ اشیاء عملیہ پر پورے طور سے حاوی نہین ہوسکتے
اور صاحب مرض کے جملہ کاروبار لڑکون کی طرح بیجا صادر ہوا کرتے ہین انکے خیالات بیہودہ متعارفہ مین
خواہ کیسے ہی سلیم ہون مگر آخر کار ناتجربہ کاری کے باعث بیہودہ اور نکمے اعتبار کئے جاتے ہین اکثر اس
مرض مین خشکی کمال اور بیخوابی زیادہ ہوا کرتی ہے **علاج** اگر خلقی ہو تو علاج کرنا لاحاصل ہے ۔ اگر کسی اور
مرض کے سبب فکر و عقل اور ذکر مین فساد پیدا ہو گیا ہو تو موافق نسیان کے علاج کرین **فصل دہم عشق**

(اِیروٹو مینیا) یہہ مرض نہایت سخت اور مزمن رنج و فساد فکر کی ایک قسم ہے جسمین مرد و زن اور بنکے بھی
مبتلا ہو سکتے ہین مختلف کوایف کے لحاظ سے اسکو دو قسمون مین بیان کیا جاتا ہے **قسم اول عشق**
مجازی اسمین وہ لوگ مبتلا ہوتے ہین جو حسن ظاہری پر جان دیتے ہین اور حسن کے معنون سے بالکل
بیخبر ہین اور شہوت پرستی ہی مین اپنی زندگی بسر کردیتے ہین ... بیکار رہنے والے شہوت پرست لوند و جوان
آدمی خوبصورت پری رخ زہرہ جبین ماہ پارہ جو بتمال معشوق کے مختلف خصایل ناز و ادا کے فکر مین ہم
مستغرق و محو رہتے ہین تو دماغ کے ضعیف ہو جانے سے خون متغیر ہو جاتا ہے غزل اشعار قصہ کہانیون
اور عشق انگیز ناولون کے پڑہنے اور فحش تصویرون کے دیکہنے سے بہی جب خیالات ناپاک شہوت انگیز
پیدا ہوتے ہین تو ظنون فاسدہ اور افکار ناقصہ پیدا ہو جاتے ہین جس سے مریض ہمیشہ خموش فکرمند اور
سرنگون رہتا ہے قوت حافظہ کے نقصان سے یادداشت جاتی رہتی ہے شب و روز کی آہ سرد و گریہ زاری
ونالہ و بکا سے آنکہون کے ڈہیلے چپٹے ہو جاتے ہین اور بصارت مین فرق پڑ جاتا ہے اور مریض ٹکٹکی
باندہکر دیکہنے کا عادی ہو جاتا ہے خلوت پسند آدمیون کی صحبت سے نفور رہتا ہے۔ پاگلون کی طرح آوارہ
پہرتا ہے نبض مین اختلاف ہو جاتا ہے خصوصًا معشوق کے یا اوسکے ذکر و حکایت سے نبض سریع الحرکۃ
قوی اور متواتر ہو جاتی ہے ورنہ ہمیشہ ضعیف اور بطی الحرکۃ رہتی ہے کسی نے خوب کہا ہے **شعر** عاشقان را
سہ نشان ست ای پسر + آہ سرد و رنگ زرد و چشم تر + **علاج** مکان سکونت اور ہوا تبدیل کرادین اور کسی
شغل مین مشغول رکہین اور اسی قسم کی دوسری تدابیر عمل مین لادین کہ بیمار معشوق کو فراموش کردے اور
واغذیہ مرطبہ سے جسم کی ترطیب ضروری سمجہین احادیث و حکایات صالحین اور پرہیزگارون کی باتین
سنادین ناولون فحش تصویرون اور شہوت انگیز افسانون اور کہانیون کے مطالعہ سے باز رکہین اور
ناواقف لوگون کی زبانی معشوق کی بیوفائی کج ادائی قبیح عادات ناجایز خصایل اور نفرت انگیز امور
اوسکے ذہن نشین کرادین اگر تجرد و عدم ازدواج زیادہ تر محرک عشق ہو تو معشوق کے سوا کسی اور کے ساتھ
مواصلت کرنیکی ترغیب دیوین تاکہ خروج منی سے جوش قوت باہ کم اور عشق موقوف ہو جاوے اور خیال
زناکاری کی طرف مایل نہ رہین اور باقی علاج موافق نسیان کرین **قسم دوم عشق حقیقی** اگرچہ
اطبا اوسکے نزدیک یہہ قسم بھی از قسم جنون و دیوانگی ہے مگر پابندان مذہب اسکو نہایت ہی جاودانی و مذہبی دوامی
مانتے ہین اور آفرینش کا اعلی ترین مقصد اسی کو تصور کرتے ہین فی الواقع اسکے وجود باجود سے

پندار و غرور کے جملہ حجاب جلکر خاک مذلت مین مل جاتے ہین اور اسکے غلبات مین عاشق تمام تعلقات
چھوڑ دیتا ہے یہان تک کہ اپنی ہستی سے بھی گذر جاتا ہے اور سیل تند فنا مین اپنی کشتی ڈالدیتا ہے
ہر ایک مصیبت جھیلتا ہوا قدم آگے کو بڑہائے چلا جاتا ہے پیچھے کو نہین ہٹتا * فرد * بحرے کردہ
کشتی روانہ * کہ ہر موجش فرازنا خدائیست * اسی کی کشش کا ملک کی تاثیر سے قعر بحر نیستی مین غوطہ
لگایا جاتا ہے اور بغیر اسکے معرفت الٰہیہ کے مراحل طے نہین ہو سکتے **شعر** عشق کیا شے ہے کسی کامل
سے پوچھا چاہیے * کس طرح جاتا ہے دل بیدل سے پوچھا چاہیے * عاشقان حقیقی اپنی ہستی سے
کچھ سروکار نہین رکھتے اور سرمایہ کے بغیر سود حاصل کرتے ہین اونکے پر نہین مگر تمام عالم مین اڑتے
پھرتے ہین اونکو شادمانی ہے تو مطلوب سے غم ہے تو محبوب سے **نظم** عشق نگذارد بعاشق خواب و خورد *
گر تو مرد عشقی از خود در گذر * عشق بر مردہ نباشد پایدار * عشق را بر حی بر قیوم دار * نور او مے بین تو
در ہر روشنی * کافتاد آن نور در ہر روزنے * **علاج** - اسکا عام علاج یہہ ہے کہ رہبر کامل ملے جو مریض
کے اسم و رسم کو محو کردے **جامی** ہے کنی جامی گم اندر عشق اسم و رسم خویش * آفرین باد برین رسمے کہ
پیدا کردہ * اور خاص علاج یہہ ہے کہ معشوق کی طرف سے کشش و جذب ہو اور تمام حجاب اوٹھہ جائین

فصل یازدہم مالیخولیا

(میلن کولیا) جالینوس کے نزدیک اس مرض کا سبب غلبہ احتراق
سودا تھا لہذا اسنے اس مرض کا نام میلن کولیا رکھا اور یہہ از قسم تسمیۃ الشئی باسم سببہ ہے بہرحال
مالیخولیا مین ظنون و افکار فساد و خوف کی طرف متغیر ہو جاتے ہین - مختلف کوائف کے لحاظ سے اس مرض
کو دو قسم مین بیان کیا جاتا ہے **قسم اول مالیخولیائے عام** **اسکے اسباب** اسکے زیادہ تر
مقدم کمزوری خون و ضعف دماغ ہے اور یہہ اکثر بانیا جمیع حاد و سرسام کے بعد حادث ہوتا ہے اور مال وغیرہ
کے ضائع ہو جانے کے بعد بھی عارض ہوتا ہے فرط غموم و ہموم بھی اسکا سبب ہے جلق و کثرت مجامعت اور
زیادتی محنت و مشقت اور زیادہ بیداری سے بھی ہو جاتا ہے جو ہاعث ضعف دماغ ہین وہی اسکے سبب ہین
معدہ جگر و دیگر اعضائے حشائیہ کے فعل مین فتور آجانے سے بھی یہہ حالت پیدا ہو جاتی ہے اور اکثر جوان مرد
اس مرض مین مبتلا ہوتے ہین بچون بوڑہون کو کمتر عارض ہوتا ہے مسائل غامضہ کے حل کرنے مین شب و روز
خوض و فکر کرنا بھی موجب اس مرض کا ہے **علامات** جو لوگ اس مرض مین مبتلا ہوتے ہین اکثر انکے
چہرے پر زردی یا سیاہی غالب ہوتی ہے انکھین بکدر اور نا صاف ہوتی ہین جہان جاتے ہین یا جہان

ہنستے ہیں ہر طرف خوف زدہ دیکھتے رہتے ہیں اور خود اپنے لئے حفاظت کی کوئی تدبیر نہیں کرتے لیکن ڈرتے رہتے ہیں کہ کوئی اونکو قتل نہ کر ڈالے اور ہمیشہ اپنے خیال میں مستغرق رہتے ہیں اور ایک ہی طور پر چپ چاپ بیٹھے رہتے ہیں کلام نہیں کرتے - کبھی اس مرض میں سرگرانی اور اذیت اول دوسرے کی ہوتی ہے لیکن بیمار صاحب مرض بیان نہیں کر سکتا کہ وہ اذیت کیا ہے اکثر سر گرم اطراف سرد اور نبض مختلف ہوتی ہے ہاتھ کی ہتھیلی اور پاؤن کے تلوؤن میں کسیقدر پسینا موجود رہتا ہے زبان کے کنارے بہت سرخ ہوتے ہیں اور اوسکے وسط میں میل جما رہتا ہے اور علی العموم زبان نہایت خشونت اور درشتی پر ہوتی ہے اور قم معدہ پر بوجھ سا پایا جاتا ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ معدہ میں بھی کچھ فساد ہے اشتہائے طعام کم ہوتی ہے کبھی نوشیدنی اشیا سے نفرت ہوتی ہے اور تناول غذا کے بعد ڈکارین بہت آتی ہین اور اکثر معدہ اسکے باعث اکثر قبض شکم رہتی ہے گرمی اور کثرت شکم کی شکایت بیمار ہمیشہ کرتا ہے بول صاف آتا ہے نیند بہت کم آتی ہے جب لگتی ہے تو وحشت انگیز خوابون سے اوچٹ جاتی ہے اور بیمار ہمیشہ بلا سبب رنجیدہ خاطر مغموم پست ہمت لٹکا اور چین بجبین رہتا ہے اور ہر وقت ترش رو نظر آتا ہے اور اپنے دلی رنج و غم کو کسی پر ظاہر نہیں کرتا اکثر مذہبی خیالات باطل اور خام پیدا ہوتے ہیں دل میں ہر وقت شک رہتا ہی یہانتک کہ کسی پر اعتبار نہیں کرتا خویش و اقربا سے متنفر اور دور رہتا ہے زندگی کو تلخ سمجھتا ہے کسی کام کو ہاتھ لگانا پسند نہیں کرتا ہمت ہار دیتا ہے اور کسی قسم کی محنت و مشقت اپنے اوپر گوارا نہیں کرتا صحبت بری معلوم ہوتی ہے تنہائی پسند کرتا ہے ایک جگہ بیٹھنے سے گھبراتا ہے یہی چاہتا ہے کہ گشت لگاتا پھرے کبھی اپنے تئین مرغ خیال کرتا ہے کبھی اپنے آپکو روے زمین کا بادشاہ اور کبھی باوجود بادشاہ ہونیکے اپنے تئین گدا جانتا ہے کبھی اپنے تئین چلیسہ دان اور کبھی پانی کا مشکا تصور کرتا ہے کبھی لاغر کبھی فربہ کبھی دماغ کی خرابی سے خودکشی کا قصد کرتا ہے **علاج** بیمار کو حفاظت سے رکھین کبھی تنہا نہ ہونے دین اور قبض کی حالت مین مسہل دین **نسخہ حب افتیمون** افتیمون ۵ درم غاریقون سونٹہ بیخ تربد موصوف اسطوخودوس بسفایج ہر یک یکدرم سب کو باریک کرکے حسب دستور حبوب بنا کر استعمال کرین یہہ جملہ ایک خوراک ہے

دیگر جلاب پوست ہلیلہ زرد ہلیلہ کابلی ہلیلہ سیاہ پوست آملہ ہر یک ۲ دانگ سنا مکی آجوائن مغسول افتیمون غاریقون سفید کتیرا ہر یک ۲ دانگ سب کو باریک کرکے روغن بادام سے چرب کرین اور حبوب بنا کر ہمراہ عرق گاؤزبان تناول کرین اور یہہ ایک خوراک ہے اسیقدر تین چار دفعہ پے درپے ایک ہفتہ

کا وقتہ وغیرہ استعمال کیا کریں اور جلاب دینے کے بعد مربائے آملہ ورق نقرہ کے ساتھ کھلا دیں اور
اوپر سے شیرجات بہی بیوست کشنیز خرفہ زرشک تودہ صندل ہر یک ۷ ماشہ آلو بخارا سات دانہ بھگو کر
استعمال کریں بعد ازاں تفریح طبع کے لئے خمیرہ گاؤزبان وغیرہ مفرحات استعمال میں لاویں نسخہ

خمیرہ گاؤزبان مجوزہ مؤلف جسکے استعمال سے دل و دماغ کو طاقت ہوتی ہے **نسخہ**

گل سرخ گاؤزبان شگوفہ اذخر خس ہر یک ۵ درم تخم کنگر تودہ صندل سفید کشنیز ابریشم مقرض بہمن
سفید تخم خرفہ تخم خشخاش ہر یک یکتولہ عرق گلاب بیدمشک ہر یک نیم سیر عرق کاسنی پاؤ بھر پانی تین پاؤ
میں بھگو دیں اور چار پہر کے بعد جوش دیں جب تیسرا حصہ رہجاوے تو آب انار شیریں پاؤ بھر نبات سیر شہد
پاؤ سیر داخل کرکے قوام پر لا دیں اور قوام کے اخیر میں بسد کہربا ہر یک یکدرم سائیدہ کرکے آمیز کریں اور
نیچے اوتار کر ورق نقرہ نصف گفتری ورق طلا ۹ عدد داخل کرکے بقدر ایک تولہ روزانہ استعمال میں لا دیں
اور روغن کاہو مندرجہ سبھر کی مالش تمام بدن پر کریں **دیگر عرق** مجربہ برادرم **حکیم شیخ احمد صاحب**
مرحوم و مغفور جسکے مفید ہونے کا مؤلف بھی قایل ہے **نسخہ** شاہترہ پوست نیم سرپھوکہ گل نیلوفر برادہ شیشم
مویز منقی عناب ولایتی ہر یک پاؤ بھر چرایتہ ہلیلہ زرد ہلیلہ آملہ گل سرخ تودہ صندل سفید ہلیلہ سیاہ تخم کاسنی
بادرنجبویہ گاؤزبان گل گاؤزبان ہر یک نیم پاؤ گل گڑہل ۱۱ عدد سنڈھی بوٹی نیم سیر بسفایج افتیمون گل غافث
اسطوخودوس ہر یک یکتولہ قابل کوفت ادویہ کو کوفتہ کرکے دہ چند پانی میں شب و روز بھگو دیں بعد ازاں
دو چند عرق کشید کریں **خوراک** آدہ پاؤ صبح آدہ پاؤ شام استعمال کریں اغذیہ و ادویہ مقویہ دیں اگر سر میں
گرمی زیادہ پائی جاوے تو گردن پہ آبلہ انگیز پلسٹر لگا دیں یا قوی مسہل دیں لیکن اس مرض میں فصد لینا
مطلق حرام سمجھیں کہ نہایت مضر ہے **قسم دوم مالیخولیای مراقی** دنائی پوکندرائی اسس
مراق وس عشا کا نام ہے جو معدہ جگر اور طحال وغیرہ اضلاع خلف کے زیریں اعضا پر محتوی ہے چونکہ
اصل سبب اس مرض کا اعضائے مذکورہ کا فساد ہوتا ہے اسلئے اس مرض کا نام بلحاظ تسمیۃ الشئ باسم محلہ کہا
گیا۔ بقراط اور اوسکے اتباع اسی پر متفق ہیں مگر جالینوس کا قول ہے کہ یہہ مرض صفرائے سیاہ سے پیدا
ہوتا ہے اسیواسطے اسکا نام مالیخولیا رکھا گیا کیونکہ مالی بمعنی سیاہ اور خولیا بمعنی صفرا ہے اور فی الواقع
مالیخولیای مراقی عام مالیخولیا کی ایک قسم ہے پس جالینوس کے نزدیک تسمیۃ المرض باسم سببہ ہے اور
جالینوس کا یہی قول مدت مدید تک انگلستان میں مقبول و مسلم رہا۔ اسکے بعد ولایت میں ایک ڈاکٹر پیدا ہوا

چنانچہ اپنی تحقیقات بیان کی کہ خون کے فاسد ہونے سے یہہ مرض پیدا ہوتا ہے لہذا انہوں نے
اس مرض کو امراض طحالیہ سے شمار کرکے مرض اسپلین نام رکھا اور اسپلین بمعنی طحال ہے۔ اطبائے
انگلستان برابر ڈیڑھ سو برس تک اسی رائے پر متفق رہے اب سات آٹھ سال سے کامل تحقیقات کے بعد یہہ
ثابت ہوا کہ یہہ مرض ضعف دماغ و اعصاب خصوصاً عصب شرکی (سمپیتھیٹک) اور عصب احشائی
(نیوموگاسٹرک) کے ضعف سے پیدا ہوتا ہے۔ الحاصل مرض مذکور کبھی ابتداءً محض مزاج عصبی سے پیدا ہوتا
ہے جسکی وجہ سے مریض اپنے سبب سے متاثر ہو کر غمگین ترش رو اور چین بجبین ہو جاتا ہے یا خوشنود کبھی
اولاً معدہ جگر اور طحال کے مبتلائے مرض ہونے کے سبب جب ضعف پیدا ہو جاتا ہے تو عصبی مزاج پیدا
ہوتا ہے جس سے مالیخولیا کا ظہور ہوا کرتا ہے جب انہی روی اعضا کے فتور سے دماغ کی پرورش میں فتور واقع
ہوتا ہے تو اکثر اوقات مریض مغموم رنجیدہ خاطر اور پست ہمت رہتا ہے۔ بہرحال یہہ مرض مردوں میں زیادہ
ہوتا ہے جیسا کہ اختناق الرحم عورتوں میں زیادہ ہوا کرتا ہے فی الحقیقت یہہ مردوں کا اختناق الرحم
ہے **اسباب** جو لوگ خانہ نشین رہتے ہیں یا محنت کرتے کرتے یکلخت آسائش میں پڑ جاتے ہیں
اور کسی قسم کا پیشہ اور کاروبار نہیں کرتے اور اس بیکاری میں اپنے ہی نفس کے ساتھہ مشغول رہتے ہیں
اور نیز وزیر محرر اور علما وغیرہ اور وہ لوگ جو بیٹھکر کام کرتے ہیں اور نیز وہ لوگ جو دماغی محنت زیادہ کرتے
ہیں اس مرض میں زیادہ مبتلا ہوتے ہیں خصوصاً خوف ذلت اور ناکامیابی کی صورت میں کیونکہ اسباب
مذکورہ سے انکی قوت عصبیہ کم ہو جاتی ہے۔ اور نیز وہ لوگ جو غموم و افکار میں زیادہ تر مبتلا رہتے ہیں
فتور ہاضمہ خرابی فعل جگر۔ امراض قلب اور آتشک کی سمیت سے بھی ہو جاتا ہے اور نیز وہ لوگ جو کسی
قوی و صعب مرض میں مبتلا ہو کر بتدریج اس طرح پر صحت پاتے ہیں کہ انہیں اپنی صحت کا حال معلوم نہیں
ہوتا اور وہ اس حالت میں اپنی صحت یا مرض سے مایوس ہو جاتے ہیں اور نیز وہ لوگ جو عورتوں کے ساتھہ
زیادہ مباشرت کرتے ہیں یا اپنی زیادہ تر اوقات عورتوں کے خیال اور عشق و محبت میں بسر کرتے ہیں
اور نیز وہ لوگ جو اغلام یا جلق لگانے کا زیادہ شغل رکھتے ہیں اس مرض میں زیادہ مبتلا ہوتے ہیں
کثرت جریان منی بھی موجب اس مرض کا ہے۔ اسباب مذکورہ بالا اس مرض کا پہلا سبب ہیں اور ان
اسباب کی موجودگی سے یہہ ضعف مفرد پیدا ہو جاتی ہے اور یہہ اس مرض کا دوسرا سبب ہے۔ کبھی اسباب
مذکورہ کے ساتھہ پہلے ہی سے یہہ ضعف شامل ہو جاتی ہے اور یہہ مرض پیدا ہوتا ہے۔ الحاصل اسکا

اصل سبب کمزوری دماغ ونخاع ہے جو کبھی فطری و جبلی ہے اور کبھی نہ پالی ہو اسلیے ہوتا ہے ازقسم غذا خواہ
کسی سبب سے ہو، جب دماغ اور نخاع کمزور ہو جاتے ہین اور اس کمزوری سے یہ نتیجہ پیدا ہو جاتا ہے
جس سے دماغ اور نخاع کو غذا کم ملتی ہے اس سے مالیخولیا سے مراقی پیدا ہوتا ہے ۔ جو اس
مرض کے واسطے لازم ہین اسمین سے دو نہایت ہی بڑے درجہ میں اول یہ کہ مریض ہر بات میں پیدا
ہو جاتی ہے اور وہ خیال کرتا ہے کہ مین ایسا ہون اور مین ایسا کرتا ہون اور مجھے یہہ اذیت ہے
اور خیالات کے منتشر ہونے سے ایک ہی بات کو بار بار کہے جاتا ہے اور اپنی ہر ایک بات میں
مین کا لفظ بڑے شد و مد سے استعمال کرتا ہے اور خیال کرتا ہے کہ مین بڑا نہ روزگار ہون ہوشیار
خورد و نوش اور پوشاک مین خصوصیت رکھتا ہے اپنے دوست آشنا کے ساتھ دوستانہ برتاو کرتا
ہے اوسکے دل مین کوئی خیال باطل پیدا نہین ہوتا اور عقل کے درست رہنے سے اپنا معمولی کام
بخوبی کر سکتا ہے اور ہمیشہ اپنی حالت خراب پر غور کرتا رہتا ہے اور جانتا ہے کہ میرے برابر دنیا مین
کوئی سخت مرض مین مبتلا نہین مگر بشرہ سے تغیر کے کوئی آثار ظاہر نہین ہوتے ۔ البتہ شدت و
ترقی مرض کی حالت مین گوشہ تنہائی کو پسند کرتا ہے اور الگ بیٹھکر غور و تعمق کرتا ہے بعض اوقات
زندگی سے بیزار ہو کر خودکشی پر آمادہ ہو جاتا ہے **دوسری** علامت ضعف دماغ ہے جسکے خفیف اثر
سے بھی مشل قوی اثر کے متاثر ہو جاتا ہے اور یہی وجہ ہے کہ اوسکا عزم مصمم نہین ہوتا اور اپنے
ارادے خفیف سے مانع کے روکنے کی بھی قدرت نہین رکھتا ۔ اگرچہ مریض کی صورت بھی و چہرہ اچھی ہوتی
ہے لیکن ہر وقت اسی خیال مین رہتا ہے کہ میرا کوئی ظاہری یا باطنی عضو سالم نہین ہے گو اوسکے اعضا کے
سب افعال بخوبی صادر ہوتے ہین مگر بدہضمی کی موجودگی سے وہ جانتا ہے کہ سب مین نقص ہے اور ہمیشہ
اپنے بول و براز اور نبض اور جلد بدن اور ظاہر اعضا کو دیکھتا رہتا ہے دل مین کسی نہ کسی بات کا دھڑکا رکھتا
ہے پست ہمت اور مجہول العقل ہونے کی وجہ سے خود اپنے کیے ہوئے کام مین نقص نکالتا ہے اپنی
حالت پر ہمیشہ غور کرتا اور گردش قسمت کا شاکی رہتا ہے ۔ اپنے معالج کو بار بار اپنا حال دکھاتا ہے اپنا
حال نہایت سنجیدگی کے ساتھ طوالت سے بیان کرتا ہے اور طبی کتابون کو مطالعہ مین رکھتا ہے جس سے کسی
طبیب کے ساتھ مباحثہ کرنے پر آمادہ ہو جاتا ہے ہمیشہ دواؤن کے استعمال مین مشغول رہتا ہے نئی
دوا کو بڑی رغبت کے ساتھ کھاتا ہے اور دایم المریض ہو جانے کے خوف سے نشاط دنیوی اور حظ

یعنی ہر حال کی صورت میں اسکو اپنا خیال پیدا ہو بعض وقت میں ہوتا

زندگی [illegible] ہو جاتا ہے۔ اسکے علاوہ بدہضمی کی علامات موجود ہوتی ہیں مثلاً درد سر درد معدہ
[illegible] اختلاج میں مبتلا رہتا ہے۔ معدہ میں سوزش رہتی ہے کثرت ریاح شکم کے باعث آروغ
ترش ہوتی ہیں [illegible] بدہضمی یا کوئی علامت موجود نہیں ہوتی صرف مالیخولیا کا مرض موروثی طور
سے ہوتا ہے اور یہ قسم عسیر العلاج ہے اور دوسری اقسام میں موافق علاج سے اکثر صحت کامل
کی امید ہوتی ہے کیونکہ موروثی میں سبب مرض اصلی ضعف اعصاب ہوتا ہے نہ عارضی اور یہ ضعف
[illegible] مالیخولیا پیدا کرتا ہے۔ رات کی بیداری اور دن کی محنت اور بیقراری و تفکرات کے سبب
تندرستی میں خلل پڑ جاتا ہے بعض اوقات دورہ مرض کا شام کے وقت زیادہ ہوتا ہے اور خیال
سے رات کو نیند نہ آنے سے پریشانی زیادہ ہوگی کبھی یہ مرض ماتیلیہ جنون میں تبدیل ہو جاتا ہے
اور کبھی غذا کی طرف رغبت نہ ہونے کی وجہ سے مریض کمزور ہو کر مر جاتا ہے فرق مالیخولیا سے اصلی و مراقی
میں [illegible] قابل غور ہیں کہ اصلی مالیخولیا کا مریض کسی شغل میں مشغول نہیں ہوتا اور وساوس و ظنون
کے سبب سے انہیں فراموش نہیں کرتا۔ ممکن ہے کہ اس قسم کا مریض کسی شغل میں مشغول ہو کر
مدت [illegible] تک اپنے وساوس سے خیالات سے باز رہے۔ صاحب مالیخولیا اصلی اپنے
عزیزوں اور غمخواروں دوستوں کو دشمن سمجھتا ہے اور انکی ایذا رسانی کے فکر میں لگا رہتا ہے
اور مالیخولیا سے مراقی کا بیمار عزیزوں کی جانب سے بدگمان نہیں ہوتا بلکہ کبھی انکی بہتری کا فکر
کرتا ہے اور افسوس کرتا ہے کہ میرے بعد میرے عزیز کیا کرینگے اور کیونکر انکی عمر بسر ہوگی فی الواقع یہ
عطوفت ہے اور صاحب مالیخولیا اصلی کے خیالات بالکل اسکے عکس ہوتے ہیں کیونکہ وہ اپنے عزیزوں
کا خیرخواہ نہیں ہوتا بلکہ انکو اپنا دشمن اور قاتل سمجھتا ہے اور انکے قتل و تخریب کے درپے رہتا ہے

علاج سب سے پہلے طبیب کو لازم ہے کہ مریض کی طول طویل داستان کو بڑے غور سے بلکہ اسکی تکالیف
کو خود ہی بیان کرے اور دلی توجہ سے علاج میں مصروف ہو تاکہ مریض کو طبیب پر پورا اعتقاد جم
جائے اس سے مریض کے اکثر شبہات رفع ہو جائینگے اور علاج میں خاطر خواہ کامیابی کی امید ہوگی
اگر ایسا نہ کیا جاویگا تو مریض ہرگز علاج کا خواہاں نہ ہوگا۔ اس ہدایت کے موافق ڈاکٹر نواب خان
صاحب بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص عمر پچاس سالہ میرے پاس آیا اور بیان کیا کہ میرے سر کے اندر
کھجلی (انگور کے کرم) بکثرت جمع ہو رہے ہیں پہلے میں نے کئی ڈاکٹروں سے علاج کرایا انہوں نے

میرے سر کی کھوپڑی کو چیر کر دماغ کے اندر سے کرم نکالے تھے اور تقریباً ایک سال تک آرام رہا تھا اب پھر وہی کو بریلے پیدا ہو گئے ہیں آپ بھی میری کھوپڑی کو کاٹ کر دماغ کے اندر سے کرم نکال دیں میں نے جب اوسکے سر کا ملاحظہ کیا تو ایک گول داغ سر کے گرداگرد زخم کے اچھے ہونیکا پایا جس سے ثابت ہوتا تھا کہ ضرور کسی ڈاکٹر نے اوسکی تسکین خاطر کے لئے سر کے گرداگرد زخم پیدا کر کے کو بریلے مرتبہ کرم دکھا دیئے ہیں۔ اعضاے انہضام طعام اور عضلات تناسل کی طرف دیکھا تو اونمیں بھی کسی قسم کی خرابی معلوم نہوئی اور مریض مضبوط و توانا قوی بہی تھا مگر دری کسی قسم کی نہ تھی مینے سمجھا کہ بغیر فرضی علاج کے سوا اسکی تسلی کرنا غیر ممکن ہے اس خیال کے مطابق مینے بہت سے کو بریلے جمع کر کے لوٹے میں رکھ لئے اور بیمار کو کلوروفارم سنگھا کر سر کے گرداگرد اوپر سے زخم پیدا کر کے قدرے خون نکال کر پٹی پھر ڈال دیا اور بیمار کے ہوش میں آنے پر خون آلودہ گوبریلوں کا لوٹا اوسکے سامنے پیش کیا اور کہدیا کہ تیری کھوپڑی چیر کر تمام کرم نکال دیئے ہیں اب تو بالکل تندرست ہے اس سے بیمار کو از حد خوشی حاصل ہوئی اور علاج زخم کے لئے برابر شفاخانہ آتا رہا اور گوبریلوں کی شکایت بالکل نہ کرتا تھا لیکن زخم کے اندمال پر کہنے لگا کہ میرے سر میں صرف ایک بڑا کرم رہگیا ہے جو سر میں پھرتا ہوا معلوم ہوتا ہے اور وہ تھوڑی مدت کے بعد بچے دینے سے پھر کرم کثیر پیدا ہو جاوینگے پہلے دونوں ڈاکٹروں نے بھی یہہ بڑا کرم نہیں نکالا تھا اوسی کی نسل سے یہہ کرم پیدا ہوتے رہتے جواب نکالے گئے ہیں اگر یہہ نکلا تو بار دیگر پیدا ہو جاینگے اور پھر نکلوانے پڑینگے ہر چند مینے اوسکی تسلی کی کہ تیرے دماغ سے تمام کرم نکال دیئے گئے ہیں کوئی باقی نہیں رہا مگر وہ نہیں مانتا تھا غرض طبیب کو لازم ہے کہ مریض کی خیالی اور وہمی باتوں کو رائیگاں اور ہیچ و پوچ نہ سمجھے اور اپنی رائے اوسپر ظاہر نکرے ورنہ وہ طبیب کو بیوقوف سمجھکر علاج سے دستبردار ہو جاویگا۔ مریض کی اعتبار حاصل کر لینے کے بعد سب سے پہلے رفع سبب کی کوشش کریں مثلاً جو لوگ بیکار رہیں اونکو کسی کام یا شغل کی طرف توجہ کریں جو لوگ بیٹھکر کام کیتے رہتے ہیں اونکو ورزش و ریاضت کی ہدایت کریں یعنی پیدل یا گھوڑے پر سوار ہو کر ہوا خوری کریں یا گیند بلا کھیلیں اس مرض میں تبدیل ہوا اور ملاقات احباب اور غسل اور دریا میں تیرنا یا روغن کی مالش اور ریاضت بدنیہ سے بہت فایدہ ہوتا ہے۔ بدہضمی کی صورت میں پہلے حب ایارج کا جلاب دیں۔ **نسخہ**

حب ایارج۔ ایارج فیقرا ۳۰ درم غاریقون سفید تربد سفید بسفایج غنچہ گل سرخ اسطوخودوس

ہر ایک دو درم مقل ازرق افتیمون پوست ہلیلہ کابلی پوست بلیلہ پوست ہلیلہ سیاہ سنا مکی
عود صلیب انیسون ہر ایک یکدرم تربد سفید دانگی درم زنجبیل یکدرم سب کو باریک کرکے روغن
بادام سے چرب کریں اور حسب دستور حبوب بنا کر ورق نقرہ میں لپیٹیں اور بوقت خواب بقدر
دو مثقال تناول کرا دیں بعد ازاں اس معجون کا استعمال کرائیں **نسخہ معجون** مربا آملہ
مربا ہلیلہ ہر ایک دو عدد زرشک ہیدانہ طباشیر الائچی دانہ پوست ترنج مصطگی عود غرقی سانج
ہندی سنبل الطیب گاؤزبان گل گاؤزبان ابریشم مقرض زرنب ہر ایک دو درم سونیز منقی ۲ تولہ
بہمنین کہربا بسد سنج زہر مہرہ سائیدہ ہر ایک ۱ ماشہ آب سیب آب انار ہر ایک آدھ پاؤ عرق گاؤزبان
بید مشک کیوڑا ہر ایک پاؤ بھر نبات سفید دو چند ادویہ حسب دستور تیار کریں **خوراک** ایک تولہ صبح
ایک تولہ شام **دیگر اطریفل کشنیز** میں پوست ہلیلہ زرد پوست ہلیلہ کابلی ہلیلہ سیاہ
آملہ ہر ایک ۴ درم ابریشم مقرض دارچینی افتیمون قرنفل عود ہندی تودہ صندل سفید لاجورد مغسول
کشنیز ہر ایک ۲ درم شاہترہ مصطگی ہر ایک دو درم گل گاؤزبان بادرنجبویہ اسطوخودوس بسفائج ہر ایک
ڈیڑھ درم سقمونیا مشوی تربد مجوف صبر سقوطری ہر ایک ۴ درم برنج کشنیز برگ سنا ہر ایک
۲۰ درم برگ سنا کے سوا سب کو باریک کریں اور شہد مصفیٰ چند ادویہ کو جوشاندہ سنا میں قوام کرکے حسب
دستور تیار کریں **خوراک** تولہ تا دو تولہ **دیگر عرق شیر** جسکے استعمال سے تقویت قلب و ترطیب بدن
ہوتی ہے اور خشکی بدن دور ہو جاتی ہے **نسخہ** شیر مادہ گاؤ ۲۰ سیر عرق گاؤزبان ۴ سیر عرق نیلوفر
عرق گلاب ہر ایک ۳ سیر بیدمشک نبات سفید تخم کاسنی ہر ایک ڈھائی سیر برادہ صندل پاؤ بھر
سب کو ملا کر حسب دستور ۴۰ سیر عرق کشید کریں **دیگر ماء اللحم بارد دو آتشہ** جس سے احتراق خون
و صفرا کو کمال فائدہ ہوتا ہے حرارت دق اور مسموم الشمس کو بھی مفید ہے **نسخہ** گوشت بزغالہ ۱ سیر
کو استخوان سے علیحدہ کرکے ورق ورق کریں طباشیر صندل سفید کشنیز خشک گل سرخ دانہ الائچی
ہر ایک ۶ مثقال دارچینی یک مثقال سب کو نیم کوفتہ کرکے آمیز کریں اور کباب بنا کر نیم پختہ کریں بعد ازاں
گلاب بیدمشک عرق گاؤزبان عرق سیوتی عرق صندل عرق شاہترہ عرق نیلوفر عرق کاسنی
ہر ایک یک سیر آب خالص حسب ضرورت داخل کرکے نو سیر عرق کشید کریں بعد سیب زرد دیسی
لیکر ہر ایک کو ریزہ ریزہ کرکے آب انار شیریں برگ خرفہ اسفاناخ زرشک کاہو برگ بید گل سرخ گل نیلوفر

شاہترہ تازہ گل سیوتی بادقلہ ہر یک پاؤ بہر آملہ بہمن سفید تخم خشخاش بہمن سرخ گاؤ زبان گل گاؤزبان ہر یک ۵ مثقال تودریین ہر یک ۳ مثقال پانی ۱۰ عرق سطلوبہ بقدر احتیاج اضافہ کرکے ۷ سیر عرق کشید کرین۔ آلات الھضم کے فعل کو قایم رکھین اور جس مرض کی شکایت سے مالیخولیا کا ظہور ہوا ہو اوسکا علاج کرین اور یہہ سب امراض جو موجب مالیخولیا ہین اپنے اپنے موقع پر بیان کئے جائینگے۔ مالیخولیا مین بارالجبین کا استعمال نہایت ہی مفید ہے اور بارالجبین کے ہمراہ یہہ سکنجبین استعمال کرین **نسخہ سکنجبین** خلک ۲ انہ گل ہلیلہ فرگل بنفشہ شاہترہ گاؤزبان گل گاؤزبان گل نسرین بادرنجبویہ افتیمون بسفایج برگ سنا سویز منقی ہر یک ۴ درم کاسنی اصل السوس ہلیلہ سیاہ پوست ہلیلہ کابلی ہر یک ۳ درم تخم کشک ۲ درم عناب ولایتی ۲۵ عدد سپستان ۵ عدد نبات سرخ ادویہ سرکہ حسب مناسب حسب دستور تیار کرکے استعمال کرین اور اثنا ہے استعمال مین چار پانچ دفعہ شربت مسہل سے جلاب لین **نسخہ شربت مسہل** بادیان تریاد شان گاؤزبان بادرنجبویہ ابریشم ہر یک ایکتولہ گل سرخ بیخ کاسنی ہر یک ۶ ماشہ گل بنفشہ عنب الثعلب بد سفید ہر یک ۲ تولہ عود صلیب غاریقون نرم سفید ہر یک ۱ ماشہ برگ سنا ۳ تولہ موہز منقی ۱۰ درم کشنش ۴ تولہ اسطوخودوس بسفایج ہلیلہ کابلی تخم کرفس تخم کشوث ہلیلہ سیاہ ہر یک ڈیڑہ تولہ قابل کوفت ادویہ کوفتہ کرکے پانی مین بھگودین اور چار پہر کے بعد نبات سفید دو چند ادویہ ملاکر شربت کے قوام پر لاوین **خوراک** تین تولہ تا ۵ تولہ قبض کی صورت مین سفوف لاجورد استعمال کیا کرین **نسخہ** سنائکی افتیمون تربد ہر یک ۵ درم غاریقون نرم سفید لاجورد مغسول ہلیلہ سیاہ بادرنجبویہ ہر یک ۳ درم گل سرخ ۴ درم پوست ہلیلہ کابلی پوست ہلیلہ زرد بسفایج ریوند چینی ہر یک ۵ درم اسطوخودوس ۲ درم سب کو باریک کرکے حسب قوۃ ۱۰ ماشہ استعمال کرین کمزوری کی صورت مین مرکبات فولاد ہائپو فاسفائٹ سوڈیم ایسید نائیٹرو میوریٹک ڈایلوٹ اسٹرکنیا۔ روغن ماہی وغیرہ مقویات دین سوم ادویات کے استعمال سے نیند لاوین

فصل دوازدہم جنون المخموری

ڈلیریم ٹریمنس ڈلیریم یعنی ہذیان اور ٹریمنس یعنی کپکپی چونکہ اس مرض کے اکثر عوارض جنون سے مشابہت کہتے ہین اور یہہ شراب کی کثرت استعمال سے ہوتا ہے اسلئے اس مرض کا نام جنون المخموری مناسب سمجہا گیا بحکم تسمیۃ المرض باسم سببہ۔ یہہ ایک خاص قسم کا جنون اور دیوانگی ہے جسمین تمام اندام مین ہذیان

مین رعشہ و لرزہ حادث ہوجاتا ہے اور مریض پر طرح طرح کا خوف و دہشت غالب ہوجاتی ہے اور کمزوری کی وجہ سے ہاتھ پاؤن
بھی لغزش کرتے ہین مختلف عوارض کے لحاظ سے اسکو دو قسم مین بیان کیا جاتا ہے **قسم اول حاد** اور
اسکے **اسباب** یہہ ہین سخت اور زیادہ شراب خالص پینے کے سبب سے خصوصًا بغیر کسی قسم کا پانی ملائے بڑے
خراب شدہ اور زہریلے استعمال کی طرح یہہ حالت ظہور مین آتی ہے بفقط شراب کم مقدار مین بھی پانی کی آمیزش کے بغیر
گردہ اور نظام عصبی پر برا اثر پیدا کرتی ہے۔ اگر عصبی مزاج آدمی رفع تھکن کے لئے تھوڑی تھوڑی مقدار
مین مدت دراز تک شراب کا شغل جاری رکھے۔ یا ضعیف و کمزور عادی شراب برابر سات آٹھ روز تک
شراب کا استعمال جاری رکھے یا اسکو یکدم قطعی چھوڑ دے تو اس مرض مین مبتلا ہوجاتا ہے۔ کبھی زیادہ افیون
کھانے اور زیادہ رنج و غم مین مبتلا ہونے اور کثرت محنت و مشقت سے بھی ہوجاتا ہے۔ یہہ مرض ایسے ملک
مین زیادہ ہوتا ہے جہان لوگ شراب بکثرت پیتے ہین جیسا کہ انگلستان ہے۔ اب ہندوستان مین بھی
یہہ مرض ترقی کرتا جاتا ہے۔ صرع کی طرح اس مرض مین بھی نوبت ہوا کرتی ہے اور دورہ کے وقت
پہلے شراب پینے کی خواہش پیدا ہوتی ہے پھر دوسری علامتین شروع ہوتی ہین اگر اس خواہش
کے وقت شراب پینے کو ملے تو شرابی کھسیانا ہوکر وہی حرکتین کرنے لگتا ہے جو بدمستی کی حالت مین
سرزد ہوا کرتی ہین **علامات** پہلے مریض کو مالیخولیا کی طرح غم و اندوہ لاحق ہوتا ہے پھر
بیخوابی اور بے چینی عارض ہوتی ہے اور کسی کام پر دل نہین لگتا اور جا بیجا پھرنا پسند کرتا ہے
مریض بدگمان اور پست ہمت ہوجاتا ہے گھبراہٹ پیدا ہوجاتی ہے خواہ مخواہ رستہ چلتے جھگڑا
مول لیتا ہے۔ اسکے بعد اشتہا ساقط ہوجاتی ہے اور معدہ ایسا فاسد ہوجاتا ہے کہ خورد و نوش
کی قسم سے کوئی چیز اوسمین نہین ٹھیرتی فی الفور قے ہوجاتی ہے اور معدہ مین درد کی شکایت
رہتی ہے تشنگی غالب ہوجاتی ہے اور شراب کی خواہش زیادہ ہوجاتی ہے اور اذیت کے سبب طلب
شراب مین لجاجت و الحاج کرتا ہے اور کبھی اسکے برعکس شراب سے نفرت کرنے لگتا ہے اسکے بعد
بدحواسی و اختلال عقل و ہذیان ہوتا ہے اس حالت مین مریض کے چہرہ کا رنگ پھیکا اور سست حس
ہوتا ہے اور دل مین نہایت خوف پیدا ہوجاتا ہے مکان مین چور گھس آنے کا شبہہ ہوتا ہے یا مکان
[illegible] سے گھبرا ہوا بیان کرتا ہے اور یہی جانتا ہے کہ کوئی اوسے قتل کردیگا یا کوئی زہریلا
جانور کاٹ کھائیگا چونکہ ہر ایک چیز اوسکی نظر مین متحرک و مرتعش ہوتی ہے اسلئے اگر کوئی

لکڑی پڑی ہوئی دیکھتا ہے تو اوسکو افعی تصور کرتا ہے اور خواہ مخواہ بستر پر چیونٹیان بتلاتا
ہے اور ہر ایک کی طرف اس طرح دیکھتا ہے کہ گویا دشمن کو گھور رہا ہے ترشرو رہتا ہے کسی کو ایذا
نہین دیتا لیکن اپنی حفاظت کے واسطے کوئی آلہ حربی مثلاً شمشیر بندوق یا لکڑی اپنے پاس
رکھتا ہے تاکہ اوس سے دشمن کی شر سے نجات پائے اور اس خوف سے کہ کوئی اوسکو مار ڈالے گا
کبھی خودکشی ہی کر لیتا ہے کبھی اپنے تئین چھت پر سے گرا دیتا ہے کبھی کنوئین مین کود پڑتا ہے یا
چھری وغیرہ سے گلا کاٹ لیتا ہے اور سمجھتا ہے کہ دشمن کے ہاتھ سے میری نجات کا یہی ذریعہ ہے
کمزوری کے سبب اوسکے بدن پر ہمیشہ پسینا موجود رہتا ہے سر گرم اور حرارت جسم ۹۹ سے ۱۰۰ درجہ
تک ہوتی ہے زبان چرک آلود اور اوسکی نوک اور کنارے سرخ ہوتے ہین نبض سریع ضعیف اور لین
ہوتی ہے تمام بدن خصوصاً ہاتھ پاؤن سر ہونٹ اور زبان مین رعشہ ہوتا ہے اور قبض کی شکایت
اکثر رہتی ہے آنکھون مین سرخی اور ثقبۂ عنبیہ کشادہ ہوتا ہے اور ایک جگہ آرام کرکے نہین بیٹھتا اور جو بیٹھتا
ہے تو فوراً اوٹھ کھڑا ہوتا ہے اور جدھر چاہتا ہے چل دیتا ہے نیند نہین آتی اگر کبھی آتی ہے تو
خوابہاے پریشان ستاتے ہین اور جھٹ پٹ اوٹھ بیٹھتا ہے اور پھر وہی خیالی باتین کرنے لگتا ہے
دو ایک دین تو چپکا بھی ہو جاتا ہے سوال کا جواب درستی سے دیتا ہے اکثر تیسرے چوتھے روز گہری نیند
آجاتی ہے مریض دس بارہ گھنٹہ سونے کے بعد بیدار ہوتا ہے تو تندرست ہو جاتا ہے فقط
کمزوری ہی باقی رہتی ہے لیکن مایوس العلاج مریضون کو نیند مطلق نہین آتی حرارت جسم بڑھکر ۱۰۸ درجہ
تک پہونچ جاتی ہے اور نبض ۱۴۰ سے ۱۵۰ ضربات تک باریک اور نہایت کمزور چلا کرتی ہے آخرالامر
کمزوری بیہوشی اور تشنج مین مبتلا ہو کر تین سے سات روز کے اندر مریض ہلاک ہو جاتا ہے ۔ بعض اشخاص
شراب پیتے پیتے باولے ہو جاتے ہین اور تیزی سے چیختے چلاتے ہین دماغ مین ورم ہو جاتا ہے چہرہ اور
آنکھین سرخ سر گرم نبض سخت اور باریک ہو جاتی ہے **تشریح بعد وفات** اغشیہ دماغ دبیز ہو جاتے ہین
اور کیسون مین رطوبت موجود ہوتی ہے سمیت مادہ مین مرجانے سے دماغ کے اندر اجتماع خون
اور اوسکی ساخت مین تبدیلی پائی جاتی ہے جگر بڑھا ہوا چربیلا اور قلب بھی چربیلا پایا جاتا ہے
المفرقہ والتمیز مانیا اور سرسام مین فرق یہ ہے کہ دونون کی بدحواسی ایک دوسرے کے
برخلاف ہوتی ہے سرسام مین بیمار کو اگر تاکید کیا جائے کہ تیرا کوئی دشمن نہین ہے تو

جاتا ہے اگرچہ اوسیوقت وہ ٹھہر جاوے لیکن بنا ڈالا کسی کے کہنے پر ہرگز عمل نہین کرتا اگر زبردستی
اوسکو ٹھہرا دین تو غیظ و غضب مین آجاتا ہے اور اپنے عزیزون کو دشمن جانتا ہے۔ بخار محرقہ
کے ہذیان مین تپ اور درد سر نہین ہوتا ہے لیکن پڑا رہتا ہے اور نفخ شکم ہوتا ہے جس سے ہذیان مخموری
اور اوسمین بخوبی تمیز ہو جاتی ہے **انجام** اگر رفع بدحواسی کے بعد نیند آجاوے تو عقل سلیم حاصل ہوتی
ہے اور اکثر مریض اچھا ہو جاتا ہے اگر نیند نہ آوے اور ہمیشہ بدخوابی رہے اور مریض جابجا پھرا کرے
اور کھانا نہ کھاوے تو کمزور اور ضعیف ہو جاتا ہے اور آنکھین گڑھے پڑ جاتے ہین چہرہ اوتر
جاتا ہے زبان خشک اور نبض ضعیف زیادہ وسیع ہو جاتا ہے اس حالت مین مریض بیہوش پڑا رہتا ہے
ہے اور واہی تباہی باتین کرتا ہے بعد تشنج عارض ہوکر بیہوش ہو جاتا ہے اور اسی حالت مین ہلاک
ہو جاتا ہے **علاج** ازالہ مرض کی سبب بیرون سے پیشتر شراب پینا بند یا کم کر دین در بحالت
مجبوری کوئی دوسری مفرح دوا یا وہ شراب جسکی مریض کو پینے کی عادت ہو بطور دوا پلا دین مگر اسکا
استعمال بالکل بند کر دینا اولے ہے۔ بعد ازان مریض کو ایسے محفوظ علیحدہ مکان مین رکھین جہان
کوئی شے ایسی نہو جس سے مریض اپنے تئین یا دوسرون کو ضرر پہونچا سکے اور کوئی محافظ مقرر کرین
جو ہر وقت اوسکے پاس موجود رہے اور ضرر سے اوسکو محفوظ رکھے ورنہ ہر ایک حیلہ سے جو ممکن ہوگا
اپنے قتل کا مرتکب ہوگا بعدہ جسقدر ممکن ہو شوربا یا دودھ دین اور گرما گرم چاے پلا دین اور منوم ادویہ
عمل مین لاوین کیونکہ مریض جب نیند بھر سو لیتا ہے تو اوسکی طبیعت درست ہو جاتی ہے **نسخہ**
منوم برومائیڈ آف پوٹاسیم ۱۵ گرین کلورل ہائیڈریٹ ۲۵ گرین پانی دو اونس قدرے نبات
سے شیرین کرکے چار چار گھنٹہ کے بعد دین اور جوش کی صورت مین ٹنکچر آف ڈیجی ٹلیس بقدر
دو ڈرام چار چار گھنٹہ کے بعد دینے سے ازبس فائدہ ہوتا ہے مگر اس سے کمزوری کمال ہوتی ہے
افیون دینا بھی مفید ہے اور ٹنکچر اوپیم یا مارفیائن ۱/۴ سے ۱/۲ گرین کی مقدار لیکر زیر جلد پچکاری
کرین مگر افیون کے استعمال سے پہلے کوئی دوا مسہل ضرور دین۔ اور جب گرمی سر و سرخی چشم
و علامات ہیجان زور و قوت پر پائی جاوین تو اس سے ثابت ہوگا کہ جسم اسود دماغ مین نقصان
شروع ہونیوالا ہے اسوقت مریض کو گرم پانی مین بٹھا کر سر پر سرد پانی ڈالین اگر اس حالت
مین تپ نہ آوے تو قدرے ٹارٹار امیٹک پلا دین تاکہ حرکت قلب ضعیف ہو جاوے اور نکو آرام

بھی اکثر طبیب کھلاتے ہیں اور خراش معدہ دور کرنے کے لئے برف یا جیر عرق چوشدار ہائڈروسیانک ایسڈ ڈائلیوٹ ملا کر پلا دیں تاکہ دماغ کی طرف خون کم جاوے اگر اس سے فائدہ نہو تو صدغین پر پانچ چھ جونکیں لگا دیں مگر اس سے بھی افاقہ کی صورت نظر نہ آوے تو مسہل تو بھی دیں **نسخہ مسہل** مگنیشیا سلفاس ۲ ڈرام۔ ٹارٹریٹ آف ایسڈ یا پوٹاش پانی میں حل کرکے دیں اس سے جوش خون بھی کم ہو جاویگا اور ضعف بھی پیدا ہو جاویگا۔ حبوب چمال گوٹہ اور مسہل تریدسے بھی فائدہ ہوتا ہے۔ اگر ضعف اور کمزوری لاحق ہو جاوے تو شراب ہرگز ہرگز نہ دیں بلکہ تقویت کے واسطے امونیا کاربناس پانی میں حل کرکے پلا دیں یا ایک خوراک افیون ایپیکاکوانا اور پلا دو تا ملا کر دیں افاقہ کی صورت میں لائیکوار اسٹرکنیاہ ۱ بوند نائٹرو میوریٹک ایسڈ ۱ بوند پانی ایک اونس دو تین تین مرتبہ دیں۔ فاسفیٹ یا دکسائیڈ آف زنک مرکبات کچلہ۔ فولاد اور بناتی تلخ مقویات وغیرہ استعمال کرادیں گوشت کی یخنی دودھ وغیرہ مقوی سریع الہضم غذا دیں **قسم دوم مزمن** جب اکثر رذیل لوگ شراب خواری میں علی التواتر عرصہ دراز تک زیادتی کرتے ہیں تو مرض مزمن میں مبتلا ہو جاتے ہیں جسکو انگریزی میں **کرانک ڈیلیریم ٹریمنس** کہتے ہیں بعض خاندانوں میں اس ناپاک شراب کی چاٹ صغیر و کبیر کو لگ جاتی ہے جس سے دیوانگی اور مرگی میں مبتلا ہونے کے مستحق ہو جاتے ہیں بعض اوقات جب عرصہ دراز تک بغرض تحریک اسکا استعمال کیا جاتا ہے تو مدامی عادت ہو جاتی ہے جسمیں شروع ہی سے ہاتھ پاؤں کے عضلات خفیف طور پر کانپنے لگتے ہیں اور کچھ عرصہ کے بعد ہمیشہ بوقت صبح زیادہ اور غذا کھانے کے بعد کم لرزش ہوتی ہے نیند نہیں آتی عقل میں فتور پڑ جاتا ہے حواس خمسہ کو دھوکا ہوتا ہے اور مریض ڈرپوک ہو جاتا ہے اور دماغ کی ضعیف ہو جانے کی وجہ سے اپنی خراب معمولہ عادت کو چھوڑ نہیں سکتا اگرچہ بالکل پاگل نہیں ہوتا مگر بیہودہ گوئی میں دیوانوں سے کم بھی نہیں ہوتا۔ انکی عادت میں مکاری دغا بازی بدچلنی چالاکی اور ظاہر پرستی اول درجہ کی پائی جاتی ہے اور کل معاملات میں اول نمبر کے دروغگو ہوتے ہیں خصوصاً شراب کے معاملہ میں اگر کسی ضرورت کے موقع پر شراب خواری سے توبہ کریں تو حسب خواہش کے وقت برعکس عمل میں لاتے ہیں فربہ یا لاغر ہو جاتے ہیں چہرہ متیج آنکھیں اور رخسارے سرخ اشک جاری رہتے ہیں ہونٹ پیلا لب خشک اور پھٹے ہوئے اور زبان میلی ہوا

کرتی ہے صبح کے وقت جی متلاتا اور قے ہوتی ہے ہاضمہ کی خرابی سے پاخانہ غیر منتظم آتا ہے
اور کبھی پیچش بھی ہو جاتی ہے اس مرض میں زیادہ تر کمزوری اور نقاہت رہتی ہے **تشریح غیر طبعی**
شرائین کی دیواریں اور دماغ سخت معدہ کی دیواریں دبیز ہو جاتی ہیں اور ان میں خون کا اجتماع
پایا جاتا ہے گردہ جگر اور دل میں مختلف قسم کی تبدیلیاں واقع ہوتی ہیں **علاج** شراب سے قطعی پرہیز
ضروری امر ہے اگرچہ اسکی عادت جو عرصہ دراز سے ہو چھوڑنی نہایت مشکل ہے تاہم حتی المقدور مقدار کم
کرنے کی کوشش کرنی چاہیے ضعیفی اور کمزوری کی حالت میں یا مرض کہنہ میں شراب کے استعمال کا
یک لخت بند کرنا مناسب نہیں ہے۔ ازالہ مرض کے لیئے اوکسائڈ آف زنک ۲ گرین دن میں دو دفعہ دیں
ہائپو فاسفائیٹ آف سوڈیم امونیا۔ پارک۔ معدنی تیزاب جنطیانہ۔ سائیٹریٹ آف ایرن اینڈ کونینا۔
مرکبات فولاد وغیرہ مقویات استعمال میں لاویں اور نیند لانے کے واسطے افیون بھنگ اجوائن
خراسانی۔ دھوپ۔ کلورل، ہائڈریٹ وغیرہ منوم دوائیں کھلائیں۔ تفریح طبع کرائیں اور حتی الوسع
شرابیوں کی صحبت سے پرہیز کراویں دودھ شوربا بیضہ یخنی دیں برومائیڈ آف پوٹاسیم یا ٹنکچر
کیپسیکم زیادہ مقدار میں دینے سے رفع قبض و تسکین طبع سے عادت شراب خواری کی کم ہو جاتی ہے۔ اگر
مذکورۃ الصدر تدابیر عادت کے دور کرنے میں کچھ کارگر نہوں تو نہایت قلیل مقدار میں افیون دینی
شروع کریں مگر اس بات کا ضرور خیال رہے کہ مریض دونوں نشوں کو عادی نہو جائے **فصل**
سیزدہم کابوس (نائیٹ میر) نائیٹ بمعنی شب اور میر بمعنی خواب ہے۔ یہ ایک قسم کی خواب
ہے جس میں ہولناک صورتیں دکھائی دیتی ہیں اس حالت میں مریض بڑی دشواری سے سانس لیتا
ہے **اسباب سابقہ** غم خوف کثرت محنت مشقت نفسانی مطبوخ چائے کا زیادہ پینا تمباکو
کا زیادہ پینا اور کھانا۔ لوبیا باقلا گوبھی قسم کی ترکاریوں کا کثرت سے استعمال کرنا وغیرہ **اسباب واصلہ**
اصل سبب بدہضمی ہے جس سے اعصاب متاذی ہو جاتے ہیں اور پسلیوں کے مابین عضلات اور
ڈایافرام میں تشنج پیدا ہو جاتا ہے۔ اسباب سابقہ میں سے اکثر بدہضمی شامل ہوتی ہے جو باقلا وغیرہ
کی کثرت استعمال سے پیدا ہوتی ہے۔ تمباکو اور چائے کے استعمال کے بعد نیند نہیں آتی اور جب آتی
ہے تو اوسمیں کابوس عارض ہو جاتا ہے۔ اطفال میں بروز دندان کے وقت اور کرم شکم کی
موجودگی سے عارض ہوتا ہے **علامات** نیند میں ہولناک خواب نظر آتے ہیں ڈراونے

در لگتا ہے اور سینہ میں تنگی محسوس ہوتی ہے۔ ابتدا میں نفس سریع ہوتا ہے پھر پسینہ ہو جاتا ہے طپش قلب زیادہ ہو جاتی ہے سر میں ایسی آوازیں محسوس ہوتی ہیں جنکا خارج میں کوئی وجود نہیں ہوتا کیونکہ شدت طپش قلب میں خون سر کی طرف زیادہ جاتا ہے اس حالت میں بدن حرکت نہیں کر سکتا حالانکہ مریض بہتیرا چاہتا ہے کہ حرکت کرکے اس خوف سے رہائی حاصل کرے اسوقت آواز صاف نہیں نکل سکتی اور نہ بات ٹھیک منہ سے نکال سکتا ہے اکثر آنکھیں نیم وا اور تقبہ عنبیہ کشادہ ہوتا ہے بیدار ہوتے ہی تشنج فی الفور زایل ہو جاتا ہے اور بدن میں قوت اصلی عود کر آتی ہے خوف برطرف ہو جاتا ہے لیکن طپش قلب باقی رہتی ہے اور بتدریج دفع ہوتی ہے **علاج** پہلے اصل سبب کو دریافت کرکے اوسکے دفعیہ میں کوشش کریں چونکہ سبب زیادہ اصلہ اور قریبہ بدہضمی ہے لہذا اوسکے رفع کرنے کی واسطے مسہل دیں اور معجون ہلیلہ ملین کے استعمال سے بھی کمال فایدہ ہوتا ہے **نسخہ** پوست ہلیلہ ہلیلہ سیاہ آملہ گاؤزبان بادرنجبویہ افتیمون افسنتین ہر یک مثقال انیسون ۳ تودری قرمز تودری زرد حب الملوک ہر یک ۲ مثقال فادانیا عود ہندی برگ سداب تخم سیسالیوس ہر یک ۲ مثقال سکبینج ۲ مثقال قرشیون نیم مثقال گلقند ۴ مثقال شہد خالص ۳ مثقال سب سے پہلے گلقند کو حقیقی دارچینی گلاب یک آدھ سیر میں حل کرکے دستمال کریں اور جوش دیکر صاف کریں بعد ازان شہد میں آمیز کرکے ۲ مثقال روغن بادام میں چرب کریں اور ادویہ کو باریک کرکے چرب کریں اور آمیز کرکے بقدر ۲ درم روزانہ استعمال میں لادین اور بعد ازان عرق اسطوخودوس استعمال میں لادین **نسخہ عرق اسطوخودوس** اسطوخودوس ۲ تولہ برنج کشنیز ۱۲ تولہ پوست ہلیلہ آملہ ہلیلہ زرد کابلی ہلیلہ سیاہ ہر یک ۹ تولہ گل سرخ ۵ تولہ سیب شامی زرد بھگو کر حسب دستور عرق کشید کریں خوراک ۵ تولہ تا ۱۰ تولہ۔ حب الشفا کے استعمال سے بھی کمال فایدہ ہوتا ہے **نسخہ حب الشفا** زعفران ۲ دانگ گل سرخ گل ارمنی زنجبیل ہر ڈھائی دانگ پودینہ ۵ دانگ افیون تخم جوز ماثل صمغ عربی ہر یک مثقال سب کو باریک کرکے ادرک کے رس میں حبوب بقدر نخود بنائیں صبح و شام استعمال کریں اگر تناول طعام کے بعد نفخ کی شکایت پائی جاوے تو تیزاب گندھک ۵ سے ۲ قطرہ تک سادہ پانی ملا کر دیں اگر کھانے کے بعد ہمیشہ آروغ ترش آویں تو سوڈا کاربوناس یا مگنیشیا کاربوناس یا پٹاسی بائی کاربوناس علیحدہ علیحدہ ۱۰ سے ۵ اگرین پانی میں حل کرکے پلا دیں ان تینوں میں سے جو طبیعت کی موافق

ہو دہی یا دہ استعمال کرا دین جب کرم شکم کے سبب اطفال کو یہہ مرض لاحق ہو تو سنتو نائین
سوڈے مین ملاکر سرد پانی مین حل کرکے چار چار گہنٹے کے بعد ایک روز مین تین دفعہ دین
اور دوسرے روز یہی دوا روغن بید انجیر کے ساتھہ پلا دین تاکہ اسہال کے ساتھہ کرم شکم بہی خارج
ہو جامین۔ اور جس شخص کو کابوس کی عادت ہو اسکو بوقت خواب کلورل یا برومائیڈ
گرم پانی مین حل کرکے پلا دیا کرین تاکہ خوب نیند آجایا کرے اور دماغی اعصاب کو آرام پہونچے
اور نیز بوقت خواب بیمار کے پاس کوئی نگہبان ضرور ہونا چاہئے جو دورہ مرض کے وقت اسکو
جگادیا کرے تاکہ تشنج قوی نہو جاوے **فصل چار دہم صرع** (اپی لیپسی) اسکے معنی ہین
زمین پر گرنا۔ چونکہ اس مرض مین گرنا ضروری ہوتا ہے اسلئے تسمیۃ المرض باسم عرضہ کے بجائے
سے اسکا یہہ نام رکہا گیا۔ فی الحقیقت یہہ مرض دماغ کے جسم اسود کے فساد سے پیدا ہوتا ہے
اگرچہ تا حال یہہ ثابت نہین ہوا کہ دماغ کی کس خاص جانب مین یہہ فساد واقع ہوتا ہے۔ اس مرض
مین اعضا سے بدن مین یکبارگی تشنج وتمدد پیدا ہو جاتا ہے اور مریض دفعۃً چیخ مارکر بیہوش ہو جاتا
ہے اور زمین پر گرکر ہاتہہ پاؤن مارنے لگتا ہے اور اختیاری عضلات مین تشنج کے ہونے سے
چہرہ اور جسم بیڈول ہو جاتا ہے بعد ازان غنودگی لاحق ہوتی ہے اور یہہ کیفیت باربار عود کرتی
ہے۔ اس مرض کے حالات جو تجربہ سے ثابت ہوئے ہین یہہ ہین کہ یہہ مرض مردون کو زیادہ تر
اور قوی تر ہوتا ہے عورتون کو نادر اور خفیف ہوتا ہے اور لڑکون کو بروز دندان اور کرم شکم کی حالت
مین اور نیز قریب بلوغ کے زمانہ مین اور لڑکیون کو قرب بلوغ اور درد حیض کے زمانہ مین حادث ہوتا ہے
اسباب یہہ مرض موروثی طور پر والدین یا کسی قریبی رشتہ دار سے بہی خواہ والدین مین سے کوئی
مرگی ہی مبتلا ہو یا دیوانگی اور جنون یا امتناق الرحم مین اور بوقت ولادت سر پر دباؤ پہونچنے سے
سر کا بیڈول ہونا اور اکثر مشارکت گردہ۔ کثرت مباشرت اور جلق بہی اسکا سبب ہین کثرت
شراب خواری کی عادت بہی مرض مذکور کی جانب میلان کرتا ہے۔ جب نقرس وجع مفاصل کی
سببسے خون خراب ہو جاتا ہے تو بہی یہہ مرض ہوسکتا ہے اور جب حیض مین کمی بیشی ہوتی ہے تو
عورتین اس مرض مین مبتلا ہو جاتی ہین۔ کثرت خوف رنج اور خوشی بہی اسکا سبب ہوتی
ہین لیکن یہہ تینون اسباب نفسانیہ عورتون مین زیادہ موثر ہوتے ہین ورم دماغ ورم حجاب دماغ

دماغی محنت اور جوشِ خون دماغ بھی اسکے سبب ہین جب دماغ کے کسی جزو مین چوٹ لگنے سے صلابت پیدا ہو جاتی ہے تو سدہ کے وقوع سے یہہ مرض لاحق ہو جاتا ہے۔ کبھی یہہ سبب ہوتا ہے کہ رسولی یا استخوان دماغ حجم مین بڑھکر دماغ پر دباؤ ڈالتی ہے لیکن یہہ فتور اکثر مادہ آتشک کے سبب سے ہوتا ہے کبھی بڑی عمر مین بھی دیدان شکم کے سبب سے عارضہ ہو جاتا ہے کیونکہ اس حالت مین معدہ متاثر ہوتا ہے اور اسکی اذیت اعصاب کے ذریعہ سے دماغ مین پہونچکر یہہ مرض پیدا کرتی ہے۔ کبھی سنگ مثانہ موجودگی حمل وغیرہ بمشارکت ہم اسکے اسباب ہوتے ہین کبھی اذیت ساقین و نزا نگشت پا سے پیدا ہوتا ہے **علامات** کبھی کبھی دورہ سے پیشتر بیمار کو اذیت اور کمزوری محسوس ہوتی ہے جیسا کہ دردِ سر دوران سر سستی اعضا وغیرہ اور ساتھ ہی اسکے آنکھوں سے کم دکھائی دیتا ہے اور آنکھوں کے سامنے مختلف رنگ کے دائرے یا چنگاریان اڑتی ہوئی نظر آتی ہین مگر یہہ سب مذکورہ علامتین ہر ایک مریض مین مختلف ہوتی ہین کسی مین کوئی پائی جاتی ہے اور دوسرے مین دوسری۔ اور بعض کو مختلف آوازین اور شور وغل مسموع ہوتا ہے کسی کو زبان کا ذائقہ تلخ معلوم ہوتا ہے بعض کو نوبت سے پہلے اچھی طرح نیند نہین آتی بعض اوقات خواہ مخواہ طبیعت خوفزدہ ہو جاتی ہے دل دھڑکنے اور فم معدہ پھڑکنے لگتا ہے کبھی کوئی خاص ڈراونی اور موہوم صورت محسوس ہوتی ہے جیسے زن پیرزال سرخ پوش یا جوان سیاہ رنگ اور جب اس قسم کی شکل بیمار کے قریب پہونچتی ہے تو وہ بیہوش ہو جاتا ہے اس حالت کو جاہل لوگ جن پری بھوت پریت اور آسیب سے تعبیر کرتے ہین اور کبھی بیمار کی عادت مین خاص قسم کا تغیر پیدا ہو جاتا ہے مثلاً کلام کرنا ترک کر دیتا ہے یا غیظ و غضب مین آجاتا ہے اس سے عزیز و اقربا جان لیتے ہین کہ آج مرض کا دورہ ہوگا۔ ناک سے بو آتی ہے اور قے ہوتی ہے بصارت مین کمی اور جسم پر لرزہ ہوتا ہے اور عقل مین فتور آجاتا ہے اور یکایک دہشت غالب ہو جاتی ہے۔ سر دیا گرم ہو لگنے یا بدن مین چیونٹیان رینگنے کی کیفیت مریض بیان کرتا ہے۔ چونکہ اس مرض مین علامات کی شدت و خفت مختلف طور پر ہوتی ہے اسلیے اسکو دو طرح پر بیان کیا جاتا ہے **اول شدید علامات** جب مرض کا دورہ شروع ہوتا ہے اکثر مریض گرنے کے قریب ہوتا ہے تو صیحہ کرتا ہے کیونکہ اضلاع کے عضلات اور پردہ شکم مین تشنج پیدا ہو جاتا ہے جسکے سبب سینہ سے دفعتہً ہوا خارج ہو جاتی ہے اور بیمار زمین پر گر پڑتا ہے اور چہرہ کا

رنگ پھیکا ہو جاتا ہے جسم کے عضلات اور ہاتھ پاؤن سخت ہو جاتے ہین اور پیرون کے تلوے
اندر کو کھنچ جاتے ہین اور ہاتھ کے انگوٹھے ہتھیلی کی طرف مڑ جاتے ہین مٹھیان سخت بند ہو جاتی
ہین گردن سخت اور ٹیڑھی ہو جاتی ہے سر کندھے کی جانب اور سینہ اوسکے دوسری طرف کو
پھر جاتا ہے بلکہ جسم ایک جانب کو خمیدہ ہو جاتا ہے سر کی رگین خون سے بھر جاتی ہین چہرہ
نیلگون ہو جاتا ہے آنکھین نیم کشادہ ہو جاتی ہین آنسو کثرت سے آتے ہین کرۂ چشم بے حرکت
ہو جاتا ہے اور اوسکی سیاہی بالائی پپوٹون کے اندر آ جاتی ہے اور صرف سفیدی نظر آتی ہے کبھی
پتلیان گھومتی ہوئین کشادہ اور بے حس ہو جاتی ہین دل دھڑکتا ہے نبض باریک جلد جلد
چلتی ہے بعض اوقات بے معلوم ہو جاتی ہے جسم سرد اور پسینے سے تر بتر ہو جاتا ہے پیشاب
اور پاخانہ کبھی کبھی بے اختیار نکل پڑتی ہے اور اکثر قضیب کو خیزش ہوتی ہے تنفس مشکل
سے لیا جاتا ہے بلکہ بند ہو جاتا ہے بعد تشنج ارتعاش اور اختلاج عارض ہوتا ہے اور
منہ سے سفید کف خارج ہوتی ہے اور کف کبھی مع خون کے سرخ ہوتی ہے۔ جب زبان اور لب
دانتون کے تلے آ کر زخمی ہو جاتے ہین تو بار دیگر تنفس مین دشواری شروع ہو جاتی ہے مریض
دانت پیستا ہے اور چہرہ بدنما ہو جاتا ہے اور بھوون پر شکن پڑ جاتے ہین جب ایک طرف
کے ہاتھ پاؤن مین جھٹکا لگتا ہے تو مریض لمبی اور ٹھنڈی سانس بھرتا ہے اور ہاتھ پاؤن
ڈھیلے کر دیتا ہے پس رفتہ رفتہ دشواری کم ہو جاتی ہے اور تشنج بھی موقوف ہو جاتا ہے
اور بیمار اس طرح تھوڑے عرصہ تک بیہوش پڑا رہتا ہے کہ گویا سوتا ہے اور پھر ہوش مین آ کے
حالت اصلی پر آ جاتا ہے فقط تکان اور سر مین قدرے فتور باقی رہ جاتا ہے اور حادثہ گذشتہ سے
مطلق آگاہی ظاہر نہین کرتا اور یہہ سمجھتا ہے کہ گویا کوئی بیماری نہ تھی صرف سوتا تھا لیکن زخم
زبان کا اثر باقی ہوتا ہے تو یقین کرتا ہے کہ مرض کا دورہ ہو گیا ہے۔ بیماری گذر جانے کے بعد بعض
کو قے ہوتی ہے اور اکثر کو پیشاب زیادہ آتا ہے **مدت نوبت** بیماری کی مدت ایک سے
تین لمحہ تک ہوا کرتی ہے اور بعض مین بیس لمحہ سے نصف گھنٹہ تک رہتی ہے لیکن ایسی حالت
بہت کم کبھی کبھی بار بار اس ترتیب سے ہوتی ہین کہ ایک اختتام کو نہین پہنچتی کہ دوسری کا آغاز
ہو جاتا ہے۔ ابتدائے مرض مین تین چار ماہ کے بعد دورہ مرض کا ہوا کرتا ہے کبھی برسون

مین کوئی نوبت ہوتی ہے اور مرض کی ترقی مین وقفہ کم اور بار یہ دورے یہانتک زیادتی ہوتی ہے کہ ہر روز کئی بار ہوتی ہین اور کوئی وقت معین نہین ہوتا - قوت حافظہ زائل فہم مین کجی زندگی سے مایوسی اور کاروبار مین سستی ہو جاتی ہے اور مریض ہمیشہ غمگین یا کرتا ہے اور اس قسم کے مریض کو ہمیشہ اندیشہ رہتا ہے کہ کہین کنوئین اور غار یا جلتی آگ مین نہ گر پڑے - چھت سے گر کر مرجانے کا بھی احتمال رہتا ہے **دوم خفیف علامات** اسمین مریض صرف ایک لمحہ تک بیہوش رہتا ہے اور صیحہ کر کے زمین پر گرنے سے پیشتر ہوش مین آجاتا ہے اور قریب کی چیز کو پکڑ کر سہارا لینے سے مریض گرتا نہیں احول کی طرح ہو جاتا ہے اور لڑکون کو کھیلتے کھیلتے صرف چکر آجاتا ہے بعض اوقات ذرہ سی بیہوشی سے چہرہ اور گردن کا سپنے لگتی ہے اور تلیان کشادہ ہو جاتی ہین اور ایک دو لمبی سانسون کے آنے سے مریض اچھا ہو کر اپنے کام مین مشغول ہو جاتا ہے - بعض اوقات علامات کے ظہور سے مریض مین دیوانون کی طرح جوش پیدا ہو جاتا ہے اور چند گھنٹہ تک رہتا ہے اس حالت مین اپنے تئین یا دوسرون کو نقصان پہنچاتا ہے - بیماری کے گذر جانے پر مریض کی طبیعت درست ہو جاتی ہے مگر فتور عقل کے باعث تغیر کج فہم ہو جاتا ہے درد سر اور دوران سر اور بدہضمی کی شکایت اکثر رہتی ہے اور چہرہ بعینہٖ بیوقوفون کا سا ہو جاتا ہے **تشخیص** چونکہ اس مرض کا علاج صحیح تشخیص پر منحصر ہے اسلئے چند متشابہ امراض کی مخصوصہ علامات بیان کی جاتی ہین تاکہ عدم تشخیص کی وجہ سے علاج مین کوتاہی واقع نہو - یہہ بھی یاد رہے کہ بعض فریبی لوگ کوئی خاص مطلب حاصل کرنے کیلئے مرگی کی علامات ظاہر کر لیتے ہین مگر ذرہ سے غور و تامل کے بعد اصلی اور مصنوعی صرع مین تمیز ہو سکتی ہے چنانچہ **مصنوعی مصروع** کی آنکھین بند رہتی ہین اور روشنی لگنے سے پتلیان سکڑ جاتی ہین اور شدت سے ہاتھ پاؤن مارنے کے سبب جسم کی حرارت زیادہ ہو جاتی ہے زبان زخمی نہیں ہوتی ہے اور نہ بول و براز خطا ہوتا ہے - جب صابون منہ مین رکھکر زبان کو حرکت دیتے ہین تو کف بکثرت نکلتی ہے اور وہ ایسی جگہ گرتے ہین کہ صاف ہموار ہو اور عام گذرگاہ بھی ہو تاکہ لوگ اچھی طرح تماشا دیکھ سکین اور مطلب براری کی شکل آسکے اگر ایسے فریبیون کے بدن کے کسی حصہ پر گرم لوہا لگا دیا جائے تو فوراً سیدھے ہو کر اوشہ [illegible]

اور نیز اس نگہداشت سے چھینکیں بکثرت آتی ہیں اصلی صرع کی کل علامات اسکے برخلاف ہوا
کرتی ہیں **جب** بچے بچپن میں سوء ہضمی کرم شکم چیچک بروز دندان کے وقت بچاسے نظام
عصبی میں فتور آتا ہے تو ویسا ہی تشنج عارض ہوجاتا ہے جیسا کہ مرگی میں ہوا کرتا ہے لیکن اصل
سبب کے دریافت ہونے پر دونوں کیفیتوں میں بخوبی تمیز ہوسکتی ہے۔ **بائوگولہ** اور مرگی میں تمیز
کرنا البتہ مشکل ہے خصوصاً اس حالت میں جبکہ نوبت مرض کے دیکھنے کا کبھی اتفاق نہوا ہو تاہم اگر دانتوں
سے زبان کے کٹ جانے اور گرنے سے چوٹ لگنے کا نشان نہ پایا جاوے تو اختناق الرحم کا ہونا سمجھا جاوے
اختناق الرحم کی نوبت میں ہمیشہ جسم پیچھے کو خمیدہ ہوجاتا ہے یہہ اسکی عمدہ پہچان ہے اور نیز نوبت
زیادہ عرصہ تک قائم رہتی ہے اور نوبت کے اختتام پر مریضہ ہنستی یا روتی ہے اور پکڑنے پر زور سے ہاتھا
پائی کرتی ہے تو چیختی اور کاٹتی ہے **مرض سکتہ** میں اس طرح پر تمیز کی جاتی ہے کہ سکتہ میں بیہوشی
مطلق اور نصف جسم کا فالج پایا جاتا ہے اور تشنج جلد جلد اور تیز نہیں ہوتا ایک آنکھ کی پتلی سکڑی
ہوئی اور دوسری کی کشادہ ہوتی ہے بعض اوقات سکتہ میں قدرے ہوش باقی رہتا ہے اور سوال
کرنے پر ہاں ہوں کا جواب دے سکتا ہے مرگی میں یہہ باتیں نہیں ہوتیں **شراب و سمیہ کے**
زہر کی علامات بھی کبھی مرگی کے مشابہہ ہوتی ہیں مگر تقدم اسباب کی شہادت دونوں میں فیصلہ
کردیتی ہے۔ جب **گردہ کے مزمن امراض** میں یوریا و دیگر اجزاء پیشاب خون میں آمیز ہو کر
سمیت کا اثر پیدا کرتے ہیں تو غنودگی بیہوشی تشنج مرگی کے مشابہہ ہوتا ہے۔ اس سمیت کے اثر کی
تشخیص قارورہ سے بخوبی ہوسکتی ہے اسکے علاوہ نبض تنی ہوئی قلب بڑھا ہوا ہوتا ہے اور آنکھ کے پردہ شبکیہ میں
سیلان خون پایا جاتا ہے **انجام** اگر بچہ کو بروز دندان اور کرم شکم کے سبب لاحق ہو تو سبب رفع ہونے
کے بعد مرض بھی رفع ہوجاتا ہے۔ اگر قرب بلوغ کے زمانہ میں ہو تو بعد بلوغ رفع ہوجاتا ہے کبھی
بچپن سے اخیر عمر تک رہتا ہے۔ اکثر چالیس سال کی عمر کے بعد یہہ مرض پیدا نہیں ہوتا اگر ہو تو لاعلاج
ہے کبھی اسکے بعد سکتہ یا نسیان ہوجاتا ہے کبھی نوبت کے دورہ کے بعد اندہا یا فالج پیدا ہوجاتا ہے
کبھی دماغ کے لین ہونے کے سبب تمام بدن ضعیف ہوجاتا ہے عقل ناقص ہوجاتی ہے اور اکثر یہہ لاعلاج ہے
آخر مریض امراض شش وغیرہ حوادث میں مبتلا ہو کر عالم جاودانی کو سدہارتا ہے اور اکثر دورہ کی حالت
میں مرتا ہے اور اسکی زندگی کے دن بہت کم ہوا کرتے ہیں **علاج** اول سبب مرض کو دریافت کرکے

ایسے کی دفعیہ کی کوشش کریں اور جب علامات مندرجہ سے معلوم ہو جاوے کہ دورہ واقع ہونیوالا
ہے تو بیمار کو ایسے محفوظ صاف ہوادار مکان میں رکھیں کہ جہاں بغیبت کے واقع ہونے سے بیمار گر پڑے
تو صدمہ کمتر پہونچے۔ اگر دورہ کے وقت کمر گلے اور سینہ میں کوئی چیز بندھی ہوئی ہو تو کھول دیں
تاکہ تنفس میں زیادہ تر دشواری نہو اور سر اونچا کر کے لٹا دیں اگر دورہ سے پیشتر پنڈلیوں اور بازوں
میں درد ہو اور دماغ کی طرف صعود کرے صرع کا۔ جب تو حدوث نوبت سے پہلے صعود درد کے
رستہ کو اس طرح بند کریں کہ محل اذیت سے قدرے بالاتر مقام پر فیتا باندھ دیں تاکہ دوران خون رک
جاوے یا کم ہو۔ اگر نوبت سے پیشتر درد سر یا دوران سر اور قبض شکم معتاد پائی جاوے تو فوراً مسہل
قوی دیں جیسے روغن حب السلاطین یا کمپونڈ جلپ پوڈر کا مسہل زیادہ تر مفید ہے اس تدبیر سے نوبت
رفع ہو جاتی ہے **نسخہ حبوب مسہل** جس سے جمیع امراض دماغی کو فائدہ ہوتا ہے **نسخہ** حب الملوک
ہیرہ پیرا کلو سنبر ہر یک ۳ تولہ تربد سفید اسطوخودوس مغز بادام ہر یک ۲ تولہ زنجبیل عود صلیب
فلفل سیاہ ہر یک ۵ ماشہ کتیرا ۷ مثقال سب کو کوٹ کر حسب دستور حبوب بمقدار نخود تیار کریں اور بوقت خواب
۳ حب اور صبح کو ۳ حب گرم پانی کے ساتھ استعمال میں لاویں **دیگر حبوب مسہل فاوانیا** جو
تنقیہ دماغ کے لئے نہایت مفید ہے **نسخہ** فاوانیا نر ۲ مثقال جندبیدستر سکبینج ہر یک ۲ درم جمالگوٹہ
مدبر ڈیڑھ درم سب کو باریک کر کے حبوب بقدر نخود تیار کریں خوراک ۳ حب معدہ اور امعا کا فعل قائم
کریں اور نمکین پلین کے استعمال سے قبض کو رفع کریں ریوند چینی ایلوا روغن انجیر کمپونڈ پل آف کالوسنتھ
ٹرا گزیکم کے استعمال سے بھی طبیعت صاف رہتی ہے۔ نیز گندھک آملہ سار کو ریوند چینی یا مگنیشیا کے ہمراہ
کے ساتھ دینا مفید ہوا کرتا ہے اور شربت مسہل (مندرجہ مالیخولیا) کا استعمال کرنا رفع قبض کے
لئے اکسیر کا حکم رکھتا ہے اور معجون احمدی مجوزہ مؤلف کے استعمال سے بھی کمال فائدہ ہوتا ہے **نسخہ**
معجون احمدی پوست بلیلہ کابلی تربد موصوف تمار ریتون مصطگی عود صلیب ہر یک ۱ مثقال
ہلیلہ سیاہ آملہ ہر یک ۲ مثقال برنج کشنیز دار چینی ہر یک ۴ مثقال عاقرقرحا تخم خس ہر یک
دو مثقال اسطوخودوس ایک مثقال روغن بادام ۵ مثقال سب کو باریک کر کے روغن بادام میں چرب کریں
اور سہ چند عسل خالص کے قوام میں معجون تیار کریں اور سونے کے وقت خیسانیدہ ہلیلوں کے ساتھ
ایک مثقال استعمال کریں اس مرض میں فصد ہرگز نہ لینا چاہئے البتہ احتباس حیض کی صورت میں

میں کسی قدر مفید ہے - درد سر شدید میں صدغین پر جونکیں لگا دیں گردن پر پلسٹر یا سادہ یا
بھری سینگی لگا دیں گردن پر سینگیں لگنے سے یا پشت پر ٹھنڈا پانی ٹپکانے سے بھی مالش کرنے سے
فائدہ کثیر ہوتا ہے - عورتوں میں فتور حیض کو درستی پر لا دیں جب نوبت واقع ہو جاوے اور دم
گھٹنے کی علامات پائی جاویں اور دموی مزاج کے باعث صدغین کی شرائین میں زیادہ
تڑپ پائی جاوے تو منہ پر سرد پانی کے چھینٹے دیں تاکہ تشنج رفع ہو جاوے اور ہاتھوں کی مٹھیوں
کو زور زور کھول کر ہتھیلی پر زور زور سے تھپکیاں لگا دیں اگر کلوروفارم موجود ہو تو بقدر نصف ڈرام کپڑے
پر چھڑک کر تھوڑی دیر دور سے سنگھا دیں ان تدابیر سے تشنج فوراً رفع ہو جاوے گا اور دماغ کو آرام
حاصل ہوگا لیکن کلوروفارم کے سنگھانے میں بہت احتیاط رکھیں اور کپڑے کو ہرگز ناک کے نزدیک
نہ لیجاویں بلکہ دور رکھیں تاکہ اسکی بھاپ دماغ کو آرام پہونچے اگر دماغ کے نزدیک لے جائینگے
تو بیہوشی عارض ہوگی - نائیٹریٹ آف امائل کے سنگھانے سے بھی باری اتر جاتی ہے ٹنکچر [illegible]
بقدر ایک ڈرام پانی میں پلانا بہت مفید ہے **دیگر مجرب** قرنفل جوزبوا آسطوخودوس عود قماری
عود صلیب جند بیدستر جدوار خطائی تخم زرنباد قسط تلخ ہر ایک دو درم سب کو باریک کر کے سکنجبین
عنصلی اور روغن ناردین میں ملا کر قدرے نشوق کریں اور قدرے دہن میں ٹپکا دیں اور باقی
پیشانی و صدغین پر ضماد کریں اس سے فی الفور مریض ہوش میں آ جاتا ہے **دیگر سعوط مجرب**
بارکٹائی کا تیل نانخواہ کلونجی ہینگ جند بیدستر ہر ایک ۲ ماشہ نس تماکو ۹ ماشہ سب کو باریک کر کے استعمال
کریں **دیگر عطوس مجربہ برادرم حکیم شیخ احمد خانصاحب مرحوم** اسطوخودوس
بندق ہندی دارچینی عود صلیب سب کو مساوی الوزن باریک کر کے استعمال کریں - دانتوں
کے درمیان کاگ کا ٹکڑا یا کپڑے کی گدی رکھدیں تاکہ زبان اور ہونٹ دانتوں کے نیچے آ کر کٹ نہ جائیں
جب نوبت سے افاقہ ہو جاوے تو ایسی تدابیر اختیار کریں کہ بار دیگر دورہ سے امن رہے کیونکہ اس
مرض میں نوبت کا متواتر آنا مہلک ہے اور یہ تدبیر اسی بات پر منحصر ہے کہ دماغ کو آرام دیں اور
خواب آور ادویہ استعمال میں لاویں کل اطبائے فرنگ کا اس پر اتفاق ہے کہ مرض صرع کیلئے
سب سے بہتر اور موثر دوا برومین ہے تا حال اس سے بہتر کوئی دوا تجربہ میں نہیں آئی اس سے

بہتر کوئی دوا تجربہ میں نہیں آئی۔ اس سے نوبت صرع فوراً رک جاتی ہے کیونکہ اس سے اعصاب
کا منعکوس فعل کم ہو جاتا ہے اور دماغ پر موثر فعل زیادہ۔ مگر برابر برس ڈیڑھ برس استعمال کرنا شرط
ہے۔ ڈاکٹر الے ہتس بنٹ صاحب کا ذاتی تجربہ ہے کہ دوائے مذکور سے فیصدی ۵۰ مریضوں کو فائدہ ہوا
ہے۔ اور ڈاکٹر ویل مچل صاحب اس مرض کے لئے برومائیڈ آف لیتھیم کی زیادہ تعریف کرتے ہیں لیکن
نقص اسمین یہ ہے کہ یہ گران قیمت ہے۔ اور ڈاکٹر براؤن سی کوارڈ صاحب برومائیڈ آف پوٹاسیم برومائیڈ
آف سوڈیم۔ اور برومائیڈ آف لیتھیم تینوں کو ملا کر اندک مقدار میں دن میں تین یا چار دفعہ دینا
زیادہ پسند کرتے ہیں کیونکہ دوا کی پوری مقدار کو تھوڑا تھوڑا کر کے کئی مرتبہ دینا ایک مرتبہ کے
دینے سے زیادہ تر موثر ہوتا ہے اسلئے کہ اسکا اثر تمام دن قایم رہتا ہے اور اسمین غالباً ضعف
پیدا ہو جاتا ہے اور نیز اسکے ہمراہ کسی مقوی دوا کا کھلانا زیادہ تر مفید ہے اور دوران علاج میں
کبھی کبھی ملینات کا استعمال کرنا بھی نہایت ضروری ہے کیونکہ اس مرض میں قبض کا ہونا سخت
مضر ہے **نسخہ** برومائیڈ آف پوٹاسیم برومائیڈ آف سوڈیم۔ برومائیڈ آف امونیم ہر ایک ۳۰ گرین پانی ۳
اونس سب کو ملا کر دن میں ۳ دفعہ دیں اگر اس دوا کی ہر ایک خوراک کے ساتھ اوکسائیڈ آف زنک ۴ گرین
اکسٹراکٹ آف انڈین ہیمپ (چرس) ¼ گرین کی گولی بنا کر دیجاوے تو زیادہ تر مفید ہے اگر اس سے قے
آوے تو زنک کی مقدار بجائے ہمین ۲ گرین کر دیں **دیگر مجرب** برومائیڈ آف پوٹاسیم ۲۵ گرین برومائیڈ
آف سوڈیم ۳۰ گرین پانی ایک اونس ایسی تین خوراکیں دن میں ۳ مرتبہ دیں **دیگر مجرب** برومائیڈ آف
سوڈیم یا پوٹاسیم ۳۰ گرین ٹنکچر بلاڈونا ۱ بوند پانی ایک اونس سب کو ملا کر ایسی مقدار دن میں تین دفعہ
دیں **دیگر مجرب** برومائیڈ آف پوٹاسیم ۵ گرین ٹنکچر ڈیجی ٹیلس ۱ بوند پانی ایک اونس ایسی تین
خوراک دن میں تین مرتبہ دیں ڈاکٹر گوورس صاحب اس مرض میں سہاگہ کے استعمال کو زیادہ تر مفید
بتلاتے ہیں **نسخہ** بائی بوریٹ آف سوڈا (سہاگہ) ۱۵ سے ۲۰ گرین لائیکوار آرسنی کیلس ۲ بوند پانی
ایک اونس دن میں ۳ دفعہ ایسی خوراکیں دیں **دیگر مجرب** سہاگہ ایک ڈرام برومائیڈ آف پوٹاسیم
۳۰ گرین ٹنکچر ڈیجی ٹیلس ۲۰ گرین پانی ۳ اونس سب کو ملا کر بقدر ایک اونس دن میں ۳ مرتبہ دیں
ڈاکٹر موصوف ان دونوں نسخوں کے مفید ہونے پر زیادہ زور دیتے ہیں مگر ان جملہ نسخجات
مذکورہ بالا کی ہر ایک خوراک کے ہمراہ جیوبیٹ زنک سندرجہ بالا کا استعمال کرنا زیادہ تر مفید ہے

اگر سہاگے کے استعمال سے خارش و دیگر جلدی امراض ظہور میں آدیں تو اسے چند روز تک موقوف کر کے
برومین کا استعمال کریں اور سہاگہ کا اثر زائل ہونے کے بعد دوبارہ اسی کو استعمال میں لاویں **دیگر**
مجرب خیسانده سنکونا بقدر ۴ ڈرام دن میں ۳ دفعہ دیں اور بوقت خواب ایک ڈرام برومائیڈ آف
سوڈیم پانی میں حل کرکے دیں از بس مفید ہے **دیگر مجرب** نائیٹریٹ آف سوڈیم برومائیڈ آف
پوٹاسیم ہر ایک ایک ڈرام۔ ٹنکچر ڈیجی ٹیلس ۲۰ گرین پانی تین اونس سب کو ملا کر بقدر ایک اونس دن میں ۳ مرتبہ
دیں۔ اگر صرف نائیٹریٹ آف سوڈیم بقدر ایک ڈرام پانی میں حل کرکے دن میں تین مرتبہ استعمال کیا
جائے تو بھی مفید ہے اگر دوران سر کے لئے دوا سے تھیں دو سے تین گرین تک یا نائیٹر گلیسرین
ایک سے دو گرین تک دن میں تین دفعہ استعمال کیجائے تو کمال فایدہ ہوتا ہے **دیگر مجرب** برومائیڈ
آف پوٹاسیم ایک اونس کلورل ہائیڈریٹ ۴ ڈرام۔ خیسانده لیتہ سنبل الطیب ۱۲ اونس سب کو ملا کر بقدر
۲ ڈرام دن میں ۳ مرتبہ دیں اس خیسانده سے برومائیڈ کا فعل قوی ہو جاتا ہے **دیگر** زنک سلفاس زنک
ویلیرین ہر ایک ۵ سے ۲۰ گرین پانی میں حل کرکے دن میں ۳ مرتبہ دیں **دیگر** عود صلیب جدوار ہر ایک
یکماشہ سہینگ سنگ عقیق ہر ایک ۳ سرخ سب کو سائیدہ کرکے عرق بادیان میں دیں **دیگر عرق منڈی**
بوٹی مجربہ برادرم **حکیم خدا بخش خان** صاحب مرحوم جسکے استعمال سے مصروع کو کمال فایدہ
ہوتا ہے **نسخہ** منڈی بوٹی ۵ سیر بھنگرہ ایک سیر دارچینی الائچی خورد و کلاں زنجبیل اجوائن تج نغل ببا
مصطگی ہلیلہ کابلی عود صلیب ایک ایک ڈرام زعفران ۶ ماشہ پانی ۱۵ سیر سب کو شب بھر بھگو کر صبح کو
دس سیر عرق کشید کریں **خوراک** ۴ تولہ روزانہ بعض اوقات برومائیڈ کا اثر قوی کرنے کے واسطے
بیلاڈونا یا اٹروپائین شامل کیا جاتا ہے **نسخہ** برومائیڈ آف پوٹاسیم ۵۰ گرین سلفٹ آف اٹروپائین
۱/۱۰۰ گرین پانی ایک اونس سب کو ملا کر ایسی خوراک دن میں تین مرتبہ دیں جب کلورل ہائیڈریٹ دیں تو
اوسکے ساتھ قدرے سوڈا کاربوناس بھی ضرور شامل کر لیں تاکہ اوسکا فعل قوی تر ہو جاوے
جسطرح اسکے ساتھ تلخ دوا کا پلانا ضروری ہے ویسا ہی سوڈا کاربوناس کا پلانا بھی ضروری ہے
اور انٹی پائیرن بقدر ۵ گرین دن میں تین دفعہ دینا مفید ہوتا ہے **دیگر مجرب** برومائیڈ آف
پوٹاسیم۔ آیوڈائیڈ آف پوٹاسیم ہر ایک ایک ڈرام برومائیڈ آف امونیم ۱/۲ ڈرام۔ کاربونیٹ آف امونیم
۴ گرین آب مقطر ساڑھے چار اونس سب کو ملا کر بقدر ایک ڈرام قدرے پانی ملا کر غذا سے

پہلے دنمیں تین دفعہ دیں اور سونے کے وقت بقدر ڈیڑھ اونس پانی ملا کر دیں۔ اگر انکے استعمال پر دین میں بردو مرزم کی کیفیت پیدا ہو جاوے تو اسکو فوراً ترک کر دیں اور مرکبات کچلہ دیں **نسخہ** اسی ٹیٹ آف اسٹرکنیا ایک گرین اسی ٹک ایسڈ ۲۰ بوند۔ الکہال ۱/۲ ڈرام۔ آب مقطر ۶ ڈرام سب کو ملا کر بقدر ۱۰ بوند دن میں تین دفعہ پانی ملا کر دیں **دیگر مجربہ مؤلف** جسکے استعمال سے کمال فائدہ ہوتا ہے مگر برابر ایک سال تک بلا ناغہ استعمال کرنا ضروری ہے **نسخہ** سیاب میٹھا ٹیلیا سہاگہ بیج کنیر سفید فلفل گرد ہر یک ۲ درام گندہک آملہ سار ۲ درام زنجبیل ریشہ دار کبابہ عاقرقرحا ہر یک یکدرام سب کو باریک کر کے حبوب بقدر رنگ سرخ تیار کر کے ایک صبح ایک شام استعمال کریں **دیگر مجرب** ایوڈائیڈ آف پوٹاسیم۔ پوٹاسی کاربوناس ہر یک ۳۰ گرین برومائیڈ آف پوٹاسیم ۴ ڈرام برومائیڈ آف امونیم ڈہائی ڈرام۔ انفیوزن کلمبا ساڑہے پانچ اونس سب کو ملا کر غذا کے بعد دو ڈرام اور بوقت شب ۱ ڈرام دیں۔ کمزوری کی صورت میں کنین۔ اوکسائیڈ۔ ویلیرین آف زنک سنکھیا۔ نائٹریٹ آف سلور وغیرہ مناسب مقدار میں دیں اور شرائط خصوصاً سنکھیا اور سلور کے استعمال میں ملحوظ رکھیں **نسخہ مقوی** ڈائلیوٹ ہائیڈروبرومک ایسڈ تین اونس۔ فاڈرس سلوشن ۲ ڈرام۔ سرپ آف ریج دو اونس پانی اسقدر ملاویں کہ سب ملکے بیس اونس ہو جاوے **خوراک** ۱ ڈرام دن میں تین مرتبہ دیں۔ مرکبات فولاد اور روغن ماہی ملا دیں اور ہر روز غسل کرا دیں۔ غصہ غضب فکر تردد خوف اور دہشت کے سہم اور بری عادت سے باز رکھیں تاکہ خون جوش میں نہ آوے۔ اگر کسی عصب پر خارجی چیز یا رسولی کا دباؤ پڑنے سے صرع شروع ہو تو دستکاری کے ذریعہ اوسکو دور کریں آتشک کے باعث ہو تو مرکبات سیماب برومائیڈ آف پوٹاسیم وغیرہ استعمال میں لا دیں۔ شکم میں کرم ہوں تو مسہل دیکر خارج کریں غذا کی احتیاط سے بہی فائدہ ہوتا ہے۔ اشتہا کو قائم رکہنا اور بقولات پرورش کنندہ جسم وغیرہ زود ہضم غذا دینا ازبس مفید ہے مگر شکم سیری منع ہے کیونکہ اسمیں دورہ مرض زیادہ ہوتا ہے شراب مچھلی۔ انڈا۔ پنیر۔ مٹر۔ گوشت وغیرہ تائیٹروجن قسم کی اغذیہ سے پرہیز کریں **فصل پانزدہم**

ام الصبیان (ان فن ٹائیل کن وَل شن) ابتدائے پیدائش سے آٹھویں سال کے اخیر تک بچوں میں اس مرض کا احتمال ہوتا ہے اور دانت نکلنے کے سبب عصبی تحریک کے زیادہ ہونے سے عہد طفلی میں یہ مرض اکثر ہو جاتا ہے کیونکہ دماغ و نخاع کمزوری کے سبب اسوقت بہت جلد متاثر ہو جاتے ہیں اسباب

فصل پانزدہم ام الصبیان

جن امور سے نظام عصبی میں ضعف پیدا ہو جاتا ہے یا وہ امور جو دماغ اور نخاع کے فعل کے انجام
دینے میں کسیقدر مانع ہوں موجب اس مرض کا ہوتے ہیں سکتہ۔ سوزش دماغ وغیرہ۔ ساخت دماغ
کے امراض سے بھی یہ مرض پیدا ہو جاتا ہے۔ جب اسہال مزمن۔ سیلان خون کی کثرت سے جسم
مین عام کمزوری ہو جاتی ہے تو خاص دماغ مین خون کے کم پہنچنے سے اس مرض کا ظہور ہوتا
ہے۔ جب امراض گردہ خسرہ ذات الریہ غب دایرہ و دیگر حمیات کی وجہ سے خون میلا اور کثیف ہو جاتا
ہے تو بھی اس مرض کا دورہ شروع ہو جاتا ہے۔ برز دندان۔ کرم شکم۔ سنگ مثانہ۔ بدہضمی سے اور
نیز سرد اور مرطوب ہوا لگنے اور پانی مین بھیگنے اور خوف کھانے وغیرہ تحریکات کیسے بھی ہو جاتا ہے
کم عمر یا زیادہ عمر والون کی اولاد اس مرض کی طرف زیادہ مایل ہوتی ہے۔ مرگی۔ اختناق الرحم وغیرہ
والدین کے عصبی امراض بچہ مین یہ مرض پیدا کرنے کا سبب ہوتے ہین۔ ایام حمل مین کثرت مجامعت
بھی اس مرض کی موید ہے۔ بعض اوقات مرض مذکور کے پیدا ہونے کا کوئی سبب ہی دریافت نہین
ہوتا **علامات** خفیف حالت مین تولید کے چندروز بعد بچہ کے ہاتھ پاؤن مین کسیقدر تشنج پیدا
ہو جاتا ہے بظاہر مین بچہ سویا ہوا معلوم ہوتا ہے اس حالت مین آنکھ کا ڈھیلا گھومتا ہوا نظر
آتا ہے اور ڈھیلے کی سیاہی بالائی پپوٹون کے نیچے آجاتی ہے اور چہرے کے عضلات مین کم و بیش
تشنج ہوتا ہے کبھی منہ کے گرد ایک نیلا سا حلقہ پڑ جاتا ہے آہستہ آہستہ کراہتا ہے اور سانس کم و
بیش بتکلیف سے لیتا ہے۔ پس دودھ وغیرہ غذا کی خرابی سے جب جملہ مذکورۃ الصدر علامات وقوع
مین آتی ہین تو نفخ شکم اور بدہضمی ہو جاتی ہے **شدید حالت** مین بلا ظہور کسی علامت کے
بچہ چیخ مار کر یکایک بیہوش ہو جاتا ہے بعض اوقات کوئی آواز پیدا نہین ہوتی کبھی چند لمحہ کے
لیے بچہ معمولی حالت کی نسبت بہت زیادہ بشاش نظر آتا ہے ٹکٹکی بندھ جاتی ہے اور بیہوش
ہو جاتا ہے اور عضلات مین تشنج ہونے لگتا ہے شروع مین ہاتھ پاؤن سخت کھنچنے لگتے ہین
اکثر ہاتھون کی مٹھیان سخت بندھ جاتی ہین اور انگوٹھے ہتھیلیون کی طرف مڑ جاتے ہین سر
سامنے یا پیچھے کبھی کسی جانب کو جھٹکا کھاتا ہے اور بدن اکڑ کر بے حرکت ہو جاتا ہے بعض اوقات
اطراف جلد جلد حرکت کرتے ہین آنکھ کے ڈھیلے اوپر اور اندر کو گھس جاتے ہین اور آنسو بکثرت جاری
ہوتے ہین پتلیان سکڑتی ہوئین اخیر مین کشادہ اور بے حس ہو جاتی ہین ناچیون کے عضلات

اوپر اور باہر کو کھنچ جاتے ہین چہرہ کے عضلات جلد جلد اور زور سے حرکت کرنے کے باعث
چہرہ خوفناک اور بدنما ہوجاتا ہے اور جبڑے ادہر اودہر برابر حرکت کرتے رہتے ہین چہرہ پہلے سرخ
اور بعد مین نیلا ہوجاتا ہے منہ سے سفید جھاگ نکلتی ہے زبان دانتون یا مسوڑون کے نیچے دب
جانے کے باعث سرخ ہوجاتی ہے۔ چونکہ حنجرہ مین تشنج ہوتا ہے اسلئے تنفس جلد جلد اور غیر منتظم
اور بتکلیف سے لیا جاتا ہے۔ گردن کی رگین تنی رہتی ہے نبض کمزور اور سریع الحرکت ہوجاتی ہے
اور عضلات شکم مین تشنج ہونے کے سبب بول و براز بے اختیار نکل جاتا ہے کوائف مذکورہ بعید
ایک دو لمحہ کے لئے موقوف ہوکر پھر عود کرتے ہین تاوقتیکہ باری کی مدت ختم ہو جاوے اور باری
اترنے کے قریب بچہ ایک لمبی اور گہری سانس لیتا ہے اور نوبت رفع ہونے کے بعد ہاتھ پانون
ڈھیلے پڑجاتے ہین اور خون اچھی طرح صاف ہونے لگتا ہے۔ چہرہ اور لبون کی نیلاہٹ
دور ہوجاتی ہے اور وہ اپنی اصلی رنگت پر آجاتے ہین اور بچہ خوف زدہ معلوم ہوتا ہے اور اکثر
نوبت کے بعد روتے روتے سو جاتا ہے اور خواب مین بدن پسینے سے تر بتر ہوتا ہے۔ چونکہ یہہ مرض
مہلک ہوتا ہے اسلئے بچہ کبھی اسی بیہوشی کی حالت مین ضایع ہی ہوجاتا ہے۔ یہہ شاذ و نادر ہے
کہ ایک ہی نوبت واقع ہوکر مرض رفع ہوجاوے بلکہ نوبت جسقدر خفیف ہوتی ہے اوسیقدر
زیادہ عرصہ تک مقیم رہتی ہے بعض کو روزانہ تین چار دفعہ چار پانچ گھنٹہ کا وقفہ دیکر عود کرتی
ہے جس سے جسم کی ایک جانب یا ایک ہاتھ یا ایک پانون یا صرف چہرہ کے عضلات مین تشنج ہوتا
ہے اگر شاذ و نادر دونون طرف کے عضلات مین تشنج ہو بھی تو یکسان کبھا ہوا ہے منہ ٹیڑھا
انکھین چہرہ بلکہ تمام بدن بے ڈول ہوجاتا ہے اور بیمار کی ہیئت بالکل بدل جاتی ہے اگر باری
اترنے کے بعد بچہ بے چین رہے دانت پیسے نیند نہ آوے اور کروٹین بدلتا رہے تو باری کے عود
کرنے کا اندیشہ ہوا کرتا ہے **انجام** یہہ مرض جسقدر زیادہ عمر مین ہو کم خطرناک ہوا کرتا ہے اور بدتر
نتیجہ اسکا فالج ہوسکتا ہے یا بچہ کا نصف جسم مفلوج ہوجاتا ہے یا مرض تحول و ہمیشگا بن ہمیشہ
گرفتار ہوجاتا ہے۔ یا قوت البصارت۔ سماعت شامہ تکلم مین سے کسی ایک یا تین کو کوئی نقص
ضرور ہوجاتا ہے اور دماغ مین خفیف صدمہ کے پہونچنے سے بچہ کا مزاج چڑچڑا اور غصہ ور ہوجاتا ہے
اور سخت صدمہ کے پہونچنے سے بچہ بلکل بیوقوف اور احمق ہوجاتا ہے **علاج** والدین کو چاہیے

کہ قرار حمل سے لیکر ایام رضاعت تک مجامعت سے قطعی پرہیز کریں۔ اور قلت الدم کی صورت مین مرکبات فولاد یا گڑدی بنائی جیزین استعمال مین کنین اگر کوئی دوسرا مرض اسکا باعث ہو تو اسکا معقول علاج کرین اور نیز ایام حمل سے رضاعت تک برابر ہر روز ۔۔۔ اجوائن دیسی ۵ دانہ کہجور ایک کی عورت کہاتی رہے اور امور حفظان صحت کی پابندی کرتی رہے اور تدبیر ما تقدم کے طور پر بچہ کے پیدا ہوتے ہی موسم گرما مین جیہ اور ۔۔۔ کو نصف گرین اور موسم سرما مین بچہ کو ایک گرین اور زچہ کو دو سرخ شہد مین ملا کر دین ہضم اور معدہ وامعا کی صفائی کا خیال رکہین تاکہ آلات الہضم مین کسی قسم کا فتور وقوع مین نہ آوے ثقیل غذا سے پرہیز کرین ہضم غذا اور اجابت بفراغت کیلئے یہہ مرکب صبح وشام کہلاوین **نسخہ** نوسادر فلفل سیاہ ہریک ۲ ماشہ انگوزہ ایک ماشہ اجوائن دیسی آوند چینی زیرہ سفید نمک سیاہ ہر ایک یکتولہ زنجبیل سونٹہ بابوی کاربوناس ہر ایک تولہ گل ہار ۲ ماشہ ہلیلہ زرد ۳ تولہ بادیان ۵ تولہ سبکو باریک کرین **خوراک** ۲ ماشہ اور ایک سالہ بچہ کو ۲ سرخ ہمراہ شہد۔ نوبت کے موقع پر گلوبند سینہ بند اور کمر بند وغیرہ کپڑون کو ڈہیلا کردین اور خوب ہوادار کمرے مین بچہ کو ذرہ سر اونچا کرکے لٹا دین اور خفیف حالت مین صرف شکم پر آہستگی سے مالش کرین اور منہ پر سرد پانی چہڑکین اور بچہ کی غذا کا زیادہ تر اہتمام کرین تاکہ آئندہ نوبت سے محفوظ رہے اور یہہ نسخہ استعمال مین لاوین **نسخہ** اروماٹک اسپرٹ آف امونیا ۲ بوند اسپرٹ ایتہر کمپونڈ ۲ بوند عرق بادیان یا عرق شبت ایک ڈرام سب کو ملا کر دو تین دفعہ دین **دیگر حبوب جند بیدستر مجوزہ مؤلف** جسکے استعمال سے فالج سکتہ وغیرہ امراض کو بہی کمال فایدہ ہوتا ہے **نسخہ** جند بیدستر مشک خالص عود صلیب کندر عود غرقی صبر سب کو مساوی الوزن لیکر باریک کرین اور عرق دارچینی مین حبوب بقدر نخود تیار کرین اور نصف حب شیر مرضعہ مین حل کرکے صبح شام دین اور بڑی عمر کے بچہ کو دو تین حب ہمراہ عرق بادیان دین اور شدید حالت مین بچہ کے منہ پر پانی چہڑکین اور گرم پانی مین بٹہا کر سر پر سرد پانی یا برف رکہین مقام رشیہ پر رائی کی پٹی لگانے سے بہی فایدہ ہوتا ہے۔ ایک حصہ سرکہ انگوری مین ۱۰ حصہ پانی ملا کر حقنہ کرین اور موقع مناسب پر باحتیاط تمام کلوروفارم کا نخلخہ کرین **دیگر حبوب مخصوصہ اطفال** مجربہ برادرم **حکیم خدا بخشخان صاحب مرحوم** جسکے مفید ہونے کا مؤلف بہی قایل ہے **نسخہ** مشک

جند بیدستر زیرہ سیاہ زنجبیل خردل اجوائن خراسانی اجوائن دیسی فلفل گرد سب کو مساوی الوزن
لیکر باریک سرمہ سا بنا دیں اور بقدر ۲ جو شیر مرضعہ میں حل کرکے استعمال کریں **دوا ام الصبیان**
کو عرق بادیان یا بادرنجبویہ میں حل کرکے بطور سعوط استعمال کرنا بھی مفید ہے **دیگر وجور مجربہ اخویم حکیم**
شیخ احمد خان صاحب مرحوم جسکے استعمال سے بچہ فوراً ہوش میں آجاتا ہے **نسخہ**
جند بیدستر انگوزہ عود صلیب جدوار سب کو مساوی الوزن لیکر باریک کریں اور عرق بادیان کے ہمراہ
بقدر ایک ماشہ استعمال میں لاویں **دیگر سعوط** مجربہ بیان **محمد غوث صاحب** سناسی تخم
پارس پیپل نکچھکنی کرم ہینی شتر گرم تورئی سب کو مساوی الوزن لیکر باریک کریں اور بطور ناس استعمال
میں لاویں **دیگر ملاس** نکچھکنی کافور ہر یک ۳ ماشہ مرچ سیاہ شیر انجیر میں تر کی ہوئی ۳ بیخ درخت آک
دو ماشہ لونگ ۲ عدد گل ارمنی ۲ ماشہ سب کو باریک کرکے ناس کریں اور بیماری کے دور ہونے پر
اصلی سبب مرض کے دور کرنے میں کوشش کریں قبض کی صورت میں کیا لومل ریوند چینی وغیرہ
ادویہ مسہلہ سے مسہل دیں یا مسہلہ دواؤں سے حقنہ کریں **دیگر وجور مسہلہ** جسکے استعمال
سے اسہال اور نفخ شکم کو کمال فائدہ ہوتا ہے **نسخہ** پوست ہلیلہ زرد تودریہ بادیان زیرہ سیاہ ہر یک
دو ماشہ قند سفید موصوف ۹ ماشہ سب کو باریک کرکے سن و سال کے موافق عرق بادیان میں حل کرکے
دیں **خوراک** طفل یکسالہ کے لئے ایک ماشہ ہے علی ہذا القیاس ہر ایک عمر کے لئے عمل میں لاویں **ایضاً**
حبوب انگوزہ مشک خالص جند بیدستر ہر یک دو سرخ ہینگ کالوسنتہ اینڈ ہایوسائمس ۲ سرخ سب کو
باریک کرکے حبوب بنا دیں اور دو تین تین ہمراہ شہد کھلا دیں نفخ کی صورت میں ادویات مسکن
شکم کا استعمال کریں اور اس باب میں عرق صعتر نہایت ہی مفید ہے اور ہاضم غذا بھی ہے **نسخہ**
صعتر فارسی ربع رطل انیسون کاشم خولنجان نانخواہ بادیان شبت ہر یک ۲ مثقال عود غرقی ۲ مثقال
سب کو نیمکوب کرکے حسب دستور کشید کریں اور استعمال میں لاویں اگر سہاگہ بریاں بقدر ۲ سرخ
عرق بادیان میں حل کرکے دیا جاوے تو نہایت فائدہ ہوتا ہے عرق شبت کا استعمال بھی مفید ہے
اگر معدہ میں خرابی یا غیر منہضم غذا موجود پائی جاوے تو قے کرائیں بعد ازاں یہ مطبوخ دیں
اس سے چند ہی روز میں معدہ کی اصلاح ہو جائیگی **نسخہ مطبوخ** عود صلیب عاقرقرحا پوست
بیخ کبر اصل السوس ہر یک یک سرخ فلوس خیارشنبر گلقند ہر یک ۳ ماشہ سب کو ملا کر عرق گاؤزبان

دو تین بوند ڈالیں بعد ازاں صاف کرکے بقدر دو حبہ روغن بادام آمیز کریں اور شیر خوار بچہ کو مناسب مقدار میں پلا دیں ۔ بے چینی کی صورت میں ڈایلوٹ ہائیڈروسیانک ایسڈ کے ہمراہ ٹنکچر اجوائن خراسانی کے چند قطرے ملا کر استعمال میں لاویں اور دوسری مسکن ادویات سے بھی کام لیں رقت خون اور کمزوری میں مرکبات فولاد کھلا دیں ۔ روغن ماہی اور ونیم فرانی کے استعمال سے بھی فائدہ ہوتا ہے جونکیں ملیسٹر سیاہ اور رانٹی موتی وغیرہ مضعف دواؤں کے استعمال سے اس مرض میں قطعی پرہیز کریں اگر بچہ دانت نکال رہا ہو اور مسوڑے تنے ہوئے معلوم ہوں جس سے دانتوں میں نکلنے میں تکلیف ہو رہی ہو تو مسوڑوں پر فوراً شگاف دیں بعد ازاں برومائڈ آف پوٹاسیم یا برومائڈ آف امونیم کا استعمال کرائیں اگر بچہ نگل نسکتا ہو تو دوائے مذکور کو شوربا میں حل کرکے بذریعہ پچکاری داخل کریں ۔ شکم میں کرم ہوں تو ادویات کرم کش کے استعمال سے خارج کریں اگر پے درپے تشنج کی نوبتیں ہونے لگیں تو کلوروفارم یا کافوریا مشک سنگھاویں اور ہینگ کی پوٹلی بنا کر گلے تلے لٹکائیں ۔ ایتھر ملا ڈونا ۔ کلورل ہائیڈریٹ ۔ برومائڈ آف پوٹاسیم وغیرہ دافع تشنج دوائیں استعمال میں لائیں گانجا ۔ اجوائن ۔ تخم دھتورہ ۔ تمباکو ۔ بالچھڑ ۔ افیون بھی تشنج کے دور کرنے میں بے نظیر دوائیں ہیں اگر بچہ دوا کھا نہ سکے تو بطور حقنہ استعمال کریں **نسخہ حقنہ** مشک تین گرین کافورہ گرین کلورل ہائیڈریٹ گرین سفیدی بیضہ مرغ ایک عدد ۔ پانی پانچ اونس لیں ملا کر حسب دستور استعمال کریں ۔ اسکے بعد حبوب فاوانیا کا استعمال کرنا نہایت مفید ہے

نسخہ فاوانیا تر دو مثقال جند بید ستر ۔ مشک خالص ہر یک یک مثقال زعفران نیم مثقال سب کو باریک کرکے عرق دارچینی میں بقدر نخود حبوب بنائیں **خوراک** ایک حب عرق بادیان میں حل کرکے پلا دیں

ایضاً عود صلیب الیما شہ ۔ جدوار ۲ سرخ ۔ جند بید ستر تین سرخ ۔ انیسون ۵ سرخ ۔ الائچی خورد ۴ سرخ ۔ صبر سقوطری ایک سرخ ۔ لسان العصافیر ۳ سرخ ۔ زہر مہرہ سائیدہ ۴ سرخ ۔ مشک ۳ سرخ ۔ سب کو باریک کرکے حسب دستور دانہ مونگ کی برابر حبوب بنائیں اور شیر دایہ میں حل کرکے ایک صبح ایک شام دیں ۔ غنودگی کی صورت میں سر پر ٹھنڈا پانی یا برف رکھیں ۔ اگر ہاتھ پاؤں سرد ہوں تو شراب کا نور مشک وغیرہ محرک دواؤں کا استعمال کریں اگر باری کی نوبتیں زیادہ ہوں تو شراب پانی پر ذرہ دیا تو بہو نچا دیں ۔ کلوروفارم اور ایتھر دونوں کو ملا کر سنگھا دیں ۔ حب برومائڈ آف

پوٹاسیم کا استعمال ہائڈرو کلورل کے ہمراہ کرنا منظور ہو تو نہ بچے کو ½ گرین اور چھ مہینے کے
سال بھر کے بچہ کو فی خوراک ۲ گرین اور دو سال کے بچہ کو ۳ سے ۵ گرین تک اور ۲ سے ۴ سال کے
بچہ کو ۶ سے ۱۲ گرین تک دے سکتے ہیں اور جب تک دماغ کو آرام حاصل ہو برابر دو دو تین تین
گھنٹہ کے بعد قلیل المقدار پانی میں قدرے نبات سے شیرین کرکے پلاتے جاویں اور دورہ سے
پیشتر یا افاقہ ہونے کے بعد مصروع کو عرق کافور پلا دیں اور سنگھا دیں اور نیز سعوط کریں
اس مرض میں زیادہ تر مفید دوا سری اکسلس ہے اور یہ سیریم کی قسم کا ایک نمک ہے دو گرین
اسکے اور دو گرین ایکسٹراکٹ آف جنشین کو ملاکر حبوب بنا دیں اور دن میں ۳ مرتبہ دیں اوکسائیڈ
آف زنک دو گرین دن میں دو بار دینا ہو تو چہارم حصہ گرین دن میں دو بار۔ لائیکوار آرسنک
۳ قطرے پانی میں ملاکر غذا کے بعد پلانا بھی مفید ہے۔ تقویت دماغ اور نخاع کے واسطے بدن پر
روغن زیتون کی مالش بھی مفید ہے

فصل شانزدہم عظم الراس (ہائڈرو کیفلس)

یہ مرض مثل سرسام الصبیان کی ہوتا ہے جو پست قد نازک مزاج بچہ کو قلت خون دماغ اور عصبی
کمزوری کے باعث ہوا کرتا ہے اور اکثر دو تین برس کی عمر کے اندر اور بعض اوقات خون کے نکل
جانے اور مضعف ادویہ کے کھلانے سے زیادہ عمر کے بچہ کو بھی لاحق ہو جاتا ہے **علامات**
سر کے بھاری اور بڑے ہونے کی وجہ سے بچہ سر کو اونچا نہیں کر سکتا بلکہ ہر وقت غنودگی کے باعث
ماں کی گود میں نیم خواب نڈھال اور سست ہو کر رہتا ہے آنکھیں کھولتا ہے مگر کمال ضعف کے
سبب بہت جلد بند کر لیتا ہے بلکہ روشنی سے نفرت کرنے کے باعث آنکھ کو مطلقاً حرکت نہیں
دیتا۔ تنفس غیر منتظم جسم سرد زبان میلی ہوتی ہے اور مریض ٹھنڈی سانس بھرتا ہے۔ آواز بیٹھ
جاتی ہے اور سبز رنگ کے دست خود بخود یا تیز مسہل ادویہ کے استعمال سے آتے ہیں دودھ چھڑانے
کے بعد جب غذا کھانے لگتا ہے تو بھی اس قسم کے اسہال شروع ہو جاتے ہیں **تشخیص** کبھی
مرض مذکور کا اشتباہ ورم غشیہ دماغ کے ساتھ ہوا کرتا ہے لیکن اس مرض میں کمی خون کے باعث
بچہ کا تالو دبا ہوا ہوتا ہے رخسارے سرد اور پھیکے آنکھیں نیم کشادہ جیسی اور پتلیاں بے حرکت
ہو جاتی ہیں بچہ دم سرد اور آہستہ آہستہ لیتا ہے اسہال سبز آتے ہیں مگر ورم اغشیہ دماغ میں
اجتماع خون کی وجہ سے بچہ کا یافوخ ابھرا ہوا محدب اور اونچا ہوتا ہے اور نیز دیگر جملہ کو الغرض

عظم الراس میں مذکور ہوئے ورم غشیہ دماغ میں نہیں پائے جاتے **علاج** اس مرض میں
جلاب دینا قطعی ممنوع ہے جہاں تک ہو سکے مقوی مدر کر دوائیں دیں **نسخہ** ارد ماگ سپرٹ
آف امونیا ۱ قطرہ پانی میں ملا کر چار چار گھنٹہ کے بعد دیں اور پانچ یا دس بوندیں برانڈی
کی ارارروٹ میں ملا دیں اور طاقت دماغ و قوت جسمانی کے لئے ماء اللحم کا استعمال کرنا اکسیر کا حکم
رکھتا ہے **نسخہ ماء اللحم مقوی دماغ** گوشت برہ گوشت بزغالہ ہر ایک سیر مرغ جوان
دراج کبوتر ناگی ہر ایک ۵ عدد گنجشک نر ۳۵ عدد ان جملہ اقسام کے گوشت سے چربی اور استخوان
جدا کر کے کیا بنا دیں اور سیر بھر روغن زرد میں بریان کریں تاکہ سرخ ہو جاوے بعد ازاں
سنا ذبح بہمن بادمان کشنیز ہر ایک ۹ تولہ الائچی دانہ دارچینی سلیخہ عود ہندی عود صلیب اسطوخودوس
قرنفل مصطگی بادرنجبویہ خولنجان زرنباد سنبل الطیب ہر ایک ۴ تولہ زعفران ۲ ماشہ دیگ شیشہ
عرق بید مشک عرق گاؤزبان عرق کیوڑا گلاب ہر ایک نیم سیر حسب دستور ۱۲ سیر عرق کشید کریں
اور موافق اندازہ عمر استعمال کریں اگر مریض کو اسہال آتے ہوں تو اس کا دیبند کریں مرضعہ کو
ہدایت کریں کہ بچہ کو ہرگز کھڑا نہ کرے اور اس کے ہاتھ پاؤں کو پشمینہ وغیرہ گرم پارچہ سے ڈھانکے
رکھے۔ غذا دودھ شیر یا انڈا مرغ وغیرہ مقوی اغذیہ کھانے کو دیں

فصل ہفدہم اجتماع الماء فی الراس (ڈراپسی آف دی برین) جنین کی حالت میں جب دماغ کے نشو و نما میں
فتور پیدا ہو جاتا ہے یا جوف دماغ کی سوزش درجہ مزمن کو پہنچ جاتی ہے تو بطون دماغ یا غشاء
ام الرقیق میں یا ان دونوں میں مائیت خون جمع ہو جاتی ہے۔ پیدائش کے وقت دایہ کی بیوقوفی
سے بھی یہ مرض پیدا ہو جاتا ہے شاذ و نادر دماغی اورام یا رسولی کے دباؤ سے بھی زیادہ عمر کے بچوں
یا جوان آدمیوں میں ہو جاتا ہے۔ مرض مدینہ کٹس (سمن یعنی ضعف دماغ دائرانی آفریدی میں)
اور دماغ کے سیلان خون سے بھی دماغ میں مائیت خون جمع ہو جاتی ہے۔ شراب خوار خنازیری مزاج
اور مبتلائے مرض آتشک کی اولاد بھی موروثی طور پر اس مرض کی طرف مائل رہتی ہے۔ یہ جملہ
اسباب مذکورہ سب کے سب داخلی ہیں بعض اوقات ضربہ دماغ سردی کی سرایت کمی غذا خراب
ہوا میں سکونت۔ جلدی امراض کا دفعتہ زائل ہونا۔ زمانہ برو زدندان وغیرہ خارجی اسباب سے
بھی ہو جاتا ہے۔ کرم امعاء اور دماغ میں سوزش اذن کی سرایت بھی موجب اس مرض کا ہے

علامات پیدائش کے بعد اس مرض کے شروع ہونے سے بچہ روز بروز لاغر و نحیف البدن و کمزور ہوتا جاتا ہے خواہ اسے بہتر سے بہتر لطیف و مقوی غذا کھانے کو دیا کرے اور کیسی عمدہ پرورش و اہتمام کیا جاوے مگر دن بدن سوکھتا ہی جاتا ہے ہاتھ پاؤں پتلے پڑ جاتے ہیں اور سر ہانڈی کی طرح بقدر بڑھتا جاتا ہے کہ بغیر سہارے کے قائم نہیں رہ سکتا اگر ایک جانب ڈھلک جاتا ہے پیدائش میں سر کا محیط بائیس انچ تک بڑھ جاتا ہے اور چلتے وقت مریض اپنے سر کو ہاتھوں سے تھام کر چلتا ہے اور سر کی ہڈیوں کے درز کھل جانے سے پیشانی کی ہڈی ابھری ہوئی اور اونچی معلوم ہوتی ہے اور کھوپری کی ہڈیوں کے جوڑ کھل جانے اور چشم خانہ کی چھت دب جانے سے آنکھیں ابھری ہوئی اور نیچے کی طرف لٹکی ہوئی معلوم ہوتی ہیں عظم الحجرین و عظم القمحدوہ اپنی اپنی جگہ سے ہٹ جاتی ہیں جس سے پیشانی چوڑی اور ٹھوڑی تنگ ہو جاتی ہے اور بچہ کا سر بے ڈول اور مثلث ہو جاتا ہے اور سر کی جلد پتلی ہونے سے وریدیں خوب صاف نمایاں ہوتی ہیں اور بال پتلے پڑ جاتے ہیں اور بچہ اکثر درد سر و دوران سر میں مبتلا رہتا ہے اس قسم کا مریض اکثر کم عقل چڑچڑا مزاج اور پست ہمت ہوتا ہے رات کو نیند نہ آنے کے سبب دن کو ہمیشہ غنودگی کی حالت میں پڑا رہتا ہے قوت بینائی اور حرارت غریزیہ میں کمی ہاتھ پاؤں میں رعشہ جسم میں تشنج ہو جاتا ہے دوران خون سست اور قبض کی شکایت رہتی ہے عضلات کی کمزوری سے بچہ رک رک کر چلتا ہے باوجود اشتہائے طعام کے جسم میں لاغری روز بروز بڑھتی جاتی ہے اور نہایت بے چینی رہتی ہے نیند میں اکثر بچہ دانت پیستا ہے اکثر اوقات قے اور اسہال کی شکایت رہتی ہے مرض کی ترقی میں غنودگی زیادہ نبض بطی ہوتی ہے آنکھوں کی پتلیاں کشادہ ہوتی ہیں اور احول کی کیفیت پائی جاتی ہے ناک اور ہونٹوں کو مریض بار بار نوچ کر خون نکال لیتا ہے آخرکار نقاہت کی زیادتی سے تشنج کی حالت میں مریض بیہوش ہو کر راہی ملک عدم ہوتا ہے **تشریح بعد وفات** سر کی ہڈیاں پتلی اغشیہ الدماغ دبیز ہوتے ہیں بیرنگ سیال جس کی مائیت ۳ تولہ سے لیکر چھ سیر تک پائی جاتی ہے دماغ ادھار چپٹے اور پھیلے ہوئے کبھی معدوم ساختہ دماغ نرم اور کسیقدر کم پائی جاتی ہے **انجام** اکثر برا ہوتا ہے بعض اوقات عرصہ دراز تک زندہ رہنے سے علامات مذکورۃ الصدر کم ہو جاتی ہیں کیونکہ بھوک لگنے سے کسیقدر بدن میں تقویت

ہوجاتی ہے مگر قوت حافظہ کے فتور یا بیعقلی ضرور پائی جاتی ہے البتہ مریض بدمزاج ہوجاتا ہے اور کبھی چپ چاپ پڑا رہتا ہے **علاج** یہہ مرض نہایت ہی سخت ہے اسکے لئے حکما نے بہتیری تدبیرین کین مگر کامیاب کوئی نہ ثابت ہوئی پہر بہی مایوس ہوکر چارہ سے باز نہ رہنا چاہئے اگرچہ اصل مرض زایل نہو لیکن ممکن ہے کہ عوارض مین تخفیف ہوجائے پس شروع مین مسہل دین اسکے بعد روغن ماہی یا گلیسرین کے ہمراہ آیوڈائیڈ آف پوٹاسیم بقدر ۲ گرین یا آیوڈائیڈ آف آیرن بقدر ۳ گرین دین اس سے ازبس فایدہ ہوتا ہے چند ہفتے چھ مہینے تک ایک برس کے بچہ کو آیوڈائیڈ آف پوٹاسیم بقدر ایک گرین دنمین دو دفعہ دین اور ملہم مرہم سیماب بقدر ۲ ڈرام لین اور سر کے بال منڈوا کر سر پر خوب مالش کرین پہر پشمینہ یا فلالین کی ٹوپی پہنا دین تاکہ پسینہ آوے بعد ازان نصف گرین کیالومل اور دو گرین ارورٹ یا پوڈر آف چاک ملا کر دین تاکہ سیماب کے استعمال سے دست نہ آوین اگر پہربہی اسہال جاری ہون تو اسکا استعمال ترک کرین ورنہ ۳۰ یا ۴۰ روز تک برابر مالش کرتے اور کہلاتے رہین اگر کچھ افاقہ معلوم ہو تو بتدریج دوا کی مقدار کم کرتے جائین ورنہ کیالومل کے ہمراہ اسی ٹیٹ آف پوٹاسیم ۲ گرین یا اوسکا ٹنکچر ابونددین مدر ادویات کے ساتھ استعمال کرنا بہی نہایت مفید ہے گردن کے پیچھے جونکین فتیلہ (سیٹن) یا پلسٹر لگا کر کچھ عرصہ تک مواد جاری رکھین اور غذا ہمیشہ ہلکی زود ہضم دین افاقہ کی صورت مین کنین ۱/۲ گرین دین اگر تدابیر مذکورہ بالا سے افاقہ نہو تو سر پر دباؤ پہونچانیکا عمل بتلاتے ہین رطوبت کو خارج کرین اگر کوئی شدید علامت دماغی نہ پائی جاوے تو سر کی گرمی سے بچنے کیلئے ٹوپی مذکور کو اتار کر اشکنگ پلاسٹر سے مثل عصابہ اکلیلیہ کے تدریجی معمول طریقہ سے سر کو خوب باندھ دین اگر اس سے دماغ کے دباؤ کی علامات شروع ہون یا تشنج بہی ہونے لگے تو عصابہ مذکور کو قدرے ڈھیلا کر دین اگر بذل کرنا منظور ہو تو باریک انبوبہ منفذ لیکر مقدم یا فوخ سے ڈیڑہ انچ کے فاصلہ پر درز اکلیلی کے مقام سے سوراخ کرکے رطوبت کو بتدریج نکالین اور سر پر تھوڑا تھوڑا دباؤ پہونچا دین اور بعد مین بہی کچھ عرصہ تک دباؤ قایم رکھین مگر یہہ عمل خطرناک ہوتا ہے اس سے حتے المقدور پرہیز کرنا بہتر ہے **احتیاط** جس بچہ مین مرض مذکور کے ہونے کا احتمال ہو اسکو دودہ پلانے والی عورت یعنی دایہ وغیرہ مقوی اور زود ہضم غذا دین

اور خواب آور تدابیر عمل میں لاوین اور نمکین پانی سے غسل کرادین اور ہوادار مکان مین رکھین اور
ہر روز ہوا خوری کرائین اور دماغی محنت نکرنے دین محرک ادویہ و اغذیہ سے پرہیز کرادین

فصل ہجدہم

اجتماع الدم فے الدماغ (سری برل کن جسچن) یہہ مرض ہائی پیریمیا آف
برین کے نام سے بھی مشہور ہے جب دماغ اور اسکے عشیہ مین خون جمع ہوجاتا ہے تو مختلف
قسم کی بیماریان لاحق ہوجاتی ہین بعض انمین سے کچھ عرصہ تک ٹہکر زائل ہوجاتی ہین اور بعض نہایت
شدید اور حاد ہوجاتی ہین جیسے مرض سکتہ ہے **اسباب** جب لطیف و مقوی غذاؤن پر
مداومت کرکے عیش و عشرت مین اوقات بسر کیجاوے اور محنت کم۔ تو جسم مین خون زیادہ ہوجاتا
جس سے دماغ مین خون کے اجتماع کا احتمال رہتاہے۔ دماغی خراش اور سرعت حرکت قلب سے بھی دماغ
مین خون زیادہ آتاہے۔ جب دماغی محنت کی زیادتی سے شرائین کے مضبوط و تنگ کرنیوالے عضلے
کمزور ہوجاتے ہین یا کسی دوسرے سبب سے شرائین کے پرت کمزور پڑجاتے ہین تو دماغ کے اندر کثرت
سے زیادہ خون جمع ہوجاتاہے اور تیز تریاک دل پر صدمہ پہونچنے۔ لو لگنے۔ شراب یا دیگر زہرون
کے اثر سے شرائین مفلوج ہوکر کشادہ ہوجاتی ہین جس سے دماغ مین خون کی مقدار زیادہ چلی جاتی
ہے۔ دل و ششش کے امراض کی موجودگی۔ دماغی اور دہ پر رسولی کے باعث دباؤ پہونچنا۔ گلا گھٹنا
دبنا۔ پھانسی لگنا۔ زور سے کھانسنا۔ کوہنا۔ سر کو نیچے جھکائے رکھنا۔ یہہ سب کے سب اس قسم کے
اسباب ہین جن سے دماغی خون واپس آنے سے رک جاتاہے اور موجب مرض کا ہوتاہے **علامات**
جیسے تپ سیاہ کی شدت سے تہوڑے عرصہ کے لئے دماغ مین اجتماع الدم ہوجاتاہے تو چہرہ نیلگون
ہوجاتاہے شرائین صدغی مین تڑپ معلوم ہوتی ہے چندیا مین اور سر کے پیچھے دہیما دہیما
درد رہتاہے سر بھاری ہوجاتاہے قوت حافظہ و قوت متخیلہ مین فرق پڑجاتاہے مریض
کاہل اور چڑچڑا مزاج ہوجاتاہے ہاتھ پاؤن کے عضلات مین رعشہ آنکھون کے سامنے اندھیرا
چھاجاتاہے سماعت اور بصارت فرق پڑجاتاہے نیند نہین آتی اگر آتی بھی ہے تو پریشان خواب
زیادہ ستاتی ہین اور ذراسی محنت سے تکان زیادہ اور بےچینی کمال ہوتی ہے دوران خون
کی سخت رکاوٹ سے خیالات منتشر ہوجاتے ہین چہرہ سرخ گردن اور پیشانی کی رگین خوب
نمایان ہوتی ہین سر گرم اور ہاتھ پاؤن سرد ہوجاتے ہین شرائین صدغی مین تڑپ زیادہ

پائی جاتی ہے شروع میں آنکھوں کی پتلیاں سکڑی ہوئی اور پھر کشادہ ہو جاتی ہیں اور غنودگی کے باعث سستی رہتی ہے نبض بطی ممتلی غیر متواتر ہو جاتی ہے قبض کی شکایت اور کیفیت ہذیان بھی ہوتا ہے آخرکار تشنج کی حالت میں بیہوشی ہو کر مر جاتا ہے **اشتباہ** اگرچہ صرع کے عوارض مرض سکتہ سے بہت مشابہ ہیں لیکن علامات مذکورہ پر غور کرنے سے دونوں میں اشتباہ دور ہو سکتا ہے **کیفیت تشریحی** شریانیں معمولی سے زیادہ پھیلی ہوئی اور عروق شعریہ کشادہ اور خون سے پر معلوم ہوتی ہیں دماغ کے اغشیہ اور اس کی نالیاں و مجاری دماغ خون سے بھرے ہوئے نظر آتے ہیں خفیف حالت میں اغشیہ دماغ کشادہ اور دماغ کی رنگت پھیکی نظر آتی ہے **انجام** خفیف حالت میں جب کہ مرض زیادہ نہ بڑھے اصلی حالت پر آ جاتا ہے مگر شدت مرض میں بالکل شرائین کے پیچیدہ ہو کر دماغ پھٹ جاتا ہے یا ورم اغشیہ الدماغ یا ام الرقیق میں طوبت کے پھیلنے سے نوبت فساد دماغ تک پہنچ جاتی ہے **علاج** مریض کے گلو بند اور سینہ بند کو ڈھیلا کر دیں اور تکیے پر سہارے سے سر اونچا رکھیں اور محرک ادویہ سے پرہیز کریں نمکین مسہل خوراک دوا میں استعمال کرائیں۔ صدغین پر جونکیں یا بلسٹر لگائیں ہتھیلیوں پر رائی کا ضماد دیا یا شوربا گرم کریں اور یہ دوا کھلانے کو دیں **نسخہ** برومائڈ آف پوٹاسیم ایک ڈرام عرق بادیان چار اونس سب کو ملا کر بقدر ایک ڈرام پانی ملا کر آمیز کر کے دن میں تین مرتبہ پلا دیں برومائڈ آف سوڈیم ۲۰ گرین دینے سے بھی فائدہ ہوتا ہے۔ تقلص شرائین دماغی کے لئے یہ دوا دیں **نسخہ** برومائڈ آف سوڈیم ایک اونس لکوئڈ اکسٹراکٹ آف ارگٹ چار اونس دونوں کو ملا کر بقدر ایک ڈرام پانی میں حل کر کے دن میں تین بار دیں اور عصبی طاقت کے لئے او کسائڈ آف زنک ۲ گرین پانی میں حل کر کے غذا کے بعد دینا بہت ہی نہایت فائدہ ہوتا ہے۔ ہلکی زود ہضم جیسا الکیہ وغیرہ غذا کھلائیں۔

فصل نوزدہم قلت دم الدماغ

(سری برل انیمیا) اس بیماری میں کل دماغ یا اس کے کسی حصہ میں خون کم پہنچتا ہے **اسباب** جیسے دماغی ورید میں خون کے لوتھڑے اٹک جاتے ہیں یا کسی سولی سے دب جاتے ہیں تو دماغ کے اسی خاص حصہ میں جہاں پہ وہ خون نہیں پہنچتا اور جب عام جسم میں خون کم ہوتا ہے تو کل دماغ اس مرض میں مبتلا ہو جاتا

فصل نوزدہم قلت دم الدماغ

ضعف قلب اور کھوپڑی کے اندر سیلان خون کا ہونا جسم کے دیگر حصہ میں خون کا زیادہ
پہونچنا ہو جب اس مرض کا ہوتا ہے **علامات** چونکہ وقوع سدہ باعث دماغ کے کسی خاص حصہ
میں خون کی کمی ہو جاتی ہے اسلئے انکی علامات اسی کے ضمن میں بیان کی جاوینگی یہاں
صرف کل دماغ کی قلت خون کی علامات بیان کی جاتی ہین واضح ہو کہ جب دماغ مین خون
کم ہو جاتا ہے تو یکایک غشی طاری ہو جاتا ہے جس سے چہرہ پھیکا اور آنکھہ کی پتلیان
کشادہ ہو جاتی ہین تشنج ہونے لگتا ہے۔ بعض اوقات پہلے مریض درد سر اور دوران سر
کی شکایت کرتا ہے قوت بصارت و سماعت مین فتور واقع ہو جاتا ہے کبھی مریض سے
دیوانون کی سی حرکات صادر ہوتی ہین اگر فاقہ کشی کی وجہ سے ظہور اس مرض کا ہو
تو بے چینی اور ہذیان لاحق ہو جاتا ہے **کیفیت تشریحی** دماغی رگین خون سے خالی
ہوتی ہین اور دماغ کی ساخت پھیکی پائی جاتی ہے اور سفید ساخت چمکدار ہو جاتی ہے
انجام خفیف حالت مین نیک ہے مگر دماغی ساخت کے خراب ہونے سے نتیجہ خراب ہوا
کرتا ہے **علاج** دماغ کے خاص حصہ کی کمی خون کا علاج چندان ضروری نہین کیونکہ یہ
خودبخود اصلاح پر آجاتا ہے مگر کل دماغ کی کمی خون مین کل جسم کو تقویت دین مقوی اور محرک
قلب دوائین استعمال مین لائین اور سبب جب مرض کا مناسب تدابیر سے رفع کرین

فصل بستم

سدہ دماغ دہترام بوسس یعنی بحالت زندگی دماغ۔ دل یا کسی رگ مین خون منجمد ہو جاتا
ہے یا منجمد خون کا لوتھڑا دوران خون کے ساتھ بہتا ہوا کسی رگ مین سدہ کے طور پر پھنس جاتا ہے
تو اوسکو انگریزی زبان مین ایمبولیزم کہتے ہین اور یہہ مرض ہر ایک عمر مین ہو سکتا ہے چنانچہ
لڑکپن اور جوانی مین جب غشائے مستبطنہ قلب کی سوزش سے منجمد خون کا لوتھڑا کواڑون سے
جدا ہو کر دماغ کی شرائین مین جاکر اٹک جاتا ہے تو یہہ مرض پیدا ہو جاتا ہے اور بڑھاپے مین جب
دل کی کواڑیان شرائین سبائی اور اورطہ کی ساخت چربی مین تبدیل ہو جاتی ہے تو وہان
سے ٹکڑا الگ ہو کر دماغ مین جاکر اٹک جاتا ہے شاذونادر دل کے زخم سے یا دل کے جوف سے
خون کا لوتھڑا دماغ کی شرائین اور عروق شعریہ مین اٹک جاتا ہے جب یہہ کیفیت دماغ کی
مستغرق عروق شعریہ مین ہوتی ہے تو اوسکی ساخت نرم ہو جاتی ہے۔ [illegible]

آدمیوں میں خرابی فعل اعضا کے باعث قاعدہ دماغ کی شرائین خصوصاً مستبطنہ شرائین سباتی تیرہ... و پیدا ہوجاتا ہے غرض جب خون کی رگوں کا رستہ بند ہوجاتا ہے تو دماغ میں خون کم پہونچتا ہے یا بالکل نہیں پہونچتا جسکی وجہ سے پرورش کا سلسلہ مسدود ہوجاتا ہے اور کمی خون کے باعث دماغ پھیکا اور ملایم ہوجاتا ہے اور مقام ماؤف کے نزدیک کی عروق شعریہ خون کے زیادہ پہونچنے سے پھٹ جاتی ہیں جس سے دماغ میں سیلان خون کی کیفیت پیدا ہوجاتی ہے **علامات** سکتہ کے موافق ہوتی ہیں مگر چندان بیہوشی نہیں ہوتی۔ تندرست نوجوان آدمیوں میں بغیر کسی علامت منذرہ کے یکایک یا بتدریج یہ مرض پیدا ہوجاتا ہے دوران سر فتور عقل ہوجاتا ہے اور خیالات منتشر ہوجاتے ہیں بیہوشی ہوتی ہے اور اکثر اس قسم کا مریض بغیر بیہوشی کے یکایک فالج میں مبتلا ہوجاتا ہے اور کبھی تشنج بھی ہوتا ہے بعض اوقات مرگی کی طرح بار بار تشنج کے ہوتے سے مریض فالج میں مبتلا ہوجاتا ہے اور عقل میں فتور آجاتا ہے کبھی کبھی عروق شعریہ کے بند ہونے سے یکایک ہذیان ہوجاتا ہے اور مرض رعشہ کے موافق بعض غیر منتظم حلیتی ہے **تشخیص** دماغی سیلان خون اور سدہ دماغ میں فرق کرنا ضروری ہے جسکا مفصل حال مرض سکتہ میں تحریر کیا جاویگا **انجام** اگر عروق شعریہ مسدود ہوجاویں تو چندان خطرناک نہیں ہے مگر زیادہ جگہ اور بڑی عروق کا بند ہوجانا ممکن العلاج نہیں ہے اگر مریض زندہ بھی رہے تو فتور عقل اور فالج میں ضرور مبتلا ہوجاتا ہے **علاج** مرض سکتہ میں بیان کیا جاویگا

فصل بست ویکم لینت الدماغ

(رسافٹننگ آف دی برین) جب لڑکے کو اڑدن کی بیماری کے سبب سے دماغ کی رگیں مسدود ہوجاتی ہیں تو دماغ بتدریج ملایم ہوکر اپنے معمولی فعل سے معزول ہوجاتا ہے اور ورم دماغ و غشیہ دماغ کی حالت میں بھی دماغ یکایک ملایم ہوجاتا ہے۔ بعض اوقات مرض یہ اور کسی سولی کے دباؤ سے دماغ کی رگوں میں سدہ پڑجاتا ہے جس سے خون رک رک کر چلتا ہے اور دماغ کی پرورش میں خلل واقع ہوجاتا ہے بعد ازاں عروق مذکورہ کی ساخت چربی یا کسی اور چیز میں بدل جاتی ہے اور جب پچاس برس کی عمر کے بعد کمزور بوڑھے آدمیوں کے دماغ کا سفید حصہ صحت کی نسبت کسیقدر ملایم ہوجاتا ہے تو اوسکے کیسوں کے درمیان خون کی مائیت بڑھ جاتی ہے

اور زیادتی کی حالت مین دماغ ملائی کے موافق نرم ہوجاتا ہے۔ جیسے دل اور گردہ کے امراض سے دماغ کی پرورش مین کمی آجاتی ہے تو دماغی ساخت خراب ہوکر ملایم ہوجاتی ہے جب دماغی شرائین کے فعل کی خرابی سے خون اچھی طرح صاف نہین ہوسکتا تو بھی یہہ مرض حادث ہوتا ہے۔ جیسے دماغ کی سرخ اور سفید دونون بناوٹین سوزش کے باعث خراب ہوجاتی ہین تو دماغی شرائین کے یکایک سدد ہوجانے سے یہہ مرض حاد درجہ مین ہوجاتا ہے اور گردونواح کی دوسری شرائین کی ساخت خون کے زیادہ پہونچنے سے بگڑکر اسقدر رقیق اور پتلی ہوجاتی ہے کہ بعد تشریح کھوپڑی کے اوندھانے سے دماغ گرکر بہجاتا ہے اور گرہے کے اطراف کی ساخت گلابی رنگت پر نظر آتی ہے کبھی ادھیر عمر کے آدمیون کے دماغ اور اوسکی خاکستری گاڑدم ملیدی جسم المضلع (کارپس اسٹرائی ٹم) مین ہوا کرتی ہین اور دماغ کے فعل بھی مبتلا سے مرض ہوجاتے ہین اس حالت مین مقام ماؤف ملایم اور زرد رنگ ہوجاتا ہے بلکہ شگاف دینے سے زرد رنگ کی رطوبت خارج ہوتی ہے۔ بعض اوقات خون کے لوتھڑے کے تبدیل ہوجانے سے اس قسم کی رنگدار ملایمیت پیدا ہوتی ہے۔ یہہ نہایت مہلک بیماری خیال کی جاتی ہے۔ بعض بڑھاپے مین رگون کی دیوارون کے خراب ہونے سے اکثر دماغ کی ساخت ملایم ہوجاتی ہے۔ عرصہ دراز تک دماغی محنت کرنے سے جب عروق مین سدہ پڑجاتا ہے تو ہر ایکسٹمر مین دماغ نرم ہوجاتا ہے

علامات دردِ سر کم و بیش ہمیشہ رہتا ہے اور کبھی کبھی دوران سر بھی ہوجاتا ہے قوت حافظہ مین کمی اور عقل و حواس خمسہ مین رفتہ رفتہ فتور پڑجاتا ہے مریض بالکل بیوقوف دیوانہ سا ہوجاتا ہے اور پست ہمت مغموم رہتا ہے اور ذرہ ذرہ باتون کے جواب مین گھبراجاتا ہے اور تھوڑی سی تحریک سے مریض ہنسنے یا رونے لگتا ہے کبھی جوش مین آکر پیچیدہ ہوجاتا ہے۔ کبھی ہوش و حواس مین فرق نہین ہی آتا۔ ہاتھ پانون کے مختلف حصون مین ایسا دھیما درد ہوتا ہے کہ گویا چیونٹیان کاٹتے ہی ہین اور تیز چیونٹیان رینگتی ہوئی معلوم ہوتی ہین کبھی ہاتھ پانون بالکل سن اور مفلوج ہوجاتے ہین کبھی ہاتھ پانون مین سختی اور جھٹکا زیادہ ہوجاتی ہے جسکے باعث درد اور تشنج ہوا کرتا ہے نیز شامہ سماعت اور بصارت مین فرق آجاتا ہے عضو کی خفگی تا مدت کے بعد ہوا کرتی ہے دل کمزور ہوجاتا ہے

اور گردون کی ساخت دانہ دار ہوجاتی ہے اکثر پاخانہ قبض رہتا ہے۔ اس بیماری کی مدت
مختلف ہوتی ہے جون جون بیماری ترقی پذیر ہوجاتی ہے تنفس مین وقت اسقدر ہوجاتی
ہے کہ مریض خراٹے سے سانس لینے لگتا ہے آخر کو ہذیان ہوجاتا ہے اور بیہوشی طاری ہوجاتی
اور عضلات مفلوج ہوکر ڈہیلے ہوجاتے ہین بول وبراز خطا ہوجاتا ہے۔ رگون کے پہٹ
جانے سے دماغ مین خون بہ کر یا دماغ کی رگون مین سدے بکثرت پڑکر مریض جان بحق تسلیم کرتا ہے
اگر مرض مزمن ہوجائے تو ہاتھ پاؤن اور جسم کے نصف حصہ مین فالج ہوجاتا ہے عضلات
مین کمزوری اور کبھی سختی اور درد ہوتا ہے ہاتھ پاؤن مین چیونٹیان رینگتی ہوئی معلوم ہوتی
ہین اور مریض لڑکھڑا کر چلتا ہے اور سوال کا جواب مشکل سے دیتا ہے نبض کمزور ہوجاتی ہے قی آتی
ہے قبض کی شکایت رہتی ہے بعض اوقات بول وبراز بے اختیار خارج ہوجاتا ہے مریض خراٹے
سے سانس لیتا ہے اور بیہوشی لاحق ہوجاتی ہے اور علامات دور ہوکر پہر عود کرتی ہین ترقی مرض
کی صورت مریض راہی ملک عدم ہوجاتا ہے **اختتام** اس مرض کے نتیجہ سے سکتہ تشنج اور ہذیان
مین سے کوئی نہ کوئی مرض لاحق ہوجاتا ہے **علاج** جبکہ کسی حالت مین مرض کے ظہور کا احتمال
ہو تو دودہ وغیرہ زود ہضم اور ہلکی غذا کے استعمال سے طاقت کو بحال رکہین ہوادار مکان مین
سکونت اختیار کرین ہاتھ پاؤن کو گرم رکہین دماغ کو تکان ہونے نہ دین اور ادویات محرکہ سے پرہیز
کرین قبض ہونے نہ دین۔ کلورل ہائیڈریٹ ۳ گرین برومائیڈ آف پوٹاس ۵ گرین پانی مین حل کرکے
دین اس سے دوسرے فواید کے علاوہ نیند بخوبی آجاتی ہے۔ بھنگ کے استعمال سے بہی فایدہ ہوتا ہے
جب مرض پورے طور پر ظاہر ہوجاوے تو لاعلاج ہے البتہ آغاز مرض مین باقاعدہ علاج صحت
ہوسکتی ہے اور فالج کے لئے فاسفورس اسٹرکنیا۔ حبوب بجلہ وغیرہ مقوی اعصاب ادویہ کا استعمال
کرین بجلی کے استعمال سے بہی بہت فایدہ ہوتا ہے **فصل بست ودوم سموم الشمس**
(سن اسٹروک) پنجابی زبان مین اسکو باؤ لگنا کہتے ہین اور انگریزی مین ہیٹ اپوپلکسی اگر اسکو
انصباب السموم علی الدماغ بہی کہا جاوے تو بجا ہے ہندی مین اسکو لوہ یا لو لگنا کہتے ہین
کیونکہ یہ مرض حرارت آفتاب کے باعث خصوصاً بیمار کہنہ صحت یا بڑی سخت گرمیون مین اور گرم
ہوا کے چلنے سے لاحق ہوتا ہے۔ بعض اوقات گرم ملکون مین جب ہوا کی گرمی ۱۰۸ سے

۱۲۰ درجہ تک پہونچ جاتی ہے تو نصف شب کو بھی ایسے ہونے کا احتمال رہتا ہے کیونکہ گرمی کی وجہ سے
مکان اور زمین زیادہ تر گرم ہو جاتی ہے جس سے گرمی کی بھبک خود بخود نکلنے لگتی ہے اور ہوا کے
زیادہ تر گرم ہونے سے مرض کا زیادہ تر ظہور ہوتا ہے اور ایام گرما میں پیدل کی سواری وغیرہ سے بھی ہو جاتا
ہے۔ سیاہ رنگ کا گرم کپڑا پہنکر اور سر پر ہلکا کپڑا یا ہلکی ٹوپی رکھکر یا صرف ننگے سر ہوکر موسم گرما میں
سیر و شکار کو یا سفر و تجارت پر نکلنا اس مرض کا شکار کر دیتا ہے اور جو لوگ گرمیوں کے دنوں میں
محنت دماغی اور ورزش جسمانی سے کمزور ہو کر رفع تکان کے لئے شراب پی لیتے ہیں اکثر مبتلا کے
مرض ہو جاتے ہیں انہی ایام میں تنگ اور تاریک مکانات میں سکونت اختیار کرنا بھی باعث مرض
ہوتا ہے **ماہیت مرض** اکثر علما اس رائے پر متفق ہیں کہ جب حرارت کی تاثیر سے خون جوش
میں آتا ہے تو دماغ پر الم منتشر اور اعصاب پر بھی اذیت پہونچتی ہے اور ورم کے قریب حالت وقوع میں
آتی ہے جسکی اذیت سے دماغ اور اعصاب میں تشنج لاحق ہوتا ہے اور اسی کے سبب سے اشتعال سے ظہور مرض
ہو جاتا ہے کیونکہ جب جلد وغیرہ جسم کے عروق شعریہ گرمی کی وجہ سے کشادہ ہو جاتے ہیں تو ان میں
معمول سے زیادہ خون آتا ہے جس سے جلد کا فعل رک جاتا ہے اور پسینہ نہ آنے کے سبب جلد خشک
اور گرم ہو جاتی ہے اور مسامات کے بند ہو جانے سے بخارات کم خارج ہوتے ہیں جس سے خون کا
جوش بڑھجاتا ہے جب پھیپھڑے کی عروق شعریہ خون سے پر ہو جاتی ہیں تو ہوا کے کیسوں پر
ایک قسم کا دباؤ پڑتا ہے جس سے انکی وسعت کم ہو جاتی ہے اور گرمی کے سبب ہوا بھی لطیف ہوکر
پھیپھڑے میں پہونچتی ہے جسکا جزو اعظم ہوائے حموضیہ (آکسیجن) کافی مقدار میں پہلے اندر نہیں
جاتا پس مذکورۃ الصدر اسباب سے خون بخوبی صاف نہیں ہوتا اور خون میں خرابی پیدا ہوجاتی
ہے آخر الامر یہی خون کی خرابی دل یا دماغ یا دونوں اعضا پر اثر پیدا کرتی ہے اور علامات ضرر
دماغ کی موجودگی سے صرف دماغ کا مبتلائے مرض ہونا ثابت ہوتا ہے مگر حرکات تنفس کی
خرابی سے راس النخاع کا مبتلا ہونا بھی پایا جاتا ہے شدید بخار و ورم غشائے دماغ سے بھی اس قسم
کا تشنج ظہور میں آتا ہے۔ اور سوز الانسان کے وقت بحران میں بھی ہو جاتا ہے **علامات** ابتدائی
تھوڑا ابتدائی درد اور دوران سر ہوتا ہے ہذیان اور غنودگی بھی پائی جاتی ہے چہرہ اور آنکھیں سرخ
ہو جاتی ہیں اور پسینہ کے بند ہونے سے جسم گرم اور خشک ہو جاتا ہے اور بدن میں جلن معلوم

ہوتی ہے نبض ممتلی اور سریع الحرکت چلتی ہے تشنگی بشدت ہوتی ہے پیشاب کم سرخی مائل اور بار بار
آتا ہے کمزوری نہایت ہوتی ہے سینہ جکڑا ہوا معلوم ہوتا ہے جی متلاتا ہے اس حالت میں
اگر فوراً باقاعدہ علاج کیا جائے تو جملہ علامات مذکورۃ الصدر بتدریج رفع ہو جاتی ہیں ورنہ دل پر زیادہ
صدمہ کے لگنے سے مریض یکایک بیہوش ہو کر گر پڑتا ہے اور عضاء میں مثل صرع کی تشنج ہوتا ہے
اور دو تین لمبی سانس لیکر مریض جان بحق تسلیم کرتا ہے بعض اوقات پہلے غنودگی زیادہ ہوتی جاتی ہے
کمزوری اور دوران سر کے باعث آنکھوں کے سامنے اندھیرا سا چھا جاتا ہے اور پتلیاں سکڑ جانے سے
بصارت میں کمی ہو جاتی ہے اور مختلف عضلات میں تشنج ہونے لگتا ہے چہرہ اور لب پھیکے اور جلد
سرد و نمدار ہو جاتی ہے لیکن سر گرم اور نبض سریع الحرکت ہوتی ہے سانس جلد جلد اور تکلیف سے لیا
جاتا ہے دل شدت سے دھڑکتا ہے اور سینہ جکڑا جاتا ہے جی متلاتا اور قے ہوتی ہے اور غنودگی بڑھتی
جاتی ہے مگر ناس دینے یا چہرہ پر سرد پانی کا چھینٹا مارنے سے یا چلا کر بولنے سے مریض ہاں ہوں کر سکتا
ہے آخر زیادہ بیہوشی سے بیمار کی آنکھوں کی پتلیاں زیادہ کشادہ ہو جاتی ہیں کبھی تشنج بھی ہو جاتا
ہے دم آہستہ آہستہ اور زیادہ تکلیف سے لیا جاتا ہے کبھی خراٹے کی آواز پیدا ہو جاتی ہے اس موقع پر
چہرہ بہت نگر سانگوں ہو جاتا ہے دل زیادہ دھڑکتا ہے مگر نبض زیادہ کمزور بلکہ ساقط ہو جاتی ہے اور بدن
کی حرارت تیز ہو جاتی ہے آخر الامر بیہوشی کی حالت میں ۲ سے ۹ گھنٹے کے اندر مریض راہی ملک عدم
ہوتا ہے مگر جسم کی حرارت مرتے دم تک بدستور قایم رہتی ہے بلکہ موت کے بعد بھی کچھ عرصہ تک
نعش گرم رہتی ہے بعض اوقات علامات مذکورۃ الصدر میں سے کوئی ایک بھی ظہور میں نہیں آتی
اور بیمار یکدم بیہوش ہو کر گہرے گہرے سانس بھرتا ہوا جان بحق تسلیم کرتا ہے بعض اوقات
محنت و مشقت کی زیادتی سے نظام عصبی میں فتور آ جاتا ہے جس سے کمزوری کے باعث سر گھومنے
لگتا ہے بصارت دھندلی ہو جاتی ہے آخر مریض یکدفعۃً غنودگی ہو کر بیہوش ہو جاتی ہے اور مریض
تنفس خراٹے سے اور جلد جلد بدقت لیتا ہے آنکھ کی پتلیاں شروع میں سکڑتی ہوئیں اور آخر میں
کشادہ و بیحرکت ہو جاتی ہیں آنکھیں سرخ چہرہ نیلگوں ہو جاتا ہے دل بکثرت دھڑکنے لگتا ہے نبض ممتلی
اور لبالب سریع چلتی ہے اور آخر میں نبض کمزور اور غیر منتظم ہو جاتی ہے اور جسم بہت گرم اور جلتا ہوا
معلوم ہوتا ہے جس کی گرمی مرنے کے بعد بھی دیر تک قایم رہتی ہے اگر مریض رو بصحت لاتا ہے تو

علامات مذکورۃ الصدر میں کمی ہو جاتی ہے مگر برابر ایک دو دن تک دل کی حرکت غیر منتظم اور تنفس میں دقت ہوتی ہے اگر بدن میں پسینہ کی نمی اور خنکی پائی جاوے تو صحت کا ہونا خیال کیا جاتا ہے ورنہ مرض کے عود کرنے کا احتمال ہے کیونکہ بعض آدمی جو اس مرض مذکور کے بعد اعصاب ایسے متاثر ہو جاتے ہیں کہ جسکے سبب بعض گرم ملک میں رہنے اور کام کرنے کے لایق ہی نہیں رہتا اور کبھی نقاہت کے سبب طبیعت طبعی کی تراوش میں فتور ہو جاتا ہے درد سر سوء ہضمی اور قبض کی شکایت رہتی ہے اور دایمی بخار رہتا ہے اور شش میں خون کے اجتماع کا احتمال رہتا ہے اور کبھی تپ مذکور کے بعد فتور عقل اقسام فالج مالیخولیا وغیرہ فتور دماغ کے امراض میں بھی مریض مبتلا ہو جاتا ہے

کیفیت تشریحی بطن میں قلب اور پھیپھڑے کا دایاں حصہ سیاہ اور سیال خون سے پر ہوتا ہے جسم کی حرارت زیادہ ہوتی ہے اور اکثر دماغ صحیح و سالم پایا جاتا ہے مگر بعض مریضوں میں دماغی وریدین سیاہ خون سے پر ہوتی ہیں اور قاعدہ دماغ میں بھی مائیت خون پائی جاتی ہے **تشخیص** چونکہ اس مرض میں بعض علامات کی مشابہت مرض سکتہ کے ساتھ زیادہ ہوتی ہے لہذا دونوں میں تمیز کے لئے چند علامات فارقہ بیان کی جاتی ہیں تاکہ تشخیص کے موقع پر غلطی کا احتمال باقی نہ رہے **مرض سکتہ** میں نبض بطی ممتلی اور آہستہ آہستہ اور کبھی وقفہ سے چلتی ہے آنکھ کی پتلیاں اکثر کشادہ ہوتی ہیں کبھی ایک چھوٹی اور ایک بڑی ہوتی ہے تنفس غیر منتظم آہستہ آہستہ اور خراٹے کے ساتھ ہوتا ہے جلد سرد اور کبھی گرم ہو جاتی ہے اور یہ ہر ملک اور ہر موسم میں ہو سکتا ہے جسکا آخری نتیجہ فالج ہے **مرض سمومِ شمس** میں نبض سریع الحرکت پتلیاں سکڑی ہوتی اور آنکھیں سرخ ہوتی ہیں اور تنفس آواز کے ساتھ اور جلد جلد ہوتا ہے جلد گرم اور خشک اور کبھی تر بھی ہوتی ہے اکثر گرم موسم اور گرم ملک میں ہوتا ہے اسکے اخیر میں مرض فالج کے ہونے کا احتمال بہت کم ہوتا ہے صرع میں منہ سے کف جاری ہوتی ہے اور اسمیں نہیں **انجام** شدید قلب کمزوری نبض ہاتھ پاؤن کی نیلاہٹ جلدی حرارت کی زیادتی اور بیہوشی کی طوالت سب کے سب خراب نتایج کی شہادت دیتے ہیں **حفظ ماتقدم** بلا ضرورت آزادانہ طور پر دھوپ میں نہ پھرین اور ضرورت کی حالت میں حرارت آفتاب کے صدمہ سے آنکھیں سر اور گردن کو محفوظ رکھیں اور موسم گرما میں اسقدر محنت و مشقت نکرین کہ جس سے تکان پیدا ہو پوشاک ڈھیلی اور سفید پہنیں اور شراب

کے استعمال سے پرہیز کرین شربت تمر ہندی شربت انار کا اکثر استعمال کیا کرین سرد پانی پئین اور سرد پانی سے غسل کیا کرین **علاج** اصل سبب موجب مرض کو دریافت کرکے معالجہ مین جسقدر جلدی کی جاوے بہتر ہے دیر کرنے مین سراسر نقصان ہے چونکہ اسمرض مین خون کی حرارت اور جوش کو کم کرنا ضروری اور مقدم ہے اسلئے مریض کی پوشاک کو فوراً اتار کر سہارے کے ذریعہ ہوادار سرد اور تاریک مکان مین بٹھا کر پنکھا کرین گلے مین رومال گلوبند وغیرہ کوئی چیز ہو تو کھولدین تاکہ تنفس مین سہولت ہو اگر بیمار سہارے کے ساتھ بھی بیٹھ نہ سکے تو بستر پر لٹا دین اور سر اونچا رکھین تاکہ خون نیچے کو باسانی اُترتا رہے۔ برف کے ٹکڑے کپڑے مین لپیٹ کے سر بلکہ تمام بدن پر اور بغلوں کے نیچے رکھنا نہایت مفید مگر بغل مین برف کا زیادہ دیر تک رکھنا مناسب نہین اس سے ٹھنڈ پیدا ہوجاتی ہے البتہ سر پر برف زیادہ دیر تک رکھنے سے جلد تر مقصد حاصل ہوتا ہے اگر درست برف میسر نہو تو تین چار فیٹ کی اونچائی سے سرد پانی کی دھار اس طرح ڈالین کہ پانی تمام جسم پر بہتا ہوا گرے۔ اور ہاتھ پاؤن پر ٹھنڈے پانی یا برف کے پانی سے اسفنج بھگوکر پھیرنا شروع کرین تاکہ جسم کی گرمی کم ہوجاوے اور نظام عصبی کو تحریک ہو اور جبتک جسم مین گرمی اور خشکی پائی جاوے و نبض سریع اور قوی چلے اور بیہوشی زیادتی پر ہو برابر حسب دستور سرد پانی کا تریڑا دیتے جاوین جب مریض کا جسم سرد اور پسینے سے تر ہوجاوے نبض کمزور ہو اور مریض گہرے سانس لینے شروع کرے تو کبھی کبھی سر چہرہ اور سینہ پر سرد پانی کے چھینٹے بڑے زور سے دین اور سقوط نبض کی حالت مین تمام جسم پر پانی کا ڈالنا موقوف کرکے صرف سر کو ٹھنڈا رکھین اور بال کترکر گدی پر پلسٹر لگاوین اگر پتلیان کشادہ ہوجاوین اور دیگر علامات شدید مین کمی واقع ہو تو پلسٹر کے استعمال سے فایدہ کی امید زیادہ ہوتی ہے مریض کو روشنی سے بچاوین اور تکلیف تنفس کے رفع کرنے کے واسطے بیمار کے سینے پر رائی کی پٹی لگائین اور مریض کو کروٹ کے بل یا پیٹ لٹا دیوین روغن بید انجیر اور ٹرپنٹائن کا حقنہ کرین اور پنڈلیون پر رائی کی پٹی لگاوین اور جب بیمار قدرے ہوش مین آوے اور نگلنے کی طاقت ہوجاوے تو نبض کا لحاظ رکھکر محرک مفرح مقوی ادویہ واقدیہ دین اگر دس بارہ گھنٹے کے بعد پھر بیہوشی عود کرے تو بیمار کے سر پر پلسٹر لگا دین نہایت خراب حالت مین مقام نخاع پر پلسٹر لگانا بھی مفید ہے سینہ گردن اور مقام شراسیفی پر بجلی کا استعمال بھی مفید ہے۔ صدغین پر چند جونکون کے لگانے سے دماغ کا اجتماع خون کم ہوجاتا ہے مگر

اس مرض مین فصد لینا نہایت مضر ہے۔ تشنج کی صورت مین سر پر پانی نہ ڈالین صرف کلورا فارم سنگہا دین تاکہ دماغ کی اذیت کم ہو اور بدن کی حرکت سست ہو لیکن جب کلورا فارم کے استعمال سے نبض مین تغیر پیدا ہو جاوے یا مرض مین کسیقدر خفت آجاوے گو تشنج باقی ہی ہو تو فورًا سنگہانا منع کر دین اگر تشنج کے بالکل موقوف ہو جانے کا انتظار کرینگے تو ممکن ہے کہ بیمار کی بیہوشی توی اور زیادہ ہو جاوے کیونکہ اسمرض مین خود بیہوشی ہوتی ہے اور کلورا فارم زیادہ بیہوش کرنے والا ہے اگر آرام ہونے کی صورت مین دیگر امراض کے ظہور کا احتمال ہو تو مریض کو آرام سے رکہین اور درد سر کے واسطے گردن پر پلسٹر لگا دین اور آیوڈائیڈ پٹاسیم بقدر طاقت مریض پانی مین حل کرکے پلا دین اگر ان تدابیر سے آرام کی صورت نظر نہ آوے تو سرد ملک مین آب و ہوا تبدیل کرین۔ اگر یہہ مرض بچہ کو لاحق ہو تو فورًا گرم پانی مین جسکی گرمی خون کی گرمی سے زیادہ نہو نہلا دین کیونکہ پانی کی زیادہ گرمی سے خون مین جوش زیادہ ہوتا ہے پس پانی اسقدر گرم کرنا چاہیئے کہ خون کو اعضا مین جذب کر دے اور خون مین جوش پیدا نکرے پہر بچے کے سر پر سرد پانی ڈالین تاکہ جو خون آب گرم کے جذب کرنے سے باقی رہ گیا ہے اوسکا جوش بہی منطفی ہو جاوے۔ چونکہ بروز الا سنان کے وقت درد لثہ سے ہمیشہ دماغ کے متصل اذیت پہونچتی ہے لہذا دماغ کو آرام دینے کے واسطے کلورل ہائڈریٹ ایک گرین سے دو گرین تک پانی مین حل کرکے دو دو چار چار گہنٹے کے بعد دین تاکہ نیند آجاوے اور حرکت تشنجی رفع ہو

فصل بست و سوم سکتہ (اپوپلکسی) یہہ وہ مرض ہے جسمین منعطہ الدماغ کے باعث حس و حرکت اور حواس تینون یکبارگی معطل ہو جاتے ہین اور مریض بیہوش ہو کر خراٹے سے سانس لینے لگتا ہے دوران خون اور تنفس کے سوا جملہ حیوانی افعال بند ہو جاتے ہین اور یہہ تمام مرض دماغ کے اوپر ہو خواہ نیچے **اقسام** اسکے تین ہین **اول** جب دماغ کی رگین خون سے پر ہو کر موجب انضمام دماغ ہوتی ہین یا فتور ساخت کے باعث بحالت امتلا عروق پہٹ ہی جاتی ہین تو ظہور اس مرض کا ہوتا ہے **دوم** امتلا سے عروق کی صورت مین جب کیفیت خون تراوش پاتی ہے تو دماغ کے پیند سے اور اوسکے بطون آب کے زور سے بہر جاتے ہین **سوم** جب جیچک استسقا وغیرہ امراض جنسے مین خون کی ماہیت متغیر ہو جاتی ہے تو بہی مرض کا ظہور ہو سکتا ہے غرض کبہی عظم اور غشا کے درمیان سے رگ پہٹ جاتی ہے کبہی دماغ اور غشا مین کبہی صرف غشا مین کبہی فقط دماغ مین رگ کے

پھٹ جانے کے آثار محسوس ہوتے ہین اور کبھی دماغ کی عروق مین خون کی زیادتی معلوم ہوتی ہے
مگر خون خارج ہنین ہوتا کبھی غشائے رقیق کے نیچے اور دماغ کے اوپر خون کی مائیت بہ جاتی ہے اور
اکثر یہہ کیفیت بڑھاپے مین پائی جاتی ہے۔ کبھی شرائین دماغ مین سدہ پڑجاتا ہے جس سے شرائین حجم
اور عرض مین بڑھجاتے ہین اور دماغ پر دباؤ ڈالتی ہین **دماغ مین مخرجہ خون کی مقدار**
مختلف ہوتی ہے جب دماغ کی عروق شعریہ مین انکا تد پیدا ہوجاتا ہے تو ان کے سرے کے
موافق خون کے چھوٹے چھوٹے لوتھڑے دماغ کے ایک مقام پر مثل گچھے کی یا متفرق طور پر نظر آتے ہین
بعض اوقات دماغ کی ساخت مین مخرجہ خون سے بڑے بڑے غار پڑجاتے ہین اور بعض مین سیلان
خون کے باعث دماغ کے دونون پہلو اور بطن سوم دماغ خون سے بھرا ہوا دکھائی دیتا ہے۔ کبھی بطن سوم
کو پھاڑکر بڑے دماغ کے بطن چہارم کے تلے تک پہونچ جاتا ہے جس سے راس النخاع اور چھوٹے دماغ
پر دباؤ پڑتا ہے **مخرجہ خون کی کیفیت** اس طرح پر ہے کہ نکلنے کے وقت خون سیال ہوتا ہے
بعد مین ملایم سیاہ رنگ کا لوتھڑا بنجاتا ہے جسکی اطرافی ساخت چھیچھڑے دار اور ناہموار معلوم
ہوتی ہے اور چند عرصہ کے بعد یہہ لوتھڑا زیادہ سخت اور بھورے رنگ کا ہوجاتا ہے۔ اور سوزش کی
وجہ سے اطرافی ساخت گل کر پیپ یا رطوبت مین تبدیل ہوجاتی ہے اور غار کی دیوارین ہموار
رنگت مین اودی ہوجاتی ہین اگر مریض زندہ بھی رہے تو خون کے ذرات اور اطراف کی ساخت
جذب ہوکر سکڑجاتی ہے۔ لوتھڑا بہت چھوٹا اور زرد رنگ کا معلوم ہوتا ہے۔ بعض مین لوتھڑے
اور خون کی بجائے صرف تھوڑا سا آب خون ہوتا ہے اور بعض مین صرف ریشہ دار ساخت سے غار
پر ہوجاتے ہین بعض مین مخرجہ خون کے اندر کسی قسم کی تبدیلی وقوع مین نہین آتی جس سے
سیلان خون ہونے کا احتمال ہو بعض مین خون کے لوتھڑے کی وجہ سے دل بھی ہوجاتا ہے
اسباب انفجار دماغ جو موجب سکتہ ہے اسکے کئی اسباب ہین کبھی صدمہ ضربہ اور سقوط اسکا سبب ہوتا
ہے جس سے رگ پھٹ جاتی ہے اور اوس سے خون خارج ہوکر دماغ پر دباؤ ڈالتا ہے۔ کبھی بعض امراض
گردہ و نقرس کے سبب انفجار پیدا ہوجاتا ہے۔ دل کے کواڑوں کے علیل ہونے کے سبب سے بھی دماغ کا خون
اچھی طرح لوٹ نہین سکتا جسکی وجہ سے دماغ کی رگین پھیل جاتی ہین یا انکی دیوارون مین
کوئی مادہ سخت لزج جمع ہوجاتا ہے اور سدہ و رگین ڈھیلے اور پتلا پن کی وجہ سے اچھی طرح سکڑ نہین

سکتین اور نہیں سکتی ہین آخر دوران خون کی ذرہ سی تیزی سے وہ رگین خون سے اسقدر بہر جاتی
ہین کہ اونکے پہٹ جانے کا اندیشہ رہتا ہے جیسا کہ اسن آدمیون کے زینہ سے اُترنے یا چڑہنے
زور سے کہانسنے یا چہینکنے اور درد سہر سے اسی قسم کے خفیف صدمہ سے رگین پہٹ کر موجب مرض کا ہوتی
ہین کبہی شرائین مین سدہ کے واقع ہونے سے یہہ مرض ہو جاتا ہے۔ یا شرائین مذکورکے غشائین
اور صلب ہو جاتے ہین جس سے شرائین کی حرکت بند ہو جاتی ہے اور اجتماع خون ہوکے سبب اون کا
حجم بڑہ جاتا ہے جس سے دماغ منضغط ہو جاتا ہے اور کبہی عام امتلاء سے خون کے باعث دماغ دب جاتا
ہے۔ کمی خون بہی اسکا سبب ہوتا ہے کیونکہ زیادتی خون کی حالت مین خون دماغ کو دبا لیتا ہے
اور کمی خون کی صورت مین دماغ کے اندر پانی زیادہ ہو جاتا ہے کیونکہ دماغ کا خالی رہنا غیر ممکن ہے
پس خون کی کمی مین پانی زیادہ ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ کمی خون کمزوری خون اور استیلاء ضعف کی
صورت مین مشاہدہ کیا گیا ہے کہ تمام بدن مین پانی زیادہ ہو جاتا ہے اور اکثر امراض مزمنہ مین
ورم شکم و ورم اطراف عارض ہو جاتا ہے اور چہرہ پہولا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ ایسا زیادہ زور لگانے
سے بہی انغماز پیدا ہو جاتا ہے جسکا اثر دماغ پر پہونچے جیسا کہ زحیر مین فضلہ یا سیلہ امعا کے دفع کرنے
مین لگایا جاتا ہے۔ یا کسی ثقیل شے کے اوٹہانے۔ قے کرنے۔ گانے۔ یا جاسکنے مین زور کرنا پڑتا ہے
تابش آفتاب یا سردی مین زیادہ چلنے پہرنے۔ برف کی دیر تک سر جہکا کر بیٹہے رہنے کے بعد دفعتہً
اوٹہ کہڑے ہونے سے بہی انغماز ہو جاتا ہے۔ خوف بہی موجب اس مرض کا ہے کیونکہ خوف کی حالت بدلی
حالت مین خون کی زیادتی ہوتی ہے اور اخیر مین دماغ کے اندر پانی زیادہ ہو جاتا ہے۔ زیادہ رنج۔
خوشی۔ غم و غصہ شہوت کا غلبہ اور کثرت شراب خواری بہی اسکے اسباب ہین زیادہ غذا کہانا بہی سبب
انغماز ہے جس سے معدہ ممتلی ہو کر پیٹ تن جاتا ہے کیونکہ امتلاء معدہ مین تنفس مین عسر و ضیق واقع
ہوتا ہے اور حرکت قلب سریع ہو جاتی ہے اور سرعت حرکت قلب کے باعث دماغ مین خون زیادہ
جاتا ہے اور تنگی تنفس کی حالت مین دماغ سے خون کم نیچے اوترتا ہے اور دماغ مین زیادہ جمع ہو کر
اوسکو دبا لیتا ہے۔ اور یہہ مرض مردون کو عورتون کی نسبت زیادہ عارض ہوتا ہے۔ اور بعض جوان
عورتون مین حیض کے دنون مین خون کا صعود دماغ کی طرف زیادہ ہوتا ہے پچاس سے ساٹہہ برس
کی عمر کے اندر اسکے لاحق ہونے کا زیادہ تر خوف رہتا ہے کیونکہ اس سن مین شرائین کی غشائین

کسی نہ کسی قسم کی تبدیلی ضرور ہو جاتی ہے جس سے اونکی لچک دور ہو جاتی ہے اور وہ پھٹ جاتی ہیں اور دماغ میں سیلان خون ہو جاتا ہے اور جون جون عمر زیادہ ہوتی جاتی ہے طبیعت اس مرض میں مبتلا ہونے کے لئے زیادہ مائل رہتی ہے اور ۲۰ برس سے کم عمر میں یہہ مرض کم ہوتا ہے اور عہد طفلی میں بہت ہی کم۔ قد و قامت۔ تنگ دوپٹہ بھی اس بیماری کی طرف سیلان طبع معلوم ہوتا ہے مثلاً کوتاہ گردن۔ فراخ سینہ۔ بڑا سر۔ سرخ چہرہ۔ تیار بدن اکثر اسمرض کا مائل رہتا ہے مگر بعض اوقات لاغر آدمیون کو بھی ہو جاتا ہے۔ خون بواسیر نکسیر پھوٹنا وغیرہ معمولی رطوبات کے یکایک بند ہونا۔ کہانے پینے میں پرہیز کرنا بھی اسکے قوی اسباب ہیں عمدہ اور مقوی غذا کہانا ریاضت نکرنے اور معمولی فضلات کے نہ خارج ہونے سے بھی ہو جاتا ہے۔ کبھی یہہ مرض خصوصیت خاندان سے بھی ہو جاتا ہے **علامات** اکثر یہہ مرض دفعتہً ظاہر ہوتا ہے کبھی ظہور مرض سے پیشتر صرع کی طرح اسکی بھی علامات منذرہ پائی جاتی ہیں مثلاً درد سر دوران سر اور نسیان کے ہونے سے حافظہ جاتا رہتا ہے۔ کانون میں شور و غل وغیرہ آوازیں سے گونا گون مریض کو سنائی دیتی ہیں اور دماغ کے جس حصہ میں خون کا اجتماع زیادہ ہوتا ہے اوس طرف کے کان میں ثقل سماع ہو جاتا ہے۔ سر ہر وقت خصوصاً نیچا کرنے سے زیادہ بھاری معلوم ہوتا ہے۔ بصارت میں فرق آجاتا ہے یا مریض مرض ہینگاین میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ مریض پست ہمت اور چڑچڑا مزاج ہو جاتا ہے چہرہ سرخ رہتا ہے اور اکثر نکسیر ہوتی ہے قبض کی شکایت رہتی ہے نیند زیادہ آتی ہے اور خواب بہت دکھائی دیتے ہیں آنکھون کے سامنے چنگاریان اوڑتی ہوئی نظر آتی ہیں ثقبۂ عنبیہ وسیع ہو جاتا ہے کیونکہ جب دماغ منغمز ہو جاتا ہے تو اوسکی تبعیت میں ثقبہ بھی منغمز ہو کر کشادہ ہو جاتا ہے۔ آنکھیں کھلی اور پتھرائی ہوئی اور بے حرکت رہتی ہیں دونوں پتلیون میں بہت فرق پڑ جاتا ہے اور روشنی کا اثر مطلق نہین ہوتا۔ کبھی زبان کے ثقیل ہونے سے کلام میں لکنت آجاتی ہے یا ایسے غیر موزون الفاظ استعمال کرتا ہے جو سمجھ میں کم آتے ہیں اور ایک ہاتھ یا ایک پاؤن کمزور ہو جاتا ہے۔ کبھی ایک ہاتھ یا ایک پاؤن کی حس زائل ہو جاتی ہے اور ہاتھ پاؤن کی جلد کے نیچے چیونٹیان سی رینگتی ہیں اور سنسناہٹ ہو جاتا ہے کبھی ایک ہاتھ یا ایک پاؤن میں گاہ گاہ تشنج ہو کر زائل ہو جاتا ہے چہرہ پھیکا اور غشیان و قے ہوتی ہے

اور غشی طاری ہوجاتی ہے۔ یہہ سب علامات ایک ہی شخص یا ایک ہی وقت مین محسوس نہین ہوتین
بلکہ کوئی کسی مین اور دوسری کسی در مین پائی جاتی ہے۔ اس مرض کی نوبت تین طور سے شروع
ہوتی ہے **اول** مریض یکلخت بیہوش ہوکر زمین پر گر پڑتا ہے اور حس و حرکت مطلق نہین رہتی
چہرہ سرخ ہوجاتا ہے نبض ممتلی اور آہستہ آہستہ چلتی ہے۔ تشنج کے سبب ایک یا دونون طرف کے
ہاتھہ پانون سکڑکر سخت ہوجاتے ہین **دوم** یہہ پہلی کی نسبت زیادہ شدید ہے جسمین پہلے شدید
دردسر ہوتا ہے بعد ازان جسم کی ایک جانب بیحس ہوجاتی ہے اور شرائین دماغ کے فعل مین فتور پیدا
ہوجاتا ہے اور اونکے شق ہوجانے سے دماغ مین خون خارج ہوتا ہے جس سے چہرہ پھیکا پڑجاتا ہے
جی متلاتا اور قے ہوتی ہے آنکھون کے سامنے اندھیرا اگر غشی طاری ہوجاتی ہے نبض نہایت بطی
چلتی ہے ہاتھہ پانون سرد ہوجاتے ہین کبھی مریض کو غشی نہین بھی ہوتی بلکہ دردسر کے بعد ایک لحظہ
کیلیئے خفیف سی بیہوشی ہوجاتی ہے فعل قلب کے سست ہوجانے سے جب تھوڑے عرصہ کے لیے سیلان
خون بند ہوجاتا ہے تو غشی کے رفع ہوجانے سے مریض کسیقدر اچھا ہوجاتا ہے اور ہوش و حواس درست
ہوجاتے ہین بعد ازان جب فعل قلب بدستور جاری ہوجاتا ہے تو مقام ماؤف سے اسقدر خون نکل جاتا ہے
کہ اسکے دباؤ سے چند ہی گھنٹہ مین نسیان اور ہذیان عاید ہوتا ہے اور بتدریج بیہوشی زیادہ ہوتی جاتی
ہے **سوم** یکایک نصف جسم کے نہ ہلنے سے قوت تکلم زایل ہوجاتی ہے اور ہوش و حواس کسیقدر
قایم رہنے سے سوال کا جواب اشارہ سے دیتا ہے اور بتدریج بیہوشی غالب ہوتی جاتی ہے کبھی فالج کے
دور ہونے سے بیہوشی بھی رفع ہوجاتی ہے اور یہہ بھی ضرور نہین ہے کہ علامات ضرور ہی موجود ہون
کیونکہ کبھی بدون ظہور کسی علامت کے مریض دفعۃً گر پڑتا اور بیہوش ہوجاتا ہے اور حس و حرکت معطل
ہوجاتی ہے کبھی دفعۃً بیہوشی نہین ہوتی بلکہ بتدریج ہوتی ہے لیکن جو بیمار دفعۃً بیہوش ہوجاتا ہے
اوسکی حس و حرکت بھی دفعۃً معطل ہوجاتی ہے اور جو بتدریج بیہوش ہوتا ہے اوسکی حس و حرکت بھی
بتدریج معطل ہوتی ہے اور کبھی بیہوشی کے ساتھہ بدن کی ایک جانب مین فالج ہوجاتا ہے اور یہہ
اس طرح معلوم ہوسکتا ہے کہ دونون ہاتھون کی جلد کی زور سے چٹکی لین جس ہاتھہ مین حس ہوگی
اوسکو بیمار فوراً کھینچ لیگا اور جس جانب استرخا ہوگا اوسکو مطلق حرکت نہ دیگا شناخت کی دوسری
صورت یہہ ہے کہ مریض کے دونون ہاتھہ اوٹھاکر چھوڑدین جو ہاتھہ علیل ہوگا وہ فوراً میت کی طرح

گر پڑیگا اور صحیح ہاتھہ آہستہ آہستہ کسیقدر تاخیر کے ساتھہ زمین پر آ پڑیگا - چہرہ پھیکا ہو جاتا ہے اور نگلنا
دشوار ہو جاتا ہے - اگر کوئی چیز نگلی بھی جاوے تو حلق سے اترنی مشکل ہو جاتی ہے [illegible] پہنچ جاتی ہے
اور جب بیہوشی حد سے زیادہ ہو جاتی ہے تو نبض ممتلی سخت و سریع الحرکت چلتی ہے اور [illegible]
بھی زیادہ مگر پھر بھی حالت صحت کی نسبت کم ہوتی ہے آواز غطیط اور خراٹے سے نکلتی ہے اور تنفس تکلیف
کے ساتھہ اور دیر دیر کرکے ہوتا ہے اور تنفس کے اندر پہلے بوڑھوں کے سونے کی حالت کے سوا
گال اور ہونٹ پھڑ پھڑ کرتے ہیں اور خراٹے کی آواز آتی ہے [illegible] یہ وقت لہات متحرک ہوتا ہے
اور اسوقت وہ مفلوج و مسترخی ہوتا ہے اسیواسطے آواز خراٹے پیدا [illegible] باقی ہے اور منہ سے رال نکلتی
بیمار کے اطراف سرد بے حرکت اور کچے ہوئے معلوم ہوتے ہیں کبھی تشنج ہونے لگتا ہے اور جسم بیمار
پسینے سے تر بتر ہو جاتا ہے اور ردی حالت کے مریضوں میں بے ارادہ بول و براز جاری ہو جاتا ہے
اور کبھی مثانہ میں بول کے جمع رہنے سے قطرہ قطرہ ٹپکنے لگتا ہے **انجام** آواز غطیط کا پیدا ہونا
اور تنفس میں آہستگی و خفت کا ظہور اور [illegible] ساتھہ آواز خراٹے کا شامل ہونا اور حرکت قلب کا
ضعیف ہونا اور بے ارادہ بول و براز کا خارج ہونا اور منہ سے کف جاری ہونا نبض کا متواتر چلنا یہ سب
علامات مریض کی ہلاکت پر دال ہیں اور جسقدر بیہوشی اور سانس میں خراٹا زیادہ پایا جاوے
اوسی قدر خطرناک ہے - اگر بیہوشی ہونے سے پیشتر مریض مرض تشنج میں مبتلا ہو جاوے تو صحت پانا اور
جانبر ہونا دشوار ہے اور جسقدر اخراج و انجماد خون دماغ میں زیادہ ہوتا ہے اوسی قدر بیہوشی زیادہ
عرصہ تک رہتی ہے - اگر مریض و صحت ہو تو پندرہ سولہ روز تک اوسکی ہلاکت کا اندیشہ رہتا ہے
کیونکہ اس اثنا میں دوبارہ خون کے رستے یا منجمد خون کے خراش سے سوزش کے ہونے کا احتمال رہتا
ہے اور فالج کے وقوع سے بھی دماغ کو زیادہ صدمہ پہونچتا ہے اور آرام ہونے کی صورت میں
پہلے مریض کو قے ہوتی ہے اور کثرت سے پسینا آتا ہے بعد ازاں بیمار بالکل تندرست ہو جاتا ہے
یہانتک کہ بعد زوال مرض کے کوئی شکایت باقی نہیں رہتی اور ممکن ہے کہ مدت العمر مرض
عود نکرے - اور کبھی بیہوشی زائل ہونے کے بعد مفلوج مقامات میں اول حس بعدہ حرکت آتی
ہے لیکن ہاتھوں کی نسبت پاؤں میں طاقت پہلے آتی ہے بعض اوقات بیمار کے بدن کی ایک
جانب فالج باقی رہتا ہے کبھی لقوہ ہو جاتا ہے اور کبھی نسیان کے باعث عقل مثل بچوں کے ہو جاتی ہے

اور قوت ایل ہوجاتی ہے اور اکثر زوال مرض و حصول صحت کے بعد یہ نوبت واقع ہوتی ہے اور بعض اوقات یہیں نوبت تک بیمار زندہ رہتا ہے اور پھر مرجاتا ہے مگر یہہ شاذو نادر ہے قاعدہ کلیہ یہی ہے کہ بیمار اول ہی دفعہ اس مرض میں مبتلا ہوکر ہلاک ہوجاتا ہے **علامات مشخصہ** چونکہ اس مرض میں بیہوشی زیادہ تر مشیر علامت ہے اور یہہ بعض اور امراض میں بھی پائی جاتی ہے اسلئے علامات مخصوصہ کا بیان کرنا ضروری ہے تاکہ سکتہ حقیقی اور غیر حقیقی میں تمیز ہوجاوے **اول** اگر امراض دل گردہ اور سرسام الصبیان کے سبب سے خون کی مائیت ترشح ہوکر دماغ پر دباؤ پہونچاوے تو اول نیند آتی ہے بعدہ غنودگی کے غالب ہونے سے بیہوشی طاری ہوجاتی ہے جسم سرد اور پھیکا پڑجاتا ہے **دوم** جب ضربہ اور سقطہ کے باعث کھوپڑی کی ہڈی ٹوٹ کر اندر کو دب جاوے یا خون خارج ہو یا پیپ پڑجاوے تو بیہوشی دفعتًہ یا بتدریج اسقدر غالب ہوجاتی ہے کہ بجلی لگانے یا چٹکی لینے سے مریض کو مطلق خبر نہیں ہوتی مگر اسمین ناک کان سے خون جاری ہوجاتا ہے اور آنکھوں کی پتلیاں سکڑ جاتی ہیں حالت صحت کی نسبت حرارت زیادہ نہیں ہوتی **سوم** صدمات دماغ کی صورت میں چہرا ٹیڑھا اور نصف جسم مفلوج ہوجاتا ہے اور دونوں آنکھیں مساوی نہیں ہوتیں جسم سرد اور پھیکا پڑجاتا ہے **چہارم** یورینیا کی صورت میں ہاتھ پاؤں اور پپوٹے سوج جاتے ہیں زبان میلی اور بھوری ہوجاتی ہے آنکھ کی پتلیاں پھیل جاتی ہیں اور تنفس سے پیشاب کی بو آتی ہے **پنجم** کاربالک ایسڈ میں چہرہ نیلگون پیدا ہوتی ہیں متلی اور جسم کی حرارت زیادہ ہوجاتی ہے اور بدن خراش ہے عضلات سکڑ جاتے ہیں **ششم** حد معتاد سے زیادہ شراب پینے اور افیون کے زائد استعمال سے بھی ایسی حالت ہوجاتی ہے مگر اسکی شناخت بیمار کے منہ سے مخصوص بو آنے سے بآسانی تمام ہوسکتی ہے قے کے مادہ سے بھی افیون اور شراب کی بو بخوبی معلوم ہوسکتی ہے۔ اگر شراب کے خفیف نشہ میں سکتہ کی بیماری ہوجاوے تو زور کے ساتھہ ہلانے سے مریض ہاں ہوں کرسکتا ہے اور شدید حالت میں سانس گہری اور خراٹے سے لیتا ہے پیشاب بمقدار میں زیادہ آتا ہے اور نیز نشہ شراب کے کسیقدر اُتر جانے پر اگر مخمور کے پاس کوئی لفظ بولا جاوے تو وہ اسکو سنکر ہولی آواز سے دُہرانے لگتا ہے۔ اور سکتہ حقیقی میں بیہوشی بتدریج اسقدر زیادہ ہوجاتی ہے کہ مریض کو کسی طرح جگا نہیں سکتے اور ساتھہ ہی

ہو جاتا ہے۔ افیون کے نشہ میں کبھی منہ سے بو بالکل نہیں آتی مگر ابتدا ہی سے آنکھیں بند کئے
غنودگی میں پڑا رہتا ہے آنکھ کی پتلیاں سکڑ جاتی ہیں چہرہ پھیکا پڑ جاتا ہے اور جسم کی حرارت
کم ہوتی ہے جلد قدرے نمناک پیشانی پر پسینا ہاتھ پاؤں ڈھیلے اور تنفس آہستہ آہستہ آتا ہے اور
نبض کی ضربات ۸۰ ہوتی ہیں اگر مریض بالکل بیہوش و مطلق بیخبر ہو جائے تو ہونٹ نیلگون اور
بدن زیادہ سرد تنفس غیر منتظم اور نبض ساقط ہو جاتی ہے اور مریض دفعۃً مر جاتا ہے ہفتم مرگی کی بیہوشی
میں چوٹ کے نشان اور زبان کے کٹ جانے سے بخوبی تشخیص ہو سکتی ہے علاوہ ازیں بعض مریض
خفیف بیہوشی میں سوال بخوبی سن لیتا ہے مگر جواب نہیں دے سکتا اگر دے بھی تو سمجھ میں نہیں آتا
مؤلف جب سکتہ حقیقی اور غیر حقیقی کی تشخیص میں شبہ ہو تو قے کرا دیں جو کچھ معدہ سے خارج
ہوگا اس سے مرض کا حال بخوبی معلوم ہو جائیگا شراب یا افیون کے خارج ہونے سے سکتہ کا اشتباہ
برطرف ہو جائیگا لیکن اگر یقین ہو جائے کہ سکتہ حقیقی ہے تو ہرگز قے نہ کرائیں اس سے ضرر عظیم
لاحق ہوتا ہے اور حقیقی مرض میں ترقی ہوتی ہے۔ کتب قدیمہ طبیہ عربیہ میں جو مرض سکتہ میں
قے کی اجازت دی گئی ہے قلت تدبر سے ہے کیونکہ قے کرنے کے وقت دماغ میں خون زیادہ مجتمع ہو جاتا
ہے اور انصداع عرق کا بھی خوف ہے **الحاصل** سکتہ میں قے کرانا نہایت ہی مضر ہے **علاج**
جب علامات سکتہ پائی جاویں تو بیمار کو ریاضت حرکت و تعب بدنی و نفسانی سے محفوظ رکھیں
زیادہ رنج و خوشی کی خبر نہ سنا دیں مجامعت و شراب خواری سے پرہیز کراویں دھوپ اور سردی سے
بچاویں پاخانہ کے وقت زور نہ کرنے دیں گردن پر گلوبند زیور وغیرہ کا دباؤ نہ ڈالیں اور نہ
تنگ و چست پوشاک پہنیں اور نہ گرم پانی سے غسل کریں گوشت اور ثقیل و غلیظ اغذیہ اور گرم
مصالحہ سے پرہیز کریں صرف دودھ بقولات وغیرہ ہلکی غذا کھلا دیں مگر یہ بھی شکم سیر کھانا منع ہے
سخت بستر پر اونچے تکیے کے سہارے سو رہو اور مکان میں کہ جس میں شب کو سوویں صرف آٹھ گھنٹہ
سونے کی اجازت دیں گرم مکان میں ہرگز سکونت نہ کریں اور نہ بہت رات گئے کھانا کھائیں صبح شام
ہوا خوری کرائیں قبض نہ ہونے دیں صبح کے وقت سر پر خوب ٹھنڈا پانی ڈالیں اور زمین کی طرف
سر جھکانے سے باز رکھیں کیونکہ اس حالت میں دماغ کے اندر خون زیادہ مجتمع ہوتا ہے اور نیچے کی
طرف کم ہوتا ہے اگر اوردہ سر و ریقش سر ہو اور شریانیں صدغین میں تڑپنے میں معلوم ہو اور

زیادتی خون کی دوسری علامات بھی پائی جاوین تو غذا فورًا کم کردین اور مسہل قوی دین تاکہ دورہ سے مریض محفوظ رہے اور مریض سکتہ کے واسطے مسہل عام اور بہت عمدہ قوی علاج ہے اسکو ہرگز فراموش نکرنا چاہیئے گردن پر پچھنی سینگی اور پلسٹر لگاوین صدغین اور ناک کے اندر چند جونکین چسپان کرین اور گردن کے پیچھے فتیلہ دیکر چند روز تک مواد کو جاری رکھین تاکہ مریض کے مرض مین مبتلا ہونے کا اندیشہ باقی نرہے۔ جب بعض مین کمی خون کی علامات پائی جاوین تو مرکبات فولاد وغیرہ مقویات دین اور غذا زود ہضم اور ہلکی کھلاوین اگر دماغ مین اجتماع خون کی علامات پائی جاوین تو برومائیڈ آف پوٹاسیم بقدر ۲۰ گرین کھانے کو دین **دیگر طلای مجرب** جسکو کئی دفعہ مؤلف کے تجربہ مین آچکا ہے اسکے استعمال سے ازبس فایدہ ہوتا ہے **نسخہ** موم سیاہ جند بید ستر حرمل ہریک ۶ ماشہ سنبل الطیب نوشادر خردل ملتانی سہاگ ہریک ۱۲ ماشہ سبکو باریک کوٹکے سرکہ انگوری مین تیار کرین بعد ازان محلوق کلکشدہ سر سکوت پر لیپ کرین اور کندش کنڈش خربق سیاہ چند بید کو باریک کرکے ناس لین کندش جند بید ستر فرنفل کا سونگھنا بھی مفید ہے **دیگر نسعوط مجرب** عاقرقرحا دارچینی سنبل الطیب سبکو مساوی الوزن لیکر باریک کرین اور روغن بابونہ مین ملاکر استنشاق کرین اگر سکتہ شروع ہو جاوے اور حس و حرکت کے معطل ہونے سے بیہوشی طاری ہو جاوے تو علاج کرنے سے فائدہ بہت کم ہوتا ہے البتہ فصد کھولنا مسہل دینا اور مرکبات برومائیڈ کا استعمال کرنا معمولی علاج مین داخل ہے مگر بعض اوقات فصد سے فائدہ کے بجائے نقصان ہوتا ہے کیونکہ جو خون خارج ہوکر دماغ مین مجتمع ہو چکا ہے وہ فصد سے نہین نکل سکتا بلکہ انقطاع شریان کے سبب دل کی حرکت زیادہ ہو جاتی ہے جس سے بجائے بند ہونے کے خون کے زیادہ نکلنے کا احتمال رہتا ہے۔ البتہ جب زیادتی خون کے آثار پائے جاوین مثلاً سر گرم ہو اور سر منہ کی رگین پھولی ہوئی ہون اور ظاہرًا مریض طاقتور نظر آوے شرائین صدغین مین ضربان ہو اور آنکھون اور چہرہ کی جلد مین سرخی اور اُبھار ہو اور نیز مریض کی عمر چالیس سال سے کم ہو اور نبض بھی قوی ہو تو تقلیل دم کے واسطے فصد لین اور یہہ ضرور نہین ہے کہ کوئی خاص رگ ہاتھ یا پاؤن کی فصد کے واسطے مخصوص کیجاوے جیسا کہ حکماے یونانیین کا مقولہ ہے کیونکہ فصد سے جوش خون کا فرو کرنا مقصود ہے اور وہ ہر ایک رگ کے کھولنے سے حاصل ہو سکتا ہے جب فصد سے کوئی صورت فایدہ کی مترتب نہو

تو فصد لیں یا جونکیں پر یا منخرین کے اندر جونکیں لگا دیں۔ کہ یاد رہے کہ چہرہ کی سرخی اور عروق گردن کی پُری زیادتی خون جسمی کی دلیل نہیں ہے۔ کیونکہ جب تنفس کی رکاوٹ کے باعث زبان اندر کو کھنچ جاتی ہے اور عمل تالو مفلوج ہو جاتا ہے تو بھی چہرہ پر سرخی نمایاں ہو جاتی ہے۔ اس صورت میں مریض کو کروٹ کے بل لٹانا علامات مذکورہ کے دور کرنے میں سریع الاثر ہے۔ بس غشی کی صورت میں جب نبض کمزور متقدار یا بالکل ساقط ہو اور سرد پسینے سے مریض کا جسم معرق ہو تو فصد سے فوراً موت وقوع میں آتی ہے اگر دماغی یا جسمانی تکان یا پُری شکم کی صورت میں فصد لیا جاوے تو سراسر احتمال نقصان کا ہے لیکن بہرحال مریض کو سرد اور ہوادار مکان میں ہر اونچا کرکے آرام سے لٹا دیں اور شور و غل سے محفوظ رکھیں گنٹھی بٹن وغیرہ کو جو گردن پر دباؤ ڈالنے والی چیزیں ہوں الگ کر دیں اور سر منڈوا کر برف لگا دیں یا سرد پانی میں شراب یا سرکہ ملا یا آب سرد میں جو شورہ وغیرہ مصنوعی طور سے سرد کیا گیا ہو کپڑا تر کرکے سر پر رکھیں جب یہ گرم اور خشک ہو جاوے تو دوسرا کپڑا تر کرکے رکھیں مگر جب چہرہ پھیکا اور نبض کمزور ہو تو سر پر برف لگانا مضر ہے پس اس حالت میں پاؤں کو گرم پانی میں رکھیں یا گرم پانی میں رائی ملا کر پاشویہ کریں اور زیادہ بیہوشی میں پلسٹر انگ لگوا دیں۔ پُونیا کی گردن پر مالش کریں اور ہمونیا سنگھا دیں یہ دونوں تدبیریں زیادہ تر مفید ہیں مگر گردن پر پلسٹر لگانا چنداں مفید نہیں ہے اس عطوس سے بھی اکثر فائدہ ہوتا ہے **نسخہ عطوس** کندش شونیز فرفیون فلفل سیاہ جند بیدستر نوساد تربد سفید عاقرقرحا بورہ ارمنی سب کو مساوی الوزن لیکر باریک کریں اور بذریعہ نلکی ناک میں نفوخ کریں۔ حلیب کیا لو مل ملا کر یا الاچی ٹھیم نصف گرین اکسٹرکٹ کلسو امیسکا ۲ گرین کی گولیاں بنا کر کھلا دیں در حسب موقع دوسرے قوی مسہل دیں لیکن چونکہ بیہوشی کی حالت میں مسہل پلانا دشوار ہوتا ہے اسلئے بہترین تدبیر یہ ہے کہ روغن بید انجیر ۲ ام اور ٹرپن ٹائن ۲ ڈرام سواسیر گرم پانی میں ملا کر حقنہ کریں یا روغن جب السلاطین بقدر دو قطرہ ۲ ما شہ سپید میں حل کرکے یا شکر میں ملا کر زبان کی جڑ پر مل دیں تاکہ حلق میں اتر جاوے یا روغن مذکور کو شربت نبات میں ملا کر حلق میں ڈال دیں فوراً معدہ میں چلا جاویگا غرض جس طرح ممکن ہو مسہل پلا دیں چونکہ ورنہ مسہل کے عمل میں بالضرور تاخیر ہوگی اور مریض کے فلاح و نجات کی

تمامتر امید اسہال پر منحصر ہے لہذا جبتک اسہال شروع ہوں خلاصی غیر ممکن ہے البتہ
حقنہ سے تنقیہ کرنا مناسب ہے لیکن احتقان کی ادویات ضرور حاد ہونی چاہئیں تاکہ اون
امعا کی جانب خون زیادہ منجذب ہو اور خون دماغ کی جانب سے نیچے کو زیادہ اترے اور انتعاش
ہو **نسخہ حقنہ** صبر سقوطری ۴ گرین پٹاس کاربناس ۵ گرین ماء الشعیر دس اونس میں حل
کرکے حقنہ کریں اس سے خون دماغ کے اندر سے زیادہ اوتر کر امعا میں جذب ہوتا ہے کیونکہ صبر
بالخاصیہ خون کو امعا کی طرف جذب کرتا ہے لہذا مرض بواسیر میں اسکا استعمال مضر ہے البتہ
احتباس طمث میں اس نسخہ کو بطور حقنہ کے استعمال کرنا بہت مفید ہے کیونکہ رحم امعاء آخر
سے متصل ہے اور جو چیز خون کو امعا میں جذب کرتی ہے وہی رحم میں بھی جذب کرتی ہے
اس لئے خون جلد جاری ہوجاتا ہے **دیگر حقنہ** بابونہ اکلیل الملک حاشا برنجاسف جعدہ
شبت قنطوریون ہر یک یک کف عاقرقرحا قثاء الحمار خربق سفید وسیاہ شحم حنظل ہر یک ۳ درم
عرطنیثا سداب خشک ہر یک ۴ درم تخم بید انجیر نیمکوفتہ ۵ درم نانخواہ کرفس ہر یک ۱ درم
سب کو ڈھائی سیر پانی میں جوش دیں جب نصف رہجائے تو صاف کریں اور جاوشیر مقل ہر یک نیم درم
بورہ ارمنی ۲ درم روغن ناردین روغن زنبق روغن قسط ہر یک ۱ اوقیہ داخل کرکے استعمال
کریں غرض اسی طرح ہر روز مریض کو مسہل قوی پلاویں کیونکہ اس مرض میں سوائے اسہال
کے کوئی دوسرا علاج مفید نہیں ہے۔ جبتک صحت نہو یا کمزوری کے آثار ظاہر ہوں اور مریض
ضعیف ہوجاوے تدابیر مسہلہ سے دستبردار نہونا چاہئے اگر مثانہ میں احتباس خون کے آثار پائے
جاویں تو قثاطیر کے استعمال سے خارج کریں اور تقویت مریض کے واسطے شوربا دودھ وغیرہ
ہلکی زود ہضم غذا کم مقدار میں باربار یعنی رات دن میں سیر ڈیڑھ سیر دودھ پلاسکتے ہیں یا
آش جو ساگودانہ دیں اگر بیمار پی نہ سکے تو بذریعہ احتقان امعا میں پہونچاویں اگر کھلانا
مناسب ہے تو اس ترکیب سے کھلاویں کہ مریض کا گلا گھٹ نہ جاوے اور رفتہ رفتہ غذا بڑھاتے
جاویں **تنبیہ** اگر اس قسم کا مریض بعد عروض ضعف و کمزوری طبیب کے پاس لایا جاوے اور علاج
کی درخواست کیجاوے تو اگر سر گرم اطراف سرد یا نبض ضعیف ہو تو ارومیٹک اسپرٹ آف
امونیا۔ امونیا کاربناس یا پورٹ وائن پلادیں اگر ممکن نہو تو احتقانا امعا میں پہونچاویں

اور تولیوں میں گرم پانی بھر کر پاؤں پر تکمید کریں اور نیز خردل کو پانی اور قدرے سرکہ میں پیسکر کپڑے
کے ذریعہ ساقین اور معدہ پر بطور پلاسٹر لگائیں اور بے چینی کی حالت میں برومائیڈ آف پوٹاس
دیں اور فصد لینے سے احتراز کریں جب اس تدبیر سے مریض میں قوت کے آثار پائے جائیں تو مقویات
دینا ترک کر دیں اور اس حالت میں زیادہ تر توجہ مثانہ کی طرف مبذول کریں کہ اوسمیں پیشاب
مجتمع نہونے پاوے کیونکہ اس حالت میں اکثر تقطیر البول ہو جاتا ہے اور باوجود اسکے بول مثانہ
میں مجتمع رہتا ہے جسکے سبب سے بیمار کو کرب و اذیت رہتی ہے پس ضرور ہے کہ ہر روز ایک دفعہ
قاثاطیر داخل کرکے مثانہ کو مجتمع پیشاب سے خالی کر دیا کریں تاکہ مثانہ کو ایذا نہ پہونچے اور اوس کے
غشا سے بلغمیہ متورم ہو کر کوئی اور موذی مرض پیدا نکریں جب اطمینان ہو جاوے کہ قوت عود
کر آئی ہے تو مسہل قوی دیں تاکہ بیمار تندرست ہو جاوے یا مر جاوے کیونکہ اس بیماری میں سب سے
بڑی یہی تدبیر ہے کہ اسہال دئے جاویں اگر علامات سوزش دماغ معلوم ہوں تو سر پر سرد پانی اور
گردن پر پلسٹر لگاویں اگر نوبت کے وقت خون حیض یا خون بواسیر بند ہو تو عورت کے اندام نہانی
یا مقعد کے گرد چند جونکیں لگاویں - اگر نقرس اور وجع مفاصل کی بیماری دماغ میں منتقل ہو کر موجب
سکتہ کا ہو تو فوراً سخت جلاب دیں اگر علامات موجودہ پر غور کرنے سے ثابت ہو جاوے کہ دماغ میں
پانی کی زیادتی سکتہ کا سبب ہے اور اوس سے دماغ منغمر ہو گیا ہے تو پہلے قوی مسہل دیں تاکہ اسہال
کے ساتھ پانی زیادہ تر خارج ہو اسکے بعد تمام سر کے بال مونڈ کر آبلہ انگیز دوا کپڑے پر پھیلا کر ٹوپی
کی طرح سر پر چسپاں کر دیں اور سات آٹھ گھنٹہ تک رہنے دیں تاکہ آبلہ عظیم پیدا ہو جاوے - اگر ممکن ہو
تو ادویہ مدرہ پلا دیں تاکہ پانی خارج ہو جاوے - اگر پٹاس اسیٹاس یا پٹاس نائٹراس یا نائٹرک ایتھر پانی
میں حل کرکے پلا دیں تو بہتر ہے اس سے ادرار بخوبی ہو جاتا ہے اور بعد حصول صحت تندرستی کا علاج
کریں اور ٹنکچر اسٹیل کنین وغیرہ ادویہ و اغذیہ مقویہ کے استعمال سے مریض کی طاقت کو قایم رکھیں تاکہ
بار دیگر مرض عود نکرنے پاوے **تذییل** واضح ہو کہ کبھی حدوث سکتہ سے چند روز پیشتر وہ حالت لاحق ہوتی
ہے جسکو کتب طبیہ عربیہ میں لوبی اور فیجج کہتے ہیں اور وہ سکتہ کی علامات منذرہ میں سے ہے
جسکے وقوع سے عضلات اور عروق میں تکان و ماندگی سی پیدا ہو جاتی ہے جمائیاں اور انگڑائیاں زیادہ
آتی ہیں رخساروں اور آنکھوں کا رنگ سرخ ہو جاتا ہے اور بیمار بے اختیار چاہتا ہے کہ اپنے عضا کو

توڑے اور سر درد کے جس وقت اس قسم کی علامات منذرہ پائی جاویں تو جان لینا چاہئے کہ فقریب سکتہ ہونے والا ہے اس موقعہ پر بطور حفظ ماتقدم وہ تدبیریں اختیار کرنی چاہئیں جو نقل الدم ہوں مثلاً غذا کم دیں اور مسہل دیں جس سے مائیت رقیق خارج ہو اور بار بار مدرات دیں حرارت آفتاب سے بچا دیں اگر یہ تدبیر کافی نہ ہو تو حسب مناسب موقع کان کے نیچے یا منخرین کے اندر چند جونکیں لگا دیں جب یہ بیض و بصت لا دے تو ایسی تدبیر کریں کہ مرض دوبارہ عود نہ کرے۔ دوران خون بست اور قلب کی حرارت کو دھیمی کریں گردہ پر سینگیاں لگا دیں گرم اغذیہ و ادویہ سے پرہیز کریں غصہ کو اپنے نزدیک نہ آنے دیں جسمانی یا نفسانی محنت سے کنارہ کشی رہیں قبض کا خیال رکھیں فالج کی صورت میں استر کنیا۔ مرکبات کچلہ۔ فاسفورس کھلانے کو دیں بجلی لگا دیں اگر دوبارہ عود کرے تو کل تدابیر مذکورہ بالا عمل میں لا دیں مگر جملہ تدابیر پہلی دفعہ کی نسبت خفیف طور پر استعمال میں لا دیں **تضمین** جب فقرات میں تفتت کا مرض ہو جاتا ہے یا حوادث متعلق کے در دیں جیسی چیزیں تبدیل ہو جاتی ہیں تو نخاع کی ساخت یا اوسکے غلاف میں سیلان خون ہو کر سکتہ کی صورت نمایاں ہوتی ہے جسکو **سکتہ نخاعی** (اسپائنل ہیمرج) کہتے ہیں ضربہ سقطہ ورزش کی کثرت اور نخاع کی لینت بھی اسکا سبب ہے جس سے ریڑھ کے مقام پر یکایک درد شدید ہو کر مریض کسیقدر بیہوش ہو جاتا ہے مثانہ اعصاء مستقیم اور پاؤں مفلوج ہو جانے میں تندی بھی ہوتی ہے اگر کم مقدار میں یا آہستہ آہستہ خون خارج ہو تو بتدریج فالج ہو جاتا ہے اور چند روز میں آرام بھی ہو جاتا ہے۔ اگر غشاء ام الرقیق کے جوف میں خون زیادہ مقدار میں خارج ہو تو مقام سینہ میں درد شدید ہوتا ہے اور کبھی سر میں بھی درد ہوتا ہے فالج اسفل کے جلد ہونے سے مریض تشنج میں مبتلا ہو جاتا ہے اور بالائی حصہ نخاع میں خون کے خارج ہونے سے فعل قلب سست تنفس میں دقت بدن سرد اور پھیکے رنگ کا ہو جاتا ہے لیکن مریض چنداں بیہوش نہیں ہوتا **تشریحی کیفیت** نخاع غشاء اصلیہ یا ہر یا غشاء ام الرقیق کے اندر اور نخاع کی ساخت میں خون منجمد کے لوتھڑے پائے جاتے ہیں **انجام** خون کے زیادہ مقدار میں نکل جانے سے بیہوشی کی حالت میں مریض فوراً مر جاتا ہے اگر کچھ عرصہ زندہ رہی ہے تو آخر مرض لینت الدماغ مرض میں مبتلا ہو کر کچھ عرصہ کے بعد ہلاک ہو جاتا ہے **علاج** جسم اور دماغ کو آرام دینا مقام ریڑھ پر برف لگانا

سکتہ نخاعی

سفید ہے باقی وہی تدابیر عمل میں لادین جو امل سکتہ میں بیان کی گئی ہیں **فصل بست و چہارم سلعۃ الدماغ** (ٹیومرس آف دی برین) اگرچہ ہر قسم کی خبیث سلعی دماغ میں پیدا ہو سکتی ہے اور اسکے اقسام بھی بہت ہیں مگر جو زیادہ تر مشہور رسولیاں ہیں انکو نو قسموں میں بیان کیا جاتا ہے **قسم اول سرطان الدماغ** (کینسر آف دی برین) یہہ ترم قسم کا سرطان دماغ میں زیادہ پیدا ہوتا ہے اس قسم کی رسولی کبھی ایک کبھی بہت سی نکل آتی ہیں اکثر گول کبھی ناہموار اور مختلف قد و قامت میں دماغ میں چپٹی ہوئی ہوتی ہے۔ کبھی تیلی جھلی کے ذریعہ علیحدہ بھی ہوتی ہے اور زیادہ تر دماغ کے نصف کرہ میں پائی جاتی ہے۔ کبھی کھوپڑی کی ہڈیوں میں پیدا ہو کر باہر کی طرف جمع ہوتی ہے اور باہر سے شروع ہو کر دماغ کی طرف بڑھ جاتی ہے اور بڑی عمر میں ہوتی ہے **قسم دوم رسولی آتشکی** (سفلٹک گروتھ) آتشک کا مواد دماغ کی ساخت یا اسکی اغشیہ میں اکثر زیادہ جمع ہو جاتا ہے۔ یہہ رسولی تعداد میں ایک کبھی زیادہ انڈے کے برابر ہوتی ہے جسکے کاٹنے سے مثل پنیر کی مواد نکلتا ہے۔ دماغ پر دباؤ پہونچنے سے دماغ کی ساخت اور شکل بدل جاتی ہے اور اعصاب مبتلائے مرض ہو جاتے ہیں۔ بعض اوقات دماغ کی شرائین مسدود ہو جاتی ہیں یا انکی دیواریں بیز اور سخت ہو کر تنگ یا بند ہو جاتی ہیں **قسم سوم دانہ دار رسولی دماغ** (ٹیوبرکل آف دی برین) اس قسم کی رسولی سرمئی رنگ کی کبھی سفید یا پیلے زرد رنگ کی پنیر کی طرح دانہ دار ہوتی ہے۔ اسمین کوئی رگ نہیں جاتی اور قدرے سخت ہوتی ہے دبانے سے ہٹ جاتی ہے۔ تعداد میں ایک کبھی دو اور مقدار میں سرسوں کے دانہ سے لیکر بیر کی گٹھلی کے برابر کبھی چھوٹے انڈے کے قد کی ہوتی ہے چھوٹے یا بڑے دماغ میں پائی جاتی ہے آخر اسکی مرکزی جگہ پیپ میں تبدیل ہو جاتی ہے اور اکثر دو سے سات برس کی عمر کے مابین بچوں کو ہوتی ہے **قسم چہارم عروقی رسولی دماغ** (انیوریزم آف دی برین) اکثر اس قسم کی رسولی دماغی پینڈے کے کسی شریان میں پیدا ہوتی ہے جسکی مقدار مٹر سے لیکر بیر کے برابر ہوتی ہے کبھی اس سے بھی زیادہ ہوتی ہے **قسم پنجم مرواریدی سلعی** یہہ رسولی مقدار میں مٹر کے دانہ سے لیکر اخروٹ کے برابر جبکہ اور بڑے دماغ کے پینڈے سے اور چھوٹے دماغ کی زیرین سطح پر اور کبھی اسکے اغشیہ میں پیدا ہو جاتی ہے اور کبھی کھوپڑی کی ہڈی میں ہوتی ہے کبھی ایک

ہوتی ہے اور کبھی بہت سی رسولیوں کے ملنے سے ایک بڑی ناہموار طویل الشکل بنجاتی ہے جسکو انگریزی زبان میں کولسٹیاٹوما کہتے ہیں **قسم ششم کیسہ دار رسولی** (انسسٹڈ ٹیومر) حکما متقدمین کی تحقیقات سے معلوم ہوتا ہے کہ اس قسم کی رسولی مزمن طور پر دماغ میں بہت مدت تک بدون ظہور کسی علامت کے رہتی ہے اور اکثر پچاس برس کی عمر کے بعد ہوا کرتی ہے حالت جنون اور عرصہ تک استعمال شراب خواری یا بیرونی صدمہ کے پہونچنے سے پیدا ہو جاتی ہے اور اسکے گرد سرخ خون کے لوتھڑے کا غلاف بنجاتا ہے اور رسولی کی تھیلی میں تھوڑا تھوڑا خون رستا رہتا ہے اور آخر میں کچھ سیال اور کچھ جما ہوا سیاہ خون نظر آتا ہے اور رفتہ رفتہ سرخ خون کی تہ جمنے سے غلاف کی دیوار دبیز ہو جاتی ہے اور اسمیں خون کی رگیں بھی پائی جاتی ہیں مقدار میں چار پانچ انچ طویل اور ڈھائی انچ عریض اور ڈیڑھ انچ دبیز ہوتی ہے جسکے دباؤ سے مریض یکایک مرض سکتہ میں مبتلا ہو کر راہی ملک عدم ہوتا ہے **قسم ہفتم گلی روما** اس قسم کی رسولی اکثر دماغ کی سفید بناوٹ میں پائی جاتی ہے اور کسی خاص شکل پر نہیں ہوتی ہے اسکی ترقی سے اطراف کی عصبی ساخت خراب ہو جاتی ہے. یہ مقدار میں مٹھی کے برابر ہو جاتی ہے اور سرطان سے زیادہ مشابہت رکھتی ہے مگر یہ اوائل عمر میں زیادہ ہوتی ہے ٹٹولنے میں ملائم اور رنگت میں زرد سفیدی مایل یا کسی قدر سرخ سیاہی لئے ہوئے ہوتی ہے اور اسمیں بہت سی شریانیں بھی پائی جاتی ہیں **قسم ہشتم سارکوما** اس قسم کی رسولی گوشت کی رنگت پر زیادہ سخت مقدار میں چھالیہ سے لیکر سیب کے برابر شکل میں گول یا خوشہ دار ہوتی ہے. خاص دماغی ساخت اور اسکے غشیہ میں پیدا ہو سکتی ہے. بعض اوقات اسمیں سیال مادہ بھرا رہتا ہے اور کبھی معدنی اشیا میں تبدیل ہو جاتا ہے جسکے اطراف میں ایکقسم کی جھلی ہوتی ہے **قسم نہم مکسوما** اس قسم کی رسولی بہت ہی ملائم چمکدار شکل فالودہ کے ہوتی ہے اور اکثر دماغ کی سفید بناوٹ میں پائی جاتی ہے رنگت میں زردی مایل یا سرخی لئے ہوئے ہوا کرتی ہے **علامات** دماغ کی کسی بیماری کی علامات میں اسقدر اختلاف نہیں پایا جاتا جیسے کہ رسولیوں کے امراض میں ہوا کرتا ہے کیونکہ یہ موقع قد و قامت اور بناوٹ کے لحاظ سے مختلف ہوا کرتی ہیں رسولی کی قسم اور تعداد اور اسکے جلدی یا دیر سے بڑھنے میں بھی اختلاف ہوتا ہے. علاوہ اسکے رسولی کی پیدایش سے دماغ کی ساخت نرم ہو جاتی ہے. سرسام الصبیان اور مرض ورم اغشیہ دماغ وغیرہ امراض

کیسہ دار رسولی

گلیوما

سارکوما

مکسوما

میں اختلاف پڑ جاتا ہے۔ اگر زیادہ عمر میں علامات ظاہر ہوں تو سرطان سمجھا جاتا ہے اگر دیگر
اعضا پر بھی سرطان موجود ہو تو یقین کامل ہو جاتا ہے بعض اوقات باوجود موجود ہونے رسولی کے
زندگی میں کوئی علامت ظاہر نہیں ہوتی اور وفات کے بعد ملاحظہ کرنے سے رسولی پائی جاتی ہے
اور اکثر دماغی رسولی کے باعث ابتدا میں خاص رسولی کے مقام پر درد خفیف اور دھیما ہوتا ہے
بعد ازاں رفتہ رفتہ تمام سر میں شدید درد پیدا ہو جاتا ہے اور ذرہ سی تحریک سے کمی بیشی بھی
ہو جایا کرتی ہے۔ کھانسنے چھینکنے گہری سانس لینے اور تیز روشنی کے دیکھنے سے زیادہ ہو جایا کرتا
ہے اور حرکت کرنے سے سر چکراتا ہے قے ہوتی ہے ہوش و حواس میں فرق آ جاتا ہے دماغ
کی سطح پر رسولی کے ہونے سے مرگی کی سی علامات نمایاں ہوا کرتی ہیں اور دماغی اعصاب پر رسولی
کے دباؤ سے انہیں پہلے خراش ہوتا ہے اور رفتہ رفتہ اعصاب کو اکثر ایک جانب کے مفلوج ہو جاتے ہیں
اور بصارت میں فرق پڑ جاتا ہے کبھی بیمار اندھا بھی ہو جاتا ہے قوت شامہ سامعہ میں بھی قصور
برپا ہو جاتا ہے کبھی پانچویں جوڑی کے مبتلا ہونے سے اعصابی درد شدید ہوتا ہے کبھی تیسرا
اور چھٹا جوڑا کبھی چوتھا جوڑا بھی مبتلا ہو جاتا ہے اس حالت میں جن جن مقامات پر انکی شاخیں
پھیلتی ہیں وہ جگہ پہلے پھڑکتی ہے پھر وہاں کے عضلات مفلوج ہو جاتے ہیں آٹھویں اور نویں
جوڑی کے دباؤ سے بیمار اچھی طرح بات چیت نہیں کر سکتا اور نہ نگل سکتا ہے تنفس میں تکلیف ہوتی
ہے دل بے قاعدہ حرکت کرنے لگتا ہے ہاتھ پاؤں کی حس و حرکت میں بھی فرق پڑ جاتا ہے مگر جس
جانب کے دماغی اعصاب مبتلا ہوتے ہیں اسکے برخلاف کے ہاتھ پاؤں میں خرابی لاحق ہو جاتی ہے اور
چھوٹے دماغ پر رسولی کے دباؤ سے دونوں ٹانگیں کھنچکر سیدھی ہو جاتی ہیں جس سے مریض لڑکھڑا کر
اور گھوم گھوم کر چلتا ہے طاقت جاتی رہتی ہے گردن کے پیچھے عضلات کھنچکر سخت ہو جاتے ہیں
اور سر پیچھے کو ہٹ جاتا ہے کلائی خم کھا جاتی ہے غرض علامات مذکورہ میں دفعتاً و وقتاً تخفیف
یا ترقی ہوتی جاتی ہے۔ آخر رسولی کے دباؤ یا بطون دماغ میں رطوبات کے رسنے سے فعل دماغ
زائل ہو جاتا ہے اور مریض کی صحت میں فرق پڑ جاتا ہے روز بروز کمزوری و لاغری بڑھتی جاتی
ہے کبھی سوزش اور سیلان خون بھی ہو جاتا ہے **انجام** چند ہفتوں سے لیکر کئی برسوں تک
مریض مرض میں مبتلا رہتا ہے بعض اوقات شدید سوزش کے وقوع سے مریض یکایک

راہی ملک عدم ہو جاتا ہے اکثر نتیجہ اس مرض کا برا ہے **علاج** اس مرض میں زیادہ تر مریض کی طاقت کا خیال رکھیں آتشک سے رسولی کا ظہور ہو تو آیوڈین یا مرہم داخلیون مقام رسولی پر لگا دیں اور مرکبات سیماب کھانے کو دیں اس سے چند ہی روز میں فایدہ کی صورت نظر آجاتی ہے دانہ دار مواد اور خنازیری مزاج کے مریض کو روغن ماہی و دیگر ادویات مقویہ دیں اور مرداریہ سنگی رسولی میں آیوڈائیڈ اف پوٹاسیم کروزیوسبلی منٹ کھلا دیں اور لی ایٹ آف مرکیوری وغیرہ کی مالش کریں پلسٹر کے استعمال سے بھی فایدہ ہوتا ہے اگر مرگی کی سی علامات ظہور میں آویں تو برومائیڈ آف پوٹاسیم کے استعمال سے بہت فایدہ ہوتا ہے سوزش دماغ کی صورت میں حسب علامات تدابیر عمل میں لاویں معدہ و امعائی صفائی کا ضرور خیال رکھیں و بر د شدید کے لئے فیون دیں یا یارفیاسلوشن کی پچکاری زیر جلد کریں اور مقوی و زود ہضم غذا کھلا دیں **فصل بست و پنجم اجتماع الما فی النخاع** (ہائیڈرو رہکیس) اسکو اسپانیا بائیفیڈا بھی کہتے ہیں اس قسم کی رسولی اکثر مادرزاد ہوتی ہے جب بایت الدم کے خارج ہونے سے غشیہ نخاع پر دباؤ پہونچتا ہے تو نخاع کی جھلیاں باہر نکلکر ایک قسم کا ابھار پیدا کرتی ہیں جنکا قد و قامت نارنگی سے لیکر آدمی کے سر کے برابر ہوا کرتا ہے اور اسمیں حرکت موجی بخوبی نمایاں ہوتی ہے اور ابھار میں صرف جلد اور اسکے نیچے غشاء الصلب ہوتا ہے اور کچھ عرصہ کے بعد غشاء الصلب سخت اور دبیز ہو جاتا ہے جسکی وجہ سے طبیعت خراب اور مضمحل رہتی ہے جب اس قسم کی رسولی گردن پر نمودار ہوتی ہے تو ہاتھوں کے مفلوج ہونے سے انکے عضلات پتلے پڑجاتے ہیں اور مریض جلد ہی راہی ملک عدم ہو جاتا ہے جب قطن اور عجز کے مقام پر نمایاں ہوتی ہے تو حسب مقدار رطوبت نخاع پر دباؤ پڑنے سے دباؤ کی علامات ظاہر ہوتی ہیں اور اسمیں مریض عمر طبیعی تک زندہ رہ سکتا ہے **انجام** خراب ہے خصوصاً سرسام الصبیان کے ہمراہ اسکا ہونا زیادہ تر ردی ہے اس رسولی کی ترقی یا غلاف کے پھٹ جانے سے فالج اسفل ہو جاتا ہے جس سے پیشاب اور پائخانہ بے ارادہ نکل جاتا ہے اور مریض بہت جلد راہی ملک عدم ہو جاتا ہے **علاج** مریض کو آرام سے رکھیں قواعد حفظ صحت کی پابندی سے طبیعت کو درست کریں اگر ممکن ہو تو سمندر کے کنارے آب و ہوا تبدیل کرا دیں رسولی کی ترقی کی صورت میں نخاع کے ایک جانب عمل بزل کے ذریعہ سے رطوبت کو خارج کریں

اور عصابہ وغیرہ سے دباؤ پہونچاوین **فصل بست وششم سلعۃ النخاع** (مائیلر گروتھس)
جب نخاع کی خاص ساخت مین رسولی نمایان ہوتی ہے تو اوسکے بگڑ جانے سے کامل فالج ہوجاتا
ہے۔ نخاع کے ایک جانب یا اوسکی خالی بناوٹ مین رسولی کے ہونے سے فالج بیقاعدہ طور پر ہوتا
ہے جسمین دایان ہاتھ اور بایان پاؤن مفلوج ہوجاتا ہے اور نخاع کے بہت سے حصے کے خراب ہونے
سے فالج کامل ہوجاتا ہے جس سے عضلات ڈھیلے پڑجاتے ہین اور اغشیہ نخاع مین رسولی کے
ظہور سے اعصاب کی جڑون مین فتور ہوجاتا ہے جس سے حرکت یا حس یا دونون زایل ہوکر عضلات
ڈھیلے پڑجاتے ہین اور مقام ماؤف پر درد شدید ہوتا ہے اور جس مقام پر اعصاب کے گروہ کی
شاخین پھیلتی ہین وہان چھوٹے چھوٹے آبلے پڑجاتے ہین اکثر فقرات و اغشیہ نخاع مین عرق
پیسلی اور سرطان ہوجایا کرتا ہے اور جسقدر اعصاب پر دباؤ وغیرہ کا صدمہ پہونچتا ہے اوسیقدر
اونکی حس و حرکت مین کمی بیشی واقع ہوتی ہے۔ اگر درد کے بعد فالج کا ظہور ہو تو نخاع مین رسولی کی پیدایش
قرین قیاس بلکہ یقینی ہے۔ یہ بیماری پیچیدہ ہی ہوجاتی ہے **علاج** مریض کو آرام سے رکھین
آیوڈائیڈ آف پوٹاسیم اور روغن ماہی کا استعمال کراوین ہلکی زود ہضم غذا کھانے کو دین اور مالش
کے طور پر ادویہ آبلہ انگیز استعمال کرین تسکین درد کے لئے بھنگ افیون کھلاوین یا کیوار
مارفیا کی پچکاری زیر جلد کرین **فصل بست وہفتم صدمۃ الدماغ** (کنکشن آف دی
برین) جب بلندی سے گر کر یا سر پر چوٹ لگنے سے دماغ ہل جاتا ہے تو آنکھون کے سامنے
اندھیرا سا چھا جاتا ہے غنودگی اور قدرے بیہوشی طاری ہوجاتی ہے بعد ازان عضلانی حرکت
کے کم ہونے سے مریض فوراً ہوش مین آجاتا ہے یا چند گھنٹے تک بیہوشی طاری رہنے سے راہی
ملک عدم ہوتا ہے **تشریح بعد موت** جب بعد تشریح دماغ کو دیکھا جاتا ہے تو بعض مین
کسی قسم کا فتور دماغ کے اندر نہین پایا جاتا بعض کے دماغ مین پیپ کی موجودگی نظر آتی ہے۔ اور
لینت الدماغ کی کیفیت بھی پائی جاتی ہے **علامات** خفیف صدمہ کی حالت مین مریض بہت
جلد ہوش مین آجاتا ہے مگر خیالات منتشر رہتے ہین آنکھون کے آگے اندھیرا رہتا ہے کانون مین
شور و غل کی آوازین آتی رہتی ہین قدرے غنودگی رہتی ہے۔ جاڑا لگتا ہے غثیان و قے
ہوتی ہے۔ شدید صدمہ کی حالت مین بیمار عرصہ دراز تک بیہوشی کی حالت مین بے خبر پڑا رہتا ہے

اور سانس لیے معلوم لیتا ہے جسمین عضلات ڈہیلے نبض کمزور اور سریع الحرکت ہوجاتی ہے
اور جسم سرد اور پہیکے رنگ پر ہوجاتا ہے اور آنکھون کی پتلیان روشنی کے اثر کو قبول نہین
کرتین پیشاب اور پائخانہ بے اختیار نکل جاتا ہے اگر کچھہ عرصہ کے بعد ہوش آ بھی جاوے تو فتور عقل
باقی رہتا ہے۔ بعض اوقات تکلم مین فرق پڑجاتا ہے ہاتھہ پاؤن مفلوج ہوجاتے ہین قطعی آرام
کے بعد بھی فتور دماغ کسیقدر باقی رہتا ہے۔ بہت شدید صدمہ مین مریض فوراً ہلاک بھی ہوجاتا ہے
بعض اوقات نظام عصبی پر صدمہ پہونچنے سے کسی قسم کی علامت ظاہر نہین ہوتی لیکن چندروز کے
بعد کمزوری اور درد سر کی شکایت ہوتی ہے اور عضلاتی طاقت مین کمی آجاتی ہے۔ کانون مین شور و
غل اور بہراپن کی کیفیت ہوجاتی ہے اور آنکھون کے بہینگا ہونے سے بینائی مین فتور آجاتا ہے اور
عام تشنج کی شکایت رہتی ہے۔ چند عرصہ کے بعد یہہ جملہ علامات دور ہوجاتی ہین یا کسی شدید مرض
مین مریض مبتلا ہوکر راہی ملک عدم ہوتا ہے **علامات ممیزہ** ضغطۃ الدماغ اور صدمۃ
الدماغ مین تمیز کرنا چندان مشکل نہین ہے صرف ذرا سا غور و تامل درکار ہے کیونکہ صدمۃ الدماغ
مین مریض گرنے کے بعد فی الفور ہوش آجاتا ہے جسم سرد تنفس آہستہ آہستہ اور نبض باریک اور
غیر منتظم چلتی ہے اور چہرہ مین کسی قسم کا تغیر نہین آتا۔ ضغطۃ الدماغ مین مریض بالکل بیہوش ہوجاتا
ہے تنفس دقت کے ساتھہ اور خراٹے سے لیتا ہے آنکھہ کی پتلیان کشادہ ہوجاتی ہین قے
کی چندان شکایت نہین ہوتی نبض صلب اور غیر منتظم چلتی ہے **انجام** شدید صورت مین مریض کے
مرجانے کا اندیشہ ہے۔ شروع مرض مین دماغ کے نقصان کو مریض پر ظاہر کرنا مناسب نہین ہے
اور نہ زمانہ انقلاب (ری ایکشن) سے پہلے۔ البتہ درجہ انقلاب کے گذر جانے پر اصلی صورت مین
اگر دیر ہوجاوے تو قوت حافظہ۔ شامہ اور ذائقہ مین فرق آجاتا ہے آنکھون مین عارضہ احول یعنی
بہینگا پن اور بصارت مین نقصان آجاتا ہے **علاج** خفیف حالت مین مریض کو آرام سے لٹائین
اگر ہوش آجانے کے بعد درجہ انقلاب کی زیادتی ہوجاوے تو سر اونچا کرکے ٹھنڈا پانی سر پر
رکھین کمزوری کی صورت مین مقوی اور مفرح دوائین دین اگر جسم سرد ہوجاوے تو بغل اور پیٹ و ران
مین گرم بوتل سے تکمید کرین اور تمام جسم کو کمبل سے لپیٹ دین ہلکی زود ہضم غذا کہلانے کو دین
کبھی کبھی ہلکا اور نرم مسہل دیا کرین اور قبض کا خیال رکہین

فصل بست و ہشتم صدمۃ النخاع

(کنکشن آف دی اسپائنل کارڈ) اس قسم کا مرض ریل گاڑی یا کسی اونچی جگہ سے کودنے کے سبب
ہو جاتا ہے جس سے ہاتھ پاؤں میں سوئیاں چبھنے کی سی کیفیت معلوم ہوتی ہے اور بیہوشی
کے ہونے سے مریض صدمہ کے بعد تھوڑی دیر چل کر کمزور اور ناطاقت ہو جاتا ہے جسم سُن پڑ جاتا
ہے اور پیشاب دقت سے آتا ہے۔ سونے کے وقت پاؤں کھنچ جاتے ہیں اور زیادہ روز چلنے میں
دقت ہوتی جاتی ہے اگر ابتدا میں علاج باقاعدہ کیا جاوے اور مریض چلنے پھرنے کی کوشش کرتا
رہے تو آرام کی صورت ہو سکتی ہے ورنہ نخاع کے ملائم ہونے سے عضلات پتلے اور کمزور ہو جاتے
ہیں اور کچھ عرصہ کے بعد مریض اسی حالت میں ہلاک ہوتا ہے **علاج** مریض کو آرام دیں تکیہ
اور عصا کے ذریعہ سے دھڑ کو سہارا دیں سوزش کی صورت میں جونکیں لگا دیں یا حجامت
مع الشرط کے ذریعہ سے خون لیں مقام ماؤف پر برف کی تھیلی پھیرنا یا ٹھنڈا پانی رکھنا بھی مفید
ہے اور نخاع کے ہر دو پہلو پر بار بار بلسٹر لگانا بھی فائدہ مند ہے۔ کروریوسبلی منٹ سنکونا بارک
نار الحم وغیرہ مفرح دوائیں کھلا دیں اور اخیر میں کم مقدار آیوڈائیڈ آف پوٹاسیم اسٹرکنیا مرکبات کچلہ
وغیرہ کھانے کو دیں بجلی کے استعمال سے بھی فائدہ ہوتا ہے

فصل بست و نہم فالج

(پرالیسس) یہ وہ حالت ہے جسمیں قوت حس و حرکت دونوں یا فقط قوت حس یا حرکت
تمام بدن کی یا کسی خاص عضو کی ناقص یا باطل ہو جاتی ہے۔ اصل میں یہ عارضہ دماغ۔ نخاع اور
اسکے اغشیہ کے امراض کی ایک علامت ہے نہ کہ مستقل مرض اور اکثر بائیں طرف میں زیادہ ہوتا
ہے سبب اسکا یہ ہے کہ جسم اسود دماغی یا نخاعی میں ضرر یا نقصان پیدا ہو جاتا ہے۔ یا جسم
ابیض ریشہ دار دماغی و نخاعی متضرر و ناقص ہو جاتا ہے۔ کبھی جسم اسود میں نقصان ہوتا ہے
اور جسم ابیض آفت سے محفوظ اور صحیح ہوتا ہے۔ اسکے اکثر چار اسباب ہیں۔ اول جب
ورم کے وقوع سے جسم اسود یعنی بیکار او ضعیف ہو جاتا ہے تو قوت حس و حرکت اوس سے
ناقص یا معدوم ہو جاتی ہے **دوم** جب شریان کے انسداد سے خون غلیظ یا خشک ریشہ جسم
اسود میں جاتا ہے تو وہ کمزور اور ضعیف ہو جانے کے سبب اپنی معمولی غذا کو اچھی طرح سے حاصل
نہیں کر سکتا جس سے اوسمیں نقصان پیدا ہو جاتا ہے **سوم** اگرچہ جسم اسود صحیح اور سالم اور آفت
سے محفوظ ہوتا ہے لیکن جسم ابیض کسی چیز سے متضرر ہو جاتا ہے یا کسی ضرب کے سبب کٹ جاتا ہے

تو دہ جسم اسود سے قوت حس و حرکت لیکر بدن مین پہونچا نہیں سکتا چہارم جب درد مثانہ کرم شکم وغیرہ موجب اذیت اسباب کسی دوسرے عضو مین ہوتے ہین تو اوس اذیت و درد کا اثر عصاب کے ذریعہ سے دماغ یا نخاع مین پہونچتا ہے جس سے عروق و شرائین دماغ مجتمع و منقبض ہو کر تنگ ہو جاتے ہین اور انکی تنگی کی وجہ سے دماغ اور نخاع کو غذا کم پہونچتی ہے اور کمی غذا کی وجہ جسم اسود دماغی و نخاعی ضعیف ہو جاتا ہے اور اسکے ضعف سے اس عضو مین استرخا پیدا ہو جاتا ہے جسمین عصب محرک و حساس اوس محل ضعیف سے نکلکر حس و حرکت پہونچایا کرتا ہے چنانچہ درد مثانہ مین کبھی کمر سے قدمین تک بدن مسترخی ہو جاتا ہے کبھی عضو مسترخی کی حرکت زایل ہو جاتی ہے اور حس مین کسی طرح کا نقصان ظہور مین نہین آتا اور عضو مسترخی کے بالمقابل عضو مین معاملہ برعکس ہوتا ہے مثلاً ایک ہاتھ کی حرکت مین استرخا ہے اور حس بدستور قایم ہے اور دوسرے ہاتھ کی حس معدوم اور حرکت بدستور باقی ہے۔ اسکا سبب یہ ہے کہ حس و حرکت کے اعصاب نخاعیہ کے مبادی مختلف ہین گو بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ اعصاب نخاع کے ایک ہی جانب سے نکلے ہین لہذا جب عصب حرکت کے مبدا مین فساد پیدا ہو جاتا ہے تو جس عضو مین عصب گیا ہے اوس عضو کی حرکت مین فتور پیدا ہو جاتا ہے چونکہ اسی عضو مسترخی الحرکت کا عصب الحس دوسرے مبدا صحیح و سالم سے آتا ہے اسوجہ سے اوسکی حس مین کچھ بھی فتور نہین ہوتا۔ کبھی اسکے برعکس کارروائی ہوتی ہے۔ فالج کی ہر ایک قسم مین عضلات کی کیفیت مختلف ہوا کرتی ہے چنانچہ نصف جسم کے فالج مین حرکت کمزور ضعیف یکسان ہوتی ہے بعض مین عضلات ڈھیلے ڈھیلے اور کسی مین سکڑ کر سخت ہو جاتے ہین کسی مین بجلی کا اثر بخوبی ہوتا ہے بعض مین مطلق نہین ہوتا۔ کبھی ایک عضو کی حرکت کے باطل ہونے سے استرخا ظاہر ہو جاتا ہے مگر اوسکی حس مین کوئی فتور اور فساد واقع نہین ہوتا جیسا کہ مرض لقوہ مین مشاہدہ کیا جاتا ہے جب نقطہ ساتوین جوڑی مین فساد ہوتا ہے اور حس لانے والا زوج خامس آفت سے محفوظ رہتا ہے تو رخسارہ کی حرکت باطل ہو جاتی ہے اور چہرہ کی حس بدستور قایم رہتی ہے کیونکہ پانچوین جوڑی کی شاخین چہرہ مین جاتی ہین جو حس لانے والی ہین اور آفت سے محفوظ ہین کبھی فالج درجۂ کامل ہوتا ہے جسمین حس و حرکت دونون باطل ہو جاتی ہین کبھی ناقص ہوتا ہے یعنی حس و حرکت دونون قدرے باقی رہتی ہین کبھی فالج نصف بدن مین زیادہ تر واقع ہوتا ہے۔ کبھی سوائے

سر و گردن کے تمام بدن مین کبھی کمر سے قدمین تک ہوتا ہے اور کمر سے اوپر کے تمام اعضا صحیح
و سالم رہتے ہین کبھی فقط دونون ہاتھ قبضہ تک مسترخی ہو جاتے ہین اور باقی تمام بدن صحیح
و سالم رہتا ہے۔ کبھی خسارہ ایک ہاتھ یا ایک ہاتھ کی انگلی غرض ایک ہی عضو صغیر مین فالج
واقع ہوتا ہے۔ الحاصل جس جگہ کے نقصان سے فالج ہوتا ہے اوسی کے نام سے نامزد کیا جاتا ہے
جہان بہت سے حس و حرکت کے اعصابی ریشے ملتے ہین اوس جگہ پر نقصان پہونچنے سے اکثر جسم کے
نصف حصہ مین فالج ہو جاتا ہے جب خود عصب اپنے مرکز مین یا خروج کے بعد مفلوج ہو جاتا ہے
تو اپنے عضلات کو طاقت نہین دے سکتا اور یہہ مرض اکثر اون لوگون کو لاحق ہوتا ہے جو
رانگے کا کام کرتے ہین اور اوسکے برتن وغیرہ بنلاتے ہین اب اس مرض کو مختلف کیفیات کے لحاظ
سے گیارہ اقسام مین بیان کیا جاتا ہے **قسم اول فالج مغیر عقل** (جنرل پیرالی سس
آف دی انسین) جب مرض بطور پر دماغ مین سوزش ہو جاتی ہے اور دماغ کی عروق شعریہ کے فعل مین
فتور واقع ہو جانے سے دماغ کے دوران خون مین خرابی واقع ہو جاتی ہے تو دماغ کی عدم پرورش
سے مادہ اتصالیہ (کنکٹو ٹشو) بڑھ جاتا ہے اور دماغ کی اصل ساخت پتلی پڑ جاتی ہے۔ پھر کچھ عرصہ کے
بعد یہی کیفیت نخاع مین بھی سرایت کر جاتی ہے جس سے عقل مین بھی فتور واقع ہو جاتا ہے

اسباب مباشرت و شراب خوری کی کثرت اور بدچلنی کی زیادتی سے یہہ مرض ہو جاتا ہے فکر
کی زیادتی و سر صدمہ درانہ دل کی رنجیدگی۔ کاروبار اور معاملات تجارت وغیرہ مین نقصان عظیم
اوٹھانا موجب ظہور مرض ہے۔ اکثر نوجوان مرد شاذ و نادر عورتین بھی اس مرض مین مبتلا ہو جاتی ہین

علامات ابتدا مین صرف مریض کے چال چلن اور عادت مین فرق پڑ جاتا ہے۔ قوت حافظہ۔
عقل اور سمجھہ کی کمی اور نسیان کی زیادتی سے طبیعت ایک حالت پر قائم نہین رہتی مزاج وسوسی
اور چڑچڑا ہو جاتا ہے۔ دولتمندی اور طاقتوری کا خیال خام پیدا ہو جاتا ہے۔ مریض اپنے تئین خوش
قسمت اور عالی خاندان شمار کرتا ہے اور اسی بیہودہ خیال مین خوش و خرم رہتا ہے۔ اگر کوئی اوسکی
بات پر اعتراض کرے تو درہم برہم و غضبناک ہو جاتا ہے۔ اسی اثنا مین فالج کی علامات شروع
ہو جاتی ہین جس سے بات کرنے مین مریض اپنے ہونٹون اور سر کو جنبش دیتا ہے تاکہ اپنا مدعا
سامع کے دل پر بخوبی ظاہر کر سکے۔ زبان مین لکنت آجاتی ہے۔ آواز کے بھاری ہو جانے سے

مریض ت د ف ب پ اور ف کو اچھی طرح سے ادا نہیں کر سکتا آخر رفتہ رفتہ مرض کی ترقی کی صورت میں مریض بولنے پر قادر نہیں ہو سکتا۔ ہر چند مریض سنبھل سنبھل کر چلتا ہے مگر قدم زمین پر رکھنے سے ٹانگیں اُکھڑ جاتی ہیں اور بہت جلد تھک جاتا ہے۔ مرض کی ترقی میں کھڑا ہونا بھی محال ہو جاتا ہے اکثر تشنج کی بانہ کر دیکھا کرتا ہے اس حالت میں چہرہ پر رنجیدگی کے آثار نمایاں ہوتے ہیں اور مریض مرض مانیا کی طرح جھٹ پٹ جوش میں آجاتا ہے۔ شرم و حیا جاتی رہتی ہے نبض کمزور اور جلد جلد چلتی ہے زبان باہر نکلنے کے وقت کانپتی ہے بعض اوقات باہر نکل ہی نہیں سکتی خواہ مریض زبان باہر نکالنے میں کتنی ہی کوشش کرے مگر کامیاب نہیں ہو سکتا۔ آنکھوں کی پتلیاں یکساں نہیں رہتیں ہاتھوں کی حس ایسی زائل ہو جاتی ہے کہ چوٹ کا صدمہ بھی محسوس نہیں ہوتا اور نہ کوئی کام ہاتھ سے کیا جا سکتا ہے۔ بلع میں بھی دقت ہوتی ہے بعض اوقات مری میں لقمہ اٹک جانے سے دم بند ہو جانے کی سی کیفیت ہو جاتی ہے گدگدانے سے مریض کو سرسراہٹ نہیں معلوم ہوتی لیکن بجلی کا اثر بخوبی محسوس ہوتا ہے خواب کی حالت میں مریض دانت پیستا ہے پیشاب اور پاخانہ بے ارادہ نکل جاتا ہے کبھی کبھی تشنج بھی ہوا کرتا ہے عقل بالکل جاتی رہتی ہے۔ بیہوش اور بے حرکت پڑے رہنے سے پٹھا اور کولھے پر گھاؤ پڑ جاتے ہیں آخر روز بروز کمزوری کی زیادتی سے مریض راہی ملک بقا ہو جاتا ہے۔ کبھی ذات الریہ۔ سرفہ۔ اسہال اور تشنج کے وقوع سے مریض یکایک ہلاک ہو جاتا ہے **مدت مرض** ایک سال سے دس سال تک ہے **علاج** مریض کو ہمیشہ صاف ستھرا رکھیں۔ اصل سبب موجب فساد کو دریافت کر کے اوسکے رفع کرنے کی کوشش کریں۔ مباشرت کی کثرت سے ظہور مرض ہو تو عرق شیر اور ماء اللحم کے استعمال سے کمال فائدہ ہوتا ہے۔ آتشک میں آیوڈائیڈ آف پوٹاسیم کھلا دیں **دیگر حبوب مجرب** رس کپور، سمندر جھاگ ہر ایک نیم ماشہ فلفل گرد ۱۴ عدد قرنفل ۱۲ عدد سب کو باریک کر کے حبوب بمقدار نخود بنا کر استعمال کریں یہ گولیاں آتشک و دیگر جلدی امراض کے لئے از بس مفید ہیں۔ فاسد خیالات کو مناسب تدابیر سے رفع کریں۔ اکسٹرکٹ آف ہائوسائمس وغیرہ مسکن ادویہ کے استعمال سے نیند لا دیں۔ غذا معین وقت پر دیں۔ مریض کو نرم بستر پر لٹا دیں مقام مسترخی پر روغن قسط، روغن کافور اور تارپین کی مالش کریں **قسم دوم فالج نصف بدن**

بہی لپیجیا) اسمین جانب طول مین نصف جسم کی حس یا حرکت یا دونون جاتی رہتی ہین چونکہ
اس مرض کا وقوع اکثر سکتہ اور بیہوشی ہونے کے بعد ہوا کرتا ہے اسلیے اسکو اپوپلٹک اسٹروک
بہی کہتے ہین استرخا اور فالج دونون الفاظ حقیقت مین مترادف ہین لیکن اصطلاح مین جملہ
نصف بدن کی حس و حرکت کے زایل ہونے کو فالج کہا جاتا ہے نہ استرخا کیونکہ لغت کے بموجب
اہل عرب نصف کرنے کو فالج کہتے ہین کقولھم فلجت الشیٔ لے شققتہ نصفین
بالجملہ جب فالج دفعتہً اور کامل طور پر پیدا ہوتا ہے تو ہمیشہ مرض سکتہ کا سبب ہوتا ہے اور فالج کامل
مین نسیان زیادہ ہوتا ہے اور مریض اوسکے سبب مریض رنجیدہ خاطر ہوجاتا ہے کیونکہ یہی
انفعال دماغ سے عارض ہوتا ہے چنانچہ انصداع وانفجار عرق سے خون بکثرت خارج ہوکر دماغ کو
دبا لیتا ہے یا دماغ کے بطون مین پانی زیادہ ہوجاتا ہے یا دماغ مین ورم ہوجاتا ہے یا لینت
الدماغ کی صورت مین منتغر ہوجاتا ہے اور بتدریج وآہستگی کی صورت مین رسولی وغیرہ سے ہوتا ہے
اور پہلے چہرہ سے شروع ہوکر تا بہ پا توزن مین پہیل جاتا ہے۔ دماغی سوزش اور لینت الدماغ بہی
موجب مرض ہے۔ مواد آتشک اور ردمل الدماغ اور اوسکی رسولی کے دباؤ سے بہی ہوجاتا ہے رعشہ (کوریا)
مرگی بہی اسکا موجب ہین کبہی اصل مرض کسی اور عضو مین ہوتا ہے اور اوسکی اذیت دماغ مین پہنچکر
مورث فالج ہوتی ہے چنانچہ اختناق الرحم وغیرہ امراض رحمیہ ودرد مثانہ اور تولد کرم شکم وغیرہ
خراش منعکسہ سے بہی فالج عارض ہوجاتا ہے اور وضع حمل کے بعد بہی ہوسکتا ہے۔ نخاع کی ایک
جانب پر دباؤ پڑنے یا اوسمین کسی بیماری کے ہونے سے فالج کامل طور پر نہین ہوتا صرف ایک
جانب کی حرکت اور مخالف یا بمقابل جگہ کی حس جاتی رہتی ہے۔ کلورا فارم۔ ایتھر یا فیون۔ رانگا۔
وغیرہ بیرونی سمیات کے مخصوص اثر سے بہی عصب مفلوج ہوجاتا ہے۔ بعض اوقات یوریا۔
نقرس و وجع المفاصل وغیرہ اندرونی مواد ردیہ کی تاثیر سے بہی مفلوج ہوجاتا ہے۔ عصبانی سوزش
و بارش۔ ملامیت دباؤ اور قطع عصب بہی موجب مرض ہے **اصلیت** جسم مخطط (کارپس
اسٹرائیٹم) کے بائین طرف کے مبتلا ہونے سے داہنی طرف جسم کی طول مین مفلوج ہوجاتی ہے۔
ساتوین اور نوین جوڑی عصب کے زیرین ریشون کے مبتلا ہونے سے ایک جانب کا رخسارہ اور
نصف زبان اور نصف بدن کے تمام عضلات اور جانب علیل کے دست وپا مسترخی ہوجاتے ہین

لیکن جانب علیل کی چشم و ابرو صحیح رہتی ہین اور مریض کے اختیار سے حرکت کرتی ہین آنکہ کہلتی اور
بند ہوتی ہے اسکی وجہ یہہ ہے کہ عصب جو انکو حرکت دیتا ہے سا[illegible] دماغ سے [illegible]
آفت سے محفوظ ہے اور اوسمین کوئی فساد واقع نہین ہوا۔ فالج مین چہرہ کی عضلات [illegible]
کم آفت مین مبتلا ہوتے ہین اسیواسطے آنکہ فتور سے محفوظ رہتی ہے۔ غیر اختیاری عضلات پر اس
مرض کا اثر نہین ہوتا اسلئے آلات تنفس و دوران خون بہی محفوظ رہتے ہین شدید حالت مین
بہ نسبت پانؤن کی زیادہ تکلیف دہ ہوتے ہین اور پانؤن کی نسبت ہاتہ پہلے مفلوج ہوتے ہین
اور صحت یاب پیچہے ہوتے ہین اکثر عضلات مفلوج ڈہیلے اور ملایم ہوتے ہین مگر کبہی سخت بہی
ہو جاتے ہین جب شروع مرض مین عضلات سخت ہون تو خیال کیا جاتا ہے کہ دماغ مین خون کا
لوتہڑا ہے اگر سختی اواخر مرض مین ہو تو تحلیل عضلات کی دلیل ہے۔ عضلات کے [illegible]
سے لینت الدماغ کا بہی گمان ہوتا ہے کبہی حس بہی باطل ہو جاتی ہے لیکن اکثر [illegible]
باطل ہوتی ہے اور حس قدرے باقی رہتی ہے **علامات** جب جریان خون مرض کا باعث ہو
تو علی الصباح بستر سے اوٹہتے ہی یکایک سر کے ایک جانب مین درد ہونے لگتا ہے اور بیہوش ہو کر گر
پڑتا ہے بعد ازان ہوش مین آکر یکبارگی یا آہستہ آہستہ نصف بدن کی قوت حرکت زایل ہو جاتی ہے
کبہی حادث مرض سے پیشتر ہاتہ پانؤن کی انگلیون پر ایسی کیفیت لاحق ہوتی ہے کہ گویا چیونٹیان
کاٹ رہی ہین کبہی ان مقامات مین بیمار کو فقط سوزش خفیف محسوس ہوتی ہے من بعد بیمار
معلوم کرتا ہے کہ یہہ کیفیت چیونٹیوں کے کاٹنے کی انگلیون سے اوپر کے حصہ مین چلی جاتی ہے
اسکا سبب یہہ ہے کہ جب جسم اسود مین سوزش پیدا ہو جاتی ہے تو وہ اس اذیت کے دفع کرنے کی کوشش
کرتا ہے پس وہ اسکے دفع کرنے کے واسطے باربار حرکت کرتا ہے اور اس حرکت سے اعصاب کو اذیت
پہونچتی ہے اور اس اذیت کا اثر انگلیون کے سرون تک جو تمام اعصاب کا مجمع ہین پہونچتا ہے اور یہہ
حالت اوسوقت تک باقی رہتی ہے جبتک کہ جسم اسود ضعیف ہو کر حرکت کرنے سے باز نہ رہے اور
اسکے بعد زایل یا کم ہو جاتی ہے اور جب مریض کے ہاتہ پانؤن کو اوٹہا کر چہوڑ دین تو فوراً زمین پر
گر پڑتے ہین اور بیمار اپنے ہاتہ پانؤن کو سنبہالنے پر قادر نہین ہوتا اور نہ مفلوج ہاتہ سے کسی
چیز کو اوٹہا سکتا ہے اور اپنے مفلوج پانؤن کو گہسیٹکر چلتا ہے یا چلتے وقت مریض کو ٹہوکر

کھانے کا اندیشہ ہوتا ہے اور مرض کے جلد تر رفع نہونے سے ہاتھ پاؤن لاغر ہوجاتے ہین اور عام فالج کے ہونے کی صورت مین ہاتھ منسبت پاؤن کی زیادہ تر مبتلا ہوتے ہین مرض کی ابتدا مین جبکہ جسم اسود دماغی مین سوزش ہوتی ہے تو مریض کے اعضا مین تمدد اور سختی پیدا ہوجاتی ہے کیونکہ حرکت سے اعصاب متاذی ہوتے ہین اور جس طرح اعصاب کی اذیت مین چیونٹیون کے کاٹنے کی کیفیت محسوس ہوتی ہے اسی طرح تمدد اعضا کی کیفیت بھی عضلات مین حادث ہوجاتی ہے لیکن بیمار کو عضلے اوٹھانے کی طاقت نہین ہوتی اسلئے کہ جسم اسود جو مبدا رحس و حرکت ہے ضعیف ہوجاتا ہے اور چند روز کے بعد جب جسم اسود ورم کے سبب ضعیف و بیکار ہوجاتا ہے تو اعضا سست ہوجاتے ہین اور دہن مین کجی پیدا ہوجاتی ہے اور جانب علیل کا چہرا لٹکا ہوا سترخی ہوجاتا ہے جس سے ہر وقت لعاب دہن جاری رہتا ہے لیکن یاد رکھنا چاہئے کہ چہرہ کی سترخی جانب بیمار ہوتی ہے اور تشنج جانب صحیح و سالم ہوتی ہے۔ جب بیمار سے کہا جاوے کہ منہ بند کرکے پھونک مارے یا پھونک سے چراغ گل کردے تو وہ اسپر ہرگز قادر نہو گا بلکہ چہرے کے رستہ سے ہوا خارج ہوجاوےگی بیمار کا رخسارہ پھول جاتا ہے کیونکہ ضعف کے سبب ہوا کے دفع کرنے پر قادر نہین ہوسکتا اور جو ہوا رخسارہ مین بھرجاتی ہے خارج نہین ہوسکتی اسلئے گال پھولا رہتا ہے اور جب مریض کھانا کھاتا ہے تو اوسکے دانتون اور رخسارے کے درمیان طعام جمع ہوجاتا ہے اور ضعف و استرخا کے سبب اوسکو دفع نہین کرسکتا اور جب راس النخاع کے فتور سے زوج ثامن اور زوج تاسع مفلوج ہوجاتا ہے تو زبان مین لکنت اور کلام کرنے مین دقت ہوتی ہے جس سے آواز بند ہوجاتی ہے اور بات کرنے کی طاقت زایل ہوجاتی ہے اگر بات کرتا ہے تو سمجھ مین نہین آتی جب مریض زبان باہر نکالنے یا صحیح جانب مین پھیرنے کی کوشش کرتا ہے تو بے اختیار زبان علیل جانب کو مایل ہوجاتی ہے کیونکہ زبان مین یمین و یسار سے دو عضلے آتے ہین جانب یمین کا عضلہ زبان کو جانب یسار حرکت کرنے مین مدد دیتا ہے اور جانب یسار کا عضلہ جانب یمین کو حرکت کرنے مین مدد دیتا ہے۔ اور جب استرخا جانب یمین ہوگا تو جانب یسار کے عضلہ کی تحریک سے زبان جانب یمین کو چلی جاویگی کیونکہ اب ایسا کوئی محرک باقی نہین رہا جو اوسکو جانب یمین حرکت دے۔ اور یہی فرق ہے زبان اور جبڑے کے درمیان کہ رخسارہ استرخا کے بعد جانب صحیح کی طرف مایل ہوجاتا ہے اور زبان استرخا

جانب صحیح کی طرف جھک جاتی ہے۔ اور یہ بھی قوی علامت ہے کہ مریض کی گفتار میں تغیر عظیم واقع ہو جاتا ہے اسلئے کہ حلق و زبان اور دہان کے عضلات ضعیف ہو جاتے ہیں اور مریض ایسا ثقیل کلام کرتا ہے جو بدشواری سمجھہ میں آتا ہے۔ اس قسم کا بیمار آنکھیں بند کر سکتا ہے کیونکہ عصب زوج سابع جو پلکوں کو کھلنے اور بند ہونے کی قوت دیتا ہے آفت سے محفوظ رہتا ہے لیکن شدت مرض میں جب زوج ثالث میں جسکا کام پلکوں کو اوٹھانا اور بند کرنا ہے نقصان واقع ہو جاتا ہے تو عضلات چشم جانب مرض مفلوج ہو جاتے ہیں اور آنکھہ قدرے کشادہ اور کج محسوس ہوتی ہے اسلئے کہ جفن اعلیٰ میں استرخا ہو جاتا ہے چونکہ آنکھہ گردن پیٹھہ چھاتی اور پیٹ کے دونوں طرف کے اعصاب کا مرکز ایک ہی جگہ ہے اسواسطے جبتک مرکز اعصاب کا کل جسم عزا نہ ہو جاوے مقامات مذکورہ میں فالج نہیں ہوتا۔ بعض اوقات ہفتہ عشرہ کے بعد سر صحیح جانب میں ذرہ جھک جاتا ہے اور آنکھہ کا رخ بھی اوسی طرف کو پھر جاتا ہے اور مریض سر یا آنکھہ مفلوج جانب کو پھیر نہیں سکتا اور مخ دماغ کے جانبی فتور میں ناتھہ اور چہرہ کا فالج یکساں نہیں ہوتا اور شاذونادر پانوں بھی مفلوج ہو جاتے ہیں جسمیں حس کامل طور پر زایل ہو جاتی ہے اور جب دماغ کے مقام جسمیں فتور واقع ہوتا ہے تو مریض غور گراہی ملک عدم ہوتا ہے اگر زندہ بھی رہا ہے تو طرح طرح کی خرابیاں ظہور میں آتی ہیں مقدم حصہ دماغ کے مبتلا ہونے سے فالج کے ہمراہ قوت شامہ بھی جاتی رہتی ہے۔ زوج سادس کے مفلوج ہونے سے زوج خامس میں بھی نقصان پیدا ہو جاتا ہے اور رخسارہ علیل جانب کی حس ناقص یا معدوم ہو جاتی ہے لیکن اگر یہ زوج آفت سے محفوظ رہتا ہے اور چہرہ کی حس قایم رہتی ہے اور زوج سادس کے مفلوج ہونے سے جانب مفلوج کے عضلات میں کی حرکت زایل ہو جاتی ہے اور جو عضلہ مسترخی ہو جاتا ہے وہ ضرور لاغر ہو جاتا ہے کیونکہ استرخا کے سبب اپنے کام سے معطل ہو جاتا ہے اور بیکاری کے سبب اوسکو غذا کمتر میسر ہوتی ہے اسلئے کہ ہر ایک عضلہ کی غذا کثرت حرکت سے حاصل ہوتی ہے اور جب حرکت نہیں رہتی تو غذا کے منقطع ہو جانے سے عضلہ مذکور لاغر و بیکار ہو جاتا ہے اور جب عضلہ کی لاغری کے بعد صحت حاصل ہو جاتی ہے اور مرض فالج زایل ہو جاتا ہے اور عصب کے ذریعہ سے بار دیگر قوت حس و حرکت دماغ سے اوس عضلہ میں پہونچتی ہے تو یہ لاغر عضلہ آہستہ

حرکت کو قبول نہین کرتا یعنی مرض اصلی کے زوال کے بعد بھی اثر مرض اور نقصان فعل موجود
رہتا ہے امام رازی کا قول ہے اذا کان عضو المفلوج شدید الھزال و الصغر فلا علاج
یعنی جب عضو مفلوج نہایت ہی لاغر ہو کر بہت چھوٹا ہو جاتا ہے تو پھر اوسکا کوئی علاج نہین اور
نیز مریض کا مزاج بھی بیشتر بگڑ جاتا ہے۔ ہوش و حواس اور حافظہ مین اکثر فرق پڑ جاتا ہے بعض بطی
الحرکت ہو جاتے ہین کبھی مرض بھی ہو جاتی ہے تنفس کی حرکت دھیمی اور دوران خون سست ہو جاتا ہے
اور اکثر پاخانہ قبض رہتا ہے جب مریض وصحت لانے لگتا ہے تو پہلے پائون مین طاقت آتی ہے
پھر بعد ہاتھ مین۔ نخاع کے پتلا ہونے سے نصف بدن کا فالج کم وقوع مین آتا ہے
اور اسمین چہرہ اور ہوش حواس مین فرق نہین آتا۔ بعض اوقات نوبت صرع کے رفع ہونے کے
بعد مریض کے ایک جانب کے ہاتھ اور پاؤن فالج ہو جاتا ہے مگر دوسری نوبت سے پہلے آرام
ہو جاتا ہے اور اکثر اختناق الرحم کے باعث بھی ہاتھ پاؤن مفلوج ہو جاتے ہین **علامات
مشخصہ** دماغی فالج اور نخاعی فالج مین کچھ نہ کچھ فرق ضرور ہوا کرتا ہے خصوصًا دماغی فالج
کی شدید حالت مین مثل ہوش و حواس مین ضرور فتور پڑ جاتا ہے بلع مین تکلیف گفتگو مین دشواری
ہو جاتی ہے۔ نخاعی فالج مین سر چہرہ اور زبان تندرست رہتی ہے اور جس جانب کی حرکت مفقود
ہو جاتی ہے اوسکے بالمقابل طرف کی حس مین فرق پڑ جاتا ہے۔ فالج صرعی کی سرگزشت
دریافت کرنے سے اصل مرض مین بخوبی تمیز ہو سکتی ہے۔ فالج۔ رعشہ (کوریا) مین اعضای
ماؤف کی حرکت کسیقدر جھٹکے سے ہوتی ہے۔ چہرہ اور زبان مین کسی قسم کی خرابی لاحق نہین
ہوتی۔ دیگر مشتبہ امراض کی تمیز بھی مخصوصہ علامات سے باسانی ہو سکتی ہے البتہ اصل
مرض کی اصلیت کا دریافت کرنا مشکل ہے اسلئے **چند مخصوصہ علامات** کا بیان کرنا
ضروری ہے تاکہ اصلیت کے دریافت کرنے مین کسی قسم کا شک و شبہ باقی نہ رہے۔ فالج کے یکایک
ہو جانے سے گمان ہو سکتا ہے کہ دماغ مین خون ترشح کر رہا ہے یا دماغی شرائین مین کسی قسم
کی انسداد ہو گئی ہے۔ بیہوشی کے یکایک ہونے سے جب مرض مذکور شروع ہو جائے پیشاب مین
مادہ بیضوی (البیومن) اور دل مین مرض مفرط پائی جائے تو دماغ مین سیلان خون کا اشتباہ
ہو سکتا ہے۔ اگر سدہ قلب کے ہمراہ مرمری آواز پائی جاوے اور نیز قدرے بیہوشی شامل ہو

تو دماغی شرائین کی تسدید فتور قلب سے خیال کی جاتی ہے اور فالج کے بتدریج واقع ہونے سے سوزش
دماغ - لینت الدماغ - دبل و رسولی دماغ اور مادہ آتشک کے موجود ہونے کا احتمال پایا جاتا ہے
انجام اگر سکتہ کے بعد مرض واقع ہو تو آرام کی امید فضول ہے۔ مدت دراز تک مریض
کے زندہ رہنے سے عضلات تحلیل ہو کر بیکار ہو جاتے ہیں **علاج** جب مرض کے آثار ظاہر ہوں
تو جیسا ابتدا میں قلب کی حرکت کو اس طرح پست کریں کہ مریض کو بآرام تمام پلنگ پر لٹا دیں
اور دیگر اعضا کی نسبت سر قدرے اونچا رکھیں اور اٹھنے بیٹھنے کی اجازت مطلق نہ دیں اور
ہوش و حواس کے قائم ہونے پر مریض کو کسی قسم کے رنج و غم اور فکر و تردد میں نہ ڈالیں اگر ٹوپی
پگڑی وغیرہ بندش سے دماغ کے دوران خون میں رکاوٹ پیدا ہو تو اسکو دور کر دیں اور
مرض کے ظاہر ہو جانے پر فوراً ایلوا مسہل حقنہ کے ساتھ تنقیہ کریں تاکہ فضلات براز سے معا
پاک ہو جاویں اور سبب مرض قوی نہ ہونے پائے۔ پہلے صرف پانی سے حقنہ کریں جس میں قدرے نمک
ملا ہوا ہو یا روغن بید انجیر گرم پانی میں ملا کر حقنہ کریں صبر پٹاس کاربناس یا آثیر میں حل کر کے
حقنہ کریں تاکہ خون دماغ سے اتر کر امعا میں جذب ہو جائے۔ بعدہ غور کریں کہ سبب مرض کیا ہے
اگر بدن پر تپ موجود ہو سر گرم اور نبض قوی پائی جاوے چہرہ اور آنکھیں سرخ ہوں تو جان لیں کہ
سوزش دماغ یا دماغ میں خون کا زیادہ اجتماع ہے اس صورت میں فصد لینا صدغین پر جونکیں
لگانا نہایت ہی مفید ہے اور فصد کے بعد مسہل قوی دیں **نسخہ منضج** گل بنفشہ ۶ ماشہ
گاؤزبان ۴ ماشہ مویز منقی ۷ عدد - انجیر ولایتی ۵ عدد - شگوفہ اذخر ۱ تولہ - خوددوست بادیان ہر یک
۴ ماشہ سب کو بھگو کر صاف کریں اور شہد خالص سے شیریں کر کے چند روز پلاویں **نسخہ مسہل**
آرد ترید ۹ ماشہ حب النیل ۲ ماشہ زنجبیل ہلیلہ زرد ہر یک ۲ ماشہ سب کو باریک کر کے عرقیات مناسبہ کے ہمراہ
دیں اگر دماغ میں اجتماع آب یا کمزوری سبب مرض ہو سر گرم نہ ہو اطراف سرد اور نبض ضعیف ہو تو ہرگز فصد
نہ لیں بلکہ روغن بید انجیر اور روغن تارپین کا حقنہ کریں اگر کمزوری زیادہ ہو تو تیزاب امونیا [illegible]
اور امونیا کاربناس پانی میں حل کر کے پلا دیں تاکہ نبض قوی ہو جاوے جب نبض قوی ہو جاوے تو
امونیا پلانا موقوف کر دیں بعد ازاں مناسب ادویہ سے مسہل کریں۔ بعد بیمار کا ہر روز ملاحظہ
کریں اور موجودہ شکایت کا علاج کریں مریض کے اطراف عضو مفلوج کی مالش ہاتھ سے کریں

یا پیر انڈی ہی مین سادہ مرچ ملا کر گردن کے پیچھے اور ہاتھ پاؤن پر طلا کرین اور لیمونیا مین ٹنکچر ذراریح
یا روغن جیا گنڈیہ ملا کر مالش کرین روغن دہتورہ کے استعمال سے بھی بہت فایدہ ہوتا ہے **نسخہ**
روغن تخم دہتورہ ۵ تخم دہتورہ - سہاگہ میٹھا تیلیا ہر ایک ۲ درم سب کو باریک کرکے ۲۰ درم کہولتے
ہوئے روغن کنجد مین ملا کر آہنی دستہ سے خوب حل کرین اور مالش کرین اور سر عمل مین لاوین ہاتھ من
رعشہ اور وجع مفاصل کو بھی فایدہ ہوتا ہے **دیگر روغن مجربہ اخویم حکیم شیخ احمد خان**
صاحب مرحوم جسکے مفید ہونے کا مولف بھی قایل ہے **نسخہ** روغن کنجد ۴۸ تولہ۔
آب برگ دہتورہ ۴ سیر بچھناگ ۵ درم جوزبوا۔ زنجبیل ہر ایک ۱ درم ادویہ کو فتنی کو کوٹ کر آب دہتورہ اور
روغن مین ملا کر جوش دین جب صرف روغن رہجاوے تو آگ سے نیچے اوتار کر بوتل مین بند کرکے بحفاظت
رکھ چھوڑین اور ضرورت کے وقت مالش کرین یہ رعشہ اور دیگر اوجاع کے لئے بھی عجیب الاثر ہے **دیگر روغن**
اوراق مجربہ اخویم حکیم خدا بخش خان صاحب مرحوم جسکو مولف نے بھی کئی
مرتبہ آزمایا اور مفید پایا **نسخہ** برگ آک برگ بکاین برگ ارنڈ برگ سنبھالو برگ سہجنہ برگ دہتورہ
برگ تہوہر برگ سینڈ برگ بہنگرہ برگ بینگن برگ نیم سب کو مساوی الوزن لیکر شیرہ نکالین اور
شیرہ کے ہمقدار روغن کنجد آمیز کرکے جوش دین یہان تک کہ شیرہ جذب ہو کر صرف تیل رہجاوے
اسمین تہوڑے قسط و مرمکی اضافہ کرکے عمل مین لاوین اور ہر روز بوقت خواب آب گرم کا بپارہ
دین جسمین مناسب چارہ مناسب ہو اور منقبض ہونے دین جب معلوم ہو جاوے کہ سوزش دماغ
جو سبب فالج ہے رفع ہو گئی ہے تو اسٹرکنیا یا اگر یہ میسر ہو سلفیورک اسیڈ ڈائلوٹ آب سادہ پلا دین
یا حب بنا کر کھلا دین اور سوزش کا رفع ہونا اس طرح معلوم ہو سکتا ہے کہ تپ زایل ہو جاتی ہے
سر اور بدن کی گرمی دور ہو جاتی ہے عقل سالم اور حواس صحیح ہو جاتے ہین نبض سریع الحرکت
ہو جاتی ہے **دیگر حبوب اذراقی** جس سے درد کمر اور اوجاع ریاحی کو بھی از بس فایدہ ہوتا ہے
امراض بلغمیہ کو بھی خواہ کیسے ہی شدید یا دیرینہ ہون نہایت ہی مفید ہے **نسخہ** کچلہ مدبرہ ۲۵ عدد
فلفل گرد برابر آن عنبر نارجیل ہموزن لیکر سب کو باریک کرکے آب ادرک مین کہرل کرین اور بقدر
دانہ ماش حبوب بنا کر ایک صبح ایک شام کو استعمال کرین اگرچہ اسٹرکنیا وغیرہ مرکبات کچلہ کے
استعمال سے اقسام فالج و استرخا کو نہایت فایدہ ہوتا ہے مگر بہ نسبت الدماغ مین سراسر مضر ہے

اور اسکی مضرت کی علامات یہ ہین مریض کے ہاتھ کے عضلات جانب وحشی مسترخی اور عضلات جانب انسی متشنج ہوتے ہین اس حالت مین دست جانب مفلوج کج ہو کر سینہ و شکم کی طرف مایل رہتا ہے اس قسم کے فالج مین مرکبات کچلہ کا استعمال نقصان کرتا ہے کیونکہ فالج استرخا اور تشنج سے مرکب ہے اور کچلہ کا استعمال مولد تشنج ہے غشاش دماغ اور زیادتی خون کی حالت مین بھی مفید نہین اس قسم مرکب فالج اکثر شائع اور کثیر الیس شخصو نمین پایا جاتا ہے۔ امراض عصبیہ مین بھی جبکہ فالج بھی ہوا اور درد عضلات بھی موجود ہو کچلہ اور اوسکے مرکبات کا استعمال کرنا ممنوع ہے کیونکہ ہموقت درد اعضا کا سبب لینت الدماغ و غشیۃ الدماغ ہوتا ہے اور کچلہ اس حالت مین نہایت مضر ہے بلکہ ایسے موقع پر سم الفار اور مرکبات سیماب کا استعمال کرنا اکسیر کا حکم رکھتا ہے **نسخہ حبوب سم الفار** مجربہ مولف سم الفار سفید سرخ۔ طباشیر کہنہ سفید ہر ایک ۳ ماشہ سب کو باریک کرکے اورک کے رس مین کھرل کرین اور حبوب بمقدار دانہ سونگ بنا کر ایک صبح ایک شام بعد غذا استعمال مین لاوین از بس مفید ہے **حبوب سیماب** تخم دھتورہ سیاہ۔ سیماب ہر ایک دو ماشہ اورک کے رس مین کھرل کرکے حبوب بمقدار دانہ ماش بنا کر استعمال مین لاوین۔ **دیگر حبوب سرخ** میٹھا تیلیا مدبر۔ پیپل مرچ سیاہ سہاگہ شنگرف سب مساوی الوزن لیکر باریک کرین اور لیمو کے رس مین کھرل کرکے حبوب بمقدار دانہ ماش بناوین اور ایک حب صبح اور ایک شام کھانے کو دین اور مقام مفلوج پر روغن موم کی مالش کرکے پرانی روئی سے باندہ دیا کرین تاکہ سرد ہوا سے محفوظ رہے **نسخہ دہن الحیات** جس سے درد اعصابی و دیگر اوجاع کو بھی فائدہ ہوتا ہے۔ موم سفید ایک سیر نمک شور ۳ سیر سم الفار سیماب ہر ایک دو تولہ۔ لوبان پاؤ بھر سب کو باریک کرکے آمیز کرین اور سیماب کو داخل کرکے بطریق مشہور روغن کشید کرین اور بطور مالش استعمال مین لاوین۔ مذکورہ بالا تدبیر کے بعد زنجیر برقی (الکٹری سٹی) اعضاے مفلوج پر لگا کر انکو تقویت دین مگر شروع علاج مین مریض کو ذرا تامل ہے بجلی اسقدر طاقتور نہ لگانی چاہیے کہ مریض کو درد پیدا ہو اور نہ اسقدر کمزور ہو کہ کچھ فایدہ نہ دے سکے اور نہ زیادہ دیر تک لگا دین جس سے عضلات تھک جاوین ضرورت کے وقت دن مین دو دفعہ یا ایک مرتبہ یا دوسرے روز جیسا موقع ہو لگایا کرین اسکے استعمال کے کئی طریقے ہین **طریق استعمال زنجیر برقی**

اسکے استعمال کا ایک طریقہ یہہ ہے کہ ربڑ کا ایک ٹکڑا خوب تر کرکے زنجیر کے ایک دستہ مین جوڑ کر سر
پر قایم کرین اور دوسرا سرا پانون کے انگوٹھے پر یا ایک سرا ہاتھ پر اور دوسرا پانون کے انگوٹھے پر رکھکر
حرکت دین مگر یہہ علاج ایک دو مہینے کے بعد کرنا چاہیئے جبکہ مرض کم ہوجاوے اور عضلات ڈھیلے
پڑجاوین ورنہ مرض کے عود ہونے کا نقصان کثیر اٹھانا پڑیگا - اگر خون کا اجتماع نخاع مین معلوم ہو تو بیمار کو
اوندھا لٹا دین چیت لٹانے مین سراسر نقصان ہے اور مقام نخاع پر چند جگہ حجامت بشرط کرین
اور آبلہ انگیز پلاسٹر سر پر یا گدی پر یا گردن یا مہروں سے پشت پر غرض جہان فساد معلوم ہو لگادین
از بس مفید ہے اور آرگٹ آف رائی بقدر ۲۰ گرین دو تین مرتبہ دین اور کچھہ عرصہ کے بعد اسکی خوراک
بڑہادین یہانتک کہ دن مین دو دفعہ چہہ چہہ گرین دین **دیگر حب مسہل مجربہ مؤلف**
بیتر کیابہ نمک ہندی فلفل زنجبیل تیباسہ جوزبوا اقاقلہ سب کو مساوی الوزن لیکر باریک کرین
اور لیموں کے رس مین کہرل کرکے حب بمقدار نخود تیار کرین **دیگر حبوب عطیہ سناسی**
مجربہ مؤلف جسکے استعمال سے نہایت فایدہ ہوتا ہے **نسخہ** عاقرقرحا فلفل گرد فلفل دراز ہر یک
۳ ماشہ پپلا مول ۲ ماشہ زنجبیل سونٹھہ تیاسہ ہر یک یکتولہ جوزبوا ناگرخواہ تیباسہ ہر یک ۱ ماشہ سبکو
باریک کرکے حسب دستور حبوب بقدر دانہ مونگ بنا دین خوراک ایک حب ہر نہایت دو دین اور مقام
ماؤف پر بلاڈونا کا پلاسٹر لگا دین تاکہ خون کا اجتماع کم ہوجاوے - اگر سوزش موجود نہو تو بلاڈونا اور
آرگٹ کا استعمال چندان ضروری نہین ہے - اگر تدابیر مذکورہ بالا سے آرام نہو تو ڈیڑھ دو مہینے تک
برابر رب بلاڈونا ۱/۴ گرین صبح و شام کہلا دین اگر اس سے بہی تخفیف کی صورت ظاہر نہو تو
بلاڈونا کے ہمراہ آیوڈائیڈ آف پوٹاسیم بقدر ۵ گرین صبح و شام دین تاکہ مفلوج عضلات لاغر
نہونے پاوین اگر ادویہ محذرہ کے استعمال کی ضرورت پیش آوے تو اجوائین خراسانی دہتورہ بہنگ
وغیرہ استعمال مین لاوین افیون کا استعمال مناسب نہین حصول صحت کے بعد کمزوری کا علاج
کرین سکتہ کے علاج مین جو کچھہ لکھا گیا ہے سب اسمین بہی مفید ہے **محاکمہ مؤلف** کتب
طبیہ عربیہ مین لکھا ہے کہ اس مرض مین دو ہفتہ تک صرف ماء العسل پلانے پر اکتفا کرین اور کوئی
مسہل نہ دین اور دو ہفتہ کے بعد تنقیہ کرین یہہ اسے بالکل غلط ہے عروض مرض کے بعد
فوراً بلا مہلت تنقیہ کرنا چاہیئے اور سبب کو قوی ہونے دینا چاہیئے - البتہ الکٹری سٹی کے استعمال

مین اوسوقت تک توقف کرنا ضروری ہے کہ مرض مزمن ہوجائے ورنہ نقصان کا احتمال ہے

قسم سوم فالج اسفل (پیراپلیجیا) اس قسم مین گردن اور چہرہ کے سوا تمام بدن مبتلائے مرض ہوجاتا ہے خواہ آمیختہ دونون ہاتھون سے لیکر دونون پاؤن تک یا کمر سے لیکر دونون پاؤن مثانہ امعائے مستقیم وغیرہ چند عضلات مسترخی ہوجائین اس قسم کے فالج مین حس و حرکت دونون ناقص یا باطل ہوجاتے ہین اور اسکا سبب نخاع مین ہوتا ہے اور یہہ اسوجہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ گردن چہرہ عقل اور حواس دماغی صحیح و سالم ہوتے ہین اس سے ثابت ہوتا ہے کہ دماغ مین کوئی فتور واقع نہین ہوا۔ اس قسم کو اسباب کے لحاظ سے دو نوع مین بیان کیا جاتا ہے

نوع اول فالج جو ساخت نخاع کے فتور سے ہو (آرگینک پیراپلیجیا)

اسکے اسباب یہہ ہین جب گردن اور پشت کے مہرون پر کوئی نقصان یا ضرب و سقطہ پہونچتا ہے جس سے فقرات ایک دوسرے سے جدا ہوجاتے ہین تو اس تفرق اتصال کے سبب نخاع شکستہ یا متغیر ہوجاتا ہے۔ اگر یہہ شکستگی گردن کے پہلے مہرہ سے تیسرے تک کسی ایک مہرہ مین پائی جاوے تو مریض فوراً ہلاک ہوجاتا ہے۔ اگر یہہ شکستگی چوتھے مہرہ سے آخر تک کسی ایک مہرہ مین پائی جاوے تو فالج لاحق ہوجاتا ہے۔ اس بیان سے ثابت ہوتا ہے کہ مرض گردن کے چوتھے مہرہ سے شروع ہوتا ہے کبھی عظام فقار کے مریض ہوجانے سے بھی یہہ مرض عارض ہوجاتا ہے مثلاً کسی فقرہ کی ہڈی ملائم ہوکر داہنی بائین یا آگے پیچھے مائل ہوجاتی ہے جس سے نخاع متغیر ہوجاتا ہے اور یہہ سبب اکثر لڑکون مین سولہ برس کی عمر تک اور اگلیونین ۱۴ سال کی عمر تک پیدا ہوتا ہے کبھی ورم نخاع سے کبھی نخاع کے ملائم ہوجانے سے استرخا پیدا ہوجاتا ہے کبھی اغشیہ کے عروق شعریہ متصدع ہوجاتے ہین اور ان سے خون بکثرت خارج ہوکر نخاع کو غمر کرلیتا ہے جیسا کہ سکتہ دماغی مین ہوا کرتا ہے اور فی الحقیقہ یہہ خود ہی سکتہ نخاعی کا سبب ہے جسکا نتیجہ یہہ مرض فالج ہے۔ اجتماع خون مادہ آتشک کی سرایت۔ رسولی وغیرہ کے دباؤ سے بھی ہوجاتا ہے

نوع دوم فالج جو فعل نخاع کے فتور سے ہو (فنکشنل پیراپلیجیا) جسکا سبب یہہ ہے کہ غیر عضو مین خراش پہونچنے سے نخاع کے فعل مین فتور پیدا ہوجاتا ہے جیسا کہ روہشانہ سے جو ریگ و سنگریزہ کے پیدا ہونے سے ہوا کرتا ہے یا ورم مثانہ سے جو آتشک و سوزاک کے سبب ہوجاتا ہے اس سے یہہ فالج لاحق

ہو جاتا ہے۔ کثرت مباشرت سے بھی ہو جاتا ہے۔ سردی کی کثرت بھی اسکا موجب ہے مثلاً کوئی
شخص سرد پانی میں تا کمر دیر تک کھڑا رہے غشائے صلب اور غشائے رقیق نخاع کے ورم سے بھی اکثر
ہو جاتا ہے۔ کرم امعا۔ بروز دندان حمل حیض کی تکلیف ہیجان ایام حمل جوش طبع اور تحریک دل
سے بھی ہو جاتا ہے۔ بعض اوقات ایک جانگھ پر گولی وغیرہ کا صدمہ واقع ہونے سے مقابل کی
دوسری ران مفلوج ہو جاتی ہے۔ بعض غذاؤں کے بکثرت کھانے سے بھی ہو جاتا ہے مثلاً دال
کرسنہ کی کثرت استعمال مورث استرخا ہے۔ سسری۔ کھیرا کرم گیہوں کے زیادہ کھانے سے
بھی ہو جاتا ہے۔ ارگٹ کا زیادہ استعمال کرنا بھی موجب استرخا ہے۔ اس قسم کے فالج کی وجہ یہ ہے
کہ مقام مرض کے اعصاب کا خراش حرام مغز کے اعصاب پر مؤثر ہوتا ہے جس سے نخاع کی رگیں سکڑ
جاتی ہیں اور دوران خون میں فتور کے واقع ہونے سے مرض فالج پیدا ہو جاتا ہے **علامات**
جب نخاع کے زیرین حصہ میں اجتماع خون کی صورت ہوتی ہے تو یکدم یا بتدریج حسب سیلان یہ مرض
پیدا ہو جاتا ہے اور تدریج کی صورت میں دونوں پاؤں کے عضلات اور انگوٹھوں میں اس قسم
کی کیفیت پیدا ہوتی ہے کہ گویا چیونٹیاں کاٹ رہی ہیں پاؤں سوج جاتے ہیں اور قوت کم ہو جاتی ہے
اور ممکن نہیں ہوتا کہ مریض باختیار خود زمین سے قدم اٹھا سکے بلکہ پاؤں کو گھسیٹ گھسیٹ کر اور
لڑکھڑا کر چلتا ہے اور پاؤں کے عضلات کی حرکت بتدریج کم ہو کر زائل ہو جاتی ہے بس بعد عضلات
ڈھیلے ہو جاتے ہیں یا سخت ہو کر سکڑ جاتے ہیں اخیر میں حس و حرکت دونوں زائل ہو جاتی
ہیں اگرچہ پاؤں کی غیر اختیاری حرکت جاری رہتی ہے لیکن بعض اوقات حالت خواب میں بے اختیار
پاؤں کھچ جاتے ہیں جس سے مریض کو سخت تکلیف ہوتی ہے۔ غرض مریض کے پاؤں اسکے اپنے
اختیار میں نہیں ہوتے۔ اور حس و حرکت کا تعطل دونوں پاؤں سے شروع ہو کر بتدریج کمر تک پہونچ
جاتا ہے اور کبھی شکم تک بھی پہونچ جاتا ہے اور جس جگہ تک حس معطل ہو کر استرخا منتہی ہوتا ہے
وہاں بیمار کو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا کسی نے رسی سے خوب مضبوط جکڑ دیا ہے اور مریض بے بس
چت پڑا رہتا ہے اور عرصہ تک چت پڑا رہنے سے پیٹھ اور چوتڑوں پر گھاؤ پڑ جاتے ہیں جس سے
رطوبت بکثرت خارج ہوتی ہے کیونکہ حس و حرکت کے مفقود ہونے سے جلد کو غذا نہیں پہنچتی
اور وہ زیادہ تر ضعیف ہو جاتی ہے اور زیادہ تر سانس کے سبب سے سمیں ختم ہو جاتے ہیں اس

قسم کے گھاؤ علاج کرنے سے بعید شکل اچھے ہوتے ہین بلکہ روز بروز بڑھتے جاتے ہین آخر مریض
کمزور ہوکر راہی ملک عدم ہوتا ہے۔ مقام کے مبتلا ہونے سے جب عضلہ ماسکہ مثانہ مفلوج
ہو جاتا ہے تو سلس البول کبھی احتباس البول ہو جاتا ہے۔ بعض اوقات ورم مثانہ کے باعث تعفن
کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے نہایت بدبودار اور لیسدار رطوبت مقدار مین زیادہ پیشاب کے ہمراہ خارج
ہوتی ہے۔ بعض مریضون مین سوزش مثانہ سے اوسکا اثر گردہ تک پہونچ جاتا ہے۔ اگرچہ بطلان
حس کے سبب مریض کو درد معلوم نہین ہوتا لیکن ریم کے خروج اور فساد خون سے مریض کمزور
ہوکر راہی ملک عدم ہوتا ہے۔ عضلہ ممسکہ مقعد کے مفلوج ہونے سے جیسا [illegible] شکم یا قبض
طبیعت رہتی ہے۔ بول و براز بے اختیار خارج ہو جاتا ہے اور مریض کو معلوم بھی نہین ہوتا
اور جو فالج ضربہ پہونچنے کے سبب عارض ہوتا ہے وہ فوراً بعد سقوط و ضرب حادث ہو جاتا ہے
اگر عصب الحجابی (فرینک نرو) کے مقام آغاز سے اوپر حرام مغز کی کل ساخت مین فتور ہو تو
ہاتھ پاؤن مفلوج ہو جاتے ہین دیافرغما و دیگر عضلات تنفس کے مفلوج ہونے سے مریض فوراً
ہلاک ہو جاتا ہے اگر گردن اور پیٹھ کے بالائی حصہ نخاع مین فتور واقع ہو تو عضلات ماسکہ
متشنج ہونے سے پیشاب کے وقت زیادہ زور لگانا پڑتا ہے۔ اگر پیٹھ کے مقام پر نخاع مین فتور
ہو تو ہاتھون مین فالج نہین ہوتا مگر سینہ پاؤن مثانہ اور امعاء مستقیم مفلوج ہو جاتے ہین
جب نخاع کے طول یا عرض کے کسی مقام مین نقصان پہونچے تو فالج کامل نہین ہوتا صرف
حرکت زائل ہو جاتی ہے اور حس باقی رہتی ہے۔ جب ستون نخاع کے پہلوی حصہ مین فتور واقع
ہو تو اوس جانب کے حرکتی اعصاب اور دوسری طرف کے حسی اعصاب مفلوج ہو جاتے ہین **علامات
ممیزہ** اگر نخاع یا اوسکے غشیہ کی سوزش سے فالج ہو جاوے تو حرکتی اعصاب کے خراش سے عضلات
مین پھڑک تمددی اور تشنج ہوتا ہے اور ٹانگون کے علاوہ بالائی اعضا بھی رفتہ رفتہ کامل طور پر مفلوج
ہو جاتے ہین خصوصاً مثانہ اور روده مستقیم مین فالج کا اثر زیادہ تر ہوتا ہے اور مفلوج عضلات
مین تشنج بکثرت ہوتا ہے اور پیٹھ مین کم و بیش ہمیشہ درد رہتا ہے اور مفلوج جگہ کا بالائی حصہ جکڑا
ہوا معلوم ہوتا ہے اور مقام ماؤف پر چیونٹیان رینگتی ہوئی اور سوئیان چبھتی ہوئی معلوم
ہوتی ہین اور مقام ماؤف زیادہ تر گرم یا سرد ہوتا ہے اور اکثر حس زائل ہو جاتی ہے اور یا ضعیف

کسی طرح کا فتور پیدا نہیں ہوتا جب اعضاے مفلوج کے عضلات لاغر ہو جاتے ہیں تو مریض
راہی ملک عدم ہوتا ہے۔ محرک اعصاب کے خراش سے عضلات میں تشنج ہو جاتے ہیں اور عضلات
تحلیل ہی ہو جاتے ہیں اور دبانے سے مقام ماؤف پر درد ہوتا ہے اور نخاع کی ساخت میں
ورم پایا جاتا ہے۔ لیکن دماغ میں سوزش کی علامات منوع میں نہیں آتیں صرف مقام
ماؤف کے زیریں اعضا مفلوج ہو جاتے ہیں شرکتی فالج میں بھی سوزش نہیں ہوتی صرف
دوسرے عضو کی شراکت سے ناکمل فالج بتدریج ہو جاتا ہے اور فالج کے شروع ہونے سے پہلے شاخ
رودہ مستقیم وغیرہ میں بیماری کی شکایت موجود ہوتی ہے اور یہہ اعضا خود کم مفلوج ہوتے ہیں
اور اوپر کی طرف مرض کم بڑھتا ہے صرف ٹانگیں مفلوج ہو جاتی ہیں مفلوج عضلات میں شاذ
ونادر تشنج ہو جاتا ہے پیٹھہ وغیرہ مقام میں کسی قسم کا درد اور جکڑن محسوس نہیں ہوتا اور نہ
مقام ماؤف پر چیونٹیاں رینگتی اور سوئیاں چبھتی ہوئی معلوم ہوتی ہیں اور نہ مقام ماؤف
زیادہ گرم اور سرد ہوتا ہے حس کم زایل ہوتی ہے معدہ کا فعل بگڑ جاتا ہے۔ اگر اعضاے ماؤف کا
علاج باقاعدہ کیا جاوے تو فالج دور ہو سکتا ہے اور عضلات مفلوج کم لاغر ہوتے ہیں اور
حرارت بدستور قایم ہو جاتی ہے **انجام** جو استرخا مرض سقطہ اور شکست استخوان کے باعث
ہوا ور فقرات سے استخوان منفصل پیدا ہوگئے ہوں وہ لاعلاج ہے اور جسقدر دماغ کے قریب سے
نخاع ماتیا کے مرض سے ہوا اسیقدر مرض خطرناک ہوتا ہے اور دماغ سے فاصلہ پر کم خطرناک ہوتا ہے
اور جو فقرات یا نخاع کے مرض سے ہوا اوسمیں علاج سے قدرے خفت ہو جاتی ہے لیکن صحت کلی حاصل
نہیں ہوتی۔ اور جو لڑکوں لڑکیوں کو باکثرت مباشرت یا دبر دشانہ سے ہو۔ یا آتشک اور قرحہ سوزاک
کے سبب مجرے بول متورم ہو گیا ہو یا اوسمیں رگ اور سنگریزے ہوں یا کسی اور شراکت کے سبب مرض
فالج پیدا ہوا ہو وہ البتہ علاج پذیر ہے **علاج** اصل سبب مرض کو دریافت کرکے اوسکے دور کرنے
کی کوشش کریں اور مریض کو تکیے کے سہارے سر اور پاؤں کو اونچا کرکے پانی یا ہوا کے بستر پر لٹا دیں تاکہ
بستر کے گھاؤ سے مریض محفوظ رہے۔ اگر نخاع میں خون کی زیادتی پائی جاوے تو ارگٹ آف رائی ۵ گرین
دن میں سہ دفعہ دیں یا بلاڈونا کھلا دیں یا دیان پیچ یا دیان۔ سورنجان بوزیدان ہر یک یکمثقال
سب کو نیمکوفتہ کرکے جوش دیں اور شربت اصول سے شیرین کرکے معجون سورنجان کے ہمراہ استعمال کریں

دیگر مجرب قرنفل دارچینی عود ہندی عود صلیب ہر ایک یکمثقال سب کو نیم کوفتہ کر کے عرق بادیان میں
جوش دیں اور شربت اسطوخودوس سے شیرین کر کے ہمراہ تریاق فاروقی دو دانگ یا مثرودیطوس
یا تریاق اربعہ تناول کریں معجون بلعنوزہ کا کھانا بخاصیتہ فایدہ مند ہے۔ خمیرہ اسطوخودوس
بھی فایدہ ہوتا ہے **نسخہ خمیرہ اسطوخودوس** گل اسطوخودوس دہ درم مغز چلغوزہ گل گاؤزبان
ہر یک یکدرم مجتہ ورق نقرہ ۱۰ عدد شہد خالص سہ چند ادویہ حسب دستور تیار کر کے اقدار ایک تولہ
استعمال کریں مقام ماؤف پر بلاڈونا کا پلاسٹر لگا دیں اور ہاتھ پاؤں کے عضلات کو مقوی دوا
کی مالش سے طاقت دیں **نسخہ روغن مالش** موم سفید نیم سیر تیل سرسوں نیم پاؤ بہر تو سادر شورہ قلمی
ہر یک ۵ تولہ شنگرف ۵ تولہ قرنفل جوزبوا گل دارچینی افیون ہر یک ۹ ماشہ سب کو ملا کر حسب دستور کشید
کریں اور بوقت ضرورت مالش کریں نمکین پانی سے غسل کرنا بھی مفید ہے اور نیز آہستہ آہستہ دبانا بھی
فایدہ مند ہے گندھک کا بپارہ بھی فایدہ دیتا ہے۔ اگر ان تدابیر سے چند ہفتہ میں فایدہ نہ ہو تو
ادویات ذیل کے ہمراہ آیوڈائیڈ آف پوٹاسیم دیں روغن مالش بھی ملا دیں اور سوزش کی صورت میں
نخاع پر برف کی تھیلی رکھیں رفع بے چینی کے لئے کونایم اجوائن خراسانی کلورل یا انڈین ہیمپ
کا استعمال کریں قدرے کیالومل مرکبات سیماب کھلا دیں تاکہ نخاع کی سوزش رفع ہو بعد آیوڈائیڈ
آف پوٹاسیم کھلا دیں تاکہ سیماب کو بدن سے خارج کرے جب مقام ماؤف کا درد اور ورم اور حرارت
دور ہو جائے تو ایک گرین کا بیسواں حصہ سٹرکنیا کھلا دیں اگر اس سے نفع تام حاصل نہ ہو تو
ارگٹ شنگرف یا حب بنا کر کھلا دیں اور اعضای مسترخیہ پر مالش کریں اور مالش کے بعد یہ نسخہ طلا کریں
نسخہ اسپرٹ کیمفر ایک اونس ٹنکچر کنتھارائیڈیس ۲ ڈرام۔ ایمونیا کا رینا س ایک اونس سب کو
تین اونس روغن کنجد میں حل کر کے اعضائے مسترخیہ پر مالش کریں **دیگر مجرب** روغن تارپین
۲ ڈرام۔ ایمونیا کا رینا س ایک اونس تین اونس روغن کنجد میں حل کر کے اعضائے مسترخیہ پر
مالش کریں یہ تدبیر اس شخص کے لئے مفید ہے جو شراب سے مجتنب ہو۔ روغن بہشنہ نیم گرم
کی مالش سے بھی فایدہ ہوتا ہے **دیگر روغن عجیب الفعل** جس سے فوراً فایدہ ہوتا ہے **نسخہ**
قسط تلخ فلفل سیاہ عاقرقرحا فرفیون جندبیدستر ہر یک ۲ درم سب کو باریک کر کے پاؤ بھر
روغن نرگس میں ملا کر کے عمل میں لا دیں **دیگر طلائے مجرب** جس سے لقوہ کو بھی

فائدہ ہوتا ہے۔ سورنجان بوزیدان قسط تلخ خولنجان زرنباد جوز بوا۔ حب ترکی عود ہندی
عود صلیب عاقر قرحا۔ سب کو مساوی الوزن لیکر باریک کریں اور گلاب میں حل کرکے عنبر
طمر وغیرہ محل فالج پر طلا کریں اور لقوہ میں گردن اور سر پر بھی لیپ کریں۔ جو استرخا اغذیہ مولدہ
فالج سے پیدا ہوا ہو اوسمیں اغذیہ مولدہ کو ترک کرنا اور استرخا کا عام علاج کرنا کافی ہوتا ہے
یعنی مالش وغیرہ تدابیر عمل میں لاویں۔ اور جو فالج کثرت مباشرت سے ہوا ہو اسمیں مباشرت موقوف
کریں۔ اگر قلت دم نخاع کے باعث فالج ہو تو ٹنکچر اسٹیل۔ معدنی تیزاب کونین وغیرہ مقویات دیں
مرکبات فولاد اور کچلہ سے کمال فائدہ ہوتا ہے۔ اسٹرکنیا ۱/۳۰ گرین یا ۱/۶۰ ہمراہ افیون دیں۔ جب اسکے
استعمال سے مفلوج عضلات میں اختلاج پیدا ہو اور یا پٹھے شل ہو جاویں تو اسکو فوراً موقوف
کر دیں اور خراش بیرونی کے ذریعے فالج کو رفع کریں۔ اگر آلات البول کے فتور سے مرض فالج ظہور میں
آوے تو ٹنکچر کینتھارائیڈیس ۳ بوند تین اونس پانی میں ملا کر دن میں ۳ دفعہ دیں یا سفوف ذراریح
ایک سے ۳ گرین تک کھلاویں۔ یہ اصلاح مثانہ اور حبس البول کے رفع کرنے کے لئے ازبس مفید ہے
روغن تارپین بقدر ایک ڈرام استعمال میں لانا بھی بہت فائدہ دیتا ہے۔ مثانہ کی حفاظت کا زیادہ
خیال رکھیں۔ اگر مثانہ میں پیشاب جمع ہو جاوے تو ہر روز ایک مرتبہ سلائی سے نکال دیا کریں
اسمیں ہرگز غفلت نکریں ورنہ مثانہ کو ضرر پہنچیگا۔ اگر پیشاب میں نوشادر کی بو آوے تو آب گرم
سے مثانہ کو دھو دیا کریں۔ اگر سوزاک کے باعث نائیزہ میں خرابی ہو تو اکسٹراکٹ آف بلاڈونا ایک گرین
لاڈنم ۲ بوند دونوں کو ملا کر پچکاری کریں اور اس عرق کو پھر ایک گھنٹہ تک مثانہ میں رہنے دیں
اسکے بعد جوشاندہ السی سے پچکاری کریں تاکہ نائیزہ دھلکر صاف ہو جاوے مگر یہ پچکاری
دوسرے تیسرے روز کیا کریں۔ اگر غدہ قدامیہ کے بڑھ جانے سے مرض فالج ظہور میں آوے تو یہ شیاف
مقعد میں رکھیں **نسخہ شیاف** شکر سفید۔ صمغ عربی مبارک ہر ایک ۳ گرین افیون ڈیڑھ گرین اکسٹراکٹ
بلاڈونا ایک گرین سب کو ملا کر حسب دستور تیار کرکے بوقت ضرورت موم گداختہ میں تر کرکے مقعد میں
داخل کریں۔ اگر اندام نہانی اور رحم کے امراض کے سبب فالج ہو تو یہ دوا اندام نہانی میں رکھیں
نسخہ اکسٹراکٹ آف بلاڈونا ۴ گرین افیون ایک گرین دونوں کو ملا کر شیاف بنا دیں اور ململ
کے کپڑے میں لپیٹ کر اندام نہانی میں فم رحم کے قریب رکھیں مگر استعمال سے پہلے شیاف میں

ایک لمبا ڈورا باندھ دیں تاکہ درد کے موقوف یا کم ہونے پر باہر کھینچ لیں کیونکہ بلا ڈونا کا زیادہ دیر تک اندر رکھنا مناسب نہیں ہے۔ نخاع کی پرورش اور تقویت کے لئے اسٹرکنیا وغیرہ مرکبات کچلہ کا استعمال اکسیر کا حکم رکھتا ہے مگر نہایت کم مقدار میں دیں چنانچہ اسٹرکنیا ۱/۶۰ یا ۱/۳۰ گرین ایک گرین افیون کے ہمراہ استعمال کریں اگر اسٹرکنیا کو تنہا استعمال کرنا منظور ہو تو ۱/۳۰ گرین استعمال میں لاویں اور اس مقدار کے ہمراہ کسیقدر بلا ڈونا بھی استعمال کرسکتے ہیں۔ جب ضربہ سقطہ اور شکست استخوان سے مرض حادث ہوا ہو تو لاعلاج ہے۔ اور جو مرض استخوان سے پیدا ہوا ہو اس میں ایسی تدبیر کریں کہ استخوان کج شدہ راست ہو جاوے اور اسکے واسطے بہترین تدبیر یہ ہے جو اہل انگلستان استعمال کرتے ہیں اور یہ ایک کمانی دار نیم آستینہ ہے جو بیمار کو پہنا دیتے ہیں اور اسکے ذریعہ سے آہستہ آہستہ فقرات پشت راست ہو جاتے ہیں نرمی استخوان کی شکایت رفع کرنے کے واسطے شیرہ فاسفیٹ آف لائم نصف درام سے ایک ڈرام تک ہر روز بیمار کو پلا دیں جب نخاع کے متعلم مرض سے درد موقوف ہو جاوے اور ٹانگوں کے عضلات ڈھیلے پڑ جاویں تو جمیع اقسام فالج میں ٹانگوں پر زنجیر برقی آہستہ آہستہ لگا دیں تاکہ عضلات مسترخیہ میں طاقت آجاوے اور غذا عمدہ قسم کی اور زود ہضم کھلا دیں ضرورت کے وقت شراب بھی پلا سکتے ہیں۔

فائدہ جلیلہ جب کسی سبب سے عضلات اور جلد کی حس دفعتہً یا بتدریج زائل ہو جاتی ہے تو سوئی کا چبھونا اور چٹکی لینا قطعی معلوم نہیں ہوتا اور مقام ماؤف سن سا ہو جاتا ہے۔ چیونٹیوں کا رینگنا اور سوئیوں کا چبھنا اور ٹیسیں پڑنا وغیرہ عجیب قسم کے کوائف ظہور میں آتے ہیں سردی گرمی کے اثر اور زیادہ صدمہ سے کسیقدر درد بھی معلوم ہوتا ہے۔ نقصان حس کی صورت میں صدمہ کا اثر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا حامل و منفعل کے مابین موٹا سا کپڑا یا روئی کا گالا وغیرہ کوئی نرم چیز حائل ہے۔ اس قسم کی کیفیت ہاتھ پاؤں میں زیادہ پائی جاتی ہے۔ بعض اوقات حس و حرکت دونوں زائل ہو جاتی ہیں جنکا اعادہ ٹرپنٹائن و ہیمرائگل وغیرہ محرک دغنات سے ہوسکتا ہے۔ بلا سٹر لگانا بھی مفید ہے

تذئیل جب مادہ آتشک سردی کی سرایت وجع مفاصل کی سمیت خراش معکوسہ۔ داء الزار مواد کے جمنے اور رسولی کے دباؤ سے زوج ثالث و زوج رابع اور زوج سادس کی اصل مبتلا ئے مرض ہو جاتی ہے تو آنکھ کو حرکت دینے والے اعصاب یک دیگرے کی شمولیت کی

کی وجہ سے مفلوج ہو جاتے ہیں صرف زوج ثالث کے مفلوج ہونے سے جفن مسترخی ہو جاتے ہیں اور آنکھ کی بیرونی جانب بھینگا پن کی کیفیت ہو جاتی ہے اور آنکھ کی تپلیاں پھیل جاتی ہیں اور زوج رابع کے استرخا سے چشم کا کرہ باہر اور نیچے کو کھچ جاتا ہے جس سے ایک کی دو چیزیں دکھائی دیتی ہیں اور زوج سادس علیحدہ بھی مفلوج ہو سکتا ہے جسمیں اندرونی بھینگا پن کی کیفیت عارض ہوتی ہے **علاج** اصل سبب موجب مرض کو دریافت کر کے اوسکے دور کرنے کی کوشش کریں آتشک کی صورت میں آیوڈائڈ آف پوٹاسیم اور مرکبات سیماب وغیرہ مخصوص معالجات استعمال میں لاویں بجلی کا استعمال کرنا بھی نہایت مفید ہے **جب** کہ زوج سابع اسباب سے کامل طور پر مفلوج ہو جاتا ہے تو چبانے کے عضلات کی طاقت زائل ہو جاتی ہے اور تیر کا پیچ یا میں ناب کی اور ضعیف سر و چہرہ کی حس جاتی رہتی ہے منہ آنکھ ناک۔ لب۔ مسوڑہ۔ تالو اور زبان کا مقدم حصہ اور پوشی کیمن مجرے کے غشائے ملغمیہ کی حس بھی معدوم ہو جاتی ہے جس طبقہ ملتحمہ کے بیرونی خراش سے سوزش ہو جاتی ہے اور طبقہ قرنیہ غیر شفاف اور مجروح ہو جاتا ہے قوت شامہ میں بھی فتور پڑ جاتا ہے۔ زبان کے سامنے کی دو تہائی کی قوت ذائقہ دور ہو جاتی ہے اور بحس ہونے کے باعث لعاب دار غذا بھی گال اور مسوڑوں کے درمیان رہ جاتی ہے۔ جب آنکھ کے عصب کی شاخ مفلوج ہو جاتی ہے تو پیشانی بالائی پپوٹہ۔ مقدم الانف کے حصہ کی جلد اور طبقہ ملتحمہ بے حس ہو جاتے ہیں۔ فک اعلے کے عصب کی شاخ کے خیلا ہونے سے رخسارہ۔ بالائی ہونٹ۔ اور ناک کی جانبی جلد۔ اور ناک منہ کے غشاء ملغمیہ کی حس زائل ہو جاتی ہے۔ اور فک اسفل کے عصب کی شاخ مفلوج ہونے سے سر کی ایک جانب چہرہ۔ کان اور زیریں لب۔ مسوڑہ۔ زبان کی حس اور چبانے والے عضلات کی حرکت دور ہو جاتی ہے **علاج** اصل سبب جیسا کہ دور کریں آتشک میں آیوڈائڈ پوٹاسیم اور مرکبات سیماب کا استعمال کریں اختناق الرحم اور سوزش کے سبب سے ہو تو مناسب تدابیر عمل میں لاویں اور اصل ساخت عصاب کی خرابی میں علاج کرنا لاحاصل ہے البتہ بجلی کے استعمال سے فائدہ کثیر ہوتا ہے **قسم چہارم فالج سہرلی** (لڈبالسی) اسمیں فقط دونوں ہاتھوں میں استرخا حادث ہوتا ہے اور تمام بدن محفوظ رہتا ہے۔ اس قسم کے استرخا میں فقط زندین کے عضلات مسترخی ہوتے ہیں یہ فالج فقط سرب (سیسہ) سے

ادنہی لوگون کو ہوتا ہے جو ہمیشہ سیسہ کا کام کرتے ہین مثلاً رنگ ساز اور وہ لوگ جو چھاپے کے حروف ڈھالتے ہین اور سیسہ کو گھلاتے ہین یا چھاپنے کے لئے کمپوز یا ڈسٹی بیوٹ کرتے کرتے ہین اور سیسہ کی کان کھودنے والے اس مرض مین مبتلا ہو جاتے ہین کیونکہ اجزاے سرب جو گھلانے کے وقت یا استعمال کرنے سے ہوا مین منتشر ہوتے ہین ہوا کے ذریعہ بدن مین داخل ہو کر خون مین مختلط ہو جاتے ہین جس سے عضلات اور مرکز اعصاب کی پرورش مین فتور پڑجاتا ہے اور وہ چربی دار ہو جاتے ہین یا نیلے پڑجاتے ہین اور نیز جب جلد کو مس کرتا ہے تو مسام کے ذریعہ بدن کے اندر جاکر خون مین ملجاتا ہے اور عضلات زندین خصوصاً وحشی جانب مین جاکر جرم اعصاب مین ایسا تغیر پیدا کرتا ہے کہ قوت حس و حرکت جو اسمین نفوذ کیا کرتی تھی اب نہین کرتی۔ اگر قدرے کرتی بھی ہے تو فساد اعصاب کے سبب تحت مذکورہ کے اثر سے عضلات متاثر نہین ہوتے کبھی ظرف طعام و آب کے ذریعہ یہ نہین اجزاے سربی داخل ہوتے ہین لہذا سربی ظروف مین کھانے پینے سے ہمیشہ پرہیز کرنی چاہیے **علامات** فالج کے پیدا ہونے سے پہلے ہاتھون مین درد رہتا ہے اور بیمار کو کئی مرتبہ قولنج ہو جاتا ہے۔ اکثر دایان ہاتھ مگر مرض کی زیادتی مین دونون ہاتھ بند دست کے جوڑ سے دفعتہً یا بتدریج مسترخی ہو کر لٹک پڑتے ہین اور بیکار ہو جاتے ہین زندین کے عضلات جانب انسی و وحشی دونون خشک اور لاغر ہو جاتے ہین جس سے قبضہ محدب ہو جاتا ہے اور کلائی اندر کو مڑجاتی ہے لیکن حس مین فتور نہین ہوتا۔ کبھی پانوٴن کے عضلات مین فالج ہو جاتا ہے اور دانتون کے گرد مسوڑون پر سیاہ خط پیدا ہو جاتا ہے اور مسوڑے پیلے ہو جاتے ہین کیونکہ اجزاے سربی عروق لثہ کی حرکت کو بند کر دیتے ہین اسوجہ سے انمین خون جاری نہین ہوتا بلکہ انکے سر پر خون قدرے سیاہ ہو کر منجمد ہو جاتا ہے قبض زیادہ رہتی ہے منہ کا ذایقہ کسیقدر کسیلا ہو جاتا ہے **انجام** اس مرض کا اثر مہینون بلکہ برسون رہتا ہے۔ اگر باقاعدہ علاج کیا جاے تو صحت ہو جاتی ہے۔ جب عرصہ دراز کے بعد عضلات لاغر ہو جاوین خصوصاً جبکہ اسکے ساتھ مریض شراب کا بھی عادی ہو تو نتیجہ خراب ہوتا ہے۔ کبھی اس قسم کا استرخا منجر بصرع ہوتا ہے بعد ازان ہلاکت ظہور مین آتی ہے **علاج** سب سے پہلے اجزاے سربی کو بدن سے خارج کرین اسغرض کے لئے آیوڈائیڈ آف پٹاسیم ۵ سے ۱۰ گرین یا ۲۰ گرین تک چار چار گھنٹہ کے بعد

پانی مین حل کرکے دین یا فیری آیوڈائیڈ سے۔ اگرین تک کہلا دین اور مریض کو ہر روز گرم پانی
مین نہلا دین یا گندہک کا بہپارہ دین تاکہ اجزاے سربی خارج ہوتے رہین اگر یہہ پانی
جسمین مریض کو نہلایا جاے آب گوگرد ہو تو بہتر ہے اور اگر آب گوگرد موجود نہو تو تین تولہ گوگرد
باریک کرکے تین ماسہ سلفاس تین دلس مین حل کرکے گرم پانی مین ملا دین اور مریض کو اوسمین
نہلا دین اس سے اجزاے سربی خارج ہوجاتے ہین جب اجزاے سربی خارج ہوجاوین تو تقویت
اعضاے مسترخیہ کی تدبیر کرین اور عمدہ تدبیر یہ ہے کہ اندام و عضلات علیل پر جسقدر ہوسکے روغن
کی مالش کرین **نسخہ روغن** شیر گوسفند لہسن ایک پوتہیہ ہر ایک نیم سیر روغن کنجد ایک سیر زنجبیل
پیپلا سول اسگندنا گوری افیون ہر ایک ۲ درم سب کو کڑاہی مین ڈالکر اسقدر جوش دین کہ صرف
روغن باقی رہجاوے بعد ازان صاف کرکے مقام ماؤف پر مالش کرین اس سے فالج خشک
اور بے حس و حرکت عضو کو بہت جلد فایدہ ہوتا ہے اور مالش کے بعد زنجیر برقی سے اس طرح تقویت
دین کہ اوسکا ایک سرا دست راست مین اور دوسرا دست چپ مین پکڑ کر تحریک کرین۔ پہر اسٹرکنیا
بقدر چوبیسوین حصہ گرین کے ہر روز کہلایا کرین مرض کی موجودگی مین رفع قبض کے لئے مسہل ہرگز
نہ دین ورنہ درد امعا کی شدت ہوجاویگی کیونکہ اسمرض مین ریشہ ہاے طولانی امعا مسترخی اور ریشہ ہاے
مدورہ متشنج ہوجاتے ہین اس صورت مین مسہل اپنا فعل بدشواری پورا کرتا ہے لہذا تا حصول صحت
یا ظہور خفت مسہل نہ دین اسکے عوض آب گرم یا آب صابون سے یا جو کہ پینا سے حقنہ کرکے
امعا کو صاف کردیا کرین تاکہ قبض رفع ہوجاوے۔ اور جب صحت کے آثار نمایان ہون تو مسہل دین
اور مسہل مین قدرے بلاڈونا ضرور ملا لین تاکہ تشنج ریشہ عرضی امعا رفع ہو اور شکم پر داہنی طرف
سے بائین جانب کو آہستہ آہستہ مالش کرنا رفع قبض کا معین ہے۔ اگر بیمار کو صحت تامہ حاصل ہوجاوے
اور اسکے بعد بہی اوسکو سیسہ کے کام سے اجتناب ممکن نہو تو اوسکو ہدایت کرین کہ کہانا کہانے
سے پیشتر منہ ہاتہ اور [illegible] کو پانی سے خوب دہولیا کرے اور پینے کے پانی مین قدرے
سلفیورک اسیڈ ملا کر پیا کرے اور کپڑے جو سیسہ کے کام کے وقت پہنا کرتا ہے کام سے فارغ ہوکر
جلد ہی اتار دیا کرے تاکہ سیسہ کے ضرر سے محفوظ رہے اور غذا مقوی و زود ہضم کہلا دین جیل قدری
کرادین اور صاف و عمدہ ہوا مین رہنے کی ہدایت کرین **قسم پنجم فالج عصب ساعد**

(ریڈیل پرال سس) اسمیں ایک ہاتھ یا ایک انگلی یا کوئی خاص عضو صغیر مسترخی ہوکر بیکار
ہوجاتا ہے کیونکہ اس صورت میں صرف عضو یا وف کا حس و حرکت لانے والا عصب ضعیف ہوجاتا ہے
دماغ اور نخاع میں کسی قسم کا فتور نہیں ہوتا بلکہ یہ دونوں محفوظ رہتے ہیں **اسباب** جب کوئی شخص
اپنا ہاتھ کسی جسم صلب پر رکھکر سوجاوے اور عصب پر دباؤ پہونچے تو یہ فالج ہوجاتا ہے عصب کے
نیچے صلابت یا ورم یا رسولی پیدا ہوجاوے یا عصب کٹ جاوے یا اوس پر سردی پہونچے تو فالج ہوجاتا ہے
اگر عصب کو دیر تک دباؤ پہونچتا رہا ہے تو کبھی کچھ عرصہ کے بعد آرام ہوجاتا ہے اور کبھی استرخا ہمیشہ
باقی رہتا ہے لیکن حس میں فتور واقع نہیں ہوتا کبھی اس قسم کا استرخا اوسوقت ہوتا ہے جبکہ
طبیب استخوان شکستہ پر کسکر اور سخت پٹی باندھ دیتا ہے اور اناڑی ناتجربہ کار جراح بھی ساتھ ہی
بندھ جاتا ہے جس سے اوسکو دباؤ پہونچتا ہے۔ عصب کے کٹنے اور زخمی ہونے کی حالت میں اگر عصب کچھ
کٹ گیا ہو تو لاعلاج ہے۔ اگر عصب کچھ قطع یا زخمی ہوگیا ہو تو اندمال کے بعد صحت ہوجاتی
بہرحال ان جملہ اقسام میں پہلے انگلیوں کی پوروں میں جھنجھناہٹ اور سوجانے کی کیفیت پیدا
ہوتی ہے جو رفتہ رفتہ اوپر کو چڑھتی جاتی ہے اسکی زیادتی کی صورت میں مریض ہاتھ اور انگلیاں
پھیلا نہیں سکتا **علاج** اس صورت میں مالش اندام اور زنجیر برقی سے تقویت اعصاب کی جانی چاہیے
کبھی کمزوری سے کسی عضو میں استرخا شروع ہوجاتا ہے اور ظاہر میں کوئی سبب معلوم نہیں ہوتا اور
رفتہ رفتہ تمام بدن میں عام ہوجاتا ہے اور تمام بدن خشک اور لاغر ہوجاتا ہے آخرکار مریض بستر
میں مبتلا ہوکر ہلاک ہوجاتا ہے کیونکہ جب کمزوری ریہ تک پہونچ جاتی ہے تو وہ کمزوری کے سبب
بلغم دفع کرنے سے عاجز ہوجاتا ہے آخرالامر سانس کے رک جانے سے مریض راہی ملک عدم ہوتا
ہے۔ اس مرض کا اصل سبب معین کرنے میں اطبانے بہت قیل و قال کی ہے اور تحقیقی فیصلہ نہیں
کرسکے مگر اقرب بصواب یہی ہے کہ دماغ کے جسم اسود میں فساد و فتور پیدا ہوجاتا ہے **علاج**
چونکہ سبب معین نہیں تو اسکا کوئی خاص علاج بھی نہیں مثلاً زنجیر برقی کے لگانے سے کچھ
فائدہ ظہور میں آوے اور اسکے ساتھ مالش کرنا اور مقویات کھلانا بھی مفید ہو **قسم ششم فالج**
نرانگشت (رائٹرس پالسی) یہ ایک قسم کا استرخا ہے جو کف دست اور ہاتھ کے عضلات
جو نرانگشت کے نیچے سے عارض ہوتا ہے عضلہ مذکورہ کے [illegible] ضعیف اور مسترخی

ہوجاتا ہے جس سے نزانگشت کی قوت زائل ہوجاتی ہے۔ اس قسم کا استرخا اکثر کاتبوں اور محرروں اور اسی قسم کے اور پیشہ وروں کو عارض ہوتا ہے جنکو تحریر یا درخت وغیرہ کا کام زیادہ رہتا ہے۔ خصوصاً کتابت میں زیادہ مشقت اٹھانا اس مرض کا موجب ہے۔ اسی واسطے اسکو انگریز ڈاکٹر بالیسی ہی کہتے ہیں جسکے معنی کاتبوں کا فالج ہے۔ بعض اوقات نجار لوہار موچی خیاط وغیرہ کو بھی ہوجاتا ہے کیونکہ عرصہ دراز تک اس قسم کے کام کرنے سے ہاتھ کے عضلات بیقاعدہ تشنج ہونے لگتے ہیں جس سے کام بخوبی ہو نہیں سکتا **علامات** اس بیماری کی علامتیں نہایت ہی پوشیدہ طور پر ظاہر ہوتی ہیں اول دست کے نزانگشت میں درد ہوتا ہے اور رفتہ رفتہ درد مذکور بند دست کے جوڑ اور بازو تک پہونچ جاتا ہے اور قلم پکڑنے اور لکھنے میں ہاتھ اور نزانگشت کو اذیت پہونچتی ہے جو رات بھر آرام سے سونے کے سبب خود بخود دور ہوجاتی ہے اکثر انکو ماؤف ہاتھ کام کرتے کرتے تھک جاتا ہے اور جبتک اسکو تھوڑی دیر تک آرام دیکر دبایا سہلایا نہ جاوے کام کرنے کے لائق نہیں ہوتا پھر کسیقدر عرصہ کے بعد تکلیف شروع ہوتی ہے جو دبانے اور آرام دینے سے رفع ہوجاتی ہے آخر درد کی ایسی شدت ہوجاتی ہے کہ اگر بجبر قلم لیکر لکھنے کا ارادہ کرتا ہے تو انگلیاں کشادہ ہوکر مڑجاتی ہیں اور انگوٹھا ہتیلی کی طرف کھنچ جاتا ہے جس سے قلم خود بخود گر پڑتا ہے اور لکھنا ممکن نہیں ہوتا اگر دوسرے ہاتھ سے کام کیا جاوے تو وہ بھی مثل پہلے کی تشنج ہوجاتا ہے البتہ سوائے کتابت کے کوئی دوسرا کام کرسکتا ہے **علاج** ہاتھ کو آرام میں رکھیں اور جبتک قوت عود نکرے کتابت وغیرہ موجب مرض اشغال کو مطلقاً ہاتھ نہ لگاویں اور شدت درد کی حالت میں سکنات و محللات و مقویات کے ساتھ ضم کرکے خارجاً استعمال کریں روغن بیش کی مالش سے بالخصوص فایدہ ہوتا ہے **نسخہ روغن بیش** میٹھا تیلیا سقوف کچلہ عاقرقرحا تخم دھتورہ بذرالبنج بیخ کنیر سفید تخم گھونگچی سفید ہر ایک ۲ دام مال کنگنی کلونجی ہر ایک نیم دام سب کو کوٹکر شیر گاو میں برابر تین روز تک تر رکھیں جب شیر خشک ہوجاوے تو روغن کنجد سوا سیر شیر گاو نیم سیر سب کو ملاکر طرف آہنی میں جوش دیں جب صرف روغن رہجاوے تو صاف کرکے عمل میں لاویں اسی روغن کی مالش عضو خاص پر کرنے سے بہت فائدہ ہوتی ہے۔ مرکبات فاسفورس فولاد کچلہ اور سٹرکنیا کے استعمال سے اور اعصاب کو تقویت دیں ہائیپوفاسفیٹ آف سوڈیم۔ فاسفیٹ آف زنک۔ ایرن وغیرہ

کھانے سے بھی کمال فائدہ ہوتا ہے۔ برومائیڈ آف پوٹاسیم۔ ہائیڈریٹ کلورل ٹنکچر ہایوسایمس وغیرہ مخدر ادویہ سے دماغ کو آرام دیں اور جو کچھ فالج کے دیگر اقسام میں لکھا گیا ہے یہاں بھی محل میں لائیں اور طبع کو ملین رکھیں اس معجون کے استعمال سے فالج لقوہ کے علاوہ رعشہ و نسیان کو بھی فائدہ ہوتا ہے **نسخہ معجون** اسطوخودوس زنجبیل سعد کوفی گل نسرین آملہ کابلی ہر یک ۲ درم شونیز مصطگی فلفل سفید و سیاہ دارچینی ہر یک ۱ درم عنبر زراوند غاریقون مقرنیہ سکبینج ہر یک ۱ درم مشک خالص ایک دام سب کو باریک کرکے دو چند شہد میں معجون تیار کریں اور صبح و شام بقدر ایک تولہ کھانے کو دیں تقویت خون کے واسطے قلیل مقدار میں کنین سنکونا۔ بارک کھلا دیں اور روغن ماہی پلاویں دودھ شوربا وغیرہ مقوی غذا کھلا دیں تبدیل آب و ہوا اور سیر بلاد مختلف خصوصاً سمندر کے کنارے اور پہاڑی سکونت سے فائدہ اٹھا دیں یہ اس قسم میں زیادہ تر نافع ہے جب یہ مرض مزمن ہو جاوے تو تحریک برقی کا استعمال کریں اگر مریض کے خون میں وجع مفاصل کی استعداد ہو تو علاج میں اسکا بھی لحاظ رکھیں اس قسم کے فالج کو حبوب احمدیہ کے استعمال سے نہایت فائدہ ہوتا ہے **نسخہ حبوب احمدیہ** سم الفار ایک ماشہ شنگرف ۳ ماشہ فلفل گرد ۲ ماشہ کتھہ سفید ۸ ماشہ سورنجان شیریں ۱ تولہ سب کو باریک کرکے ادرک کے رس میں کھرل کریں اور حبوب بقدر دانہ ماش بنا دیں خوراک ایک حب صبح ایک شام دیں مگر غذا کے بعد استعمال کریں باقی علاج۔ علاج وجع مفاصل میں مفصل طور پر ذکر کیا جاویگا۔ مگر اس قسم کا فالج اکثر کم زائل ہوتا ہے۔

قسم ہفتم فالج الصبیان (انفنٹائل پرالیسس) اکثر یہ مرض بچوں کو تین یا چھہ مہینے کی عمر سے لیکر تین چار سال کی عمر تک ہوا کرتا ہے بعض اوقات مقدم حصہ نخاع کے سخت ہو جانے سے آٹھہ دس سال کی عمر کے بچہ کو بھی ہو جاتا ہے **اسباب** پشت پر ضربے لگنے اور پیٹھ کے بل گرنے سردی کی سرایت۔ بارش میں بھیگنے۔ یا سرد اور نمناک جگہ پر سونے سے ظہور اس مرض کا ہوتا ہے ہیضہ اور ہضم کے فعل کا فتور اور بدہضمی دانتوں کا بروز بھی اسکا سبب ہوتا ہے بعض اوقات چیچک خسرہ کے بعد اور والدین کی سوء مزاجی کے باعث بھی ہو جاتا ہے کبھی نا معلوم طور پر بغیر ظہور کسی وجہ کے بھی ہو جاتا ہے۔ اگرچہ اس مرض میں نخاع کے مختلف حصوں کے اندر ورم ہوا کرتا ہے لیکن مرض کا ظہور اکثر گردن اور کمر کے مقام پر ہوتا ہے **علامات** ابتدا میں خفیف بخار ہوتا ہے

فالج صبیان

کبھی کبھی تشنج۔ بیہوشی دلی جوش ہذیان وغیرہ علامات دماغی بھی ظاہر ہوا کرتی ہین کبھی کوئی علامات منذرہ ظاہر نہین ہوتی اور دفعتہً یہہ مرض لاحق ہوجاتا ہے کبھی سونے کے وقت بچہ صحیح وسالم بستر پر یا مان کی گود مین لیٹتا ہے مگر نیند نہ آنے سے بیچین رہتا ہے اور صبح کو ایک ہاتھ مع ایک پاؤن یا دونون پاؤن کے مفلوج ہوگئے ہین اور عضلات ڈھیلے پڑجاتے ہین جس سے بچہ بالکل بیبس پڑا رہتا ہے اور حس مین چندان فرق نہین آتا اور حرکت بالکل زایل یا کم ہوجاتی ہے اور نشوونما کے فتور سے عضلات لاغر اور پتلے پڑجاتے ہین اور کبھی ایسے بیکار ہوجاتے ہین کہ زنجیر برقی کے اثر سے بھی متاثر نہین ہوتے اور بعض ریشونمین رعشہ ہوجاتا ہے ہاتھ پاؤن اور پشت مین درد کی شکایت رہتی ہے نبض باریک اور کمزور ہوجاتی ہے۔ دوران خون کے سست ہونے سے حرارت جسمی کم ہوجاتی ہے۔ مگر بول و براز مین کسی قسم کا فتور ظہور مین نہین آتا **انجام** اگرچہ اس قسم کا مریض عرصہ دراز تک زندہ رہتا ہے مگر خرابی [illegible] کی وجہ سے بچہ لنگڑا اور احول ہوجاتا ہے۔ کبھی باقاعدہ علاج سے دس بارہ روز یا ایک دو ماہ مین آرام ہوجاتا ہے ورنہ عضلات کے تحلیل ہوجانے سے بیکار ہوجاتے ہین۔ اس قسم کے مرض مین جوان آدمی مبتلا ہو تو زیادہ تر خطرناک ہے **علامات ممیزہ** اکثر یہہ فالج وجع مفاصل کے ساتھ مشتبہ ہوجاتا ہے لیکن اسمین درد نہین ہوتا۔ اگر ہو بھی تو بہت خفیف ہوا کرتا ہے **علاج** جبتک ابتدائی حالت مین اچھی طرح مرض ظہور نکرے اور صرف بخار شروع ہوجاوے تو گرم پانی سے غسل کرین اور مقام ماؤف پر مالش کرین مسہل دین ورم لثہ مین عمل [illegible] کرین مقام نخاع پر چند جونکین لگادین پلستر لگانا بھی مفید ہے۔ مریض کو آرام سے رکھین جب مرض فالج بخوبی ظاہر ہوجاوے تو مقام ماؤف پر بخوبی مالش کرین روغن سقیل کا استعمال اس مطلب کے لئے بہت مفید ہے **نسخہ روغن سقیل** پیاز عنصل کے قتلے چار اوقیہ سیر بھر روغن کنجد مین بریان کرین بعد ازان استعمال کرکے صاف کرین مین بعد عاقرقرحا۔ جندبیدستر۔ خردل قسط تلخ۔ فرفیون ہر ایک یکمثقال دارچینی جوزبوا۔ ہر ایک ڈیڑھ مثقال مشک خالص ڈہائی ماشہ اضافہ کرکے مقام فالج پر مالش کرین اور بار بار بجلی لگا دین اور مرکبات [illegible] دراز تک کم مقدار مین دین اور آیوڈائیڈ آف پوٹاسیم ہمراہ جوشاندہ سنکونا استعمال مین لاوین آیوڈائیڈ آف ایرن اور روغن ماہی کے استعمال سے بھی بہت فائدہ ہوتا ہے۔ اور کمی خون کی صورت مین مرکبات

فولاد خصوصاً کمیکل فوڈ دین۔ نرس حالت مین اسٹرکنیا دردیگر مرکبات بجلی زیادہ تر مفید ہین
اگر نخاع مین اجتماع خون ہو تو مرکبات پروماید۔ فاسفورس اور ارگٹ کا استعمال کرین اور مقام
نخاع پر لوہا تپا کر داغ دین آب سمندر سے غسل کرنا ہی مفید ہے۔ غذا مقوی زود ہضم کہانے
کو دین حفظان صحت کی پابندی لازم سمجہین بعض اوقات دایہ کی بے احتیاطی سے بچہ کی ایک
جانب مفلوج ہو جاتی ہے۔ جب اندام نہانی کی تنگی اور وضع حمل کی بیقاعدگی سے زوج سابع پر دباؤ
پہونچتا ہے تو ہی عارضہ فالج عارض ہو جاتا ہے مگر یہہ بغیر علاج کے چند گہنٹہ یا چند ہفتہ مین
خود بخود زائل ہو جاتا ہے **فالج کی ایک دوسری قسم** بچون خصوصاً لڑکون مین مورثی
طور پر پائی جاتی ہے جسکو انگریزی زبان مین ڈوشنٹر پرالی سس کہتے ہین اور سیوڈو ہائپرٹروفک مسکیولر
اسکلیروسس ہی کہتے ہین **ماہیت** جب فتور فعل نخاع کے سبب سے اسکی ساخت مین دانہ دار
مواد جمع ہو جاتا ہے تو نخاعی اعصاب مین مادہ انضمالیہ بڑہجاتا ہے عضلانی ریشون مین ہی یہی
کیفیت پیدا ہو جاتی ہے جس سے وہ کمزور اور ڈہیلے پڑ جاتے ہین مگر پہلے مرض کی ابتدا پانون سے
ہوتی ہے من بعد رفتہ رفتہ پنڈلی ران۔ پوتڑ۔ کمر اور شکم کے عضلات تک سرایت کرتا ہے
شروع مین عضلات کمزور اور اخیر مین فربہ ہو کر سکڑ جاتے ہین پنڈلی کے عضلات بہت موٹے
اور سخت ہو جاتے ہین پیٹہہ۔ سینہ۔ ہاتہہ اور چہرہ کے عضلات سکڑ کر ڈہیلے پڑ جاتے ہین زمین سے
اوٹہتے وقت لکڑی کا سہارا لیکر پہلے چوتڑ اوٹہاتا ہے بعد ازان بدن کو جہکا کر بڑی دقت سے
اوٹہتا ہے اور کہڑے ہونے کی صورت مین دونون پانون کو علیحدہ علیحدہ اور سر و جسم کو ذرہ پیچھے کی طرف
جہکا کر کھڑا ہوتا ہے اور چلتا ہے تو گہٹنے کو اونچا اور پنجہ کو جہکا کر اور جسم کو اودہر اودہر ہلاتا ہوا چلتا ہے
اور برس دو برس کے بعد ہاتہون مین ہی یہی کیفیت ہو جاتی ہے جس سے بچہ لاچار ہو کر بستر پر پڑا رہتا ہے
اس مرض مین مریض کئی مہینے مبتلا رہتا ہے۔ اسمین آلات تنفس دوران خون اور آلات ہضم مین کچہہ
فتور نہین ہوتا اور نہ بخار ہوتا ہے۔ مثانہ اور معاء مستقیم کی طاقت ہی قایم رہتی ہے لیکن اخیر مین
زیادہ کمزوری کے باعث اتفاقیہ امراض کے حملہ سے جو کمزوری کے واسطے لازمی ہین مریض راہی ملک
عدم ہوتا ہے **علاج** مقام ماوٗف پر مالش کرین گرم پانی سے غسل کرین اور خاص بڑے
عضلات پر بجلی لگا دین **قسم ہشتم فالج ہزال النخاع** (پروگری سیو مسکیولر اٹروفی)

جیسے سردی کی سرایت بارش میں بھیگنے صدمات نفسانی یا جسمانی اور دماغی محنت کی زیادتی سے مقدم نخاع میں ورم ہو جاتا ہے تو نخاع کی غذائی نالیوں میں فتور واقع ہو جاتا ہے جس سے عضلات پتلے اور نرم پڑ جاتے ہیں رنگت میں پھیکی یا زردی مائل ہو جاتے ہیں محرک اعصاب جو نخاع کی جڑوں سے لاغر ہونے سے عضو ماؤف کی حرکت کم و بیش زائل ہو جاتی ہے اکثر یہ مرض کا ظہور جوانوں میں ہوتا ہے کبھی بوڑھوں اور بچوں میں بھی ہو جاتا ہے موروثی بھی ہے آتشک نخاع شدید اور زہر سیسہ کی سرایت سے بھی ہو جاتا ہے **علامات** ابتدا میں بعض کو مرض کا پتہ اور خیال نہیں ہوتا کیونکہ مرض آہستہ آہستہ اور بے معلوم شروع ہوتا ہے مگر جب بعض اعضا میں عضلات کے لاغر اور کمزور ہونے سے ہرج واقع ہوتا ہے تو مریض کو فکر پڑ جاتا ہے لیکن بیمار کی عقل اور ہوش و حواس میں کسی قسم کا فرق نہیں آتا اور حس بھی قایم رہتی ہے کبھی ہاتھ کی انگشت میں درد ہو کر رفتہ رفتہ بتدریج پتلا اور کمزور ہو جاتا ہے کبھی دونوں ٹانگیں اور شاذ و نادر تمام جسم کے عضلات پتلے اور خشک ہو جاتے ہیں لیکن چھاتی اور کرہ چشم کے عضلات اصلی طاقت پر رہتے ہیں ترقی مرض کی حالت میں تنفس اور بلع میں بہت تکلیف ہوتی ہے اور غذا کم کہائی جاتی ہے جب دونوں جانب کے عضلات مرض میں یکسان مبتلا نہیں ہوتے تو مریض کا جسم بے ڈول ہو جاتا ہے عضلات ڈھیلے ہو جاتے ہیں اور انکے ریشوں میں پھڑک پیدا ہو جاتی ہے کبھی مقام ماؤف کی حس کم یا زائل ہو جاتی ہے کبھی ان میں درد ہوا کرتا ہے اور سردی کا اثر زیادہ اور حرارت معمول سے کم ہوتی ہے اور صحت میں کچھ فتور نہیں آتا بشرطیکہ غذا کہائی جاوے

علامات ممیزہ اس مرض کی مشابہت زیادہ تر فالج اطفال کے ساتھ ہوتی ہے لیکن وہ بخار کے بعد دفعتاً اور یہ بتدریج اور آہستہ شروع ہوتا ہے عضلات ڈھیلے پتلے ہوتے ہیں اور انکے ریشوں میں پھڑک ہوتی ہے **انجام** دو ماہ سے پانچ چھ برس کے اندر شاذ و نادر مریض اچھا بھی ہوتا ہے صرف ہاتھ پاؤں کے مبتلا رہنے سے صحت کی امید ہو سکتی ہے مگر عضلات سینہ اور شکم کے مبتلا ہونے سے اکثر مریض دم گھٹ کر مر جاتا ہے کیونکہ ڈایافرغما اور پسلیوں کے درمیانی عضلات کے مبتلا ہونے سے سینہ کی حرکت کم ہو جاتی ہے اور بلغم کے تحلیل نہونے سے مجرے ہوا ہی مسدود ہو جاتے ہیں **علاج** روحانی اور جسمانی آرام کو لازم سمجھیں زود ہضم اور مقوی غذا اور دوا دیں ہواخوری کرا دیں حفظان صحت کی پابندی کریں مقام ماؤف پر روغن کافور کی مالش کریں

روغن قسط کی مالش سے بھی فایدہ ہوتا ہے **نسخہ روغن قسط** قسط تلخ ۱۰ درم عاقرقرحا ۵ درم
فلفل گرد ساڑھے تین درم سب کو کوٹ کر شراب کہنہ مین آٹھ پہر بھگو رکھین اور بوقت صبح جوش
دین جب نصف رہجاوے تو ۵۰ درم روغن زیتون داخل کرین و دوبارہ جوش دین تاکہ صرف
روغن باقی رہجاوے پس بعد صاف کرکے فرفیون جند بیدستر ہر ایک ۳ درم صلایہ کرکے آمیز
کرین اور عمل مین لاوین نخاع کی ماؤف جگہ پر پلسٹر لگاوین سرد پانی کا تریڑا اور گندھک کا بھپارہ
دین اور ۵ سے ۱۰ منٹ تک ہر دوسرے روز برابر مہینا بہرتک تنجیہ برقی لگاتے رہین مگر ایک منٹ
سے زیادہ ایک عضلہ پر پول کو قایم نہ رکھین نائٹریٹ آف سلور ¼ سے ½ گرین تک دن مین تین دفعہ
دین **دیگر مجرب** تنقیہ کے بعد دوا المسک تناول کرین اور اسکے تناول کے بعد یہہ جوشاندہ پیوین
نسخہ جوشاندہ بادیان خطائی عود مصطگی خولنجان قرنفل انیسون ہر ایک ۲ ماشہ الایچی خورد
دارچینی ہر ایک ۴ ماشہ چاے خطائی ۸ ماشہ سبکو پانی مین جوش دیکر استعمال مین لاوین آتشک کی
صورت مین آتشک کا علاج کرین آیوڈائیڈ آف پوٹاسیم دین آسٹر کینیا کے استعمال سے بھی فایدہ ہوتا
ہے **قسم نہم فالج المشی علی غیر الترتیب** لوکوموٹر اٹکسی چونکہ اس مرض مین
مریض لڑکھڑا کر چلتا ہے اور قدم سیدھا نہین دہر سکتا اسلیے اس مرض کا نام بلحاظ تسمیۃ الشی باسم
عرضہ المشی علی غیر الترتیب کہا گیا جب ضربہ سقطہ بخار محرقہ آتشک وجع مفاصل اور نقرس کے
باعث نخاع اور دماغ کے مبداء اعصاب مین ورم ہوجاتا ہے تو مقام ماؤف پہول کر حجم مین بڑھ
جاتا ہے اور آخر مین سکڑ کر سخت ہوجاتا ہے اور اسکے گرد مادہ اتصالیہ کے جمع ہوجانے سے
عصبی ساخت کی اصل کمزور خراب بلکہ معدوم ہوجاتی ہے اسکا رنگ سفید سیاہی مایل ہوجاتا
سخت ہونے کی حالت مین پہلے عصبی مادہ کے اندر چہوٹے چہوٹے کیسے پیدا ہوتے ہین جنکے گرد
خون کی رگین بہی پائی جاتی ہین آخر مادہ اتصالیہ کی کثرت سے رگون کی دیوارین بہی موٹی ہوجاتی
ہین رنج و غم کی زیادتی اور جسمانی محنت کی کثرت شرابخواری و مجامعت کی افراط سردی کی
سرایت اور رطوبت کے اثر سے بہی ہوجاتا ہے۔ فاقہ کشی جلق بہی اسکے اسباب ہین کبھی مرگی اور
دیوانگی کے امراض بہی اسکا باعث ہوتے ہین یہہ مرض موروثی بہی ہے اور عورتون کی نسبت
مردون مین زیادہ ہوتا ہے اور اکثر ۳۰ سے ۵۰ برس کی عمر مین اوسط درجہ کے عصبی مزاج کے

اوسی نہین ہوتا ہے۔ اسکا فتور نخاع کے مختلف مقام مین خصوصًا پشت کمر کی ریڑھ کے مقدم ورخو
حصہ مین ہوتا ہے جس سے اوسکے فعل اور عضلات کی اختیاری طاقت اور حس مین فتور پڑجاتا ہے
بعض اوقات اس قسم کی کیفیت غشاے ام الدماغ مین بھی پائی جاتی ہے **علامات** اکثر یہہ مرض
مقام کمر سے شروع ہوکر اوپر کو چڑہتا ہوا کم ہوتا جاتا ہے۔ اکثر نامعلوم اور پوشیدہ طور پر بتدریج
ظاہر ہوکر عرصہ تک قایم رہتا ہے کبھی دفعتہً بھی ظاہر ہوجاتا ہے پس مختلف کوایف کے لحاظ سے علامات
کو تین درجہ مین بیان کیا جاتا ہے **اول درجہ ابتدائیہ** تھوڑی سی محنت کے بعد جسم کے
اسفل حصہ مین تکان معلوم ہوتا ہے۔ بعض اوقات ہاتھ پانون اور جوڑون مین درد محسوس ہوتا ہے
جس سے مریض کو وجع المفاصل کا گمان ہوجاتا ہے اور درد کی ٹیسین چھیدنے۔ تراشنے۔ کاٹنے
اور بجلی کے صدمہ کے طور پر معلوم ہوتی ہین کبھی سینہ شکم اور ہاتھ پانون کسی رسی کے ساتھ
جکڑے ہوئے معلوم ہوتے ہین مثانہ۔ نائزہ اور معاے مستقیم وغیرہ اعضاے اندرونی مین بھی درد
ہوتا ہے خصوصًا معدہ سے شروع ہوکر پشت کی طرف جاتا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ کبھی دفعتہً
تشنج بھی ہوجاتا ہے اور آنکھون کے سامنے اندھیرا سا چھا جاتا ہے اور بصارت مین فرق
پڑجاتا ہے اور کبھی بالکل زایل ہی ہوجاتی ہے کبھی خفیف سا بھینگا پن اور استرخاے جفن بھی
ہوجاتا ہے اور دونون جانب کی تپلیان یکسان نہین رہتین کبھی بہرا پن بھی ہوجاتا ہے۔ اور
بدہضمی کی علامات پیدا ہوجاتی ہین کبھی بیمار کو غش آجاتا ہے اور حرکت قلب مین فتور پڑجاتا
ہے۔ شروع مرض مین مباشرت کی خواہش ہمیشہ کی طرح زیادہ ہوتی ہے اور انزال جلد تر ہوجاتا
ہے۔ پھر جماع کی خواہش بھی بتدریج کم ہوجاتی ہے۔ خراش مثانہ اور حبس البول کی کیفیت سے
مریض تنگ آجاتا ہے۔ قوت حس کے تیز ہوجانے سے بدن مین چیونٹیان رینگتی اور سوئیان
چبھتی معلوم ہوتی ہین جلد پر ادنےٰ سی چیز کے چھو جانے سے درد شدید ہوتا ہے کبھی گرمی و
سردی اور چپچپاہٹ کبھی گدگدی اور کھجلی ہوتی ہے۔ پس نخاع کے اوس حصہ مین جو گردن مین ہے
اور ریڑھ کی بیرونی جانب مرض ہوتا ہے تو درد بازون سے شروع ہوکر سر کی طرف پھیل جاتا ہے
اور قوت لامسہ کی تیزی میں بدم ترقی پر ہوتی جاتی ہے اور تیز منتقل ہوتی رہتی ہے جس یا حرکت
کے اعضا پہ بہت تھوڑے عرصہ کے لئے استرخا ہوجاتا ہے کبھی ہمیشہ قایم رہتا ہے کبھی پیدا ہوکر

رفع ہو جاتا ہے اور کچھ عرصہ کے بعد دوبارہ عود کرتا ہے۔ یہی کیفیت چند ماہ سے لیکر چند سال تک رہتی ہے **دوم درجہ تزاید** جسمین بیماری بخوبی قائم ہو جاتی ہے دونون پانون کے عضلات کی طاقت زایل ہو جاتی ہے جس سے معمولی طور پر مریض حرکت نہین کر سکتا حس مین فرق پڑجاتا ہے۔ پانون بے قابو ہو جاتے ہین بغیر مدد اور سہارے کے اوٹھ نہین سکتا۔ چلنا پھرنا دشوار ہو جاتا ہے۔ اگر چلنے کی کوشش کرتا ہے تو ادہر ادہر لڑکھڑاتا ہوا چلتا ہے۔ خصوصًا یہ کیفیت اندہیرے مین یا انکھین بند کرکے چلنے مین بخوبی معلوم ہوتی ہے کیونکہ اس صورت مین مریض کو اپنے پانون پر خاص توجہ کرنی پڑتی ہے اور وہ خوب دیکھ بھال کر اور قدم جماکر زمین پر رکھتا ہے۔ مریض چلتے وقت اپنے پانون کو معمول سے زیادہ احتیاط کے ساتھ اوٹھاتا ہے اور بے اختیار ادہر ادہر زمین پر چھوڑ دیتا ہے۔ اگر چلتے چلتے مریض لوٹتا ہے تو گر پڑتا ہے کھڑے رہنے کی حالت مین انکھین بند کر لی جائین تو سہم سہم کر چلنے کی کیفیت بخوبی نمایان ہوتی ہے۔ لاٹھی کے سہارے بھی آہستہ آہستہ اور کوشش کرکے چلتا ہے اور گر جانے کے خوف سے اور بھی قدم بیقاعدہ پڑتا ہے چونکہ پانون مفلوج نہین ہوتے اسلئے عضلات کسیقدر فربہ ہو جاتے ہین اور لیٹنے کی حالت مین مریض اپنے پانون کو ادہر ادہر بخوبی حرکت دے سکتا ہے۔ آخر کار پانون مین طاقت زیادہ ہو جاتی ہے مگر چلنے پھرنے سے بالکل عاری ہو جاتے ہین بلکہ دو شخصون کے سہارے کے بغیر مریض کھڑا بھی نہین ہو سکتا۔ ہونٹ ناک پیشانی رخسار اور جسم کے دوسرے مختلف مقامات مین سرسراہٹ اور جھنجھناہٹ ہوتی ہے۔ ہاتھ پانون اور انگلیون مین سو جانے کی کیفیت محسوس ہوتی ہے جلد کی حس کم ہو جانے سے تلوون مین گدگدانو تو کچھ خبر نہین ہوتی۔ پانون زمین پر رکھین تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ریت یا روئی یا کسی اور نرم چیز پر پانون پڑ گیا۔ بعض اوقات پانون ایسے شل ہو جاتے ہین کہ گرمی اور سردی کے سوا کسی دوسری چیز کا اثر محسوس نہین ہوتا حس عضلات کے کم و بیش زایل ہو جانے سے بدون دیکھنے کے بیمار یہ نہین بتلا سکتا کہ کونسا پانون کدہر اور کہان پر رکھا ہے اور بدن پر اس قسم کی کیفیت معلوم ہوتی ہے کہ دھڑ کو کسی نے رسی سے خوب جکڑ کر باندھ دیا ہے۔ بجلی کا اثر بھی معلوم نہین ہوتا قبض ہمیشہ رہتی ہے اور مقام عجان اور امعائے مستقیم مین بوجھ سا معلوم ہوتا ہے اور ایسا خیال رہتا ہے کہ میز پر سے کوئی چیز نکلا

رہتی ہے اور قضائے حاجت کو مریض روک نہیں سکتا اور رات کو کبھی دفعہ قضائے حاجت کے لیے
اٹھنا پڑتا ہے پیشاب بھی اچھی طرح خارج نہیں ہوتا اور مثانہ کی کمزوری سے دھار باندھکر نہیں نکلتا
بول خارج ہونے کے بعد کچھ دیر تک قطرات ٹپکا کرتے ہیں کبھی پیشاب بے اختیار نکل جاتا ہے اور قوت باہ
بالکل زائل ہو جاتی ہے۔ دماغی عضلات کے مبتلا ہونے سے نگلنا دشوار ہو جاتا ہے سانس بھی مشکل
سے لیا جاتا ہے **سوم درجہ انتہا** جس میں ہاتھ بھی مبتلا ہو جاتے ہیں چوتھی پانچویں انگلی میں
سوتاپن کی کیفیت زیادہ تر پائی جاتی ہے۔ آخر یہ کیفیت بتدریج ساعد بازو اور شانہ تک پھیل جاتی
ہے اور حرکت کے بے قاعدہ ہونے سے چٹکی لینا سوئی پکڑنا اور کوئی اور باریک کام نہیں کیا جا سکتا
اگر آنکھ کو بند کر کے ہاتھ کو ہلایا جاوے تو مریض نہیں بتلا سکتا کہ اوسکا ہاتھ کسقدر اور کس طرف کو
اوٹھایا گیا۔ بعض اوقات سر گردن اور سینہ کے عضلات بھی مبتلا ہو جاتے ہیں جس سے بولنے نگلنے
اور سانس لینے میں دقت ہوتی ہے لیکن قوت حافظہ اور عقل قایم رہتی ہے اور بیماری کے زیادہ
شدید ہونے سے سر پشت سینہ اور اطراف میں ایک قسم کا درد شدید برابر ہوتا رہتا ہے شاذ و
نادر عضلات سخت ہو کر سکڑ جاتے ہیں اور پتلے پڑ جاتے ہیں کبھی نخاع کی بغل اور مقدم حصہ کے
عضلات لاغر ہو جاتے ہیں اور کھینچکر سکڑ جاتے ہیں اور کچھ عرصہ تک پڑے رہنے سے پیٹھ اور
چوتڑوں پر گھاؤ پڑ جاتے ہیں **عوارضات** اس مرض میں اکثر جسم کی سطح پر قوبا اور
جریت وغیرہ جلدی بثورات پیدا ہو جاتے ہیں اور جہاں جہاں بجلی کا اثر پہونچتا ہے وہاں بھی بثورات
نکل آتے ہیں کبھی مرض کی ابتدا کے شروع میں گھٹنا کہنی اور کندھا وغیرہ مفصل متورم ہو کر خراب
ہو جاتے ہیں اور کبھی جوڑوں میں صورت خلع کی ہو جاتی ہے اور ہڈیاں کمزوری کی وجہ سے
خود بخود ٹوٹ بھی جاتی ہیں مگر درد نہیں ہوتا البتہ بیمار کے فعل بول میں فرق آ جاتا ہے **علامات
ممیزہ** دماغ خود اور نخاع کی سوزش مزمن سے اس مرض کو زیادہ مشابہت ہے مگر نخاع کی سوزش
اور فالج میں مریض بغیر دیکھے ہاتھ پاؤں ہلا نہیں سکتا اور آنکھیں بند کر کے اور پاؤں ایک دوسرے
سے ملا کر کھڑا ہونے کی حالت میں بلا سہارے مریض کھڑا نہیں ہو سکتا اور نہ بتلا سکتا ہے کہ
پاؤں کس مقام پر رکھا ہے اور چھوٹے دماغ کے مرض میں بیمار کو بار بار قے ہوتی ہے۔ سر میں درد
دوران سر اور لگا رہتا ہے تشنج بھی ہوتا ہے اور آخر مرض میں بھینگا پن کا عارضہ ہو جاتا ہے اس

مرض مین مریض کو ابتدا ہی مین بھینگا پن کا عارضہ لاحق ہوجاتا ہے **انجام** اکثر خراب ہے اور مرض مزمن ہوجاتا ہے برسون کے بعد اسکا کامل طور پر ظہور ہوتا ہے۔ ابتدا مین باقاعدہ علاج کرنے سے مرض کچھ عرصہ تک رک جاتا ہے بلکہ شاذ و نادر شفا بھی ہوجاتی ہے اور سات آٹھ برس تک مریض زندہ رہ سکتا ہے کبھی ترقی کی صورت مین چھ ماہ کے اندر مریض بے اوٹھا نہین جاتا مگر ہوش و حواس برابر قایم رہتے ہین کسی قسم کا اونمین فرق نہین آتا۔ بخار ہوجاتا ہے۔ ذات الریہ۔ سرخ باد۔ عضلات بلع و تنفس کے فالج۔ سرقہ۔ گردہ اور مثانہ کے امراض یا صرف کمزوری کے لاحق ہونے سے مریض راہی ملک عدم ہوتا ہے

علاج شدت مرض کی صورت مین مرض کا رفع ہونا مشکل ہے۔ البتہ ابتدا مین باقاعدہ تدابیر اور باضابطہ علاج سے مرض رک سکتا ہے اور بعض اوقات آرام بھی ہوجاتا ہے۔ اس مرض مین حفظان صحت کی پابندی اور پورے طور پر غذا کا انتظام ضروری و لازمی ہے۔ خون لینے سے قطعی پرہیز کرین اور مریض کی طاقت کا خیال رکھین کمزور ہونے دین تلخ مقویات معدنی کے ساتھ روغن ماہی یا ارگٹ آف رائی اور بلاڈونا مناسب مقدار مین دین اوکسائیڈ یا نائٹریٹ آف سلور۔ ہائپو فاسفیٹ آف سوڈیم۔ سٹرکنائین۔ مرکبات کچلہ سنکھیا اور برومائیڈ آف پوٹاسیم کا استعمال کرائین اس سے بہت فائدہ ہوتا ہے عرق چوب چینی مجوزہ مؤلف کے استعمال سے بکمال فایدہ ہوتا ہے یہ جمیع امراض مادہ دماغی کیلئے بے نظیر ہے **نسخہ عرق چوب چینی** چوب چینی ۱ چھٹانک۔ مرزنجوش۔ عاقرقرحا۔ خولنجان۔ تودری۔ شقاقل۔ سنبل الطیب۔ قاقلین۔ بہمنین۔ جوزبوا۔ بسباسہ۔ قرنفل۔ عود ہندی ہر یک ۱ تولہ۔ ابریشم خام۔ بادرنجبویہ ہر یک ۱ تولہ۔ دارچینی۔ قرنفل۔ برگ تلسی ہر یک ۲ تولہ۔ انیسون ۴ تولہ۔ برگ تنبول یکصد عدد۔ گل سیوتی ۵ تولہ مشک خالص ۱ درم۔ زعفران ۵ درم۔ شیرہ نیشکر۔ گلاب ایک ایک سیر سب کو ملاکر حسب دستور عرق کشید کرین خوراک ۵ تولہ صبح ۵ تولہ شام رفع درد کے لئے افیون بلاڈونا کروٹن کلورل ہیٹ وغیرہ مخدر مسکن الوجع ادویات کھلاوین اور انہی دواؤن کی مالش کرین **دیگر روغن قاوندی** جسکے استعمال سے وجع المفاصل کو بھی فایدہ ہوتا ہے **نسخہ** قرنفل۔ عود صلیب۔ سلیخہ۔ سورنجان تلخ۔ راسن۔ عود بلسان ہر یک ۵ درم۔ سنبل الطیب۔ سادج ہندی۔ بیخ سوسن۔ قرفہ۔ قسط تلخ ہر یک ۱ درم سب کو نیمکوب کرکے ۵ سیر پانی مین ایک شبانہ روز بھگو رکھین بعد ازان روغن زیت ۱ سیر داخل کرکے جوش دین جب صرف روغن باقی رہ جاوے تو صاف کرکے شحم قاوندا ۱ درم۔ مومیائی ۳ درم۔ مصطگی ۳ درم۔ جندبیدستر ۲ درم ضماد

کرکے استعمال میں لاوین گندہک کے بھپارہ سے بھی فایدہ ہوتا ہے بجلی کا استعمال بھی مفید ہے قبض کی صورت مین حقنہ کا استعمال کرین **دیگر حبوب** نائیٹریٹ آف سلور ۲ گرین اکسٹراکٹ نکس وامیکا ۱۲ گرین دونون کو ہم ۲ حبوب بناوین **ایضاً** نائیٹریٹ سلور ۲ گرین اکسٹراکٹ بکلیپ ۲ گرین اکسٹراکٹ جنشین حسب ضرورت لیکر ہم ۲ حبوب بناوین اور غذا کے بعد صرف ایک حب کہاوین **دیگر مجرب** لیکوئیڈ اکسٹراکٹ آف ارگٹ دو ڈرام برومائیڈ آف سوڈیم ڈیڑہ اونس کنفر واٹر ہ اونس سب کو ملاکر چار چار گہنٹہ کے بعد ایک ڈرام قدرے پانی ملاکر دین غذا حیوانی دین

قسم دہم فالج جانبی نخاع (لیٹرل اس کلیروسس) جب دماغ کے کسی حصہ میں سیلان خون یا لینت الدماغ ہو تو پہلوی ستون کی بناوٹ کی کل طوالت میں صلابت آجاتی ہے جس سے پاؤن مفلوج اور عضلات سخت ہو کر پتلے پڑجاتے ہین اور کبھی درد بھی ہونے لگتا ہے راس النخاع اور حرام مغز کے فتور سے بھی مرض کا ظہور ہو جاتا ہے کبھی سردی لگنے اور بارش مین بھیگنے سے بھی ہو جاتا ہے اور عورتون کی نسبت مردون کو زیادہ ہوتا ہے **علامات** شروع مرض مین اعضائے ماؤف پر کسیقدر چہاپ پائی جاتی ہے اور سو جانے کی کیفیت نمایان ہوتی ہے اور عضلات بتدریج مفلوج ہوتے جاتے ہین حرکت سے کانپتے اور خراش ہونے سے سخت ہوجاتے ہین اور سختی عضلات کے باعث ہاتھ پاؤن پہیل جاتے ہین اور سختی کی زیادتی سے سکڑے ہوئے معلوم ہوتے ہین بجلی کی تاثیر اور خراش سے عضلات بھی سکڑ جاتے ہین جس سے ہاتھ کے عضلات مفلوج ہو کر پتلے پڑجاتے ہین اور ہاتھ جسم کے ساتھ لگا رہتا ہے اور کلائی بازو پر مڑجاتی ہے پہیلانے سے ہاتھ درد کرتے ہین اور ایک دو برس مین پاؤن بھی کیفیت مذکورہ مین مبتلا ہو جاتے ہین بعض مین دونون پاؤن سکڑ کر آپسمین مل جاتے ہین اور چلتے وقت پاؤن مین رعشہ پڑجاتا ہے۔ کچھ عرصہ کے بعد عضلات ڈہیلے اور پتلے ہو جاتے ہین مثانہ اور معاء مستقیم مین کسی قسم کا فتور ظہور مین نہین آتا **علامات ممیزہ** فالج ہزال النخاع مین عضلات پتلے پڑجاتے ہین مگر بتدریج اور اس مرض مین فالج کے ہوتے ہی عضلات پتلے ہو جاتے ہین **انجام** اکثر خراب ہوتا ہے اور مرض کی ترقی مین مریض دو تین برس کے اندر ہی راہی ملک عدم ہوتا ہے **علاج** طبیعت کو درست رکہین حفظان صحت کی پابندی کرین بجلی کا استعمال کرین مالش کرین اور فالج المشی علی غیر الترتیب مین جو کچھ بیان کیا گیا ہے یہان بھی عمل مین لاوین

قسم یازدہم فالج منتشر خیلان الصلبیہ (ڈسیمینیٹڈ اس

کلیروسس، جب سردی کی سرایت ہو یا عرصہ دراز تک فکر و خوض میں زیادہ وقت صرف کیا جائے
تو دماغ اور نخاع کے مختلف حصوں میں بہت سے چھوٹے چھوٹے گول سخت اور سفید سرخ دھبے پڑ جاتے
ہیں بعض اوقات ہیضہ وغیرہ شدید امراض کے بعد بھی یہ مرض ہو جاتا ہے۔ اسکے شروع میں
دوران سر اور بھینگا پن کی کیفیت لاحق ہو جاتی ہے تکلم میں فتور ہو جاتا ہے عضلات سخت ہو جاتے
ہیں یہ علامتیں برسوں تک رہتی ہیں بعد ازاں اعضائے اندرونی کے فعل میں فتور آجاتا ہے جس سے
مریض نہایت نحیف الجسم ہو کر بستر پر پڑا رہتا ہے دیر تک پڑا رہنے سے چوتڑوں اور پیٹھ پر گھاؤ پڑ جاتے
ہیں بھوک زائل ہو جاتی ہے اسہال جاری رہتے ہیں سوزش مثانہ لاحق ہوتی ہے قوت حافظہ زائل
ہو جاتی ہے اور عقل میں فتور پڑ جاتا ہے کرہ چشم میں لرزش ہوتی ہے مگر سونے کی حالت میں زائل ہو جاتی
ہے۔ سر گردن ہاتھ پاؤں بلکہ تمام جسم میں کیفیت رعشہ کی ہو جاتی ہے اور اکثر ایک ہاتھ اور ایک پاؤں
میں یہ مرض ہوا کرتا ہے خصوصاً حرکت کی صورت میں زیادہ ہو جاتا ہے۔ سیدھا کھڑا ہونے میں نہایت
تکلیف ہوتی ہے۔ چلنے کی حالت میں مریض پاؤں کو بھاری سمجھتا اور پاؤں گھسیٹ کر چلتا ہے اور
ہاتھوں میں کمزوری ہو جاتی ہے۔ البتہ فالج کے ظہور سے رعشہ کی شکایت رفع ہو جاتی ہے۔ ہونٹ اور
زبان کے رعشہ سے کلام کرنے میں ازبس دقت ہوتی ہے بات رک رک کرتا ہے۔ بس بعد فالج کے ظہور سے
عضلات سخت ہو جاتے ہیں نبض نہایت سریع چلتی ہے جسکی ضربات فی منٹ ۱۰۴ ہوا کرتی ہے
سکڑنے والے عضلات کی حرکت زائل ہو جاتی ہے۔ جلد میں سو جانے کی کیفیت نمایاں ہو جاتی
ہے چہرہ مغموم رہتا ہے مریض ٹکٹکی باندھ کر دیکھا کرتا ہے کبھی روتا ہے اور کبھی چپ چاپ بیٹھا رہتا ہے۔
مثانہ اور معائے مستقیم اپنی اصلی حالت پر رہتے ہیں بیس سے تیس برس کی عمر کے مابین مردوں کی نسبت
عورتوں کو خصوصاً اختناق الرحم اور وجع مفاصل کی مریضہ کو زیادہ ہوتا ہے اور مرض کی مدت پانچ
سے دس برس تک ہے آخر کو سکتہ۔ سوزش مثانہ کمزوری ذات الریہ اور سل یا پیچش میں مبتلا ہو کر
مریض راہی ملک عدم ہوتا ہے **علاج** نائٹریٹ آف سلور۔ اسٹرکنیا۔ و دیگر مرکبات بجلی دینا اس
سے رعشہ کو کمال فائدہ ہوتا ہے مگر سنکھیا۔ برومائیڈ آف پوٹاسیم۔ آرگٹ آف رائی اور بلاڈونا کے
استعمال سے بہت ہی زیادہ فائدہ ہوتا ہے

فصل سی ام لقوہ (فیشل پیرالیسس) اس میں
چہرہ کی ایک جانب شاذ و نادر دونوں جانب کے عضلات مفلوج ہو جاتے ہیں اور منہ ٹیڑھا ہو جاتا

فصل لقوہ

ہے اسکو انگریزی زبان مین بلیس پالسیس بھی کہتے ہین یہہ ایک قسم کا فالج ہے جو زوج سابع
کی محرک شاخ کے استرخا سے خاص چہرہ مین عارض ہوتا ہے۔ کبھی یہ زوج سابع کے ساتھ
زوج خامس بھی مسترخی ہو جاتا ہے اور خاص دماغی سبب کے باعث لقوہ کے ہمراہ خدر بھی ہو جاتا
ہے ان دونون کے اجتماع سے معلوم ہوتا ہے کہ مرض کا خاص سبب دماغی ہے **اسباب** مرض
کا سبب یا خاص دماغ مین ہوتا ہے مثلاً ورم دماغ۔ نرمی یا صلابت دماغ۔ یا عروق اور شرائین
دماغی خون کی زیادتی سے دماغ کو متغیر کرتی ہین۔ یا بطون دماغ مین پانی کا زیادہ بھر جانا جو
اس مرض کا ہوتا ہے۔ کبھی مرض کا اصل سبب اعصاب مین ہوتا ہے مثلاً عظم الاذن کے منفذ عصبی
مین ورم ہو جاتا ہے یا رخسارہ کی بالائی طرف متورم ہو جاتی ہے جس سے عصب منغمز ہو جاتا ہے
یا کھوپڑی کے اندر مادہ آتشک یا کسی خارجی شئے کے دباؤ سے عصب دب جاتا ہے یا کان مین قرحہ
زخم پڑ جاتا ہے اور اوسکے گرد کی ہڈی مین تاکل و تعفنت کی صورت ہو جاتی ہے جس سے عصب
مذکور کٹ جاتا ہے۔ کبھی اصل سبب مرض کسی دوسرے عضو مین ہوتا ہے اور اوسکی مشارکت سے
لقوہ ہو جاتا ہے جیسا کہ وجع الاسنان مین مشاہدہ کیا گیا ہے۔ کبھی سبب خارج از بدن ہوتا ہے
جیسا کہ سرد ہوا لگنے سے لقوہ ہو جاتا ہے۔ اگر سردی کے دنون مین ریل کی سواری کرین یا گرم
کمرے اور گرم بستر سے اوٹھکر یکایک سرد ہوا مین چلے جائین تو بھی یہہ مرض ہو جاتا ہے کھوپڑی
کے باہر اعصاب پر چوٹ لگنے۔ کن پیڑہ وغیرہ دمل کے نکل آنے سے ہو جاتا ہے **علامات** دمل
وغیرہ کسی جسمی تکلیف کے بغیر یکایک یہہ مرض پیدا ہو جاتا ہے جسکی وجہ سے پہلے بیمار کا دہن کج ہو جاتا
ہے اور چہرہ کی ہیئت بدل جاتی ہے کیونکہ اسمین زوج سابع جو چہرہ کے عضلہ کو تحریک دیا کرتا تھا
ضعیف و مسترخی ہو جاتا ہے اسی وجہ سے مقام ماؤف کے عضلات کی حرکت بھی معدوم
ہو جاتی ہے۔ علیل جہت کے مقابل کا صحیح عضلہ اپنی طرف کھچ جاتا ہے کیونکہ دہن کی استقامت
و راستی اس امر پر موقوف ہے کہ جانبین کے دونون عضلے برابر کشش کرین جب ایک جانب
کا عضلہ ضعف و استرخا کی وجہ سے کشش سے عاجز ہو جاتا ہے تو جانب مقابل کا صحیح عضلہ اوسکو
اپنی طرف کھینچ لیتا ہے اس حالت مین صحیح عضلہ کی کشش سے دہن منجذب ہو کر کج ہو جاتا
ہے اور اکثر چہرہ کی حسن زائل نہیں ہوتی اور جب مریض کھانا کھاتا ہے تو مسترخی رخسارہ مین

طعام جمع ہوجاتا ہے اسلئے کہ علیل رخسارہ اپنے استرخا کے سبب حلق کی طرف طعام کو دفع نہین کرسکتا جیسا کہ حالت صحت مین کیا کرتا تھا اور منہ اچھی طرح بند نہین ہوتا اور نہ کھل سکتا ہے بلکہ نیچے کو لٹک آتا ہے اور صحیح جانب کا کونا اوپر کی طرف کھچ جاتا ہے اور مفلوج جانب کی ناک کا نتھنا دب جاتا ہے جسکے باعث سوراخ انف چھوٹا ہوجاتا ہے اور ناک بند نہین ہوتی اور سرخ ہوجاتی ہے جب لقوہ دماغ کے سبب ہوتا ہے تو اوسمین استرخا کا اثر زبان پر بھی ظاہر ہوتا ہے اگر غیر دماغی ہو تو زبان استرخا کے اثر سے محفوظ رہتی ہے اور اوسمین حرکت قایم رہتی ہے مگر باہر نکالنے سے مفلوج جانب کو لٹک جاتی ہے اور کلام کرنے مین لکنت ہوجاتی ہے رخسار اور پیشانی کے چین زایل ہوجاتے ہین اور مریض چین بجبین نہین ہوسکتا۔ حروف ب پ اور ف کا تلفظ ادا نہین ہوسکتا جبتک کہ ہونٹ کو انگلی سے سہارا نہ دیا جائے پانی پینے کے وقت مفلوج جانب سے باہر بہ جاتا ہے اور رال بھی اوسی جانب سے ٹپکتی ہے اور مریض تھوک نہین سکتا اور نہ ہنس سکتا ہے اگر صفیر (زفیر سیٹی) بھرنا چاہتا ہے تو اشداخ (باچھون) سے ہوا نکلجاتی ہے اور صفیر نکل نہین سکتی مریض ماؤف جانب کی آنکھ کو بند نہین کرسکتا اور نہ بالکل کشادہ کرسکتا ہے کیونکہ آنکھ مین دو عضلے ہین ایک حلقے کے گرد جس سے آنکھ بند ہوتی ہے اور دوسرا دماغ سیدھا بخط مستقیم جفن اعلے مین آتا ہے اسکے فعل سے آنکھ کھلتی ہے جب عضلہ قابضہ ضعیف ہوجاتا ہے اور فاتحہ اپنی اصلی طاقت پر قایم رہتا ہے تو لامحالہ آنکھ کھلی رہتی ہے اور آنسو بھی بکثرت نکلتے ہین نیچے کا پپوٹہ اور پلکین جھک جاتی ہین اور حرکت اجفان کم ہوجاتی ہے اور آنکھ کھلی رہنے کے سبب سرخ ہوجاتی ہے کیونکہ پلکین جو آنکھون کو صاف کرنیوالی ہین اپنے فعل سے باز رہجاتی ہین اور غبار دھوان وغیرہ آنکھ مین چلا جاتا ہے اور ظاہر چشم پر خشکی دوڑ جاتی ہے جس سے آنکھ متاذی ہوکر سرخ ہوجاتی ہے بصارت اور سماعت مین کچھ فرق نہین آتا۔ جب لقوہ کے ہمراہ درد گوش بھی ہو تو اوس سے پایا جاتا ہے کہ ورم اوس عصب کے منفذ کے قریب ہے جو زوج سابع کا ریشہ ہے اور درد گوش اوسپر دلالت کرتا ہے۔ جب عصب کی جڑ مفلوج ہوجاتی ہے تو لقوہ کی علامات بخوبی ظاہر نہین ہوتین کیونکہ دونون کے اعصاب کا مرکز ایک ہے جسکے کچھ حصہ مین فتور کے ہونے سے حصہ صحیح سے اوسکا فعل صادر ہوتا رہتا ہے۔ جب حبل الطبلی

دکار (ٹھپانی) کی شاخ نکلنے سے پہلے مبتلا ہو جاے تو زبان خشک ہو جاتی ہے اور نصف زبان
کے ذائقہ مین فرق پڑ جاتا ہے اور عضلہ جاذب الطبلی اور عصب سماعت کے مفلوج ہونے سے قوت
سماعت مین فتور واقع ہو جاتا ہے اور درد بھی ہوتا ہے۔ ٹیروسل گنگلیان کی پشت کی جانب
عصب کے فتور سے کوا صحیح جانب کو کھنچ جاتا ہے اور نرم تالو کا پچھلا کنارہ سیدھا ہو جاتا ہے اور
کھوپڑی کے بیرونی عصب کے فتور سے آنکھہ کھلی رہتی ہے جب دونون طرف کے اعصاب مفلوج ہو جائین
تو چہرہ کی کھال مین شکن نہین پڑتے رخسار مٹپا ہوا اور آنکھہ کھلی رہتی ہے منہ سے اچھی طرح بات نہین
نکلتی ناک کے دونون نتھنے دبے ہوئے رہتے ہین **علامات ممیزہ** چہرہ کے فالج مین آنکھہ کا پپوٹہ
اور چہرہ کا بالائی حصہ کم مبتلا ہوتا ہے چبانے کی حرکت مفقود ہو جاتی ہے زبان بھی مفلوج
ہو جاتی ہے اور بجلی کا اثر نہین ہوتا عضلات پتلے پڑ جاتے ہین لقوہ مین کل علامات اسکے
برخلاف ہوتی ہین **انجام** جب کمزوری سردی یا آتشک کے باعث ہو تو باقاعدہ علاج
آٹھہ دس ہفتے کے اندر آرام ہو جاتا ہے۔ دماغی فتور کے باعث ہو تو آرام ہونا دشوار ہے کیونکہ
اسمین بجلی موثر نہین ہو سکتی اسلئے صحت دیر مین ہوتی ہے اور کبھی نہین بھی ہوتی **علاج**
جب لقوہ ظاہر ہو تو فوراً بلا انتظار منضج مسہل دین اور مسہل دینے مین ہرگز دیر نکرین اور جو
کتب طبیہ عربیہ مین لکھا ہے کہ دو ہفتہ تک مسہل نہ دین اور صرف ماء العسل پر اکتفا کرین قابل
التفات نہین ہے۔ تنقیہ کے بعد معجون سیر دواء المسک حار و دیگر معاجین گرم کھانے کو دین
اور ادہان حارہ کی مالش کرین **نسخہ دواء المسک حار** درونج عقربی۔ زرنباد۔ کہربا۔ بسد
ہر یک ۱ درم۔ ابریشم مقرض ۲ درم۔ بہمن سرخ۔ بہمن سفید۔ سنبل الطیب۔ سازج ہندی۔ قاقلہ۔ قرنفل
ہر یک ۵ درم۔ اشنہ۔ دار فلفل۔ زنجبیل ہر یک ۲ درم۔ مروارید ناسفتہ۔ مشک خالص ہر یک ۳ ماشہ۔ عود
۶ درم سب کو باریک کر کے تہہ عسل مصفی مین تیار کرین خوراک ۳ ماشہ صبح ۳ ماشہ شام۔ مرض کے سبب اصلی
کو دریافت کر کے اوسکے ازالہ مین کوشش کرین اگر اصل سبب استخوان گوش مین ہو تو کان کے
نیچے جونکین لگائین اور رفع ورم کے واسطے قدرے کیالومل کھلا دین اگر تھوڑی مقدار مین کیالومل
کفایت نکرے تو مکرر دین یہان تک کہ منہ پھول جاوے۔ بعد ازان آیوڈائڈ آف پوٹاسیم ۱ سے ۲ گرین
تک کسی تلخ دوا کے ہمراہ کھلا دین اور آبلہ انگیز پلاسٹر کان کے پیچھے لگا دین عمدہ حبوب کھانے کو

دیں **نسخہ حبوب** سیماب۔ گندھک آملہ سار۔ پلپل سرخ۔ سہاگہ۔ نیلیہ۔ بیش۔ کنجد۔ کف دریائی سوختہ
ہر ایک یکماشہ سبکو باریک کرکے لیموں کے رس میں کھرل کریں اور بمقدار نخود حبوب بنا کر ایک حب
صبح اور ایک شام کھانے کو دیں۔ اگر سرد ہوا لگنے کے سبب لقوہ وقوع میں آوے تو ٹنکچر اسٹیل کنپٹیوں پر ملا کر
اور گرم پانی میں پارچہ تر کرکے نچوڑ لیں اور اوپر روغن تارپین چھڑک کر محل لقوہ پر باندھیں اور کان پر
گرم لوپری باندھیں **نسخہ لوپری** جسکے استعمال سے کمال فائدہ ہوتا ہے۔ میدہ۔ نالیوان زرد چوب
ہر ایک مساوی الوزن آرد نخود برابر ادویہ اور روغن کنجد مساوی جملہ ادویہ لیکر حسب دستور تیار کریں اور
گرم گرم تکمید کریں بعد ازاں جلد سے ماؤف پر باندھیں۔ اگر مرض دیرینہ ہو تو کان کے پیچھے پلاسٹر لگا کر
کچھ عرصہ تک مواد جاری رکھیں اور روغن تارپین بقدر ۱۰ قطرہ پانی میں ملا کر پلانا بھی از بس مفید ہے
ان تدابیر کے ساتھ غذا اور ہوا سے عام تندرستی کو قائم رکھیں **نسخجات خاصہ** جنسے ہر قسم کے
فالج کو فائدہ ہوتا ہے **سفوف** عاقرقرحا۔ زنجبیل ہر ایک ۲ تولہ۔ شونیز۔ خردل۔ وج ہر ایک ۱ تولہ۔ جوز بوا
۹ ماشہ۔ قرنفل ۲ ماشہ۔ دارفلفل۔ فلفل گرد ہر ایک ۲ مثقال۔ مصطگی ۵ ماشہ سبکو باریک کرکے سفوف
کریں اور بمقدار ۳ ماشہ شہد میں ملا کر منہ میں ڈال کر رکھیں اس سے لعاب دہن زیادہ خارج ہوتا ہے اور
کبھی دہن درست ہو جاتا ہے **دیگر غرغرہ مجرب** نوسادر ۵ درم۔ فلفل سیاہ ہر ایک ۱۰ درم۔ زنجبیل
خردل۔ عاقرقرحا۔ سوتنج۔ بورہ ارمنی ہر ایک ۴ درم۔ زوفائے خشک ۸ درم۔ پودینہ ۱۰ درم۔ بیخ سوسن
۷ درم۔ نمک سیاہ ۷ درم۔ شونیز ۵ درم۔ مرزنجوش ۱ درم۔ دارفلفل ۷ درم۔ سبکو باریک کرکے دو درم سکنجبین
عسلی اور گرم پانی کے ہمراہ غرغرہ کریں اگرچہ پانی بہت دیر منہ میں نہ ٹھیریگا مگر فائدہ بہت دیگا۔
روغن مجرب قسط۔ جرائتہ۔ افسنتین۔ کندش۔ بیخ بادیان۔ شیطرج ہر ایک ۳ ماشہ۔ عاقرقرحا۔
فلفل۔ سنبل الطیب۔ بیخ سوسن۔ قرفہ۔ اشنہ۔ راسن۔ سلیخہ۔ سعد۔ قرنفل۔ صعتر۔ بیخ کرفس۔ تخم کرفس۔ نانخواہ
انیسون۔ اسارون۔ سکبینج۔ زرنباد۔ زنجبیل۔ دارچینی۔ کبابہ۔ بسباسہ۔ دارفلفل۔ کندر ہر ایک ۲ ماشہ
مغز بادام تلخ ۱۰ ماشہ۔ شونیز۔ مغز تخم بیدانجیر۔ مقل ازرق ہر ایک ۲ ماشہ۔ مصطگی ڈہائی ماشہ سبکو
نیم کوفتہ کرکے ۵ سیر پانی میں شبانہ روز بھگو رکھیں بعد ازاں جوش دیں جب سوم حصہ رہجاوے
تو صاف کرکے روغن بابونہ۔ روغن سوسن۔ روغن بیدانجیر ہر ایک نیم پاؤ داخل کریں اور جوش دیں
تا کہ صرف تیل باقی رہجاوے۔ بعد ازاں جوزبوا دو ماشہ۔ فرفیون۔ جندبیدستر ہر ایک ۳ ماشہ سرسیاہ

فصل سی ویکم تشنج (کنولشنز)

کو کرکے آمیز کرین اور بطور مالش کے عمل مین لاوین ہیہ مرض اکثر بچون جوانون اور چارپاون کو ہوا کرتا ہے۔ بچون کا تشنج ام الصبیان کے بیان مین گذر گیا۔ زچہ کا تشنج امراض نسوان مین لکہا جاویگا انشاء اللہ تعالی۔ اسوقت تشنج کا حال عام اور خاص دو قسمون مین بیان کیا جاتا ہے **قسم اول عام تشنج** جوانون کے عصبی امراض مین دورہ کے ساتھہ تشنج کا واقع ہونا نہایت خطرناک علامت ہے کیونکہ یکایک لاحق ہونے سے مریض کا چہرہ بگڑ جاتا ہے اور غیر اختیاری عضلات مین تشنج کے یکایک اور جلد جلد ہونے سے بیہوشی بہی ہوجاتی ہے۔ اگر ہاتھہ یا پاؤن یا کسی خاص عضو مین تشنج ہوتو اوسکو یونانی زبان مین اسپازم کہتے ہین اور جب بدن مین عام تشنج ہوتو اوسکو کنولشن کہتے ہین اور وہ ہیہ ہے کہ عضلہ قابضہ جو مفصل کو اپنے سید اکی طرف مائل کرنے والا ہے سکڑکر سخت و عریض ہوجاتا ہے اور طول مین کم ہوجاتا ہے اس مرض مین ہوش و حواس سالم رہتے ہین اور فی الواقع ہیہ مرض خاص عضو کی صرع ہے جیسے کہ عام بدن کے تشنج کا نام صرع ہے۔ اصل سبب اس مرض کا ہیہ ہے کہ عضلات مذکورہ مین جو اعصاب آتے ہین وہ دماغ سے زیادہ قوت لاتے ہین اور جب عضلات مذکورکے مقابل کے عضلات ضعیف ہوتے ہین تو اونکے اعصاب دماغ سے کمتر قوت لاتے ہین چونکہ عضو کا راست ہونا اور مستقیم رہنا اس امر پر موقوف ہے کہ عضلات جانبین کی حرکت دونون طرف برابر صادر ہو۔ اور جب ایک طرف کے عضلہ کی حرکت قوی اور دوسری جانب کے عضلہ کی حرکت ضعیف ہو اور عضلات کی قوت حرکت مین اختلاف ہو تو جو عضلہ اپنے عصب کی قوت کے سبب عضو کو اپنی طرف کہینچتا ہے وہ عضو اسکی طرف مائل ہوجاتا ہے۔ اور ہیہ مرض فقط عضلات قابضہ مین یا مفاصل مین عارض ہوتا ہے اور اسکا سبب کبہی اصلی ہوتا ہے جو دماغ مین پایا جاتا ہے جیسا کہ دماغی سیلان خون اجتماع الدم خون کی رگ دماغ کا پہل جانا۔ دماغی شرائین کا بند ہوجانا۔ دماغ کی کل ساخت خصوصًا خاکی حصہ کی پرورش مین یکایک خلل واقع ہوجانا۔ دماغی ورم اور اوسکے اغشیہ کی سوزش دماغ مین مادہ آتشک کی سرایت جو دماغ کو نرم کردیتی ہے۔ سرطان کا ظہور جس سے دماغ مین فتور واقع ہوجاتا ہے اور کبہی شرکی ہوتا ہے جیسا کہ امراض حلق اور صدر یعنی خوانیق اور ذات الجنب اور امراض شکم یعنی دیدان اور سدہ امعا اور بدہضمی معدہ۔ سنگ گردہ اور سنگ مرارہ اور اختناق الرحم و دیگر

امراض رحمیہ جیسے تہیج الثدی و اجتماع اللبن فی المرضعات وغیرہ امراض قلبی ہو۔ جب اس مرض کا حملہ
ہین اور اکثر یہہ مرض بچون کو اوس وقت ہوتا ہے جبکہ وہ دانت نکالنے کے وقت حمیات حادہ
مین مبتلا ہوتے ہین اور ساتھہ ہی اسکے قبض بھی ہوتی ہے اگر اس حال مین بچے کے اسہال جاری
ہو جاوین تو حمی برطرف ہو جاتا ہے اور بچہ تشنج سے بھی محفوظ رہتا ہے جب بچون کے خون مین
جوش اور دماغ مین خون بکثرت ہوتا ہے تو اونمین اس قسم کا تشنج پیدا ہو جاتا ہے جس سے بچہ بیہوش
ہو جاتا ہے جب بچہ زیادہ جاگتا اور زیادہ روتا ہے تو بھی تشنج مین مبتلا ہو جاتا ہے۔ کبھی بچون
کو دس سال کی عمر تک فساد دماغ کے سبب عارض ہو جاتا ہے کبھی زیادہ چلنے اور زیادہ کتابت
کرنے اور دوسری قسم کی مشقتون کی کثرت سے بھی لاحق ہوتا ہے۔ دماغ مین یکایک خون کا کم
مقدار مین پہنچنا بھی سبب تشنج کا ہوتا ہے جس سے عام کمزوری اور ضعف لاحق ہو جاتا ہے جیسا کہ
خون شریانون سے خارج ہو جانے یا اسہال کے ذریعے سے خون زیادہ خارج ہو جیسا کہ مرض ہیضہ
مین مشاہدہ کیا جاتا ہے جب خرابی خون کے اثر سے دماغ دفعۃً متاثر ہو جاتا ہے تو بھی مرض پیدا
ہو جاتا ہے جیسا کہ مختنق کی حالت مین حنجرہ مین تشنج عارض ہو جاتا ہے۔ بعض حیوانات کے
کاٹنے سے بھی یہہ مرض لاحق ہو جاتا ہے جبکہ اونکی سمیت موثر ہو جاتی ہے۔ کاربانک اور لوریا وغیرہ
کی سمیت بھی موجب مرض ہے **علامات** اس مرض کی سب سے پہلی علامت تشنج ہے اور یہہ کبھی
دفعۃً عارض ہوتا ہے اور کبھی بتدریج۔ اگر نرمی دماغ کے سبب تشنج ہو تو قائم رہتا ہے اور زائل نہین
ہوتا بلکہ نقصان اور فساد عضلہ کے سبب عضو ناقص ہو جاتا ہے اور اکثر مسترخی ہو جاتا ہے جیسے عضو
حرکت کے عود نکرنے سے فالج کے آثار نمایان ہو جاتے ہین اس قسم مین فساد دماغ کے سبب
استرخا اور تشنج دونون مجتمع ہو جاتے ہین اگر تشنج شرکی ہو تو تشنج کے زائل ہو جانے کے بعد عضو
تشنج اصلی حالت پر آ جاتا ہے اور عضلہ مین کوئی نقصان باقی نہین رہتا۔ کبھی یہہ مرض سکتہ یا سرسام
اور صرع کے بعد عارض ہو جاتا ہے اور ان امراض کے تعقب سے پہچانا جاتا ہے کہ تشنج دماغی ہے
اور جب دوسرے امراض کے ساتھہ پایا جاوے تو سمجھ لینا چاہئے کہ تشنج شرکی ہے اور یہہ بھی
واضح رہے کہ تشنج شرکی بہت اکثر دورہ پایا جاتا ہے اور دماغی تشنج مین یکایک بیہوشی طاری ہو جاتی
ہے کل جسم یا طول یا نصف جسم کے بے اختیاری عضلات مین جلد جلد غیر منتظم طور پر تھوڑی تھوڑی دیر تک

تشنج ہوتا ہے متعلقہ چشم نے حرکت آنکھ کی پتلیاں کشادہ اور روشنی کے اثر سے غیر متاثر ہوتی ہیں
چہرہ بے ڈول چپٹا یا ٹیڑھا ہوجاتا ہے زبان دانتوں سے کٹی ہوئی یا باہر نکل آتی ہے مریض دانت
پیستا ہے سانس تشنج کے وقت اور خراٹے کے ساتھ لیتا ہے آخر کار پاخانہ پیشاب بے اختیار نکلجاتا ہے
اور بعض اوقات کہنی [illegible] لیتا ہے جس سے ہاتھ پاؤں پھیل جاتے ہیں اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ
مریض [illegible] ہوا ہے کبھی [illegible] ہاتھ یا پاؤں کے عضلات میں تشنج ہوتا ہے **انجام** اگر واقع
ذکر کئے گئے عوارض پائے جاتے ہیں اکثر مریض کے ضایع ہونے کا اندیشہ نہیں ہوتا **علاج** دماغی اور
عصبی تشنج لا علاج ہے [illegible] شرکی ہو تو اصل مرض کا علاج کریں جمیع اقسام تشنج کا علاج یہ ہے کہ جب
تشنج شروع ہوجائے تو [illegible] روغن بید انجیر اور مغز فلوس خیار شنبر وغیرہ کا نرم مسہل دیں
یا حقنے کے ذریعہ سے تنقیہ کرائیں تاکہ قبض رفع ہوجائے اگر مثانہ میں بول کی موجودگی معلوم
ہو تو قاثاطیر کے ذریعہ نکال دیں تاکہ مثانہ کی اذیت رفع ہوجائے اور دورہ تشنج آنے کے وقت عضو متشنج
کو آہستہ آہستہ راست کریں کہ تشنج کے مستحکم ہونے میں عضو کا راست کرنا کچھ فائدہ نہیں دیتا عضو
کے راست کرنے کے بعد عضلات متشنجہ پر چوٹ لگائیں تاکہ چوٹ کی اذیت سے تشنج موقوف ہوجائے
اور عضلہ یکدفعہ منبسط ہوجائے بعد ازاں عضلات پر اچھی طرح مالش کریں **روغن قسط** کی مالش
سے تشنج کو کمال فائدہ ہوتا ہے بلکہ اسکی تدہین سے رعشہ استرخا اور اختلاج کو بھی بہت فائدہ ہوتا ہے
نسخہ قسط تلخ کندش عاقرقرحا ہر یک ۶ ماشہ دار فلفل سنبل الطیب بیخ سوسن قرفہ اشنہ
دارچینی قرنفل نانخواہ تخم کرفس اسارون زنجبیل زرنباد کندر مصطگی ہر یک ۳ ماشہ گل بابونہ
اکلیل الملک مغز بادام تلخ ۲ تولہ مغز تخم بید انجیر ۳ تولہ سب کو نیم کوفتہ کرکے آدھ سیر پانی میں [illegible] رات دن
بھگو رکھیں بعد ازاں جوش دیں جب نصف رہجاوے تو دست مال کرکے صاف کریں پھر روغن کنجد
روغن [illegible] ہر یک [illegible] داخل کرکے دوبارہ جوش دیں تاکہ صرف روغن باقی رہجاوے امتلائی
تشنج میں [illegible] سے بھی فائدہ ہوتا ہے **نسخہ آبزن** چوب برنجاسف گل برنجاسف برگ
غار برنج [illegible] اکلیل الملک مرزنجوش شمام اسطوخودوس شیح ارمنی تخم حنظل [illegible] ہر یک
[illegible] کف خرگوش ایک عدد [illegible] پانی میں جوش دیں جب [illegible] ہوجاوے تو روغن [illegible]
روغن شبت ہر یک [illegible] اضافہ کرکے پہلے اعضا [illegible] تاکہ پسینہ آجاوے [illegible]

آبزن کریں میں بعد اسکے گرم گرم ثفل کو عضو ماؤف پر باندھیں تین روز متواتر یہی عمل کریں پھر
تجدید ادویہ کر کے نئے سرے نسخہ آبزن تیار کریں اگر یبوست کے سبب تشنج لاحق ہو تو یہ آبزن
استعمال میں لاویں **نسخہ آبزن مرطب** تخم خطمی تخم خبازی تخم کنوچہ تخم بسوخ ۔ گل بنفشہ ہر یک
۵ ل ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ برگ عنب الثعلب برگ کدو تراشہ کدو تراشہ خیارین برگ بید برگ شلغم
برگ خبازی ہر یک ۱ ل جو مقشر دو کف سب کو زیادہ پانی میں جوش دیں اور حسب دستور آبزن کریں
میں بعد عضو ماؤف پر روغن بادام کی مالش کریں ۔ اور ادویہ مناسبہ کو بخور کے طور پر استعمال میں لاویں
نسخہ بخور جو اس مرض میں نہایت مفید ثابت ہوا ہے ۔ سیر خام ۔ زنجبیل ہر ایک یکدام پختہ
برگ بکائن برگ سینبھالو ہر ایک پاؤ بھر سب کو چھ سیر پانی میں جوش دیں جب نصف رہ جاوے تو بچے کو
محفوظ میں لحاف اڑھا کر بھاپ لیں تاکہ پسینہ بخوبی کھل کر آجاوے ۔ اگر تشنج کے سبب اعضا میں
درد بشدت پایا جاوے اور درد کے سبب مریض چل پھر نہ سکے تو اس نسخہ کو بطور ضماد کے استعمال میں لاویں
نسخہ ضماد مسکن درد گل بنفشہ عنب الثعلب تخم خطمی زراوند مدحرج گل بابونہ کوکنار
آرد باقلا تخم کدو مغز تخم خیارین اکلیل الملک سورنجان سپستان ہر ایک یکتولہ سب کو باریک
کر کے شیر گاؤ میں پکاویں بعد ازاں چربی گردہ بز ۲ تولہ مغز قلم گاؤ ۳ تولہ روغن کنجد ۵ تولہ داخل
کریں اور نیم گرم کر کے بطور ضماد عمل میں لاویں **دیگر ضماد مقوی** جس سے عصب کے تشنج کو از بس
فائدہ ہوتا ہے **نسخہ** فلفل ازرق ایک اوقیہ ہاون دستہ میں قدرے پانی ڈالکر خوب کوٹیں بعد ازاں
بیضہ مرغ ۔ پیہ بط ۔ مغز ساق گاؤ ہر یک پاؤ پگھلا کر اسمیں شامل کریں اور استعمال میں لاویں ان جملہ
تدابیر کے بعد زنجیر برقی کے استعمال سے اعصاب و عضلات کو تقویت دیں جب بچوں کے دانت
نکلنے کے وقت تشنج عارض ہو تو اسہال و تقلیل خون دماغ کے بعد مسوڑھوں کو نشتر سے چیر کر دانت
ننگے کر دیں اس دستکاری کا مفصل بیان میری کتاب **معمول احمدیہ** میں ہے ۔ وہیں دیکھیں
معائنہ کریں ۔ جب زیادہ بیداری اور کثرت گریہ و زاری کے سبب بچے اس مرض میں مبتلا ہوں تو خواب آور
تدابیر سے دماغ اور اعصاب کو آرام دیں **نسخہ منوم** کلورل ہائیڈریٹ ۵ گرین پانی میں حل کر کے
تین تین چار چار گھنٹے کے بعد دیں تاکہ بچہ کو بخوبی نیند آجاوے ۔ اگر فساد و اذیت نخاع کے سبب
تشنج کا عارضہ ہو تو اصل سبب جو جس قسم کا ہو دریافت کر کے نخاع کی اذیت کو دفع کریں ورنہ تسلا قد

گلو تیار وغیرہ کھولنے پیاس ٹھنڈے سے ہوا دار مکان میں لٹاویں اور احتیاط رکھیں تاکہ مریض چارپائی
سے گر نہ جاوے اور سر پر آب سرد یا برف کی تھیلی کبھی رکھیں ہاتھ پاؤں گرم پانی میں ملا کر پانی
کریں اور پنڈلیوں پر ضماد لگادیں اور حسب ضرورت احتیاط تمام گلو رانا ریم نکھا دیں دافع
تشنج و سموم ادویہ استعمال میں لاویں اگر تشنج سے دم بند ہونے کی نوبت پہنچے تو مصنوعی تنفس قائم
کریں جسکا طریق عمل میری کتاب **معمول احمدیہ** میں بوضاحت تمام بیان کیا گیا ہے اور رفع
کمزوری کیلئے محرک مفرح دوائیں پلائیں **قسم دوم تشنج الصبیان** (اکلمپشیا انفنٹم)
اس قسم کا تشنج مثل مرگی کی بچوں میں ہوا کرتا ہے مگر اسمیں بیہوشی نہیں ہوتی اور شدت مرض میں دفعتاً
کئی دفعہ بچہ کا سر بلکہ کل جسم سامنے اور پیچھے کو مثل سجدہ کرنے کی متحرک ہو جاتا ہے حلق میں شور پڑ جاتا
ہے اور صبح کے وقت غنودگی اور درد ہوتا ہے اور آنکھ میں بھینگا پن کی کیفیت ہو جاتی ہے۔ زبان میلی
اور قبض کی شکایت رہتی ہے۔ دماغی علامات بھی نمایاں ہوتی ہیں بعض اوقات اس سے مرگی
اور خارش بھی ہو جاتا ہے **علاج** حفظان صحت کی پابندی ضروری ہے عصارہ ریوند صینی
بریان میگنیشیا وغیرہ کے استعمال سے قبض رفع کریں بعد مرکبات فولاد کنین کیمیکل فوڈ روغن
ماہی وغیرہ مقوی دوائیں کھلائیں سرد یا گنگنے پانی سے غسل کرائیں اس مرض میں مریض کے
لواحقوں کو چاہیئے کہ مہینوں بلکہ برسوں دوا کا استعمال کرائے رہیں کیونکہ اگر دو تین برس تک
بھی مریض اچھا ہو جائے تو غنیمت ہے مگر پھر بھی مریض کا اصلی حالت پر آنا قرین قیاس نہیں
قسم سوم خاص تشنج عضلات (اسپیزم آف مسلز) اس قسم کا تشنج خاص
عضلات میں درد کے ساتھ اور کبھی بغیر درد کے ہوا کرتا ہے اور اکثر بخار محرقہ اور حمی وبائیہ نوبتی
تپ ولت فالج خبیثہ اور ورم کلیہ و دیگر امراض شدیدہ میں ہوا کرتا ہے۔ بعض اوقات سمّی کی سرایت
کرم امعا شاذ و نادر اختناق الرحم و دیگر امراض جیسے بھی ہو جاتی ہے جس سے صرف ایک یا
دونوں جانب کے پپوٹوں کا نون لبوں وغیرہ پھرکن پیدا ہو جاتی ہے اور ایک جانب کے تشنج
سے چہرہ بدنما ہو جاتا ہے۔ اگر چہرہ کے عضلات کچھ مدت تک کھنچے رہیں تو ماؤف جانب کے
عضلات سخت ہو کر سکڑ جاتے ہیں جس سے ہونٹ متشنج ہو جاتا ہے۔ جیسے جبڑا اور معدہ کے
عضلات تشنج میں مبتلا ہو جاتے ہیں تو کچھ عرصہ کے لئے آنکھیں بند یا جبین اوپر کو اٹھی ہوئی

اور بیقراری پیدا ہو جاتی ہے اور تشنج کی کیفیت یکایک شروع ہو جاتی ہے اور کچھ عرصے کے
بعد فوراً ملتوی ہو جاتی ہے۔ بعض اوقات سردی کی سرایت اور حرکت معکوس کے باعث شب
شب کو یکایک پنڈلیوں میں تشنج ہو جاتا ہے جس سے مریض فوراً بیدار ہو جاتا اور پاؤں کو پکڑ کر دبانے
لگتا ہے **علاج** اصل سبب جس سے مرض ہو دور کریں اور مریض کی طاقت کو بحال رکھیں۔ مالش وغیرہ
تدابیر عام تشنج کو عمل میں لاویں **قسم چہارم** یہ ایک قسم کا تشنج ہے جو دماغ نخاع اور نظام عصبی
کے فعل کے فتور سے مردوں کی نسبت عورتوں کو زیادہ ہوتا ہے۔ حیض کے وقت حمل کی عدم پیدائش
اور عرصہ تک دودہ پلانے سے ہوتا ہے۔ کمزوری کثیف غذا کے استعمال بروز الانسان اور شدید امراض
کے بعد بھی ہو جاتا ہے۔ اسہال رنج غم فکر مندی۔ سردی کی سرایت اور بارش میں بھیگنا اس مرض
کے اسباب اصلی اور قریبہ ہیں اور اس قسم کو انگریزی زبان میں ٹی ٹنی کہتے ہیں **علامات**
شروع میں انگلیوں ہاتھ اور کلائی کے عضلات میں درد کی ٹیسیں پڑتی ہیں جس سے ہاتھ اور کلائی
کے عضلات سن ہو کر کھنچ جاتے ہیں چنانچہ کام کے وقت ایک یا دو انگلیاں اوپر کی طرف کھنچ جاتی ہیں
بعد ازاں کل انگلیوں کے جڑ جانے سے ہاتھ کی شکل مخروطی ہو جاتی ہے۔ بعض اوقات صرف درمیان
کی دو انگلیاں دوسری انگلیوں سے علیحدہ رہتی ہیں اور دونوں انگوٹھے ہتھیلی پر زور سے مڑ جاتے ہیں جس
پہنچہ بھی کسیقدر مڑا ہوا دکھائی دیتا ہے بلکہ کل ہاتھ زند اسفل کی طرف مڑا ہوا نظر آتا ہے۔ بعض
اوقات صرف کلائی مڑ کر شکم پر آجاتی ہے اور بازو پہلو کی طرف کھنچ جاتا ہے اور نیز جسم کے بعض حصے کے
عضلات میں اور کبھی ٹانگوں کے عضلات میں بھی تشنج ہو جاتا ہے جس کی ہچکولے سے کسیقدر درد بھی
پایا جاتا ہے مگر بیہوشی اس میں فرق نہیں آتا اور اطراف اسفل کے تشنج میں پہلے پاؤں کی انگلیاں
کھنچکر تلوے کی طرف مڑ جاتی ہیں اور پاؤں کے انگوٹھے اور انگلیوں کے نیچے جڑ جاتے ہیں کبھی ٹانگ اور گھٹنہ
کھنچکر سیدھے رہجاتے ہیں اور پاؤں خم کھا کر مثل کمان کی ہو جاتے ہیں اور ایڑی اوپر کو اوٹھ آتی
ہے اور درد کی ٹیسیں بشدت پڑتی ہیں خصوصاً عضو ماؤف کے سیدھا کرنے سے درد زیادہ ہوتا ہے اور
پاؤں کی انگلیاں سن بھی ہو جاتی ہیں شدت مرض کی صورت میں خلف العنق سینہ شکم
اور چہرے کے عضلات میں بھی تشنج ہو جاتا ہے اور جبڑہ لگ جاتا اور حیاتی کے عضلات بھی کھنچ جاتے
ہیں اور ادرار بول غذا بھی تشنج ہو جاتا ہے اور جبڑے ایسے بند ہو جاتے ہیں کہ مریض بول نہیں سکتا اور

دم لینے مین بہی تکلیف ہوتی ہے اور عضلات کے زیادہ کہچ جانے سے مریض نہایت مشکل سے کہڑا
ہو سکتا ہے نیند مین ہی عضلے کہچ جاتے ہین بعض اوقات عضلات کے ریشے نہین بہی تشنج
بڑہ جاتا ہے اور تشنج نوبت سے ہوا کرتا ہے جسکی نوبت چند ہی منٹ مین دور ہو جاتی ہے کبہی دو دو
گہنٹے بلکہ زیادہ دو دو ۱۲ گہنٹہ تک بہی رہتی ہے وقفہ کی حالت مین ایک دو گہنٹہ یا کئی روز یا ہفتے گزر
جاتے ہین مگر اس حالت مین اکثر چیونٹیان رینگنے اور اور کئی طرح کے کوائف محسوس ہوتے رہتے ہین
انجام اگر خفیف ہو تو اکثر باقاعدہ علاج سے رفع ہو سکتا ہے **علاج** اصل سبب جہانتک ہو دریافت
معلوم کر کے اوسکے رفع کرنے کی کوشش کرین مریض کی طاقت کو قائم رکہین اگر آتشک خنازیری
مزاج اور دوسری جسمانی خرابی معلوم ہو تو مناسب ادویہ کے استعمال سے رفع کرین اس مرض مین جسقدر
فائدہ مقویات سے ہوتا ہے اوتنا برومائیڈ آف پوٹاسیم برومائیڈ آف سوڈیم اور کلورل ہائیڈریٹ اور
انیمون وغیرہ سے نہین ہوتا بلکہ بجلی سے بہی چندان فائدہ نہین ہوتا

فصل سی و دوم

رعشہ (کوریا) کوریا کے لغوی معنی ہین ناچنا کودنا اور دوڑنا۔ رعشہ بہی اسی کا مرادف ہے۔ یہہ ایک
خاص قسم کی حالت ہے جسمین غیر منتظم حرکت ایک عضو یا بدن کے ایک جانب یا دونون جانب کے اختیاری
عضلات مین پائی جاتی ہے جب دونون جانب ہوتا ہے تو ایک جانب نسبتی اور زیادہ ہوتا ہے اور دوسری
جانب خفیف و قلیل اس مرض مین ہوش و حواس مین قدرے نقصان ہوتا ہے مگر حد بطلان کو
نہین پہونچتا کیونکہ اسمین عضلات یا سطوت قابضہ کی قوت محرکہ مین اختلاف واقع ہو جاتا ہے
اوسی اختلاف کے سبب مریض مین آثار اختیاری و غیر اختیاری دونون پائے جاتے ہین اس صورت مین
یہہ تشنج اس طرح پر ہوتا ہے کہ جب مریض کسی چیز کو اوٹہانا چاہتا ہے تو حسب اختیاری عضلہ یا
کی اعانت سے ہاتہہ بڑہا کر اوسکو پکڑ کر اپنے نزدیک لے آتا ہے لیکن اثنائے راہ مین عضلہ تابعہ
کے تشنج سے بے اختیار ہو کر چہوڑ دیتا ہے اور اپنے ارادہ کو پورا نہین کر سکتا اور یہہ مرض عموماً
طور پر اکثر بچون مین پانچ سال کی عمر سے لیکر ۱۵ سال کی عمر تک خصوصاً عصبی مزاج کی اولاد مین
عارض ہوتا ہے بعد اسکے عروض کا کچھ اندیشہ نہین رہتا کیونکہ اسکا سبب قریب یا بعض
یا احتباس حیض یا قریب ایام بلوغ ہے اور ۱۵ سال کی عمر کے ہونے والون سے فراغت ہو لیتی ہے اسیواسطے
تجربے سے ثابت ہوا ہے کہ پانزدہ سال کے بعد اس مرض کا اندیشہ نہین رہتا۔ اگر پانزدہ سال کی عمر کے

درمیان یہ مرض لاحق ہو اور علاج سے دفع ہو سکے تو ممکن ہے کہ ہمیشہ باقی رہے جب بچے
کو ارحون سے سوادجدا ہو کر دماغ کی عروق شعریہ مین اٹک جاتا ہے تو دماغ کی پرورش نہ ہونے سے بہی
ہو جاتا ہے - کمزوری خرابی ماہیت خون عدم پابندی قواعد حفظان صحت اور [illegible] کے
اثر سے بہی ہو جاتا ہے - اس مرض کا سبب اصلہ کرم شکم اور [?] بہی ہے جو ناموافق غذا کہانے
سے پیدا ہوتی ہے اور کیفیات نفسانیہ مثلاً خوشی دلی صدمہ مثلاً رنج و غم وغیرہ بہی اسکے بواعث ہین
خصوصاً فزع کی حالت مین یہ مرض زیادہ ہوتا ہے کیونکہ ان سب امور سے دماغ اور نخاع متاذی
ہو جاتے ہین جس سے عمل اسود دماغی و نخاعی متضرر ہو جاتا ہے - ضربہ سقطہ فتور حیض و ربیلی یا
حمل کا قرار پذیر ہونا اور بایہ اردانتون کا نکلنا حلق لگنا یہی اسکے اسباب ہین کبہی بلا ظہور سبب
بہی ہو جاتا ہے کبہی بچہ اپنی ہمدردی کے سبب ایک مریض کو دیکہکر دوسرے اطفال بہی اس مرض مین
مبتلا ہو جاتے ہین اس حالت مین اسکا سبب ضعف و کمزوری بدن ہوتا ہے **علامات** یہ
نوبت کے طور پر خفیف اور شدید دونون طرح پر عارض ہوتا ہے - اس دورہ کی ابتدا آہستہ آہستہ شروع ہو کر
دو تین ہفتہ تک ترقی پذیر ہوتی ہے اور پہر کم ہو جاتی ہے خفیف حالت مین ہاتہ پاؤن وغیرہ اعضا
متشنج ہو جاتے ہین شدت کی حالت مین ہر بیرونی عضو کے سوا کل جسم مین تشنج ہو جاتا ہے لہذا اسکو
دو قسمون مین بیان کیا جاتا ہے **اول خفیف** سر کبہی ادہر کبہی اودہر جہٹکا کہاجاتا ہے جس سے
مریض بے چین ہو جاتا ہے - اگر کہڑا ہوتا ہے تو پاؤن ہل جاتے اور ڈگمگاتے ہین اور پاؤن قائم
نہ رہنے سے ماؤف پاؤن کو مریض گسیٹ کر چلتا اور لڑکہڑاتا ہے اور قیام کی صورت مین اکثر
ماؤف پاؤن اندر یا باہر کو مڑجاتا ہے اور ماؤف ہاتہ کا بہی یہی حال ہوتا ہے اگر اوس سے کوئی
چیز اوٹہا کر منہ مین ڈالی جائے تو جہٹکا کہانے کے باعث ہاتہ سر کے اوپر یا ادہر اودہر چلا جاتا
ہے بعد مین زیادہ کوشش کرنے سے جہٹکے کے ساتہ اور بڑی دقت سے لقمہ منہ مین جاتا ہے اور
کسی چیز کے اوٹہانے مین انگلیان بہی قائم نہین رہ سکتین اور ہاتہ بہت جلد پیچہے کو کہنچ جاتا
ہے اگر زیادہ کوشش سے پکڑ لے تو جنبش کی وجہ سے وہ چیز گر پڑتی ہے - چہرہ کبہی ہنستا ہوا
کبہی خوفناک معلوم ہوتا ہے - زبان باہر نہین نکل سکتی انگلیان اور ہاتہ مین بے مطلب اور
بے اختیار حرکت ہوتی ہے لیکن جسم کا درد نہین ہوتا - اکثر حالتون مین پاؤن بنسبت ہاتہون کی

کم مبتلا ہوتے ہیں اور جسم کی غیر اختیاری حرکت ایک طرف زیادہ ہوتی ہے جس میں نبض بھی قدرے
کم ہو جاتی ہے اور تنفس بھی جلد جلد جھٹکے کے ساتھ اور غیر منتظم ہوتا ہے کبھی خشک کھانسی
ستاتی ہے اور مریض دیر تک ایک ہیئت پر نہیں بیٹھ سکتا اور نہ لیٹ سکتا ہے پیشاب معمولی
طور پر آتا ہے مگر اس میں کسیقدر یوریا خارج ہوتا ہے۔ کمی خون کے باعث پیٹ ہی نہیں بھرتی
اور قلب کے مقام سے مرمر کی آواز سنائی دیتی ہے کبھی کان ہاتھ پاؤں سر اور پیٹھ میں درد کی شدت
ہوتی ہے اور اکثر قبض کی شکایت رہتی ہے۔ مذکورۃ الصدر کیفیت جو بیان ہوئی حالت بیداری
میں ہوا کرتی ہے عالم خواب میں نہیں ہوتی۔ اگر مرض جلد رفع ہو جائے تو مریض کی حالت میں
کوئی تغیر واقع نہیں ہوتا مگر دیر میں صورت میں قوت حافظہ زایل ہو جاتی ہے مزاج چڑچڑا ہو جاتا ہے
فتور عقل کے باعث جو قوتیں مریض میں پائی جاتی ہیں اجابت میں بے انتظامی ہوتی ہے اشتہا میں
کمی پائی جاتی ہے اور نفخ شکم ہوتا ہے مریض روز بروز ضعیف اور دبلا ہوتا جاتا ہے۔ اس مرض میں
تپ اور حرارت نہیں ہوتی کبھی عضلات حلق اور چہرہ کے تشنج ہونے سے نگلنے میں دشواری
ہوتی ہے کبھی تکلم میں الفاظ صاف ادا نہیں ہوتے بلکہ کلام میں تاتا زیادہ صادر ہوتا ہے اور
آواز لرزتی ہے۔ حمل کے فتور سے عورتوں کو یہ مرض ہو جاتا ہے **دوم شدید** اس میں
تمام جسم میں ہر وقت حرکت ہوا کرتی ہے کام کرنے میں دل نہیں لگتا نیند نہیں آتی البتہ ہوش
وحواس درست رہتے ہیں آخر کمزوری کی زیادتی سے ہذیان اور بیہوشی کی حالت میں مریض
راہی ملک عدم ہوتا ہے **انجام** حاملہ عورتوں میں مہلک ہے۔ دماغی مرض کے ملحق ہونے یا
مرگی میں تبدیل ہو جانے کی حالت میں خطرناک ہے اگر علامات سے سوا ہو تو چار سے چھ ہفتہ
تک اس مرض کی مہلت ہے **علاج** مادہ قابل فساد کو دور کریں رفع تشنج کے لئے صبر
کیالومل جلیپ تربد وغیرہ سے مسہل دیں بعد ازاں اس قسم کی تدبیر کریں جس سے ہر روز
ایک دو دست کھل کر آجایا کریں اکثر اوقات پے در پے جلاب کے استعمال سے یہ مرض
رفع ہو جاتا ہے اور کسی دوسری دوا کی ضرورت نہیں رہتی کیونکہ دماغی امراض اور اجتماع
خون کو مسہل ہی سے افاقہ ہوتا ہے۔ قواعد حفظان صحت کی پابندی سے خون کی خرابی
کو درست کریں۔ مقوی غذا منبہ اور زخم کے خراش کو مناسب ادویہ کے استعمال سے رفع کریں

کرم شکم وغیرہ عوارض کو دور کرین کمزوری دلاغری مین سلفیٹ آف زنک یا ولی رنٹ آف زنک سلفیٹ
آف کاپر۔ امیونیا پرکسائیڈ آف ایرن ٹنکچر اسٹیل و دیگر مرکبات فولاد دکنین۔ یا الحم معجون مفید
وغیرہ مقویات کھلانے کو دین۔ سنکھیا ⅛ گرین یا عرق سنکھیا ۲ سے ۵ قطرہ تک دن مین ۲ دفعہ
دین یہ سریع التاثیر اور عظیم النفع ہے اس سے ازبس قوت حاصل ہوتی ہے۔ غذا بھی مقوی دین اور
ہوا خوری کرائین سرد پانی سے غسل کرائین اگر غسل کے واسطے سمندر کا پانی ملے تو بہتر ہے۔ اگر آبشار
مین بیٹھا کے نیچے مریض کو پانچ چھ منٹ تک نہلا دین تو زیادہ تر مفید ہے کیونکہ پانی کی سردی سے اعصاب
مین قوت آتی ہے اور دماغی اجتماع خون کم ہو جاتا ہے۔ ورزش کے استعمال اور روغن اقراق (سند رجہ فالج)
اور روغن قسط (مندرجہ تشنج) کی مالش سے کمال فایدہ ہوتا ہے۔ گندھک کا بھپارہ دینا بھی مفید ہے۔ اسمرض
مین ہلاک کا استعمال کرنا زیادہ تر مفید ہے۔ ابتدا مین آیوڈائڈ آف پوٹاسیم بقدر ۵ گرین دین اور بتدریج ۲۰ گرین
تک بڑھا دین **دیگر کسل جین** مجربہ استاذی ہمارے زمان دوران جناب **خان بہادر ڈاکٹر**
رحیم خان صاحب آنریری سرجن میمبر سینیٹ و میڈیکل فیلو پنجاب یونیورسٹی **نسخہ کسل جین**
۳۰ گرین ٹنکچر آف آرنج ۲ ڈرام سیرپ آرنج ۱ ڈرام اور سیرپ ۲ ڈرام پانی اسقدر کہ جسمین کل مقدار چار اونس ہو جاوے
خوراک جوان کے لئے ۴ ڈرام سے ایک اونس تک اور بچے کے لئے دو سے ۴ ڈرام تک۔ اگر اس دوا کی شربت
اور لعاب صمغ عربی ہمت ۲ عدد گرین کی گولی بنا کر دیجاوے تو بھی مفید ہے **دیگر مجرب** اسنی پارین
۸ گرین برومائیڈ آف پوٹاسیم ایک ڈرام۔ شربت بنفشہ ۲ ڈرام۔ پانی تین اونس سب کو ملا کر بقدر ایک اونس
دن مین تین دفعہ دین اور سلفیٹ آف زنک کو ایک گرین سے شروع کرکے بتدریج بڑھاتے جاوین تاکہ
مریض کو قے ہونے لگے اور مرض کلی طور پر زایل ہو جاوے۔ اوکسائیڈ آف زنک کے استعمال سے
بھی فایدہ ہوتا ہے اور اطریفل اسطوخودوس بھی مفید ہے **نسخہ اطریفل اسطوخودوس**
عاقرقرحا۔ قرنفل۔ بادیانہ دشتی ہر ایک نیم مثقال۔ عود صلیب۔ زنجبیل۔ اسارون۔ شیطرج ہندی
ایرسا ہر ایک ۳ مثقال۔ گل بادیانہ ۴ مثقال۔ ہلیلہ سیاہ۔ آملہ ہر ایک ۸ مثقال۔ مویز منقیٰ۔ گلقند آفتابی ہر ایک
ڈیڑھ پاؤ۔ شہد خالص ۱۳ چھٹانک۔ پہلے گلقند اور منقیٰ کو عرق بادیان میں رات کو بھگو دین اور صبح کو خوب
ملکر صاف کرین بعد ازان قوام معجون بنا کر ادویہ مذکورہ بالا کو باریک کرکے آمیز کرین۔ بعد ۴۰ روز کے
بعد بقدر ۹ ماشہ استعمال میں لاوین۔ اگر اسطوخودوس اور ایلایچ نصف ہر ایک ساوی الوزن لیکر بقدر دو درم

برابر ۳ روز تک استعمال کریں تو از بس فائدہ ہوتا ہے۔ ایک درم حب قوقایا کے استعمال سے بھی بہت فائدہ
ہوتا ہے۔ **دیگر معجون مجرب** اسطوخودوس قرنفل ہر ایک ۱ درم ہلیلہ کابلی بودینہ۔ دارچینی ہر ایک
۷ درم۔ زیرہ۔ غاریقون علیت جند بیدستر ہر ایک ۴ درم زعفران عاقرقرحا ہر ایک ۳ درم سب کو
باریک کر کے سہ چند عسل میں تیار کریں **خوراک** ۹ ماشہ ہمراہ ماء العسل **دیگر حبوب** مفید رعشہ
عاقرقرحا جند بیدستر شیطرج ہندی بذرالبنج ہر ایک ۳ درم سکبینج شحم حنظل ہر ایک ۴ درم فربیون ۲ درم
سب کو باریک کر کے حبوب بنا دیں ہر روز سوتے وقت ۳ حب دیں اس مرض میں دواء الکبریت
بھی نہایت مفید ہے **نسخہ دواء الکبریت** گندھک آملہ سار ایک تولہ سنبل الطیب قسط شیریں سلیخہ
مصطگی زنجبیل قرنفل بسباسہ ہر ایک ۶ ماشہ فلفل سیاہ تخم کرفس انیسون نانخواہ زیرہ سیاہ بودینہ
ہر ایک ۹ ماشہ عسل خالص چار چند جملہ ادویہ کو باریک کر کے حسب دستور معجون تیار کریں اگر وجع المفاصل کے
باعث مرض واقع ہو تو آیوڈائیڈ آف پوٹاسیم دینا زیادہ تر مفید ہے۔ کلورل ہائیڈریٹ کی استعمال سے نیند
بخوبی آجاتی ہے اور تشنج میں خاطر خواہ کمی ہوتی ہے **نسخہ پچکاری زیر جلد** ہائیڈرو کلورائیڈ
آف ہیوسائن ایک گرین پانی دو سو بوند میں حل کر کے تین سے پانچ بوند روزانہ پچکاری کے ذریعہ
جلد کے اندر پہنچائیں **ایضاً پچکاری** ایسرین ۱/۴۸ گرین ۲۰ بوند پانی میں حل کر کے
دن میں ۲ دفعہ زیر جلد پچکاری کریں برابر دس دن تک یہ عمل جاری رکھیں اس سے بھی بہت فائدہ
ہوتا ہے۔ ریڑھ پر بجلی لگاویں یا برف کی تھیلی رکھیں ایتھر لگاویں۔ کلوروفارم سنگھاویں اور
سانبی نیوما بقدر ۲۰ گرین یا اسکا جوشاندہ بقدر ایک اونس یا ٹنکچر ایک ڈرام دن میں چار دفعہ دینے
از بس فائدہ ہوتا ہے **دیگر مجرب** ایتھر ایک ڈرام کمفر واٹر ایک اونس دن میں ۳ دفعہ دینے
سے اسی طرح دونوں کو نہایت فائدہ ہوتا ہے ٹنکچر بیلاڈونا۔ ٹنکچر کونائیم جوش ٹنکچر ہیمپ
کا فوسفیٹ برومائیڈ کی مرکبات بجائے گلیسیرینم فاسفورس ہائپو فاسفائیٹ وغیرہ کے استعمال سے بھی
فائدہ ہوتا ہے۔ شدید حالت میں یہ مرض لاعلاج ہے مگر تاہم کلوروفارم سنگھانا یا مارفیا
سلوشن کی پچکاری زیر جلد کریں۔ مریض کی طاقت بحال رکھیں تبدیل آب و ہوا کریں تاکہ غیر
ممالک کی چیزوں کے دیکھنے سے طبیعت کو فرحت حاصل ہو اگر بچہ اس مرض میں مبتلا ہو
تو اس بچہ کو تندرست بچوں سے علیحدہ رکھیں تاکہ دوسروں کو چھوت ہو کے نہ ہو جاوے

مسہلات وہ مقویات اور دافع تشنج دوائین استعمال مین لائین

فصل سی ۳ و سوم

رعشہ مع فالج

(پیرالیسس ایجی ٹنس) یہہ ایک حالت ہے جسمین حرکات غیر ارادی ارادی کے ساتھہ مختلط ہوجاتی ہین یہہ پہلے ہاتھہ یا پاؤن یا سر سے شروع ہوکر بتدریج تمام جسم مین پہیل جاتی ہے جس سے مریض ہمیشہ سخت کانپتا رہتا ہے اسکو انگریزی زبان مین شیکنگ پالسی بہی کہتے ہین جسکے معنی ہین حرکت مختلط بفالج - اور یہہ مرض کمزوری دماغ و نخاع کے سبب سے پیدا ہوتا ہے خواہ یہہ ضعف کسی وجہ سے ہو - اس حالت مین قوت حرکت کم پیدا ہوتی ہے - اکثر یہہ مرض ۴۰ برس کی عمر کے بعد سن پیری مین حادث ہوتا ہے - خوشی خوف رنج غصہ وغیرہ کیفیات نفسانیہ اسکے باعث ہین مدت مدید تک تمباکو کے کہانے اور مطبوخ چاے کے زیادہ پینے اور شراب کی کثرت استعمال سے بہی ہوجاتا ہے - کثرت محنت دماغی یا جسمانی - سردی کی وجع مفاصل اختناق الرحم وغیرہ خراش منعکسہ سے بہی حادث ہوتا ہے **علامات** بے معلوم اور آہستہ آہستہ پہلے یہہ رعشہ سر سے شروع ہوتا ہے پہر کمزوری کے باعث انگلیون مین درد ہوکر دونون ہاتہون مین ظاہر ہوتا ہے اور ابتدا مین تہوڑے عرصہ تک رہکر بند ہوجاتا ہے اور پہر ہونے لگتا ہے اس حالت مین مریض ہاتہون کی حرکت کو روک بہی سکتا ہے اور سونے کی حالت مین یہہ حرکت خود بخود بہی بند ہوجاتی ہے بعض اوقات کام کرنے کے وقت بہی حرکت رک جاتی ہے مگر ترقی کی صورت مین جو فعل ہاتہہ سے صادر ہوتا ہے اوسمین لغزش آجاتی ہے مثلاً کتابت کے وقت تمام حروف کج بدصورت اور قاعدہ کتابت کے برخلاف لکہے جاتے ہین اور ہاتہہ سے لقمہ منہ مین نہین جا سکتا اور آواز مین رعشہ پیدا ہوجاتا ہے چلنے اور نگلنے مین بہی دقت ہوتی ہے جب مرض شدید ہوجاتا ہے تو گفتار و رفتار مین بہی خلل پیدا ہوجاتا ہے اعضاے ظاہری کے جمیع افعال مین اختلال ظاہر ہوتا ہے غصہ رنج و دیگر امور نفسانیہ سے رعشہ زیادہ ہوجاتا ہے اور قد خمیدہ ہونے کے باعث تہوڑی سینہ سے جا لگتی ہے اور جب مریض چلنے کا قصد کرتا ہے تو اپنے پاؤن کی ایڑیون کو اوٹہاکر انگلیون کے بل ادہر بیبس ہوکر چلتا ہے قدم قدم پر گر پڑنے کا اندیشہ ہوتا ہے - شدت مرض مین آنکہ کے اندر بہی مریض کانپتا ہے جس سے نیند نہین آتی کمزوری کے باعث مریض بستر پر پڑا رہتا ہے اور بیٹہا یا کروٹ [illegible] ہوجاتے ہین [illegible] معلوم نہین ہوتا

اور رعشہ میں عقل و حواس کم ہوتے جاتے ہیں یہان تک کہ دماغ میں پانی زیادہ بھر جاتا ہے اور
بیمار کا ہذیان اور سکتہ کی سی حالت طاری ہو جاتی ہے اور اسی حالت میں مریض راہی ملک عدم
ہو جاتا ہے۔ **مدت** اس عارضہ کی شکایت بیس سے تیس برس تک رہتی ہے **علاج** ایام پیری کی
کمزوری کا رعشہ لاعلاج ہے لیکن اس غرض سے کہ مرض قوی نہ ہو جاوے ابتدائی حالت میں کونین
اور مقویات کا استعمال کریں اور اخیر میں مرکبات کچلہ زنک اور مرکبات سنکھیا۔ نائیٹریٹ آف سلور
روغن ماہی و دیگر مقویات۔ ادویات سے مریض کی طاقت کو بحال رکھیں مرض رعشہ کے واسطے صرف
افیون یا معجون برشعثا و دیگر مرکبات تریاق کا استعمال اکسیر کا حکم رکھتا ہے اور معجون شیر سندھ
جیسے مفردات سے بھی فائدہ ہوتا ہے **دیگر معجون مجرب** جسکے استعمال سے افیون کی
عادت بھی چھوٹ جاتی ہے اور رعشہ کو بھی فائدہ ہوتا ہے **نسخہ** سفوف کچلہ مدبر ۳ مثقال
قل و زبان ۳ مثقال قاقلین زرنباد ۵ مثقال صندل سفید آملہ ہلیلہ سیاہ ہر ایک دو مثقال
عود ہندی قرنفل ہر ایک یکمثقال اسطوخودوس کتیرا مغز نارجیل مغز چلغوزہ ہر ایک ۳ مثقال
سب کو ایک کر کے سہ چند شہد مصفے میں حسب دستور معجون تیار کریں **خوراک** ۵ سے ۷ ماشہ تک
ہمراہ بیل یا دودھ استعمال میں لاویں۔ ٹنکچر سٹریکنین اور کونین کے استعمال سے بھی فائدہ ہوتا ہے یخنی گوشت
زردی بیضہ مرغ وغیرہ مقوی سریع الہضم غذا کھلانے کو دیں۔ زنجیر برقی کے ذریعہ تقویت دینا بھی
مفید ہے **بعض اوقات** کان سیماب میں کام کرنے یا سیماب کے کھلانے یا کسی اور طرح
سیماب کے اجزا کے جسم میں سرایت کر جانے سے بھی اختیاری عضلات میں رعشہ مرض ہو جاتا ہے
چنانچہ جاہل لوگ بعض عطائی طبیب کھلاتے ہیں بہت دیر تک سیماب کھلاتے ہیں اور بدن سے نکالنا
نہیں جانتے۔ پس جس وقت اجزاے سیمابی دماغ اور نخاع میں مجتمع ہو جاتے ہیں اور دماغ اون سے
متاثر ہوتا ہے تو مرض رعشہ پیدا ہو جاتا ہے لیکن اس قسم کا رعشہ عام بدن پر یکبارگی عارض
ہو جاتا ہے اور پیرانہ سالی کے رعشہ کی طرح پہلے صرف سر سے شروع نہیں ہوتا بلکہ دونوں ہاتھوں
سے شروع ہو کر تمام جسم میں پھیل جاتا ہے البتہ عضلات چشم محفوظ رہتے ہیں پہلے کہنی گھٹنا
ٹخنہ پاؤں اور ہاتھ کے انگوٹھوں میں چیونٹیاں رینگنے اور سو جانے کی کیفیت محسوس ہوتی
ہے کبھی کبھی خفیف سا درد بھی ہوتا ہے ابتدا میں رعشہ خفیف ہوتا ہے لیکن کچھ عرصہ کے بعد

کام جہٹکے سے ہونے لگتا ہے خصوصاً اسو نقصان سے زیادہ ہوتا ہے اور شدت مرض کی حالت
میں رعشہ ہر وقت قایم رہتا ہے۔ چہاپنے بولنے اور چلنے میں از خود قت ہوتی ہے اور چلتے وقت
مریض نا چتا ہوا سعلوم ہوتا ہے اور باتیں جلد جلد اور ٹوٹی پہوٹی کرتا ہے ہاتھ سے کوئی کام نہیں
کر سکتا اور نہ کوئی چیز اوٹہائی جا سکتی ہے۔ سہارا دیکر ٹہلانے اور لٹانے سے اکثر مریض کا رعشہ
کم ہو جاتا ہے کبہی سونے کی حالت میں عشہ بالکل رفع ہو جاتا ہے اور تیز محرک دوا کے اثر سے کچہہ
عرصہ تک بند رہتا ہے مگر اثر کے زایل ہو جانے سے مرض پہر عود کر آتا ہے اگر مریض اپنے پیشے
جو سوجب فسا دہے دست بردار ہو جائے یا سبب موجب مرض کو رفع نہ کرے تو کمال بے چینی اور بیخوابی
ہونے لگتی ہے۔ بعض اوقات سنہ ہی آجاتا ہے اور رفتہ رفتہ مریض کمزور ہو جاتا ہے جی متلانا اور
بہوک بند ہو جاتی ہے اور گلا خشک ہو جاتا اور زبان میلی پڑجاتی ہے بیہوشی بہی ہو جاتی ہے یہہ
مرض بذات خود مہلک نہیں ہے بلکہ کمزوری اور اتفاقیہ امراض کی شمولیت سے مریض کو ہلاک کر دیتی ہے
علاج اول سبب موجب فساد کو رفع کریں اور سیماب کے پیشہ سے دست بردار ہوں اور سیماب کے جسم سے
نکالنے کے واسطے آیوڈائڈ آف پوٹاسیم کو آب قصب الذریرہ یا آب کلمبا میں حل کر کے پلا دیں اس
دوا کو آب تلخ کے ہمراہ استعمال کرنے کی خصوصیت اسوجہ سے ہے کہ آیوڈائڈ آف پوٹاسیم معدہ کے غشائے
ملغمیہ کے واسطے مضر ہے اس سبب سے اشتہاء طعام ساقط ہو جاتی ہے اور یہہ بہی لازم ہے کہ اسکا
استعمال مدت دراز تک کیا جاوے اگر مدت دراز تک بغیر مصلح کے استعمال کیا جائے تو سقوط اشتہا
کے سبب سے انکو ضرر عظیم پہونچتا ہے چونکہ اکثر تلخ دوائیں مقوی معدہ اور دوائے مذکور کے ضرر کو دفع
کرنیوالی ہیں اسلئے انکا استعمال مخصوص کیا گیا۔ قدرے سوڈا بہی اس دوا کے ہمراہ ضرور دینا چاہئے
سوڈے سے اسکا فعل قوی ہو جاتا ہے۔ اس بیماری میں یہہ بہی ضروری ہے کہ گوگرد کو گرم پانی میں
حل کر کے اوسمیں بیمار کو ٹہلا دیں تاکہ مسام کہل جاویں اور اجزائے سیمابی خون سے جدا ہو کر مسامات
کی راہ سے خارج ہو جاویں اور تیز گندہک آملہ سار نہ اگرین سے ہ گرین تک شہد خالص یا کسی
دوسرے شربت میں حل کر کے کہلا دیں نائٹریٹ آف سلور وغیرہ مقوی اعصاب کے استعمال سے اور
افیون کے استعمال سے بہی رعشہ کو کمال فایدہ ہوتا ہے۔ بجلی لگا دیں مرکبات فولاد سے بہی فایدہ
ہوتا ہے۔ غذا سریع الہضم مقوی دیں کبہی سکتہ اور فالج کے بعد رعشہ عارض ہوتا ہے جسکے

صرف ایک ہاتھ یا ایک پاؤن یا بدن کی ایک جانب مین ایسا فالج ہوا تہا یا رعشہ
ہو جاتا ہے جسکا سبب یہ ہے کہ جب بعض فالج مین کسی قدر قوت آتی ہے تو اس عضو کی حرکت
لیے اختیار کرتا ہے یہ مرض بہی لا علاج ہے کیونکہ اس مین فالج کا نقصان پہونچتا ہے لیکن عضو
مرتعش کو زیادہ تر مالش کرنا مفید ہے [illegible] اعصاب کی تقویت دینا اور مرطبات کا
کہانا نہایت مفید ہے **نسخہ حبوب کچلہ** [illegible] عود صلیب ہر ایک
ایک تولہ کچلہ مدبر دو تولہ سب کو باریک کرکے عرق اجوائن مین [illegible] گولیان بنا کر ایک حب صبح
اور ایک شام عرق [illegible] استعمال مین لاوین اس سے اختلاج کو بہی فائدہ ہوتا ہے **دیگر مجرب**
دار فلفل - فلفل سیاہ - ہینگ ہر ایک ۹ درم [illegible] ہر ایک ۱۳ درم [illegible] سقمونیا [illegible]
جملہ ادویہ اول ادویہ کو باریک کرین بعد ازان گوگل کو کوٹ کر روغن بادام سے چرب کرکے دبا
کوٹین تاکہ نرم ہو جاوے بعد اجزا ادویہ قدرے ملا کر روغن بادام سے چرب کرین اگر نہین ہے
دوائین چرب کرکے آمیز کرین اور کوٹین اسی طرح جملہ ادویہ آمیز کرین **خوراک** ایک تولہ **اگر فرط**
خوشی اسکا سبب ہے تو غم انگیز امور سے سبب کا مقابلہ کرین **اگر** کثرت خوف سے ہو تو جسطرح ممکن ہو خوف
کو رفع کرین **اگر** تنباکو و شراب کی کثرت اسکا سبب ہے تو اسکا استعمال ترک کرین اگر پہر بہی کسیقدر رعشہ
باقی رہجاوے تو تقویت اعصاب کرنی ہے **فصل سی و چہارم جمود** اسکو لیپی کا سکوت و جمود
آخذہ مرگ اور قاطوخس بہی کہتے ہین اگرچہ اطبا نے یونانی اسکا سبب کچہ اور ہی لکہتے
ہین لیکن اصل سبب یہہ ہے کہ یہہ تشنج کی ایک خاص قسم ہے جو نازک مزاج عورتون کو اکثر اختناق الرحم
کی حالت مین ادنے صدمہ سے ہر دو عضلات باسطہ و قابضہ پر یکبارگی عارض ہوتی ہے اور بدن کے
تمام عضلات حرکت ارادی سے عاجز ہو جاتے ہین اگرچہ یہہ تشنج مہلک تو نہین ہے لیکن مدت دراز
تک رہنے اور بار بار ہونے سے عقل مین فتور پڑ جاتا ہے اور نیز یہہ مرض کم واقع ہوتا ہے اور نوبتی ہوتا ہے
اور دورہ کی حالت مین انسان جس صورت و ہیئت پر سوتا یا بیٹھا ہے قایم ہو یا راکع یا ساجد اسی حالت
پر رہجاتا ہے اگرچہ عضلات بدن باختیار مریض حرکت کرنے سے عاجز و غیر مطاوع ہوتے ہین مگر
فی الحقیقت سخت و صلب نہین ہوتے بلکہ جب کوئی دوسرا شخص چاہتا ہے کہ اعضای علیل کو
رہنمائی ہموار یا کج کرے تو عضلات حرکت مین مطاوعت کرتے اور کج و راست ہوتے ہین اور

کسی عضو میں حرکت یا تحریک نہیں ہوتی اور آنکھیں ایسی معلوم ہوتی ہیں کہ مریض دیکھ رہا ہے بعض کے ہوش وحواس صحیح ہوتے ہیں لیکن قادر نہیں ہوتا کہ بات کرے جو کچھ اوسکے سامنے ہوتا ہے اوسکو سمجھتا ہے لیکن اوسکو بیان نہیں کرسکتا بعض تنفس اسقدر آہستہ آہستہ ہوتا ہے کہ ظاہرا معلوم نہیں دیتا۔ ہاتھ پاؤں سرد ہو جاتے ہیں معمولی طور پر ہوتی ہے کبھی کبھی یہ کیفیت چند منٹ سے چند گھنٹہ یا دن تک رہتی ہے اور تر جاتی ہے اور مریض حیرت زدہ ہو جاتا ہے بعض اوقات اس مرض میں نوبت یہان تک پہنچتی ہے کہ جب سونے کے وقت مریض کی آنکھیں بند نہیں ہوتیں اور اوسی حالت میں نوبت ختم ہوتی ہے اور مریض کو اوسی ہیئت میں چند روز گزر جاتے ہیں جس سے دیکھنے والوں کو یقین ہو جاتا ہے کہ مر گیا ہے اور آخر دفن کر دیتے ہیں عورتوں میں اسکا سبب وہی ہے جو اختناق الرحم میں بیان کیا جاویگا لیکن مردوں میں اکثر زیادہ محنت و مشقت دماغی یا زیادہ تمباکو پینے سے عارض ہوتا ہے **علامات** یہ مرض دفعتہً عارض ہوتا ہے اور جس ہیئت پر مریض ہوتا ہے اوسی ہیئت پر رہجاتا ہے اور جب آنکھیں کھول کر دیکھا جاتا ہے تو آنکھوں میں حرکت نہیں ہوتی اسی سبب سے کبھی میت کے ساتھ مشابہ ہو جاتا ہے اسوقت مردہ اور زندہ میں نبض سے تمیز کرنا دشوار ہے کیونکہ نبض کی حرکت بالکل نا معلوم ہوتی ہے البتہ دل کے مقام پر کان رکھکر خوب غور سے سنیں تو حرکت قلب بقاے حیات آہستہ آہستہ جاری رہتی ہے۔ زندگی اور موت میں اس طرح ہی تمیز ہوسکتی ہے کہ جبتک زندگی ہے بدن فاسد و عفن نہیں ہوسکتا **اس مرض میں** ایک اور قسم کی بیخودی ہی ہو جاتی ہے جسمیں آنکھوں کے سامنے اندھیرا اگر مریض بیحرکت ہو جاتا ہے اور کسیقدر ہوش کے قائم رہنے سے آس پاس کی چیزوں کو دیکھتا اور سنتا ہے اور یاد بھی رکھتا ہے لیکن بول نہیں سکتا نبض اور تنفس کے ساقط ہو جانے سے مریض کا جسم مردہ کے موافق ٹھنڈا اور بیجان معلوم ہوتا ہے لیکن حقیقت میں مردہ نہیں ہوتا اس کیفیت کو انگریزی زبان میں ٹرنس کہتے ہیں **ایک اور بھی خفیفی قسم ہے** جسمیں وہ ہیجان جب جاتا ہے اور نگاہ ایک جگہ پر قایم رہتی ہے ہاتھ پاؤں بلکہ تمام جسم بیحرکت ہو کر چند منٹ تک یہی حالت پر مریض رہجاتا ہے اور مریض کو اردگرد کی چیزوں کی خبر مطلقاً نہیں ہوتی **بعض اشخاص** ایکسمت طرف دھیان جمانے اور نگاہ قایم رکھنے سے دوسرے کو بیخود کر دیتے ہیں

جیسا کہ عمل مسمریزم مین ظاہر مشاہدہ کیا جاتا ہے۔ اسمین عصبی طاقت کے زایل ہونے سے مریض
جنبش نہین کرسکتا طاقت گفتار رفتار زایل ہوجاتی ہے جبتک کہ عامل اجازت نہ دے بار نہین
اترتی۔ بعض اوقات سانپ چڑیون اور مینڈکون پر ایسی گہری نظر ڈالتا ہے کہ وہ بیخود ہوجاتی ہین
اور ہل نہین سکتین **بین کی آواز** مین بہی مسمریزم کی تاثیر ہے کہ اوس سے سانپ بیخود ہوجاتا
ہے **اسی مرض کے مشابہ** ایک اور مرض ہے جسمین اکثر دورہ پیدا ہوجاتا ہے جو نہ بہی اوس
مین محو و مستغرق رہتے ہین اسمین پہلے مریض اپنے اردگرد کی چیزون سے غافل ہوجاتا ہے اور
صرف ایک ذات واحد سے لو لگائے بیٹہا رہتا ہے کبہی زور زور سے ذکر کرنے لگتا ہے اور دوسرون
دیکہکر جوش مین آجاتا ہے کبہی خاموش ہوجاتا ہے رفتہ رفتہ تہوڑے ہی عرصہ مین مختلف خیالات مین
ڈوب جاتا ہے پتلیان سکڑ جاتی ہین مریض روشنی کی برداشت نہین کرسکتا اور دم بند کیے بیٹہا رہتا
ہے سانس بند ہوجاتا ہے مگر ہوش وحواس قایم رہتے ہین اس حالت کا نام صوفیون کی اصطلاح
مین توجہ یا مراقبہ ہے۔ یہہ مرض خود بخود اچہا ہوجاتا ہے کبہی تنفس قایم کرنے کے واسطے سر پر سرد
پانی چہڑکنے کی ضرورت پڑتی ہے۔ **علاج** جب نبض تو بہت ہو تو ہر دو کف پا و دست پر اور
گردن کے پیچہے رائی کا پلستر لگاوین اس سے نہایت فایدہ ہوتا ہے منہ پر سرد پانی کے زور زور سے
چہینٹے دینے بہی فایدہ بخش ہین تیزاب امونیا مشک ملا کر سنگہا دین تہوڑے کلوروفارم سنگہانا بہی
مفید ہے۔ روغن بید انجیر جلاب دین۔ روغن تارپین وغیرہ دافع تشنج ادویہ کا حقنہ کرین جب تشنج رفع
ہوجاوے تو اصل سبب جب مرض کو دریافت کرکے اوسکے دور کرنے مین کوشش کرین سکون نوبت
کے بعد برومایڈ آف پوٹاسیم۔ کلورل ہایڈریٹ کہلانا عمدہ مرض ہے مریض کو تحفظ طاری رکہتا ہے کیونکہ اسکے
استعمال سے دماغ کی اذیت رفع ہوجاتی ہے اور یہی سبب مرض ہے۔ اور باقی کل تدابیر اختناق الرحم کی
عمل مین لاوین اور نازک عصبی مزاج آدمیون کو مریض کے پاس نہ آنے دیوین کیونکہ وہ بہی سیلان
طبع کے سبب اس مرض مین جلد تر مبتلا ہوجاوینگے

فصل سی و پنجم عض الکلب

(ریبیز) ریبیز کے معنی ہین دیوانہ اور اسکو ہایڈروفوبیا بہی کہتے ہین ہایڈرو معنی پانی
اور فوبیا معنی ڈر خوف چونکہ اس قسم کا مریض پانی سے بہت ڈرتا ہے اور پانی کو دیکہکر اوسکے
ہین تشنج عارض ہوجاتا ہے اسلئے بلحاظ تسمیۃ الشی باسم لوازمہ اس مرض کا نام ہایڈروفوبیا

رکھا گیا۔ اور عربی زبان مین اسکو کلب الکلب بھی کہتے ہین گرگ گربہ شغال ثعلب اور دیوانہ
کتے کے کاٹنے سے بھی تشنج عارض ہو جاتا ہے مذکورہ بالا جانورون مین ایک خاص قسم کی سمیت
پیدا ہو جاتی ہے جس سے وہ باولے ہو جاتے ہین اگر وہ اس حالت مین کسیکو کاٹ کھاوین تو انکی
رال کے ذریعہ سے سمیت انسان کے جسم مین موثر ہو جاتی ہے اصل منشا تو اس زہر کا وہ زخم
جو انکے دانتون سے انسان کے جسم مین پیدا ہو جاتا ہے لیکن کبھی زخم کا ہونا ضروری نہین بھی
ہوتا بلکہ رطوبت یا رقیق جلد کے مقام پر صرف جانور کے چاٹنے یا رطوبت لگ جانے سے سمیت سرایت
کر جاتی ہے بعد ازان تین یا چار ہفتہ سے کئی ماہ یا کئی سال تک انسان کے جسم مین زہر بیکار پڑا رہتا
ہے علی العموم بیکار پڑے رہنے کی مدت بیس سے چالیس روز تک ہے۔ بہرحال دیر سے اندر اس مہلک
مرض کا ظہور ضرور ہو جاتا ہے۔ ابتدا مین صرف نوع ثامن کی شاخ اور عصب مبہم کی شاخ پر اسکا اثر
ہوتا ہے کہ اگر مریض کے منہ کے قریب پانی لیجائین تو اوسکی گھگی بندھ جاتی ہے تنفس بھی تکلیف سے ہوتا
ہے اور فریج الحنجری الراجع اعصاب تنفس مخیلی عصب کے صدمہ پہنچنے سے سماعت و بصارت مین فرق
پڑ جاتا ہے۔ اور روشنی کے ازدیاد ہوا لگنے یا صرف چھونے سے مریض چونک اوٹھتا ہے۔ زخم اچھا ہو جاتا
ہے اور اوسمین کوئی تکلیف باقی نہین رہتی۔ صرف مرض کے پیدا ہونے کے خوف سے طبیعت متردد
رہتی ہے اگر حیوان بیمار نہ ہو تو سب حیوانون کے کاٹنے کا زہر ایک ہی قسم کا ہوتا ہے مگر سگ دیوانہ کا گزند خاص تحفظ
کے قابل ہے اور اسکا انجام اکثر خراب ہوتا ہے کیونکہ دہن سگ کے لعاب مین خاص سمیت ہوتی ہے
جو سگ گزیدہ کے خون مین ملکر تشنج پیدا کرتی ہے۔ یہ ایک خاص قسم کا تشنجی مرض ہے جو راس
النخاع اور عصب اللسانی البلعومی پر سمیت کا خاص اثر پیدا کرتا ہے کبھی کہتے کہ دماغ مین ورم ہو جاتا ہے
جسکے سبب سے اوسکے بعض اعضا مثلاً دست و پا سست ہو جاتے ہین پس اسوقت اپنی ایذا کے
سبب لوگون کو کاٹتا ہے مگر اوسکے کاٹنے سے سگ گزیدہ کو کوئی اثر نہین پہونچتا **شناخت**
سگ دیوانہ اگر کتا وحشی ہو اور پالتو ہو تو اوسکی یہ حالت ہوتی ہے کہ ایک جگہ قرار کرکے بیٹھ
نہین سکتا بلکہ کبھی اوٹھتا ہے اور کبھی بیٹھتا ہے اس سے معلوم ہو جاتا ہے کہ وہ حالت طبیعی نہین
ہے جو کتا اہلی اور پالتو ہو وہ اپنے مالک کی آواز پر توجہ اور اپنے آقا کی اطاعت نہین کرتا اگر اسکو
مالک بلا دے تو حاضر نہین ہوتا یا دیر کرکے حاضر ہوتا ہے اور اپنے سب اپنی جگہ سے اوٹھکر کھینچے

لگتا ہے اگر سو جاتا ہے تو بہت جلد جاگ اٹھتا ہے اور اپنے جیسے بہت ستر چلاتا ہے گویا کہ کاٹ رہا ہے اور اوسکی آنکھیں سرخ ہو جاتی ہیں اور انکو عجیب طرح کی حرکت دیتا ہے اور زبان سے لعاب بہتا ہے ہو جاتا ہے اور دن بدن لاغر ہوتا جاتا ہے اور بدن پر تپ ہوتی ہے یا تپ لگنے سے بدن گرم معلوم ہوتا ہے پانی پینے کی خواہش حد سے زیادہ ہوتی ہے تا بعض اوقات گلے کا تشنج پانی پینے سے مانع ہوتا ہے جب کتے پر دیوانگی غالب ہوتی ہے تو دم دبا کر چلتا ہے انسان حیوان یا اور کوئی چیز کچھ سامنے آوے اوسکو کاٹتا ہے اور کبھی نگل ہی جاتا ہے۔ پاگل کتے کی آواز اوسکی صحت کی حالت کی آواز سے مختلف ہوتی ہے کتے کی اصلی آواز بھاری ہوتی ہے اور دیوانگی کی حالت میں ہلکی اور باریک ہو جاتی ہے شاید تغیر صوت کا سبب یہ ہو کہ اوسکے قصبہ میں جہاں سے آواز پیدا ہوتی ہے تشنج پیدا ہو جاتا ہے جس سے کتا بھونک نہیں سکتا بلکہ کوکتا ہے اگر فالج کے سبب نیچے کا جبڑا اسقدر نیچے کو لٹک آوے تو کوکا بھی نہیں جاتا اور اکثر جسم کے رونگٹے کھڑے رہتے ہیں مرض کی آخری حالت میں کتا اپنے مالک کو بھی نہیں پہچانتا اور نہ اسکا حکم مانتا ہے۔ آخر تیسرے اور آٹھویں روز کے اندر مر جاتا ہے الحاصل جب اس قسم کا کتا کسی کو کاٹتا ہے تو حسب مقام تاثیر سمیت کے بعد گزند سگ کی علامتیں نمایاں ہوتی ہیں **علامات گزند سگ** گلو اور پردہ شکم میں تشنج ظاہر ہوتا ہے اور فم معدہ سے درد شروع ہو کر قلب اور کبھی گلے تک پہنچتا ہے اور مریض کے دہن میں گاڑھا لیسدار لعاب بھر جاتا ہے پیاس زیادہ لگتی ہے مگر تشنج کے سبب سے پانی پی نہیں سکتا۔ ابتدائے مرض میں مریض کے ہوش و حواس درست ہوتے ہیں لیکن اخیر میں بیخودی بد حواسی و ہذیان طاری ہو جاتا ہے بعض بیمار مرتے دم تک ذکی الحواس رہتے ہیں لیکن یہہ یاد رکھنا چاہئے کہ علامات مذکورۃ الصدر ہر ایک بیمار میں یکساں طور پر نہیں پائی جاتیں بلکہ مختلف اشخاص میں مختلف طور پر ہوتی ہیں چنانچہ ظہور علامات سے پہلے سگ گزیدہ کے مقام زخم پر جو مندمل ہو گیا ہو سرخی درد ورم پیدا ہو کر از سر نو ہرا ہو جاتا ہے اور زخم سے رطوبت جاری ہو جاتی ہے اور اوسمیں قدرے درد سوئی چبھونے کے ہوتا ہے اور اوپر کے حصہ کی جانب صعود کرتا ہے مریض شروع میں ملول رہتا ہے درد سر کی شکایت کرتا ہے خفیف بخار چڑھا رہتا ہے اور بیماری کی طرف مریض کو زیادہ خیال رہتا ہے مالیخولیا کی طرح علامتیں ظاہر ہوتی ہیں بے وجہ غمزدہ اور وحشت زدہ ہوتا ہے متوحش خوابوں کے باعث رات کو نیند کم آتی ہے مریض تنہائی کو پسند کرتا ہے

اور اوسکی آنکھون کے سامنے دہوکا پڑتا ہے مرد مین نیندی اور احتلام ہوتا ہے عورتون مین دیوانگی
کی علامات ظاہر ہوتی ہین اور پیشاب بار بار آتا ہے بعض مین بند بھی ہوجاتا ہے اشتہای طعام ساقط
ہوجاتی ہے مین بعد عطش پیدا ہوتی ہے مگر پانی کو دیکھکر ڈرتا ہے بلکہ پانی کے نام سے بھی بیزار ہوجاتا
ہے اور مرض کے مستحکم ہونے سے تشنج یا نوبت عام بدن مین ہوجاتا ہے اور دورۂ تشنج کے وقت مفاصل زائل
ہوجاتی ہے اور مجنونانہ حرکتین صادر ہوتی ہین مریض بکتا ہے اور پلکین بار بار جھپکتا ہے اور ٹھنڈی
سانس جلد جلد بہرتا ہے بخار زیادہ ہوجاتا ہے بھی تتلاتا ہے اور گردن سخت ہوجاتی ہے تنفس اور
نگلنے مین دقت ہوتی ہے چہرہ متوحش ہوجاتا ہے گویا دم گھٹتا ہے منہ مین لعاب اور بلغم بہر جاتا
ہے جسکے خارج کرنے کے لئے مریض تھوکتا ہے اور جو کچھ بڑبڑاتا ہے ہکلا اسی کیفیت کا نام بھونکنا رکھتے
ہین اور کہتے ہین کہ سگ گزیدہ کتے کی طرح بھونکتا ہے - فالج کی وجہ سے جیسے بعض گھٹنون کے بل چلتا ہے تو
اوسکو کتے کی تمثال کہتے ہین کبھی چاہتا ہے کہ اپنے خدمتگارون اور آدمیون کو جو اوسکے قریب آوین
کاٹ کھائے منہ سے لعاب بکثرت ہوتا ہے اور جسقدر لعاب زیادہ جاری ہوتا ہے اوسیقدر پیاس
زیادہ لگتی ہے لیکن جب اوسکے سامنے پانی آوے یا کوئی پانی کا ذکر کرے یا روشنی دیکھے یا ہوا لگے
یا کوئی اوسکے بدن کو مس کرے یا صرف حقہ پینے کی آواز سنے تو فوراً تشنج عظیم لاحق ہوجاتا ہے
اور اوسپر ایسی حالت طاری ہوجاتی ہے جیسی کہ بچہ کی سر پانی مین ڈبونے سے ہوا کرتی ہے اور ڈر کے مارے
چیختا چلاتا ہے اور کبھی چند گھنٹہ تک تشنج موقوف رہتا ہے تو پانی پی لیتا ہے اسوجہ سے لوگ گمان
کرتے ہین کہ مریض تندرست ہوگیا ہے لیکن پھر تشنج عارض ہوجاتا ہے اور تشنج عارض ہونے کے
دوسرے روز علامات مین ترقی ہوتی ہے پیاس زیادہ لگتی ہے مگر پانی پینے کی طاقت نہین ہوتی فم
معدہ پر درد اور شکم مین نفخ ہوتا ہے بشرہ سے مایوسی و فکرمندی کے آثار ظاہر ہوتے ہین مریض کو
خوف آتا ہے - سرد پسینے سے پیشانی تر ہوتی ہے بیچینی کمال ہوتی ہے - ترقی مرض مین نوبت غلبہ
جلد ہوتی ہے اگرچہ رال منہ سے بہت آتی ہے مگر تہوکا نہین جاتا اور ہذیان کے زیادہ ہونے سے
مریض چلاتا ہے اگر اوسکی مرضی کے خلاف کوئی کام کیا جاوے تو کاٹ کھانے کی نیت سے حملہ کرتا
کوئی مریض دوڑ دہوپ سے کمزور ہوکر اور تہک کر گر پڑتا ہے اور جان بحق تسلیم ہوجاتا ہے - کبھی
مریض چپ چاپ غفلت مین پڑا رہتا ہے اور اسی بیہوشی مین راہی ملک عدم ہوجاتا ہے علامات

ممیزہ مرض کزاز مین چہرہ ترخندہ لتقلیف نہ دہ بدن اکڑا ہوا بیٹہ ول معلوم ہوتا ہے مگر آنکھوں مین
فرق نہیں آتا اور نہ ہذیان ہوتا ہے بلکہ ہوش و حواس مرتے دم تک قائم رہتے ہین اور منہ سے
جھاگ کم نکلتی ہے اور کتے کی طرح خوخو نہین کرتا۔ اور عض الکلب مین چہرہ متفکر پریشان وحشت انگیز
ہوتا ہے منہ سے جھاگ بکثرت خارج ہوتی ہے اور کتون کی مثل خوخو کرتا ہے۔ شروع مرض سے
دہشت اور آنکھون کے سامنے دہوکا ہو جاتا ہے **انجام** اس مرض کا ہلاکت ہے کبھی حرکت قلب کے
بند ہونے سے مریض غش کر کے مر جاتا ہے کبھی حلق مین تشنج ہونے اور حرکت ریہ کے بند ہو جانے سے
ہلاک ہو جاتا ہے کبھی فرط ضعف و شدت کمزوری سے تین سے سات روز اوسط چار روز تک مر جاتا
ہے۔ یہہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ یہہ ضرور نہیں کہ جس وقت سگ دیوانہ کاٹ لے اوسی وقت سگ گزیدہ
اس مرض مین مبتلا ہو جاوے بلکہ حکماے انگلستان کے تجربے سے ثابت ہے کہ پندرہ یا بیس سگ گزیدگان
مین سے ایک شخص اس حالت مین مبتلا ہو جاتا ہے اور زیادہ تر وہ مبتلا ہوتا ہے جسکے ہاتھ یا چہرہ
پر زخم لگا ہو کیونکہ ان مواضع مین لباس ساتر نہین ہوتا جسکے سبب سے کتے کے دانت زہر دار لعاب سے
پاک ہو کر بدن مین داخل ہون **مؤلف** انگلستان اور ہندوستان کی حالت یکسان نہین ہے وہ
ملک سرد ہے یہہ گرم۔ وہان کے لوگ ہمیشہ دبیز اور سطبر لباس پہنتے ہین جسمین کتے کے دانت بمشکل گزر
سکتے ہین برخلاف اسکے ہندوستان کے لوگ باریک اور تنگ لباس خصوصاً گرمی مین پہنتے ہین
جس سے کتے کے دانت کیا ہر کانٹا بھی آسانی سے گزر سکتا ہے اور گرمی بھی یہان حد سے زیادہ
پڑتی ہے اور اوسکا سم بھی دیر تک رہتا ہے اور یہہ بھی مشاہدہ سے ثابت ہے کہ کتا اور دوسرے جانور
گرمی مین زیادہ تر کاٹنے ہوتے ہین یہی وجہ ہے کہ صرف پنجاب مین سگ گزیدگان کی تعداد
تین اور پانسو کے درمیان سالانہ ہوتی ہے پس اس بارہ مین ہندوستان اور انگلستان کا مقابلہ
نہین ہو سکتا **علاج** جب مرض موجود ہو جاوے تو لا علاج ہے مگر ظہور علامات سے پیشتر مرض سے
محفوظ رہنے کے واسطے بمجرد کاٹنے کے زخم کا گوشت چہری سے کاٹ دین اور محجمہ کے ذریعہ سے خون
کو چوس لین اگر محجمہ موجود نہو تو مریض خود یا کوئی دوسرا شخص زخم کا خون فاسد چوس کر پہینکدے
بعد ازان دہار باندہکر پانی ڈالنا شروع کرین تاکہ زخم بخوبی دہل جائے۔ پہر چہری کے زخم مین کاسٹک
پہر دین یا گرم لوہے یا پٹاس فیوز اسے جلا دین تاکہ زخم کا گوشت مردار ہو جائے اور پیپ پیدا ہو

اور زخم کو مندمل ہونے دیں تاکہ مادہ سمیہ و فساد خون بخوبی خارج ہو جاوے۔ اگرچہ اس تدبیر سے عضو ملدوغ کے خراب ہو جانے کا احتمال ہے مگر امید قوی ہے کہ زندگی کو اس سے کچھ نقصان نہیں پہونچیگا پس ایک عضو کا تلف ہو جانا زندگی کے تلف ہو جانے سے بہتر ہے۔ اور مریض کو علیحدہ کمرے میں رکھیں تاکہ تیمار دار درد و حسرے لوگ رطوبت درال سے محفوظ رہیں اور جب علامات منذرہ نمودار ہوں تو زخم میں سوزش پیدا کریں تاکہ پیپ کے ہمراہ مادہ سمیت بھی خارج ہو اور مقام مجروح کے عضب کو کسیقدر اونچا کر کے کاٹ دیں اور بھپارہ کے استعمال سے پسینہ لا دیں سیماب کے بھپارہ سے بھی فایدہ ہوتا ہے۔ اور جب مرض عارض ہو جاوے تو سوا اسکے کوئی چارہ نہیں کہ جہان تک ممکن ہو مریض کی حفاظت کریں اور زیادتی تشنج کے وقت کلوروفارم سنگھا دیں یا کلورل ہایڈریٹ یا کلورادائین پانی میں حل کر کر پلا دیں اور دماغ کو آرام دیں **دیگر** اسپرٹ آف ایتھر ٹنکچر او پیم ہریک ۲ بوند اروماٹک اسپرٹ آف امونیا نصف ڈرام۔ کلوروفارم ۲۰ بوند۔ کمفر واٹر ڈیڑہ اونس ملا کر پلا دیں اور مناسب عرصہ کے بعد مکرر ۳ گرر دیں **دیگر مجرب** ٹنکچر الونایٹ ایک بوند۔ برومایڈ آف پوٹاسیم ۲ گرین کمپونڈ ٹنکچر آف سنکونا ۱ ڈرام پانی ۸ ڈرام سب کو ملا کر آدھ آدھ گھنٹہ کے بعد بارہ خوراک تک پلا دیں **ایضاً** اٹروفائین کیوریٹر کا سلوشن بذریعہ پچکاری زیر جلد داخل کریں تاکہ تشنج کم ہو۔ لائیکوار امونیا بھی بذریعہ پچکاری داخل کرنا خوب ہے۔ اگر مریض نگل سکتا ہو تو سلفایٹ یا ہایپو سلفایٹ آف سوڈیم یا میگنیشیم پلا دیں اور دم گھٹ جانے کا احتمال ہو تو عمل تقبۃ الحنجرہ کریں۔ آخر انجام یہی ہے جو ہم لکھ چکے ہیں کہ مریض کا جانبر ہونا مشکل ہے **علاج جدید** جس سے کئی مریض صحتیاب ہو چکے ہیں یہ ہے کہ ظہور علامات کے بعد پہلے دورے کا رینکو کا رہین جو جیوراندی بوٹی کا جوہر ہے ایک گرین کا ساتوان حصہ لیکر پانی میں حل کرکے بازو سے جب کی جلد کے نیچے پچکاری کے ذریعہ داخل کریں پھر برومایڈ آف پوٹاسیم دو ڈرام کلورل ہایڈریٹ ۴ ڈرام سرپ گوندا یا ایک اونس سب کو پانی میں حل کرکے بتدریج مریض کو پلا دیں تاکہ تشنج رفع ہو۔ چونکہ جیوراندی لعاب دہن زیادہ پیدا کرتی ہے اسلئے اوسکی جوہر کی زیر جلد پچکاری کرنے سے مریض کا سینہ خشک نہیں ہوتا اور ہمیشہ تر رہتا ہے اسوجہ سے تشنگی غالب نہیں ہوتی اور تشنگی کی صورت میں برف چوسا دیں اور بھاپ سنتقیم میں پانی کا حقنہ کریں اور گردہ پر برف کی تھیلی رکھیں **فصل سی و ششم تمدد و کزاز** (ٹیٹنس) اس مرض میں تدرو

تشنج اور کزاز تینوں مجتمع ہوتے ہین اور کزاز سے بالخصوص بیان تمدد و تمتع مراد ہے اور یہہ تشنج
اون عضلات مین ہوتا ہے جنکی حرکت اختیاری ہے اور نیز اعصاب نخاعی مین اور اون عضلات مین
جنکو وہ تحریک دیتے ہین اور اون عضلات مین نہین ہوتا جنکی حرکت بے اختیار واقع ہوتی ہے اور دل عضلات
اعصاب محرک عصب کی اسپے تحیشک سے آلات مین پہنچے کہ قلب عضلات قلب غیر ارادیت
اور کزاز تین طرح پر واقع ہوتا ہے ایک آگے کو جاتا ہے اور ایک پیچھے کو۔ اور ایک جانب پہلو کو اور کزاز
پیچھے کو جاتا ہے اور حرکت تشنجی کرتا ہے۔ آگے کو اور داہنی یا بائین جانب والا کزاز کمتر واقع ہوتا ہے اور
حواس اس مرض مین صحیح و سالم ہوتے ہین کیونکہ اسکا سبب دماغ مین نہین ہوتا بلکہ نخاع مین ہوتا
ہے کہ وہ متاذی ہوتی ہے اسی وجہ سے عقل و حواس مین فتور نہین آتا۔ اصل سبب فساد نخاع
کے تعین مین اختلاف ہے لیکن مریض کی تشریح کے بعد جو کچھ معلوم ہوا ہے یہہ ہے کہ نخاع مین ورم یا پانی
پیدا ہو جاتا ہے۔ فی الواقع یہہ سبب بہی کبہی دوسرے امراض مین پایا جاتا ہے اور اس مرض کے ساتھ
مختص نہین ہے۔ الحاصل اسکے اصل سبب خاص کا حال ابتک معلوم نہین ہوا صرف اسقدر
معلوم ہوا ہے کہ خراش معکوسہ کے باعث فعل نخاع مین فتور پیدا ہوکر اختیاری عضلات مین تشنج
ہونے لگتی ہے کیونکہ ظہور مرض یقینی اون عضلات مین ہے جنکی حرکت اختیاری ہے اور اون عضلات
کا تعلق نخاع کے ساتھ ظاہر ہے کیونکہ انکو حرکت دینے والے اعصاب نخاع سے نکلے ہین اور دلیل اس
کی یہہ ہے کہ اصل اس مرض کی نخاع گرم مین جو نظام عصبی پیدا ہوتے ہین عقل و حواس کا
سالم رہنا اس امر کی دلیل واضح ہے کہ دماغ مین فساد نہین ہے۔ اگرچہ یہہ مرض گرم اور سرد دونون
ملکون مین ہوتا ہے لیکن گرم ملکون مین اور تبدیل موسم کے وقت خصوصا اطفال تازہ پیدا شدہ
مین جو سردی اور گرمی بہت ننگے رہتے ہین زیادہ تر ہوتا ہے اور چوٹ لگنے کے بعد بہی ہوسکتا ہے
بدن کو سرد ہوا لگنا۔ بارش مین بہیگنا اور سیل زمین پر سونا بہی موجب اس مرض کا ہے کبہی اذیت
زخم اسکا سبب ہوتا ہے جو کسی عضو کے کٹنے یا جل جانے سے حادث ہوتا ہے اور اکثر اطفال نوزائیدہ
کو پیدائش کے ابتدائی دو ہفتون مین لاحق ہوتا ہے اور اسکو ہندی مین جمو گھلکتے ہین کبہی کیلیا
اوسکے جو ہیر اسٹرکنیا کے کہانے سے بہی ہوتا ہے کبہی لزوجت کرم شکم یا اذیت حمل سے
ہوتا ہے کبہی اسکا کوئی سبب ظاہر ہی نہین ہوتا **علامات** بتدریج ظاہر ہوتی ہین اور اکثر

ابتدا میں کم ظاہر ہوتی ہیں اگر ضربہ زخم اور سردی سے ہو تو پہلے گردن اور کلین اور زبان کی جڑ اور گلے میں قدرے درد اور سختی محسوس ہوتی ہے جسکی زیادتی سے سر پیچھے کو کھچ جاتا ہے اور عضلات پشت میں تشنج کے ہونے سے مریض کا سر پیچھے اور دھڑ آگے مثل کمان کی خمدار ہو جاتا ہے جبڑا بند ہو جاتا ہے اور مریض گردن کو حرکت نہیں دے سکتا۔ اور شدت کی حالت میں کھانا نگلنے اور پانی پینے کے وقت کسیقدر دشواری ہوتی ہے اور پیٹ کم کھاتا ہے اور سینہ میں تنگی محسوس ہوتی ہے اور عضلات میں سخت ہو جاتے ہیں چہرہ سینہ ہاتھ پاؤن اور کل جسم کے اختیاری عضلات جیسے عضلات کف دست یا چشم و زبان کے تشنج ہونے لگتا ہے اور عضلات تن جاتے ہیں اور پردۂ شکم میں تشنج ہوتا ہے اور درد فقار ظہر تک منتہی ہوتا ہے۔ چونکہ جسم کے تمام عضلات میں تشنج یکسان نہیں ہوتا اسلئے جسم میں مختلف طرح کی بیڈولی ظاہر ہوتی ہے اور یہہ مرض اگر نوبتی ہوتا ہے جیسے عضلات کے سکڑنے اور سخت ہونے سے تکلیف زیادہ ہوتی ہے اور بیمار کی صورت اس مرض میں اس ہیئت پر ہوتی ہے کہ پیشانی پر چین زیادہ ہوتی ہے اور مریض ترشرو ہوتا ہے نتھنے پھولے ہوئے ہونٹ باہم متصل و چسپان ہوتے ہیں اور باچھیں کھلی رہتی ہیں خصوصًا دورہ کے وقت جیسے کہ ہنسنے کے وقت کھل جاتی ہیں کیونکہ ایک عضلہ دقیق جلد کے نیچے ہے جو جلد کو حرکت دیتا ہے اور حیوانات میں یہہ عضلہ قوی ہوتا ہے چنانچہ اس عضلہ کی قوت سے گھوڑا گاے و دیگر چارپائے بغیر حرکت بدن کے جلد کو حرکت دیتے ہیں۔ اسکی ایک شاخ گردن سے باچھہ تک آتی ہے۔ پس عضلہ مذکور میں جسقدر تشنج زیادہ ہوگا اوسی قدر باچھیں زیادہ کھلینگی اور اس سے ضحک کی صورت پیدا ہو جائیگی جب مرض مستحکم ہو جاتا ہے تو ادنے سبب سے بھی درد شروع ہو جاتا ہے مثلًا پانی یا آفتاب کی روشنی بلکہ ہر قسم کی روشنی دیکھنے سے اور بدن کے چھونے ہوا لگنے بستر پر گرنے یا شور و غل کے سننے سے مریض ہیجان میں آجاتا ہے اور مرض کی شدت ہو جاتی ہے اور مریض کے دانت بھنچ جاتے ہیں اور کسی طرح کھل نہیں سکتے اور اس سے کھانا پینا ممکن نہیں ہوتا اور تنفس میں بھی دشواری ہوتی ہے اور بیمار کا چہرہ سرخ یا سیاہ یا پھیکا ہو جاتا ہے پیاس زیادہ ہوتی ہے اور چہرہ پر پسینا زیادہ آتا ہے آواز قدرے کمزور ہو جاتی ہے اور مریض گرمی کی شکایت کرتا ہے نبض جلد جلد اور بار یک چلتی ہے نیند نہیں آتی قبض رہتی ہے اور پیشاب کرنے میں اکثر وقت

ہوتی ہے۔ تھوڑے عرصہ کے بعد باری ہوا کرتی ہے اور جلد زایل ہو جاتی ہے لیکن اخیر میں اینٹھین
جلد جلد ہوتی ہے اور عرصہ تک رہتی ہے کبھی بالکل زایل نہیں ہونے پاتی کہ پھر دوبارہ دورہ شروع
ہو جاتا ہے اور آنکھوں میں سرخی ہوتی ہے خصوصاً دورہ کے وقت۔ اور آنکھیں ضیق اور پتلیاں
کشادہ ہو کر ٹھہر جانے لگتی ہیں اور ضیق تنفس کے سبب لب بھر آتی ہیں آنسو کثرت سے آتے ہیں اور عضلات
تنفس میں تشنج ہونے کی وجہ سے تنفس میں دقت ہوتی ہے جو وقفہ کی حالت میں زایل ہو جاتی ہے
اگر دورہ دیر تک رہے تو ریہ میں ہوا کی آمد و رفت بند ہو جانے اور نقاہت کی وجہ سے بیمار ہلاک ہو جاتا
کبھی یہ مرض صرف عضلات فکین اور دانتوں میں پیدا ہوتا ہے اور تمام بدن میں عام نہیں ہوتا
اکثر اطفال میں یہی یہ مرض ایسی صورت پر ظاہر ہوتا ہے کہ فکین میں تشنج پیدا ہو جاتا ہے جسکے
سبب سے منہ کھول کر دودھ نہیں پی سکتے کبھی اس حالت میں بدن میں بھی تشنج ہو جاتا ہے اور جو کزاز
مخصوص فکین ہے اسکو یونانی زبان میں ٹرسپس یعنی دانتوں کا بھنچ جانا کہتے ہیں **علامات**
ممیزہ مرکبات کچلہ کے کھانے سے اکثر علامات میں کزاز کے ساتھ مشابہت پائی جاتی ہے
مگر کچلہ کے زہر میں پہلے علامتیں بخوبی ظاہر نہیں ہوتیں بلکہ آہستہ آہستہ ظہور میں آتی ہیں
اور باری میں جبڑہ بھنچ جاتا ہے اور بعد میں کھل جاتا ہے اور دو منٹ سے ۳ گھنٹہ کے اندر مریض
ہلاک ہو جاتا ہے۔ اس مرض میں جبڑہ شروع ہی سے بند ہو جاتا ہے اور بعد دورہ کے بھی کھچا رہتا
ہے اور مرض خواہ کیسا ہی شدید ہو دو تین دن سے قبل نہیں مرتا اور تیز سردی اور چوٹ لگنے سے یہ
مرض پیدا ہوتا ہے **انجام** اکثر برا ہے۔ اکثر پانچ دن کے اندر نصف مریض تلف ہو جاتے ہیں
اگر یہ ایام گزر جاویں تو امید صحت کی ہو سکتی ہے۔ اگر زخم کے سبب عارض ہو یا اطفال میں ولادت
سے چودہ روز کے اندر حادث ہو اور دفعۃً ظاہر ہو کر شدت پکڑ جاوے تو صحت پذیر کمتر ہوتا ہے
اور جو سردی ہوا لگنے یا اعضاء دیگر کی شارکت سے ہو علاج سے زایل ہو جاتا ہے۔ اس مرض
میں مریض کی ہلاکت تین سبب سے ہوتی ہے۔ اول یہ کہ حرکت دل دفعۃً بند ہو جاوے۔ دوم حرکت
ریہ دفعۃً بند ہو جاوے اور اختناق ہو جاوے سوم آہستہ آہستہ قوت ساقط ہو کر ضعف سے بیمار
مر جاتا ہے **علاج** اول اسباب پہ نظر کرے دریافت کرکے اسکے رفع کرنے میں کوشش کریں سب سے
پہلے مریض کے مناسب حال مسہل دیں خصوصاً بہتر و عمدہ روغن حب السلاطین کیا گولی ۔

سفوف جلپ یا تربد وغیرہ قوی دوائین ہین مسہل اوسیوقت دئے جا سکتے ہے کہ مریض اوسکو
نگل سکے ورنہ ٹرپن ٹائین آئل اور ٹنکچر جلاپا مجیر کا حقنہ کرینا ور قبض کا خیال رکھین بعد ظہور تشنج کلورل
ہائڈریٹ تنہا یا برومائیڈ آف پوٹاسیم کے ہمراہ ملا کر پلا دین تاکہ اوسکا فعل قوی ہوجاوے دماغ
اور نخاع کو آرام پہونچے **نسخہ** کلورل ہائڈریٹ ۲ ڈرام۔ پوٹاسی برومائیڈ ½ ڈرام۔ شربت سادہ
ایک اونس لیکوئیڈ ہیوراٹیڈ ۳۔ اونس سب کو ملاکر چھ خوراک کرین اور جبتک نیند نہ آوے برابر گھنٹہ
گھنٹے کے بعد ایک ایک خوراک دئے جائین کیونکہ نیند کی حالت مین عضلے ڈہیلے ہوجاتے ہین
اور تشنج سے محفوظ رہتے ہین اور جب نیند آجاوے تو اس دوا کا پلانا موقوف کرین اگر بیداری
کی حالت مین پہر تشنج شروع ہو تو ایک دو خوراک اور دین جب تشنج سے بالکل آرام ہو تو دوسرے روز
رفع کمزوری کے لئے یہ دوا دین **نسخہ** نائٹرو میوریٹک ڈائلیوٹ ایک ڈرام۔ ٹنکچر سنکونا کمپونڈ ۲ ڈرام
سرپ نجرس ۶ ڈرام۔ لیکوئیڈ اسٹی ۱ اونس سب کو ملاکر ۸ خوراک کرین اور دن مین تین دفعہ دین نیز کنین بقدر
چار گرین یا اوسکے حبوب بناکر دن مین دو دفعہ دین یہ دونون نسخے مؤلف کے تجربہ مین آچکے ہین اس سے
کئی مریضون کو فایدہ تام ہوا ہے اور کسی قسم کی شکایت باقی نہین رہی جب دورہ قوی ہوجاوے تو رفع
تشنج کے لئے قدرے کلوروفارم سنگھا دین اور مریض کو کئی گھنٹہ تک بیہوش رکھین جب کلوروفارم کے
سنگھانے سے منہ کسیقدر کھل جاوے اور تشنج ساکن یا خفیف ہوجاوے تو فوراً غذا کھلا دین یا پانی
پلا دین بلکہ ہر وقت جبکہ غذا دینے کی ضرورت ہو غذا سے پہلے کلوروفارم سنگھا لیا کرین اگر ہوش
آنے پر پہر تشنج کی نوبت عود کرے تو **چرس کا مرکب** دین **نسخہ** کلورل ہائڈریٹ ۱۵ بوند
برومائیڈ آف سوڈیم ۵ گرین کلورک ایتھر ۵ بوند ٹنکچر انڈین ہیمپ ۱۵ بوند لعاب صمغ عربی ایک ڈرام
پانی ۲ ڈرام سب کو ملاکر ایک خوراک کرین اور ایسی خوراک چار چار گھنٹے کے بعد پلا دین اور اکسٹرکٹ
آف کیلی باربین کے حبوب جسمین ½ گرین اکسٹرکٹ ہو ابتدا مین دین اور بتدریج خوراک بڑہاتے جائین
یہان تک کہ نصف گرین تک خوراک ہوجاوے۔ اگر کیلی باربین بذریعہ پچکاری جلد کے اندر داخل
کی جاوے تو بیمار کو کمال فایدہ ہوتا ہے **نسخہ پچکاری** کیلی باربین ½ گرین مناسب مقدار
پانی مین حل کرکے چار چار گھنٹے کے بعد جلد مین داخل کرین کیورارا اور کونین اور مارفیا کی
پچکاری سے بہی فایدہ ہوتا ہے **نسخہ پچکاری** مثقوب کیورارا ۵ گرین ایک ڈرام پانی مین حل کرکے

رکھدین اور بعدازان مقطر کرکے ۶ بوند کام مین لاوین اسپرین کا سلوشن بھی دو دو تین تین گھنٹہ
کے بعد زیر جلد داخل کرنا مفید ہے۔ **ایضاً** دو گرین کیورٹیر ایک سو قطرہ پانی مین حل کرکے جلد کے
نیچے پہونچاتین اس طرح کہ چار یا پانچ گھنٹہ کے عرصہ مین بقدر دس بیس بوند جلد کے اندر داخل ہوجاوے
ایضاً نارکوٹین اکونائیٹ سے بھی پورا پورا فائدہ ہوتا ہے **ایضاً** اگر سردی کے باعث ہو تو
مارفیا اور کوکین ۵ فی صدی والے عرق کی پچکاری گردن اور جبڑے کے مقام پر کرین **ایضاً** بلاڈونا
کے استعمال سے بھی فائدہ ہوتا ہے **نسخہ** بلاڈونا نصف سے ایک گرین تک گنین دو گرین دونون کو ملا کر
چار چار گھنٹہ کے بعد کھلاوین اور پشت کی ہڈی اور مقام تشنج پر بلاڈونا کا ضماد کرین یا اوسکے لینمنٹ
کی مالش کرین بعض اوقات مقام ریڑہ پر برف کی تھیلی رکھنے سے بھی فائدہ ہوتا ہے۔ کروٹن کلورل
یا کلورل ہائیڈریٹ ہمراہ برومائیڈ آف پوٹاسیم پلانا یا بطور حقنہ امعاء مستقیم مین پہونچانا بھی نہایت
مفید ہے **نسخہ** ہوب کا نچر ۳ گرین یا اوسکا ٹنکچر ۲۰ بوند گھنٹہ گھنٹہ کے فاصلہ سے متواتر پلاوین
تاوقتیکہ سدر پیدا ہو۔ اکثر دفع علامات کے بعد مریض کو کمال ضعف پیدا ہوجاتا ہے جسکو مفرح اور
مقوی ادویات کے استعمال سے رفع کرنا ضروری ہے۔ ماء اللحم وغیرہ مقوی معاجین کے استعمال سے کمزوری
کو رفع کرین دواء المسک مندرجہ مرض لقوہ کے استعمال سے بھی فائدہ ہوتا ہے۔ افیون یا اوسکے جوہر
مارفیا کا کھلانا بھی مفید ہے۔ افاقہ کی صورت مین بغرض تحلیل ریاح غلیظہ یہ معجون دین **نسخہ معجون**
زراوند طویل دو تولہ زراوند گرد تین تولہ۔ زرنباد۔ درونج عقربی۔ الائچی خورد ہر یک ۲ تولہ عود مصطگی
زنجبیل ہر یک یکتولہ سب کو باریک کرین اور گل گاوزبان ۲۵ تولہ۔ مویز منقی ۳ تولہ کے خیساندہ مین
دو چند نبات سفید داخل کرکے حسب دستور معجون بنا دین **خوراک** ۹ ماشہ ہمراہ عرق اجوائن۔ غذا سریع
اور سہل الانہضام اور لطیف مثل شوربائے گوشت مرغ تیتر بٹیر زردی بیضہ مرغ اور شیر کھلا دین کیونکہ
اس مرض مین ضعف زیادہ ہوتا ہے اور کثرت حرکت سے تحلل کثیر ہوتا ہے لہذا غذا مقوی دینی چاہئے
تاکہ بیمار مین قدرے طاقت باقی رہے اور ضعف سے ہلاک نہو جاوے۔ اگر تشنج حلق و فکین کے سبب
بیمار سے غذا نہ کھائی جاوے تو حقنہ کے ذریعہ سے غذا معدہ مین پہونچاوین جب نبض مین سستی
اور دقت محسوس ہو تو شراب برانڈی یا امونیا پلادین اگر مریض شراب سے پرہیز کرتا ہو تو فقط امونیا
پانی مین حل کرکے پلادین اگر پلانا ناممکن ہو تو حقنہ کے ذریعہ شکم مین داخل کرین جب ہوا

اور روشنی سے تشنج کی شدت ہو تو بیمار کو سرد ہوا سے بچائیں اور تاریک و گرم مکان میں آرام سے رکھیں اور صرف ایک دو آدمی اوسکی خدمت کے واسطے مقرر کریں۔ بیمار کے پاس زیادہ آدمیوں کا ہجوم ہونا چاہیئے تاکہ کثرت گفتگو اور شور و غل سے مرض بڑہ نہ جاوے۔ گرم پانی سے غسل یا بپیارہ دینا نہایت مفید ہے۔ بعض اوقات عصب مبتلا سے مرض کو کہینچنا یا قطع کرنا پڑتا ہے **جب** زچہ کو بند مکان میں رکھا جاتا ہے یا بچہ کی نال کند آلہ سے قطع کی جاتی ہے تو بچہ مرض کزاز میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ خراب غذا اور امعا میں مواد فاسدہ کے اجتماع سے بہی دوسرے تیسرے ہفتہ کے بچہ کو یہہ عارضہ ہو جاتا ہے۔ **علامات** آہستہ آہستہ شروع ہوتی ہیں جس سے بچہ بیزار اور بے چین ہو کر روتا اور چلاتا ہے۔ ہاتھ پاؤن یا سب اینٹھ جاتے ہیں خصوصاً جبڑون کے عضلات میں زیادہ تر تشنج ہوتا ہے بعض اوقات تمام جسم میں پہیل جاتا ہے اور نیند جاتی رہتی ہے آنکھون کے گرد نیلا حلقہ پڑجاتا ہے اور دست سبز رنگ کے آتے ہیں بچہ کو دودہ کی خواہش بار بار ہوتی ہے اور کبہی علامات مندرجہ بالا کے ظاہر ہونے کے بغیر بچہ کا چہرہ یکایک اینٹہ جاتا ہے اور منہ سے جہاگ نکلتی ہے جبڑا بہنچ جاتا ہے اور انگوٹھے اندر کہنچ جاتے ہیں دودہ نہیں پیا جاتا چہرہ اور جسم نیلا پڑجاتا ہے اور دودہ پینے سے تشنج ہونے لگتا ہے اور ۴۸ سے ۳۰ گہنٹہ کے اندر بچہ کمزور ہو کر ہلاک ہو جاتا ہے **علاج** تو اعد حفظان صحت کی پابندی کریں خشک صاف ہوادار مکان میں زچہ کو صاف ستھرے کپڑے پہنا کر رکہیں غذا کا عمدہ تدارک کریں اور بچہ کی ناک صاف رکہیں روغن بید انجیر سے فوراً اجلابے دیں تاکہ مرض ترقی نکر جاوے۔ کلورافارم سنگہا دیں اور ریڑہ پر برف لگاویں کلورل ہائیڈریٹ پلا دیں گرم پانی میں ٹہلا دیں آغاز مرض میں ٹنکچر آف بیلا ڈونا... نوزائیدہ بچہ کے لئے نہایت ہی مفید ہے اور زچہ کو یہہ دوا دیں **نسخہ** سالی سن برومائڈ آف پوٹاسیم ہر یک ۲۰ گرین دونون کو ملا کر مریضہ کو دیں اس سے پسینہ خوب کہل کر آتا ہے **تنبیہ** ہندوستان میں زچہ کو اکثر خراب تر اور بند مکان میں رکہا جاتا ہے جس سے بچے زیادہ تر مرض مذکور میں مبتلا ہو کر ضایع ہو جاتے ہیں اور جاہل لوگ اسکو غلط آسیب اور اٹہرا مشہور کرتے ہیں

فصل سی و ہفتم فالج

(دائنس تھی شیا) یہہ ایک مرض ہے جس سے کوئی عضو بے حس ہو جاتا ہے اور حس لانے والے عصب میں قوت حس بالکل نہیں آتی یا کمتر آتی ہے اس سبب سے اوس عضو کی حس جسمین یہہ عصب آتا ہے باطل یا ناقص ہو جاتی ہے۔ مرض مخ ہو کر کبہی خود عرض فالج سے پیشتر لاحق ہو جاتا ہے مگر اکثر فالج کے ساتھہ ہی ہوتا ہے

اور کبھی یہ درد فالج کے بھی عارض ہو جاتا ہے - فی الحقیقت خدر حس عصبیہ کا استرخا ہے جیسا کہ فالج مین
عصب حرکت مین استرخا ہو جاتا ہے جس طرح فالج اور استرخا مین کبھی حرکت باطل اور کبھی ناقص ہو جاتی
ہے. اسی طرح خدر مین بھی کبھی حس باطل اور کبھی ناقص ہو جاتی ہے - اس مرض کا زیادہ تر اثر ظاہر جلد
پر محسوس ہوتا ہے اور زیادہ تر جلد مین اثر ظاہر ہونے کی یہہ وجہ ہے کہ عصاب حس اکثر زیادہ تر ظاہر
جلد مین آتے ہین کبھی ایک عضو کا کوئی حصہ بے حس ہو جاتا ہے اور کبھی تمام عضو مثلاً ایک
ہاتھ یا ایک پانؤن مین خدر ہو جاتا ہے مگر زیادتی ایک ہی جانب ہوتی ہے خصوصاً جبکہ فالج بھی ہمراہ
ہو لیکن اکثر خدر بدن کی جانب وحشی مین ہوتا ہے اور جانب انسی مین کمتر واقع ہوتا ہے اور کبھی یہہ کیفیت
ہوتی ہے کہ جو عضو آمادہ خدر ہوتا ہے اسمین بحرق خدر سے پیشتر حس زیادہ ہو جاتی ہے اور اثر
الم کا ادراک زیادہ تر ہوتا ہے من بعد خدر ظاہر ہوتا ہے - جو خدر رخسارہ پر حادث ہوتا ہے وہ زیادہ تر مہتم
بالشان ہوتا ہے کیونکہ اسمین زوج خامس کا عصب جو چہرہ کے اعضا مین حس لاتا ہے مفلوج ہو جاتا ہے
لہذا پہلے اسی کا ذکر کیا جاتا ہے - اسکی ذیل مین اسباب و علاج دیگر اقسام کا بھی ذکر کیا جاویگا -
واضح ہو کہ اس خدر کے ظاہر ہونے سے پیشتر رخسارہ پر درد زیادہ محسوس ہوتا ہے من بعد رفتہ رفتہ رخسار
کی حس کم یا باطل ہو جاتی ہے اور اعضائے چہرہ مین سے ہر ایک عضو مین جسمین کہ زوج خامس
عصب کا ریشہ پہونچتا ہے مثلاً چشم و رخسار اور ناک کے ایک نتھنا اور ایک طرف کے نصف زبان اور ایک
جانب کے گوش مین خدر واقع ہو جاتا ہے - اسوقت چشم بے حس مین اکثر ورم اور سرخی نمودار ہو جاتی
ہے کیونکہ جب حس باطل ہو جاتی ہے تو بیداری مین پلکون کی حرکت کم ہو جاتی ہے اور پلکین آپسمین
منطبق نہین ہوتین پس آنکھہ کو سرد ہوا زیادہ لگتی ہے اور اس سے آنکھہ کو ایذا پہونچتی ہے اور اس
حالت مین آنکھہ کو غذا اچھی نہین پہونچ سکتی پس ان اسباب سے آنکھہ ضعیف ہو کر متورم ہو جاتی
ہے اور نیز اس آنکھہ سے صاف نے کہائی نہین دیتا اور قرنیہ مین زخم پڑجاتا ہے اور کبھی اس سبب سے
آنکھہ پھوٹ بھی جاتی ہے - اس حالت مین اکثر ناتجربہ کار طبیب مرض چشم سمجھکر علاج چشم کی جانب
متوجہ ہو جاتے ہین اور خدر سے بالکل غافل رہتے ہین - اکثر انکی غفلت کی وجہ یہہ ہوتی ہے
کہ چہرہ مین کوئی کجی نہین ہوتی اور نہ حرکت مین کوئی نقصان واقع ہوتا ہے جس سے امراض
عصبیہ پر استدلال کرین کبھی خدر ہمراہ لقوہ کے ہوتا ہے جو عصب زوج سابع کے استرخا سے لاحق

ہوتا ہے لیکن اس قسم کا خدر اوس حالت مین عارض ہوتا ہے جبکہ استرخاے زوج سابع کا سبب
دماغی ہو - اور خدر کا سبب قریب کبھی دماغی ہوتا ہے مثلاً ورم دماغ یا لینت دماغ یا صلابت دماغ
یا انغماز دماغ جو زیادتی خون یا زیادتی آب لطون یا زیادتی مقدار شرائین یا استخوان کے بڑھ
جانے سے پیدا ہو جاتا ہے اور کبھی سبب قریب عصب مین ہوتا ہے مثلاً غشاے استخوان مین
جسمین خروج عصب کا منفذ ہے ورم پیدا ہو جاتا ہے جیسا کہ آتشک مزمن مین مشاہدہ کیا جاتا
ہے - یا منفذ خروج عصب کے قریب ورم غددی پیدا ہو جاتا ہے اور اوس سے عصب مذکور منغمز ہو جاتا
ہے - کبھی خدر کا سبب خارج از بدن ہوتا ہے مثلاً بدن کو سرد ہوا لگے یا بدن پر برف پڑے یا رسی
کا ٹکڑا کسی عضو پر باندھا جاوے - کبھی خدر کا سبب شرکی ہوتا ہے جیسا کہ کرم شکم کے سبب خدر
عارض ہو جاتا ہے کبھی کمی خون کے سبب خدر واقع ہوتا ہے اور اسکا ظہور اوس وقت ہوتا ہے جبکہ
بدن کمزور ہو جاتا ہے اور خون کم پیدا ہوتا ہے اور اکثر مفلس لوگ موسم سرما مین اسی سبب سے اس
مرض مین مبتلا ہو جاتے ہین - ایک قسم کا خدر ہے جو فساد مزاج عضو و فساد خون و فساد عصب کے
سبب سے عارض ہوتا ہے اور یہ خاصکر جذام کی حالت مین ہوتا ہے - اوس وقت اعصاب اپنی اصلیت
ہیئت اور مقدار پر نہین رہتے - یہ حالت تشریح بعد مرگ سے دریافت ہوتی ہے - اس قسم کا
خدر ساقین اور قدمین وغیرہ اطراف سے شروع ہوتا ہے اور اعلے بدن کی جانب متصاعد و منتہی
ہوتا ہے - خدر کے حدوث سے پہلے بیمار کے ناخنون مین تغیر جذامی اور فساد الاظفار ظاہر ہوتا
ہے **امتحان فعل لامسہ** جب فعل لامسہ کی اصل کیفیت معلوم کرنی منظور ہو تو جسم کی جلد
ماؤف پر پرکار کے دونون بازو بموجب فاصلہ مجوزہ اطباے جمادین اگر پرکار کی دونون نوکین
محسوس ہون تو حس صحیح و سالم ہے اگر اس سے کم فاصلہ پر دو معلوم ہون تو حس کی زیادتی اور
اس سے زیادہ فاصلہ پر ہر دو معلوم ہون تو حس کی کمی معلوم کرین مثلاً زبان ایک نے سی حس عضو ہے
اگر اوسمین بجاے ۱/۲ انچ کے ۱/۴ یا ۱/۸ انچ پر پرکار کی دونون نوکین معلوم ہون تو حس کی کمی
معلوم ہوتی ہے - اگر پشت کے مقام پر جسکا فاصلہ مجوزہ ۲/۳ ہے تو دو یا ڈیڑہ انچ پر دونون نوکین
معلوم ہون تو حس کی زیادتی تصور کرین مگر نازک و عصبی مزاج آدمیون کی حس کسیقدر زیادہ ہوتی
ہے جس سے عام فاصلہ کے مطابق کسیقدر اختلاف واقع ہوتا ہے مگر پرکار کے استعمال سے پہلے عضو ماؤف

کے مقابل صحیح عضو کی حس دریافت کرنی ضروری ہے۔ اگر دونون جانب ماؤف ہین تو تندرست آدمی
کے اوسی مقام کی کیفیت حس معلوم کرین مگر مریض پر عمل کا مقصد ظاہر نکرین ورنہ مقام عمل پر پرکار
کو استعمال کرتے وقت مریض دیکھے ورنہ بغیر حس معلوم کئے بیان کر دیگا کہ پرکار کی دو نوکین ہین اگر
مقام خدر پر پہلے پرکار کی ایک نوک اور پھر دوسری نوک لگاوین تو مریض دیر تک ایک ہی نوک بیان
کریگا اور حس کے بہت کم ہونے سے عضو کی لمبائی میں دونون نوکین خواہ کتنے ہی زیادہ فاصلہ پر لگائی جائین
مریض ایک ہی نوک بیان کریگا اور حس کی زیادتی مین پرکار کی دونون نوکین خواہ کتنی ہی نزدیک لگائی
جاوین مریض فوراً معلوم کر لے گا کہ یہہ دو نوکین ہین بعض اوقات دماغ مین خون کے اجتماع اور اوسکے
ورم مین گردن ہاتھ اور چہرہ پر پرکار کی دو نوکین تین اور ایک نوک دو معلوم ہوتی ہین لیکن یہہ غیر معمولی
حس ہے۔ اس کام کے لئے ایک آلہ موسوم بہ **استھی سیو میٹر** ایجاد کیا گیا ہے جسمین دو سوئیان
ہوتی ہین اور انکے مابین انچ کے نشان ہوتے ہین اور کم و بیش فاصلہ پر سوئیون کو ہٹا بھی لیا جاتا ہے
اوسکے استعمال کرنے کا یہہ طریقہ ہے کہ آلہ مذکور کی دونون نوکین مقام ماؤف پر مجوزہ فاصلہ کے مطابق
قایم کرین من بعد نوکون پرکار کے نکڑے لگاوین تاکہ استعمال کے وقت چبھین نہین پھر دونون نوکون
کو ایک ساتھ جلد پر لگاوین اگر مریض کو دو نوکون کی بجائے ایک نوک معلوم ہو تو رفتہ رفتہ نوکون کو ایک
دوسرے سے اسقدر علیحدہ کرین کہ مریض کو دو معلوم ہون اس سے حس کی کمی خیال کی جاتی ہے۔ اگر
لگاتے وقت فوراً دو نوکین محسوس ہون تو ایک دوسرے کو اسقدر قریب لاوین کہ دو کی بجائے ایک
نوک معلوم ہو اس حالت مین اگر سوئیون کے مابین کا فاصلہ معینہ حد سے کم ہو تو حس کی زیادتی
تصور کرین **علاج** پہلے سبب مرض کو تحقیق و تشخیص کرین و حتی الامکان اوسکے ازالہ مین کوشش
کرین اگر سبب ورم دماغ یا سختی و نرمی دماغ ہے تو لا علاج ہے۔ اگر زیادتی استخوان سے یا منفذ عصب کے
قریب ورم غددی کے حادث ہونے سے پیدا ہو تو ورم کے رفع کرنے والی دوائین دین اور اتنے عرصہ تک
دین کہ یہہ ورم رفع ہو جاوے و آیوڈائیڈ آف پوٹاس محلل اورام اندرونی ہے اسکو کسی تلخ دوا کے ہمراہ دین
اور چہرہ کے خدر مین کیا لومل وغیرہ مرکبات سیماب کے استعمال سے جوش دہن پیدا کرنا ازبس مفید ہے
اگر خدر عام بدن مین ہو تو اوسمین سم الفار یا اوسکا عرق دینے سے نفع کثیر ظاہر ہوتا ہے سم الفار
کھلانے کی ترکیب پہلے بیان ہو چکی ہے۔ جذامی خدر مین بھی سم الفار کھلانے سے بہت فائدہ ہوتا ہے

بعض اطبا اس قسم کے خدر میں دعن گرچن ملانے کی ہدایت کرتے ہیں **سفوف مجرب** درونج عقربی۔ زرنباد۔ مصطگی رومی۔ ابریشم مقرض۔ بوزیدان۔ تخم بادرنجبویہ۔ گاؤزبان۔ الائچی خورد ہریک ۳ ماشہ جدوار۔ عود غرقی ہریک ماشہ عود صلیب۔ برگ فرنجمشک۔ دارچینی۔ سلیخہ۔ سنبل الطیب ہریک ۲ ماشہ۔ سورنجان ۴ ماشہ۔ بہمنین ۶ ماشہ سب کو باریک کرکے ہموزن نبات ملاکر بقدر ۶ ماشہ خوراک کریں اور عرق دارچینی کے ساتھ استعمال میں لائیں **دیگر سفوف مجرب** پوست ہلیلہ زرد۔ بلیلہ آملہ۔ بابچی۔ پوست بیخ انجیر ولایتی۔ کباب چینی۔ کشنیز سبز سب کو مساوی الوزن لیکر باریک کریں اور بقدر ۶ ماشہ خوراک کریں۔ **دیگر** سرسوں روغن قسط اور روغن کا نور کی مالش بہی نافع ہے۔ محل خدر پر ذراریح کا پلاسٹر لگانا بھی اطبانے مفید بیان کیا ہے **فصل سی و ہشتم اختلاج**۔ اختلاج کے معنی ہیں کسی چیز کا پھڑکنا اور یہ عرب کے اس قول سے ماخوذ ہے کہ اختلجت العین ای طارت (مختلج ہوئی آنکھ یعنی پھڑکی) فارسی میں بہی اسکے معنی پریدن کے ہیں جسکا ہندی ترجمہ پھڑکنا ہے۔ یہ ایک قسم کا خفیف تشنج ہے جو کسی عضلہ میں پیدا ہوتا ہے اور اکثر یہ حالت عضلہ کے کسی خاص مقام پر ہوتی ہے تمام عضو بلکہ تمام عضلہ پر کمتر عارض ہوتی ہے **اسباب فی الواقع** یہ مرض عصبی ہے اور اسکا سبب صحیح ہنوز نامعلوم ہے۔ تشریح سے کچھ ثابت نہیں ہوا۔ مگر ضرور ہے کہ اذیت عصب اسکا سبب ہے کیونکہ یہ امراض حرکات میں سے ہے اور جمیع حرکات اعصاب سے منوط و متعلق ہیں اور یہ ضرور نہیں کہ خود عصب کے کسی خاص مقام پر ہی ہو بلکہ عام ہے دماغ میں ہو یا نخاع میں یا کسی اور عضو میں کیونکہ عصب جیسا کہ مبدا کی آفت سے متاذی ہوجاتا ہے اطراف کی آفت سے بہی متاذی ہوجاتا ہے۔ اسکی مثال یہ ہے کہ اگر کوئی شخص گردن پر محل نخاع میں چھری مارے اور اس سے نخاع قطع ہوجاوے تو اوس سے ہاتھ میں حرکت تشنجی پیدا ہوجاویگی۔ اسی طرح اگر کوئی شخص سر اناامل پر چھری مارکر اونکو قطع کردے تو اوس سے بہی تشنج پیدا ہوجاتا ہے اور اپنے مبدا کی طرف چلا جاتا ہے اور عضلہ تشنج ہوجاتا ہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ عصب اپنے مبدا و غیر مبدا دونوں کی اذیت سے متاذی ہوجاتا ہے۔ **اختلاج کے اسباب بعید** متعدد ہیں اول خون کا ناصاف ہونا جب گردہ یا جلد اپنا فعل پورا نہیں کرسکتی اور فضلات دموئیہ کو خون سے الگ نہیں کرسکتی تو اس سے عضلہ کو صاف غذا میسر نہیں ہوتی اور عضلہ کے فضلات دفع نہیں ہوتے بلکہ اوسی میں مجتمع رہتے ہیں اس سبب سے عضلہ و اعصاب متضرر ہوجاتے ہیں اور کیا

ہیں کہ حرکت کے ذریعہ سے اس فضلہ کو دفع کریں پس اسی حالت کا نام اختلاج ہے۔ دوم تمباکو یا مطبوخ چاے کے زیادہ استعمال کرنے سے بھی یہ حالت عارض ہو جاتی ہے کیونکہ انکے اجزائے سمیہ جب خون میں مختلط ہو کر دماغ میں جاتے ہیں تو اپنی سمیت کے اثر سے دماغ و نخاع کو ضرر پہونچاتے ہیں کبھی اختلاج قبض شکم کے سبب سے ہوتا ہے اور اس حالت میں بھی ہو جاتا ہے جبکہ صفرا جگر میں مجتمع ہو جاتا ہے اور تھوڑا سا خون میں مختلط ہو کر بدن میں حرکت کرتا ہے تو یہ حالت عارض ہو جاتی ہے کیونکہ صفرا کی آمیزش اور جگر میں اسکے اجتماع سے عضلہ کو صاف غذا نہیں پہونچتی **علاج** پہلے سبب کے دریافت کرنا ضروری ہے۔ اگر پسینہ کے نہ آنے سے مسامات کا بند ہونا معلوم ہو تو مریض کو گرم پانی میں نہلا دیں اور عرق لودیات پلا دیں اور ڈوورس پوڈر بقدر ۵ گرین یا دس گرین امونیا ایسی ٹیٹس ۲ ڈرام پانی ایک اونس میں حل کر کے پلا دیں تاکہ عرق آکر جلد صاف ہو جاوے **دیگر مجرب** تکمیل المسامات بادیان بابونہ ہر یک ۱ تولہ سبوس گندم ۳ مشت گل بنفشہ شبت ہر یک دو تولہ سرگرہ دیں تو سب کو ۵ سیر پانی میں خوب جوش دیں اور حسب دستور بپارہ لیں۔ اگر ضعف گردہ سے ہو تو پٹاس نائٹریٹ اس پٹاس ایسی ٹیس ٹارٹریک ایسڈ وغیرہ پانی میں حل کر کے پلا دیں **دیگر سفوف مجرب** جس سے پیشاب بکثرت آتا ہے **نسخہ** شورہ قلمی خردل ہر یک ۹ ماشہ نمک سونچر جوکھار حب قرطم ہر یک ۴ ماشہ سب کو باریک کر کے ہمراہ عرق بادیان استعمال کریں انیسون تخم کرفس تخم شلغم پرسیاوشان ریوند چینی بادیان خار خسک کیا یہ تخم خربزہ وغیرہ مدرات تو یہ کو پانی میں بھگو کر صاف کریں اور شربت بزوری سے شیریں کر کے پلا دیں نہایت مفید ہے۔ ایکسٹراکٹ کا بیکیم جو سورنجان تلخ کا رب ہے یا خود سورنجان تلخ اور دار چینی انیسون کو پانی میں جوش دیکر پلا دیں **دیگر مجرب** کسرہ عناب ہر یک ۱۰ درم پرسیاوشان کاسنی ہر یک ۸ درم گل سرخ انیسون سورنجان تلخ ہر یک ۵ درم سب کو ایک سیر پانی میں جوش دیں جب چہارم رہجاوے تو صاف کر کے پلا دیں **دیگر** آیوڈائیڈ آف پوٹاسیم کسنی تلخ دیکے عرق کے ساتھ پلانا ازبس مفید ہے اس سے یوریا جو ایک جوہر فاسد ہے اور خون میں مختلط رہتا ہے خون سے جدا ہو جاتا ہے۔ اگر تمباکو یا چائے کی کثرت استعمال سے ہو تو اوسکو ترک کر دیں یا کمتر استعمال کریں اور بیمار کو صاف ہوا میں ٹہلاویں تاکہ اجزائے سمیہ خارج ہو جاویں اگر قبض شکم سبب ہو تو ملین مسہل دیں۔ اگر جگر میں اجتماع صفرا اور تھوڑے صفرا کا خون میں آمیز ہو جانا اسکا

سببی ہو تو پہلے آب برہندی یا شیر خشت ہمراہ سقمونیا یا ہلیلہ زرد ہمراہ پلو پل وغیرہ مسہل مخرج صفرا پلاوین تاکہ صفرا جو جگر مین مجتمع ہے اسہال کے ساتھ خارج ہو جاوے اور خون مین نہ ملنے پاوے لیکن جو صفرا خون مین مختلط ہو کر بدن مین چلا گیا ہے اسہال اور کبد کے توسط سے اوسکا دفع ہونا ممکن نہین ہے کیونکہ اس طرف سے کوئی رستہ نہین جس سے صفرا جو بدن مین منتشر ہو چکا ہے بار دیگر کبد مین آوے اور کبد سے معدہ و امعا مین آکر اسہال کے ساتھ دفع ہو جاوے کیونکہ دوران جو دل سے شروع ہوتا ہے پہلے دوسرے اعضا مین ہو پہنچتا ہے اور جب اختتام کے قریب ہو پہنچتا ہے تو جگر مین آتا ہے پس اسکے اخراج کے واسطے بہتر تدبیر یہ ہے کہ مسہل کھلانے کے بعد ادویہ مدر بول جو پہلے مذکور ہوئی ہین پلاوین تاکہ بول کے رستے بسہولت خارج ہو جاوے یرقان کے علاج مین بھی یہی اصول مرعی رکھین کہ جگر مین جو صفرا جمع ہو گیا ہو اوسکو اسہال کے ذریعہ سے خارج کرین اور جو خون مین آمیز ہو گیا ہو اوسکو مدرات بول سے الگ کرین **واضح ہو** کہ جب اختلاج کا سبب دماغی ہو مثلاً عروق دماغ مین خون بھر جاوے یا بطون دماغ مین پانی مجتمع ہو جاوے اور اختلاج مدت مدید تک باقی رہے تو ضعف اور نقصان دماغ کے سبب اسکا انجام صرع یا لقوہ یا تشنج یا مالیخولیا ہوتا ہے پس اگر اختلاج دماغ مین خون یا پانی کے مجتمع ہو جانے کے سبب سے عارض ہوا ہو اور مدت مدید اوسپر گذر جاوے اور زائل نہو اور امراض مذکورہ کے لاحق ہو جانے کا خوف ہو اور امراض صعبہ قویہ کے پیدا ہونے کا اندیشہ ہو تو اوسوقت روغن حب السلاطین وغیرہ مسہل قوی دین تاکہ خون یا پانی جو کچھ دماغ مین مجتمع ہو کم ہو جاوے پس بعد معاینہ کرین کہ گردہ یا جلد کے فعل مین کچھ نقصان تو نہین ہے اگر ہو تو اوسکے موافق تدارک کرین مثلاً اگر بول کم آوے تو مدرات بول دین اگر جلد زیادہ گرم ہو اور پسینہ نہ آوے یا کمتر آوے تو بیمار کو گرم پانی مین نہلا دین و معرقات دین اگر اختلاج کا سبب دماغی ہو یا چاء پینے یا تمباکو پینے یا تمباکو کھانے سے اختلاج ہوا ہو تو اسٹرکینیا سلفیورک ایسڈ سادہ پانی مین حل کر کے دینا چاہیئے۔ صرف کچلہ اور کچلے کے مرکبات بھی بہت فائدہ دیتے ہین جیسے کچلہ مندرجہ رعشہ اور مالش کے لئے روغن دہتورہ مندرجہ لقوہ کے استعمال سے کمال فائدہ ہوتا ہے۔ شربت تنبول کے استعمال سے بھی فائدہ ہوتا ہے **نسخہ شربت تنبول** برگ پان بحتہ سفید باریک بریدہ پانی مین جوش دین تاکہ اوسکا کل اثر پانی مین آجاوے پھر ان

گلاب اور شکر تری مناسب مقدار مین داخل کرکے شربت کے قوام پر لاوین اور قدرے زعفران لیکر
تو بفعل ڈالکر استعمال مین لاوین جو شخص افیون کا عادی ہوا وسے ٹنکچر نکسوامیکا ۵سے ۱۰ قطرہ
تک ایک دو اونس سادہ پانی مین آمیز کرکے دینا بہت مفید ہے۔ تجلہ ۱۲

خاتمہ

ارادہ تو یہہ تہا کہ حسب دستور اس پہلے حصہ کو کم سے کم سینہ کی بیماریون پر ختم کیا جاتا لیکن جو احباب واصحاب اس کتاب کی تصنیف کے باعث ہوئے تہے اونکا شوق غالب تہا اور وہ مصر ہوئے کہ جہان تک جلد ہوسکے مطالعہ کا موقع دیا جاوے چنانچہ کئی اصحاب نے خواہش ظاہر فرمائی کہ جسقدر اوراق چھپتے جائین وقتاً فوقتاً اونکی خدمت مین پہونچتے رہین پس بحکم المامور معذور اس حصہ کو فقط دماغی امراض پر ختم کرنا پڑا۔ مین احباب کی قدردانی سے اندازہ کرسکتا ہون کہ اگر خدا نے چاہا تو ضرور یہہ کتاب بہی میری دوسری تصانیف کی طرح مقبول خاص و عام ہوگی اور قدردان بیشک اس سے فایدہ اوٹہائینگے کیونکہ اس طرز کی کتاب آجتک شایع نہین ہوئی جو اردو خوانون کو بہی فایدہ دے اور ڈاکٹر دن کو بہی اسلئے کہ آج وہ زمانہ نہین ہے کہ خشک و تر رطب و یابس پر قناعت کی جاوے آج امتحان و مقابلہ کا زمانہ ہے کوئی سرکاری اسامی بغیر امتحان مقابلہ کے نہین ملتی طبیب بہی بدون امتحان کے کامیاب نہین ہوسکتا اسکی مستحق پبلک ہے اور وہ اوسی کو پاس کریگی جسکے پاس دونون طرح کی ادویات و معلومات ہونگے بیشک وہی دکان شہرت مین سبقت لے جاتی ہے جسکے پاس ہر قسم کا سودا ہو۔ ناظرین خود امتحان کرلینگے کہ تکمیل البحرین نے اونکی ہر قسم کی ضرورتون کو پورا کردیا ہے تشخیص مرض اسباب علامات وغیرہ اس خوبی و خوش اسلوبی سے بیان کئے ہین کہ ایک کم علم شخص بہی ونکو سمجھکر اپنے مطلب کا کامیاب ہوسکتا ہے انگریزی یونانی اور ہندی تینون قسم کے نسخے دئیے ہین اور صدری و خاص نسخون کے ظاہر کرنے مین کوئی خست و کمی نہین کی اور ایسے نسخے بافراط دئیے ہین جو بارہا تجربہ مین آچکے ہین جابجا محاکمہ کیا ہے جس سے طب قدیم و جدید مین فرق بین معلوم ہوتا ہے۔ الحاصل جو کچھہ میرے حوصلہ و طاقت مین تہا پیش کردیا قبول خلق خدا کے ہاتہہ مین ہے وہ خود اسکا معین و مددگار ہوگا

فہرست مضامین کتاب تکمیل البحرین حصہ اول

اشتہارات

قرابادین احمدیہ حصہ اول

مولفہ خاکسار زبدۃ الحکما حکیم احمد علیخان پروپرائیٹر و ایڈیٹر رسالہ تکمیل الحکمۃ لاہور

اہل یورپ نے علم طب خصوصاً فن دواسازی مین جو کچھہ اپنی دانش خداداد و طبع رسا سے عروج و فروغ حاصل کر لیا ہے آج ہم اپنی عقل و تجربہ سے کہہ سکتے ہین کہ اگر کسی کے خیال مین اس سے زیادہ عروج کا قیاس ہو تو اسکا تام تنزل تجویز کرنا نہایت موزون ہوگا۔ اونہون نے علم کیمیا کی مدد سے مفردات و مرکبات مین وہ صفائی و نفاست پیدا کی ہے کہ اس سے بڑھکر خیال مین آنا مشکل ہے۔ جوہر اور ست نکال لینے سے یہہ فایدہ ہین قوی الاثر ہو گئی ہین اور مقدار مین کم ہونے کی وجہ سے کسیکو انکا استعمال کرنا ناگوار نہین ہوتا مگر ہم یونانی و ہندی ادویات کو بھی نظر انداز نہین کر سکتے۔ یہہ ایسی ہین کہ ہماری پیدایش کے زمانہ سے ہماری طبع کے ساتھہ مانوس ہین قرابادین احمدیہ کے اس حصہ مین جسقدر مفرد دوائین لکھی گئی ہین بجز آیوڈین و سمتھہ کے سب ہمارے ہی ملک کی ہین صرف ترکیب مین رنگ آمیزی کرکے اہل یورپ نے انکو درجواہر کے ہم رتبہ بنا دیا ہے۔ اگر ہمارے ملک کے دواساز بھی توجہ کرین تو ممکن ہے کہ وہ بھی اپنی دیسی ادویات کو ویسا ہی فروغ دیکر فایدہ اوٹھائین اور ملک کو بھی فایدہ پہونچائین بلکہ ملکی فایدہ اسی مین ہے کہ اپنے ہی ملک کی ادویات کو فروغ دیا جاوے۔ انگریزی طب کا رواج ہمارے بلاد و قصبات مین بہت بڑھگیا ہے۔ میڈیکل کالجون سے ہر سال سیکڑون طالب علم ڈپلوما حاصل کرکے نکلتے ہین کچھہ بہت عرصہ نہین گذرا کہ گورنمنٹ ذمہ دار تھی کہ جو طلبا میڈیکل کالجون کی سند حاصل کرلین انکو ضرور نوکری دیگی لیکن افراط کی وجہ سے اب یہ ذمہ داری چھوڑ دی ہے۔ اس افراط و عدم ذمہ داری گورنمنٹ کا یہہ نتیجہ ہے کہ کئی اسپیشل اسسٹنٹ و اسسٹنٹ سرجن شہرون مین اپنا اپنا مطب کر رہے ہین اسکے مقابل اہل ملک کے بھی دو فرقے ہو گئے ہین ایک وہ جو انگریزی دواؤن کو مفید خیال کرتے ہین دوسرے وہ جو انگریزی ادویات سے بالکل نفرت کرتے ہین اور اپنی دیسی ادویات سے مانوس ہین جو ہمارے معالج اطبا ہین وہ بھی دو فرقے ہین ایک وہ اکثر جو یونانی ادویات سے محض ناآشنا ہین دوسرے دیسی طبیب جو انگریزی ادویات سے بالکل نابلد ہین مگر ان دونون فرقون کا ایسا سلوک ملک کے ساتھہ سراسر ناانصافی ہے۔ دونون کو لازم ہے کہ ایک دوسرے کے طریق عمل سے واقفیت پیدا کرین اور

اور اپنے تئین ملک کی خدمت کے لئے پورا پورا لایق بنائین باوصف انگریزی ادویات کی فراوانی کے گرانی
قیمت کی شکایت بدستور باقی ہے۔ پس ایک ڈاکٹر کا یہہ فرض نہین ہے کہ ایک کم استطاعت مریض کے روبرو
جسکو بیماری کے علاوہ بیکاری نے ستا رکھا ہو ایسا نسخہ پیش کرے جسکی قیمت دو تین روپیہ ہو اور وہیسی نسخہ
دو تین پیسے مین عام بازار سے مل سکے۔ اسی طرح وہ دیسی طبیب ملک کی خدمت گزاری کا فرض ادا نہین
کرسکتا جو آنکھون کی بیماری مین نمک سلوشن جیسی فائدہ مند چیز کو چھوڑ کر کحل الجواہر کی ہدایت کرتا ہے
غرض دونون فریقون کو حسب اقتضای وقت دونون قسمون کی دوائیون سے کام لینا ضروری ہے اور
مینے دونون قسم کے طبیبون کے خیالات کی بخوبی جانچ کرلی ہے کہ وہ دونون قسمون کی ادویات کو
استعمال مین لانے کے خواہشمند ہین صرف ناواقفیت کا پردہ حائل ہے چنانچہ جن اصحاب نے میری کتاب
معمول احمدیہ جو فن جراحی مین شایع ہو چکی ہے ملاحظہ فرمائی ہے اور میری طرز تحریر سے آشنا ہین
مجھسے درخواست کی کہ مین ایسی قرابادین لکھون جو اطبا کے دونون فریق کے لئے موزون و مفید ہو
چنانچہ مینے انکی فرمایش سے یہہ کتاب لکھی ہے۔ اسکا طرز بیان یہہ ہے کہ پہلے فارمیسی (دواسازی)
کے ایسے اصول بیان کئے ہین کہ اگر انگریزی اوزار موجود نہون تو ایک ہر دواساز اپنے ٹوٹے ہوئے
ٹھیکرون مین ویسی ہی دوا تیار کرسکتا ہے جیسے کہ انگریزی ادویات ہین اسکے بعد ہر ایک دوا
کو بترتیب حروف تہجی اس ڈھنگ سے ادا کیا ہے کہ پہلے ہندی نام دیا ہے پھر عربی فارسی انگریزی
اور لاطین نام ہے۔ اسکے بعد ہر ایک دوا کے انگریزی و لاطینی مرکبات بتلائے ہین اور ہر ایک مرکب کی
ذیل مین نامی گرامی ڈاکٹرون کے ڈاکٹری نسخے دئے ہین جو بالخاصیت مفید اور نہایت سریع التاثیر ہین
من بعد اسی دوا کے یونانی و ہندی نسخے تحریر کئے ہین جنکو دیسی طبیب اسرار مخفیہ صدریہ سے تعبیر
کرتے ہین اور ہر ایک مرکب کی قیمت بھی لکھدی ہے تاکہ خریدار کو دہوکا نہو۔ اور انگریزی مصطلحات
کو اپنی زبان کے سہل سریع الفہم الفاظ مین بدل دیا ہے جس سے کم علم طبیب بھی بخوبی مستفید ہو سکتا ہے
صرف اسمای ادویات بدستور قایم رکھے ہین اور اکثر دہاتون کے جوہر اور ست نکالنے کی ترکیبین بالتصویر
لکھی ہین تاکہ ہمارے ملک کے دواساز ویسی ہی دوائین کوڑیون کے مول تیار کرسکین جیسی انگریزی
اور نیز اپنے مجربہ صدریہ کشتہجات وغیرہ دوائین جو عمل مین تیر بہدف ہین شامل کی ہین اسکے آخر مین دو فہرستین ہین
ایک معمولی مرکبات اور انکی مقدار خوراک کی دوسری فہرست وہ ہے جو سراپا بیماریون کے معالجات کی فہرست
ہے اس سے معلوم ہوسکتا ہے کہ کس بیماری کی دوا کس صفحہ پر ملیگی غرض جہان تک میرے امکان مین تھا دونون
طبون کی ادویات و معالجات کا نہایت سلیس عبارت مین ذکر کردیا ہے اسکی قیمت عـ۱۲ اور محصولڈاک وغیرہ ۲ ہے

کتاب معمول احمدیہ

یہہ ایک طبی کتاب فن جراحی کے متعلق تین حصون مین منقسم ہے پہلے حصہ مین ان امراض کا بیان ہے
جو بدن کے کسی ساتھہ مخصوص نہین بلکہ عام ہین خواہ تمام بدن کو ہو یا کسی ایک حصہ پر۔ دوسرے
حصہ مین وہ امراض ہین جو سر سے سینے تک پائے جاتے ہین تیسرے حصہ مین سینہ سے لیکر ہاتھہ پاؤن
تک کی بیماریان مرقوم ہین علم جراحی سے یونانیون اور ہندوستانیون نے یہان تک نفرت اور دست کشی اختیار
کی کہ آج اونکو حقارت کی نظر سے دیکھکر یہہ طعن کیا جاتا ہے کہ تم مین یہہ علم کب تھا۔ تعجب ہی نہین حالانکہ
انگریز جو آج فن جراحی مین مسیحائی کر رہے ہین اپنی غایت درجہ کی انصاف پسندی سے اعتراف کرتے
ہین کہ ہمکو علما و حکماے عرب سے فیض پہونچا ہے اور ہم اونکے شاگرد ہین اصل بات یہہ ہے کہ حکماے
عرب کی نفاست طبع نے اونکو اس طعن کا مورد بنایا اور وہ اس شریف فن کو جاہل حجامون کی سپرد کرکے
اس سے دستبردار ہو بیٹھے اور رفتہ رفتہ اون مین یہہ علم مفقود ہو گیا مینے نہایت کوشش و تلاش سے
تینون قسم کے اعمال جراحی یکجا جمع کیے اور جراحی کے متعلق معالجات و نسخجات بہم پہونچائے اور ایک کو
دوسرے کے ساتھہ تطبیق دی۔ جہان تک ممکن ہوا تینون کے مصطلحات بالمقابل ایک دوسرے کے درج
کر دیے اور کوئی مغلق و غیر مانوس لفظ استعمال نہین کیا اگر ضرورتاً کوئی ایسا لفظ لکھنا پڑا تو اوسکی تشریح
ساتھہ ہی کر دی۔ اب یہہ اس پایہ کی کتاب ہو گئی ہے کہ اسنے یہہ بھی بتا دیا کہ یونانیون مین فن
جراحی نہین ہے اور یہہ بھی کہ یونانی بھی اس سے ویسے ہی مستفید ہو سکتے ہین جیسے کہ ڈاکٹر اور بید
معمول احمدیہ سے صرف فن جراحی کی تکمیل نہین ہوئی بلکہ اس سے علاج الامراض و علم الادویات و
تشریح و افعال الاعضا و خواص الادویہ مین خاطر خواہ مدد ملتی ہے۔ اگرچہ یہہ تشریح کی کتاب نہین لیکن
اس سے ہر ایک عضو کی جو کسی بیماری کے متعلق ہے ایسی کامل و مکمل تشریح ملتی ہے کہ کسی دوسری تشریح
کی کتاب کی ضرورت باقی نہین رہتی یہہ محنت اسلیے گوارا کی گئی ہے کہ کوئی انجان جراح معالجہ کے وقت
کسی ایسے عضو یا رگ وغیرہ کو نہ کاٹ ڈالے جس سے مریض کی جان معرض ہلاکت مین پڑ جائے۔ کان
آنکھہ۔ صدر اور مثانہ اور امراض مخصوصہ زنان و مردان کا ایسا مفصل بیان لکھا گیا ہے کہ بجائے
خود ہر ایک ایک مجلد ضخیم بن گئی ہے۔ ہر ایک مرض کی ایسی آسان اور فارق علامتین بیان
کی گئی ہین کہ ایک کم علم آدمی بھی مرض کو تشخیص کر سکتا ہے۔ ہر ایک مرض کے اچھے برے نتائج
بھی بیان کر دیے ہین اور بتلا دیا ہے کہ اس مرض کا انجام کیسا ہوگا۔ طریق عمل اور اوزارون کی

بھی جا بجا تصویرین دیدی ہین تاکہ اسکے عام فہم ہونے مین کوئی کسر باقی نہ رہجائے۔ ہر ایک مرض کے متعدد سہل الوصول نسخے انگریزی ہین دئیے ہین اور اسکے مقابل دیگر البدل یونانی وغیرہ کے بیشمار نسخے دئیے ہین جو کئی برسون سے تجربہ مین آرہے ہین۔ بیان مذکورہ بالا کے لحاظ سے یہہ کہنا مبالغہ مین داخل نہین کہ معمول احمدیہ تحقیق مسایل طبیہ وفن جراحی مین نہایت مشرح ومکمل کتاب ہے اور مبتدیون کے لئیے مستقل درسی کتاب اور منتہیون کے لئے عمدہ دستور العمل ہے اسکے کارآمد ومفید ہونے کی کئی سرکاری ڈاکٹرون ومستند طبیبون نے تصدیق کی ہے جو اسکے آخر مین ملحق کی گئی ہے **قیمت** حصہ اول ۶ حصہ دوم ۱۲ حصہ سوم ۱۲ کل ۸ محصول ذمہ خریدار۔

المشتہر زبدۃ الحکما حکیم احمد علیخان مصنف لاہور متصل کوتوالی

کتاب ممد حیات

یہہ علم حفظان صحت کی کتاب ۱۶۱۴ صفحہ پر ختم ہوئی ہے اسمین دیباچہ کے بعد ایک تمہید اور دس مقالے ہین ہر ایک مین جو مضامین درج ہوئے ہین اونکی مختصر فہرست یہہ ہے۔

دیباچہ آبادی کی کثرت وبائی امراض کا سبب ہے۔ کثرت انہار کثرت پیداوار اور ریل بھی کثرت امراض وبائیہ کا موجب ہے۔ کتاب ممد حیات دیگر رسائل حفظان صحت پر کیا فوقیت رکھتی ہے اور اس سے امور حفظان صحت کو کسقدر مدد مل سکتی ہے

تمہید تعریف علم حفظ صحت۔ علم حفظ صحت کی ضرورت۔ بیماری مین اولاد کی کمی تاریخی واقعات حفظ صحت۔ زمانہ سابق وحال کی حفظ صحت کا مقابلہ۔ انگریزون اور ہندوستانیون کی حفظ صحت کا مقابلہ۔ انگلستان اور ہندوستان کی صحت کا مقابلہ۔ صحت کا علم کیونکر حاصل ہوسکتا ہے۔ آزادی صحت کی موید ہے۔ صاف پانی پر صحت کا مدار ہے۔ انسان دوسرے حیوانات کی نسبت کیون زیادہ بیمار ہوتا ہے۔ بیماری کی نسبت عام لوگون کے خیالات حفظ صحت کے ضروری لوازم۔ میونسپل کمیٹیون اور طبیبون کے فرایض دوران خون

مقالہ اول ہوا کے بیان مین۔ صاف ہوا مین دم لینے کے فواید۔ زکام کی وجہ۔ بچون پر ہوا کی تاثیر۔ ہوا کی نسبت عام رائے۔ ماہیت ہوا۔ بادنسیم باد سموم۔ معدنی۔ نباتی وحیوانی کثافت قصبات ودیہات کی ہوا۔ ہوا کی خرابی تاثیر ماکولات مشروبات پر۔ ہوا کا تصفیہ۔ مقدار ہوا ومکان قدرتی طور پر ہوا کا تصفیہ ہوائی اجسام کا لطیف ہوکر پھیلنا۔ حرارت کی تاثیر سے ہوا کی تحریک

ہوا کی رفتار سے تصفیہ ہوا۔ مصنوعی طور پر یعنی خشک و سیال ادویات سے تصفیہ ہوا۔ تصفیہ جات کی صفائی۔ خاص حفظ صحت یا حفظ صحت موریون کا بنانا۔ صفائی۔ فرش بنا ہی۔ کیونکی حفاظت خراب مکان میں عمدہ ہوا حاصل کرنے کی تدبیر۔ میلے مشاہدے۔ کمیٹیون کو ہدایتیں۔ دیہات کی صفائی۔ دیہات کی آبادی وغیرہ۔

مقالہ دوم جای سکونت اور اوسکے متعلق تمام مفید اور ضروری ہدایتین **مقالہ سوم پانی کے بیان مین** پانی کی ضرورت۔ پانیون کی ماہیت و اوصاف پانی کے ناپ تول کی [illegible] پانی صاف کرنے کے طریقے۔ واٹر ورکس کے فواید وغیرہ **مقالہ چہارم غذا کے بیان مین** غذاون کی ماہیت اور اونکی ضرورت۔ غذا کے اجزا ہر ایک غذا کے مرکبہ اجزا۔ بیان ہاضمہ لعاب دہن۔ رطوبت معدہ۔ رطوبت لبلبہ صفرا۔ مدت انہضام غذا۔ مقدار غذا۔ کہانے کا کمرا۔ برتن وغیرہ ستہرے ہون کیسی چیزین یا کر کہانا مضر صحت ہے۔ کہانا کہانے کے بعد تہوڑی دیر آرام کرنا چاہیے گوشت انڈا وغیرہ کے فواید۔ سبزی ترکاریان خام میوے۔ شیرینیان انگریزی و دیسی کہانے تیز و دیگر منشی اشیا۔ مریض کی غذا **مقالہ پنجم پوشش جسم** بچون کی پوشاک۔ عام لباس **مقالہ ششم ریاضت کے بیان مین** فواید ریاضت۔ ریاضت مین اعتدال ترک ریاضت کے نقصان۔ جوانی بچپن اور بڑہاپے کی ریاضت۔ ریاضت مستورات۔ ریاضت کے اوقات اور اوسکی مقدار۔ ریاضت بلحاظ موسم و ملک **مقالہ ہفتم غسل مین** **مقالہ ہشتم نیند مین** **مقالہ نہم فصول اربعہ** ہر ایک موسم کا حفظ ما تقدم **مقالہ دہم ہیضہ** اسباب ہیضہ کے لئے تدابیر حفظ ما تقدم ہیضہ کے ہر ایک درجہ کا علاج **وبائی بخار** اور اوسکے روکنے کی تدبیرین ان سب امور کا مفصل و مشرح بیان کیا گیا ہے۔ انگریزی علم حفظ صحت مین جو مسائل ہمارے ملک کے حالات کے موافق تہے اونکا اقتباس کر لیا گیا ہے اور بہت سے مسائل اپنے ذاتی تجربہ و مشاہدے جو بحیثیت ایک طبیب کے اپنی عمر کے ایک بڑے حصہ مین حاصل ہوئے ہین لکہے گئے ہین اور یہہ تجربے نہ صرف کسی خاص شہر مین حاصل ہوئے ہین بلکہ مختلف شہرون کے سفر سے جو ہر ایک طبیب کو بقدر اپنی شہرت و لیاقت کے پیش آیا کرتا ہے حاصل ہوئے ہین۔ جو شخص اس کتاب کو مطالعہ مین رکہے گا اور اوسپر عمل کریگا بالضرور عمر طبعی کو پہونچے گا اور اوسکو کوئی درد یا کسی عضو کا ضعف لاحق نہوگا۔ ہمیشہ تندرست اور توانا رہے گا اور بڑہاپے مین جوانی کا دم بہرنگا تم جانتے ہوکہ سفید ریش نورانی چہرہ انگریز جو تمہاری آنکہون کے سامنے چلتے پہرتے ہین

ساٹھہ ستر برس کی عمر مین کیون شادی کر لیتے ہین اور سو برس کی عمر تک اونکے تمام قوا سے کیون جو
وقایم رہتے ہین؟ اسکا سبب صرف یہی ہے کہ وہ حفظان صحت کے پورے پورے پابند رہتے ہین اگر تم
بھی اسکی پابندی لازم سمجھو تو تمہین بھی یہی سب قوتین حاصل ہو سکتی ہین جو انگریزون کو حاصل ہین
مہد حیات تمہین کوئی ایسی بات نہین بتلائے گی جسمین تمہارا زائد روپیہ یا وقت صرف ہو بلکہ وہ باتین
بتلائیگی جنسے تم بدون کسی زاید صرف کے دکھہ درد اور بیماری کے اخراجات سے محفوظ رہو اور عیش و آرام
سے زندگی بسر کرو۔ پس ایسے مونس غمگسار رفیق جان نثار کا دو قدم آگے بڑھکر استقبال کرو اور دس سے
بغلگیر ہو۔ یہہ تمہارا سچا وفادار دوست ہے اسکو حرز جان بناؤ۔ اسکی قیمت عہ ہے اور محصول وغیرہ
آپکے ذمہ ہے۔ گویا ڈیڑہ روپیہ مین آپکو ایسا طبی مشیر ہاتہہ آتا ہے جو عمر بھر صدق دل سے تمہاری خدمت
کرے اور کبھی کوئی شکوہ زبان پر نہ لائے اور نہ کسی فیس کا طلبگار رہے۔

المشتہر زبدۃ الحکما حکیم احمد علیخان مصنف لاہور متصل کوتوالی

اسرار التصوف

یہہ علم تصوف مین ایک مستند کتاب ہے آجتک اردو زبان مین اس قسم کی کوئی کتاب تصنیف نہین ہوئی جو
تمام تصوف کے جمیع مسایل جزوی و کلی پر حاوی ہو۔ اسمین وہ اسرار مخفیہ ظاہر کئے گئے ہین جو مشایخ سالہا
سال کی خدمت کے بعد مریدان راسخ الاعتقاد کو تلقین کیا کرتے ہین اس علم سے خدا کی شناخت حاصل
ہوتی ہے۔ اس کتاب مین جو کچھہ لکھا گیا ہے تصوف کا علم ہے نہ عمل اور معلوم ہے کہ جبتک کسی چیز کا علم نہو
اوسپر عمل نہین ہو سکتا۔ یہہ کتاب سکھاتی ہے کہ عمل کس طرح حاصل ہو سکتا ہے رہنما سے کیا کیا فیض
حاصل ہوتے ہین اور پیر کامل کی شناخت کیا ہے۔ اسرار التصوف مین وہ باتین ہین جو مخنثون کو مرد اور
مردون کو شیر مرد اور شیر مردونکو مرد فرد بنادیتی ہین اس کتاب کی ادنے خوبی یہہ ہے کہ اسکے مطالعہ سے
دل پر ایک رقت اور وجد کی حالت طاری ہوجاتی ہے اور کتاب ہاتہہ سے چھوڑنے کو جی نہین چاہتا
اسکے دو حصے ہین دونون کی مختصر فہرست یہہ ہے **فہرست حصہ اول** بیان ولایت معرفت تصوف
عارف متعرف جاہل صوفی۔ فقیر۔ بیان توحید دلایل نقلی در اثبات توحید وجودی۔ اقسام ولایت باب
الولایت کرامات الاولیا۔ رؤیا و منام معنی کنت کنزاً مخفیاً معنی ان اللہ خلق آدم علی صورتہ معنی
انسان کیفیت دل۔ معنی الست بربکم حقیقت نبوت نعت النبی صلے اللہ علیہ وسلم منقبت صحابہ رضی
اللہ عنہم۔ مراتب شریعت و طریقت و حقیقت پنج بنا ارکان اسلام کا بیان ناطریق شریعت و تصوف

تقریظات

جن مستند طبیبوں اور ڈاکٹروں نے نیازمند کی تصنیفات پر منصفانہ تقریظیں تحریر فرمائی ہیں انکے نام نامی ممنونی و شکوری کے ساتھ درج کئے جاتے ہیں۔ اصل تقریظیں اس واسطے نہیں لکھی گئیں کہ وہ اصل کتاب کے ہمراہ چھپی ہوئی موجود ہیں۔

کتاب محمد حیات

جناب پنڈت گنڈو رام صاحب ایل ایم ایس ہاسپٹل اسسٹنٹ اینڈ میڈیکل انچارج شفاخانہ کلانور ضلع گورداسپور

جناب خان بہادر سید امیر شاہ صاحب اسسٹنٹ سرجن پروفیسر کمسٹری ویٹرنیری کالج لاہور

جناب خان بہادر سید سردار شاہ صاحب گیلانی لیکچرار ہوس سرجن ویٹرنیری کالج لاہور

جناب ڈاکٹر نرائن سنگھ صاحب پنشنر ہاسپٹل اسسٹنٹ اینڈ مرچنٹ لاہور

جناب ایم۔ او۔ ایل حکیم حاذق۔ زبدۃ الحکماء۔ ایچ۔ بی۔ ای۔ مولوی فاضل منشی فاضل مولوی غلام مصطفے صاحب پروفیسر عربی اورینٹل کالج و لیکچرار طب یونانی میڈیکل کالج لاہور

کتاب قرابادین احمدیہ

جناب ڈاکٹر نور حسین صاحب بی سی ایم ایس انچارج سول ہسپتال چترال مصنف و مولف طب حسینی و مفردات صابری)

جناب پنڈت گنڈو رام صاحب ہاسپٹل اسسٹنٹ مہتمم انچارج شفاخانہ کلانور ضلع گورداسپور

جناب خان بہادر ڈاکٹر سید امیر شاہ صاحب اسسٹنٹ سرجن پروفیسری ویٹرنیری کالج لاہور

جناب فخر الاطبا محمد عبدالرحیم صاحب مدرس انگریزی ہائی سکول سرکار نظام حیدرآباد دکن

جناب حکیم سودھی سیتل سنگھ صاحب خلف سودھی انوپ سنگھ صاحب رئیس آنند پور ضلع ہوشیارپور

مسیح دوران جناب حکیم سلطان محمد صاحب رئیس گنٹور احاطہ مدراس

جناب فصاحت مآب سید خواجہ صاحب تعلقدار جاگیردار حیدرآباد دکن

جناب حکیم مشتاق حسین صاحب رئیس نگینہ بازار نواب گنج

جناب خان بہادر سید سردار شاہ صاحب گیلانی پروفیسر ڈیسیز و ہوس سرجن لاہور ویٹرنیری کالج لاہور

جناب خان صاحب سید مہتاب شاہ صاحب گیلانی پروفیسر اناٹمی ویٹرنری کالج لاہور
جناب ایم۔ او۔ ایل۔ حکیم حاذق زبدۃ الحکما۔ ایچ۔ بی۔ اے۔ مولوی فاضل منشی فاضل مولوی غلام مصطفےٰ
صاحب پروفیسر عربی و ریاضی اورینٹیل کالج لاہور و لیکچرار طب یونانی میڈیکل کالج لاہور
[illegible] سنگھ صاحب سپرنٹنڈنٹ اسپیشل اسسٹنٹ لاہور

ہمارا ادویاتِ نادرۂ روزگار

موجودہ کارخانہ تکمیل الحکمۃ لاہور متصل کوتوالی
کے علاوہ ہر ایک بیماری کی دوا بمجرد فرمائش کے تیار کر کے بھیجی جاسکتی ہے۔
جو اصحاب بیرونجات سے مشورہ یا علاج کے خواستگار ہوں مفصل حالات
معلوم ہونے پر اونکے ارشاد کی تعمیل ہی ہو سکتی ہے۔

روغن عنبر

یہہ عجیب و غریب روغن خوشبو کے استعمال کرنے والوں
اور بالوں کے پالنے والوں کے واسطے تیار کیا گیا ہے جو
اپنی ہر دلعزیزی و عام پسندی کے سبب ہزار ہا مرتبہ
بِک چکا ہے چونکہ قلیل القیمت و کثیر المنفعت ہے اسلئے
ہاتھوں ہاتھ بک جاتا ہے رہنے نہیں پاتا جسنے ایک
دفعہ اسکو استعمال کیا ممکن نہیں کہ پھر اسکا شایق نہو چاہے
اسکے فوائد عظیم ہیں ہر ایک شخص کو ہر ایک موسم
میں موافق آتا ہے آجتک کوئی روغن اس تاثیر کا
ایجاد نہیں ہوا۔ یہہ خوشبو میں عطریات پر سبقت
رکھتا ہے ایک دفعہ کے استعمال سے ہفتہ بھر تک
خوشبو قایم رہتی ہے اور لطف یہہ ہے کہ بال چکٹتے
نہیں اسکے استعمال سے رنگ حنا سرخ ہوتا ہے

قوت دماغ و تقویت بصر و سمع کے لئے اکسیر کا حکم رکھتا ہے
کثرت مطالعہ کتب یا باریک کام کرنے سے جو دماغ
و بصارت میں ضعف آجاتا ہے یہہ اوسکی کافی تلافی
کرتا ہے۔ نزلہ زکام و دیگر امراض دماغیہ و صرع کے
اندیشہ سے اسکا استعمال کرنے والا ہمیشہ محفوظ
رہتا ہے طاقت اعصابی کے قایم رکھنے کیلئے بڑا مفید
ہے ناتمیز و ضعیف آدمیوں کے بال جو دماغی امراض
کے باعث جڑ سے اکھڑنے لگتے ہیں یہہ اونکی
جڑوں کو مضبوط کرتا ہے بال جلد پیدا کرتا ہے سیاہ
بالوں کو تا تقاضائے عمر سفید نہیں ہونے دیتا۔
قیمت فی سیر للعہ لاگت ٹکٹ ہم محصول ڈاک ذمہ خریدار
آدہ سیر سے کم کی درخواست کی بیرونجات میں تعمیل
نہو سکے گی۔

مار الحیات

یہ عرق رنگ اور مزہ مین خوشگوار ہے اور اپنی تیا
خوبیون کے سبب ہزارون دفعہ نکل چکا ہے جسنے
ایک دفعہ اسکا استعمال کیا ممکن نہین کہ دوسری دفعہ
اسکا خواہشمند نہو اکثر صاحبانے زر کثیر صرف کرکے
حفظ ماتقدم کے لئے اسکا ذخیرہ جمع کر رکھا ہے۔
زیادہ اوصاف لکھنے کی کچھہ ضرورت نہین جو صاحب
اسکا استعمال کرینگے خود ہمارے دعوے کی تصدیق
فرمائینگے

امراض ذیل کو حکماً فایدہ دیتا ہے

سرعت انزال رقت جریان منی نامردی رگون
اور پٹھون کی سستی کو دور کرتا ہے۔ قوت باہ کے
بڑھانے مین جسقدر اسکی تعریف کی جائے کم ہے
کمی اشتہا۔ قراقر۔ نفخ شکم۔ درد معدہ باد گولہ۔ اور
امراض آتشک کے لئے بمنزلہ اکسیر اعظم ہے۔ مرض
تپ لرزہ۔ یرقان۔ بواسیر۔ ضعف جگر۔ مالیخولیا فالج
لقوہ۔ گنٹھیا۔ درد کمر۔ اختناق الرحم۔ سلس البول
زردی چہرہ کے دور کرنے مین بےنظیر ہے ضعف
دماغ۔ درد سر۔ نزلہ زکام کو عجیب الخواص ہے۔
خون کی صفائی اور اوسکے پیدا کرنے مین عدیم المثال
ہے۔ لاگ بازی کے لئے ہر ایک مسافر کو اسکا استعمال
ضروری ہے۔ نظام عصبی و اعضائے اندرونی کو
عوارض خارجیہ و داخلیہ سے محفوظ رکھتا ہے مقوی
اجزا کے باعث کمزور و ضعیف الطبائع و دایم المریض
آدمیون کو کم سے ایک مہینے کے استعمال سے تندرست
کرتا ہے اور ازالہ عوارضات مذکورہ مین سریع الاثر
ہے۔ مفرح دلکشا و مقوی اعضائے رئیسہ ہے
جانڈو افیون اور شراب کی عادت اس سے چھوٹ
جاتی ہے۔ قیمت فی سیر [illegible] لاگت بکس [illegible]
محصول بذمہ خریدار

اکسیر احمدی

یہ دوا ہزارون دفعہ تجربہ مین آچکی ہے اور خود بندہ
کی ایجاد ہے دوسری جگہ نہین ملتی امراض مندرجہ
ذیل کے دور کرنے مین حکماً مفید ہے اگر ڈاکٹر اور حکما
اسکو استعمال مین لائینگے تو ضرور ہی بندہ کے دعوے
کی تصدیق فرما دینگے۔ کوئی مطب و شفاخانہ اس سے
خالی نہ رہنا چاہیئے۔
آتشک بزہر یا مادہ سات خوراک سے بالکل دور ہو جاتی
ہے۔ ناسور چشم۔ بھگندر۔ ثالول۔ بواسیر۔ بغلی پھوڑا۔
و دیگر قروح و جروح خبیثہ مزمنہ یا بوسیدہ عسیر الاندمال کے
واسطے عجیب الخواص ہے۔ زخم خنازیر۔ بندہ [illegible]
و سرطان کے قلع [illegible] مین سنجیدہ اسرار خفیہ سے امراض
[illegible] مثلاً ذات الجنب [illegible] مرجع مفاصل نزلہ
نقرس [illegible] ہون عظیم النفع ہے
سوزاک [illegible] قروح خبیثہ متشکلہ بوسیدہ و [illegible] کے لئے
اکسیر کا حکم رکھتی ہے تصفیہ خون و دیگر امراض جلدیہ
اور ضعف باہ کو جو آتشک کی وجہ سے ہو از بس مفید ہے
[illegible]

قیمت فی تولہ دس روپیہ۔ خوراک نصف گرین سے ایک گرین تک ۴ سال سے ۸ سال کے بچہ کو ¼ گرین سے ½ گرین تک محصول وغیرہ ذمہ خریدار۔

دارا پوڈر

پیچش زحیر سنگرہنی خواہ کتنے ہی دیرینہ ہوں انواع اسہال خصوصاً اسہال ہیضہ میں ایک ہی خوراک سے نصف آرام ہو جاتا ہے چوتھی خوراک تک بیماری کا نام و نشان نہیں رہتا۔ قیمت فی تولہ ۲ محصول وغیرہ ذمہ خریدار

بلیک پوڈر

جرب حکہ بثورات جدید و مزمنہ خواہ آتشک سے ہوں یا کسی اور وجہ سے۔ سعفہ رطبہ یعنی گنج تر قروح ساعیہ لوت۔ دانہ ہائے آتشک کے واسطے بمنزلہ اکسیر اعظم ہے۔ بثورات کو جو گرمی اور برسات میں نکلتے ہیں دو روز میں اسکا استعمال دور کر دیتا ہے۔ قیمت فی تولہ دو روپیہ محصول ذمہ خریدار

بہشتی شربت مالش کا تیل

یہ تیل واقع نامردی میں جو کثرت جماع یا اغلام یا جلق وغیرہ سے ہو گیا ہو اور زائد ہو اسکے استعمال سے بیشمار لوگوں نے فائدہ اٹھایا ہے اگر قلیل سستی کی شکایت ہو تو بس ہے ورنہ بالیقین بخوبی فائدہ نہ ہو سکے تو صرف مالش کے تیل سے فائدہ ہو جاتا ہے اور اس سے آبلہ بالکل نہیں پڑتا اور نہ کوئی تکلیف عاید ہوتی ہے اگر قوی شکایت ہو تو تینوں کا استعمال کرنا چاہئے۔ قیمت ہر سہ ۲؎ خرچ ڈاک وغیرہ ذمہ خریدار

فیور پلز

یہ حبوب اس قسم کی ایجاد کئے گئے ہیں کہ بخار خواہ کسی قسم کا اور کیسا ہی دیرینہ ہو چار خوراک میں دور ہو جاتا ہے۔ خصوصاً تو تپ بخار اور دردِ سر شقیقہ کے لئے اکسیر ہے۔ قیمت فی درجن ۸؎ خرچ ڈاک وغیرہ ذمہ خریدار

دوائے چشم

رمد مزمن انتفاخ ملتحمہ ناخنہ قرحہ قرنیہ دھند جالا غبار ضعف بصر دمعہ موتیا بند کے دور کرنے میں از بس بےنظیر ہے قیمت فی تولہ ۲ خرچ ڈاک وغیرہ ذمہ خریدار

روح گلاب

یہ گلاب عطر تمام خوشبودار نسخہ سے کشید کی فی تولہ ۴؎

مجمع البحرین

حصّہ دوم

در باب عملیات و معالجات امراض بطریق طب انگریزی و یونانی

مصنّفہ

[illegible] الاطباء [illegible] حاذق [illegible]

ڈاکٹر حکیم احمد [illegible] علی خاں صاحب

سنہ ۱۹۰۵ء

[illegible]

فہرست مضامین کتاب تکمیل البحرین حصہ دوم

نام [illegible] الصحت کتب طبیہ تا [illegible] الامام — ۴۳۲

تکمیل البحرین

حصہ دوم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد و صلوۃ کے بعد سراپا ممتلی عصیان زبدۃ الحکما ڈاکٹر حکیم احمد علیخان مالک رسالہ تکمیل الحکمۃ لاہور عرض پرداز ہے کہ جب تکمیل البحرین کا پہلا حصہ حکیم مطلق کی امداد و تائید الٰہی سے ختم ہوا تو اوسکے دوسرے حصہ کے تیار کرنے پر قلم کو اوٹھایا آخرکار بتائید غیبی اس دوسرے حصہ نے بھی اختتام پایا اس حصہ میں آنکھوں سے حلق تک کی امراض کا بیان ہے اور حسب موقع تصویریں بھی دی گئی ہیں تاکہ اعضا کی اصلیت اور مرض کی ماہیت کے سمجھنے میں کسی قسم کی دقت پیش نہ آوے اسمیں چند باب ہیں اور ہر ایک باب میں کئی مقالے اور فصلیں ہیں۔ **باب اول امراض العین** مختلف کوائف کے لحاظ سے اوسکو چند مقالہ میں بیان کیا ہے **مقالہ اول امراض مقلہ عین** اسکو بغرض سہولت ایک مقدمہ اور چند فصول میں بیان کیا جاتا ہے **مقدمہ تشریح العین** خواس خمسہ میں سے آنکھ نہایت مفید اور کارآمد عضو ہے جس سے کل موجودات کی صورت ہیئت اور رنگت معلوم ہوا کرتی ہے اسی پر انسان اور حیوانات کی جملہ کاروائی موقوف ہے مقلہ چشم میں خاص قوت بصارت پائی جاتی ہے نیز دماغ سے عصبہ مجوفہ آکر پردہ شبکیہ کی صورت بنجاتا ہے جس پر شئی مرئی کا عکس رطوبات کے ذریعہ سے پڑتا ہے بعدہٗ ان عصبہ مجوفہ کے ذریعہ شئی مرئی کی حس دماغ کے اندر پہونچنے سے مرئی کی خاص صورت معلوم ہوتی ہے طبقات اور رطوبات کے علاوہ عضلات عین۔ عضلات محرک مقلہ۔ پپوٹے آلات دمع وغیرہ اور بھی چھوٹے چھوٹے اشیاء آنکھ میں پائی جاتی ہیں جنکا صحیح و سالم ہونا قوت بصارت کے

واسطے نہایت ضروری ہے اور آنکھ ایسا شریف عضو ہے کہ جسکی حفاظت کیلئے صانع حقیقی نے ایک مخروطی شکل کا استخوانی جوف سامنے سے کشادہ اور پیچھے سے تنگ بنایا ہے اور چشم خانہ کے نام سے موسوم ہے اور اسی چشمخانہ میں آنکھ کا ڈھیلا کمال حفاظت سے رہتا ہے اور اسمیں بیرونی صدمات کا احتمال ہرگز پایا نہیں جاتا علاوہ ازیں اور بہت سی متعلق چیزیں ہیں جس سے آنکھ بخوبی محفوظ رہتی ہے چنانچہ متعلقات میں سے دو ابرو ہیں جنکی جلد ابھری ہوئی چبوتروں کے مانند ہے جنپر سخت بال پائے جاتے ہیں اور انہیں بالوں کے ذریعہ سے آنکھ میں گرد و غبار وغیرہ اشیائے خارجی نہیں جاسکتیں۔ مقلہ چشم کے اوپر اور نیچے باہر کیطرف سے حرکت کرنے والے دو پپوٹے ہوتے ہیں انکی بیرونی جانب جلد اور اندرونی طرف لعاب دار جھلی کا استر لگا ہوتا ہے اور یہ جھلی آنکھ کے اندرونی کونہ پر پہونچکر ڈور کی مانند دبیز اور مضبوط ہوجاتی ہے اسمیں عضلات عضو منہ جفن اور چند غدودیں بھی پائی جاتی ہیں اور یہ کڑیاں ریشہ دار جھلی کے ذریعہ چشمخانہ میں جڑی رہتی ہیں اور عضلہ جفن کی حرکت سے پپوٹے جھک کر ایک دوسرے سے ملجاتے ہیں اور رافعۃ الجفن عضلہ کی حرکت سے بالائی پپوٹا اوپر کو اٹھ جاتا ہے اور اپنی بوجھ کی وجہ سے زیرین پپوٹا نیچے کو گرا رہتا ہے۔ پپوٹوں کے کناروں پر دوہری تہری بالوں کی قطاریں پائی جاتی ہیں بالائی پلکوں کے بال بیرونی جانب اوپر کو خمیدہ اور زیرین مژگاں کے بال باہر اور کچھ نیچے کو جھکے ہوئے ہوتے ہیں ان بالوں کی موجودگی سے آنکھ میں کوئی خارجی چیز یا زاید روشنی نہیں جاسکتی۔ پپوٹوں کی حرکت سے آنکھ کی زائد رطوبت وغیرہ خارجی چیزیں جو آنکھ میں وقتاً فوقتاً داخل ہوتی رہتی ہیں ماق الاکبر میں چلی جاتی ہیں **مقلہ چشم** جملہ حیوانات میں دو ڈھیلے ہوتے ہیں ایک ناک کی داہنی طرف دوسرا بائیں جانب پایا جاتا ہے۔ یہ مدور الہیت کا مرکب عضو ہے جو سقف کے نیچے خاص چشمخانہ میں رہتا ہے پچھلی طرف سے عصبہ مجوفہ اور تیسری جوڑی محرک العین عصب کی شاخیں اسمیں داخل ہوتی ہیں۔ قطر میں قریباً ایک انچ کے برابر ہوتا ہے سامنے سے نامکمل پپوٹوں اور طبقہ ملتحمہ سے پوشیدہ ہوتا ہے پیچھے ایک چربی کے نرم گدی پر نہایت خوبصورتی سے قایم ہے تاکہ ڈیلہ کی حرکت بآسانی ہو اگر سن نقاہت اور کثرت جماع کی وجہ سے چربی مذکور تحلیل ہوجاوے

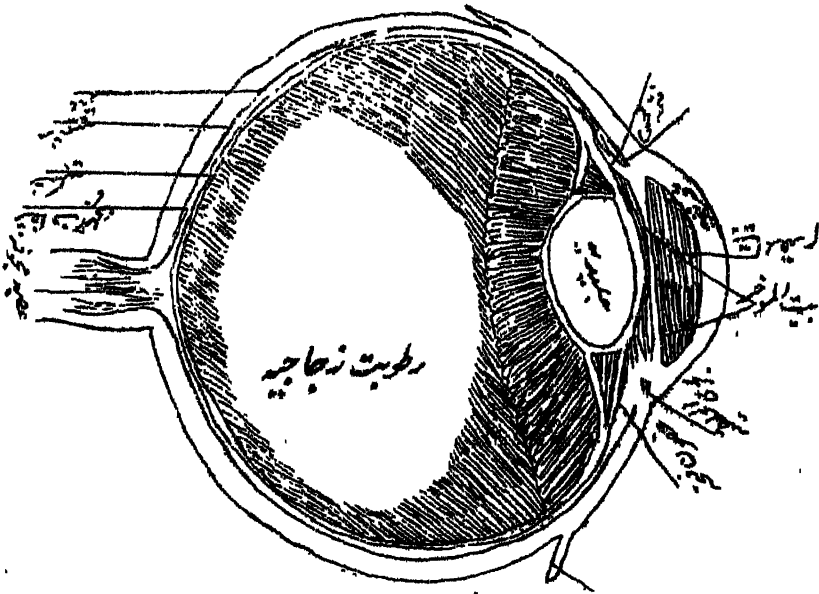
تو آنکھ اندر کو گھس جاتی ہے اور اپنی پچھلی جھلی کی ذریعہ وبلہ مرطوب اور متحرک ہوتا ہے اسکے اوپر نیچے
اور داہنے بائیں سپید ہی اور تہتر ہے عضلات العین پائی جاتی ہیں مقلہ کے پیچھے میں اور
شمالاً دو عضلات مقلہ کو زیر و بالا حرکت دیتی ہیں۔ ایک عضلہ کے طور پر دو عضلے سے مرکب ہے
اور اسی سے مقلہ میں دوری حرکت پیدا ہوتی ہے مقلہ کے اوپر ایک غشا لعابدار (موکس ممبرین)
پایا جاتا ہے۔ نیز مقلہ میں سات طبقات اور تین رطوبات پائی جاتی ہیں **غشائے لعابدار**
یہ غشا پلکوں کے اندر ہوتا ہے جسکا زیادہ تر حصہ ملتحمہ کے اوپر اور تھوڑا سا حصہ قرنیہ پر
پایا جاتا ہے اور مماس ہوا ہے اور پلکوں کو آنکھ کے ساتھ ملانا اسکا خاص فعل ہے۔

طبقہ ملتحمہ کنجنکٹیوا یہ سب سے بیرونی پردہ دبیز مضبوط لچکدار سفید سنگین غلیظ الجرم
مماس ہوا اور دماغ کے غشاء الصلب سے نکلا ہے اس سے آنکھ کی اندرونی ساختیں محفوظ
رہتی ہیں اور آنکھ کے تمام کرہ پر پھیلتا ہوا پپوٹوں پر استر لگاتا ہے اور طبقہ صلبیہ پر
بخوبی چسپاں ہوتا ہے جسمیں بہت سی باریک غدودیں پائی جاتی ہیں اور انہیں غدودوں
سے مقلہ چشم چکنا رہتا ہے جس سے آنکھ کی حرکت میں آسانی ہوتی ہے اور اسکی سوزش میں
چیپڑ بکثرت خارج ہوتا ہے اور اسی پردہ میں درد ونخ کی شکایت پائی جاتی ہے درد اس قسم کا
ہوتا ہے کہ گویا آنکھ میں ریت کے ذرات کھٹک رہے ہیں بعض حکما کے نزدیک طبقات میں
سے ملتحمہ نہیں ہے بلکہ اسکو متعلقات میں شمار کرتے ہیں اور اوسکی اوصاف کا ہم طبقہ صلبیہ
میں شامل کرتے ہیں۔ دیکھو تصویر نمبر ۱ صفحہ ۴ ....

طبقہ قرنیہ (کارنیا کوٹ) یہ نہایت مضبوط لچکدار شیشہ
کی طرح شفاف اور ذی حس طبقہ ہے اور اسی سے روشنی آنکھ میں جاتی ہے دبازت میں
ایک پاؤ حصہ انچ کی برابر سامنے کو محدب اور پیچھے سے مقعر ہوتا ہے اور ملتحمہ سے اتصال
پاکر سامنے سے کرہ چشم کو پوشیدہ کرتا ہے اور طبقہ صلبیہ میں گھڑی کی شیشہ کی مانند مرکوز
ہوتا ہے اور پانچ متفرق پرتوں سے بنتا ہے اسمیں شفاف ریشے قریباً ۶۰ پائے جاتے ہیں
اسکے پیچھے بھی ایک لچکدار پرت ہوتا ہے۔ بدیہ میں ہی بیس تیس شاخیں عصب کی نکلکر
اسمیں آتی ہیں اور اسکے گرد رگوں کا جال پایا جاتا ہے خاص اس طبقہ میں کوئی رگ نہیں ہوتی

نگر ماؤف ہونیکی حالت میں اسپر وریدین پیدا ہوجاتی ہیں جس سے قوت بصارت میں فتور
پیدا ہوجاتا ہے ملتحمہ اور قرنیہ کے مقام اتصال پر گرداگرد ایک باریک نالی پائی جاتی ہے
اور مجری الحلقیہ کے نام سے موسوم ہے۔

تصویر نمبر ۱



طبقہ عنبیہ (آیرس) قرنیہ کے مقابل اور ملتحمہ کی وسط سے شروع ہو کر
ہرا یک اسکی اطراف تک جاتا ہے اور مختلف الوان سے متلون ہوتا ہے کسی میں شہلا
(بھورا) کسی میں کحلا (سرمگین) کسی میں اسود (سیاہ) کسی میں ازرق (نیلگون)
اور بعض میں سرخی مایل پایا جاتا ہے مگر اکثر زغال کیطرح سیاہ رنگ ہوتا ہے جسکی رنگت
قرنیہ کے ذریعہ بخوبی نمایان ہوتی ہے قرنیہ بالکل بیرنگ اور شفاف ہوتا ہے اور اسی
طبقہ کی رنگت سے متلون معلوم ہوتا ہے عنبیہ کی مقدم سطح نہایت سخت قرنیہ سے مماس ہے
اور موخر سطح ملایم ذی خمول جلیدیہ کیطرف پائی جاتی ہے اور خمول مذکورہ کا رنگ بھورا نیلگون
ہوتا ہے لیکن پیچھے کیطرف سے ہمیشہ سیاہ رنگ کے چند پرتو نمیں تہ بہ تہ مرتب ہوتے ہیں اور

فلج کے وقت نزول الماء کا مادہ انہیں خمول کے اندر داخل ہونے سے بصارت کھل جاتی ہے نیز خمول
میں فضلات العین ہمیشہ بند رہتے ہیں نیز خمول کی رکاوٹ سے رطوبت بیضیہ ادھر ادھر پھیل
نہیں سکتی اور خمول کی وجہ سے روشنی کی کرنیں سیدھی پتلی کے راہ آنکھ کے اندر داخل ہوتی ہیں
اور کسی دوسری طرف نفوذ نور کو مانع ہوتی ہیں عنبیہ کے عین وسط میں قدری ناک کیطرف ایک
مدور الشکل کا ثقبہ ہوتا ہے جسکے راہ سے صورتیں اور شکلیں گزر کر پردہ شبکیہ کے نقطہ اسکہ
پر شبیہات بنتی ہیں۔ اور پتلی کی کشادگی مختلف اوقات میں مختلف ہوا کرتی ہے چنانچہ
سکڑی ہوئی پتلی . . . . . . ½ حصہ انچ کے برابر اور کشادگی میں ⅛ حصہ انچ کے برابر ہوتی ہے
اسی تنگی اور کشادگی کے موافق روشنی کے مقدار طبقہ شبکیہ پر پہونچتی ہے اور حدقہ کی کم و بیش
کشادگی پر معمولی بینائی میں خلل واقع ہو جاتا ہے اور ثقبہ کی سدود صورت میں بینائی بالکل
زائل ہو جاتی ہے اور عنبیہ کی سوزش میں درد بشدت ہوتا ہے اور عنبیہ کے پیچھے آنکھ کا بیت المخ
پیسٹیریر اپچمبر واقع ہے۔ اس طبقہ کی بناوٹ دو پرت سے ہوتی ہے جسمیں غیر اختیاری عضلات
کے غلیظ الجرم ریشے بکثرت پائے جاتے ہیں اول حدقہ کی گرد گول ریشے واقع ہیں اور حدقہ کا سکڑنا
انہیں پر موقوف ہے دوئم سیدھے ریشے جو اول الذکر ریشہ سے لیکر طبقہ عنبیہ کے کناروں تک
پھیلتے ہیں اخیر میں رباط الجفن کی مقدم طرف جڑ جاتے ہیں اور رباط مذکور صلبیہ اور قرنیہ کے مقام
اتصال کے پیچھے مشیمیہ میں واقع ہے اور اسی موقع پر عضلتہ الجفن بھی واقع ہے جسپر پتلی کا
پھیل جانا موقوف ہے۔ عنبیہ اور بیضیہ کے مقام اتصال پر رباطی وعصبی ریشوں سے ایک فتحۃ اللحمی
(چھلہ) مرتب ہوتا ہے اور قرنیہ کے گرد سفید سا نظر آتا ہے اور فتحہ لحمی کے قریب بہت سی غصون
پائے جاتے ہیں نیز قرنیہ اور عنبیہ کا اتصال ایک متخلخل ساخت کے ذریعہ ہوتا ہے اور انکے اندر
مسامات بکثرت پائے جاتے ہیں جو مجری حلقیہ میں کہلاتے ہیں **حرکت عنبیہ** طبقہ عنبیہ کا
سکڑنا اور پھیلنا صرف ایک قسم کا منعکس فعل ہے جسمیں اعصاب حساسہ عصبہ مجوفہ اور
پانچویں جوڑی عصب کا پہلا حصہ ہے نیز مرکز اجسام الرباعیہ دماغی اور محرک الاعصاب تیسرے
جوڑی عصب کی ایک شاخ اور ہمدردی اعصاب پائے جاتے ہیں۔ تیسری جوڑی عصب کی
خراش سے عنبیہ سکڑتا ہے نیز آنکھ میں جسقدر روشنی پہونچتی ہے اوسی کے موافق عنبیہ سکڑتا ہے

تیز روشنی میں زیادہ سکڑتا ہے جس سے پتلی بہت تنگ ہو کر گھٹی جاتی ہے تاکہ روشنی بہت کم داخل ہو قریب کی چیز کے دیکھنے سے بھی پتلی سکڑ جاتی ہے کیونکہ قریب کی چیز سے روشنی کا اثر تیز پڑتا ہے۔ روشنی کی کمی میں پتلی کشادہ ہو جاتی ہے تاکہ آنکھ میں روشنی زیادہ داخل ہو یہی وجہ ہے کہ تیز روشنی میں تاریک مکان سے آتے وقت آنکھیں چوندھیانے لگتی ہیں اور تاریک مکان میں روشن مکان سے داخل ہوتے وقت مطلق اندھیرا معلوم ہوتا ہے مگر پتلیوں کے پھیل جانے سے پھر برابر نظر آتا ہے ہمدردی اعصاب کی خراش سے علنیہ ڈھیلا اور کشادہ ہو جاتا ہے اکثر ادویات کی استعمال سے بھی ہمدرد اعصاب کو تحریک ہوتی ہے جس سے پتلیاں کشادہ ہو جاتی ہیں۔ **رطوبت بیضیہ (اکیوس ہیومر)** یہ رطوبت سفیدی بیضہ کی مشابہ نہایت شفاف ہوتی ہے مگر اوس سے قدرے رقیق القوام ہوتی ہے۔ آنکھ کے سامنے اور قرنیہ کی پچھلی وسعت اور جلیدیہ و علنیہ کی درمیانی جوف میں یہ رطوبت بھری رہتی ہے اس رطوبت میں نمکین پانی زیادہ پایا جاتا ہے ہر ایک آنکھ میں قریباً پانچ قطرے کے برابر ہوتی ہے اور خارج ہونے کے بعد یہ رطوبت دوبارہ پیدا ہو سکتی ہے جیساکہ موتیابند کی دستکاری میں مشاہدہ کیا گیا ہے (**رطوبت جلیدیہ (کرسٹلی لائن لینس)**) یہ رطوبت بلور کی مانند صاف و شفاف اور منجمد و نرم ہوتی ہے اور اندر سے زیادہ سخت پائی جاتی ہے پتلی کے پیچھے زجاجیہ کے سامنے عین بینائی کے محور میں ایک باریک شفاف رباط کے ذریعہ ایک جگہ پر قائم رہتی ہے اور یہ رباط رطوبت زجاجیہ کی گرد جھلی کی مشابہ پایا جاتا ہے دونوں جانب سے محدب اور سطح مقدم بہ نسبت موخر کی زیادہ چپٹی ہوئی ہوتی ہے اور کنارے بہ نسبت مرکز کی زیادہ محدب ہوتے ہیں اور شفاف نازک پچکیلے غلاف میں ملفوف ہوا کرتی ہے اور اسکے بہت سی طبقات ہیں بیرونی طبقہ بہ نسبت مرکزی کی ملایم ہوتا ہے اور طبقات مذکورہ میں ریشوں کی تقسیم کے تین خطوطی نشان پائے جاتے ہیں اور مقام مرکز پر ایک دوسرے سے ملجاتے ہیں اور ہر ایک طبقہ میں بہت سی شفاف چپٹی دھاگے کی مانند ریشے شامل ہوتے ہیں جنکا قطر قریباً ایک ۱/۵۰۰۰ حصہ انچ کے برابر ہوتے ہیں اور انکے کنارے جھالردار ہوتے ہیں جنسے گرد و نواح کے ریشے باہم جڑ جاتے ہیں

اور رطوبت مذکور حجم میں چھٹے حصہ انچ کے قریب ناپ میں ایک طرف سے دوسری طرف تک پون
انچ اور دبازت میں چوتھائی انچ ہوتی ہے جنین میں بیضاوی شکل سرخی مایل اور نرم ہوتی ہے
اور جوانی میں مقدم سطح بہ نسبت موخر کی زیادہ ترچھی ہوتی ہے اور پیری میں چپٹا پن
بہت ہی زیادہ ہو جاتا ہے پیدائش سے پہلے اسکے مرکز سے ایک چھوٹی سی شریان نکلکر بہت سی
باریک باریک عروق شعریہ میں آخر ہو جاتی ہے جس سے ایک جھلی بنکر طبقہ عنبیہ سے جڑ جاتی
ہے اور پتلی کو بند رکھتی ہے مگر ولادت کے بعد جھلی مذکور کے غائب ہو جانے سے پتلی کھلجاتی
ہے اور جھلی کے قایم رہنے سے بچہ اندھا پیدا ہوتا ہے اور غیر شفاف ہونے کی صورت میں
موتیا بند ہو جاتا ہے اور جس غلاف میں ملفوف ہوتی ہے وہ نہایت ہی شفاف ہوتا ہے
رطوبت زجاجیہ (وٹریس ہیومر) یہ رطوبت صاف شفاف لیسدار ڈھیلی
ہوئی آئینہ کی مانند ملایم فالودہ نما ہوتی ہے نارنگی کی مانند چند قاشوں میں منقسم ہو جاتی
ہے اسکے مقدم نشیب میں رطوبت جلیدیہ پائی جاتی ہے کثیر المقدار ہونے کی وجہ سے مکمل
مقلۂ چشم کے ۴/۵ حصہ کے برابر ہوتی ہے اسکے اوپر نیچے دائیں بائیں طبقہ شبکیہ پھیلا ہوا
ہے اور ایک نازک صاف وشفاف جھلی میں ملفوف رہتی ہے جسکی بہت سی شاخیں نکلکر
زجاجیہ میں داخل ہوتی ہیں اور یہ جھلی طبقہ عنکبوتیہ کے نام سے موسوم کی گئی ہے **طبقہ
عنکبوتیہ (ہیالائیڈ ممبرین)** یہ ایک نہایت باریک خانہ دار شفاف
پردہ ہے جسکی بناوٹ شبکیہ اور مشیمہ کی نہایت نازک عصبی ریشوں سے ہوتی ہے رطوبت
بیضیہ اور جلیدیہ کے مابین واقع ہے اسمیں رطوبت زجاجیہ اسطرح رہتی ہے کہ جسطرح اسفنج
میں پانی رہتا ہے چونکہ یہ طبقہ زیادہ لطیف وشفاف ہونے کے باعث سے دیکھنے میں کم
آتا ہے بلکہ ایک رطوبت سا ہی معلوم ہوتی ہے اسلئے بعض حکما اسکو شمار میں نہیں لاتے مگر موقع
تشریح پر رطوبت زجاجیہ کے نکالے جانے سے مثل ریشۂ عنکبوت کی صاف دکھائی دیتا ہے
کیونکہ رطوبت کی موجودگی سے اسکو اجزا کلہم ملے ہوئے سے معلوم پائے جاتے تھے مگر جب رطوبت
کے خارج ہو جانے سے پردہ مذکور سکڑ جاتا ہے تو لطافت زائل ہو جاتی ہے پس کثافت کے
پائے جانے سے دیکھائی دینے لگتا ہے - **طبقہ شبکیہ (ریٹنا کوٹ)**

یہ نازک ملایم نورانی عصبی پردہ عصبہ مجوفہ کے ریشون سے بنتا ہے اسکی بیرونی سطح مشیمیہ سے
اور اندرونی سطح نہایت صاف رطوبت زجاجیہ سے چپٹی ہے اسکا اگلا کنارہ مقعر جہاں کہ
مشیمیہ کے اگلے کنارہ تک پھیلا ہوا ہے زندگی میں نیم شفاف ہوتا ہے لیکن موت میں شفاف
نہیں رہتا اور بینائی کا دارومدار اسی پردہ پر موقوف ہے اس طبقہ کے عین وسط اور مرکز
میں ایک زرد رنگ کا بیقاعدہ نقطہ اور داغ پایا جاتا ہے جس سے نہایت صاف بینائی کی
کرنیں گزرتی ہیں اسکا قطر قریبًا ۱/۲۴ حصہ انچ کے برابر ہوتا ہے اسکی اندرونی جانب قریبًا
۱/۱۰ حصہ انچ کے فاصلہ پر ایک خفیف ابھرا ہوا سفید محیط نشان ہے جسکو قاب مجوفہ (اپٹک
ڈسک) کہتے ہیں جس سے عصبہ مجوفہ آنکھ کے اندر داخل ہوتا ہے اسکے بیچ میں ایک شریان
اور ایک ورید واقع ہے جنکی شاخیں طبقہ شبکیہ پر پھیلی ہوئی ہوتی ہیں اگر طبقہ شبکیہ کو خوردبین
کے ذریعہ دیکھا جائے تو اسمیں بہت پرت معلوم ہوتے ہیں ایک پرت رنگین کیسون
سے بنا ہوا شش پہلو ہوتا ہے دوسرا پرت کاؤدم شکل کا ہوتا ہے مثل شیشہ کی
شفاف اور مخروطی شکل کے ڈنڈیون کی مشابہ ہوتا ہے اور ڈنڈیون کا حجم ۱/۱۲۰۰۰ حصہ انچ کے
برابر ہوتا ہے اور طبقہ مشیمیہ کی جانب عمودی خط کے طور پر واقع ہے جسکا بیرونی سرا
مشیمیہ سے چسپان ہوتا ہے اور انہیں روشنی کے انحراف کی قوت زیادہ ہوتی ہے علاوہ
ازین اسمیں دوسری قسم کے گاؤدم اجسام بھی پائے جاتے ہیں اور یہ اجسام ڈنڈیونکی نسبت
عریض اور ۱/۵۰۰۰ حصہ انچ کے برابر ہوتے ہیں اور ڈنڈیونکے ساتھ مشابہ کہتے ہیں نیز انمیں
تین خطوط پائے جاتے ہیں شبکیہ کے کنارے پر ڈنڈیان اور بیچ میں گاؤدم اجسام
زیادہ پائے جاتے ہیں تیسرا پرت دانہ دار ہوتا ہے جسکی بیرونی سطح ڈنڈیون اور گاؤدم
اجسام سے ملی رہتی ہے مقام اتصال پر آڑی خطوط کے طور پر چار یا پانچ نشان پائے جاتے
ہیں اندرونی سطح کیسون اور عصبی ریشون سے بنی ہے جس سے چند ریشے نکلکر ڈنڈیون اور
گاؤدم اجسام کے ریشون سے نیز دوسری جانب کے عصبی ریشون سے شامل ہو جاتے ہیں
یہ عصبی ریشے زرد رنگ کے نقطہ کو عبور نہیں کرتے لیکن اس مقام پر گاؤدم اجسام اور
عصبی کیسے بکثرت پائے جاتے ہیں علاوہ ازین شبکیہ میں دوسری قسم کے ریشے بھی پائے جاتے ہیں

اوراس طبقہ میں فتور کے واقع ہونے سے حسب اسباب کم یا بالکل زایل ہوجاتے ہیں۔
طبقہ مشیمیہ (کورایڈ کوٹ) اس عروقی سیاہی مایل دبیز پردہ میں شرائین بکثرت پائی جاتی ہیں جس سے مقلہ چشم کی پرورش ہوتی ہے اور لعابدار جھلی کے ذریعہ سے طبقہ صلبیہ کے ساتھہ جڑا رہتا ہے اسکا پچھلا عصبہ مجوفہ سے چھیدا ہوا ہوتا ہے سامنی کیطرف سی قرینہ کے پیچھے چپٹا ہوا ہوتا ہے۔ شکنوں کی زیادتی کے باعث آڑ کے طور پر ہوتا ہے طبقہ عنبیہ اور اوسکی مرکزی پتلی کو مکمل کرتا ہے اور اس طبقہ کی دبازت $\frac{1}{264}$ حصہ انچ کے برابر ہوتی ہے اسکی اندرونی طرف میں سیاہ رنگ کا چکنا پرت ہوتا ہی بعد ازاں عروق شعریہ کا پرت پایا جاتا ہے اور یہ عروق ہر طرف کو گزرتے ہیں جنکی بیرونی جانب میں شرائین اور اعصاب بکثرت پائے جاتے ہیں اور وریدو نمیں ستارہ کی شکل کے بہت سی کیسے مخلوط ہوتے ہیں اوراس طبقہ کا فایدہ یہ ہی کہ روشنی کی کرنون کو جذب کر لیتا ہے تاکہ تیز اور بیقاعدہ روشنی کے صدمہ سے پردہ شبکیہ نیز آنکھ کے اجزا محفوظ رہیں جن اشخاص کا رنگ خلاف دستور سفید ہوتا ہے اونکو تیز روشنی مین کچھہ نظر نہیں آتا کیونکہ اونمیں رنگدار کیسے مطلقًا پائے نہیں جاتے اگر اس طبقہ میں کسی قسم کا فتور واقع ہو تو مقلہ چشم ملایم ہوجاتا ہے اور رطوبات کے زیادہ ترشح ہونے سے ضربان العین وغیرہ عوارضات لاحق ہوجاتے ہیں۔ **طبقہ صلبیہ (اسکلی اٹک کوٹ)**
یہ سفید سخت سنگین آنکھہ کا بیرونی پردہ ہے اور مشابہ اس غشائے بلغمیہ کی ہے کہ جو ناک منہ اور اندرونی اعضا کے جوفون میں پایا جاتا ہے کرہ چشم کے اجزا کو احاطہ کرتا ہوا پلکون کی درمیانی سطح پر پلٹ جاتا ہے اور آشوب چشم کے وقت کی احتیاطی سے اسی پردہ میں ورم پڑجاتے ہیں اسکی دبازت $\frac{1}{24}$ حصہ انچ کے برابر ہوتی ہے اور محض سفید ریشہ دار بناوٹ سے بنتا ہے مگران ریشون کی گتھے ہوئی پنڈلیون کے درمیان کچھہ لچکدار ریشے اور رنگین کیسے بھی شامل ہوتے ہیں سامنی کا چپٹا ہوا حصہ محدب مدخل روشنی کے لئے صاف وشفاف ہوتا ہے جس سے آنکھہ میں روشنی کی شعاعیں داخل ہوکر خاص نقطہ ماسکہ پر پہونچتی ہیں پچھلی دبیز سطح عصبہ مجوفہ کے غلاف سی اتصال رکھتی ہے اسمین ایک بڑا سوراخ ہوتا ہے جس سے عصبہ مجوفہ

اور عروق داخل ہوتے ہیں مگر اسکی بناوٹ مین عروق اور اعصاب بہت کم پائے جاتے ہیں اس سے
رطوبت لعابیہ ہمیشہ جاری رہتی ہے تاکہ آنکھ مرطوب رہے **عصبہ مجوفہ (اپٹاک نرو)**
عصب البصارت کی نام سے ہی مشہور ہے اور یہ عصب سر البصر کے اجسام الرباعیہ اور عقود
عصبی سے شروع ہو کر مخ کی ساقین کے گرد اور عظم الوتدی کے نوتر تونی پر تقاطع صلیبی او
مجمع البصارت بناتا ہے بعدازان ثقب البصارت کے راہ سے ہر ایک آنکھ میں ہین سے لیسا
کو اور لیبارسے ہین کو پہیل جاتا ہے اور زیادہ تر طبقہ شبکیہ کو مکمل کرتا ہے **فایدہ جلیلہ**
بکری کے مقلہ پر مشق کرنے سے صرف چند گھنٹہ میں آنکھہ کی تشریح باسانی سمجھی جاتی ہے
اور امراض چشم میں بلا واقفیت تشریح دخل دینا سراسر نادانی میں داخل ہے ۔

فصل اول عام امراض کی تشخیص میں آنکھ سے استمداد

جب تھرمامیٹر وغیرہ آلات ایجاد نہ ہوئی تہی تو زبان اور آنکھہ کے ملاحظہ سے بہت سی امراض
کی ماہیت معلوم کیجاتی تہی صرف پتلی کی حرکت سے دماغ کے کیئے امراض معلوم کیجاتی تہیں
زبان کی ملاحظہ سے الات الغذا وغیرہ اعضا کا حال بخوبی معلوم کیا جاتا تہا اگر غور سے دیکھا
جاوے تو عام امراض کی تشخیص میں زبان اور آنکھہ دونوں ایسی شریف اعضا ہیں کہ جنسے
سیکڑون امراض کا پتہ لگ سکتا ہے زبان کی ذریعہ تشخیص امراض کی کیفیت کا بیان
امراض زبان میں بوضاحت تمام کیا جاوے گا انشاء اللہ تعالے پس اس موقع پر ہر ایک
عضو کی تکلیف کا پیمانہ اور دلی راز کا آئینہ صرف آنکھ ہی کو سمجھکر اسکی بابت مختصر طور پر بیان
کیا جاتا ہے کیونکہ آنکھ کے اندر سقدر شرائین موجود ہیں کہ اگر خون میں ذرہ بھر ہی تبدیلی
واقع ہو یا زہریلے مواد کی موجودگی یا رگون میں خون ہی خود منجمد ہوجائے یا خود شرائین
میں کسی قسم کی مرض پائی جاوے تو آنکھہ کی اصل حالت مین فوراً تبدیلی ہوسکتی ہے آنکھ کی اعصاب
اور حرکات کا گہرا تعلق دماغ اور اعصاب سے پایا جاتا ہے جس سے تہوڑا سا تغیر بھی آنکھ کی ہیت
کو بدل دیتا ہے اور دلایل مشخصہ یہ ہین (۱) **ورم پلک** - اگر ہوٹون کی ایک طرف
مین ہوجن پائی جائے مگر کسی قسم کی چوٹ یا آنکھہ اور پیوٹہ کی سوزش کا ظہور نہ پایا جائے
تو سم الفار کی زہر کا نتیجہ ۔ سوء القنیہ اور امراض گردہ کا آغاز ضرور ہی ہوگا ۔ نیز قلاع

جدیشہ۔ حصبہ وغیرہ امراض مدمیہ میں پپوٹہ کی جلد کے نیچے انجماد خون کی باعث سیاہ رنگ کے
داغ پیدا ہو جاتے ہیں (۲) اگر قلت الدم کی صورت میں غضروف الجفن کو الٹا کر دیکھا
جائے تو خون کی کمی کا اندازہ بخوبی معلوم ہو سکتا ہے۔ آنکھ کی غشائے بلغمیہ کے زردی مائل
ہونے سے یرقان کا ہونا ثابت ہوتا ہے اگر اسکے نیچے انجماد خون کی سیاہ داغ دکھلائی
دیں تو کالی کھانسی کی شدت معلوم ہوتی ہے یا شرائین کی کسی مرض کی پیدا ہونے کی
خبر دے رہے ہیں (۳) قرنیہ کا سوزش عموماً آتشک کی موجودگی پر دلالت کرتا ہے
موسمی بخار میں قرنیہ دھندلا ہو جاتا ہے۔ قرنیہ کے گرد بثورات کے پیدا ہونے سے اعضائے
تنفس کی سوزش ضرور ہی پائی جاتی ہے (۴) آتشک وجع مفاصل اور ذیابیطس کی
صورت میں اکثر عنبیہ متورم ہو جاتا ہے (۵) ہمیشہ انسان کی کوشش سے تیز روشنی
اور اندھیری میں آنکھ کی پتلی پھیل اور سکڑ جاتی ہے نیز بعض ادویہ کے استعمال اور چند
امراض کے لاحق ہو جانے سے مستقل طور پر پتلی پھیلتی اور سکڑتی ہے چنانچہ اثرہ میں اجوائن
خراسانی۔ جوز ماثل وغیرہ ادویہ کے استعمال سے پتلی پھیل جاتی ہے خفقان العین وغیرہ وہ امراض
جنمیں نظر بالکل بند یا کم ہو جاتی ہے عام بیہوشی کلوروفارم۔ ایتھر کی بیہوشی۔ نیز تنفس کی
رکاوٹ میں پتلی پھیل جاتی ہے۔ عنبیہ کی سوزش میں عضلات عنق کی فالج۔ سوزش
پردہ دماغ وغیرہ بعض امراض دماغیہ میں پتلی سکڑ جاتی ہے افیون کی بیہوشی میں بھی پتلی
سکڑ جاتی ہے (۶) موتیا بند کی صورت میں اکثر ضرب اور عارضہ ذیابیطس کا گمان ہو سکتا
ہے (۷) اکثر امراض گردہ اور ذیابیطس نیز امراض چشم میں شبکیہ میں سوزش ہو جاتی ہے
(۸) پردہ مشیمیہ کی سوزش میں اکثر آتشک کا ہے اگر مشیمیہ پر چھوٹے چھوٹے خون کے داغ
دکھلائی دیں تو دماغ کی شریان کے پھٹ جانے سے احتمال سکتہ کا ہے (۹) عموماً دماغ
میں رسولی کے پیدا ہو جانے یا دماغ میں پانی کے پڑ جانے سے عصبہ مجوفہ میں سوزش ہو جاتی
ہے تمباکو۔ شراب اور سیسہ کے استعمال سے بھی عصبہ مجوفہ متورم ہو جاتا ہے اکثر
اختناق الرحم میں آنکھ کی بصارت زائل ہو جاتی ہے (۱۰) ہیضہ کی مرض میں سب سے
پہلے آنکھوں کی اندر زیادہ تر تبدیلی ہو جاتی ہے جس سے سکڑنے والی عضلہ کی طاقت مسدود

قرنیہ کی حس زایل ہوجاتی ہی بیمار آنکھ کو بند نہیں کرسکتا کیونکہ بند کرنیمین بیمار کو تکلیف ہوتی ہے آنسو کی بندہو جانے سے آنکھ بالکل خشک ہوجاتی ہے پپوٹون کے اندر وخون کے زیادہ ہونے اور آنکھون کے دب جانے سی مریض چند لمحہ مین راہی ملک عدم ہوتا ہے۔ بعضہ کی ابتدا درجہ میں قرنیہ چکیلا اور لچکدار ہوجاتا ہی پتلیان سکڑ جاتی ہیں اور کچھ عرصہ کے بعد قرنیہ میں کدورت پیدا ہوجاتی ہے مرض کی زیادتی میں پتلیان پھیل جاتی ہیں بعض اوقات قرنیہ میں شرن پیدا ہوجاتی ہے اس موقع پر قرنیہ کے نیچے ایک سیاہ رنگ کی لکیر پڑجاتی روشنی سی پتلی کا موثر ہونا علامت نیک اور برعکس صورت میں علامت ردی ہے۔

فصل دویم حفاظت العین وتدارک آن - عموماً موسم گرما میں گرمی اور غبارات وغیرہ بے احتیاطی کے باعث امراض چشم بکثرت واقع ہوتے ہیں اور دوسرے موسم میں بھی کئی امراض لاحق ہوسکتی ہین جسسے آدمی بالکل دنیا کے کاروبار سے لاچار ہوجاتا ہے اب چند قواعد تحریر کئے جاتے ہیں جنپر عمل کرنے سے آنکھ ہر ایک عوارض سے محفوظ رہسکتی ہے اور نہ ہی دکھتی ہے **قاعدہ اوّل** ہر ایک فرد بشر پر لازم ہے کہ بستر خواب پر جاتے وقت نیز اوٹھتے وقت غرض دونون اوقات میں آنکھ کو سرد پانی سے دھویا کرین تاکہ عصبی کمزوری رفع ہوجاوے اس سی آنکھ کبھی بیمار نہیں ہوتی نیز ذرات خاک وغیرہ جو دن کے وقت اوڑکر آنکھ میں پڑتے ہیں اس سی نکلجاتے ہیں میری مطب میں اکثر اس قسم کے بیمار آتے ہیں کہ جنکی آنکھین مہینہ میں دوتین دفعہ دکھنے آجایا کرتی ہیں اور شکایت کرتے ہیں کہ بیماری کے باربار ہوجانے سی ازحد تکلیف ہوتی ہے بصارت میں فرق پڑگیا ہے پس جب مریض کو قاعدہ مذکور کی پابندی کرنے پر ہدایت کی گئی تو بہت جلد بیماری کی شکایت رفع ہوگئی اور آیندہ مرض سے بیمار محفوظ رہا۔ **قاعدہ دویم** آنکھ کے واسطے ورزش جسمانی اور سبز چیزوں کا دیکھنا نہایت ہی مفید ہوا کرتا ہے پس جو اشخاص تمام دن محنت کرتے ہین اور لکھنے پڑھنے کے کام میں زیادہ مصروف رہتے ہیں اونکو ضرور چاہئے کہ شام کیوقت

باغ و جنگل یا سبز کہیت میں جاکر درختون اور سبزی کو دیکہیں اس سے دن کا تہکاوٹ رفع ہوجاتا ہے
اور آنکہیں تر و تازہ ہوجاتی ہیں **قاعدہ سویم** گرمی کے وقت دہوپ مین
پہرنا مناسب نہیں ہے کیونکہ گرمی میں روشنی کی تیز کرنیں آنکہوں میں جاکر موجب نقصان
کا ہوتی ہیں کیونکہ روزمرہ کے تجربہ سے ثابت ہوتا ہے کہ ایام گرما میں آنکہونکی امراض
بکثرت پیدا ہوتی ہیں پس اس موسم مین ہمیشہ سر کو سرد اور پاؤن کو گرم رکہنا موجب صحت ہے
نیز روشنی اور آگ کے سامنے بیٹہنا نقصان بصارت کا ہے حتی المقدور اس سے بچنا
ضروری ہے نیز کثرت سے رونا غم و فکر کرنا اور مطالعہ کی زیادتی موجب نقصان ہے
پس ہر ایک امر کو اعتدال پر رکہنا باعث صحت ہے **قاعدہ چہارم** اکثر دیکھا جاتا
ہے کہ ہندوستان میں خوبصورتی کی غرض پر روزمرہ سرمہ کا استعمال بحالت صحت
بکثرت کیا جاتا ہے یورپ وغیرہ ممالک میں سرمہ کا رواج چندان نہیں ہے بلکہ یورپ کے طبیب
اسکو مضر صحت خیال کرتے ہیں کیونکہ سرمہ نہایت سنگین معدنی چیز ہے گرد و غبار و غیرہ
غیر جنس کیطرح زیادہ کثیف ہوتا ہے اور آنکہہ جیسی شریف اور نازک عضو میں کثافت
کا استعمال کرنا مضرت سے خالی نہیں ہے کیونکہ و مات مذکورہ کے ذرات پپوٹوںمیں منجمد ہوجاتے
ہیں جس سے دباؤ کی باعث پلکون کی جڑین کمزور ہوجاتی ہیں اور پڑبال پڑجاتے ہیں اور
ہندوستان میں پڑبال کی مرض کا بکثرت پیدا ہونا صرف سرمہ کی زیادہ استعمال کا
باعث معلوم ہوتا ہے چونکہ عام ہوا میں طرح طرح کے صغار اجزا کم و بیش ہمیشہ پائے جاتے
ہیں جنکی داخل ہونے سے آنکہہ کو ہمیشہ سخت تکلیف ہوتی ہے اسلئے تقویت اور حفاظت
چشم کی غرض پر کبھی کبھی سرمہ کی استعمال سے دافع سوزش محلل اورام اور قاطع خارش کا
فایدہ ہوتا ہے اور اکثر آنکہیں امراض سے محفوظ رہتی ہیں جیسا کہ بعض اوقات ملتان
کے باشندے آنکہون میں تیل کے قطرات ٹپکا دیا کرتے ہیں مگر تجربہ سے صاف ثابت ہوتا ہے
کہ جن لوگون کو سرمہ لگانے کی عادت ہوا کرتی ہے اگر حسب عادت نہ لگاوین تو آنکہونمیں
خارش اور سرخی ہوجاتی ہے اور غیر عادی کو عدم استعمال کی صورت مین کسی قسم کا نقصان
بہی معلوم نہیں ہوتا مگر اتفاقاً بہولے سے لگا بہی لیں تو آنکہون میں خارش کے شروع

ہو جانے سے طبیعت بےچین ہو جاتی ہے پس اس صورت میں عادت کو مقدم کہنا نہایت ضروری ہے۔ **قاعدہ پنجم** اکثر نوجوان طالب علم انگریزون کی پیروی میں سبز عینک کو آنکھوں پر لگانا اپنا فخر سمجھتے ہیں تاکہ جنٹلمین کہلانے کے مستحق ہو جاویں لیکن حقیقت میں یہ فخر باعث نقصان کا ہے پس تندرستی کی حالت میں بلا ضرورت عینک کا لگانا اصلی بصارت کی طاقت کو کمزور اور ضعیف کرتا ہے کیونکہ گرمی میں دہوپ کے بچاؤ کیواسطے عینک لگانے کی عادت ڈالنا طبیعت کو مجبور کرتا ہے جس سے کچھ عرصہ کے بعد عینک کے بغیر کچھ دکھائی نہیں دیتا گویا قدرتی گلاسون کے بدلے عارضی گلاسون کا عادی ہونا اصلی شکل کو بگاڑنا ہوتا ہے اور انگریزون میں عینک کا استعمال خوبصورتی کی غرض سے نہیں ہے بلکہ اونکو اسمین چند فوایدنظر ہوتے ہیں کیونکہ وہ سرد ملک کے باشندے ہیں موسم گرما کی دہوپ کا برداشت کرنا اونکو اشد مشکل ہوتا ہے علاوہ ازین حکیم یا ڈاکٹر کی ہدایت کے موافق استعمال کرتے ہیں مگر ہمارے ملک کے نوجوان صاحب چند الفاظ انگریزی کے پڑھکر انگریزون کی تقلید میں کوٹ پتلون پہنکر اور عینک لگا نیکے شائق زیادہ ہو جاتے ہیں جو آخرکار نقصان اوٹھاتے ہیں **قاعدہ ششم** زیادہ جاگنے اور بیداری سے بھی آنکھیں خراب ہو جاتی ہیں خواب میں تمام دن کی محنت سے آنکھونکو آرام ملتا ہے لیکن زیادہ سونے سے بھی آنکھیں خراب ہو جاتی ہیں پس نہ زیادہ بیداری کریں اور نہ زیادہ نیند کو اختیار کریں بلکہ چوبیس گھنٹہ میں صرف ۸ گھنٹہ خواب کریں۔

قاعدہ ہفتم اکثر دیکھا جاتا ہے کہ جب کسی کی آنکھ آجاتی ہے تو وہ لوگ جہلا کی طرف زیادہ رجوع کرتے ہیں اور آنکھ کی اصلیت پر واقفیت کے نہونے سے ناموافق دوائیں زیادہ تر استعمال کیجاتی ہیں جس سے اس نازک عضو میں خراش کی ہو جانے سے قرنیہ پہٹ جاتا ہے اور حد سے زیادہ ایذا اوٹھانی پڑتی ہے ایک بیمار کا ذکر ہے کہ قرنیہ کے زخم میں لنڈسلوشن کچھ عرصہ تک استعمال کیا گیا جس سے قرنیہ کے زخم میں سیسہ کے جمع ہونے سے ایک قسم کی سفیدی پیدا ہو گئی اور غیر جنس کی موجودگی سے درد کی تکلیف میں مریض زیادہ مضطرب ہو گیا پس جب اس نازک صورت میں میری مطب میں بغرض

معالجہ آیا تو کوکین سلوشن کی استعمال کے بعد قرنیہ کو صاف کیا جس سے شوگراف لڈ کا بڑا چھلکا برآمد ہوا بعد میں ۳ گرین آیوڈائیڈ اف پوٹاسیم کو ایک اونس عرق گلاب میں شامل کر کے استعمال کیا جس سے بقیہ حصہ سیسہ کے حل ہو جانے پر زخم چند ہی روز میں اچھا ہو گیا ایک دوسری مریض کا ذکر ہے کہ قرنیہ کے زخم مین روزمرہ سرمہ کا استعمال کرتا رہا پس زخم میں ذرات سرمہ کے بھر جانے سے قریب تھا کہ آنکھ پھٹ جائے مگر موقع پر باقاعدہ علاج کے کرنیسے مریض تندرست ہو گیا غرض اس بیان سے یہ ہی کہ زخم قرنیہ کی حالت میں سرمہ اور سیسہ کی مرکبات کو ہرگز استعمال نہ کیا جائے اور نہ کوئی تیز دوا ڈالی جائے کہ جس سے احتمال نقصان کا ہو **قاعدہ ہشتم** جب آنکھ کی دکھنے پر کوئی حکیم یا ڈاکٹر موجود نہو تو اسرخ پھٹکری کو ۳ اونس عرق گلاب میں حل کر کے صبح و شام ایک دو قطرات آنکھ مین ڈالین اور آنکھوں کو سرد پانی سے بخوبی دہودین آنکھون کی سامنے سبز کپڑہ رکھیں دہوپ میں نہ پھریں سرخی کی زیادتی میں یہ لیپ تیار کر کے استعمال کرین **نسخہ** رسوت پھٹکری ہر ایک ۲ ماشہ افیون ایک سرخ سکو کو کنار کے پانی میں تیار کر کے صبح و شام استعمال کرین درد کی زیادتی مین کوکنار کی تکمید کرین اور یہ سلوشن تیار کر کے آنکھ میں ڈالیں **نسخہ** اٹروپیا اور کوکین ہر ایک دو گرین عرق گلاب ۸ ڈرام سب کو ملا کر چار چار گھنٹہ کے بعد دو تین قطرات آنکھ میں ڈالین درد میں فوراً تسکین ہو جاتی ہے اگر اس سی صورت فایدہ کی نمایاں نہو تو کسے تجربہ کار حکیم یا لایق ڈاکٹر کیطرف رجوع کرین بے علم کمال کے پہندے میں نہ پہنسیں ورنہ نقصان اوٹھانا پڑے گا۔

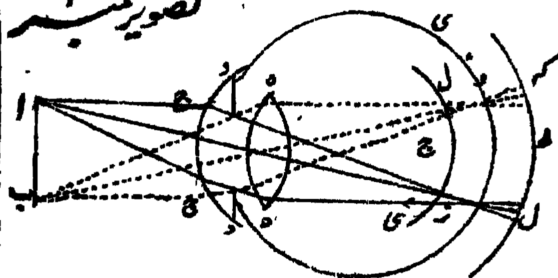
فصل سوم کیفیت الابصار و فعل العین

بصارت کا سلسلہ بعینہ عکسی تصویر اوتارنے کی مانند ہے جسمین مبصرات کی تشبیہ چھوٹی ہو کر جمتی ہے اسکی مختلف پرزی آنکھ کی مختلف بناوٹون سی مشابہ ہوتے ہیں چنانچہ اسکی تاریک خانہ کی بجائے آنکھ میں طبقہ صلبیہ اور طبقہ مشیمیہ ہیں اور شفاف شیشہ کے عوض طبقہ شبکیہ رطوبت زجاجیہ میں ڈائی فرام کی جگہ طبقہ عنبیہ کام میں آتا ہے یعنی ڈائی فرام پردہ اپنی مقتضاءت کو بدل سکتا ہے اسی کے موافق آنکھ کا موخر شیشہ

متحرک ہوتا ہے طبقہ شبکیہ چپٹا ہونے کے عوض مقصر ہوتا ہے جس سے روشنی کا اثر دماغ تک پہونچ سکتا ہے آنکھہ کی آلاتی شیشے مختلف صورت مین ہوتے ہین مگر سب کے سب مل کر ایک دوہرا محدب شیشہ بناتے ہیں یعنے طبقہ قرنیہ اور رطوبت بیضیہ دونون سامنے کیطرف محدب اور پیچھے کو مقصر ہوتی ہیں رطوبت جلیدیہ دوہری محدب شیشہ کام دیتی ہے رطوبت زجاجیہ سامنے کو قدرے مقصر اور پیچھے کو محدب ہوتی ہے اور ان آلات کی قوت انحراف روشنی بہ نسبت پانی کی زیادہ ہوتی ہے اور طبقہ قرنیہ کی قوت انحراف رطوبات کے قریب قریب برابر ہوتی ہے یعنے قرنیہ کی ۱۰۳۳ اور رطوبت بیضیہ کی ۱٫۳۳۴ - رطوبت زجاجیہ کی ۱٫۳۵ اور رطوبت جلیدیہ کی ۱٫۴۵ ہوتی ہے جب کسی کی آنکھہ اپنی اجزای ترکیبی کے اعتبار سے اپنی ہیئت طبعی اور صحت معمولہ پر ہو تو ایسا شخص جس وقت ایسی شئی کے مقابل پر آئے جو دیکھی جانے کے قابل ہو اور اوسکا دیکھنا ممکن ہو تو اوس وقت شئی مرئی کے اردگرد کی روشنی سے نورانی خطوط جدا ہو کر قرنیہ پر آتے ہیں اور قرنیہ میں داخل ہونے کے بعد بخط عمودی منحرف ہو جاتے ہیں اور رطوبت بیضیہ سے گذرتے وقت اور بہی سیدہی ہو جاتے ہیں جب ثقبہ عنبیہ سے نفوذ کر کے جلیدیہ پر پہونچتی ہین تو اور بہی زیادہ ترسیدہی ہو جاتے ہیں لیکن رطوبت زجاجیہ مین پہونچکر شعاعین مذکورہ اپنی عمودیت سے منحرف ہو جاتے ہیں اور طبقہ شبکیہ تک پہونچکر باہم ملاقی ہو جاتے ہیں پس انکی اجتماع سے مرئی کی صورت یہان ہی منطبع ہو جاتی ہے اور انطباع کے بعد قوت باصرہ اوسکا ادراک کرتی ہے اور بعید و قریب مرئی بلا کلفت یکسان دیکھائی دیتی ہے لیکن جب دور کی چیز کو دیکھا جاتا ہے تو اس صورت میں کثیرہ طویلہ خطوط نورانی آنکھہ میں آتی ہیں اور اونکے نفوذ کے واسطے ثقبہ عنبیہ وسیع ہو جاتا ہے البتہ رطوبت جلیدیہ اپنی طبعی شکل اور ہیئت پر رہتی ہے اور اسمین کسی قسم کی حرکت واقع نہین ہوتی اور بآرام تمام شئی مرئی دیکھی جاتی ہے جب شئی مطلوبہ آنکھہ کے قریب ہوتی ہے تو اس صورت مین خطوط نورانی کے قصر سے ثقبہ عنبیہ بہی ضیق اور صغیر ہو جاتا ہے پس اس صورت میں رطوبت جلیدیہ

کے کنارے کے عضلات منقبض ہوجاتے ہیں پس اس سے رطوبت جلیدیہ غلیظ الجرم اور مستدیر الشکل ہوجاتی ہے اور استدارت کے ذریعہ سے نورانی خطوط قصیرہ طویل ہوکر طبقہ شبکیہ تک پہونچ جاتے ہیں اور باہم ملاقی ہونیسے محل انطباع پر صورت مرئی کی منطبع ہوجاتی ہے اور اوس کا ادراک قوت باصرہ کرلیتی ہے دیکھو تصویر نمبر ۲ جسکے دیکھنے سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ آنکھ کی درازی مقدم سے موخر تک تراشی ہوئی ہے جس سے آنکھ میں روشنی کے داخل ہونے اور شبکیہ پر تشبیہ کے بننے کی کیفیت بخوبی سمجھ میں آجاتی ہے چنانچہ الف اور ب سے روشنی کی شعاعیں نکل کر اول مقام

تصویر نمبر ۲



قرنیہ ج سے ج اکو رطوبت بیضیہ و سے منحرف ہوکر شئی منورہ کی مرکزی خط کی طرف قدرے آجاتی ہیں بعد ازاں جلیدیہ کے ذریعہ مقام ھ ھ کے سامنے کی سطح کے مرکز کی جانب یہ شعاعیں اور بھی زیادہ مائل ہوجاتی ہیں اور جلیدیہ کی پچھلی سطح سے نکل کر رطوبت زجاجیہ مین داخل ہوجاتی ہیں اور اس موقع پر زیادہ تر سمٹ جاتی ہیں اسطور پر شئی منورہ کی شعاعین نکلکر مقام و اور ر میں جمع ہوجاتی ہیں اب اگر پردہ شبکیہ مقام و اور ر پر موجود ہے تو الف اور ب کی اولٹی تشبیہ معلوم ہوتی ہے اگر طبقہ شبکیہ کے آگے مقام ط پر ہے تو گول تابندہ نشان ج اور ی یا ک کے مقامات میں بجائے اصلی مقام کے معلوم ہوتی ہیں کیونکہ مقام ح پر روشنی کی شعاعین جمع نہیں ہونی پاتیں اور مقام ط پر پہونچنے سے پہلی آپس میں ملجانے کے بعد پھر کشادہ ہوجاتی ہیں پس اس سے ثابت ہوتا ہے کہ جلیدیہ سے طبقہ شبکیہ کا مناسب فاصلہ پر ہونا اشد ضروری ہے تاکہ نقطہ ماسکہ بخوبی بنتی ورنہ تشبیہ صاف نہیں بنتی جب عام محدب شیشہ سے روشنی کی کرنین گذرتی ہیں تو اوسکی ہر شعاع کے اجزا کی اصلی رنگت متفرق ہونے کی حالت مین نمودار ہوتی ہے اور ان رنگون کے یکسان انحراف

ہونے کی سبب شیشہ کے گرد رنگین کناری نمایان ہو جاتے ہیں اور اس کیفیت کو اصطلاح
میں رنگو نچی بدراہی (کرومٹک ابریشن) کہتے ہیں۔ ان مختلف شفاف الآت میں
رنگون کی بدراہی روکنی کی بہت قوت ہی الا اگر تیز روشنی میں ایک آنکھ سے دیکھا جاوے
تو البتہ رنگون کی بدراہی کما حقہ نہیں رک سکتی اور آنکھ کے سامنی ایک پردہ حائل ہو جاتا ہی
جس سے روشنی قدرے رک جاتی ہے طبقہ عنبیہ کے سبب روشنی کا غیر مساوی انحراف
بہت کم ہو جاتا ہے کیونکہ روشنی کی کرنیں قرنیہ سی داخل ہو کر طبقہ عنبیہ[ص] کی حرکت اور سوراخ
حدقہ کے سکڑ جانے سی بھی روشنی کا غیر مساوی انحراف کم ہو جاتا ہی اور طبقہ شبکیہ کے
مقعر ہونیسے نقطہ ماسکہ کی وسعت خمیدگی زایل ہو جاتی ہی۔ بینائی کا صاف اور صحیح ہونا
روشنی کی شعاع کے کرنوں کا شبکیہ کے خاص نقطہ ماسکہ پر پہونچنا موقوف ہے اس کے
بدون بینائی کا صاف ہونا غیر ممکن ہے جب شی منورہ کا فاصلہ جلیدیہ اور شبکیہ کی نسبت
مناسب طور پر ہو تو بینائی کا صاف ہونا ممکن ہے علاوہ ازیں خود جلیدیہ کی خمیدگی اور قوت انحراف
پر بینائی کا صاف اور صحیح ہونا موقوف ہی جسقدر شی منورہ نزدیک ہوگی اوسیقدر جلیدیہ سے
دور نقطہ ماسکہ کا استقرار پایا جاوے گا مگر صرف طبیعت کی اندک توجہ سی مختلف بُعد کی اشیا
کو ہم بخوبی دیکھ سکتے ہیں اور آنکھ کے اندر تغیرات کے پیدا ہونے سے دور اور نزدیک کی
اشیا بخوبی معلوم ہو سکتی ہیں بعض حکما کا قول ہے کہ بیرونی عضلات کی کشش سے حدقہ
چشم طویل ہو جاتا ہے یا طبقہ قرنیہ زیادہ تر محدب ہو جاتا ہے لیکن یہ قول درجہ تحقیقات
سے منحرف پایا جاتا ہے کیونکہ دور نزدیک کی اشیا کو دیکھتے وقت اگر قرنیہ کے ابہار کو
ناپیں تو اوسمین کسی قسم کا تغیر نہیں پایا جاتا اور یہ بات تحقیق کے درجہ کو پہونچ چکی ہے
کہ قریب کی شی کے دیکھنی سی جلیدیہ محدب ہو جاتی ہے جسکی سطح مقدم قرنیہ تک پہونچ جاتی ہی
اور اوسکی ثبوت میں مشاہدہ پیش کیا جاتا ہے کہ اگر تاریک کمرہ میں آنکھ کے سامنے ۸ انچ
کے فاصلہ پر شمع کو روشن کرکے رکھا جاوی تو شمع کی تین شبیہیں نظر آتی ہیں۔ قرنیہ او جلیدیہ
کے سامنی کی محدب سطح سے منعکس ہونی والی نیز درمیانی شبیہ کھڑی ہوتی ہیں اور جلیدیہ کی
پچھلی مقعر سطح سی منعکس ہونی والی اخیر کی شبیہ اولٹی معلوم ہوتی ہے اگر اس اثنا

[ص] طبقہ عنبیہ۔ یہ رک جاتی ہیں اور اس نقص کو جلیدیہ بھی کم کردیتی ہے کیونکہ اسکے مرکز کی دمازت اور قوت انحراف دونوں بہ نسبت کناری کی زیادہ ہوتی ہیں

ہیں بہت قریب کی شی کو دیکھا جاوئے تو درمیانی کھڑی شبیہ سامنی کی کھڑی شبیہ کے قریب پہونچتی ہوئی اور اخیر کی منقلب شبیہ کو ملاقی ہوتی ہوئی معلوم ہوتی ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ صرف جلیدیہ ہی قرینہ کے نزدیک نہیں بڑھ آتی بلکہ اوسکی اصل شکل بھی کسیقدر متغیر ہوجاتی ہے اور یہ تبدیلی بہت خفیف ہوتی ہے یعنی نہایت دور کی چیز جو نظر آسکتی ہو اور نزدیک کی شی جو صرف آنکھہ سی ۴ انچ کے فاصلہ پر ہو ان دونوں کے دیکھنے میں نقطہ ماسکہ کا فرق صرف ۱/۱۸ حصہ انچ کا ہوتا ہے پس جلیدیہ کے سامنی کی سطح کا صرف ایک انچ کا بارواں حصہ ہٹ جانا اس مطلب کیلئے کافی ہوتا ہے بلکہ اس حرکت کی بھی چنداں ضرورت نہیں ہی کیونکہ جلیدیہ کی مقدم خمیدگی میں تغیر ہوتا رہتا ہے - اور یقین کیا گیا ہے کہ جلیدیہ میں اس قسم کی تبدیلی صرف عضلہ الجفن کی حرکت سے پیدا ہوتی ہے کیونکہ قریب کی چیز پر نظر کے جمانے سی عضلہ مذکور پنکھاون کو نیز طبقہ مشیمہ کو سامنے کیطرف کھینچ لاتا ہے جس سے جلیدیہ اپنی لچکدار ریشون کے سبب مقدم سطح سے محدب ہوکر قرینہ کے قریب ہوجاتی ہے اور عضلہ الجفن کے سست رخی ہونے سے جلیدیہ پیچھے اور باہر کیطرف کھیچکر شکل سابق کی کم محدب ہوجاتی ہے غرض قریب کی چیز کے دیکھنے میں عضلاتی حرکت بھی کارآمد ہوتی ہے اگر باریک حروف کی کتاب کو کچھ عرصہ تک دیکھا جاوئے تو عضلات کی کمزوری سی نظر تھک جاتی ہے اگر دور و نزدیک کی دونون چیزین صاف نظر آوین تو اس قسم کی قوت بینائی کو نظر کا جمنا یا دریافت (اکم موڈیشن) کہتے ہیں - مختلف البعد کی اشیا پر مختلف عرصہ میں نظر جمتی ہے اگر دور سے ایک علیحدہ چیز کو دیکھا جائے تو اوسپر کچھ عرصہ میں نظر جمتی ہے یعنی ایک سکنڈ کے ۱/۹ حصہ میں نظر جمتی ہے اور نزدیک کی چیز کو علیحدہ دیکھنے سے کم عرصہ میں نظر جمتی ہے یعنی ایک سکنڈ کے بٹے حصہ میں نظر جمتی ہے اگر نہایت دور کی چیز صاف نظر آوے تو اوس حد کو بعید یا نقطہ بینائی (فار پائنٹ اف ویژن) کہتے ہیں اگر نہایت قریب کی چیز صاف نظر آوے تو اوسکو حد قریب یا نقطہ بینائی (نیئر پائنٹ) کہتے ہیں اور ان ہر دو حدود کی درمیانی وسعت کو میدان بصارت کہتے ہیں اکثر شی بعید کا نقطہ کافی روشنی کی موجودگی وسعت تک پھیلتا ہے لیکن قریب کا نقطہ مختلف اشخاص میں مختلف حد پر ہوتا ہے

چنانچہ صغر سنی میں یہ نقطہ آنکھ کی قریب ہوتا ہی مثلاً دس برس کی عمر میں اکثر اوقات آنکھہ سے ۴/۱ ۲ حصہ انچ کے فاصلہ پر اور بیس برس کی عمر میں ۴/۳ ۲ حصہ انچ کے فاصلہ پر۔ اور تیس برس کی عمر میں ۴/۲ ۴ حصہ انچ کے فاصلہ پر۔ چالیس برس کی عمر مین ۶ انچ کے فاصلہ پر پچاس برس کی عمر مین ۱۲ انچ کے فاصلہ پر۔ ساٹھہ برس کی عمر میں ۲۴ انچ کے فاصلہ پر اور ستر برس کی عمر مین ۴۴ انچ کے فاصلہ پر ہوتا ہے۔ اسی واسطے مسن اشخاص نزدیک کی چیز کو چشمہ کے بدون صاف دیکھہ نہین سکتا اور شئی بعید بخوبی دیکھی جاتی ہے اور بعید النظر شیخوخت کے نام مشہور ہے لیکن صورت مذکور مین آنکھہ کی ہیئت میں کسی قسم کا فساد واقع نہیں ہوتا بلکہ رطوبت جلیدیہ کے سخت ہو جانے سے یہ حالت پیدا ہو جاتی ہے اگر دونوں آنکھون کی صحیح وسالم ہونے سی اوسط فاصلہ کی چیز کا نقطہ ماسکہ ٹھیک شبکیہ پر پڑی تو اس قسم کی آنکھہ کو تندرست کہتے ہین اگر شبکیہ کے سامنی نقطہ اسکہ پڑی تو اسکو قریب نظری کہتے ہین اس صورت میں قریب چیز بہ نسبت دور کے زیادہ صاف نظر آتی ہے اور اسکی کیفیت اسطرح پر ہے کہ جب مریض دیکھتا ہی تو جفن کو بند اور منقبض کر کے دیکھتا ہے اس مرض میں ہر ایک شئے مرئی جو قریب ۱۴ انگشت مضموم چشم سے دور ہوتی ہے اعانت مقعر چشمہ کے از حد ضرورت ہوتی ہی تا کہ نقطہ ماسکہ ٹھیک شبکیہ پر پڑی اگر اس فاصلہ سے مرئی کو قریب کیا جائے تو البتہ نظر آتی ہے اگر شبکیہ کے پیچھے نقطہ ماسکہ پڑی تو اوسکو ہمتورہ (ہائی پر متروپک) کہتے ہیں اس صورت میں محدب عینک کی ضرورت ہوا کرتی ہے تا کہ اپنی اصلی مقام پر نقطہ ماسکہ آجاوی اگرچہ پردہ شبکیہ کے مرئی پر تابندہ اثر کے پڑنے سی حس بصارت پیدا ہوتی ہے مگر یہ اثر آنکھہ کے بیرونی سبب سے ہمیشہ مطابقت کرتا ہے غالباً یہ امر قوت مدرکہ سے حاصل ہوتا ہے کیونکہ شبکیہ پر تابندہ اثر پڑنا اکثر بیرونی اسباب کی موجودگی سے حاصل ہوتا ہے حس باصرہ اور حس لامسکے باہم مقابلہ کرنے سے ہی پیدا ہوتا ہے علاوہ برین اشیا کی شبیہین شبکیہ پر ہمیشہ الٹی بنتی ہین مگر ہم قوت مدرکہ کے ذریعہ سے سیدھا معلوم کر لیتے ہیں کیونکہ شبکیہ کی ساختہ شکل کو نہین دیکھہ سکتی بلکہ صرف

اوس تبدیلی کے نتیجہ کو معلوم کر سکتے ہیں جو شبیہ سے دماغی اعصاب تک پہونچتا ہی بعض
حکما کا قول ہی کہ قوت مدرکہ کے ذریعہ سے تمام چیزین سیدہی نظر آتی ہین اور بعض حکما
عضلاتی حرکت کی امداد بہی شامل کرتے ہیں کیونکہ بلند چیز کی چوٹی پر نظر کرنے سے آنکہہ
کو گہماکر اوپر کیطرف کرنا پڑتا ہے جس سے اوسکی چوٹی معلوم ہوتی ہی اور زمین کیطرف ملاحظہ
کرنے سے آنکھہ پہیر کر نیچے کیطرف لایا جاتا ہے غرض چیزون کی مختلف حصے نیچے سے اوپر
تک دریافت کرنے کیواسطے آنکھہ کو گہمانا پڑتا ہے تاکہ شبکیہ کے اوسی مقام پر چیز کی شبیہ
اول سے آخر تک بنے اور شی مفروضہ ایک سرے سے دوسرے سرے تک برابر نظر آوے جیسا
کہ مختلف چیزون کے قدوقامت کے اندازہ کو معلوم کرنے کیواسطے ہاتہہ کو اوپر نیچے
کیا جاتا ہے اور فاصلہ کی چیز کے دیکہنے مین بہی تبدیلی ہوتی ہے جس سے قوت مدرکہ
معلوم کر سکتی ہے کہ کسقدر بعد ہے اور کتنی بڑی چیز ہے۔ اشیای بعید کی روشنی
قریب کی نسبت بہت کم تیز ہوتی ہے اشکال کے دریافت کرنے مین قوت مدرکہ بہی مدد
دیتی ہی کیونکہ کیسی ہی عمدہ اور صاف بنی ہوئی تصویر ہو آنکہہ مین صرف ایک تفتیش چیز
کا عکس پڑیگا۔ ہر چیز کا قدوقامت شبکیہ کی مختلف مقدار وسعت سے دریافت ہوتا ہی
جسپر اوس چیز کا عکس پڑتا ہے مگر یہ مقدار وسعت بہی آنکہہ اور مرئی کی فاصلہ پر موقوف
ہے مثلاً فاصلہ سے ایک بلند درخت چہوٹا سا معلوم ہوتا ہے لیکن غور کرنے سے اوس
چیز کے فاصلہ اور قدوقامت کو قوت مدرکہ قریب قریب درست تبلا دیتی ہی کیونکہ اوس
چیز کے قدوقامت کا اندازہ اور اوسکی بُعد کا قیاس قوت داعی کرتی ہے۔ متحرک مرئی
کی طرف نظر کرنیسے وہ شی چلتی ہوئی معلوم ہوتی ہے جسکا اصل سبب یہ ہی کہ شبکیہ
پر جہان اوسکی شبیہ بنتی ہے وہ اس حرکت کی سبب اپنی جگہ کو بدلتی رہتی ہے اگر
ہم ارادہ کرین کہ آنکھون میں اوسی مقام پر شبیہ قایم رہے تو ہمکو لازم ہے کہ اوس
سمت کیطرف آنکہہ گہماتے رہیں۔ خود متحرک ہونیکی حالت مین شبکیہ پر قایم چیز کی شبیہ
جگہ بدلتی رہتی ہے جس سے قایم شی متحرک معلوم ہوتی ہے چنانچہ ریل گاڑی پر سوار ہونی
کی حالت مین قریب کی اشیا ہماری خلاف سمت کو گذرتی ہوئی معلوم ہوتی ہیں

اور فاصلہ کی چیزین اوسی سمت کو آہستہ آہستہ چلتی ہوئی نظر آتی ہیں۔ ہر چیز کی حرکت کی سمت شبکیہ کے اوس حصہ سے دریافت ہوتی ہے جسپر کہ اوسکی شبیہ بنتی ہے اور جن اشیا کی شبہین شبکیہ پر ایک جگہ جمع ہو کر بنتی ہیں اونکی حرکت بھی اوسی سمت کو ہوتی ہوئی معلوم ہوتی ہے کہ جسطرف کو شخص معروضہ جارہا ہو اگرچہ یہ اشیا بہت فاصلہ پر ہوتی ہیں۔ ہر چیز کے ایک نظر آنے کا باعث دونوں آنکھوں پر ہر چیز کے دو عکس پڑتے ہیں مگر وہ چیز مرئی ایک ہی نظر آتی ہے اسمیں بعض حکما کا قول ہے کہ دیکھنے وقت صرف ایک ہی آنکھ مشغول ہوتی ہے لیکن یہ امر بعض صورتونمیں ممکن الوقوع ہے عمومًا دونوں آنکھین ایک چیز کو ایک ہی مرتبہ دیکھتی ہیں کیونکہ نقیل اجسام اور کاغذ کی تصویر ایک دوسری سے بخوبی تمیز ہو سکتی ہین بعض حکما کا خیال ہے کہ قاطع صلیبی مین عصبہ مجوفہ کے ریشے اسطور پر ترچھی شکل میں گزرتے ہیں کہ ایک آنکھ کے عصبہ مجوفہ کے درونی ریشے دوسری آنکھ کے عصبہ مجوفہ کے برونی ریشوں سے شامل ہوجاتے ہیں جس سے مبصرات کی شبیہ کا اثر ترتیب کے درونی جانب اور بعید آنکھ کے برونی جانب گزرتا ہے اور دونوں اثر دماغ کے ایک ہی جانب پر پہونچتا ہے جس سے ایک چیز معلوم ہوتی ہے اسمیں قوت مدرکہ کو بھی زیادہ تر دخل ہے جب بہت سی چیزون کی شبہین ایک ہی مرتبہ آنکھ پر پڑتی ہیں تو قوت مدرکہ کسی خاص چیز کو دیکھنے دیتی ہے اور ما بقا کو چھوڑ دیتی ہے جیسا کہ کتاب کے آہستہ آہستہ مطالعہ میں کل صفحہ کے الفاظ کی شبہین شبکیہ پر پڑتی ہیں مگر ایک وقت میں صرف ایک لفظ سمجھا جاتا ہے۔ موثر ہونے کے بعد آنکھ میں بینائی کا اثر ۱/۸ سکنڈ تک قایم رکھتا ہی اگر کوئی چیز ایک سکنڈ کے ۱/۸ حصہ سے بھی بہت جلد ایک محدود مقام پر حرکت کرے تو وہ متحرک چیز مثل ایک لکیر کی معلوم ہوتی ہے جیسا کہ جھنڈی سیکنے میں دونوں شعلہ مثل ایک آتشی چکر کی معلوم ہوتے ہیں جب تیز روشنی کا اثر آنکھ پر پڑتا ہی تو اکثر اوسکا خاص ثانوی اثر محسوس ہوتا ہی جسکی شکل و ترتیب اوس چیز کے مطابق ہوتی ہے جسکو آنکھ نے اخیر مرتبہ دیکھا ہے لیکن اسکے رنگ اور ہیئت مختلف

ہوتی ہے مثلاً تیز سرخ کے دیکھنے سے اثر ثانی سبز نیلی چیز کے دیکھنے سے زرد - زرد چیز کے دیکھنے سے ارغوانی رنگ معلوم ہوتا ہے کیونکہ تیز روشنی مین ایک قسم کے رنگ معلوم کرنے سے شبکیہ تھک جاتا ہے جس سے دوسری قسم کے رنگ معلوم ہونے لگتے ہیں بعض اشخاص کو اشیا کے رنگون کی تمیز بخوبی نہیں ہو سکتی سبز کو سرخ سے اور ارغوانی کو نیلے سے تمیز نہیں کر سکتے اکثر سرخ نیلے اور زرد رنگون کو پہچان سکتے ہیں اس قسم کی کیفیت آنکھ کی بناوٹ میں کچھ رنگون کی موجودگی سے ہوتی ہے اکثر شبکیہ کے پورا نہ بننے سے بھی ہوتا ہے علی الخصوص شبکیہ کا مخروطی اجسام جہان رنگون کی تمیز کیجاتی ہے شکل اور ہیت کے معلوم کرنے کا مقام ڈنڈیونکو خیال کیا گیا ہے۔ نیز شبکیہ پر ایک اندھا نقطہ بھی ہوتا ہے جہان قوت بینائی مطلقاً نہیں ہوتی پس مذکورہ الصدر مقام پر اثر روشنی کے پڑنے سے کچھ نظر نہین آتا مثلاً اگر کاغذ پر دو نشان دونون آنکھونکی فاصلہ کے موافق علیحدہ علیحدہ بنائین اور ایک آنکھ بند کر کے دوسری آنکھ سے خلاف طرف کی نشان کو غور سے دیکھین اور آہستہ آہستہ کاغذ کو آنکھ کے قریب لاوین تو دوسرا نشان ایک خاص فاصلہ سے نہیں معلوم ہوتا کیونکہ خاص فاصلہ سے دوسرے نقطہ کی روشنی کی شعاعین ٹھیک عصبہ مجوفہ پر پڑتی ہیں اور بہت کمزور روشنی کا اثر شبکیہ پر پڑنے سے محسوس نہیں ہوتا اگر اس روشنی کے اثر کو تیز کر دیا جا تو نور معلوم ہونے لگتا جیسا کہ سفید کاغذ پر باریک خط کے نہ معلوم ہونے سے گہرا رنگ کیا جاتا ہے۔ **فایدہ جلیلہ** بعض اوقات آنکھ کی ساخت میں کسی قسم کا فساد پیدا نہیں ہوتا صرف مقلہ اور اسکی رطوبات کے قطع وضع مین فرق کے پڑجانے سے بصارت میں فتور ظاہر ہوجاتا ہے اور یہ نقص زیادہ تر قریب نظری بعید نظری کہولت میں پایا جاتا ہے **محاکمہ مؤلف** انگریزی اور یونانی اطبا اس امر پر متفق ہیں کہ شے مرئی کی تصویر آنکھ کے کسی حصہ پر منطبع ہوتی ہے لیکن اوس حصہ چشم کی نسبت اختلاف ہے جسپر مرئی کی الٹی شبیہ انطباع پزیر ہوتی ہے اطبائے یونان اور عرب اس بات کے قایل ہیں کہ مرئیات کی شبیہین رطوبت جلیدیہ پر منطبع ہوتی ہیں لیکن اطبائے فرنگ پردہ

شبکیہ (ریٹنا) پر تصویر کا انطباع مانتے ہیں اور یہ ختلاف ایسا بھاری ہے کہ اسکے صدق و کذب کی نسبت اہی دنیا کے بڑے فاضل اور تجربہ کار کحال کا کام ہے نیاز مند میں نہ چندان لیاقت ہے نہ اتنا وسیع تجربہ کہ اپنی رای قایم کیجائی البتہ ہم فریقین کی دلائل کا مقابلہ کرتے ہیں اس سے صاف معلوم ہوجاوے گا کہ کس فریق کی تحقیقات کا پلہ بھاری ہے۔ ڈاکٹر صاحبان اپنے دعوی کے اثبات مین یہ دلیل پیش کرتے ہیں کہ موتیا بند میں رطوبت جلیدیہ کی نکال دینے یا قیمیہ کر دینے سے بصارت مین فرق نہیں آتا اگر اشیائی مرئیہ کی تصویرین جلیدیہ پر منطبع ہوتین تو عمل قدح کے بعد نظر درست نہ رہتی حالانکہ یہ امر خلاف واقع ہے ہزار ہا مریضوں کی آنکھیں انگریزی طریق پر بنائی گئی ہیں وہ بالکل بینا ہوگئے ہیں ڈاکٹرون کے نزدیک رطوبت جلیدیہ کا فایدہ صرف انتظام نور کا ہے یعنی ثقبتہ کے چارون طرف سے جو روشنی داخل ہوتی ہے وہ رطوبت مذکورہ پر مجتمع ہوکر پردہ شبکیہ پر گرتی ہے اور اسی طبقہ پر مرئی کی تصویر منطبع ہوتی ہے بعد ازان باذن خالق اشیا کی صورتین دکھلائی دیتی ہین بلکہ فلسفہ کی ایک کتاب میں جو کئی انگریزی کتابو نکا خلاصہ ہے لکھا ہے کہ اطبائے یورپ نے موت کے بعد پردہ شبکیہ پر تصویر دیکھی ہے اگر یہ قول صحیح ہے تو اس مشاہدہ کے سامنے کوئی پیش نہین چل سکتی۔ متقدمین نے اپنے قول کی تائید مین کوئی معقول دلیل بیان نہین کی بجز اسکے کہ اجزائے چشم کے اندر رطوبت جلیدیہ افضل ترین عضو ہے کیونکہ اسپر مرئیات کی تصویرین منطبع ہوتی ہیں باقی کل اعضائے چشم اس کے خادم ہیں +

فصل چہارم قریب نظری (مائی اوپیا)

اس مرض میں مریض دیکھتے وقت اپنی جفن کو منغمز اور منقبض کرکے شئے مرئی کو آنکھ کے قریب لاکر دیکھتا ہے جس سے اسکو صاف نظر آتا ہے ورنہ شئے مرئی کی شناخت نہایت مشکل ہوتی ہے یعنی دیکھتے وقت مریض اپنی آنکھہ کو کھینچکر بھون کو شکن ڈالتا ہے اور کرہ چشم کو اندر کیطرف کرکے شئے مرئی کو دیکھتا ہے اور دور کی شئے دھندلی نظر آتی ہے اس قسم کا تغیر دو حالت میں پیدا ہوتا ہے اول جب کرہ چشم دراز ہوتا ہے تو عمق چشم کا

قطر طویل ہو جاتا ہے یعنی مقلہ کا افقی قطر معمول سے زیادہ طویل اور عمودی قطر چھوٹا ہو جاتا ہے
اس سے طبقہ شبکیہ کا فاصلہ رطوبت جلیدیہ سے بعید ہو جاتا ہے اور اس بُعد کے سبب خطوط
نورانی مشی مرئی بعیدہ سے طبقہ شبکیہ تک نہیں پہونچ سکتے اور نہ اوسمین صورت مرئیہ منطبع
ہوتی ہے **دویم** جب قرنیہ کی اصل ذات میں یا رطوبات چشم میں سے کسی ایک رطوبت میں
غلظت اور استدارت پیدا ہو جاتی ہے تو اوس سے خطوط نورانی نکلکر کسی قریب جگہ میں
ملاقی ہوتے ہیں اور طبقہ شبکیہ تک ہرگز نہیں پہونچتے اور یہ قسم نادر الوقوع ہے **اسباب**
اکثر اصل سبب حالت اول کی موجودگی ہے جو موجب فساد ہوا کرتی ہے تعلیم یافتہ مہذب
خاندان میں بکثرت پایا جاتا ہے جس سے خاندانی تعلق بھی معلوم ہوتا ہے کبھی مولودی اور
موروثی بھی ہوتا ہے نیز کثرت مطالعہ کتاب جسکی حروف نہایت باریک ہوں یا کشیدہ وغیرہ
باریک کام کا کرنا اور کچھ عرصہ تک تاریک مکان میں عادت پڑھنے کی کرنا موجب اس
مرض کا ہے کبھی آنکھ کی دوسری امراض کی شراکت سے پیدا ہو جاتا ہے کبھی عرصہ دراز
تک بہت چھوٹی چیزوں پر نظر کے زیادہ صرف کرنیسے دونوں مذکورۃ الصدر حالات پیدا
ہو جاتے ہیں **علامات** آنکھ کی زیادہ درازی اور عمیق پن بظاہر خوبی معلوم ہوتا ہے
ثقبہ عنبیہ وسیع اور فراخ ہو جاتا ہے آنکھ کی عظمت اور طوالت کا امتحان اسطرح پر کیا جاتا ہے
کہ مریض کو ناک کی طرف دیکھنے کی ہدایت کریں پس اس صورت میں جفن کو ماق اصغر
کیطرف کھینچیں تاکہ مقلہ کی زیادتی بخوبی معلوم ہو جائے مریض ہر ایک چیز کو دیکھتے وقت
اپنی آنکھوں کے قریب لاتا ہے پلکوں کو منقبض کرتا ہے بھوں پر شکن ڈالتا ہے پس
اس ہیئت میں نزدیک کی شی مرئی مریض کو صاف صاف دکھائی دیتی ہے مگر اس ہیئت
میں دور کی شی صاف نظر نہیں آتی بلکہ دھندلی معلوم ہوتی ہے میدان بصارت کے قریب
دایرہ کی شکل میں شفاف تہنگے علیحدہ علیحدہ کبھی ملی ہوئی سوزہ مشی کی ایک جانب سے
اوڑتی ہوئی نظر آتی ہیں جس سے مریض کو زیادہ تر تکلیف ہوتی ہے موروثی اور خاندانی
صورت میں آنکھ کے اندر کسی قسم کی اذیت نہیں ہوتی بچہ آٹھ نو سال کی عمر تک ہیئت
مذکورۃ الصدر پر دیکھا کرتا ہے بعد میں قریب اور بعید چیزوں کو یکساں دیکھتا ہے مگر

دس سال گذر جانے کے بعد پھر آنکھ میں تغیرات پیدا ہو جاتے ہیں دور کی نظر بہت ناقص ہو جاتی
جن حروف کو بعید النظر شخص بیس فیٹ کے فاصلہ پر بآسانی پڑھ سکتا ہے ان کو
قریب النظر والا شخص دس یا پانچ فیٹ کے فاصلہ پر پڑھا کرتا ہے اور اکثر یہ حالت
ایک خاص حد تک پہنچ کر ٹھہر جاتی ہے اور برابر آخر عمر تک اسی حد پر قایم رہتی ہے کبھی
چالیس سال کے بعد مرض خود بخود رفع ہو جاتا ہے کبھی بتدریج زیادہ ہو جاتا ہے
اکثر ترقی کی حالت میں علامات نمایاں ہو جاتی ہیں طبقہ مشیمیہ کی ورم میں آنکھوں
کے سامنے سیاہ نقاط حرکت کرتی ہوئی نظر آتی ہیں بجلی چمکتی ہوئی معلوم ہوتی ہے
دوسری مرض کے شراکت سے پیدا ہونا علامات موجودہ سے بخوبی معلوم ہوتا ہے **علاج**
مریض کو نظر انداز کام سے قطعی بند کریں اور آرام کرنے کی ہدایت کریں اور مناسب عینک
کا تجویز کرنا ہر ایک قسم کے نقص بصارت کو مفید ہے ورنہ آنکھ پر زیادہ زور پڑنے سے
مرض بڑھ جاتا ہے جس سے دماغی تکالیف کا احتمال ہو سکتا ہے اور وقت پر علاج کے
نہ کرنے سے نابینائی ہو جاتی ہے خاندانی وراثت میں دوا کی استعمال سے ذرہ بھر
بھی فایدہ نہیں ہوتا البتہ مقعر اور مجوف شیشہ کی عینک کا استعمال کرنا فایدہ میں
سریع الاثر ہے اور اس قسم کی زیادہ عینکیں جمع کر کے امتحان کریں جس عینک سے
۲۰ فیٹ کے فاصلہ پر شئی مرئی محسوس ہو اسکا استعمال اختیار کریں اگر امتحان کیواسطے
بحر برکردہ حروف ٹائپ کے ہوں تو بیس فیٹ کے فاصلہ پر لٹکا دیں اور علیحدہ
علیحدہ ہر ایک آنکھ سے دریافت کریں کہ مریض دونوں آنکھ سے یکساں دیکھ سکتا ہے
یا کم و بیش پس نظر کی یکساں صورت میں دونوں آنکھوں پر کم از کم ایک طاقت کی شیشہ
سے حروف پڑھواتے جاویں اور حسب ضرورت بتدریج طاقت کو زیادہ کرتے جائیں
بعدہ ان جس عینک سے تمام حروف بآسانی پڑھے جاویں وہی عینک آنکھ کے لئے
موزوں ہے اگر کسی عینک سے حروف کلیۃ نہ پڑھے جاویں تو اس صورت میں زیادہ سے زیادہ
طاقت کی عینک استعمال کراویں بعض اصحاب عینک کے بغیر ۱۲ انچ کے فاصلہ پر باریک
حروف پڑھواتے ہیں اور عینک کا لگانا مناسب نہیں سمجھتے جس سے وہ سخت نقصان

اوٹھاتے ہیں اسصورت میں خاص لکھنے پڑھنے کے وقت عینک کا استعمال ضرور کرلیا کریں اور عینک کے انتخاب میں یہ امر زیادہ تر قابل توجہ ہے کہ نظر معمولی سے اشیائے مرئیات کی شباہت کمی مین دیکھائی نہ دیوے ورنہ آنکھہ پر زیادہ زور پڑنے سے لگان اور دردسر لاحق ہوجاتا ہے اکثر مرئیات کے دیکھتے وقت مریض سر کو سرنگون کرلیتا ہے جس سے سر میں خون کی اجتماع کا احتمال ہوجاتا ہے اور بہت امراض پیدا ہوجاتے ہین اسلئے اس عادت سے مریض کو باز رکہین اور ہدایت کرین کہ مطالعہ کتاب کے وقت سر کو پس پشت رکھے اور کتاب کو آنکھون کے قریب لاکر مطالعہ کرے اور سواری کی حالت مین کسی کتاب کا مطالعہ نکرے خواہ اوسکے حروف موٹے ہی کیون ہون ورنہ آنکھہ کا سراسر نقصان ہے جب مطالعہ کے وقت آنکھہ مین تہکاؤ پیدا ہوجائے تو فوراً مطالعہ کو ترک کرین اور جبتک ماندگی رفع نہو کتاب کو ہرگز ہاتھہ نہ لگاوین اور روشنی دنکی سوا کسی دوسری روشنی مصنوعی میں نہ پڑہین اور رات کیوقت شمع لیمپ اور چراغ وغیرہ کی روشنی مین کسی قسم کا کام نہ کرین اور ضرورت کیوقت لیمپ کی چمنی پر نیلا یا سبز کاغذ کے مدور ٹکڑے کے درمیان سوراخ کرکے لیمپ کی چمنی پر اوس جگہ تک چڑھاوین کہ جہان چمنی کے خول کا مدور اوبھار ختم ہوتا ہے اس سے روشنی چارون طرف پھیلتی ہے اور صرف کتاب پر پڑتی ہے اور روشنی کا اثر آنکھون پر ہرگز نہین پڑتا اگر کتاب کے مطالعہ سے آنکھون کو اذیت پہونچے تو اس صورت مین عرق بادیان سے آنکھون کو دہودین تاکہ آنکھون میں طاقت پیدا ہوجائے جب قریب النظر کے ہونے سے اذیت چشم اور علامات ردیہ ظاہر ہون تو آنکھون کو بالکل بیکار رکھا جائے اور ان سے کسی قسم کا کام نہ لین بعدازان ورم شبکیہ یا ورم مشیمیہ کے موافق علاج کرین جو اپنے اپنے موقع پر لکھا جاوے گا اور قرتیب نظری میں سرمہ سیماب کا استعمال کرنا فائدہ مین سریع الاثر ہے **سرمہ سیماب** سیماب اور تخم بنگ بریان ہر ایک یکتولہ دونون کو ملاکر کہرل کرین تاکہ سیماب کے ذرات سب کے سب حل ہوجاوین بعدازان ۱۲ تولہ تازہ پہلی ببول کا رس (دودہ) شامل کرکے بخوبی

سحق کرین اور سرمہ سا ہو جانے کے بعد صبح و شام بذریعہ سلائی آنکھہ میں استعمال کرین
چند ہی روز مین سریع الاثر فایدہ ہوتا ہے اور قبض کا خیال رکھین اور امتلا کی صورت
مین مسہل دین دیگر مجرب کثیر المنفعت اور سریع التاثیر ہونے مین بمنزل
اکسیر ہے **نسخہ** نیلا تھوتھہ بریان ۳ ماشہ کف دریا سرمہ سفید مامیران چینی
فلفل سفید ودع سنگ بصری ہر ایک ۶ ماشہ سر چینی ایک تولہ سبکو باریک کرکے
رسوت کے پانی میں کھرل کرین اور شیاف بناکر رکھہ دین اور بوقت ضرورت
آملہ کے خیسانده مین گھسکر آنکھہ مین ڈالین۔

فصل پنجم بعید النظر (ہائی پرمٹرا وپیا) یہ مرض قریب النظر کے
برعکس ہے کیونکہ ہائی پر کے معنے ہیں وہ چیز جو اپنی حد سے بہت دور نکل جائے
اور یہان حد سے مراد طبقہ شبکیہ ہے جہان شی مرئی سے خطوط نورانی جدا ہو کر باہم ملاقی
ہوتے ہیں اور انکے ملاقی ہونے سے ہیت مخروطی پیدا ہوتی ہے اور مخروطی ہیت سے
شبکیہ پر مرئی کی صورت منطبع ہوتی ہے اور مٹرا وپیا مرکب ہے لفظ مٹر سے جو پیمایش کا
ایک آلہ ہے اور اوپیا کے معنے آنکھہ ہے اور کثرت استعمال سے میٹر کی ئی اور اوپیا
کا الف حذف ہو گیا ہے اور اس سے جسم مخروطی نورانی کے قطر طولانی کی درازی اور
زیادتی مراد ہے اور یہ جسم مخروطی نورانی ان خطوط سے مرکب ہے جو شی مرئی سے جدا ہوتی
ہیں اور یہ خطوط چشم کے اندر داخل ہو کر طبقہ شبکیہ تک پہونچتی ہیں اور خطوط مذکورہ
کے باہم ملنے سے ہیت مخروطی پیدا ہوتی ہے اور اس ہیت مخصوصہ سے مرئی کی صورت
منطبع ہوتی ہے پس جب آنکھہ اپنی طبعی مقررہ ہیت پر ہوتی ہے تو اس صورت مین
خطوط نورانی میں سے ایک خط وسط چشم مین داخل ہو کر مرکز پر گزرتا ہوا طبقہ شبکیہ
تک پہونچتا ہے اور یہ مقام آنکھہ کی آخری حد اور محل انطباع کا ہے بعد ازان دوسری
خطوط کے ساتھہ ملاقی اور متصل ہوتا ہے پس اس اتصال اور ملاقات سے ہیت مخروطی
پیدا ہو کر مرئی کی صورت طبع ہو جاتی ہے اور یہ حد اعتدال ہے جو ہر ایک صحیح و سالم
چشم کیلئے موزون ہے جب آنکھہ اپنی ہیت طبعی سے متغیر ہو جاتی ہے تو اس کی

دو صورتین پیدا ہوتی ہین اول چشم کا عمق زیادہ ہوجاتا ہی دویم آنکھہ کا عمق کم پایا جاتا ہی۔ زیادتی کی صورت میں خط نورانی چھوٹا ہوجاتا ہے جو محور کے طور پر آنکھ کے باہر سے ہوتا ہوا اندر مین داخل ہوتا ہے اور طبقہ شبکیہ تک پہونچنے سے صورت شئی مرئی بعیدہ کی منطبع نہین ہوتی اور قریب النظری پیدا ہوجاتی ہے اور عمق کی کمی مین یمین و یسار جانب مین آنکھہ طویل ہوجاتی ہے جس سے قطر عمقی چھوٹا ہوجاتا ہے طبقہ شبکیہ تک خطوط نورانیہ کے نہ پہونچنے سے باہمی اتصال پیدا نہین ہوتا بلکہ اوس سے متجاوز ہوکر نیز طبقہ شبکیہ سے دور تر جاکر باہم ملاقی ہوتے ہیں پس غیر محل میں ہیئت مخروطی کے پیدا ہوجانے سے شئی مرئی کی صورت طبقہ شبکیہ مین منطبع نہین ہوتی اس حالت میں مرض بعید نظری پیدا ہوجاتا ہی چونکہ اس وقت قریبہ اور بعیدہ مرئیات کے دیکھنے مین نہایت دقت پیدا ہوتی ہے اسلئے اشیا کے دیکھتے وقت آنکھہ کے بند کرلنے اور جلیدیہ کے جمع کرنیکی ضرورت پیش آتی ہے تاکہ جلیدیہ کے اجتماع سے استدارت پیدا ہوجائے پس اس صورت میں خطوط طویلہ جو باہر سے آنکھہ کے اندر آتے ہیں اطراف مستدیرہ جلیدیہ پر گذرنے کے سبب چھوٹے ہوجاتے ہیں اور طبقہ شبکیہ کے محل پر باہم ملاقی ہوجاتے ہیں اور ہیئت مخروطی کے پیدا ہونے سے صورت مرئیہ منطبع ہوجاتی ہے لیکن دور کی شئے کے دیکھنے وقت آنکھہ میں کلفت اور حرکت چندان پیدا نہیں ہوتی اور شئے قریبہ کے دیکھنے مین دقت زیادہ ہوتی ہے اور آنکھہ مین حرکت انقباضی کی ضرورت زیادہ ہوجاتی ہے اکثر اسکے تین قسم ہوتے ہیں **اوّل** کلی اسمین مریض نہ باریک حروف کو دیکھہ سکتا ہے اور نہ دور کی چیز صاف طور پر نظر آتی ہے **دویم** اضافی۔ اسمین ۲ انچ کے فاصلہ کی شئے کے دیکھنے وقت اسقدر زور لگایا جاتا ہے کہ جسقدر ۱۲ انچ کے واسطے ہوا کرتا ہے **سویم** ضعیف اسمین قریب و بعید فاصلہ کی چیزین باآسانی دیکھی جاتی ہیں مگر دیر تک لکھنے پڑھنے یا دور کا نظارہ کرنے سے تہکان اور درد سر شروع ہوجاتا ہے **اسباب** اصلی سبب ہیئت چشم کا فساد ہے اور اس فساد کے اسباب متعدد ہیں **اوّل**

خلقت اور فطرت کی موافق ہیئت طبعی سی آنکھہ متغیر ہو جاتی ہی شلاً آنکھہ کے چھوٹا ہونے
سے اوسکا قطر اُفقی چھوٹا ہو جاتا ہے اور عمودی قطر بڑا **دوئم** درحقیقت خلقت طبعی
مین آنکھہ صحیح و سالم ہوتی ہے لیکن کسی مرض کے سبب جلیدیہ اپنی جگہ سے نکالی جاتی ہی
جو نورانی خطوط کے جامع اور منتظم ہے اور اسکی نہ ہونے سے خطوط نورانیہ محل طبقہ شبکیہ
مین اتصال نہیں پاتے جو آنکھہ کی اخیری حد ہے جسپر جسم مخروطی پیدا ہوتا ہے بلکہ
اوس سے دور تر جا کر ملاقی ہوتے ہیں اسصورت مین طبقہ شبکیہ پر شئی مرئی کی صورت
منطبع نہین ہوتی **سوئم** قرنیہ کی استدارت کے مفقود ہو جانے سے یہ مرض پیدا ہو جاتا ہے
کبھی رطوبت بیضیہ اور رطوبت زجاجیہ کے رقیق ہو جانے سے ان دونوں رطوبات کی استدارت
زائل ہوتی ہی کبھی جلیدیہ کی استدارت مین تغیر پیدا ہو جاتا ہے کبھی وہ عضلات
ضعیف ہو جاتے ہیں جو جلیدیہ کو حرکت انقباض سے مستدیر کرتے ہین اور یہی اسباب
موجب فساد شمار کئے جاتے ہین کیونکہ قرنیہ اور رطوبات ثلثہ کے تغیر اور فرق سے
بصارت مین فرق پڑ جاتا ہی اور طبقہ شبکیہ مین خطوط نورانیہ کی قوت جمع کے مفقود ہو جانے
سے صورت مرئی کی منطبع نہین ہوتی - **علامات** قریب شئی کو آنکھہ کے نزدیک کرکے
بڑی قوت اور زور سے دیکھا جاتا ہے اور شئی بعید کے دیکھنے مین بھی دقت پیدا
ہوتی ہے لیکن قریب شئی کی نسبت بعید شئی کے دیکھنے مین حرکت چشم کم ہوتی ہے
نیز ہر ایک شئی کو آنکھہ ٹیڑہی کرکے دیکھا جاتا ہے مگر اس قسم کا ٹہراؤ قریب شئی کے
دیکھنے مین بخوبی محسوس ہوتا ہے جب محدب آئینہ کی عینک لگا کر دیکھا جائے تو اس سے
جملہ اشیا بخوبی نظر آتے ہین کیونکہ اس سے جلیدیہ کی استدارت حاصل ہوتی ہے
جو طبقہ شبکیہ مین خطوط نورانیہ کے اجتماع کا سبب ہیں - جب کمی و بیشی کے لحاظ
سے مرض کی درجات متعدد پائی جاتے ہیں تو مرض کی کمی میں دیکھنے کا کام آنکھہ سے بخوبی لیا
جاتا ہے مگر کلفت اور اذیت ضرور ہوتی ہے جب آنکھہ سے زیادہ کام لیا جاتا ہے
تو مشیمیہ اور شبکیہ میں ورم پیدا ہو جاتا ہی جسکی سبب بصارت ضعیف ہو جاتی ہے **علاج**
اس مرض کو دوا کی استعمال سی فایدہ ہونا غیر ممکن ہے خواہ وہ دوا بمنزلہ اکسیر کے ہو

کیونکہ دوا مین اس قسم کی طاقت نہین ہے جس سے [illegible] ہو جاتا اگرچہ ہمارا مطلب یہی ہے کہ شبکیہ کے خاص مرکز میں نورانی شعاعین متوازی طور پر پڑین پس اسصورت مین چشمہ محدب کو استعمال کرنا نہایت مناسب اور موزون ہے اور جس عینک سے آسانی نظر آئے وہی استعمال مین لاوین - اگر حسب قواعد ذیل عینک استعمال کیجاوے تو نہایت ہی موزون ہے وہ یہ ہے کہ مریض کو ۲۰ فیٹ کے فاصلہ پہ کھڑا کر کے ہر ایک آنکھ سے علیحدہ نمونہ کے حروف پڑھاوین دونون آنکھون کی یکسان نظر مین ایک طاقت کے شیشہ سے امتحان کرین پہلے کم از کم طاقت کی شیشہ سے کام شروع کرین اور بتدریج طاقت بڑھاوین آخر زیادہ طاقت کے شیشہ سے حروف نمونہ کے پڑھاوین اور سب سے بہتر یہ ہے کہ مریض سے دریافت کرین کہ معمولی حالت مین کس طاقت کا شیشہ نظر کو اصلی درجہ پر لیجاتا ہے اوس کو درجہ بالفعل کہا جاتا ہے بعدازان اٹروپیا سلوشن کی استعمال سے پتلی کو پھیلا کر دریافت کرین کہ اس حالت مین کس طاقت کا شیشہ نظر کو اصل درجہ پر لیجاتا ہے اگر اس اصل درجہ مین سے درجہ بالفعل کو منفی کیا جائے تو درجہ بالقوی ظاہر ہوتا ہے پس اسصورت مین اس قسم کا شیشہ تجویز کرین جو کل درجہ بالفعل اور تہائی درجہ بالقوی کو رفع کرے مثلاً درجہ بالفعل = +۴ ہے اور اٹروپیا سلوشن کی استعمال سے = +۷ اصل درجہ معلوم ہوسکتا ہے پس درجہ بالقوی = +۳ ہوا اسلئے عینک مفصلۂ ذیل طاقت کی تجویز کرنی چاہیئے -

درجہ بالفعل یعنے +۴ + $\frac{۱}{۳}$ (درجہ بالقوی یعنی +۳) = (۴ + ۱) = +۵ پس ۵ درجہ کی محدب شیشہ کی عینک تجویز کرین - اور دونون آنکھون کی بصارت مین تفاوت کے واقع ہونے سے پہلی ایک آنکھ کو بند کر کے دوسری آنکھ کے لئے قواعد بالا کے مطابق شیشہ تجویز کیا جائے بعدازان اسیطرح پہلی آنکھ کے لئے تجویز کرسکتے ہیں - اور عینک کے بدون کسی چیز کو زور لگا کر ہرگز نہ دیکھین اگر زیادہ مشقت یعنے یا ناموافق عینک کی استعمال سے کوئی اذیت یا مرض چشم مین پیدا ہو جاوے تو آنکھ کو آرام دین اور اذیت کے رفع کرنے مین جو تدابیر قریب نظری مین بیان کی گئی ہیں وہی استعمال میں لاوین

فصل ششم بعید النظر کہولان (پریس ہائی اوپیا)

یہ جملہ مرکب ہے لفظ پریس لٹن سے جو بمعنے دیرینہ اور شیخوخیت ہے اور اوپیا بمعنے چشم ہے اور اس سے وہ حالت مراد ہے جو شیخوخیت کی حالت مین پائی جاتی ہے وہ یہ ہے کہ بڑھاپے مین شئے مرئی بعیدہ بخوبی دیکھی جاتی ہے اور شئے مرئی قریبہ نہایت دشواری سے دیکھائی دیتی ہے کیونکہ خطوط نورانیہ شئے بعیدہ سے جدا ہوکر اپنی استقامت پر طبقہ شبکیہ تک پہونچتے ہیں اس سے دیکھتے وقت حرکت جلیدیہ کی حاجت نہین پڑتی اور خطوط مذکورہ قریب کی شئے سے سیدہے اور پھر ہے دونون صورت پر آنکھہ مین داخل ہوتے ہین اور طبقہ شبکیہ میں اجتماع جلیدیہ کے بغیر مجتمع نہیں ہوتے اسی سبب شئے قریب کی دیکھنے میں حرکت چشم کی حاجت زیادہ پڑتی ہے اگرچہ یہ حالت بعید النظر مین بھی پائی جاتی ہے لیکن وہان اسکا وجود فساد چشم کے سبب پیدا ہوتا ہے اور یہان آنکھہ کی ہیئت میں کسی قسم کا فتور نہیں پایا جاتا البتہ رطوبت جلیدیہ مین سختی کے پیدا ہونے سے عضلات متحرکہ حرکت سے قاصر ہوجاتے ہیں اور جلیدیہ میں استدارت پیدا نہیں ہوتی اور عدم استدارت کے سبب طبقہ شبکیہ مین خطوط نورانیہ جمع نہیں ہوسکتے جیساکہ عہد جوانی میں کیا کرتے تھے ۔ یہ نقص عموماً پنتالیس برس کی عمر کے بعد ہر ایک شخص کی نظر مین واقع ہوجاتا ہے جس سے بندریج قریب کی نظر کے کم ہوجانے سے باریک حروف کا پڑھنا محال ہوجاتا ہے اس صورت مین پڑھتے وقت ہر قسم کی باریک اشیائے دیدنی کو فاصلہ پر کرکے دیکھا جاتا ہے اگرچہ یہ حالت عمر کے دس سال گذر جانے کے بعد شروع ہوتی ہے اسطرح پر کہ عمر کے گیارہوین سال مین حروف کو جو قرینہ سے ۸ انچ کے فاصلہ پر دور ہون بخوبی دیکھ سکتا ہے پھر بارہوین سال مین اگر اس سے بھی کچھ زیادہ فاصلہ پر ہون تو بخوبی دیکھ سکتا ہے اگر کم فاصلہ پر ہون تو دقت سے نظر آتے ہیں اسی طرح سال بسال یہ حالت ترقی کرتی جاتی ہے یہانتک کہ پنتالیس سال کی عمر مین یہ حالت ہوجاتی ہے کہ عینک کے بدون مرئیات کے دیکھنے میں نہایت دقت واقع ہوتی ہے **علاج** جب مرئیات دیکھنے مین دقت واقع ہو تو عینک کا استعمال کرین جو بصارت کے موافق ہو اور اس کا

امتحان اسطرح پر کیا جاوے کہ مریض کی آنکھہ سے ۲ انچ کے فاصلہ پر باریک حروف لکھہ کر پڑھوائیں اگر پڑھ سکے تو کم از کم طاقت کا محدب شیشہ لگا کر ملاحظہ کرین نہ کامیابی کی صورت میں زیادہ طاقت کے شیشہ کو لگاتے جاوین آخر کار وہ شیشہ تجویز کرین کہ جس باریک حروف فاصلہ پر بخوبی آسانی سے پڑھے جاوین اور اس قسم کی عینک کو کان کس لس کہتے ہیں اور عینک لگانے مین اس امر کی احتیاط ضرور رکھین کہ اوسکی اعانت سے فقط اشیائی قریبہ کو دیکھا جائے اور اشیائی بعیدہ کے دیکھنے میں ذرہ سر جھکا لیا کرین یا عینک کو ادہر ادہر سرکا دیا کرین تاکہ مرئیات بعیدہ کے دیکھنے مین عینک کا توسط درمیان میں نہ رہے۔

فصل ہفتم نقص بصارت سمتی (اس ٹگ می ٹیزم)

جب قرنیہ۔ رطوبت بیضیہ۔ رطوبت جلیدیہ اور رطوبت زجاجیہ میں کسی الکسیا ایک سے زیادہ میں خشونت پیدا ہو جاتی ہے تو مرئیات صاف دیکھائی نہیں دیتی۔ یعنے اجزا نورانیہ کا اتصال آنکھہ میں پست اور بلند ہوا کرتا ہے اگرچہ خطوط نورانیہ ایک ہیت میں شئی مرئی سے جدا ہوا کرتے ہیں مگر بعد مین بعض چھوٹے بعض لنبے اور بعض اپنی حد اعتدال پر قایم رہکر آنکھہ میں داخل ہوتے ہین اور طبقہ شبکیہ تک کلہم نہین پہونچ سکتے۔ پس آنکھ لے مرتفع اجزا مین خطوط نورانیہ چھوٹے ہوکر داخل ہوتے ہین جس سے قریب نظری پیدا ہوتی ہے آنکہہ کے غور نشیب اجزا پر خطوط نورانیہ طویل ہوکر داخل ہوتے ہین جس سے بعید نظری پیدا ہوتی ہے اور آنکھہ کے مقدار طبعی اجزا پر خطوط نورانیہ معتدلہ داخل ہوکر طبقہ شبکیہ میں ملاقی ہوتے ہیں اور شئی مرئی کی صورت منطبع ہوتی ہے الحاصل اسباب مذکورۃ الصدر کے اجتماع سے اور اونکے مختلف ہوجانیسے صورمرئی ناصاف اور غیر طبعی ہیت پر دیکھائی دیتی ہے چنانچہ ایک سمت مین صحیح اور دوسری سمت مین قریب نظری یا بعید نظری ہو جاتی ہے یا ایک سمت مین قریب نظری اور دوسری مین بعید نظری پائی جاتی ہے اور اس نقص کے معلوم کرنے کا یہ طریقہ ہے کہ ایک نقطہ کے گرد بہت سی متوازی خطوط کھینچکر پڑھا وین تاکہ معلوم ہو جائے کہ کس سمت کے حروف باسانی پڑھے جا سکتے ہیں۔ دیکھو تصویر نمبر ۳

ایک مدور الشکل سیاہ کاغذ میں ایک سفید کاغذ لگائیں اور مختلف سمت میں خطوط کھینچ دیں اس سے کسی رخ میں نظر ایک طرح کی اور دوسری رخ میں نظر دوسری طرح کی ہوجاتی ہے اگر اس صورت میں مریض کو ذرا سے حروف پڑھوائے جاوین تو کسی سمت میں مقعر شیشہ کی مدد سے اور کسی سمت میں محدب شیشہ کی مدد سے اور کسی سمت میں بلا کسی قسم کی امداد کے حروف پڑھے جا سکینگے یا مختلف سمت میں ایک ہی قسم کا نقص مختلف درجات کا ثابت ہوگا۔ دیکھو تصویر نمبر ۴۰



اسباب سبب قریب وہی ہے جو مذکور ہوا ہے کبھی خلقی بھی ہوتا ہے اس حالت میں دونوں آنکھوں میں یکسان ہوتا ہے کبھی قرینہ۔ رطوبت بیضیہ۔ رطوبت جلیدیہ اور رطوبت زجاجیہ کی امراض میں سے موجب اس مرض کا ہوتا ہے قرینہ کا زخم بھی موجب مرض ہے کیونکہ اعضائے مذکورہ کے اجزا میں مرض کے لاحق ہونے سے تغیر پیدا ہوجاتا ہے تو اکثر خلقی ہوتا ہے اور جب ایک آنکھ میں ہوتا ہے تو آنکھ کے اجزای اربعہ میں مرض کو قرار دیا جاتا ہے خصوصًا امراض قرینہ سے زیادہ پیدا ہوتا ہے **علامات** اگر حروف کی قسم میں سے شی مرئی کو آنکھ کے قریب لاکر دیکھا جاوے تو کبھی اوسکے گرد مدور حلقہ پایا جاتا ہے کبھی اوسکی شکل و ہیت غیر طبعی حالت پر قدرے کج معلوم ہوتی ہے مثلاً خط مستقیم منحنی نظر آتا ہے کبھی حروف باہم متصل اور چسپان دکھائی دیتے ہیں **علاج** قواعد عامہ کے مطابق علیحدہ علیحدہ نمبر دریافت کرکے مرکب شیشوں کی عینک تجویز کریں جو مختلف سمتوں میں آنکھ کی ضرورتوں کے مطابق مختلف درجات پر شیشے دراز اندر کی طرف سے مقعر اور باہر کی طرف سے محدب اور گول یعنی اس قسم کی عینک کو انگریزی زبان میں سلنڈری کل لنس کہتے ہیں

فصل ہشتم ضعف بصارت (استھی نوپیا)

آنکھ کے ضعف اور کمزوری سے عضلات بھی ضعیف ہوجاتے ہیں جس سے بصارت ضعیف ہوجاتی ہے اور ظاہر میں کسی قسم کا نقص آنکھ میں معلوم نہیں ہوتا اور امراض چشم

چشم کی صورت میں جو صدمہ بصارت میں پایا جاتا ہے وہ خلل بصارت کا خلل ہے جس سے
بڑی چیز چھوٹی سیاہ چیز سفید طویل چیز قصیر اور سیدھی چیز ٹیڑھی پایا کرتی ہے برعکس نظر
آتی ہے اور ضعف دو طرح پر ہے **اول** خارج چشم کے عضلات میں ضعف پیدا ہو جاتا ہے
جو آنکھ کو ناک کی طرف کھینچتے ہیں جسم کی عام کمزوری - دماغی شغل - عرصہ دراز تک آفتاب
آتشی وغیرہ تیز روشنی کی طرف دیکھنا یا تاریک کمرہ سے دفعتہ روشنی میں نکلنا کثرت جماع
وغیرہ مضر استفراغات کے ہونے سے بھی ضعف بصارت ہو جاتا ہے **علامات** جب
ضعف عضلات آنکھ کے سبب ظہور مرض ہو تو شئی بعیدہ کو بخوبی دیکھا جاتا ہے قریب
کی شئی بھی دیکھی جاتی ہے لیکن جبکہ بہت نزدیک بنائی جائے اور بہت نزدیک ہو تو ہمیں
ایک شئی مرئی کی دو صورتیں نظر آتی ہیں جیسا کہ حول میں ہوا کرتا ہے کیونکہ قریب شئی
کے دیکھنے کے واسطے آنکھیں ناک کی طرف مائل ہو جاتی ہیں اور عضلہ جانب وحشی کی قوت
قابضہ سے آنکھ ماؤف باہر کی طرف کھنچ جاتی ہے کیونکہ جانب انسی کا عضلہ اپنی ضعف کی سبب
چشم ماؤف کو اپنی طرف مائل نہیں کر سکتا اس صورت میں چشم صحیح اندر کی جانب آجاتی
ہے اور چشم ماؤف باہر کو چلی جاتی ہے جس سے شئی واحد دو معلوم ہوتی ہیں اگر شئی
مرئی حروف کے قسم سے ہو تو حروف متحرک اور اپنی اصلیت سے متغیر نظر آتے ہیں اگر زیادہ زور
لگا کر دیکھا جاوے تو آنکھوں میں تکان کے پیدا ہونے سے درد ہونے لگتا ہے جب آنکھوں
سے کام لینا موقوف کریں اور آرام میں رکھیں تو تھوڑی دیر میں آنکھیں کام کرنے کے لائق
ہو جاتی ہیں جب اس مرض کے ہمراہ قریب نظری بھی شامل ہو تو اس صورت میں حروف
اور اشیائے صغیرہ بمشکل دیکھی جاتی ہیں اگر غور و تعمق سے دیکھا بھی جائے تو
آنکھ میں سخت اذیت ہوتی ہے اور قلب کی ساخت کے بگڑ جانے سے قوت بینائی میں
خلل واقع ہو جاتا ہے **علاج** اصل سبب موجب فساد کے موافق علاج کریں اگر قرب
نظری کے باعث ہو تو خاص عینک استعمال کریں وغیرہ تدابیر قریب نظری کی عمل
میں لاویں اگر عضلات چشم کے ضعف سے پیدا ہو تو مرکبات فولاد - جوہر کچلہ بارک
وغیرہ ادویہ مقویہ کے استعمال سے آنکھ کو تقویت دیں اور یہ مرکب رفع کمزوری کیلئے

فایدہ مین سریع الاثر ہے **نسخہ** سالٹ سٹریٹ آف آئرن اینڈ امونیا ایک ڈرام اروماٹک
اسپرٹ آف امونیا ۴ ڈرام بائی کاربونٹ اف پوٹاسیم ۲ ڈرام ٹنکچر کلمبا ۱۰ اونس
سبکو ملا کر بقدر ایک اونس صبح و شام پلاوین یا صرف کشتہ فولاد سبکو مین گھوٹ کر چند
روز متواتر استعمال کرین ٹنکچر اسٹیل بقدر ۱۲ بوند صبح و شام استعمال سے بہت
فایدہ ہے **کشتہ فولاد** جس سے معدہ اور اعضا کو تقویت ہوتی ہے
سریع الاثر ہے اور ضعف البصارت کے لئے زیادہ تر مفید ہے **ترکیب** شیرہ
بوٹی [illegible] کہری۔ رس لیموں ہر ایک ۱۰ تولہ رس انار ترش ۵ تولہ سب کو ملا کر حسب ضرورت
برادہ فولاد مین شامل کر کے کہرل کرین چندان کہ خشک ہو جائے بعد ان جزات مین کہرل
کرین ازان بعد نصف سیر گودہ گہیکوار مین کہرل کر کے گل پتالی کے ذریعہ کپڑہ کی تین تہ
چہڑا کر خشک کرین بعد گہڑی عمیق مین ۵ سیر اپلہ جنگلی کی آگ دین اور سرد ہونے
کے بعد باریک کر کے بحفاظت تمام رکہہ دین خوراک نصف چاول ہمراہ مسکہ دین اگر
خوراک مین الاچی طباشیر بھی قدرے شامل کیجاوے تو فایدہ مین سریع الاثر ہے۔
دیگر مجرب ٹنکچر کچلہ ۶۰ بوند لیکویڈ اکسٹراکٹ اف سنکونا ۸۰ بوند گوا کم مکسچر
۱۲ اونس سب کو ملا کر بقدر ایک اونس صبح و شام دین حبوب کچلہ مربا آملہ ہلیلہ کے
استعمال سے نیز فایدہ ہوتا ہے **دیگر حلوہ** مقوی بصارت وغیرہ اعضاے رئیسہ
کے لئے فایدہ مین سریع الاثر ہے **نسخہ** خشخاس سائیدہ۔ روغن زرد نشاستہ
ہر ایک پاؤ شکر تری نیم سیر مغز بادام۔ نارجیل۔ مغز چلغوزہ ہر ایک چار ڈرام مغز پستہ
دانہ چینی ہر ایک یکدام برنج کشنیز پوست ہلیلہ زرد ہر ایک ۱ تولہ برنج بادیان ۵ تولہ عرق گلاب
پاؤ بھر حسب دستور تیار کر کے بقدر ۳ تولہ صبح و شام استعمال کرین چند ہی روز مین بصارت
تیز ہو جاتی ہے اور یہ سرمہ مجربہ مؤلف تیار کر کے روزمرہ آنکھ مین استعمال کرین
نسخہ مغز تخم نرگس۔ سنگ بصری۔ سنکہ سودہ مامیران چینی نبات چہتہ بہڑ
غنچہ چنبلی ہر ایک ۲ تولہ سب کو باریک کر کے سرمہ تیار کرین اور آنکھون مین سلائی
کے ذریعہ استعمال کرین **دیگر مجربہ حکیم سلطان محمد خان صاحب برادر زادہ**

جسکی سریع الاثر ہونے مین مولف بھی قایل ہی **نسخہ** مغز خستہ بلیلہ سنگ بصری۔
مغز تخم نیم ۔ مغز تخم سرس ۔ توتیائی کرمانی ہر ایک آتولہ کشتہ رانگا ایکتولہ پھٹکری
بریان تولہ جوہر نوشادر ۳ ماشہ سبکو سرمہ سا باریک کر کے سلائی کے ذریعہ صبح وشام
آنکھہ مین ڈالین ۔ اغذیہ مقویہ جید الکیموس کہانیکو دین اور اشیائی قریبہ کو دیکھنے
سے مریض کو باز رکہین اگر اس تدبیر سے فایدہ نہو تو عضلہ جانب وحشی کو بھی
ضعیف کردین اور یہ کام اوسکے قطع کر دینے سے حاصل ہوتا ہے لیکن اس کو
بالکل قطع نکرین بلکہ اسیقدر قطع کرین کہ جس سے اوسکی قوت عضلہ جانب انسی کے مساوی
ہوجائی اگر آرام طلبیہ کے باعث ہو تو مناسب سیر گشت اور ورزش کیطرف رجوع کرین۔
قسم دویم اندرونی چشم کے عضلات مین ضعف کے پیدا ہوجانے سی یہ مرض پیدا
ہوجاتا ہی کیونکہ یہ عضلات جلیدیہ کو منقبض کر کے مستدیر کرتے ہین عضلات جلیدیہ
کا ضعف سبب قریبہ مین سی ہی اور بعید نظری کی موجودگی سبب بعیدہ مین سی ہی
جس سی رطوبت جلیدیہ کی تحریک کر نمین عضلات کو زیادہ ضرورت پڑتی ہے پس
کثرت کار سے عضلات تہک جاتے ہین اور اپنی معمولی کام سے بہی رہجاتی ہیں ۔
یہ حالت بعید نظری کہولان مین بھی پائی جاتی ہے کبھی ضعف دم قلت خون اور ضعیف
بدن مین بھی یہ حالت پیدا ہوجاتی ہے ۔ **علامات** اکثر قریب اور بعید کی مرئیات
دیکھی جاتی ہین لیکن قریب کی چیزین جو حروف کے قسم سی ہون دیکھنے مین ذرہ دقت پیدا
ہوجاتی ہے یعنی غور کے زیادہ کرنے اور مطالعہ کی کثرت سی آنکھوں کے سامنے سیاہی آجاتی ہی
حروف دیکھائی نہین دیتی یا دہندلی معلوم ہوتے ہیں اور زیادہ زور لگا کر دیکھنے
میں درد سر شروع ہوجاتا ہے اگر اس صورت میں آرام نہ کیا جاوی تو کنپٹی مین بھی
درد شروع ہوجاتا ہی اور باہر کیجانب آنکھ کے نہ مائل ہونے سے شئی واحد دو دیکھائی
دیتی ہی اور زیادہ کام لینے کی صورت مین عضلات ضعیف ہوجاتے ہین جس سے جلیدیہ
کی استدارت کم ہوجاتی ہے حروف باہم متصل اور اپنی اصلی ہیت سے متغیر نظر
آتے ہیں میدان بصارت مین شفاف بہنگے یا مکھی مچھر وغیرہ سیاہ نقاط اوڑتی ہوئی

اور کالی لکیرین معلوم ہوتی ہین اور شئی بعیدہ کے دیکھنے مین کسی قسم کی دقت پیش نہین
آتی **علاج** بعید النظر کے موافق کرین یعنی خاص عینک لگادین اگر قریب النظر سے پیدا
ہو تو قریب النظر کی مستعملہ عینک استعمال کرین اگر قلت خون یا ضعف بدن سے پیدا
ہو تو جوہر کحلہ فولاد اور بارک وغیرہ ادویہ مقویہ حسب مناسب استعمال کرین اور
یہ سرمہ تیار کر کے آنکھ مین ڈالین **نسخہ** سنگ بصری دار فلفل توتیہ گجراتی کف دریا
کشتہ جست ہر ایک ۲ تولہ ماميران چینی درم فلفل سفید توتیائے سبز بریان ہر ایک نیم درم
سبکو باریک کر کے لیمون کی رس مین باریک کرین اور بوقت ضرورت استعمال مین لاوین
اور مقوی غذا کھانیکو دین

فصل ہفتم حول (ٹیڑھی پلو پیا) سٹری بسمس کے نام سے بھی مشہور ہے ایک
چیز کے دو دکھائی دینے کو حول کہا جاتا ہے اور مختلف کوائف کے لحاظ سے اسکو چار
قسم میں بیان کیا جاتا ہے **قسم اول فطرتی** ہے اور یہ قوت مولدہ اور قوت مصورہ
کی کمزوری کا باعث ہے اور لا علاج ہے **قسم دویم مولودی** اور یہ ولادت کے
بعد سن طفولیت مین پیدا ہوتا ہے کیونکہ بعض اوقات اس صورت مین بچہ عرصہ دراز
تک ایک جانب دیکھنے کا عادی ہو جاتا ہے **علاج** حتی المقدور بچہ کو جانب مخالف
پر دیکھنے کی عادت ڈالین **قسم سویم** اسمین جوان اور بوڑھے دونون شامل ہیں
جسمین دونون آنکھون مین ایک شئی مرئی کی صورت جدا جدا دکھائی دیتی ہے کیونکہ
حرکت کے اختلاف سے چشم علیل کے عضلات منحرف اور کجی پر ہو جاتے ہیں جس سے شئی
مرئی کی صورت ہر دو چشم کے طبقہ شبکیہ تک جگہ واحد پر جو ایک دوسرے کے مقابل
ہوتی ہے نہین پہونچتی پس محل انطباع کے اختلاف سے دو صورتین محسوس ہوتی ہیں
جو ایک دوسرے کے مقابل پائی نہین جاتین **اسباب** مذکورۂ الصدر سبب
قریب مین سے ہے اور سبب بعید یہ ہے کہ دونون آنکھون کے عضلات مین تشنج
پیدا ہو جاتا ہے یا ایک آنکھ کے محرک عضلہ مین ضعف اور استرخا کے ہو جانے سے
دوسری طرف کا عضلہ آنکھ صحیح کو اپنی طرف کھینچ لیتا ہے پس اس صورت مین

دونون آنکھون مین الگ الگ مقام پر شئ مرئی کی صورت منطبع ہوتی ہے جو ایک دوسری کے
مقابل نہین ہے پس ہر ایک محل انطباع پر صورت کے جدا جدا منعکس ہونے سے ایک
شی دو نظر آتی معلوم ہوتی ہین خلاصہ یہ ہے کہ جب دونون آنکھون کو کھول کر امتحان کیا جاے
تو شی واحد کی دو صورتین جدا جدا نظر آتی ہین اگر ایک آنکھ بند کرکے دوسری سے دیکھا
جائے تو ایک ہی صورت دکھائی دیتی ہے اور اندرونی حول مین آنکھ اندر کی جانب
مائل رہتی ہے بعض وقات اندرونی جانب کے عضلات مستقیمہ کے کاٹے جانے سے آنکھ کا
ڈھیلا باہر کیطرف پھر جاتا ہے نیز نس کو ڈھیلے کے فاصلہ پر کاٹنے سے مقلہ کا میلان باہر
کیطرف ہو جاتا ہے کبھی قطع کرنے کے بعد اندرونی عضلہ کی نس کا اتصال ڈھیلا کی لیجلدار
ریشون سے ہو جاتا ہے کبھی عصب کے مفلوج یا مسترخی ہونے سے حول واقع ہو جاتا ہے

علاج اصل سبب موجب کو دریافت کرکے اوسکے ازالہ مین کوشش کرین اگر قریب
نظری کی وجہ سے ہو تو مناسب عینک کے لگانے سے بصارت کے نقص کو رفع کرین
اگر دونون آنکھون مین بصارت کی تفاوت سے حول کا مرض پایا جاوے تو ہر ایک آنکھ کیلئے
علیحدہ علیحدہ عینک تجویز کرین اگر عضلہ اندرونی چشم کے تشنج سے ہو تو دستکاری
کے سوا دوسری کوئی تدبیر یا دوا کی تاثیر کارگر نہین ہے صرف قطع کرنے سے عضلہ مذکور
کی قوت کم ہو جاتی ہے اگرچہ طریق عمل معمول احمدیہ مین بوضاحت تمام بیان کیا گیا
ہے مگر چند فواید زاید کی غرض پر بطور اختصار بیان کرنا ضروری سمجھا جاتا ہے -

طریق عمل دستکاری کے پہلے کوکین سلوشن سے آنکھ کو بے حس کرکے آلہ چشم
کشا (اسپیکولم) سے کھولیں اور اندرونی نس عضلہ مستقیمہ (رکٹس) کے قریب طبقہ
صلبیہ کو موچنہ کے ساتھ پکڑکر مقراض سے کاٹین بعد ازان طبقہ صلبیہ کے نیچے سے ایک کنڈا
گزار کر نس مین پھنسا کر باہر کیطرف کھینچین - اور ڈھیلہ کے عین قریب نس کو کاٹ دین
اگر مقلہ کا میلان باہر کیطرف پایا جائے تو ہر دو بیرونی عضلہ مستقیمہ کی نسون کو طبقہ
صلبیہ کے نیچے کاٹ دین اگر زیادہ ساختون کی کٹ جانے سے مرض حول پیدا ہو تو اوسی
آنکھ کا بیرونی عضلہ مستقیمہ کاٹ دین اگر اس عمل سے صورت فایدہ کی نمایان نہو تو

اندرونی عضلہ مستقیمہ کی لس کو انیچکر قطع کرین بعد زان اسکو سامنی کی جانب اکر دین اگر نکان ۔

کرم اعضا ۔ بروز دندان وغیرہ کسی عارضی سبب سے یا کسی شئی پر دیر تک نظر کرنے سے حول پیدا ہو تو آنکہہ کو برابر چند روز تک کاروبار سے آرام دین اور کرم کش ادویہ مناسبہ کے استعمال سے اعضا کو صاف کرین بروز دندان کی تکلیف مین لثہ پر چاقو سے شگاف دین

عضلہ کے تشنج ۔ استرخا اور اسکے ضعف مین آنکہہ کو بند کرکے آرام پہونچادین اور اسی ازبس فایدہ ہوتا ہے بعد زان ٹنکچر اسٹیل وغیرہ مرکبات فولاد ۔ کونین اور جوہر کچلہ وغیرہ مقوی دوائین دافع فالج استعمال مین لادین اور جوہر کچلہ کے استعمال کا عمدہ طریق یہ ہے کہ ایک گرین جوہر کچلہ کو لیکر دس قطرہ خالص تیزآب گندہک مین جو ہلکا اور کمزور ہو حل کرکے ۶ اونس عرق گلاب ملادین اور بحفاظت تمام رکہہ دین اور حسب موقع بقدر ایک ڈرام لیکر دو اونس سادہ پانی مین شامل کرکے مریض کو پلادین اور دو تین ۳ دفعہ دین اگر دماغ یا آنکہہ کی اذیت سے جو زیادہ محنت کے سبب ہو پائی جائے تو برومائڈ آف پوٹاسیم یا کلورل ہائڈریٹ کہلادین اس سے ازبس فایدہ ہوتا ہے نیز اس حالت مین صدغین یا خلف اذنین پر آبلہ انگیز پلاسٹر لگا کر اذیت پیدا کرین مگر ان مقامات پر برابر ساتہہ آٹہہ گہنٹہ تک پلاسٹر رکہنا چاہئے تاکہ آبلہ بخوبی اوٹہ آوے بعد زان برابر چند روز تک اذیت کو جاری رکہنے کے واسطے مقام آبلہ پر مرہم سادن لگادین اگر آتشک کی استعداد سے عضلات مین ضعف پایا جائے تو اس حالت مین مرض کے قوی ہونے پر رسکپور تنہا بقدر ۱/۲ حصہ گرین کہلادین اور تہوڑی دیر کے بعد ایوڈائڈ آف پوٹاسیم بقدر ۵ گرین دین یا سارسا پریلا یا مطبوخ عشبہ مغربی پلادین نیز اس مرکب کی استعمال سے فایدہ ہوتا ہے نسخہ رسکپور ایک گرین کلورائڈ آف امونیا ۵ گرین لیکوئڈ اکسٹرکٹ آف سارسا پریلا ۱۲ ڈرام ڈیکاکشن سارسی کمپاونڈ ۱۲ اونس سب کو ملاکر بقدر ایک اونس دو تین ۳ دفعہ مین اگر رسکپور اور ایوڈائڈ آف پوٹاسیم کو ملاکر پانی مین حل کرین اور سارسا پریلا یا مطبوخ عشبہ مغربی کے ساتہہ پلادین تو فایدہ مین سریع الاثر ہے اور مرض خفیف مین تنہا ایوڈائڈ آف پوٹاسیم ہمراہ سارسا پریلا یا مطبوخ عشبہ مغربی پلانا فایدہ مین

سریع الاثر ہے شربت عشبہ کے استعمال سے نیز فایدہ ہوتا ہے **نسخہ شربت عشبہ** عشبہ مغربی ۳ تولہ چوب چینی ۲ تولہ شاہترہ کاسنی بادرنجبویہ برادہ ابریشم منڈی بوٹی افتیمون برادہ صندل سفید جوانسہ حرایتہ چوب آبنوس ہر ایک یکتولہ عناب ولایتی آلو بخارا ہر ایک ۲۵ دانہ جملہ ادویہ کو دو سیر پانی میں ایک شبانہ روز بہگو دین بعد ازان جوشش دین ثلث حصہ کے جذب ہوجانے پر آگ سے نیچے اوتارین اور سرد ہوجانے کے بعد دست مال کرکے صاف کرین اور ایک سیر نبات سفید مین قوام شربت کرین اور بقدر ۳ تولہ صبح و شام پلاوین **قسم چہارم** اس قسم مین ایک آنکہہ سے شئی واحد کی دو صورتین نظر آتی ہیں **اسباب** جب آنکہہ کے اجزاء مین جنکے توسط سے مرئی کی صورت محل انطباع تک پہونچتی ہے تغیر واقع ہوجاتا ہے تو بعض اجزا غلیظ اور متورم ہوجاتے ہیں اور بعض اپنی مقدار طبعی پر باقی رہ جاتے ہیں جس سے سطوح مختلفہ پیدا ہوجاتے ہیں پس اس صورت میں خطوط شعاعیہ جو شئی مرئی سے جدا ہوتی ہیں سطح مستوی سے بطریق استقامت طبقہ شبکیہ مین پہونچتی ہیں اور جس جگہہ کی سطح میں ورم اور غلظت کے سبب استدارت یا تکعب پیدا ہوجاتا ہے وہان پہونچکر یہ خطوط شعاعیہ اپنی استقامت پر باقی نہیں رہتے بلکہ سطح مدور یا مکعب پر گذرنے کے سبب کج اور منحنی ہوکر محل انطباع تک پہونچتی ہیں اور یہ محل انطباع اوس مقام کے مقابل نہیں ہوتا جہان خطوط مستقیمہ پہونچتے ہیں پس جب وہ محل جہان شئی مرئی واحد سے جدا ہوکر خطوط شعاعیہ منحرفہ اور غیر مستقیمہ پہونچتی ہیں تو ایک ہی آنکہہ سے دو صورتین دو جگہہ پر دکہائی دیتی ہیں حالانکہ شئی مرئی واحد ہوتی ہے مثلاً جب قرنیہ کے سامنے کسیقدر بلغم آجاتی ہے تو جبتک اوسکو جدا نہ کیا جاے شئی مرئی واحد کی دو دو صورتین دکہائی دیتی ہین کیونکہ قرنیہ کے بعض حصہ پر بلغم مذکور مثل شیشہ مدور یا مکعب کی ہوتی ہے اور جب شئی مرئی سے خطوط شعاعیہ جدا ہوکر بلغم پر آتی ہیں تو یہان کی سطح کے ارتفاع ہونے سے اونکی استقامت زایل ہوجاتی اور وہ منحنی ہوکر طبقہ شبکیہ تک پہونچتی ہیں اور قرنیہ کی ہموار سطح سے جو بلغم مذکور

مستقیمہ پہونچتی ہین الگ ہے اور وہ محل علیحدہ ہے جہان شئی واحد مرئی جدا ہوکر خطوط شعاعیہ

سے خالی ہوتی ہے خطوط منورہ استقامت کی حالت مین محل انطباع تک پہونچ جاتے ہین الغرض محل انطباع کے اختلاف ہی متعدد صورتین محسوس ہوتی ہین۔ **علاج** اصل سبب مرض کو دریافت کر کے اوسکے ازالہ کی تدبیر کرین مثلاً اگر قرینیہ کے سامنے بلغم کی موجودگی معلوم ہو تو اوسکو حسب دستور صاف کرین اگر چشم کے اعضائے اربعہ مذکورہ مین ورم معلوم ہو تو حسب اصول ورم علاج کرین جیسا کہ دوسرے اعضا کی ورم مین تدارک کیا جاتا ہے۔

مقالہ دویم امراض طبقات چشم آنکھ کی ساخت مین فتور کے لاحق ہونیسے اوسکی متصل ساختون مین مرض کے پہیل جانے کا احتمال رہتا ہے اور معالجہ کی تغافلی اور بے توجہگی سے آنکھ کے عوارضات مین ترقی ہوتی ہے جسمین صحت بگڑ جاتی ہے اور جسمانی علاج کیطرف توجہ کے نہ کرنے سے آنکھ ضایع ہوجاتی ہے اور آنکھ کی امراض مین مریض کی طبیعت کو حد اعتدال پر رکھنا نہایت ضروری ہے اب اس مقالہ کو مختلف کوائف کے لحاظ سے چند فصول مین بیان کیا جاتا ہے۔

فصل اول ورم غشائے ملتحمہ (کنجنگٹوائٹس) یہ ایک باریک جہلی ہے جو ملتحمہ کے سامنے سے پلٹ کر پلکوں کی اندرونی سطح پر متصل ہوجاتی ہے اصل مین آنکھونکا دکھنا یا آشوب چشم ہونا اسی جہلی کا ورم ہے طبقہ ملتحمہ اور جفن کے سرخ ہوجانے سے آنسو بکثرت آتی ہین درد اور ورم کی موجودگی سے آنکھین سرخ ہوجاتی ہین عموماً اسکو ....رمد کہا جاتا ہے خواہ یہ ورم غشا مین پایا جائے یا کسی طبقہ مین ہو لیکن دراصل جس طبقہ یا غشا مین ورم پیدا ہوجاتا ہے اوسکو اوسی کی طرف منسوب کیا جاتا ہے اب مختلف کوائف کے لحاظ سے رمد کو علیحدہ چند قسم مین بیان کیا جاتا ہے **قسم اول رمد حاد (کٹارل افتھلمیا)** پنجابی زبان مین آنکھہ کا آنا کہا جاتا ہے **ع** کہ آیان بجا منت ہندوستان + وبے درحقیقت برفلتن دان یہ خراب مرض تیز و فاسد ہوا کے لگنے سے وبائی طور پر پیدا ہوجاتا ہے **اسباب** باریک حروف کی کتاب یا نہایت دقیق و باریک اشیا کی طرف کچھ عرصہ تک دیکھنے اور زیادہ دیر تک

مشقت اوٹھانے کی بعد زیادہ سردی یا گرمی کا لگنا موجب اس مرض کا ہی سرد و مرطوب ہوا کے جھوکے۔ آفتاب کی شعاعین۔ تیز دھوپ مین چلنے ضعف کی صورت مین تیز روشنی مین زیادہ دیر تک کام کو کرنے۔ خراب جگہ یا مجمع کثیر مین ہالش کو کرنے سے یہ عارضہ ہوجاتا ہے۔ بدہضمی کی حالت مین ریگ۔ برادہ آہن۔ چونہ۔ کاسٹک سوزاک کی پیپ پرچ وغیرہ حاد اشیا اور غیر حبش صلب اجسام کا آنکھہ مین پڑنا موجب مرض ہے بروز دندان کے وقت بچے رمد مین مبتلا ہوجاتے ہیں کبھی ظاہر مین رمد کا اصل سبب ذرہ بھر بھی معلوم نہین ہوتا صرف وبائی طور پر آنکھ دکھنے لگ جاتی ہے زیادہ پڑہنے لکھنے سے بھی رمد ہوجاتا ہے **علامات** پہلے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آنکھہ مین ریگ یا خاک وغیرہ کوئی سخت چیز پڑگئی ہی جس سے آنکھہ مین رڑک چبک اور جلن ہوجاتا ہی پلکین پھول کر موٹی اور سخت ہوجاتی ہیں آنکھون کی غشاے بلغمیہ سوجکر سرخ ہوجاتی ہے اور سرخی کے دیکھنے سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ جفن کی جانب سی حمرت شروع ہوکر قرنیہ کیطرف بڑہتی جاتی ہے کیونکہ یہ حمرت پلکون کے نیچے زیادہ ہوتی ہے اور قرنیہ کی تیبب خون سے عروق کے ممتلی ہوجانے سے یہ سرخی شبکہ سرخ کی طرح بہی ہوتی ہے اور شبکہ مذکور کے درمیان سی ملتحمہ کی سفیدی دکھائی دیتی ہے لیکن یہ شبکہ صرف غشاے بلغمیہ جسیم اور جفن کی عروق خون سی پر ہوجانے کے سبب پیدا ہوتا ہی کوئی نیا عروق پیدا نہین ہوتا جیسا کہ مرض سبل مین پیدا ہوجاتے ہیں اور چند مدت کے بعد شبکہ کیصورت زائل ہوجاتی ہے محض سرخی باقی رہجاتی ہے اور یہ سرخی بہت سخت ہوتی ہے آنکھہ کی حرکت سے حرکت کرتی ہے اس سی ثابت ہوتا ہے کہ سرخی غشائے بلغمیہ مین ہے نہ ملتحمہ مین اگر ملتحمہ مین ہوتی تو متحرک نہوتی نیز ملتحمہ کی سرخی کم اور گلابی رنگ کی ہوتی ہے قرنیہ کے گرداگرد سرخ رنگ کے خطوط مستقیمہ دکھائی دیتے ہین جو قرنیہ کے حلقہ سی شروع ہوکر لغایت ملتحمہ تک پہونچتی ہین اور ملتحمہ کی سرخی جفن کی قریب زیادہ نہین ہوتی بلکہ جون جون قرنیہ سے فاصلہ پر ہوتی جاتی ہے کم پائی جاتی ہے آنکھہ مین گرمی اور درد معلوم ہوتا ہے بعض اوقات درد کی ٹیس کنپٹی تک جاتی ہے آنسو گرم جاری رہتے ہیں خصوصاً آنکھہ کے کھولنے سے

درد کی زیادتی اور پانی کا اخراج بکثرت ہوتا ہے اور روشنی کی برداشت کے نہ ہونے سے مریض ہر وقت
آنکھ کو بند رکھتا ہے خصوصاً روشنی مین بالکل کھول نہیں سکتا اور چند گھنٹے کے بعد چیپڑ
پیدا ہو کر آنکھ کے کنارون خصوصاً موقین پر جمع ہو جاتا ہے اور رات کو پلکون کے بال چیپڑ
کے سبب ایک دوسرے سے چپک جاتے ہیں اور جسقدر چیپڑ گاڑھا پیلا نکلتا ہے اسیقدر سوزش
زیادہ ہوا کرتی ہے کبھی مائیت خون کی زیادہ تراوش سے غشائے مذکور مین ورم پیدا ہو جاتا ہے
اور کبھی شدت ورم کے سبب غشائے مذکور اپنی حد سے بڑھکر قرنیہ کی حلقہ تک پہونچ جاتا ہے اور
اور اپنی مقدار سے قرنیہ چھوٹا دکھائی دیتا ہے اکثر اس ورم مین دونون آنکھین معاً مبتلا
ہو جاتی ہین کبھی ایک پہلے اور دوسری چھوت دار رطوبت کے لگنے سے پیچھے دکھنے
لگتی ہے اور کسی دوسری مرض کے شامل ہونے سے قرنیہ گدلا ہو جاتا ہے نیز عنبیہ
کی آب وتاب جاتی رہتی ہے آنکھ کی حرکت اور اوسکی بینائی مین فرق پڑ جاتا ہے ۔
انجام اگر بے احتیاطی سے علاج کیا جائے تو ممکن ہے کہ ملتحمہ۔ قرنیہ اور عنبیہ کی ورم کے
پیدا ہو جانے سے آنکھ خراب ہو جاتی ہے بصارت کے زایل ہو جانے سے مریض بیکار
ہو جاتا ہے بعض اوقات خود بخود مرض مزمن اور خفیف ہو جاتا ہے اور یہ بھی ممکن ہے
کہ علاج کے باقاعدہ کرنیسے یا خود بخود مرض کے زایل ہو جانے سے پوری پوری صحت ہو جاتی
ہے **علاج** اصل سبب موجب فساد کو دریافت کرکے اوسکی ازالہ مین کوشش کرین
اگر آنکھ مین بال وغیرہ کوئی خارجی غیر جنس شئے موجود ہو تو پلک کو اولٹا کر غیر جنس کو نکال
دین اور ہر ایک قسم کی سرخی اور ورم مین پھٹکری نیلا تھوتھہ۔ زنک سلفاس ۔
کاربالک۔ بورک ایسڈ وغیرہ جاذب اور مانع عفونت ادویات کو نہایت قلیل المقدار
مین پانی کے اندر حل کرکے آنکھ کو بار بار دہو دین نیز کپڑے کی گدی بھگو کر آنکھ پر رکھین
اس سے صرف ایک دو روز مین سرخی اور ورم دور ہو جاتا ہے **ترکیب عرق ادویہ**
مذکورہ ڈہائی پاؤ پانی مین پھٹکری ۵ سرخ۔ زنک سلفاس ۵ گرین۔ یا کاربالک ایسڈ
۲ بوند۔ یا نیلا تھوتھہ ۵ سرخ۔ یا پھٹکری ۱۰ سرخ رسوت ۲ ماشہ حل کرکے استعمال کرین
نیز دو فیصدی والا بورک ایسڈ سلوشن سے آنکھ کو دنمین تین چار مرتبہ دہونا مفید ہے

مگر دہونے سی یہ مطلب نہین ہی کہ اسفنج یا جاذب رئی کو سلوشن مذکور مین بہگو کر قلیل مقدار
مین آنکہہ کے اندر نچوڑین یا دو چار چلوٓ سے آنکہہ کو دہو لیا کرین بلکہ دہونے سی یہ مطلب
ہے کہ آنکہہ ماوف کو ہر مرتبہ ڈہائی پاؤ سلوشن کو ایسی کیٹر مین بہر کر جسکو دس بارہ
انچ اونچائی پر رکہین اور اسمین ایک بڑی نالی قایم کرین اور نالی کے آزاد سرے
پر سیسہ کی چہوٹی نالی لگا کر نیز زیرین اور بالائی پپوٹون کو الٹ کر خوب صاف کرین
اور دہوتے وقت اس امر کی احتیاط ضرور کرین کہ سیسہ کی نالی آنکہہ مین نہ لگ جائے
نیز عرق کی حرارت ۹۰ یا ۹۸ درجہ سے زاید نہو اور دہونے کے بعد پپوٹون کو الٹ کر
دو فیصدی والا کلورائین سلوشن لگادین اس سے درد مطلق نہین ہوتا کبہی کبہی سرد پانی
سے بہی آنکہہ کو دہویا کرین تاکہ چیپڑ وغیرہ کثافت سی آنکہہ صاف رہے گرم پانی کا استعمال
سرد پانی سے بہتر ہے کیونکہ سردی سی رگین سکڑتی ہین خون مجتمع کے غلیظ ہوجانے مرض
ترقی پر ہوجاتا ہے اگر چیپڑ کی کثرت سے دونون پپوٹے رات کو باہم چپک جائین
تو خواب کے وقت پلکون کی کنارون پر نیز سٹرن ائنٹمنٹ ایک حصہ مرہم سفید ۲ حصہ دونون
کو ملا کر لگا دیا کرین تاکہ چپکنے نہ پاوین یا رات کے وقت پلکون کے بالون پر موم روغن
ملنا چاہئے تاکہ بال چپکنے سے محفوظ رہین نیز ویسلیین کا لگانا مفید ہی مگر عموماً ویسلین
کے خالص نہ ملنے سے آنکہہ مین خراش ہوجاتی ہے اس صورت مین اسکے بجائے تازہ مکہن لگانا
ہی بہتر ہے اور اس مرہم کی استعمال بہی فایدہ مین سریع الاثر ہے **نسخہ** بورسیک
اسڈ ۱۵ گرین روغن بادام ۲۰ بوند اسپرمیسٹی ائنٹمنٹ ۴ ڈرام سبکو ملا کر حسب معمول
پپوٹون پر لگادین ۔ اگر ہاضمہ یا خون کے متعلق کسی قسم کا فساد معلوم ہو تو حسب قواعد
مسہلات اور مصلحات خون سے علاج کرین اور قبض کا خیال رکہین خصوصاً حرارت
کی زیادتی اور تپ کی موجودگی میں کہاری ادویہ کا دینا زیادہ تر فایدہ مند ہے ۔
نسخہ مگنیشیا سلفاس ۱۲ ڈرام سوڈا سلفاس ۳ ڈرام بائی کاربونٹ آف پوٹاس
۸۰ گرین جنیشا اندہ برگ سنا ۱۲ اونس سبکو ملا کر بقدر ایک اونس دن مین ۳ دفعہ دین
اسڈ نائیٹر و پڑو وغیرہ ہاضم غذا لین طبیخ ادویہ کی استعمال بہی مفید ہے اگر خون

کی زیادتی سے درد شدید ہو تو ناف اکبر کے نیچے یا صدغین پر چند جونکین لگا دین پلستر
کے استعمال سے آبلہ اٹھا دین اگر مناسب معلوم ہو تو فصد کے ذریعہ سے قدرے
قلیل خون نکالین اور یہ مرکب پینے کو دین **نسخہ** کاسنی مغز تربوز تخم خیارین
کاہو تخم خرفہ ہر ایک ۶ ماشہ شربت نیلوفر ۳ تولہ حسب دستور شیرہ نکال کر پلا دین اور آنکھ
کو روشنی سے بچا دین اگر دن کو وقت روشنی مین باہر نکلنے کی ضرورت پیش آوے
تو سبز کپڑا یا سبز عینک یا کیلے کا پتا وغیرہ کوئی سبز چیز پیشانی پر باندھ کر آنکھ پر لٹکائے
رہین تاکہ تیز روشنی سے آنکھ محفوظ رہے نیز آنکھ کو صاف ستھرا رکھین اور روئی سے
صاف کرکے پھینک دین اور روئی مستعملہ کو دوبارہ استعمال مین نہ لاوین اور رات
کے وقت ۲ ماشہ رسوت کے پانی مین ایک ماشہ شب یمانی اور ۴ سرخ افیون حل
کرکے آنکھ پر ضماد کرین اس سے درد اور ورم کو زیادہ تر فایدہ ہوتا ہے **دیگر ضماد
مجربہ مولف** جس سے رمد کی ہر ایک قسم کو فایدہ کثیر ہوتا ہے **نسخہ**
رسوت ۵ تولہ کوکنار ۲ عدد دونون کو بوقت شب پانی مین بھگو دین اور علی الصبح
دست مال کرکے صاف کرین بعدازان گیرو دار ہلد پوست ہلیلہ زرد افیون خام ہر ایک
ایک ماشہ۔ لودھ پٹھانی پھٹکری ہر ایک ۲ ماشہ سب کو باریک سرمہ سا کرکے ملا دین اور آنچ پر
پکا دین قوام کے آجانے پر اوتار کر بحفاظت تمام رکھ دین اور آنکھ پر ضماد کرین نیز سلائی
کے ذریعہ آنکھ مین ڈالین۔ **دیگر مجرب** ۳ گرین کاسٹک لقرہ کو ایک اونس گلاب
مین حل کرکے دو تین قطرات آنکھ مین ٹپکا دین اس سے ازبس فایدہ ہوتا ہے
ولیکن ورم کی زیادہ حالت مین یہ دوا اکثیر النفع ہے **دیگر پوٹلی مجرب**
پھٹکری رسوت۔ زرد چوب۔ لودھ پٹھانی پوست ہلیلہ زرد۔ آملہ ہر ایک ۱ ماشہ افیون
ایک سرخ گودہ گھیکوار ۴ ماشہ لونگ ۱ عدد سب کو نیم کوفتہ کرکے دو پوٹلی بنا دین اور
کوکنار کے پانی مین بھگو کر گرما گرم باربار آنکھ پر تکمید کرین **دیگر پوٹلی مجرب**
معمول علیہ بندہ مولف پوست ہلیلہ زرد پوست ہلیلہ آملہ رسوت گیرو برگ مہندی پھٹکری
بریان زیرہ سفید ... لودھ پٹھانی ہر ایک ۱ ماشہ افیون ۴ سرخ سب کو ملا کر پوٹلی بنا دین

اور پانی مین ترکرکے باربار آنکھ پر رکہین اگر ورم مین کمی پائی جاوے تو گلارڈ سالوشن مین جسکو پلمبائی ڈیا اسٹیٹس ڈائلیوٹ بھی کہتے ہین کپڑا ترکرکے آنکھ پر رکہنا یا باندہنا اور کپڑا کو ہر وقت تر رکہنا بہت عمدہ علاج ہے نیز کوکنار کے پانی سے آنکھ کو دہوئین اور تکمید کرین نہایت فایدہ مین سریع الاثر ہے **نسخہ تکمید** ڈہائی تولہ کوکنار کو دو سیر پانی مین جوش دیکر خلالین کا لتہ ترکرین اور پانی تخوڑا کرکرا گرم برابر گہنٹہ تک تکمید کرین اور اس عمل کو دنمین دو تین دفعہ کرین **درد چشم عام** جسکے استعمال سے ہر ایک قسم درد کو فایدہ کمال ہوتا ہے **نسخہ** حسب ضرورت چاکسو کو سگمین خرمین جوش دیکر مقشر کرین بعدہ ان نبات کوزہ دو حصہ مامیران چینی ایک حصہ لیکر نہایت باریک کرین اور بطریق معروف آنکہونمین ڈالین مامیران چینی کی عدم دستیابی مین انزروت شامل کرین **دیگر شیاف ابیض افیونی** صمغ عربی ۵ درم کتیرہ درم افیون درم سبکو باریک کرکے سفیدی بیضہ مین شیاف بناوین اور بوقت حاجت پانی مین گہسکر آنکھونمین ڈالین اور طلا کرین۔ **دیگر مجربہ حکیم شیخ احمد خانصاحب مرحوم** برادر حقیقی مؤلف جسکے مفید ہونیکا ثبوت نہایت قابل ہے خصوصًا سرخی چشم اور درد کے دور کرنے مین سریع الاثر بمنزلہ اکسیر ہے **نسخہ** کوزہ مصری نیلا تہوتہہ بریان افیون کافور ہر ایک ۲ ماشہ پہٹکری بریان بلیلہ سیاہ ہر ایک ۲ ماشہ سبکو باریک کرکے ایک تولہ رسوت کے پانی مین برابر شب و روز کہرل کرین بعدہ ان شیاف بناکر بوقت ضرورت استعمال مین لاوین۔ اگر شدت مرض کی باعث اس سے کچہ فایدہ نہو تو دوبارہ سہ بارہ مسہل دین قبض کا خیال رکہین درد کی شدت مین اگر مریض قوی طاقتور ہو تو صدغین پر دوبارہ چند جونکین لگاوین اور عام اصول پر جسمی علاج کیطرف متوجہ ہون قواعد حفظان صحت کی پابندی کرین اور حصول صحت کی بعد ادویہ مقویہ کا نقوع یا مطبوخ یا ٹنکچر بارک وغیرہ ملاوین تاکہ صحت قایم رہے **نسخہ عرق مقوی** چرائتہ ۲ تولہ پوست نارنگی اصل السوس ہر ایک یکتولہ الایچی خورد ۶ ماشہ سبکو ڈہائی پاؤ گرم پانی مین شب و روز بہگو دین

بعدزان صاف کرکے ناشرو ویوریٹک اسڈ بقدر ۱ بوند شامل کرین خوراک ۱ تولہ صبح و
شام مریض کو پلادین **فایدہ** شروع اور تزاید مرض کی صورت مین تیز اور قابض دوا
آنکھہ مین نہ ڈالین صرف تجمید پر اکتفا کرین ورنہ عدم برداشت کی صورت مین ورم زیادہ
ہوجاتا ہے البتہ ورم کے دور ہوجانے پر محض دیرینہ سرخی مین عرقیات اوسادوبات
کی طاقت کو بتدریج چار چند زیادہ کرکے استعمال کرسکتے ہین **قسم دوم رمد مزمن**
(کرانک افتھلمیا) اسکی دو صورتین ہین یا تو درجہ حاد سے درجہ ازمان مین آجاتا
ہے جیساکہ قسم اول مین عمدہ طور پر علاج کے نکرنے سے ہوجاتا ہے یا ابتدا ہی سے مزمن
ہوجاتا ہے اور دوسری صورت مین اکثر نحیف البدن اور ضعیف القوی اشخاص
مبتلائے مرض ہوجاتے ہیں علماء اہل تحقیق مہر صاحب یا نت۔ خیاط۔ گھڑی ساز
اور شالباف وغیرہ آنکھون سے زیادہ کام لینےوالے اصحاب اس مرض مین مبتلا ہوجاتے ہین
اور غیر محدود عرصہ تک تکلیف اوٹھاتے ہیں بعض اوقات شعر زایدا وستقلب کی خراش
اور عام صحت کی خرابی بہی موجب مرض ہے **علامات** آنکھہ مین قدرے قلیل سرخی اور
تہوڑا سا درد رہاکرتا ہے پپوٹون کے کنارے دبیز ہوجاتے ہین اور روشنی سے مریض
گہبراتا ہے آنکھہ کم کہلتی ہے خصوصاً روشنی کی چمک مین بالکل بند رہتی ہے رگڑ اور
چبہک کے پڑنے سے تکلیف پائی جاتی ہے بے آرامی اور بےچینی کمال درجہ پر ہوتی ہے
اونکے سبب سے آنکہ بکثرت آنسے کتاب کے مطالعہ اور کم محنت کی نظر سے ہی آنکھہ مین
تکان معلوم ہوتا ہے آنکھہ دکہنے لگتی ہے سرخی ہوجاتی ہے علامات رمد حاد کی
کم وبیش عود کرآتی ہین مگر خفیف ہوا کرتی ہیں ماق اکبر کی طرف کا گوشت قدرے
بڑہا ہوا سرخ معلوم ہوتا ہے چیڑ بھی آنکھہ مین قدرے قلیل ہمیشہ رہتا ہے۔
علاج اصل سبب موجب فساد کو دریافت کرکے اوسکے ازالہ مین کوشش کرین
آنکھہ کو آرام دین خون کی صفائی پر زیادہ توجہ کرین امتلا کی صورت مین مسہل دین۔
قبض کا خیال رکہین عام قواعد پر آنکھہ صاف و ستہرا رکہین ڈائیلیوٹ سٹرن
آئنٹمنٹ کو پلک کے کنارو نپر ملین نیز کپڑے پر لگاکر صدغین پر چسپان کرین اسسے

فایدہ کثیر ہوتا ہے لایکوار لیپتیی کو موٹی قلم کے ساتھ طلا کرنا بہی مفید ہے اس سے آبلہ پیدا ہوکر آرام ہوجاتا ہے کنپٹی پر جونکین اور پلستر آبلہ انگیز کا لگانا بہی مفید ہے زیادہ کمزوری اور ضعف مین مریض کو تقویت دین اور باقی تدابیر مناسبہ مطابق رمد حاد کو عمل مین لاوین البتہ اہمین عرقیات ادویہ کی طاقت زیادہ کرین مثلاً ڈہائی یا ڈہائی مین پہٹکری ۲۰ ماشہ زنگ سلفاس ۲۰ گرین یا نیلا تہوتہہ ۱۰ ماشہ حل کر کے استعمال کرین ایک اونس پانی مین ۲ گرین کاسٹک نقرہ حل کر کے استعمال کرنا بہی مفید ہے اور یہ سرمہ تیار کر کے استعمال مین لاوین فایدہ مین سریع الاثر ہے **نسخہ** رانگا ایک تولہ سیماب ۲ ماشہ مامیران چینی ۵ ماشہ سنگ بصری ۷ ماشہ سرمہ سیاہ پہٹکری بریان کف دریا ہر ایک ۳ ماشہ کوڈی بریان اصل چینی ہر ایک ۹ ماشہ سب سے پہلے سکہ کو پگہلا کر سیماب کو داخل کرین اور گرہ بجانے کے بعد دیگر ادویہ شامل کر کے سحق بلیغ کرین اور بذریعہ سلائی استعمال مین لاوین **دیگر مجرب** نیلا تہوتہہ بریان پہٹکری بریان کف دریا انزروت مدبر کافور ہر ایک ۳ ماشہ افیون خام ۱ ماشہ کشتہ جست ۱۰ تولہ سبکو باریک کر کے بطور سلائی استعمال کرین فایدہ مین سریع الاثر بمنزلہ اکسیر ہے **دیگر مجرب** جس سے درد چشم اوسکی سرخی اور سوزش کو فوراً صورت فایدہ کی نمایان ہوتی ہے بعض اوقات صرف ایک سلائی کے استعمال سے آرام ہوجاتا ہے دوسری دفعہ لگانے کی ضرورت چندان پیش نہین آتی **نسخہ** افیون پہٹکری بریان رسوت نبات کوزہ لودہ پہٹانی سبکو مساوی الوزن لیکر کانسی کے کٹورہ مین ہمراہ آب کہرل کرین اور قوام پر آجانے کے بعد حسب موقع بذریعہ سلائی آنکہہ مین ڈالین **دیگر مجرب** جس سے درد چشم کو فوراً تسکین ہوجاتی ہے **نسخہ** افیون ۳ ماشہ پہٹکری ۲ ماشہ رسوت سفیدہ کاشغری نیلا تہوتہہ بریان عاقرقرحا ہر ایک ۱ ماشہ سب کو باریک کر کے جوشاندہ کوکنار مین برابر پہر تک کہرل کر کے شیاف بناوین اور بوقت ضرورت کوکنار کے پانی مین گہس کر اطراف چشم پر ضماد کرین **دیگر شیاف** جس سے دمعہ سبل سفیدی چشم درد چشم قروح چشم ضعف بصر اور چپکا چوند کو از بس

فائدہ ہوتا ہے **نسخہ** پوست ہلیلہ زرد کتھ سفید سونٹھ زرد چوب کف دریا نیلا تھوتھ پھٹکری - افیون مصری ہر ایک کا ماشہ سب کو باریک کر کے آب باران شیافات تیار کریں اور حسب موقع گھسکر استعمال کریں اگر کسی علاج سے فائدہ کی نمایان صورت نہو تو متقاسب کے ملاحظہ کریں کیونکہ اکثر اس صورت مین رہون کی شکایت پائی جاتی ہے اس حالت مین ہی تدبیر کرین جو درج کے ذیل مین بیان کیا جاوے گا مقوی الاجزا ادویہ اور اغذیہ کے استعمال سے مریض کی طاقت کو بحال رکھیں آب و ہوا کی تبدیل کرنا بھی زیادہ تر مفید ہے

قسم سوم رمد خنازیری یعنے اسکولرافتھلمیا) عموماً یہ مرض خنازیری مزاج والے بچے کو ہوتا ہے اور جوان آدمی کو کم ستاتا ہے - قرنیہ اور ملتحمہ کے مقام اتصال پر چھوٹے چھوٹے دانے گندم کے برابر دانے پیدا ہوجاتے ہین کبھی ایک پھنسی ہوتی ہے کبھی ایک سے زیادہ چار پھنسیان تک نمودار ہوجاتی ہین رنگت مین سفید یا زردی مائل ہوتے ہیں جنکے گرد سرخ حلقہ پایا جاتا ہے اکثر غشائے بلغمیہ کے باقی اجزا ورم اور بثور سے سلامت پائے جاتے ہین **اسباب** نامعلوم اور کم ظاہر ہوتا ہے اکثر اسمین وہی اشخاص مبتلائے مرض ہوتے ہین جو دیگر امراض کے سبب ضعیف ہوتے ہیں **علامات** مریض بیان کرتا ہے کہ آنکھ مین کوئی غیر جنس شے کھٹک رہی ہے اگر آنکھ کو کھول کر ملاحظہ کیا جائے تو بثورات بخوبی معلوم ہوتے ہیں آنکھون کا رنگ نا فرمانی ہوجاتا ہے روشنی کی برداشت مطلقاً نہین ہوتی ٹیڑھی پر لمبی لمبی وریدین سرخ ڈوروں کے موافق نظر آتی ہین آنسو بکثرت بہتی ہین اگر علاج باحتیاط نہایت ہوشیاری سے کیا جاوے تو ایک عرصہ مین آرام ہوجاتا ہے

علاج امتلا کی صورت مین خفیف مسہل کے ذریعہ معدہ کو صاف کرین ضعف کی حالت مین روغن ماہی سلفیٹ اف آئرن اند کوئنیا کونین بارک وغیرہ ادویہ مقویہ دین اور مقوی غذا کھلاوین اور حسبی علاج حسب دستور مرض خنازیر عمل مین لاوین اور روزمرہ بثورات پر کمایول لقدر ایک سرخ قلم مو سے ایک بار اس طرح لگادیا

کرین کہ آنکھہ کا دوسرا حصہ محفوظ رہے اور سرمہ سیاہ نیز رجہ قریب النظر سے نیز فایدہ ہوتا ہے اگر دو گرین سنو گراف لڈ اور دو قطرات ڈ ایلیوٹ اسی ٹک اسپ کو ایک آونس عرق گلاب مین حل کر کے استعمال کیا جاوے تو از بس فایدہ ہوتا ہے بعض اطبا کا قول ہے کہ زوال جھلکے بعد یہ مرض دوبارہ عود کرتا ہے لیکن تجربہ کار حکیم کہتے ہین کہ دوائین جو رمد جاد مین لکھی گئی ہین صحت حاصل ہو تو اسکا دوبارہ عود کرنا ممکن ہے لیکن جب کبابلول کی استعمال سے زایل ہو تو پہر یہ مرض عود نہین کرتا اگر زیادہ تکلیف ہو تو صدغین پر چند جونکین لگاوین اور بوقت خواب پپوٹون کو روغن موم سے چرب کرین قسم چہارم رمد مدی (پیوریولنٹ افتھلمیا) اس قسم کی رمد مین غشائے ملتحمہ چشم اور پلکین متورم ہوجاتی ہین آنکھہ سے مواد وریم کے بکثرت جاری ہونے سے بصارت کے زایل ہو جانیکا زیادہ تر اندیشہ رہتا ہے اور یہ مرض متعدی ہونیکے باعث ایک سے دوسرے کو ہوجاتا ہے ایک شخص کے مبتلا ہونے سے اشخاص کثیرہ تکلیف اوٹھاتے ہین آخر یہ مرض نہایت خوفناک عالمگیر ہوجاتا ہے اسکو ایجپٹ شن افتھلمیا بھی کہتے ہین کیونکہ ایجپٹ یعنی اسمین ملک مصر کے لوگ زیادہ تر مبتلا ہوتے ہین **اسباب** اکثر میلا کچیلا لباس کے پہننے خراب ناپاک مکان کی رہایش سے ہوجاتا ہے تنگ مکان مین زیادہ آدمیونکا جمع ہونا مدارس اور مجمع کثیر کی مجالس مین شامل ہونا موجب مرض ہے خدمت گار پیش خدمت عورتین جو بچونکو پالتی پوستی ہیں اون کے میلے کچیلے کپڑون کے چہونے سے بچونکی آنکہین دکہنے لگتی ہین جب چشم ماؤف سے مکہی اوڑ کر صحیح و سالم آنکھہ پر بیٹھہ جاتی ہے تو بہی یہ مرض پیدا ہو کر عالمگیر ہو جاتا ہی جب ہمیشہ مریض چشم کے ریمی اور رمضی اجزا جدا ہو کر ہوا مین منتشر ہوا کرتے ہیں تو وہی اجزا ریمی وغیرہ ہوا کے ذریعہ صحیح و سالم آنکھہ مین چلے جاتے ہین اور موجب مرض ہوتے ہین بے احتیاطی کی صورت مین مرض رمد کی علامات بھی شروع ہو جاتی ہیں **علامات** شروع مرض مین آنکھہ کے اندر جلن اور کھجلی

ہوتی ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ آنکھ مین ریگ وغیرہ کوئی غیر جنس شئی پڑ گئی ہے ابتدا مین رطوبت رقیق بعد مین غلیظ القوام خارج ہوتی ہے ورم کی زیادتی سے پلکین بند رہتی ہین اور بصد مشکل کہلتی ہین بعض اوقات پپوٹے سرخ اور چمکدار ہو کر الٹ جاتے ہین ملتحمہ کے متورم ہونے سے قرنیہ بالکل ڈہکا جاتا ہے مدت دراز اور عرصہ بعید تک سوزش کے قایم رہنے سے کرہ چشم مین درد شدید ہوتا ہے جسکی ٹیس سر چہرہ اور صدغین تک جاتی ہے قرنیہ غیر شفاف ہوجاتا ہے بعض اوقات درد کی شدت سے آنکھ پہٹ بھی جاتی ہے ٹرن کے پیدا ہوجانے سے طبقہ عنبیہ سوراخ سے باہر آجاتا ہے رطوبت بیضیہ کے خارج ہوجانے سے تناؤ مین قدرے تخفیف ہوجاتی ہے درد مین بہی قدرے آرام پایا جاتا ہے کبھی آنکھ کے ڈہیلہ کی ساخت مین سوزش کے سرایت کرجانے سے آنکھ بالکل غارت ہوجاتی ہے غرض رمد حاد کی علامات پیدا ہوجاتی ہین لیکن انہین چند علامات زیادہ تر اور تیز ہوتی ہین چنانچہ پہلی بہت جلد زیادتی پکڑجاتی ہیں دوم علامات اور اعراض کی شدت سی رمص اور ریم زیادہ پیدا ہوتی ہے سوم اگر اسکے علاج کی طرف توجہ نہ کیجاوی تو قرنیہ مین سوزش کے سرایت کرجانے کا زیادہ تر اندیشہ رہتا ہی آنکھ کے خراب ہوجانے سی بصارت زایل ہوجاتی ہے چہارم حرارت باطنی اور حمی دائمی کی موجودگی سے عام صحت بہی خراب ہوجاتی ہے مگر علاج مناسبہ سے چھہ سات ہفتہ کے اندر آرام ہوجاتا ہی البتہ ریم کی موجودگی سے مرض دوبارہ عود کرتا ہے اور زیادہ تر چہوت دار ہونے کے سبب ایک آنکھ کے خراب ہوجانے سے دوسری بھی مبتلا ہوجاتی ہے **علاج** زیادہ تر اس بات کی احتیاط کیجاوے کہ قرنیہ تک مرض کی سرایت نہو جائے اور آنکھ کی صفائی پر زیادہ توجہ کرین صحیح وسالم آنکھ کو بند کرکے ماؤف آنکھ کو گرم پانی یا خیساندہ کوکنار وغیرہ یا مانع عفونت عرقیات سی دہو دین اور آنکھ دہونے کے بعد اس امر کی احتیاط بہی ضروری ہے کہ جس ہاتھ سے آنکھ ماؤف کو دہویا جائے بعد مین اوس ہاتھ کو

بہی نہایت احتیاط کے ساتہہ دہوویں اور دافع عفونت دوا لگادیں تاکہ دوسرے پر اسکے مادہ کی سمیت سرایت نہ کرے اور اس مرض میں سرخی کے مدت دراز تاک باقی رہنی سے گہبرا نہ جاویں قبض کی شکایت میں حبوب ملین کی استعمال سے رفع قبض کرین مزاج کے موافق غذا دیں مگر معمول سے کم دین اور زیادہ تر مریض کو آرام مین رکہیں حرکت شدید۔ جماع۔ غضب غصہ شراب۔ ترشی۔ کثرت بیداری سیر پیاز کے استعمال سے حتی المقدور پرہیز کرین اور مرض کی خفیف حالت مین رمد حاد کے موافق علاج کرین مگر علاج مین زیادہ تر جلدی کرین تاکہ مرض مستحکم نہو جائے اگر مرض کے قوی ہونے سے ورم اسقدر بڑہجادے کہ قرنیہ کو ڈہانک لے تو اس موقع پر پپوٹوں کو پلٹ کر آنکہ اور جفن کی غشائی بلغمیہ پر نشتر سے چند خطوط کہینچکر زخم پیدا کرین تاکہ قدری خون خارج ہو پہر گرم پانی سے آنکہ کو دہووین تاکہ زخموں سے بسہولت خون جاری ہو اور آنکہ بہی مرض و ورم سے پاک ہوجائے اگر درد کے خوف سے دستکاری کا کرنا محال معلوم ہو تو موق اکبر سے فصد لین یا اوسکے نیچے چند جونکیں لگادیں نیز صدغین پر چند جونکیں چسپاں کرین۔ بند ہو جانے خون کے بعد پپوٹوں کو اولٹ کر غشائے بلغمیہ پلک پر اصل کاسٹک نقرہ کو بڑی جلدی اور سبکی سے لگا دین بعد مین سرد پانی سے دہووین تاکہ دوا کی اذیت رفع ہوجائے اگر اس عمل کا کرنا بہی محال معلوم ہو تو ایک اونس عرق گلاب مین اسے ۲۰ گرین تاک کاسٹک نقرہ حل کرکے غشائے بلغمیہ جفن اعلے اور اسفل پر مویئن قلم سے لگادین اور ایک منٹ کے بعد آنکہ مین سرد پانی ڈالکر دہووین اس سی صرف ایک دو روز مین مرض کو تخفیف ہوجاتی ہے تزاید و شدت کی حالت رفع ہوجاتی ہے بعد ازان اٹروپیا سلوشن بقدر ۲ قطرات دو تین ۳ دفعہ آنکہ مین ڈالین اس سی آنکہ کو از بس فایدہ ہوتا ہے **نسخہ اٹروپیا سلوشن** ایک اونس عرق گلاب مین ۴ گرین اٹروپیا حل کرکے تیار کرین اور استعمال مین لاوین **انتباہ** اکثر امراض چشم مین امالہ کے طور پر کیفی پر پلستر لگایا جاتا ہے جونکو نکا استعمال بہی

ہوتا ہے اور بھی اسی قسم کی تدبیرین عمل مین لائی جاتی ہین جس سے اکثر فایدہ ہوتا ہے
مگر آجکل امراض چشم کے لئے ایک نیا طریقہ ایجاد کیا گیا ہے اور دیگر تدابیر سے بدرجہ
اول بہتر معلوم ہوتا ہے کیونکہ درد کی وجہ سے بیمار آنکھ کو کھول نہین سکتا چونکہ آنکھ کی اعصاب
کا تعلق عموماً پپوٹون کی جلد سے ہوتا ہے اس لئے اس سے خاطر خواہ فایدہ ہوتا ہے
اور وہ یہ ہے کہ بالائی پپوٹہ کی جلد کو پانی سے تر کر کے خالص کاسٹک نقرہ کی ہتی
دو تین دفعہ پھیرین اس شے سے دو تین منٹ کے بعد جلن کچھ پیدا ہو جانے سے مقام تلخ و سرخ اور متورم
ہو جاتا ہے کاسٹک کا سیاہ داغ دکھائی دیتا ہے اور برابر نصف گھنٹہ تک سخت
درد رہتا ہے بلکہ دھیما دھیما درد برابر رہتا ہے تین چار روز کے بعد سرخی کے رفع ہو جانے
سے چمڑے کا سیاہ چھلکا بھی جھڑ جاتا ہے اور کوئی نشان باقی نہین رہتا - کوکنا
کے پانی مین رسوت کو حل کر کے دور چشم پر ضماد کرنا فایدہ مین سریع الاثر ہے -
دیگر ضماد مجرب پھٹکری بریان رسوت ہر ایک ۳ ماشہ افیون ۱ سرخ سب کو
باریک کر کے پانی مین حل کرین اور آنکھو نپر بطور ضماد استعمال کرین **دیگر لوٹلی
مجرب** پھٹکری بریان لودھ پٹھانی پوست ہلیلہ زرد آملہ رسوت ہر ایک ۱ ماشہ
افیون ۱ سرخ سب کو ملا کر حسب دستور پوٹلی تیار کرین اور کوکنار کے پانی مین تر کر کے
استعمال مین لاوین اور پوٹلی کے علاوہ اوقات مین آنکھ پر پٹی باندھی رکھین لیکن
دو دو گھنٹہ کے بعد پٹی کو کھول کر آنکھ کو سرد پانی سے دھو دیا کرین تاکہ ریم اور رمص سے
آنکھ پاک اور صاف رہے اور ریم کا اجتماع نہ پایا جائے اور ہر دفعہ صاف کرنیکے بعد ٹنک
سلوشن یا شب یمانی یا پلمبای اسیٹاس بقدر ۲ گرین کو ایک اونس عرق گلاب مین
حل کر کے آنکھ مین ڈالا کرین **دیگر شیاف مجرب** پھٹکری بریان ۳ تولہ
افیون ایک دام دونون کو باریک کر کے رسوت کے پانی مین کھرل کرین اور حسب
دستور شیاف بنا کر خشک کرین اور بوقت ضرورت گھسکر آنکھ کے دور پر لیپ
کرین اور قدرے آنکھ مین ڈالین فایدہ مین سریع الاثر ہے **دیگر ضماد مجرب**
جس سے ہر ایک رمد کے قسم کو فایدہ کثیر ہوتا ہے **نسخہ** گیرو پوست ہلیلہ زرد -

زرد چوب زعفران افیون ہر ایک ۲ ماشہ لودہ پٹھانی پھٹکری بریان ہر ایک ۴ ماشہ رسوت ۲ ماشہ سبکو باریک کرکے حسب دستور آب کوکنار مین ضماد تیار کرین اور بوقت ضرورت آنکھ بیز ڈالین۔ نیز آنکھ پر ضماد کرین از بس فایدہ مند ہے اگر اس تدبیر کے بعد ہی دوسرے روز ورم موجود ہو تو ہر صبح کے وقت آنکھ دہونے کی بعد قوی سلوشن کے بجائے خفیف الوزن نائیٹر سلور سلوشن تیار کرکے استعمال کرین **نسخہ** ایک اونس عرق گلاب مین دو یا ۴ گرین کاسٹک نقرہ حل کرکے دو تین قطرات آنکھ مین ڈالین اور پٹی سی باندہین اور دو گھنٹہ کے بعد آنکھ مین سلوشن ہائی مذکورہ مین سی کوئی ایک دوا ہر بار آنکھ مین ڈالا کرین اور اس تدبیر کا التزام اوس وقت تک کرین کہ جبتک ورم بالکل زائل ہو جاوے اگر ورم کے ساتھ ضربان بہی موجود ہون تو برف سے پانی کو سرد کرکے آنکھ کو دہوئین اور مریض کو آرام و چین سی رکہین صدغین پر جونکین لگاوین قبض کی صورت مین خفیف مسہل دین اور قبض کا خیال ہمیشہ رکہین اور رات کے وقت پلک کے کنارہ پر شحم بز یا موم روغن یا مرہم سادہ مل دیا کرین تاکہ بالون کے چپک جانے سی پیپ بند نہ ہو جائے اگر آنکھ سے مواد غلیظ القوام بکثرت خارج ہون تو فی اونس ۴ گرین کی طاقت والا کاسٹک نقرہ دن مین ۳ دفعہ استعمال کرنا اور پھٹکری کے عرق سی آنکھ کو دہو دین اگر درد کی زیادتی سے رات کیوقت مریض کو نیند نہ آوی تو پورے مقدار مین افیون کا استعمال کرین اگر حرارت حمی شامل ہو تو امتلا کی صورت مین مسہل دین قبض کا خیال رکہین غذا لطیف سریع الہضم کہانیکو دین اور اسی طریق سے تابقای مرض علاج کرتے جاوین بعض اوقات ضعف چشم کی صورت مین مدت دراز تک مرض کی شکایت پائی جاتی ہے اور آنکھ کے ملاحظہ سے ورد بنجے کی شکایت بہی معلوم ہوتی ہے پس اس صورت مین خاص علاج ورد بنجے کا کرین جو حسب موقع تحریر کیا جاوے گا انشاء اللہ تعالے **قسم پنجم رمد اطفال نوزائیدہ (افتھلمیا نی ان آلوٹرم)** ولادت کے وقت اندام نہانی کی غلاظت اور ناپاک رطوبت کے لگنے یا مبتلائی سوزاک والدہ کی سوزاکی مواد بچہ کی آنکھ مین پڑنے سے ظاہر ہوتا ہے کبھی سا تو تین روز بچہ کے سنکا اور کثیف رکہنے سے نمایاں ہوتا ہے کبھی ولادت کی رطوبت

سے آنکھ کو صاف کرنا یا آنکھ مین ابدر روشنی کا دفعتاً پہونچنا موجب اس مرض کا ہوجاتا ہے کبھی دایہ کی بے احتیاطی سے بچہ کی آنکھ مین مادہ نفاس لگ جاتا ہے جس سے مرض کی علامات ظہور مین آتی ہین عموماً پیدائش کے بعد دوسرے روز سے ساتوین دن تک مرض کی شکایت معاً دونون آنکھون مین ہوجاتی ہے کبھی پہلی ایک آنکھ مین اور ۲۴ گھنٹہ کے بعد دوسری آنکھ مین بھی مرض کا زور ہوجاتا ہے **علامات** پپوٹون کے کنارے سرخ متورم اور چپٹے ہوئے معلوم ہوتے ہین آنکھین بند رہتی ہین روشنی کی چمک کی برداشت بالکل نہین رہتی آنکھ مین سے مواد غلیظ بکثرت خارج ہوتا ہے ملتحمہ سرخ اور پھولا ہوا ہوتا ہے درد کی تکلیف سے بچہ بیقرار اور مضطرب حال رہتا ہے بعض اوقات قرنیہ کے پھٹ جانے سے بصارت زایل ہوجاتی ہے غرض مرض کی خفیف حالت مین رمد حاد کی علامات موجود ہوجاتی ہین اور مرض شدید کی حالت مین علامات موافق رمد مدی کے ظاہر ہوتی ہین **علاج** احتیاط کی صورت مین بہت جلد آرام ہوجاتا ہے عدم احتیاط مین آنکھ بہت جلد خراب ہوجاتی ہے اور لب لباب علاج کا یہ ہے کہ اصول مذکورۃ الصدر کے مطابق آنکھ کو گرم پانی سے یا تا بعض عرقیات مندرجہ رمد حاد سے دن مین تین چار دفعہ دہوکر صاف کرین اور درد کی زیادہ شدت مین کوکین سلوشن تیار کرکے تین تین گھنٹہ کے بعد آنکھ مین ڈالین فایدہ مین سریع الاثر مثل اکسیر ہے **نسخہ** کوکین ۸ گرین بورک ایسڈ ۱۲ گرین عرق گلاب ایک اونس سب کو ملاکر استعمال کرین یا شیر مادر سے دہوکر صاف کرین اگر شیر مادر سے دہونا چاہین تو ماں بچہ کو گود مین لیکر آنکھ کو کہولے اور حوق اکبر مین پستان کی بھٹنی رکھ کر دوبارہ سہ بارہ ودہ ہے اور صاف کرے اور اس امر کی احتیاط ضرور رکھین کہ پلکین آپس مین چپک نہ جاوین اور آنکھ مین ریم بہی .... جمع نہ ہونی پائے۔ ورنہ اس سے بہت نقصان پیدا ہوتا ہے بعد ازان ۲ گرین نائٹریٹ سلور کو ایک اونس گلاب مین حل کرکے آنکھ مین دو تین قطرات روزانہ دو دفعہ ڈالین پھر نیم گرم پانی سے آنکھ کو ریم وغیرہ سے پاک صاف کردیا کرین اور فی اونس ۲ گرین والا ازنک سلوشن

پانی آنکھ میں ٹپکاویں اور کرین والا عرق شب یمانی کی استعمال سے نیز فایدہ ہوتا ہے **دیگر مجرب** جسکے استعمال سے سرخی چشم فوراً رفع ہوجاتی ہے **نسخہ** پھٹکڑی بریان ۹ ماشہ افیون ۳ ماشہ دونوں کو باریک کرین اور نیم پاؤ برگ حنا کا پانی نکالین بعدازان سفوف ادویہ کو پانی مذکور مین حل کرکے نرم آنچ پر پکائین جب قوام پر آجاوے تو حب دستور شیاف بنادین اور عمل مین لاوین اور اکثر اس نسخہ کو مستورات تیار کرکے گھر مین رکھتی ہین اور عام اطفال کی آنکھ مین بکثرت استعمال کرتی ہین جس سے فایدہ کثیر ہوتا ہے اور قرنیہ کے زخم مین اٹروپیا سالوشن آنکھ مین ڈالین اور روغنات کے استعمال سے آنکھ کو چرب رکھین تاکہ پپوٹے آپسمین چپک جاوین بعض اوقات شدت ورم اور زیادہ تشنج کی وجہ سے بالائی جفن کی پلٹ جانے سے اندرونی سطح باہر ہوجاتی پس اسصورت مین پپوٹہ کو درست وضع پر کرکے رفادہ رکھین اور عصابہ سے باندہین اگر اس سے صورت فایدہ کی معلوم ہو تو بیرونی سطح کو قاریسے قطع کرین - **قسم ششم**

رمد اسٹرومس - اگرچہ اسمین ورم اور سرخی کم ہوا کرتی ہے مگر روشنی کے دیکھنے سے مریض بہت ڈرتا ہے اس قسم مین بھی خنازیری مزاج کے آدمی مبتلا ہوجاتے ہین قسم اول کے اسباب بھی اسکے مؤید ہین جب سن طفولیت مین یہ مرض لاحق ہوتا ہے تو اکثر بلوغ کے بعد خود بخود رفع ہوجاتا ہے **علامات** اکثر آنکھون مین سرخی کم ہوتی ہے مگر مریض روشنی کی دیکھنے سے زیادہ خوف کرتا ہے جب آنکھ کو کھول کر دیکھا جاوے تو چندان سرخی اور ورم معلوم نہین ہوتا جیسا کہ مریض بیان کرتا ہے نیز اس مرض کا خاصہ ہے کہ طلوع صبح کے وقت درد زیادہ ہوتا ہے اور پچھلی پہر خصوصاً شام کو کم ہوجاتا ہے دوسری اقسام ورم کے برخلاف کہ انمین دنکے آخیر حصہ مین درد زیادہ ہوتا ہے نیز اس قسم رمد مین قرنیہ کے کنارہ پر نیز ورم اور چھوٹے چھوٹے زخم ہوجاتے ہین جب اسمین شیرخوار بچہ مبتلا ہوجاتا ہے تو اسکی یہ کیفیت ہوتی ہے کہ دایہ کی گود مین روشنی کیطرف سے منہ پھیر کر آنکھین زور سے موند لیتا ہے آنکھون کو ہاتھ کی پیٹھ سے ملتا ہے اور آنکھ کو اسطرح پر بند کرتا ہے کہ گویا اسمین سخت تشنج ہوگیا ہے

اگر اس حالت مین اوسکی آنکھہ کو کہولنا چاہین تو ایذا سکے باعث آنکھہ کے نہ کہولنے پر اصرار کرتا ہے اور بہت روتا چلاتا ہے اور آنسو کے بکثرت جاری رہنے سے آنکھون کے نیچے رخسارون پر چھوٹی چھوٹی پھنسیان جرب رطب کی صورت پر پیدا ہو جاتی ہین —

علاج حسب قواعد مذکورہ آنکھہ کو گرم پانی سے صاف ستہرا رکھین اگر غشاے ملتحمہ مین ورم زیادہ معلوم ہو تو قدرے قلیل خون نکالین جیسا کہ قسم اول مین بیان کیا گیا ہے مگر اس قسم رمد مین خون کے نکالنے کی حاجت بہت کم ہوتی ہے اور تسکین درد کی ضرورت زیادہ تر پائی جاتی ہے پس اس صورت مین بلاڈونا یا رسوت کو سرد پانی مین حل کر کے لیپ کرین فایدہ مین سریع الاثر ہے نیز ایک آونس عرق گلاب مین دو سے پانچ گرین تک کاسٹک نقرہ حل کر کے بقدر دو قطرات صبح و شام آنکھہ مین ڈالدیا کرین بعد ازان زنک سلوشن یا عرق پھٹکری دن مین دو تین دفعہ ڈالین اور پلمبای اسیٹاس سلوشن کے استعمال ہرگز نکرین کیونکہ اس سے قرینہ کے اندر اور کنارہ پر زخم ہو جاتے ہین اور پلمبای اسیٹاس یعنی رصاص (سرا نگا جست) علیحدہ ہو کر زخمون مین بیٹھہ جاتا ہے جس سے قرینہ پر پہلی پیدا ہو جاتی ہے **دیگر** ورم کی زیادتی مین ۱۵ سے ۲۰ گرین کاسٹک نقرہ کو ایک آونس گلاب مین حل کر کے موئین قلم سے آنکھہ کے گرد طلا کرین تاکہ جلد سیاہ ہو جائے اور پلکون کی اذیت کے پیدا ہونے سے اندر کی اذیت کم ہو جاتی ہے چکاچوند کی صورت مین ایک اونس عرق گلاب مین ۲ گرین اٹروپیا حل کر کے ہر روز قطرات آنکھہ مین ڈالدیا کرین تاکہ ثقبہ عنبیہ کے پہیل جانے سے چکاچوند کی اذیت رفع ہو جائے جو روشنی کے دیکھنے سے پیدا ہوتی ہے اگر ان تدابیر سے ورم رفع نہو تو کانون کے پیچھے لایکوار لیتی کے طلا سے آبلہ اوٹھادین اس سے اکثر ورم زایل ہو جاتا ہے مرکبات کونین کا کہلانا فایدہ مین سریع الاثر ہے اس سے درد بھی جاتا رہتا ہے اور روشنی کی اذیت بھی کم ہو جاتی ہے خورد سال بچہ کو نصف سے ۱ گرین ہفت سالہ بچہ کو ۲ سے ۵ گرین روزانہ دن مین ۳ دفعہ دین اور خورد سال بچہ کے بدن پر روغن ماہی کی مالش کرین اور بڑی عمر کے بچہ کو مناسب مقدار

پر بلاوین غذا سریع الہضم مقوی دین صاف ہوا مین مریض کو ٹہلنے کی ہدایت کرین
اور ٹہلتے وقت آنکھون کے سامنے سبز یا نیلگون کپڑا یا لوہے اور چنر سائبان کے طور
پر لٹکائے رکھین اس تدبیر سے روشنی کی اذیت رفع ہو جاتی ہے اگرچہ اس
قسم کے مریض کو اندھیرے مکان کی رہائش زیادہ تر پسند آتی ہے مگر تاریک
مکان کی ہوا کے نہ صاف ہونے سے مضر صحت ہوتی ہے اسلئے صاف ہوا مین
ٹہلانا نہایت ضروری ہوتا ہے **قسم ہفتم رمد سوزاکی (گنوریل افتھلمیا)**
یہ اوس رمد کا نام ہے جسمین سوزاک کا زہر یا مواد کے لگ جانے سے پیدا
ہوجاتا ہے جب اس قسم کے مواد پر مکھی بیٹھکر صحیح وسالم آنکھ تک پہونچتی ہے
تو وہ بھی مبتلائے مرض ہوجاتی ہے والدہ کی سوزاکی چھوتدار رطوبت سے شیر خوار
بچہ مبتلائے مرض ہوجاتا ہے اور اس قسم کا رمد اکثر ایک ہی آنکھ مین ہوا کرتا ہے
اور باقی علامات و اشکال مثل رمد مدی کے ہوتی ہیں کبھی پانچ سات روز کے بعد
مواد کے لگنے سے دوسری آنکھ بھی متورم ہوجاتی ہے اس رمد اور رمد مدی مین بظاہر کوئی
فرق معلوم نہین ہوتا مگر مریض کا حال تفحص کرنیسے ثابت ہوتا ہے کہ یہ مریض سوزاک
مین مبتلا ہے **علامات** ملتحمہ کے پھول جانے سے قرنیہ ڈھک جاتا ہے اور اسکا مرکز خالی رہتا ہے
پیپ کے مشابہ مواد بکثرت خارج ہوتا ہے آنکھون کے پپوٹے متورم ہو کر باہر کو الٹ
جاتے ہین قرنیہ کی سوزش سے چکاچوند کی شکایت پیدا ہوجاتی ہے پیشانی اور کنپٹی
پر درد کی شدت ہوتی ہے خصوصًا دبانے سے اور رات کو درد زیادہ ہوتا ہے
تمام کرہ چشم مین سوزش کے پھیل جانے سے آنکھ کا ڈھیلا غارت ہوجاتا ہے عصب البصر
کی اذیت سے دماغ مین بھی سوزش ہوجاتی ہے جس سے مریض کی ہلاکت کا احتمال غالب
ہوجاتا ہے شدت مرض کی وجہ سے بخار بھی ہوجاتا ہے قبض کے ہونیسے زبان
خشک ہوتی ہے آنکھ کے عضلات مین قدرے قلیل تشنج بھی ہوجاتا ہے
علاج صفائی وغیرہ تدابیر رمد مدی کے مطابق کرین مریض کو لٹا کر تندرست
آنکھ کو رفادہ سے بند کرین بعدازان کو کنارے کے جوش شدہ سے آنکھ کو دھو دین

اور اس بات کی احتیاط رکہین کہ مستعمل پانی مریض اور عام کی تندرست آنکھہ پر نہ لگ جائے
مواد کے بہ کثرت خارج ہوئے مین پپوٹون کو اولٹ کر کاسٹک سلوشن سے دہووین اور
۵ سے ۲ گرین کی طاقت والہ سلوشن حسب شدت اور خفت مرض تیار کرکے استعمال مین
لاوین اور نیز اس بات کی احتیاط کرین کہ عرق مذکور قرینیہ پر نہ لگ جائے بعد ازان
عرق پھٹکری یا نمکین پانی سے آنکھون کو دہووین اور یہ ضماد فایدہ مین سریع الاثر ہے
نسخہ افیون پھٹکری رسوت نبات کوزہ سبکو مساوی الوزن لیکر باریک
کرین اور آٹا کے پانی مین کہرل کرکے بذریعہ سلائی آنکھہ مین نیز آنکھہ کی دور پر
ضماد کرین فایدہ مین سریع الاثر ہے **دیگر مجرب** کف دریا گل ارمنی
سفرختہ ہاہلیہ ہر ایک ۳ ماشہ سنگ بصری ۲ ماشہ سپاری ایک عدد کافور افیون ہر ایک
۲ ماشہ سب کو باریک کرین اور خیساندہ برگ حنا مین کہرل کرکے شیاف بناوین
اور بوقت ضرورت استعمال مین لاوین فایدہ مین عظیم النفع ہے روغن کو پپیا یا روغن
گرجن مین کپڑا اتر کرکے آنکھہ پر رکھنے سے ازبس فایدہ ہوتا ہے اور جو ادویات سوزاک
مین فایدہ مند ہین اس مرض مین بھی مفید ہوا کرتی ہین اگر قرنیہ مین سوزش کی شکایت
پائی جاوے تو کاسٹک سلوشن وغیرہ تیز ادویہ کا استعمال کرنا منع ہے اس صورت
مین پپوٹون کو اولٹ کر دہووین بعد مین اٹروپیا سلوشن کا استعمال کرین فایدہ
مین عظیم النفع ہے اور مرض کی شدت مین صدغین پر چند جونکین لگاوین مسہل سے
معدہ اور امعا کی صفائی کرین قبض کا خیال رکہین مریض کی کمزوری مین کانون کی
پیچھے بلسٹر ذرا ریچ لگا کر آبلہ اوٹھاوین اور حدت مرض کے زوال ہونے پر تک سلوشن
کاسٹک سلوشن اور عرق پھٹکری آنکھہ مین ڈالین کمزوری کی صورت مین کونین
اطریفل کشنیز اطریفل زمانی وغیرہ مقوی دوائین دین مریض کو ہوادار مکان مین
رکہین حفظان صحت کی پابندی لازم جانین ابتدا مین بڑی ہوشیاری سے
علاج کرین آنکھہ کی سوزش ملتحمہ کے انتفاخ اور اجتماع خون کو کوکین سلوشن
سے کم کرنا نہایت ضروری ہے ورنہ پس و پیش کی صورت مین قرنیہ کی ساخت بگڑ جاویگی

احتمال ہی جس سے بصارت زایل ہو جاتی ہے آنکھہ او چشم خانہ کی درد کو تسکین مین لانا ہی ضروری ہے ورنہ مریض نڈھال ہو کر تکلیف اوٹھاتا ہے **نسخہ** سلفٹ آف اٹروپیا ۱/۲ گرین سلفٹ آف کوکین ۲ گرین وسیلین ایک شعر گرین سب کو ملاکر آنکھہ مین ڈالین اس سے درد مین فوراً تسکین ہوجاتی ہے ملحمہ کا نفخ رفع ہوجاتا ہے مواد مین کمی پائی جاتی ہے **ہشتم رمد ڈفتھیریا** - یہ وہ مد ہے جو آنکھہ کے غشای بلغمیہ پر لزوجت دار خون کے قسم کی کا ذب جھلی پیدا ہوجاتی ہے ڈفتھیریا کا بیان امراض حلق مین آئیگا انشاء اللہ تعالے مختصراً یہان بھی بیان کیا جاتا ہے اور وہ یہ ہے کہ ڈفتھیریا ایک کاذب غشا ہی جو مرض سوزش حنجرہ اطفال مین حلق - قصبۃ الریہ کے اندر پیدا ہوجاتا ہے اور جیسا غشای بلغمیہ حلق مین پیدا ہوتا ہی آنکھہ کی غشای بلغمیہ مین بہی پیدا ہوجاتا ہے اور زہریلہ مواد دونون مین ایک ہے **علامات** پہلی رمد حادکی طرح درد و سرخی شروع ہوتی ہے آخیر مین آنکھہ اور پلک کی غشائے بلغمیہ غلیظ ہوجاتی ہیں فرق دونون مین یہ ہے کہ رمد حاد میں مائیت خون کے زیادہ آنے سے ورم ہوجاتا ہے اور اس قسم مین لزوجت خون کی زیادہ آنے سی آنکھہ کی غشائے بلغمیہ زیادہ غلیظ ہوجاتی ہے جس سے رمد حاد کی نسبت اسمین سرخی کم ہوتی ہے کیونکہ جکہ خون کے دباؤ سی آنکھہ کی غشا بلغمیہ مین خون کم آتا ہے اسی وجہ سی استحکام مرض کے بعد آنکھہ کی غشای بلغمیہ سفید مایل بہ زردی اور خشک و مستوی ہوتی ہی مرض کی ترقی مین خون کا مادہ لزوجت دار غشائی بلغمیہ پر گرتا ہی جس سے آنکھہ کی غشائے بلغمیہ پر غشائے جدید پیدا ہوجاتا ہے جو دستکاری سے نکالا جاسکتا ہے اس صورت مین آنکھہ مین قدری درد کی شکایت پائی جاتی ہے آنسو بھی آیا کرتی ہین جسمین غشای مذکور کے اجزا بھی خارج ہوا کرتے ہین اخیر مین کسیقدر پیپ بہی آتی ہے اور اسکے خارج ہونے سے ورم چشم کم ہوجاتا ہے **انجام** اکثر صحت ہوجاتی ہے کبھی ورم کی زیادتی سے زخم ہوجاتا ہے پیپ پڑجاتی ہی

جس سے اکثر قرنیہ کو نقصان پہونچتا ہے اور تحوزالعین کے پیدا ہونے سے آنکھ خراب ہو جاتی ہے اگر صحت بھی ہو جاتی تو پلک سکڑ کر یا اندر یا باہر کی طرف منقلب ہو جاتی ہین علاج صفائی وغیرہ احتیاط مین رمد دمی سے مطابق کرین اور رمد حاد کی حالت فرمن کے موافق علاج کرین کیا لومل یا جوہر سپکیورکو افیون کی ساتھ مکرر سہ کرر کھلا دین تاکہ جوش دہن کے پیدا ہونے سے لعاب دہن بکثرت خارج ہو اور آنکھ مین پیپلا ڈونا رسوت افیون وغیرہ ادویہ مسکنہ کا ضماد کرین اور پلک کو منقلب کرکے کاسٹک نقرہ کی بتی جفن اعلےٰ اور اسفل پر لگا دین اور اوپر سے سرد پانی ڈالکر دہو ڈالین جب مرض کی زیادتی کم ہو جاوی تو کاسٹک نقرہ سلوشن یا زنک سلوشن یا عرق پھٹکری وغیرہ قلیل الوزن مین تیار کرکے آنکھ مین ڈالین کونین سلوشن کا استعمال بھی فایدہ مین سریع الاثر ہے **نسخہ** سلفٹ کونین ۴ گرین ڈائیلوٹ سلفیورک اسڈ ۵ بوند عرق گلاب ایک اونس سبکو ملاکر آنکھ کو دہو دین نیز آنکھ مین دو تین بار دفعہ ٹپکا دین جب قرنیہ پر خاسد ریشہ ہو جاتا ہو جائی تو بکمال نرمی اور آہستگی سے لنٹ کے ٹکرہ کے ساتھ تر کرکے صاف کرین سختی اور تیزی مین آنکھ کے خراب ہو جانے کا احتمال ہے اور مریض کو آب وہوا کی تبدیل کرادین اغذیہ اور ادویہ مقوی کھلا دین **قسم نہم** **رمد شرکی** (**اسمپتھی ٹک افتھلمیا**) اسکو ریفلکس افتھلمیا بھی کہتے ہین اور وہ یہ ہی کہ جب ایک آنکھ مین فساد اور خرابی لاحق ہوتی ہے تو کچھ دنون کے بعد ہمدردی اور شراکت کے سبب دوسری آنکھ بھی مبتلائی مرض ہو جاتی ہی اسکے دو قسم ہین ایک خفیف دوسری شدید یا قوی یعنی معمولی اذیت کے رتبہ سے زیادہ پائی جاتے **اول خفیف** اسکا سبب یہ ہو کہ جب غدد صرف ایک آنکھ مین ہوتا ہے مثلاً جب مریض کی آنکھ مین کسی وجہ سی زخم ہو جاتا ہے اور اوسکی اذیت حد سے زیادہ بڑھ جاتی ہی تو صحیح وسالم آنکھ مین بھی اذیت اور ورم پیدا ہو جاتا ہی جس سے قدری سرخی اور تھوڑا سا درد پایا جاتا ہے اور آنکھ ماؤف

سے قدری پانی بھی جاری ہوجاتا ہی صحیح آنکھ کی بصارت کم ہوجاتی ہے کبھی علامات مذکورہ کی بجا صحیح آنکھ مین صرف عصبی درد پیدا ہوجاتا ہی نیز جب چشم ماؤف میز اذیت باقی پائی جاتی ہے تو اذیت کی شدت اور خفت کے لحاظ سے علامات کبھی پیدا ہوجاتی ہین اور کبھی زایل ہوجاتی ہیں مگر جب چشم ماؤف کو باہر نکال دیا جاے تو صحیح آنکھ کی اذیت اور علامات برطرف ہوجاتی ہین **انجام** اگرچہ ورم دور ہوجاتا ہے مگر علامات مدت دراز تک باقی رہتی ہین لیکن اکثر یہ خوف رہتا ہے کہ اسکے بعد قسم شدید نہو جائے کیونکہ اوسکے شروع ہوجانے کے بعد اکثر صحیح آنکھ بھی خراب ہوجاتی ہے **علاج** آنکھ کو آرام مین رکھین مطالعہ کتب وغیرہ باریک کام کو ترک کرین دونون آنکھون کو اکثر اوقات بند رکھین امتلا کی صورت مین مسہل دین **نسخہ مسہل** کیالومل کیالومل ۵ گرین ریوجلیپ ۵ اگرین دونون کو سفوف کے طور پر تیار کرکے مریض کو کہلا دین اور ۳ گھنٹے کے بعد یہ مرکب تیار کرکے دین **نسخہ** سلفٹ اف مگنیشیا انگچر آف جلیپ ہر ایک ۲ ڈرام شیر خشت ایک ڈرام عرق زیرہ ۱۲ ڈرام سب کو ملاکر استعمال مین لادین اور قبض کی صورت مین یہ حبوب بناکر استعمال کرین **نسخہ** ریباجو ابن خراسانی ۴ گرین کمپونڈ پل اف کالوسنتہ ۲۰ گرین جلیپ ریزن ۳ گرین سب کو ملاکر ۱۲ حبوب بناوین اور بوقت خواب ایک حب کہلانے کو دین مرکبات کونین جوہر کچلہ وغیرہ مقوی اعصاب ادویہ کہانیکو دین مسکن الاوجاع ادویہ کے ضماد سے درد چشم کو روکین اگر کسی تدبیر سے صورت فایدہ کی معلوم نہو تو چشم صحیح کی حفاظت کے واسطے چشم ماؤف کو خانہ چشم سے باہر نکالدین تاکہ مشارکت کی اذیت کا اندیشہ نہ رہے **دویم شدید** یہ ایک قسم کا ورم چشم ہے جسمین چشم ماؤف کی اذیت صحیح وسالم آنکھ مین سرایت کرجاتی ہے اگرچہ اس قسم کی ورم میں پیپ کی پیدائش مطلقاً نہیں ہوتی مگر خون کا لزوجت دار مادہ جدا ہوکر طبقات اعین مین گرتا ہے جسسے طبقات بعد

باہم چسپاں ہوجاتے ہیں اور اکثر اس ورم کا ابتداء عنبیہ سے شروع ہوتا ہوئی
طبقہ مشیمیہ میں سرائیت کرتا ہے بعدزاں درجہ بدرجہ طبقہ شبکیہ میں منتہی
ہوجاتا ہے کبھی اسکے برعکس طبقہ شبکیہ سے شروع ہوکر عنبیہ میں منتہی ہوتا ہے
اسباب اکثر زخم کے قسم سے یہ ورم پیدا ہوا کرتا ہے ملتحمہ اور قرنیہ
کے مقام اتصال کے زخم سے زیادہ ہوتا ہے کبھی آنکھ میں لوہے پیتل۔ لکڑی
کے ریزے وغیرہ غیر جنس شئی کے نفوذ کرنے سے پیدا ہوجاتا ہے کبھی ایک
آنکھ کے طبقہ میں ورم ہوجاتا ہے جس سے چشم ماؤف ضعیف اور قبول فساد کے مستعد
ہوجاتی ہے آخر کار ضعف اور فساد کی وجہ سے دوسری آنکھ بھی ورم میں
مبتلا ہوجاتی ہے نیز عمر کے اعتبار پر کم سنی میں اطفال اور جوان آدمی جو سن
طفولیت میں قریب العہد ہوں مبتلائے مرض ہوجاتے ہیں نقرس وجع مفاصل
اور آتشک کے استعداد سے بھی یہ ورم پیدا ہوتا ہے **علامات** ابتداءً آنکھ
کی غشاء ملتحمہ میں اذیت اور سرخی پیدا ہوجاتی ہے قدرے قلیل آنسو بھی جاری
رہتی ہیں روشنی اور دھوپ میں نظر کرنے سے زیادہ تکلیف ہوتی ہے بصارت
میں ضعف پیدا ہوجاتا ہے تھوڑا سا کام لینے سے ہی آنکھ تھک جاتی ہے مرض
کی زیادتی اور شدت میں ملتحمہ پر خصوصاً قرنیہ کے گرداگرد گلابی رنگ کی سرخی
پیدا ہوجاتی ہے اذیت کے سبب عنبیہ کا رنگ گاڑھا ہوجاتا ہے ثقبہ سکڑکر
تنگ ہوجاتا ہے عنبیہ اور جلیدیہ کے باہم اتصال ہوجانے سے ثقبہ کم نظر آتا
ہے خواہ ہی اٹروپیا سلوشن ڈالکر آنکھ کا ملاحظہ کیا جائے عنبیہ میں خون کے لزوجت
دار مواد کے گرنے سے عضلات مدورہ اور طویلہ کی ترتیب مشاہدہ میں فتور
پیدا ہوجاتا ہے عنبیہ میں غلظت بھی ہوجاتی ہے جس سے اسکی حرکت انقباض
معدوم ہوجاتی نیز رطوبات کی زیادتی سے آنکھ میں سختی اور تمدد پیدا ہوجاتا ہے اور
یہ سختی مس سے بخوبی معلوم ہوتی ہے جلیدیہ میں سفیدی دکھائی دیتی ہے
زجاجیہ بھی مقدار میں زیادہ اور رنگت میں مکدر ہوجاتی ہے درد کم ہوجاتا ہے

بکہ مرض کی شدت مین آنکھہ کے عنبیہ اور دہیشیاتی مین بھی درد پیدا ہوتا ہے استفراغ
اکثر علاج سے کم فایدہ ہوتا ہے بعضے مرتبہ ورم ملتحمہ کی تفرق کر دیتے ہے یعنی ورم اور چہوٹی چہوٹی
سے کیونکہ رطوبات اور ورم کی زیادتی سے آنکھہ سخت ہوجاتی ہے جسکے سبب غذای جدیدہ
کا حاصل نہین کر سکتی آخر ضعف کے سبب طبقات قرنیہ ہو جاتے ہین رطوبات کے تحدر سے
ہو جانے سے آنکھہ چہوٹی ہوجاتی ہے **علاج** مریض کو تاریک کمرہ مین آرام تمام
رکہین یا دونون آنکھون کو بستہ بند رکہین اگر روشنی مین مریض کو باہر نکلنے کی
ضرورت پیش آوے تو دخانی رنگ کے شیشوں کی عینک لگا کر باہر آوین اور اس عمل کو
برابر سات آٹہہ مہینہ تک جاری رکہین غذا لطیف جید الکیموس سریع الہضم کہانیکو دین
کونین وغیرہ ادویہ مقویہ کی استعمال سے مریض کی طاقت کو بحال رکہین اور یہ مرکب
فایدہ مین سریع الاثر ہے **نسخہ** کونین ۴۸ گرین لایکوار ارسنیکلیس ۲ ڈرام
ڈایلیوٹ سلفیورک ایسڈ ۲ ڈرام پانی ۶ اونس سب کو ملا کر بقدر ایک ڈرام غذا کے
بعد صبح وشام پلاوین اگر مریض کی طبیعت مین آتشک یا خنازیر یا وجع مفاصل کی
استعداد پائی جائے تو ہر ایک کا علاج جداگانہ حسب قواعد معروفہ کرین اور یہ مرکب
مذکورہ بالا امراض کے ہر ایک قسم کو زیادہ تر فایدہ مند ہے **نسخہ** رسکپور ایک
گرین رب افیون ۴ گرین گوا کم ریزن ۲۰ گرین سب کو ملا کر گلیسرین یا شہد خالص مین
۴ حبوب بنا دین خوراک ۲ حبوب صبح وشام دین مقام صدغین پر مرہم سیماب کی
مالش کرین اس سے از بس فایدہ ہوتا ہے اور بلاڈونا کو پانی مین حل کر کے دور چشم
پر ضماد کرین تاکہ ثقبہ عنبیہ وسیع ہوجائے شدت درد کی صورت مین افیون کی پوری خوراک
دین نیز آنکھہ پر لیپ کرین اور تسکین درد کے لئے یہ حبوب فایدہ مین سریع الاثر ہین
نسخہ پھٹکری افیون ہر ایک ۱ دام ریوند ۲ دام برگ نیم ۵ عدد زعفران ۵ سرخ
سب کو باریک کر کے آہن کی کڑاہی مین بقدر ضرورت پانی ڈالکر دستہ آہنی سے خوب کہرل کرین
بعد ازان آگ پر رکہکر پانی کو خشک کرین اور حبوب بنا دین اور بوقت ضرورت گلاب کے ساتھہ کنار
مین گہسکر آنکھون کے اوپر اور گرد پر ضماد کرین جب مذکورہ بالا تدابیر اور ادویہ

کے استعمال سے صورت فایدہ کی نمایان نہو نیز چشم ماؤف کی بصارت زایل ہو جائے
مگر کچھ فساد کے باقی رہنے سے کبھی کبھی چشم ماؤف مین اذیت اور درد کی شکایت پائی جائے
نیز ہمدردی اور مشارکت کی وجہ سے صحیح آنکھہ مین اذیت کی سرائیت ہو جائے تو صحیح
چشم کی حفاظت کیواسطے آنکھہ ماؤف کو باہر نکالدین تاکہ شراکت کا سلسلہ رفع ہو جائے
اگر کوئی غیر جنس آنکھہ مین پڑگئی ہو تو غیر جنس کو حسب دستور معروف نکال دین اگر باہر نکالنا
غیر ممکن معلوم ہو تو خود آنکھہ کو چشم خانہ سے باہر نکال دین اور جب دیکھا جاوی کہ چشم ماؤف
کی بصارت بہت کم ہو گئی ہی اور صحیح آنکھہ مین بہی اذیت کی سرائیت کا خوف پایا جائے
تو اس صورت مین بہی آنکھہ ماؤف کو چشم خانہ سے نکالدین اگرچہ اس عمل کو مریض پسند
نہیں کرتا لیکن حکیم کا فرض ہے کہ جو بات مریض کے حق مین مفید ہو اوس سے مریض اور
اوسکے ورثا کو مطلع کیا جاوی اور آنکھہ کے نکال دینے کا عمل ہینے اپنی کتاب معمول احمدیہ مین
بوضاحت تمام بیان کر دیا ہے دوبارہ اعادہ کرنے کی چندان ضرورت معلوم نہیں ہوتی

قسم دہم رمد عام طبقات چشم ریعنی آفتھل میٹس

یعنی کے معنے جملہ اور جمیع ہیں پس اس سے مراد یہ ہے کہ آنکھہ کے جمیع اجزا مین ورم کا ظہور
پایا جاوی طبقات چشم ہون یا آنکھہ کی رطوبات بعض اوقات آنکھہ مین ریم بہی پیدا ہو جاتی
ہے پس اسی مناسبت سے اوسکو سپ پیورٹیف کو رائیڈا ئیٹس بہی کہتے ہیں —

اسباب جب آنکھہ مین زخم ہو جاتا ہے یا کوئی غیر جنس و غیر طبعی شئی آنکھہ مین نفوذ
کر جاتی ہے یا انگارہ یا تپی ہوئی لوہی سے آنکھہ جل جاتی ہے تو غشائی بلغمیہ چشم مین ورم
ہو جاتا ہی قرنیہ مین خراش ہوتا ہے کبھی اورام چشم خصوصًا رمد سوزاکی سے کبھی مرض
موتیا بند وغیرہ مین دستکاری کرنے کے بعد یہ مرض پیدا ہو جاتا ہے دوسری مرض
کی موجودگی سے بہی ہو جاتا ہے جن سے عام جسمی کمزوری اور خون مین رقت پائی جاتی ہو

علامات سرخی چشم وغیرہ علامات زیادہ تر شدید اور قوی ہوتی ہیں باعث
خون کی کثرت تراوش سے غشائی بلغمیہ چشم زیادہ تر غلیظ ہو جاتا ہے پلک بھی سرخ
اور متورم ہو جاتے ہیں آنکھہ مقدار مین بڑی معلوم ہوتی ہے رطوبت بہی بڑھ جاتی ہی

قرنیہ کے پیچھے خون کی لزوجت دار مادہ کے گرنے سے قدری سفیدی دکہائی دیتی ہے علنبیہ
کی رنگت نئے گاڑہا ہوجانے سے چمک دمک زائل ہو جاتی ہے عنبیہ اور اوسکے ثقبہ پر خون
کے لزوجت دار مادہ کے گرنے سے اونکے عضلات کی ترکیب نشیب معلوم نہین ہو سکتی قرنیہ
مین سفیدی وکدورت یا اوسکے طبقات مین پیپ کی موجودگی معلوم ہوتی ہے کبہی زخم
بہی پایا جاتا ہے جسمین قدری قلیل مردار مواد بہی پائے جاتے ہین غرض آنکہ کے جملہ اجزا
مین تغیر اور مقدار مین زیادتی ضرور ہی پائی جاتی ہے کیونکہ خون کے لزوجت دار مادہ کے
گرنے سے آنکہین زیادہ درد کرتی ہین جنکی ٹیس پیشانی رخسار۔صدغین اور ناک کے
قریب تک جاتی ہے کبہی درد عصابہ کی طرح وقت مقررہ مین کم وبیش ہوجاتا ہے مگر مرض
کے مستحکم ہوجانے سے درد اپنی ازدیاد کی حالت پر قایم رہتا ہے آنکہ مین ضربان
بہی پیدا ہوجاتے ہین درد کی شدت سے رات کو نیند نہین آتی **انجام** نہایت
خراب ہے کبہی اصل سبب موجب فساد کے رفع ہوجانے سے بصارت چشم محفوظ رہ سکتی ہے
لیکن اکثر آنکہ کے فتور سے بصارت زائل ہوجاتی ہے **علاج** غشائے بلغمیہ
چشم کی قوی وشدید ورم مین جو علاج کی تدبیر لکہی گئی ہے عمل مین لاوین اگر رطوبت بیضیہ
اور زجاجیہ کے ماؤف ہونے سے آنکہ مین تمدد زیادہ پایا جاوے تو قرنیہ مین سوزن کرکے
رطوبت بیضیہ کو خارج کرین اس سے زیادہ تر فایدہ ہوتا ہے اگر قرنیہ اپنی جگہہ کو چہوڑ کر
ذرہ آگے کو نکل آوے تو اس سے رطوبت بیضیہ اور زجاجیہ کی زیادتی معلوم ہوتی ہے مرض کی
شدت اور اثر کے باقی رہنے تک چوبیس یا اڑتالیس گہنٹہ کے بعد اخراج رطوبت کا عمل
برابر کرتے جاوین کیونکہ بہت ہی قلیل عرصہ مین رطوبت بیضیہ پیدا ہوجاتی ہے اگر عمل کے
وقت قدری افیون کہلائی جائے تو زیادہ تر مفید اور کارآمد ہے اس مرض مین ضعف
کے زیادہ ہوجانے سے شوربائے گوشت ضرور ہی پلایا کرین تاکہ مریض کی طاقت بحال رہے

فصل دویم ورد پیچ (گرانیولرا فتھلمیا) عموماً اس مرض کو رو ہا یعنی
پہول جانا یا لکرا پڑجانا کہا جاتا ہے اسمین پلکون کے اندرونی سطح پر چہوٹے چہوٹے
سخت گول سفیدی مائل یا سرخ رنگ کے دانے پیدا ہوجاتے ہین بعد ازان

غشای بلغمیہ کی نیچے زائد ریشہ اور ذرات منکے طور پر پاکہر دی ہوجاتی ہین جسکی حرکت سے مقلہ کو اذیت پہونچتی ہے [illegible] زیادہ [illegible] رطوبت ہمیشہ خارج ہوتی رہتی ہے [illegible] لپٹنے اور کنارے سرخ ہوجاتے ہیں کبھی رمد [illegible] پانی جاتی ہے [illegible] ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا آنکھ مین [illegible] اور زیادہ [illegible] جانے سے آنکھہ بہاری سی [illegible] معلوم ہوتی ہے [illegible] ہوجاتا ہے اور زخمون کی تہ پڑنے سے بالا یا سفید [illegible] پلک کے اندر تھوڑا تھوڑا کے پیدا ہوجانے سے پلکین سکڑ جاتی ہین کبھی اندر کی طرف سے پلک زیادہ سرخ اور سرخ معلوم ہوتی ہے اور سفید و سرخ رنگین خوانچہ کی مانند دیتی ہین لاطنی زبان میں اسکو ٹریکوما کہتے ہین جسکے معنی ہیں پارچہ نمرق اور اس سے مراد غشائے حدقہ جسکی بافت عروق سے ہوتی ہے

اسباب کبھی رمد دی اور کبھی رمد خنازیری کی کہنہ اور مزمن حالت میں رہ بھی پڑجاتے ہیں اسکی دو قسمیں ہیں اصلی اور غیر اصلی اصلی وہ ہے کہ پلک کے غلیظ ہوجانے سے اسکے نیچے کی غدودین متورم ہوکر حلمة الثدی کی مشابہ ابھر آتی ہین غشائے خانہ دار مین مواد کے گرنے سے پلک کی غشای بلغمیہ کے نیچے بہی ورم ہوجاتا ہے غیر اصلی مین غدودین اور غشائے خانہ دار مین ورم نہین پایا جاتا بلکہ پلک کے نیچے کے پہوڑ نکو الٹا کر ملاحظہ کیا جاوے تو یہ دانے بخوبی معلوم ہوتے ہین بعض اوقات یہ مرض رمد کے مزمن ہونے کا نتیجہ نہین ہوتا بلکہ ہوائی مرطوب (ملیریا) یا ہوا و مکان کی کثافت کا اثر ہوا کرتا ہے جیلخانہ۔ مدارس وغیرہ اس قسم کے مقامات مین صفائی کے عدم انتظام اور حفظ صحت کی عدم پابندی سے ہوجاتا ہے غربا تنگدست لوگ جو تنگ جگہ کے سبب انبوہ کثیر مین گذران کرتے ہین اور خراب غذا کہاتے ہین گرد و غبار میں پہرتے ہیں مبتلائے مرض ہوجاتے ہیں آنکھہ مین زیادہ تیز محرک دوا کے ڈالنے سے بہی مرض ہوجاتا ہے جو چیزین ضعف اور کمزوری پیدا کرتی ہیں وہ بہی اسکا موجب ہین خورد سالی مین میلا کچیلا رہنے سے بچے زیادہ تر مبتلائے مرض ہوجاتے ہین **علامات** اصلی

قسم مین ابتداءً معلوم ہوتا ہے کہ آنکھ مین ریت پڑ گئی ہے جس سے آنکھ مین قدرے
سوزش معلوم ہوتی ہے اور طبقہ ملتحمہ کسیقدر سرخ کھردرا اور ناہموار معلوم ہوتا ہے روشنی
کے لگنے سے زیادہ ایذا ہوتی ہے رطوبت امینر پیپ بھی قدرے قلیل خارج ہوتی ہے خواب
سے بیدار ہوتے وقت پلکون کے بال چپکی ہوئی ہوتے ہیں پلک کے کنارے اور موق
اکبر بھی سرخ اور متورم معلوم ہوتا ہے جب مرض شدید کی حالت مین پلکون کو منقلب
کرکے دیکھا جاوے تو جفن الاعلیٰ اور اسفل کی غشای بلغمیہ نہایت سرخ اور متورم نظر آتی
ہے درد کے سبب مریض تکلیف مین رہتا ہے کبھی چھوٹے کبھی بڑے بڑے
بثورات اور وریدین معلوم ہوتی ہیں آنکھ کے چپکنے سے طبقہ بالائی قرنیہ کو اذیت
پہونچتی ہے جس سے قرنیہ قدرے گدلا ہو جاتا ہے خراش کی زیادہ ہونے سے قرنیہ مین
زخم اور ورم پیدا ہو جاتا ہے اوسکے اوپر قدرے سفیدی مکڑی کے جالے کیطرح اور
سفیدی پر قدرے سرخی ظاہر ہو جاتی ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اوسپر گویا
عروق سرخ کی بافت پیدا ہو گئی ہے اور یہ ورم اور سرخی شعاع آفتاب گرم و سرد
ہوا کے صدمہ وغیرہ اونکے سبب سے زیادہ ہو جاتی ہے کبھی ضعف چشم کے سبب
کم ہو جاتی ہے درجہ حدت کے ختم ہو جانے کے بعد یہ ورم اور بثورات چند ہی روز مین
برطرف ہو جاتے ہیں اور مرض مزمن ہو جاتا ہے جس سے آنکھ کے غشائے بلغمیہ سفید
درخشان ہو جاتی ہے غدودین معدوم ہو جاتی ہیں اور پلک کے نیچے کی اصلی جلد پر مرض
کا نشان باقی رہجاتا ہے جیسا کہ دوسرے جسم کی جلد پر نشانات پائے جاتے ہیں
اس حالت مین پلک منقلب ہو جاتی ہے بال ٹیڑھے ہو کر آنکھ کے اندر چلے جاتے ہین
جس سے شعر منقلب کا مرض پیدا ہو جاتا ہے اور ان بالون کی حرکت اور کھٹک سے
قرنیہ کو نقصان پہونچتا ہے چندان کہ اذیت کی زیادتی اور قرنیہ کی کثرت سفیدی
سے بصارت باطل ہو جاتی ہے۔ دوسری قسم غیر اصلی مین اذیت اور علامات
خفیف ہوا کرتی ہین اس قسم کا مرض مدت دراز تک رہتا ہے کبھی کبھی سوزش کے
کے واقع ہونے سے مرض بھی آتا ہے صبح کو بیدار ہونے کے بعد پلکون کے بال

چپکے ہوئے ہوتے ہین اس قسم مین بھی گرم و سرد ہوا سے کم و بیش اذیت ہوتی ہے
اور آنکھہ کے چپکنے کی اذیت سے قرنیہ کو نقصان پہونچتا ہے جیسا کہ قسم اول مین لکھا
گیا ہے **انجام** یہ مرض نہایت اور برسون رہنے والا ہے اور کچھہ عرصہ کے بعد
بثورات سکڑ جاتے ہیں طبقہ صلبیہ سفید نسکدار ہوجاتا ہے زاید ریشہ اور ذرات
کے سکڑ جانے سے پلکین اندر کیطرف کہیچ جاتی ہیں اور علاج کی بے پروائی مین مختلف
قسم کے نقصانات پیدا ہو جاتے ہیں قرنیہ کے زخمی ہونے سے جالا اور پہولا پیدا
ہوجاتا ہے کبھی خراش و ورم کی زیادتی سے قرنیہ باہر نکل آتا ہے **علاج**
مریض کو زود ہضم ہلکی غذا دین تازہ اور صاف ہوا مین ہوا خوری کرین دہوپ مین
نہ پہرین مقوی ادویات کہانیکو دین بثورات کے دور کرنے مین پپوٹونکو الٹ کر استعمال
ملاوین تاکہ آنکہو لگا ڈہیلا پوشیدہ ہو جاوے بعدازان ۲ گرین نائیٹریٹ اف سلور کو
ایک اونس عرق گلاب مین حل کرکے پلک کے اندر موئین قلم سے بثورات پر طلا کرین
اور نصف منٹ کے گذر جانے پر سرد پانی سے دہوئین یا نیلا تہوتہا کو قلم کے موافق
بناکر اسطرح لگاوین کہ قلم کا صاف سر اغشائے بلغمیہ مقلہ پر نہ پہونچے بعدازان آنکہہ کو
سرد پانی سے دہووین اور بوقت خواب نیلا تہوتہہ کا عرق بقدر ایک قطرہ آنکہہ مین
ڈالین یعنے ۲ گرین نیلا تہوتہہ کو ایک اونس عرق گلاب مین حل کرکے استعمال مین
لاوین چونکہ نیلا تہوتہہ کے استعمال سے درد زیادہ ہوتا ہے اور کچھہ عرصہ تک
مریض تکلیف مین رہتا ہے اسلئے رفع درد کے واسطے کیالومل کو استعمال کرنا فایدہ
میں سریع الاثر ہے اور وہ اسطرح پر ہے کہ نیلا تہوتہہ کی استعمال کے چار پانچ لمحہ بعد مقام
ماؤف پر قدرے قلیل کیالومل چھڑک دیا جاوے اس سے فوراً درد جاتا رہتا ہے اور
پانچ چھہ روز مین بلا تکلیف آرام ہوجاتا ہے واضح ہو کہ درد بینج مین خصوصاً اطفال
کے لئے نائیٹریٹ سلور سلوشن کے بجائے اگر سلوشن سلور آیوڈائیڈ کو استعمال کیا جائے
تو فایدہ مین عظیم النفع ہے کیونکہ یہ اوسکی نسبت کمزور ہے اس سے آنکہہ کو اذیت کم
پہونچتی ہے اور مواد موجودہ کی تحلیل ہوجانے سے ورم کم ہو جاتا ہے جس سے بہت جلد

صحت حاصل ہو جاتی ہے **نسخہ** کاسٹک نقرہ ۲ گرین ایوڈائیڈ آف پوٹاس ایک گرین دونون کو ایک اونس عرق گلاب مین کچہہ عرصہ تک رکہدین تاکہ آیوڈائیڈ سلور پیدا ہو جاوے بعدازان صبح و شام دو دو قطرات آنکہہ مین ڈالین **دیگر مجرب** پہٹکڑی بریان مسحوق کو بذریعہ موئین قلم یا پنبہ ہٹی ہوئی کے ہمراہ غشائے بلغمیہ پر لگائین اور نصف منٹ کے بعد آب سردسے آنکہونکو دہووین لیکن ورم کی زیادتی مین پہلے ورم چشم کا علاج کرین جو رمد کی ذیل مین لکہا گیا ہے اور اسکے سوا کوئی دوسری دوا ہرگز استعمال نکرین اور رفع ورم کے بعد خاص مرض کا علاج کرین اور یہ مرکب فایدہ مین کثیر النفع ہے **نسخہ** افیون کہنہ سفید سنگ بصری تخم سرس شورہ قلمی ہر ایک ۱ ماشہ پہٹکڑی بریان نبات کوزہ ۲ ماشہ سب کو باریک کرکے لیموکی رس مین برابر دو روز تک کہرل کرین بعدازان شیاف بناکر خشک کرین بوقت ضرورت پانی مین گہسکر پلک کو اولٹ کر روہون پر لگادین اس سے ضعف بصر اور شبکوری کو نیز فایدہ ہوتا ہے جنمین بذریعہ سلائی استعمال کرنا فایدہ مین سریع الاثر ہے **دیگر مجرب** جسکے استعمال سے ورد پیچ اطفال کو از بس فایدہ ہوتا ہے **نسخہ** افیون کہنہ سفید رسوت زرد چوب مامیران چینی ہر ایک ا ماشہ پہٹکڑی بریان ۴ ماشہ سب کو باریک کرکے عرق گلاب مین کہرل کرین اور بوقت ضرورت پپوٹون کو اولٹ کر روہون پر لگادین نیز آنکہہ کے دور پر لیپ کرین **دیگر مجرب** جس سے ابتدائی رمد کو نیز فایدہ ہوتا ہے **نسخہ** انزروت مدبر صمغ عربی نشاستہ چشخام مدبر نبات کوزہ سب کو مساوی الوزن لیکر باریک کرین اور حسب موقع پلک کو اولٹ کر روہون پر لگاوین **دیگر مجرب** بوریکس ا سٹرہ ۱۰ گرین ٹانک اسڈ آیوڈو فارم ہر ایک ۱۰ گرین سب کو باریک کرکے بوقت ضرورت پپوٹون کو اولٹ کر چہڑک دین اس سے دو تین روز مین روہی بالکل فم ہو جاتے ہین ڈاکٹر جمیس ایل ہاتیر صاحب کا خاص تجربہ ہے کہ پپوٹون کو اولٹ کر تیزاب سہاگہ کا سفوف چہڑکدین اس سے برابر دس لحظہ تک جلن اور درد کے ہونیسے پانی بکثرت جاری ہوتا ہے

اور ہفتہ مین صرف دو تین دفعہ کی استعمال سے رہ ہی بالکل رفع ہو جاتے ہین نیز آنکھ کو
اندر گلیسرین ملا شیر دختر بار بار ٹپکاوین اور دفع عفونت عرقیات مین گدی کپڑی کو بھگا کر
آنکھ پر رکھین اس سے آنکھ خشک ہو جاتی ہے **دیگر مجرب** ایک رطل سرد
پانی مین ۳۲ رتیان (سنج) کا سفوف برابر ۲۴ گھنٹہ تک بھگو رکھین بعد ازان ایک رطل
گرم پانی شامل کرکے کچھ دیر کے بعد صاف کرین اور بحفاظت تمام بوتل مین بند کر کے
رکھ دین اور حسب موقع پلک کو اولٹ کر چند بار روزانہ اس پانی سے ان کو دہو وین چندان
کہ سوزش کے پیدا ہونے سے پلک پھول جاوے اس سے پانی بکثرت جاری ہوتا ہے
اور تین روز کے بعد پلک مین سیپ کے پڑ جانے سے دس پندرہ روز مین بالکل آرام
ہو جاتا ہے ڈاکٹر وینی صاحب کا خاص تجربہ ہے کہ جب اور وہ پیچ کی صورت مین وریدین
خون سے پر اور پیچیدہ پائی جاوین تو آنکھون کو گرم پانی سے بار بار دہو وین بعد ازان
صاف کر کے یہ مرکب آنکھ مین ڈالین فایدہ مین سریع الاثر ہے اس سے مرض ناخنہ
کو بھی فایدہ ہوتا ہے مگر درد کی شدت اور چکا چوند کی صورت مین چندان مفید نہین
نسخہ اکسٹراکٹ آف آرگٹ اگرین گلیسرین ایک ڈرام عرق گلاب ایک
اونس سب کو ملا کر دن مین چند دفعہ آنکھ مین ڈالین - ہر حال مین بلاڈونا یا رسوت کو پانی
مین حل کرکے دور چشم پر ضماد کرین مگر رسوت بہتر ہے اگر رسوت پھٹکری اور افیون
کو پانی مین حل کرکے ضماد کیا جائے تو مناسب ہے نیز آنکھ پر گدی رکھکر باندہ بھی رکھین
تاکہ چھپکنے کی حالت مین قرینہ کو اذیت نہ پہنچے جب بچہ شیر خوار مرض مین
مبتلا ہو جائے تو علاج بچہ کے علاوہ مرضعہ کی بھی اصلاح غذا وغیرہ تدابیر عمل مین
لاوین اگر مذکورہ بالا تدابیر سے نیز نسخہ جات سے صورت آرام کی نمایان نہو تو پپوٹون
کو اولٹ کر دو گرین کی طاقت والی کوکین سلوشن کے دو تین قطرات آنکھ مین ٹپکا وین
تین چار منٹ کے بعد [illegible] یا [illegible] طاقت کے کروسبلی منٹ سلوشن کے دو تین قطرات
روزانہ آنکھ مین ٹپکا وین اگر اس سے بھی صورت آرام کی نمایان نہو تو سوجے ہوون کو
نشتر سے شگاف دین اور مقراض سے کاٹ دین اور مریض کی طبیعت کو بحال

رکہین حفظان صحت کی پابندی ضروری سمجہین اور وقتاً فوقتاً جو علامات ظہور مین آوین
اونکی اصلاح حسب مناسب کرین خصوصاً ورم قرنیہ جو اس مرض مین ضرور ہوجایا کرتا
ہے حسب موقع علاج کرین جسکا بیان عنقریب کیا جاویگا -

فصل سویم ظفرہ (**ٹریجیم**) ناخنہ کے نام سے بہی مشہور ہے - ٹریجیم
اوس چہرا کو کہتے ہین جو پر خفاش کے ساتہہ مشابہ ہوتا ہے حقیقت مین یہ غشائے
بلغمیہ چشم اور اوسکی غشا سے خانہ دار کا مرض ہے جو غشائے بلغمیہ کے نیچے ہوتا
ہے یعنی ان دونون پردہ مین ایک خاص قسم کا لحمی و خونی غلظت مثلث شکل پیلا
چڑا پنجہ کے موافق پیدا ہوتا ہے جسکا سر اور زاویہ قرنیہ کیطرف نامعلوم طور پر
بڑہتا جاتا ہے اور پہنائی آنکہہ کی اندر کیطرف پائی جاتی ہے بعض اوقات ہوکے سخت
گوشت کی مانند ہوجاتا ہے **اسباب** سن نمو مین کمتر دیکہا جاتا ہے اور
سن نمو کے بعد زیادہ عارض ہوتا ہے اسکی پیدائش بلاد حارہ مین بکثرت ہوتی
ہے اور سیر بڈہے اور ضعیف آدمی بہی مستعد اس مرض کے ہوا کرتے ہین - جوان
اور قوی القوی آدمی بہت کم - آشوب چشم مزمن سے بہی ہوجاتا ہے **علامات**
آنکہہ کے اندرونی کونہ سے سرخ غلیظ الجرم ریشہ دار موٹا اور وبیز بصورت مثلث
غشائے بلغمیہ چشم پر پیدا ہوجاتا ہے اور قرنیہ کی طرف بڑہتا جاتا ہے جبتک
یہ غلظت ملتحمہ پر رہتی ہے اور قرنیہ تک نہین پہونچتی بصارت مین کسی قسم کا فتور
پیدا نہین ہوتا اسمین عروق کثیرہ مشاہدہ کئے جاسکتے ہین جب قرنیہ پر پہونچ جاتا ہے
تو اوسپر غشای سفید کیطرح پہیل جاتا ہے اور جبتک ثقبہ کے مقابل نہ ہوجاوے
بصارت مین کسی قسم کا تغیر نہین آتا ثقبہ کے مقابل ہونے پر بصارت زایل ہوجاتی
ہے بعض مین بہت عرصہ مین آہستہ آہستہ ترقی پکڑتا ہے اور جسقدر قرنیہ پر
قابض ہوتا ہے اوسی کے موافق بینائی مین فرق پڑجاتا ہے کبہی قرنیہ پر پہیل جانے
کے بعد مستحکم ہوجاتا ہے جسمین سرخی اور خطوط سرخ رگ کیطرح دکہائی دیتی ہین کبہی ایک
آنکہہ مین کبہی دونون آنکہہ مین ہوتا ہے اکثر موق اکبر سے شروع ہوتا ہے کبہی موق

اصغر سے کبھی ہر ایک جانب سے شروع ہوتا ہے شاذ و نادر فوق اور تحت سے بھی ابتدا کرتا ہے
مگر اس مین نہایت رقیق اور محدود و المحدود ہوتا ہے جس سے بصارت مین کسی قسم کا فتور
واقع نہین ہوتا کاٹنے کے بعد دوبارہ پیدا ہو جاتا ہے اور برسون رہتا ہے —

علاج ابتدا اور قریب العہد مین نیز خفیف و رقیق حالت مین مقام ماقین سے فصد
لین امتلا کی صورت مین مسہل دین رفع قبض کے لئے ادویہ ملینہ کے استعمال سے قبض
کشائی کرین اور یہ انجن تیار کر کے آنکھہ مین ڈالین فایدہ مین سریع الاثر ہے —

نسخہ کف دریا نمک لاہوری نوشادر پھٹکری بریان شورہ قلمی ہر ایک ۲ تولہ
نیلا تھوتھہ بریان ۱ ماشہ سب کو باریک کر کے مثل سرمہ استعمال کرین **دیگر کحل**
مجرب نوشادر اقلیمیا ذہب پھٹکری بریان ہر ایک ۲ ماشہ شورہ قلمی یکتولہ تخم سرس
۲ ماشہ فلفل گرد ۱۲ عدد نیلا تھوتھہ ۲ سرخ سب کو باریک کر کے بذریعہ سلائی استعمال مین
لادین فایدہ مین سریع الاثر ہے **دیگر مجرب** جس سے ظلمت بصر کو نیز فائدہ ہوتا ہے

نسخہ نبات چھتہ پھٹکری جاکسو مدبر مقشر سنگ بصری شورہ قلمی ہر ایک یکتولہ تخم سرس
نیلا تھوتھہ بریان کف دریا سرمہ سفید مغز بلیلہ فلفل سفید مامیران چینی توتیائی ہاردلی
سنکھہ ہر ایک ۶ ماشہ کونپل نرم بکاین کونپل نرم نیم غنچہ چنبیلی ہر ایک ۹ ماشہ سب کو باریک
کر کے مثل سرمہ تیار کرین بعدازان لیموں کی رس مین کہرل کر کے شیاف بنا دین اور بوقت
ضرورت پانی مین گھس کر بذریعہ سلائی آنکھہ مین ڈالین **دیگر مجرب**
ایک اونس ویسلین مین ۳ گرین اوکسائیڈ آف مرکری حل کر کے بذریعہ سلائی آنکھہ مین ڈالین
نیز ۱ گرین کی طاقت والی کاسٹک سلوشن کی استعمال سے فایدہ ہوتا ہے لیکن دیرینہ
ناخنہ مین دستکاری کے سوا کوئی دوا فایدہ مند نہین ہے اور دستکاری دو طریق
پر کیجاتی ہے **طریق اول** جب ظفرہ کا سر قرنیہ کے کنارہ پر پہونچ جاوے تو
اسطور سے دستکاری عمل کرین کہ پہلے آنکھہ کو آلہ مفتاح العین سے کہول کر قایم کرین
بعدازان باریک موچنہ سی ناخنہ کو پکڑ کر ذرہ اونچا کرین اور اوسکے نیچے سے نیز نشتر
کا سرا آہستہ آہستہ داخل کر کے غشائے ملتحمہ سے جدا کرین پہر بقدر ۱/۲ حصہ انچ کے قرنیہ

کے دوسرے فاصلہ پر مقراض کے ساتھہ کاٹ دین تاکہ دوبارہ پیدا ہو دستکاری کے
بعد پانی مین گدی بھگوکر آنکھہ پر رکہنا ضروری ہے اگر قرنیہ سے چہارم حصہ اینچ کے
فاصلہ پر کاٹا جاوے تو غشای ملتحمہ چشم مین زخم عریض پیدا ہو جاتا ہے اس صورت
مین غشای ملتحمہ کے دونون سرے ملاکر ریشمی تاگے سے ٹانکا لگادین تاکہ دونون سرے
ایک دوسرے کے مقابل ہوکر جڑ جاوین اور زخم مندمل ہو جائے مگر اس قسم کی دستکاری
مین ظفرہ کے دوبارہ عود کرنے کا احتمال ہوا کرتا ہے اور طریق ثانی کے عمل مین یہ
قباحت نہیں پائی جاتی **طریق دویم** حسب دستور آنکھہ کو کشادہ کرین اور ناخنہ
کے سر کو موچنہ سے پکڑ کر قرنیہ سے جدا کرکے قرنیہ کے پہلو مین ⅛ حصہ اینچ کے فاصلہ
پر غشائی ملتحمہ کے اندر زخم کرین اور ظفر کا سر زخم مین داخل کرکے سوئی سے ٹانکا لگاوین
تاکہ قرنیہ کی طرف دوبارہ عود نکرے اگر اس صورت مین ترقی ہی پکڑ جاوے تو طبقہ صلبیہ
کے نیچے بڑہے اور پتلی کیطرف نہ جاسکے

فصل چہارم توثہ (پنگ کیولا) یہ ایک غلیظ البحرم مدورالہیت
ریشہ ہے جسکا رنگ سفید مثل چربی یا موم کی ہوتا ہے غشای ملتحمہ کے مقام ظفرہ
پر قرنیہ کے قریب پیدا ہوتا ہے اگرچہ اس سے بصارت کو کسی قسم کا نقصان نہین پہونچتا
لیکن بدصورتی کے سبب علاج کیطرف توجہ کیجاتی ہے **علاج** اول مسہل کے ذریعہ
معدہ اور امعا کی صفائی کرین قبض کا خیال رکھین بعدازان جو نسخجات ناخنہ مین درج
کئے گئے ہیں استعمال مین لاوین اگر ان سے فایدہ نہو تو صنارہ سے توثہ کو باہستگی
پکڑ کر عت کو درمیان مین داخل کرین اور نشتر سے مثل ناخنہ کے کاٹ دین ازان بعد
زیرہ اور نمک خایدہ کا پانی آنکھہ مین ڈالکر بند کرین اور روئی کو زردی بیضہ مین
لت کرکے پشت چشم پر باندہین

فصل پنجم طرفہ (ایکی موسس کنجنکٹیوا) ضربہ اور صدمہ
کے واقع ہونے سے عروق شعریہ سے خون نکل کر غشائے ملتحمہ چشم کے نیچے غشائی
خانہ دار مین جمع ہو جاتا ہے اور غشائے ملتحمہ کے ساتھہ ملتصق ہو جاتا ہے الحاصل

یہ ایک سرخ داغ یا سرخ نقطہ ہے جو آنکھ مین ظاہر ہوتا ہے **اسباب** جب
کمزوری کی حالت مین عروق شعریہ کے غشاء ملتحمہ چشم پر سرد ہوا کا صدمہ پہونچتا ہے
تو عروق شعریہ کے پھٹ جانیسے خون کا سیلان غشائے خانہ دار مین ہوتا ہے کبھی چہرہ
پر چوٹ کی لگنے سے آنکھ کو صدمہ پہونچتا ہے جس سے عروق صغار پھٹ جاتے ہین جس طرح
اور سرفہ شدید کی حالت مین بھی عروق پھٹ جاتے ہین تابستان کی گرم ہوا بھی موجب مرض
ہے خصوصًا غبار اور سنگریزہ کے اوڑکر پڑنے سے مرض ہوجاتا ہے **علاج**
چندان ضروری نہین ہے چند روز کے بعد آرام دینے سے خون جذب ہوجاتا ہے جس سے
سرخ داغ خود بخود زایل ہوجاتا ہے اگر شدید ہو تو صرف سرد پانی مین کپڑا بھگو کر
آنکھ پر رکھین یا سلفٹ اف زنک یا عرق پھٹکری وغیرہ کوئی مقوی سلوشن آنکھ کے
اوپر لگاوین یا سرکہ انگوری کو سادہ پانی مین ملا کر دونو آنکھونپر طلا کرین اگر سرکہ اور
عرق گلاب کو مساوی الوزن لیکر اوسکے بخارات آنکھ کو پہونچائی جاوین تو فایدہ
مین سریع الاثر ہے اگر گرم اینٹھ پر سرکہ یا شراب تند ڈالکر اوسکے بخارات پر آنکھ
کو رکھا جاوی تاکہ آنسو سائل ہون تو دو تین دفعہ کے عمل سے طرفہ دور ہوجاتا ہے کبھی
گرم لوہے کے کوٹتی وقت آنکھ مین ذرات پڑجاتے ہین اور آنکھ کی غشائے ملتحمہ پر
چسپان ہوجاتے ہین جس سے یہ مرض پیدا ہوجاتا ہے پس اس صورت مین ریزہ
آہن کو آنکھ سے فورًا نکالدین ورنہ ضرر عظیم پیدا ہوتا ہے ۔ زخم کی خفیف صورت
مین صرف مانع عفونت عرقیات سے آنکھ کو دہو کر اور اوسی مین گدی بھگو کر رکھین
اور عصابہ سے باندہین اور زخم کی زیادتی مین ایک دو ٹانکے لگاکر طبقہ صلبیہ کے کنارے
باہم ملاوین اور بورک ایسڈ یا کاربالک سلوشن سے آنکھ کو روزانہ دو تین ۳ دفعہ دہو کر
پٹی سے باندہین +

فصل ہشتم انتفاخ العین (اوڈیما) کتب طبیہ عربیہ مین زیادتی مقدار
چشم لکھا ہے فی الحقیقت یہ ورم بارد غشائے ملتحمہ کا ہے جو ہوا سرد کے لگنے سے
غشائے خانہ دار چشم کے درمیان پانی بھرجاتا ہے کیونکہ سرد ہوا سے آنکھ منقبض ہوجاتی ہے

جس سے آنکھہ کی رگون پر دباؤ پہونچتا ہے پس اس صورت میں رگون سے پانی تراوش پاکر غشا میں جمع ہوجاتا ہے اور اسمیں شراکت سے جفن اور لحم ماق بھی متورم ہوجاتے ہیں **اسباب** ظاہر مین بے معلوم ہے مگر اکثر سن پیری کبھی بلغمی مزاج کے لوگون مین کبھی درد شقیقہ مین کبھی حدوث رمد سے پہلے کبھی بعد مین یہ مرض ہوجاتا ہے کبھی ضربان العین کی شدت میں تمام غشای بلغمیہ چشم کے نیچے پانی بھرجاتا ہے کبھی غشائے بلغمیہ کے مختلف مقامات مین پانی جمع ہوجاتا ہے **علامات** آنکھہ کے متفرق مقامات مین پانی کے جمع ہوجانے سے مواضع متعدد خصوصاً موق اصغر کے نزدیک انتفاخ پایا جاتا ہے اس صورت مین پلکون کی حرکت اور آنکھہ جھپکنے میں اذیت پیدا ہوتی ہے اور مریض خیال کرتا ہے کہ آنکھہ مین کوئی غیر جنس چیز گرگئی ہے اور کھٹک ہی ہی مگر سرخی نہین ہوتی آنکھہ کے تمام غشائے بلغمیہ مین پانی جمع ہوجانیسے انتفاخ عام ہوجاتا ہے اور اکثر یہ حالت سن پیری مین ظاہر ہوتی ہے اس صورت مین سوائے اسکے کسی قسم کی اذیت نہیں پائی جاتی کہ پانی کے زیادہ اجتماع سے پلکون کو حرکت دیتے وقت قدرے تکلیف معلوم ہوتی ہے رمد کے پہلے پانی کے جمع ہوجانیسے ظہور انتفاخ کے بعد بہت جلد سرخی ظاہر ہوجاتی ہے رمد کی علامات بھی ظاہر ہوا کرتی ہین اگر ضربان العین قوی کے سبب سے ہو تو درد کی شدت سے بصارت زائل ہوجاتی ہے بلغمی مزاج کے انتفاخ مین اکثر مرض کی شکایت صبح کے وقت ہوتی ہے اور دن کے گرم ہوجانے پر زایل ہوجاتی ہے

علاج جب آنکھہ کے متفرق مقامات مین پانی جمع ہوجائے تو اس صورت مین پہلے ادویہ مقویہ رادعہ کو استعمال کرین یعنے ایک اونس گلاب مین ۵ سے ۱۰ اگرین تک کاشک نقرہ کو حل کرکے صبح وشام آنکھہ مین ڈالین اگر وائنیم پلمبائی بقدر ایک قطرہ صبح وشام آنکھہ مین ڈالا جاوے تو از بس فایدہ ہوتا ہے ۲ گرین کی طاقت والی زنک سلوشن سے بھی فایدہ ہوتا ہے کوکنار کے پانی کی تکمید بھی فایدہ مین عظیم النفع ہے اگر ان تدابیر سے صورت فایدہ کی نمایان نہو تو سوزن کے سری سے یا مقراض کے سر سے جو خاص اسی کام کیلئے موضوع ہے اجتماع آب کے محل پر سوراخ کرکے پانی کو خارج کرین

بڑہاپے اور بلغمی مزاج کے انتفاخ مین ادویہ مقویہ آنکھ مین ڈالین نیز سلفٹ آف زنک سلوشن کو آنکھ مین استعمال کرین اور اسی سے آنکھ کو دہو دین ۔ **دیگر مجرب** نیلاتہوتہہ ۲ گرین پانی ایک اونس دونون کو ملا کر آنکھ مین ڈالین **دیگر مجرب** ۲ گرین شب یمانی کو ایک اونس عرق گلاب مین حل کر کے آنکھ مین استعمال کرین ۔ نیز اس سے آنکھ کو دہو دین ٹنکچر اسٹیل اور جوہر کچلہ وغیرہ ادویہ مقویہ کے استعمال سے مریض کی طاقت کو بحال رکہین امتلا کی صورت مین خفیف مسہل دین اور قبض کی شکایت مین یہ مرکب تیار کر کے دین فائدہ مین نہایت ہی سریع الاثر ہے **نسخہ** سلفٹ آف کونین ۱۲ گرین ٹنکچر اسٹیل ۲ ڈرام ٹنکچر نوکس وامسی ایک ڈرام لیو بیولی ۶ ڈرام سلفٹ اف مگنیشیا ایک اونس خیساندہ لیو بیولی ۷ اونس سب کو ملا کر بقدر ایک اونس ۲ گہنٹہ غذا کے بعد بوقت صبح استعمال کرین قبض کے ہونے مین مگنیشیا کا شامل کرنا مناسب نہین ہی ٹانک سرپ کا استعمال زیادہ تر مفید ہے اگر بلغمی مزاج مین صبح کے وقت نفخ کی شکایت پائی جائے اور نصف النہار مین زایل ہو جائے تو یہ صورت علاج کی محتاج نہین ہی اگر شقیقہ یا عصابہ کے باعث ہو تو اصل مرض کا علاج کرین بعد مین عارضی شکایت خودبخود رفع ہو جاتی ہے اگر زوال آفتاب کی بعد اصل مرض مین تخفیف معلوم ہو تو نائیٹر سلور سلوشن یا سلفٹ آف زنک سلوشن یا عرق شب یمانی آنکھ مین ڈالین اگر رمد کے شروع ہونے سے پہلے پیدا ہو تو حسب مناسب علاج رمد کرین اگر ضربان العین کی اخیر مین پیدا ہو تو مثل ضربان العین کی علاج کرین یعنی عنبہ کوشش کرین تا کہ اوسکے بعد آنکہ مین تمدد نہ پایا جائے کیونکہ تمدد کی موجودگی مین شکایت مذکور رفع نہین ہو سکتی ۔

فصل ہفتم انتفاخ ملتحمہ (امفی سیما) جب غشای بلغمیہ کے زیرین غشائے خانہ دار مین ہوا بہر جاتی ہے تو اس قسم کا عارضہ پیدا ہو جاتا ہی **اسباب** جب ضربہ کے سبب عظم الانف شکستہ ہو جاتی ہے تو غشائی بلغمیہ چشم کے نیچے غشائے خانہ دار تک جدید رستہ پیدا ہو جاتا ہے اس صورت مین

آنکھہ کی جہپکنے وقت جدید رستنہ سی ہوا غشای خانہ دار تک چلی جاتی ہے جس سی موق اکبر کے قریب انتفاخ محسوس ہوتا ہے ہوا کے زیادہ داخل ہونے سے آنکھہ پلک وغیرہ گرد و نواح مین نفخ کی شکایت پائی جاتی ہے **علامات** غشای بلغمیہ پہولا ہوا معلوم ہوتا ہے دبانے سے دب جاتا ہے چہوڑ دینے سے پہر عود کر آتا ہے سرخی بالکل نہین ہوتی اگر آنکھہ کے تمام غشا مین ہوا جمع ہو جائے تو دبانے اور تحریک سے کسیقدر آواز مسموع ہوتی ہے جیسا کہ نفخ الریہ مین ہوا کرتا ہے **علاج** جب تک جدید رستہ کو بند نہ کیا جائے مریض کو عطسہ سے باز رکہین اور غشای بلغمیہ مین سوزن سے سوراخ کرکے ہوا کو خارج کرین

مقالہ سوئم امراض قرنیہ (ڈزیز آف دی کارنیا)

مختلف کوائف کے لحاظ سے چند فصول مین بیان کیا جاتا ہے

فصل اول ورم قرنیہ (کری ٹائی ٹس)

اسکو انگریزی زبان مین انفلامیشن آف دی کارنیا کہتے ہین اس قسم کا ورم ابتداءً بلاواسطہ قرنیہ مین پیدا ہو جاتا ہے کبہی دوسرے طبقات و اغشیہ چشم کی اورام سی پیدا ہوتا ہے اور غشائے بلغمیہ چشم کے ورم سے زیادہ تر ہوا کرتا ہے اس صورت مین رمد کی پیدا ہونے سے صرف قرنیہ کا پہلا طبقہ جو مماس ہوا ہے اور جسپر غشائے بلغمیہ کا نہایت لطیف پردہ واقع ہے مرض مین مبتلا ہو جاتا ہے جاننا چاہئے کہ غشائے بلغمیہ چشم کے دو طبقات ہیں ایک غلیظ الجرم اور دوسرا رقیق الجرم ہے سب سی بالائی پردہ نہایت ہی رقیق ہوتا ہے اور اسی مین اس غشا کے کیسے بکثرت پائے جاتے ہیں اور رمد کے بغیر اگر کوی دوسرا سبب ہو تو قرنیہ کے جملہ طبقات مین ورم پیدا ہوجاتا ہی غشای بلغمیہ کا ورم خواہ کسی قسم کا ہو جب علاج کی تغافلی یا رمد کی صورت مین قواعد حفظان صحت کی عدم پابندی سے مدت دراز ہو جائے تو قرنیہ مین بہی ورم پیدا ہو جاتا ہے خصوصًا رمد خنازیری اور خاندانی آتشک کی استعداد سے زیادہ تر ہوتا ہے کبہی خراب غذا کے استعمال یا غذا کی بے اعتدالی سی بہی ہوجاتا ہے عام ضعف کثرت محنت اور ضرب شدید کے واقع ہونے سے بہی ہوجاتا ہے

علامات درد کی صورت میں مریض خیال کرتا ہے کہ آنکھ میں کوئی غیر جنس
شے پڑ گئی ہے چپک اور رگڑ کے ہمیشہ پائے جانے سے آنسو بکثرت جاری رہتے ہیں
روشنی اور ضیائی آفتاب کی دیکھنے سے مریض گھبراتا ہے قرنیہ کے دھندلا
ہوجانے سے بصارت میں فرق پڑ جاتا ہے عموماً دونوں آنکھیں مبتلائے مرض ہوجاتی
ہیں جب آنکھ کو کھول کر دیکھا جائے تو بادی النظر میں قرنیہ کے دور پر ایک سرخ
حلقہ نظر آتا ہے جو غشائے ملتحمہ کی جانب سے شروع ہوکر قرنیہ تک پہونچتا ہے
اور یہ سرخ حلقہ قرنیہ کے ساتھ متصل ہوتا ہے قرنیہ اور حلقہ کے درمیان ملتحمہ
کی کوئی سفیدی فاصل نہیں ہوتی۔ ورم قرنیہ کے برخلاف جو اورام طبقات او
اندرونی اغشیہ چشم سے پیدا ہو کیونکہ اس صورت میں قرنیہ اور سرخ حلقہ کے درمیان
ملتحمہ کی سفیدی فاصل ہوا کرتی ہے اگر آنکھ کو غور سے دیکھا جائے تو ابتدائی مرض
میں قرنیہ پر مثل دخان کی کدورت معلوم ہوتی ہے بصارت دھندلی ہوجاتی ہے
اگر خوردبین کے ذریعہ سے دیکھا جائے تو قرنیہ کے گرد مقام کدورت اور سرخ حلقہ پر
عروق شعریہ کے مشابہ باریک باریک رگیں دکھلائی دیتی ہیں اور شبکہ عروق کی
صورت... نظر آتی ہے **انجام** اگر صرف قرنیہ کے بالائی طبقہ پر ورم پایا جائے
تو رمد کی رفع ہوجانے سے صحت حاصل ہوجاتی ہے اور جملہ طبقات میں ورم شدید کے
ہوجانے سے قرنیہ کے جرم پر خون کی لزوجت دار مادہ کا گرنا ممکن ہے جس سے قرنیہ
پر سفیدی کے پیدا ہوجانے سے بصارت میں فتور پیدا ہوجاتا ہے اور اکثر
یہ حالت چیچک کے بعد مشاہدہ میں آیا کرتی ہے اور یہ بھی ممکن الوقوع ہے
کہ خون کے لزوجت دار مواد سے طبقات قرنیہ کے درمیان ریم پیدا ہوجاتی ہے
اور دمل کی صورت نمایاں ہوتی ہے اس حالت میں قرنیہ کی صورت سنگ سلیمانی
کے بہم مشابہ ہوجاتی ہے اور کدورت میں سفید سفید خطوط نظر آتے ہیں اگر
قرنیہ کے آخری طبقہ میں جو مقلہ کے اندرونی طرف ہے ریم پیدا ہوجائے تو قرنیہ
اور عنبیہ کے درمیانی فاصلہ میں مترشح ہوکر رطوبت بیضیہ کے خاص مقام

استقامت پکڑ لیتی ہے کبھی روشنی مین مقلہ کو داہین بائین حرکت کے دینے سے خاص قرنیہ
مین چھوٹے چھوٹے زخم نقاط کو چاک کی صورت پر ظاہر ہوجاتی ہیں اور زخم کا مقام الماس
کے چھوٹے نگینہ کی مانند چمکتا ہے نیز نگینہ الماس کی طرح مرتفع ہوتا ہے نہ زخم کی مانند
غایر پایا جاتا ہے کبھی قرنیہ مین ایک بڑا زخم ہوتا ہے کبھی قرنیہ کے کنارہ پر صرف ایک دو
کو چاک زخم ہوتے ہیں جیسا کہ خنازیری استعداد سے ورم پیدا ہونے کے وقت اس
قسم کے زخم پیدا ہو جاتے ہین اور باقی قرنیہ صاف ہوتا ہے خاندانی آتشک کی
استعداد سے جو زخم پیدا ہوتے ہین تمام قرنیہ پر جابجا پائے جاتے ہیں آنکھ متورم دردناک
قرنیہ دھندلا سا معلوم ہوتا ہے نظر بہت جلد خراب ہو جاتی ہے مرض مدت دراز تک
ٹھہرا رہتا ہے علاج سب سے اول موجب مرض کو دریافت کر کے اوسکے ازالہ مین کوشش کرین
آنکھ کو آرام دین اکثر اوقات پٹی باندھی رکھین تاکہ پوٹہ کی رگڑ سے قرنیہ محفوظ رہے
اگر رمد یا شعر منقلب اور ورد بنیہ کے باعث ہو تو حسب اصول اسکا علاج کرین اصل مرض کے
دور ہونے سے یہ مرض خود بخود دور ہو جاتا ہے حفظان صحت کی پابندی کرین تاکہ صحت
عامہ مین کسی طرح کا فتور واقع نہو سریع الہضم نفیس ہلکی غذا ہمیشہ کھلایا کرین تازہ ہوا مین
رہایش اختیار کرین امتلا کی صورت مین مسہل دین قبض کا خیال رکھین بخار اور حرارت
کی موجودگی مین بگنیشیا ۲ ڈرام یا فروٹ سلفٹ ۲ ڈرام یا سڈلٹز پوڈر وغیرہ کھارا دویہ
مسہلہ کو استعمال مین لاوین اگر روشنی کیطرف دیکھنے سے درد زیادہ پائی جائے
تو مسہل ادویہ مین ½ حصہ گرین ٹارٹار ایمٹک شریک کرین مریض کو اندھیرے مین
رکھین تاکہ روشنی کی اذیت سے محفوظ رہے اگر روشنی اور ضیاء آفتاب مین نکلنا
ضروری ہو تو سائبان کی طرح کوئی سبز چیز آنکھ کے سامنے لٹکاوین اور خراش کی صورت
مین جوشاندہ کوکنار کی تجدید کرین اور بلاڈونا سلوشن سے آنکھ کو باربار دہوئین اکسٹراکٹ
بلاڈونا یا ضماد رسوت افیونی کو پانی مین حل کر کے دور چشم پر لگا دین دیگر مجرب
افیون ۲ ماشہ پھٹکری بریان ۱ درم دونون کو رسوت کے پانی مین کھرل کر کے شیاف
بنا دین اور بوقت ضرورت آب کشنیز مین حل کر کے آنکھون پر ضماد کرین قدرے آنکھون

مین بہی ڈالین اگر مریض طاقتور قوی دموی مزاج ہو تو درد کی صورت مین خاص صدغین پر چند جونکین لگادین کان کے پیچہے پلستر آبلہ انگیز کی استعمال کرین رفع درد کیلئے افیون کی استعمال بہی فایدہ مین سریع الاثر ہے۔ مرض کی حدت مین نائٹرسلور سلوشن وغیرہ قابض ادویہ کی استعمال آنکہہ مین ہرگز نہ کرین ورنہ خرابی کے سوا کچہہ فایدہ ظہور مین نہیں آتا اس صورت مین اکسٹراکٹ بلاڈونا کا ضماد آنکہو نپر کرنا اور فیصدی ۲ حصہ والا کوکین سلوشن کو آنکہہ مین دو تین دفعہ ڈالنا فایدہ مین عظیم النفع ہے اٹروپین سلوشن کے استعمال سے پتلی کو پہیلائی رکہین ہلکی باریک پٹی کو آنکہہ پر باندہین تاکہ آرام حاصل ہو دیگر **مجرب** کوکین ۱۶ گرین بورک ہسڈ ۱۰ گرین عرق گلاب ایک اونس سب کو ملاکر آنکہہ مین ڈالین اور سوزش کی شدت مین ارونانک اسپرٹ اف ایمونیا سلفیورک ایتہر شراب وغیرہ محرکات اور مقویات کو مناسب مقدار مین دین مواد کے اجتماع صورت مین قرنیہ کے اندر نالی داخل کرکے پیپ کو خارج کرین اگر قرنیہ کی تہ مین پیپ معلوم ہو تو تیز نشتر سے شگاف دیکر خارج کرین اور برابر چند روز تک سلائی کے ذریعہ شگاف کو کشادہ کرکے زخم کو صاف کردیا کرین اگر آنسو کی کثرت اور چپکا چوند کی صورت مین یلو اکسائیڈ اف مرکیوری آئنٹمنٹ وغیرہ مرکبات سیماب یا کیالومل کو آنکہہ مین چہڑک دیا جائے تو رطوبت جذب ہوجاتی ہے اور زخم مزمنہ کے اندمال مین اس سے بڑہکر کوئی سریع الاثر دوا نہین ہے اگر مزمن ہوجائے تو صدغین پر چند جونکین لگادین کانون کی پیچہے آبلہ انگیز پلستر کا استعمال کرین اور قطع آبلہ کے بعد مرہم سیماب کو کپڑی پر لگاکر پہایہ کے طور پر استعمال کرین اس سے زیادہ تر فایدہ ہوتا ہے خصوصاً خاندانی آتشک کی استعداد مین آئیوڈائیڈ اف پوٹاسیم کو عشبہ کے نقوع مین یا سرپ فیری آیوڈائیڈ مین دین۔ کونین بارک سنرال ہسڈ اور مرکبات فولاد۔ چوب چینی مین سے کوئی ایک جو مناسب ہو کہلاوین دیگر **مجرب** آیوڈائیڈ اف پوٹاسیم ۸ گرین فرایسٹ ایمونیا سائٹریٹ ۲ گرین شکر سفید ایک ڈرام پانی ۴ آونس سب کو ملاکر بقدر ۲ ڈرام دن مین ۲ دفعہ دین مرکبات سیماب کی استعمال سے نیز فایدہ

[illegible]

ہوتا ہے اندک مقدار مین ٹارٹار… ایمٹک بار بار کہلانا سوزش کے روکنے مین سریع الاثر ہے مرکبات روغن ماہی کوئین آیوڈائڈ آف ایرن وغیرہ مقویات کے استعمال سے عام صحت اور طاقت کو قایم رکہین خنازیری مادہ کی ورم مین رد خنازیری کی موافق علاج کرین آب و ہوا کی تبدیل خصوصاً بحر محیط کے کنارے پر رکہنا دودہ زردی بیضہ وغیرہ مقویات کہلانا زیادہ تر فایدہ مند ہین **بعض اوقات** فتور صحت کی باعث خنازیری مزاج آدمی کے قرینہ کی تمام تہوں مین دفعۃً بشکل ہالی سرخی پیدا ہوجاتی ہے اور وہ اسکولر کرٹیائی ٹس کی نام سے مشہور ہے حالانکہ ابتدا مین نہ کسی قسم کا خراش ہوتا ہے اور نہ ورم پایا جاتا ہی صفائی چشم کے بتدریج زایل ہوجانے سے بصارت مین فرق پڑجاتا ہے **علاج** مقامی قابضات کی نسبت عام صحت اور موجودہ طاقت کو بحال رکہنا زیادہ تر فایدہ مند ہی امتلا کی صورت مین مسہل دین بعض مین ملینات کا استعمال کرین مرکبات فولاد اور روغن ماہی وغیرہ مقویات کے استعمال سے مریض کی طاقت کو بحال رکہین دافع سوزش عرقیات مین کپڑی کی گدی بہگو کر برف سے سرد کرین اور متواتر آنکہہ پر لگاوین فایدہ کے عدم ظہور مین عمل کرے لوٹی کرین تاکہ خون کا رجوع قرینہ کی طرف بند ہوجائے **بعض اوقات** درد پیچ - ریدمزمن وغیرہ آنکہہ کی دیرینہ سرخی مین قرینہ کی سطح چکیلی اور سرخ ہوجاتی ہے اور پینس کے نام سے مشہور ہے اور یہ سرخی بتدریج قرینہ کی گہری تہوں مین سرایت کرجاتی ہے اور قرینہ کے خراب ہوجانے سے بتدریج بصارت مین فتور پڑجاتا ہے **علاج** اندرونی استعمال کے علاوہ مقامی قابضات کو عمل مین لانا فایدہ مین سریع الاثر ہے خصوصاً پیشکری - کاسٹک نقرہ زنگ سلفاس آرگوٹین اور شوگراف لڈ وغیرہ قابضات کی استعمال فایدہ مین عظیم النفع ہے۔

فصل دوم دنبل قرینہ (ابسس افدہی کارنیا)

قرینہ کی تمام سطح یا کسی ایک حصہ مین دنبل پیدا ہوجاتا ہے اور دوسرے حصے ریم سے خالی ہوتے ہین کبہی قرینہ کی زیرین حصہ مین پیپ کے پڑجانے سے

سنگ سلیمانی کی مانند سفیدی نمایاں ہوتی ہے اس صورت مین قرنیہ کی پچھلی طرف کے پہٹ جانے سے رطوبت بیضیہ مین پیپ جمع ہوجاتی ہی اوراس حالت کو یونانی زبان مین ہیپاپی ان کہتے ہین یعنی قرنیہ کی پچھلی طرف پیپ کا جمع ہوجانا **اسباب** کبہی ضربہ و صدمہ کی باعث قرنیہ مین زخم ہوجاتا ہے جب عمل کے پہلے کوئی بیماری یا کمزوری پائی جائے تو آنکہہ کی دستکاری کے بعد اکثر دنبل ہوجاتا ہے کبہی رمد شدید اور ورم قرنیہ کے بعد دنبل ہوجاتا ہے بشرطیکہ حدوث ورم سے پیشتر مریض مین کسی قسم کی بیماری یا کمزوری پائی جائے **علامات** قرنیہ کے دنبل مین ریم کے مقام پر حباب کی مانند سفیدی نظر آتی ہے قرنیہ مین کدورت پائی جاتی ہے چند دنون کے بعد سفیدی اور کدورت روز بروز غلیظ اور سخت ہوجاتی ہے کیونکہ سب سے پہلی خون کا لزوجت دار مادہ دنبل مین گرتا ہے آخر ریم مین تبدیل ہوجاتا ہے اور حد کمال پر پیپ کے پہونچنے سے سفیدی مذکور بہت بڑی ہوجاتی ہے پیپ کی زیادتی مین عموماً تمام قرنیہ پر سفیدی پہیل جاتی ہے اور کمی کی صورت مین قرنیہ کے کسی ایک حصہ مین نظر آتی ہے نیز آنکہہ مین درد اور گرمی معلوم ہوتی ہے آنکہہ اور جفن کے غشائی بلغمیہ و ملتحمہ مین خون جمع ہوجاتا ہے روشنی سے مریض ایذا پاتا ہے آنسو کثرت سے آتے ہین **انجام** کبہی ریم کی موجودگی مین باہر کی طرف سے قرنیہ نرم ہوکر منفجر ہوجاتا ہے اور پیپ کے ہمراہ قرنیہ کے خود نکلنے سے آنکہہ بیٹھہ جاتی ہے جب قرنیہ کے کسی ایک حصہ مین پیپ کے پیدا ہونے سے دنبل ظاہر کی طرف پہٹ جاتا ہے تو صحت تامہ کے بعد بہی محل زخم پر سفیدی باقی رہجاتی ہے کبہی باقاعدہ علاج کے کرنے یا خود بخود ریم موجودہ جذب ہوجاتی ہے اور کسی قسم کا نشان پایا نہین جاتا بعض اوقات خنازیری مزاج کے بیمار مین ادنے سبب سے قرنیہ کے کنارہ پر چہوٹی چہوٹی شقاق یعنی نشان پانی سے بہری ہوئی پیدا ہوجاتی ہین اور پہوٹنے کے بعد زخم ہوجاتے ہین جنکا چہوٹ کے ہوجانے سے بصارت مین فرق پڑجاتا ہے۔
علاج سب سے پہلے اذیت اور درد چشم کو رفع کرین اور یہ امر جوشاندہ کو کنار کی ٹکمید سے حاصل ہوسکتا ہے دیگر بلاڈونا یا رسوت کو آب گرم مین حل کرکے آنکہین

کپڑا ترکرین اور آنکھہ پر تکمید کرین فایدہ مین سریع الاثر ہے اور وقفہ کی حالت مین بلاڈونا یا رسوت کی پانی مین کپڑا ترکر کے آنکھون پر رکھین یا بلاڈونا کا ضماد دور چشم پر کرین۔
دیگر مجرب رسوت ۶ ماشہ افیون ۳ ماشہ صمغ عربی ۴ ماشہ سب کو پانی مین حل کر کے دور چشم پر ضماد کرین یا اٹروپیا کو پانی مین حل کر کے آنکھہ مین ڈالین بعد ازان رفادۂ مدور کو آنکھہ پر رکھہ کر پٹی سے باندہین اور اس علاج کو برابر چند روز تک جاری رکھین اور دیکھتے رہین کہ ریم جذب ہوتی ہے یا نہین اگر ریم جذب ہو جائی تو ھو المراد ورنہ صدغین پر آبلہ انگیز پلیستر لگا دین بلاڈونا اور مرہم سیماب یا لمناصفہ لیکر دور چشم پر نیز بہؤون کے اوپر لگا کر خوب مالش کرین اگر اس تدبیر سی ریم جذب نہو تو قرینہ کے پہٹ جانے کا احتمال ہو سکتا ہے پس ایسے نازک موقع پر عاقل کو چاہیئے کہ باریک نشتر سے شگاف دیکر ریم کو نکال دی اور اس دستکاری کو مینے اپنی کتاب **معمول احمدیہ** مین بوضاحت تمام بیان کیا ہے اوسکے مطابق عمل کرین اور دستکاری کے بعد دور چشم پر بلاڈونا کا ضماد کرین تا کہ ثقبۂ عنبیہ کے وسیع ہو جانے سے قرینہ کے ساتھہ اتصال ہونے کا احتمال رفع ہو جائے اور نہ قرنیہ کے زخم مین عنبیہ داخل ہو جب درد شدید اور تمدد کی زیادتی سے اس بات کا احتمال ہو کہ ورم باطن کے دباؤ اور اوسکی مدافعت سی قرنیہ باہر کیطرف نکل پڑے گا تو اس صورت مین نشتر سے شگاف دینا زیادہ تر مفید ہے کیونکہ اس سی رطوبت بیضیہ خارج ہو جاتی ہے پس آنکھہ کی خالی اور نرم ہونے سے اذیت رفع ہو جاتی ہے کبھی دوسری یا تیسری روز متواتر نشتر لگانے کی حاجت پڑتی ہے اس عمل کو لاطن زبان مین پاراسنٹسس کہتے ہیں یعنی سوراخ جدید پیدا کرنا پس اس قسم کے مریض کو فصد وغیرہ مستفرغات سے ضعیف نکرین بلکہ آرام زیادہ دین اوجعات کو افیون کہلاوین شیر مادہ گاؤ زردی بیضۂ مرغ لحوم پرندگان اور روغن ماہی وغیرہ مقوی جید الغذا کے استعمال سے مریض کی طاقت کو بحال رکہین کونین یا ترکٹ عیرہ ادویہ مقویہ دین۔

فصل سویم قرحہ قرنیہ (السر آفذی کاربنا) مختلف

صورتوں مین قرنیہ کا زخم پیدا ہوتا ہے کبھی بالائی سطح پر کبھی گہرا اور عمیق ہوتا ہے کبھی قرنیہ کے مختلف حصص مین نقاط خرد کی مثل بثورات ظاہر ہوجاتے ہین کبھی زخم بڑا اور وسیع خاص قرنیہ مین پایا جاتا ہے جس سے عنبیہ باہر نکل آتا ہے اور مورسرج کے نام سے پکارا جاتا ہے کبھی پچھلی طرف مین عنبیہ کے ساتھہ قرنیہ چپٹ جاتا ہے دباؤ کے پہونچنے سے قرنیہ کو ایذا ہوا کرتی ہے ثقبہ عنبیہ ٹھیرا ہوجاتا ہے بعض اوقات صرف ایک زخم بعض مرتبہ دانہ لتبیج کے مشابہ متعدد زخم قرنیہ کے چوگرد پائے جاتے ہیں بعض دفعہ بہت چھوٹے بعض حالت میں مہیب اور خطرناک ہوتے ہیں دونوں آنکھین ایک ہی حالت میں یا یکے بعد دیگر ماؤف ہوجاتی ہیں جوانی اور بڑھاپے کی نسبت یہ مرض بچپن مین زیادہ پیدا ہوتا ہے **اسباب** اکثر رمد شدید اور رمد مدی کے بعد پیدا ہوتا ہے کبھی ورم یا دمل قرنیہ کے بعد ظہور مین آتا ہے کبھی ضربہ وصدمہ ناگہانی۔ شعر زائد۔ شعر منقلب اور مادہ آتشک کی موجودگی سے ہوتا ہے کبھی خود بخود زخم پیدا ہوجاتا ہے مگر یہ حالت اون لوگون میں پائی جاتی ہے جو سابقہ امراض کی باعث نہایت نحیف البدن اور کمزور ہون خصوصًا خنازیری مزاج کے مستعد اشخاص زیادہ تر مبتلائی مرض ہوجاتے ہیں اوجاع مفاصل کے مریض بھی اسمین زیادہ مبتلا ہوتے ہین پپوٹون کی خراش سے بھی یہ مرض ہوجاتا ہے زیادہ تنگ دست اور غریب لوگ مبتلائی مرض ہوجاتے ہیں کبھی ضعیف کمزور ناتوان آدمیون مین موتیا بند کی دستکاری کے بعد خاص قرنیہ پر سوزش کی شکایت کے ہوجانے سے آنکھہ کے نیست و نابود ہونیکا احتمال ہوا کرتا ہے **علامات** شروع مرض میں خراش کی پیدا ہونے سے قدری سرخی ہوجاتی ہے چندروز کے بعد ایک دانہ نمودار ہوکر پھٹ جاتا ہے جسکی سطح ابھری ہوئی زردی مائل چارونطرف مین وریدی حلقہ نمایان ہوتا ہے اس صورت میں آنکھہ نہایت سرخ ہوجاتی ہے آنکھہ مین ہمیشہ ریت کے پڑجانے کی سی رڑک و چبھک پائی جاتی ہے درد اور اذیت رہتی ہے مریض کو روشنی سے زیادہ

نفرت ہوتی ہے چکا چوند کی زیادتی سے مریض اندہیری کوٹھری اور تاریک کمرہ مین
آنکھہ بند کرکے پڑا رہتا ہے چلتے پھرتے وقت منہ پر کپڑا ڈال کر آنکھہ بند کئے ہوئے
کسی چیز کے سہارے سے چلتا ہے حتی الوسع آنکھہ کو نہیں کھولتا اگر زور سے کھولی جائے
تو آنسو بکثرت خارج ہوتی ہین بلکہ آنکھہ سے ہمیشہ آنسو جاری رہتی ہین مقام زخم پر
قدرے کدورت دخان کی سی دکھائی دیتی ہے دہندلا پن زیادہ ہو جاتا ہے جس سے
بصارت مین فرق پڑجاتا ہے باقی قرنیہ صاف اور شفاف ہوتا ہے مگر جب ضعیف القوی
آدمی کی آنکھہ مین زخم کے بغیر ورم ہو جاتا ہے تو قرنیہ پر کسی قسم کی سفیدی اور کدورت
نہین پائی جاتی لیکن جب بعض کی آنکھہ کا ملاحظہ کیا جائے اور مقلہ کو حرکت دیجائے تو ایسا
معلوم ہوتا ہے کہ گویا کسی نے نشتر کی نوک سے بعض اجزای قرنیہ کو قطع کرکے اوٹھا
لیا ہے جس سے قرنیہ قدرے اوبہرا ہوا معلوم ہوتا ہے ملتحمہ اور غشائے بلغمیہ چشم پر قدرے
سرخی ہو جاتی ہے دہوپ مین زیادہ دیر تک پھرنے یا ضیائے آفتاب کی طرف نظر کرنے
سے سرخی زیادہ قوی ہو جاتی ہے کبھی ناخن وغیرہ کہردری شے کے لگنے سے قرنیہ چھلا
جاتا ہے جس سے مقام ماؤف زیادہ تر سرخ اور چمکدار نظر آتا ہے درد اور رگ کی زیادتی
سے پانی بکثرت جاری ہو جاتا ہے اور روشنی کی برداشت بالکل نہین رہتی **انجام**
چار طرح پر ہوتا ہے **اول** علاج باقاعدہ کرنے سے ممکن ہے کہ صحت ہو جائے اور مرض
کا اثر بالکل نہ پایا جائے خصوصًا وہ زخم جو قرنیہ کے بالائی طبقہ پر پایا جاتا ہے اور گہرا نہین
ہوتا **دویم** قرنیہ کی ورم عظیم اور دنبل کی پھٹ جانے سے گہرا زخم ہو جاتا ہے جس سے
اندرونی رطوبات کے خارج ہو جانے سے آنکھہ کے بیٹھہ جانے کا احتمال غالب پایا جاتا ہے
اندمال کی صورت مین قرنیہ دہندلا بادل کا سا معلوم ہوتا ہے زخم غیر شفاف بے قاعدہ
برابر مدت تک ایک حالت پر رہتا ہے اکثر زخم کے مقام پر سفیدی بیٹھہ جاتی ہے پچکیلا پن
کی کیفیت آنکھہ کے ڈہیلا سے زایل ہو جاتی ہے کرہ چشم کے اندرونی دباؤ سے قرنیہ باہر کو
ابھر آتا ہے اور مردار ہو جانے کی صورت مین چھچھڑا سا معلوم ہوتا ہے بصارت مین کم و بیش
فرق پڑجاتا ہے **سویم** تمام علاج اور حصول صحت کے بعد اکثر سبل (ریشہ) پیدا ہو جاتا ہے

اور یہ ایک غشا کا نام ہے جسکے باعث عروق سرخ سرخ نمایاں ہو جاتے ہیں اس صورت مین قرنیہ کے جرم اور ساخت مین فساد و نقص پیدا ہو جاتا ہے صفائی اور شفافیت کے دور ہو جانے سے قرنیہ دھندلا سا معلوم ہوتا ہے **چہارم** قرنیہ کے زخم سے عنبیہ باہر نکل آتا ہے جس سے ورم سرخ کا عارضہ ہو جاتا ہے **علاج** ابتدا مین عام قواعد سوزش کی پابندی کرین آنکھ کو آرام وچین مین رکھین اصل سبب موجب فساد کو دریافت کرکے اسکے ازالہ مین کوشش کرین حاد و شدید حالت مین ذیل قرنیہ کے موافق علاج کرین مسکن درد دوائین استعمال مین لاوین وائیم اوپیا اور شیاف افیون کا لیپ آنکھ پر کرین نیز آنکھ مین ڈالین **نسخہ** سفیدہ کاشغری ۵ درم صمغ عربی ۵ درم انزروت مدبر بہ شیر خر امیون کتیرا ہر ایک درم کافور نیم درم سب کو باریک کرکے سفیدی بیضہ مین حسب دستور شیاف تیار کرین اور حسب موقع استعمال مین لاوین جوشاندہ کو کنار کی تکمید کرین اگر اکسٹراکٹ بلاڈونا بقدر ۴۰ گرین کو ۱۰ اونس گرم پانی مین حل کرکے تکمید کیجاوے تو فایدہ مین سریع الاثر ہے ایک گرین کی طاقت والا اٹروپیا سلوشن آنکھ مین ڈالین بعد مین گرم بورک سلوشن کے اندر رفادہ بھگو کر آنکھ پر رکھین اور کٹا پارچہ یا موم جامہ کے ساتھ باندھین تاکہ تکمید کی تاثیر کے برابر قایم رہنے سے آنکھ کو آرام ہے اور پپوٹون کی رگڑ سے محفوظ رہے اس سے چکا چوند کی کیفیت بھی رفع ہو جاتی ہے ۵ گرین اوکسایڈ اف مرکری کو ایک اونس ویسلین مین ملا کر آنکھ پر ضماد کرین تاکہ درد مین تسکین ہو مگر کاسٹک سلوشن نمک سلوشن وغیرہ خراش دار قابض عرقیات اور تیز دوائین آنکھ مین ہرگز نہ ڈالین کیونکہ ان سے زیادہ تر ضرر اور نقصان کا احتمال ہے بعض اوقات حاد حالت مین تکمید کے بجا ٹھنڈک کا استعمال کرنا زیادہ تر مفید ہوتا ہے پس اس صورت مین کاربالک سلوشن یا بورک سلوشن مفید دوا کو برف سے سرد کرین اور رفادہ بھگو کر بار بار متواتر آنکھ پر رکھین اور سرخی کی صورت مین مفید دوا کے ساتھ پھٹکڑی بھی شامل کرین **دیگر مجرب جس** سے زیادہ تر تسکین ہوتی ہے **نسخہ** کوکین ۱۲ گرین بورک ایسڈ ۸ گرین عرق گلاب

ایک اونس سب کو ملا کر بقدر ایک قطرہ گھنٹہ گھنٹہ کے بعد آنکھہ مین ڈالین مقلہ کی سخت حالت مین ۲ گرین ایسرین بہی شامل کرین عنبیہ کے متورم ہونے مین ۲ گرین اٹروپیا کا شامل کرنا فایدہ مین سریع الاثر ہے - حالت مزمن مین زخم ضعیف کیلئے تیز دوا کا استعمال کرنا نہایت ضروری ہے اس سے بہت جلد زخم مندمل ہوجاتا ہے پس اس صورت مین ۱۰ اسے ۲۰ گرین تک کاسٹک نقرہ کو ایک اونس عرق گلاب مین حل کرکے موئین قلم سے زخم قرنیہ پر لگائین یا زخم کے خراب کنارہ کو کاسٹک نقرہ کی باریک قلم سے سیخ کرین بعدازان روغن گنجد سے آنکھہ کو دہوئین اور باندہین **دیگر مجرب** ایک اونس ویسلین مین ۴ گرین یلواوکسایڈاف مرکری کو شامل کرکے بوقت خواب آنکھہ مین ڈالین اور چند ایام کے بعد زخم کی مزمن حالت اور دوا کی برداشت ہونے پر اس دوا کی طاقت کو برابر ۲۰ گرین تک حسب برداشت مریض بڑہا سکتے ہین **دیگر مجرب** جس سے عفونت پیدا نہین ہوتی آنکھہ کی طاقت بہی قایم رہتی ہے **نسخہ** ہایڈسارجیرای پرکلورایڈ ایک گرین کلورایڈاف زنک ۴ گرین عرق گلاب ۲ اونس سب کو ملا کر روزانہ دو تین یا تین چار دفعہ آنکھہ مین ڈالین - اگر مناسب معلوم ہو تو صدغین پر چند جونکین لگاوین کرت سر کرت پلستر کا استعمال کرین بلا ڈونا اور رائی کے پلستر سے نیز فایدہ ہوتا ہے سٹین کا عمل بہی فایدہ مین سریع الاثر ہے مقلہ کی ورم اور سرخی مین اندرونی کونہ یا ناک کے اندر چار یا پانچ جونکین لگا کر خون کو کم کرین اندمال زخم کیلئے شیاف کندر سفیدہ ارزیز سرمہ سیمابی اور کیا لومل روزانہ ایک دفعہ زخم پر چہڑکین اگر زخم کے گہرا ہوجانے کا احتمال ہو تو آنکھہ پر دہنی ہوی روئی کا رفادہ رکہہ کر عصابہ سے باندہین اگر قرنیہ کے زخم مین عنبیہ آجادے تو اصل کاسٹک نقرہ کو عنبیہ پر لگاوین تاکہ عنبیہ سمٹ کر اندر چلا جاسئے اور کاسٹک نقرہ لگانے کے بعد اٹروپیا یا رسوت کو پانی مین حل کرکے آنکھہ مین ڈالین اس سے زیادہ تر فایدہ ہوتا ہے کیونکہ اس سے نقبہ زیادہ تر وسیع ہوجاتا ہے اور وسعت کے سبب نائیٹرسلور کے تاثیر سے عنبیہ سمٹ جانے کے بعد بسہولت اندر چلا جاتا ہے سرخی

کی دیر پا حالت اور ورم کی موجودگی مین عمل پیئرٹومی بہی کیا جاتا ہے اور وہ یہ ہی کہ طبقہ قرنیہ
کا ایک مدور قطعہ قرنیہ کے گرد سے کاٹ دین تاکہ قرنیہ کیطرف خون کی آمد و رفت کم
ہوجائے اور رطوبات موجودہ تحلیل پاجاوین تقبض کی صورت مین ملینات کا استعمال کرین
یا حلیب سقمونیا یا کلیا لومل کا جلاب دیکر صرف کونین یا سائیٹریٹ اف ایرن انڈ کوئینا
کہلاوین بخار کی صورت مین مبردات اور معرقات کا استعمال کرین قیام صحت موجودہ
اور تندرستی کے واسطے دودہ شوربا گوشت روغن ماہی بیضہ مرغ کونین بارک وغیرہ
اغذیہ ادویہ مقویہ استعمال مین لاوین۔

فصل چہارم ناصور قرنیہ (فچولا افدی کارنیا) جب آنکہہ مین
غیر جنس شئے داخل ہوجانے سے گہرا زخم ہوجاتا ہے تو سوراخ کے ہوجانے سے رطوبات
باطنیہ ہمیشہ جاری رہتی ہیں بعض اوقات جلیدیہ بہی زخمی ہوجاتی ہی **علامات**
سوزش قرنیہ کے علاوہ سوراخ کے راہ ہمیشہ رطوبت جاری رہتی ہے جس سے رطوبت بیضیہ
ملیست و نابود ہوجاتی ہے **علاج** اصل سبب جب فساد کو دریافت کرکے اوسکے ازالہ
مین کوشش کرین اگر ضربات العین کی وجہ سے مقلہ سخت اور تنا ہوا معلوم ہو تو
عمل کے ذریعہ مقلہ کو نکال دین غیر جنس کی موجودگی مین اوسکو خارج کرین موتیابند
کی صورت مین رطوبت جلیدیہ کو نکال دین اور اصل سبب کے عدم دریافت مین ناصور
کے کناروں پر موئین قلم کے ذریعہ کاسٹک نقرہ ۲ گرین کی طاقت والا لگاوین۔

فصل پنجم سبل القرنیہ (نیبولا) قرنیہ کے طبقات مین ورم حاد کے
پیدا ہوجانے کے سے رطوبات کا اجتماع ہوجاتا ہے یا زخم قرنیہ کے اندمال سے داغ
باقی رہجاتا ہے جس سے تمام قرنیہ کی سطح پر یا اوسکے کسی بعض حصہ مین دہندلا پن
یا جالا سا پیدا ہوجاتا ہے جس سے بصارت مین فتور پڑجاتا ہے **اسباب**
ورم قرنیہ یا غشاے بلغمیہ چشم کی ورم کے بعد سفیدی باقی رہجاتی ہے کیونکہ ان
دونوں صورتوں مین خون کا لزجیت دار مادہ غشاے بلغمیہ کی بالائی سطح پر گرتا ہے
جس سے غشاے رقیق کی طرح ایک قسم کا جالا پیدا ہوجاتا ہے۔ کبہی سفیدی

لی جگہ پر ایک خفیف سا زخم ہو جاتا ہے اور دعوی لزوجت دار مادہ کی گرنے سے
انگور کی صورت پیدا ہو جاتی ہے اور زخم کے اچھا ہو جانے سے وہی لزوجت دار
مادہ غشائے رقیق کی شکل مین باقی رہجاتا ہے شعر منقلب کی خراش سے بھی جالا سا
ہوجاتا ہے رمد حاد کے علاج مین بے اعتدالی کے باعث جالا پڑجاتا ہے چیچک درد
عصابہ - درد شقیقہ و درد سر شدید بھی اسکے اسباب مین سے ہے **علامات**
قرنیہ کے اوپر قدرے رطوبت مثل دخان یا ضباب کی محسوس ہوتی ہے قرنیہ غیر
شفاف اور گدلا ہو جاتا ہے عدم صفائے قرنیہ کے سبب جملہ چیزین مکدر معلوم
ہوتی ہین خاص حدقہ کے مقام پر پھلی کے پائے جانے سے بینائی مین فتور زیادہ
پیدا ہوجاتا ہے اور سفیدی کے غائر ہونے سے آنکھہ دھندلی ہوجاتی ہے
کبھی جلیدیہ کے غیر شفاف اور شبکیہ کے نجس ہونیسے بینائی بالکل جاتی رہتی
ہے **علاج** اصل سبب موجب خراش کو دور کرین اگر شعر منقلب وغیرہ موجب فساد
معلوم ہوتا ہو تو اسکا علاج معقول طور پر کرین اس سے پھلی خود بخود زائل ہوجاتی ہے اگر سوزش
اور رمد کے باعث ہو تو مرکبات سیماب وغیرہ تدابیر عمل مین لاوین لیکن علاج سے
پہلے اس بات پر غور کرین کہ آنکھہ مین کسی قسم کی اذیت تو نہین ہے اور اذیت کی
عدم صورت میں اس قسم کی دوا آنکھہ میں ڈالیں کہ جس سے دوران خون اور عروق
جاذبہ کی تحریک سے ذرات فاسدہ تحلیل ہوجاوین اور اذیت کی صورت مین سب سے
پہلے اذیت کو رفع کرین اور اس صورت مین نئی اذیت پیدا کرین اگرچہ پہلی اذیت سے نئے
اگر بظاہر مین موجب نقصان معلوم ہوتا ہے لیکن حقیقت مین سراسر فایدہ پایا جاتا
قرنیہ کے مجاری صغار شعریہ متاذی ہوکر مفتوح ہوجاتے ہیں اور اپنے معمول سے
کام کرلتے ہیں جس سے مادہ موجودہ خارج ہوجاتا ہے اور انفتاح مجاری کیواسطے
ایسی دوائین استعمال کیجاتی ہین **اول** کیالومل اور یہ مختلف طریق سے استعمال
کیا جاتا ہے ان مین سے ایک یہ ہے کہ قدرے کیالومل کو کف دست پر رکھہ کر ہتھیلی کو
آنکھہ کے برابر مقابل پر لیجاوین اور منہ سے پھونک کر آنکھہ کے اندر پہونچاوین دوسرا

کسی نلی میں ڈالکر بطریق نفوخ سفیدی چشم پر پہونچادین تیسرا اوپر کی پلک کو اوٹھاکر موئین قلم کے ساتھہ سفیدی چشم پر لگادین اور آنکھہ کو بند کردین اور کیا لومل اسقدر استعمال کرین کہ پوری پوری صحت ہوجائے اگر اس اثنا میں اذیت زیادہ ہوجاسے تو کیالومل کے استعمال کو برابر چندروز تک موقوف کرکے پہر دوبارہ استعمال شروع کرین کیونکہ استعمال کی زیادتی مین احتمال ورم کا ہے **دوئم** اوکسائڈ اف زنک یا شب یمانی بریان یا سلفٹ اف سوڈا یا نبات سفید سفوف مثل سفوف کیالومل استعمال مین لادین **سوئم** بائی کلورائڈ اف مرکیوری ایک گرین کو ۱۰ اونس عرق گلاب میں حل کرکے صبح وشام ایک دو قطرات آنکھہ مین ڈالین اگر ایک اونس عرق گلاب مین ایک گرین کلورائڈ اف زنک کو حل کرکے آنکھہ مین استعمال کیا جائے تو فایدہ میں سریع الاثر ہے **دیگر مجرب** ہائیڈرارجرائی پرکلورائڈ ایک گرین .... زنک کلورائڈ ۴ گرین عرق گلاب ایک اونس سب کو ملاکر دن میں ۳ دفعہ استعمال کرین **دیگر مجرب** نمک۔ نوشادر ہرایک ۵ گرین نبات کوزہ ۲۰ گرین عرق گلاب ایک اونس سب کو ملاکر آنکھہ مین ڈالین **دیگر شیاف مجرب** جسکے استعمال سے فایدہ کثیر ہوتا ہے **نسخہ** نیلا تھوتھہ بریان پھٹکری بریان افیون ہرایک یکماشہ نبات کوزہ ۴ ماشہ سنگ بصری ۲ ماشہ سب کو باریک کرکے آب ترپھلہ مین کہرل کرین بعدزان حسب دستور شیاف تیار کرکے بوقت ضرورت استعمال مین لاوین **دیگر مجرب** جسکے استعمال سے سبل چشم کو تیز فایدہ ہوتا ہے **نسخہ** مغز خستہ کہرنی ایک عدد تخم سرس نمک لاہوری شورہ قلمی سفیداب ارزیر اقلیمیا نقرہ مس سوختہ کف دریا ہرایک ما شہ انبہ ہلدی ۲ ماشہ قرنفل ۲ عدد سب کو باریک کرکے صبح وشام بذریعہ سلائی مثل سرمہ استعمال کرین **دیگر مجرب** جو بہت مجرب اور سبل چشم کو تیز فایدہ ہوتا ہے **نسخہ** قرنفل ۴ عدد تخم سرس شورہ قلمی نمک لاہوری ہرایک درم انبہ ہلدی ۲ درم پھٹکری بریان کف دریا اقلیمیا ذہبی سرمہ اصفہانی ہرایک ۲ درم کشتہ جست ۴ درم سب کو باریک کرکے سلائی کے ذریعہ آنکھہ مین ڈالین فایدہ مین سریع الاثر ہے

دیگر مجرب جس سے ناخنہ اور سدمہ مزمن کو نیز فایدہ ہوتا ہے **نسخہ**
دار فلفل نمک لاہوری آبگینہ زرد چوب ماميران چینی تخم سرس اصل چینی خرمہرہ زرد
بریان سرد چینی ہر ایک ۲ ماشہ افیون ۴ ماشہ پھٹکری بریان کیتولہ سب کو باریک کر کے شیرہ
برگ املی اور شیرہ برگ سرس اور شیرہ برگ نیم مساوی الوزن مین برابر دو روز
تک کھرل کرین بعد ازان مساوی الوزن کشتہ جست شامل کر کے مثل سرمہ کی باریک
کرین اور سلائی کے ذریعہ آنکھہ مین استعمال کرین **دیگر مجرب** جس سے پھلی کو بہت
جلد فایدہ ہوتا ہے **نسخہ** ہلیو اوک یڈاف مرکیوری ۲ گرین یا ایوڈو فارم ۲۰ سے ۴۰
گرین وسیلین ایک اونس سب کو ملا کر حل کرین اور سلائی کے ذریعہ آنکھہ مین ڈالین
اور برابر کچھہ عرصہ تک آنکھہ کو بند رکھین اگر کسی دوا سے خراش یا سوزش پیدا ہو جاے
تو اوسکو موقوف کر کے فوراً یہ نسخہ استعمال مین لاوین **نسخہ** روغن تارپین ۴ ماشہ
روغن زیتون ۳ تولہ دونون کو ملا کر دن مین ۲ دفعہ آنکھہ مین ڈالین **دیگر مجرب**
روغن تارپین ایک ڈرام روغن کنجد ایک اونس دونون کو ملا کر دو تین قطرات آنکھہ
مین ڈالین اگر اس سے بہی اذیت زیادہ ہو تو روغن تارپین کی مقدار اس سے بہی کم
کردین **دیگر مجرب** ایوڈائڈ اف پوٹاسیم ۵ گرین سلفٹ اف سوڈا ۱۰۱ گرین
عرق گلاب ایک اونس سب کو ملا کر صبح و شام دو تین قطرات آنکھہ مین ڈالین
ایوڈائڈ اف پوٹاسیم کا کہلانا بہی بہت مفید ہے خواہ آنکھہ مین کوئی دوسری دوا
استعمال کیجاوے مگر اسکے استعمال کلاً فایدہ مین سریع الاثر ہے ۔

فصل ششم بیاض العین (لیوکوما) اکثر ورم قرنیہ کی بعد
یا زخم کے اچھا ہو جانے سے پھولا پڑجاتا ہے کیونکہ جب خون کا لزوجت دار مادہ
بغرض اندمال قرح قرنیہ کے جرم مین گرتا ہے تو زخم کے اندمال ہو جانے کے بعد یہ
مادہ خشک ریشہ کیطرح غشائی غلیظ بنجاتا ہے جیطرح پہوڑی کے اچھا ہو جانے کے
بعد کہرنڈ باقی رہجاتا ہے اگر اسمین قسم کی سفیدی دور نہ ہونے کی صورت مین زیادہ
بڑھجاوے تو اسکو ہندوستانی زبان مین مٹیث یا ٹینڈوا کہتے ہین اکثر اس قسم کی

سفیدی چیچک کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے کیونکہ زخم کی صورت مین قرنیہ کے اصل اجزا
زایل ہوجاتے ہیں اور نقصان قرنیہ کی جگہ مین خون کے لزوجت دار مواد سے ایک
غشا جدید پیدا ہوجاتا ہے اور غشائے مذکور بھی پہلی قسم کی طرح کبھی تمام قرنیہ
پر ہوتا ہے کبھی اوسکے اکثر اجزا پر پایا جاتا ہے اور یہ صورت مرض چیچک مین پائی
جاتی ہے کبھی قرنیہ کے تہوڑے سے حصہ پر پایا جاتا ہے لیکن ثقبہ عنبیہ کے
مقابل ہونے سے مانع بصارت ہوتا ہے پس اس صورت میں کس چیز کو دیکھنے وقت.
اگر مریض سر نیچے کو اور مقلہ اوپر کو کر لیا کرے تو کسقدر دیکھائی دیتا ہے کیونکہ اس
ہیئت پر قرنیہ کی سفیدی سے ثقبہ عنبیہ علیحدہ ہوجاتا ہے کبھی زخم کی صورت مین قرنیہ
باہر نکل آتا ہے اور مورسرج کے نام سے بولا جاتا ہے کبھی قرنیہ کے ساتھ ثقبہ عنبیہ
کے اتصال ہونے سے ثقبہ اپنی اصلی ہیئت پر نہین رہتا کبھی ثقبہ کے ٹھرا ہوجانے
سے بصارت مین فتور پیدا ہوجاتا ہے حالانکہ قرنیہ پر سفیدی کا نام و نشان بھی نہین
ہوتا **علاج** اگرچہ یہ قسم لاعلاج ہی لیکن سفیدی مذکور کے کنارون پر کبھی تہوڑی سی
رقت ہوا کرتی ہے جو علاج کرنے سے بالکل زایل یا کم ہوجاتی ہے جس سے قدرے قلیل
دکھائی دینے لگتا ہے اندھیری اور اجالا کی تمیز مریض کرسکتا ہے اور کسی قدر راستہ
پر چل پھر سکتا ہے اگرچہ یہ فایدہ بہت ہی قلیل ہے لیکن اسکو بھی ہاتھ سے نہ دینا چاہئے
اور اس مطلب کیلئے وہی دوائین حسب مناسب استعمال مین لاوین جو سبل القرنیہ مین لکھے
گئے ہیں اور یہ مرکب بھی فایدہ مین سریع الاثر ہے **نسخہ** بارہ سنگھ سوختہ پوست
بیضہ مرغ سوختہ زبد البحر سنگ بصری اقلیمیا فضہ ہر ایک ماشہ سہاگہ بریان پھٹکڑی
بریان مامیران چینی ہر ایک ۳ ماشہ مغز تخم سرس ۴ ماشہ سب کو باریک کرکے سلائی کے
ذریعہ آنکھ مین ڈالین **دیگر مجرب** جس سے صدہا مریض شفایاب ہوچکے ہیں
گویا سفیدی چشم کیلئے بمنزلہ اکسیر ہے ناخونہ اور دھند کے اقسام کو بھی مفید ہے
نسخہ تازہ برگ سرس ۴ چھٹانک تخم سرس ۵ تولہ نمک لاہوری تولہ تینون
ادویہ کو باریک کرکے کوزہ گلی گلحکمت مین آگ دین تا کہ جلکر راکھ ہوجاے بعد ازان

کف دریا ۲ ماشہ پھٹکڑی ۲ ماشہ غنچہ ناشگفتہ چنبیلی ۱۵ عدد وشامل کرکے آب حنا مین برابر ایک ہفتہ کہرل کرین پندرہ پندرہ عدد غنچہ چنبیلی ہر روز ڈال لیا کرین اور آب حنا کی کمی مین دوبارہ سہ بارہ شامل کرین من بعد خشک کرکے باریک کرین اور صبح وشام آنکھہ کی سفیدی پر ڈالین اور دوسری امراض مین مثل سرمہ استعمال کرین **دیگر مجرب** کوزہ مصری سنگ بصری پھٹکڑی بریان کف دریا تخم سرس ہر ایک یکتولہ نیلا تہوتہہ بریان پلپل مامیران چینی ہر ایک ۲ ماشہ سب کو باریک کرکے سرمہ سا تیار کرین اور سلائی کے ذریعہ استعمال مین لادین - جب ثقبہ عنبیہ کے مقابل قلیل لوسعت سفیدی پائی جائی اور عنبیہ مین مصنوعی تیلی بنای جانی ممکن ہو تو اوپر کیجانب ثقبہ پیدا کرین اگر اوپر کیطرف تیلی کا بنانا ممکن نہو تو قرنیہ کی صاف جگہ پر جہان سفیدی نہ پائی جائے اوسکے مقابل عنبیہ مین ثقبہ پیدا کرین اس عمل کو ایرڈاکٹمٹی کہا جاتا ہے یعنی عنبیہ کا قطع کرنا - اور ثقبہ جدید کو ارٹی فشل پوپل کہتے ہین یعنی عنبیہ مین ثقبہ جدید پیدا کرنا - اور اس عمل کو مینے اپنی کتاب معمول احمدیہ مین بوضاحت تمام بیان کیا ہے اگر قرنیہ کے ساتہہ عنبیہ کی چپسیدگی معلوم ہو تو اسکو نہ علاج سے کچھ فایدہ ہوتا ہے نہ مصنوعی تیلی بنانا مفید ہوتا ہے البتہ بدصورتی کا دور کرنا منظور خاطر ہو تو پہولا کے اندر سیاہی بہر دین اور وہ ایک خاص قسم کا نیلگون رنگ ہوتا ہے جس سے ہندوستان کی اہل ہنود عورتین وغیرہ اپنی جسم پر مختلف نقوش گودا کرتی ہین لیکن عمل مذکور مین اس امر کی احتیاط نہایت ضروری ہے کہ رنگ ایسا کیا جاوے کہ اصلی رنگ عنبیہ کے ساتہہ ٹہیک ملجائے ورنہ دونون آنکھون کی رنگت مین اختلاف ہونے کی وجہ سے بدصورتی اور بھی پیدا ہوجاتی ہے **بعض اوقات** کم فہم ڈاکٹر اور ناتجربہ کار حکیم زخم اور سوزش قرنیہ کی حالت مین لدمسلوشن کی رفادہ آنکھہ پر رکھہ دیتی ہین جس سے ظاہر ورم مین قدرے کمی واقع ہوجاتی ہے اور مریض کو تخفیف معلوم ہوتی ہے لیکن اس سے زخم یا عام سطح پر سیسہ کی تہ بیٹھہ جاتی ہے پس مریض کے ادہر اودہر دیکھنے سے چشم ماوف

کی بصارت مین دفعتہً فتور پیدا ہو جاتا ہے **علاج** خمدار نشتر کے ساتھ کہرچ کر اوتار دین
اور قرنیہ کے صحیح حصہ کو جسقدر کم نقصان پہونچا اوسیقدر بہتر ہے **بعض اوقات**
سن شیخوخت مین قرنیہ کے کنارہ پر سفید حلقہ پیدا ہو جاتا ہے اور روز بروز بڑہتا
جاتا ہے مگر اس سے بصارت مین چندان نقصان پیدا نہین ہوتا کبھی قرنیہ پر غیر جنس
کے جم جانے سے ڈرک زیادہ پڑتی ہے اور آنسو بکثرت آیا کرتی ہین سرخی پیدا ہو جاتی
ہے پلکین بند رہتی ہین **علاج** غیر جنس کو باحتیاط تمام خارج کرین بعد ازان
جو شانہ کو کنار کی تکمید کرین **فایدہ جلیلہ** اگرچہ سوزش کی دفعیہ مین لڈ سلوشن
کی استعمال بی نظیر شئی ہے مگر قرنیہ کے زخم اور خام حالت مین اسکا استعمال کرنا ہرگز
جایز نہین ہے اس عام غلطی کیطرف معالج کی خاص توجہ درکار ہے ورنہ ہمیشہ کیلئے
بصارت خراب ہو جاتی ہے کبھی خون کے نمکیات سے قرنیہ کی سطح پر چونہ کی تہ خود بخود پیدا
ہو جاتی ہے اور دیکھنے مین قرنیہ کلہم صاف سفید معلوم ہوتا ہے **علاج** فاسد تہ کو
مناسب طریق سے کہرچ دیا جائے یا اس قسم کی کوئی دوائی استعمال کیجاوی کہ جس سے تہ
فاسد بتدریج کم ہوتی جائے ۔

فصل ہفتم موریسرج (اسٹی فی لوما افدی کاریٹا)

اس کو ہندی زبان مین ٹینٹ کہتے ہین جب ظہور بثور یا ضربہ صدمہ کے بعد قرنیہ
کا لچکیلا پن زایل ہو جاتا ہے یا آنکھہ کے اندرونی اجزا متورم یا زخمی ہو جاتے ہیں
یا خود قرنیہ متورم ہو کر نرم ہو جاتا ہے تو مقلہ کے دباؤ سے جزءً یا کلاً قرنیہ باہر نکل آتا ہے
جس سے رفتہ رفتہ قرنیہ کی ساخت بدل جاتی ہے کبھی سوراخ زخم کے راہ قدرے عنبیہ
بہی نکل آتا ہے اور زخم کے مندمل ہونے سے نکلا ہوا حصہ انگور کے دانہ کی مانند نظر
آتا ہے بعض اوقات زخم کے بڑے ہونے سے قرنیہ کے سامنے عنبیہ کا بہت سا حصہ
باہر نکل آتا ہے اور مختلف قد و قامت کے لحاظ علیحدہ علیحدہ نام سے موسوم کیا جاتا
ہے **علاج** ناکمل اور جدید صورت مین اصل سبب موجب فساد کے دور کرنے مین
کوشش کرین امتلا کی صورت مین کنپٹی پر چند جونکین لگا دین اور دفع قبض کرین

اور رفادہ کو سرد پانی مین بھگو کر آنکھ کو سہارا دیتے رہین اکثر اس سے ابھار کی زیادتی
بند ہو جاتی ہے اور رفادہ کے علاوہ پر سرمہ کی پوٹلی آنکھ کے اوپر باندھین اور درد
کی زیادتی مین شیاف ابیض افیونی آنکھ مین ڈالین اگر اس سے صورت آرام کی نظر نہ
آوے اور قرنیہ کے بعض اجزا باہر نکلی ہوئی اندر کو نہ جاوین تو باقی اجزا کو باہر
نکلنے سے روکنے کی ایسی تدبیر کرین کہ اجزای داخلی چشم کا دباؤ کم ہو جائے اور
یہ طریقہ عنبیہ کے قطع کرنے سے حاصل ہوتا ہے بعض اوقات جلیدیہ کو بھی نکال
ڈالنا ہوتا ہے جسکا عمل معمول احمدیہ مین واضح طور پر بیان کیا گیا ہے کیونکہ اس کے
نکلنے کے بعد قرنیہ سے اندرونی دباؤ کے کم ہو جانے سے قرنیہ کا بروز جحوظ بھی دفع ہو جاتا
ہے نیز عنبیہ مین ثقبہ جدید کے پیدا ہو جانے سے نظر آنے لگتا ہے کیونکہ اس حالت
مین ثقبہ قدیم کے ٹھرا ہو جانے سے بصارت زایل ہو جاتی ہے اور قطع کرنے سے
پھر دکھائی دینے لگتا ہے قرنیہ کے تمام تر باہر نکل آنے سے علاج کی کوشش
سراسر بے سود ہوتی ہے لیکن اذیت چشم کے دور کرنے مین قرنیہ کو قطع کرکے جملہ
رطوبات اور اجزای چشم کو چشمخانہ سے باہر نکال دین اس سے درد و تکلیف دور
ہو جاتی ہے بعض حکما کی رای ہے کہ قرنیہ کے ابھری ہوئی حصہ کو قطع کر دیا جائے
لیکن اسمین مصنوعی آنکھ لگانے کی کافی گنجایش نہین رہتی۔

فصل ششم نتو القرنیہ (کونیکل کارنیا)

نتو کی صورت مین عین وسط مین قرنیہ کے رقیق الجرم ہونے پر جھلک قایم رہتی ہے
اور شروع مین یہ حالت نظر نہین آتی کچھ مدت کے بعد قرنیہ کے مرکز پر اندرونی
دباؤ کے اثر سے قرنیہ کا زیادہ تر حصہ محدب اور نوکدار مخروطی شکل پر آگے کو
نکلا ہوا معلوم ہوتا ہے اور فتور پرورش کے سبب قرنیہ کا چکیلا پن کم ہو جاتا ہے
ابھروار ہالا کے پیدا ہو جانے سے قرنیہ کی سطح ناہموار ہو جاتی ہے بینائی مین
فرق کے پڑ جانے سے قریب نظری ہو جاتی ہے اور بتدریج بصارت کم ہو جاتی
ہے آخرکار بینائی بالکل زایل ہو جاتی ہے۔ عموماً مرض مین دونون

آنکھیں مبتلا ہو جاتی ہیں **علاج** ابتدائی صورت میں جوشاندہ کو کثرت کی تمجید کریں مگر جوشاندہ میں قدری پھٹکری کا شامل کرنا ضروری ہے یا سرد پانی میں گاڑی ہوگو کر آنکھ پر رکھیں اور عصابہ سے باندھیں قبض کی صورت میں ملینات کا استعمال کریں خون کی زیادتی میں صدغین پر چند جونکیں لگا دیں اگر قرینہ سے زیادہ محدب ہونے سے قریب نظری ہو جائے تو گول سیاہ رنگ کا غذ میں باریک سوراخ کر کے آنکھ پر لٹکا دیں تاکہ سوراخ مذکور میں سے بیمار برابر دیکھتا رہے یا مقعر چشمہ لگا ئیں جسکے چاروں طرف سوراخ دار جالی لگی ہوئی ہو۔ اگر ان تدابیر سے صورت فائدہ کی نمایاں نہ ہو تو قرنیہ کے ابھری ہوئی حصہ کو قطع کر کے مصنوعی پتلی بنا دیں جسکا عمل معمول احمدیہ میں بوضاحت تمام بیان کیا گیا ہے۔

مقالہ چہارم امراض عنبیہ (ڈزیز آف دی آیرس)

مختلف امراض کے لحاظ سے اسکو چند فصول میں بیان کیا جاتا ہے۔

فصل اوّل ورم عنبیہ (آرائیٹس)

اکثر اسکی شرکت سے دوسرے طبقات بھی سوزش میں شامل ہو جاتے ہیں۔

اسباب زیادہ تر آتشک کے باعث ہوتا ہے کبھی وجع مفاصل اور بخار کی صورت میں ہو جاتا ہے کبھی عرصہ دراز تک باریک حروف کی کتاب کے مطالعہ کرنے زیادہ محنت و مشقت کے اٹھانے سے بھی ہو جاتا ہے گھڑی سازی قالین بافی وغیرہ کام جنہیں بہت باریک چیزیں دیکھنی پڑتی ہیں اور آگ کی طرف زیادہ دیکھنے سے بھی ہو جاتا ہے جیساکہ نانبائیوں۔ لوہاروں وغیرہ پیشہ وروں کو اتفاق پڑتا ہے۔ تیز روشنی کے لمپ اور آفتاب کی طرف دیکھنا بھی موجب مرض ہے کبھی زیادہ دیر تک سرد ہوا کے لگنے سے بھی ہو جاتا ہے مثلاً ایک شخص تنگ کمرہ میں بیٹھ کر کام کرتا ہے اور اوسکی کسنے پہلو میں ایک دریچہ برابر کھلا رہتا ہے جس سے سناٹے کی سرد ہوا داخل ہوا کرتی ہے پس ایسا شخص اس ورم میں مبتلا ہو سکتا ہے کرہ چشم پر ناگہانی ضربہ اور صدمہ کے پہونچنے سے نیز موتیا بند کی دستکاری سے

تیز سوزش قرنیہ سے مرض کا ظہور پایا جاتا ہے زیادہ تر بڑی عمر اور ادھیڑ سن کمزور خنازیری مزاج آدمی کو خصوصاً آتشک کے زہریلہ موجودہ مواد سے ہوتا ہے علامات شروع مرض میں علامات خفیف ہوا کرتی ہیں صرف ملتحمہ میں ہلکی گلابی رنگ کی سرخی پیدا ہو جاتی ہے اور جوں جوں قرنیہ کے قریب پہونچتی جاتی ہے رنگت میں زیادہ سرخی ہوتی جاتی ہے عنبیہ کی گولائی بھی بدل جاتی ہے مواد کی تراوش سے میں فرق پڑ جاتا ہے بھورا یا سبزی مائل معلوم ہوتا ہے اگر دوسری صحیح وسالم آنکھ سے متورم چشم کا مقابلہ کیا جائے تو تغیر کی کیفیت بخوبی معلوم ہوتی ہے پتلی کی حرکت جاتی رہتی ہے پتلی سڈول اور سکڑی ہوئی تہڑی معلوم ہوتی ہے چھوٹی بھی ہو جاتی ہے کبھی چھوٹاپن اور تہڑاپن دونوں جمع ہو جاتے ہیں اور پتلی کے چھوٹاپن کا سبب یہ ہے کہ جب بیمار روشنی سے متاذی اور خائف ہوتا ہے تو آنکھ کو ہمیشہ بند اور کھینچے رکھتا ہے پس اس قسم کی دائمی عادت سے مردمک صغیر اور کوچک ہو جاتی ہے اور پتلی کے تہڑاپن کا سبب یہ ہے کہ جب ورم سے خون کا لزوجت دار مادہ خارج ہو جاتا ہے تو اوسمیں سے کسیقدر جلیدیہ پر چسپاں ہو جاتا ہے پس اس صورت میں جب بیمار روشنی سے خائف ہو کر آنکھ کو بند کرنا چاہتا ہے تو حرکت اجتماع چشم کے واسطے عنبیہ ہر طرف سے سمٹ جاتا ہے مگر چسپیدہ مقام جلیدیہ کے نہ جدا ہونے سے ثقبہ عنبیہ کوچک اور کج ہو جاتا ہے جس سے آنکھ بھی کوچک اور تہڑی معلوم ہوتی ہے آنکھ کی ہر جانب سے ملتحمہ کی رگیں جو سیدھی ہوتی ہیں بخط استقیم قدرے سرخی مائل قرنیہ تک پہونچتی ہیں اور قرنیہ کے قریب پہونچکر زیادہ سرخ ہو جاتی ہیں جس سے قرنیہ کے گرد ایک سرخ دایرہ اور حلقہ معلوم ہوتا ہے اور سوزش کی شدت میں عنبیہ کی مقدم سطح پر چھوٹے چھوٹے ثبورات زردی مائل بکثرت نظر آتے ہیں کبھی مواد کی کثرت تراوش سے رطوبت بیضیہ کا کل خانہ بھر جاتا ہے پتلی بند ہو جاتی ہے کبھی عنبیہ سے مخرجہ مواد کے سبب مردمک مطلقاً معلوم ہی نہیں ہوتی بلکہ مردمک کے مقام پر سفیدی یا سرخی یا نیلگی رنگ مواد کے

عنبیہ کی صورت کا تغیر

رنگ کے موافق معلوم ہوتا ہے لیکن سُرخی اور نیلاہٹی رنگ کا ظہور ردائت مادہ
پر دلالت کرتا ہے۔ آنکھ۔ صدغین اور پیشانی پر درد بشدت ہوتا ہے خصوصاً درد
کی تکلیف رات کو زیادہ ہوتی ہے جس سے نیند نہیں آتی چونکہ چوندھ کی کیفیت کے
زیادہ ہونے سے مریض آنکھ کو بند کرکے پڑا رہتا ہے تیز روشنی میں آنکھ کو زیادہ
تکلیف ہوتی ہے آنسو بکثرت آتے ہیں حاد حالت میں علامات مذکورۃ الصدر شدید اور
مزمن میں خفیف ہوا کرتی ہیں آتشک کی صورت میں آتشک کی جسمانی علامات بھی
پائی جاتی ہیں بصارت کے کم ہوجانے سے بیمار کو صاف دکھائی نہیں دیتا ہے
پہلے ایک آنکھ مبتلائے مرض ہوجاتی ہے اور کچھ عرصہ کے بعد دوسری آنکھ بھی
دُکھنے لگتی ہے اور بار بار بیماری عود کرتی ہے سوزش عنبیہ اور رمد کی علامات میں بادی
النظر اشتراک پایا جاتا ہے جسکا باہمی تفرقہ معمول احمدیہ میں بخوبی کیا گیا ہے **انجام**
اکثر اس سے ملتحمہ۔ قرنیہ اور شبکیہ بھی سوزش میں مبتلا ہو جاتے ہیں معقول باقاعدہ
علاج میں سوزشی مواد کے جذب ہوجانے سے عنبیہ اپنی اصلی حالت پر آجاتا ہے بینائی
میں بھی کسی قسم کا نقصان باقی نہیں ہوتا اگر تشخیص کی غلطی سے اندمال دہندہ علاج کیا
جاوے تو عدسیہ یا جلیدیہ کے ساتھ عنبیہ کا اتصال ہوجاتا ہے پُتلی کے بند ہو جانے
سے بصارت بالکل زائل ہوجاتی ہے **علاج** جب گرد نواح قرنیہ کے سُرخی وغیرہ
علامات کے ظاہر ہونے سے ورم عنبیہ ثابت ہوجائے تو علاج کیطرف بہت جلد متوجہ
ہوں ورنہ بصارت کے زائل ہوجانیکا احتمال ہے مرض قوی وشدید میں علاج بھی
قوی کریں مرض کی خفیف حالت میں علاج خفیف کرنا چاہئے مثلاً مرض کی خفیف صورت
میں مریض کو اندھیری کمرہ میں آرام وچین سے بیٹھے رہنے کی ہدایت کریں اور قریب
کے نظر کے کام سے منع کریں اور آنکھ کے سامنے سبز پردہ رکھیں عام صحت کے بحال رکھنے
میں حفظان صحت کی پابندی کریں کہ گرم بلاڈونا کے جوشاندہ کی تکمید سے سوزش
چشم کو روکیں اور جذب مواد کے لیے سنائیگا مسہل دیں تاکہ نہایت پتلی دست پانی
کے موافق آویں اگر مریض طاقتور ہو درد کی شدت سُرخی اور ورم زیادہ پایا جاتا ہے

تو صرف غلیں پر چند جونکیں لگا دیں مسہلات کی استعمال سے قبض کو دفع کریں ... زود الہضم غذا کھانے کو دیں شیاف سوزش افیونی یا ایک اونس عرق گلاب میں ... گرین ... حل کر کے آنکھ میں ڈالیں تاکہ آنکھ کی پتلی کشادہ رہے اگر اٹروپین اور کوکین دونوں ملا کر استعمال کیا جائے تو فائدہ میں سریع الاثر ہے اور جسقدر دونوں ادویہ کے ملا کر استعمال کرنے سے پتلی پھیل جاتی ہے علیحدہ علیحدہ کی استعمال سے چندان فائدہ نہیں ہوتا اور اس مرض میں پتلی کا کشادہ رکھنا زیادہ تر مفید ہے کیونکہ پتلی کی کشادگی میں قزحیہ کی وسعت کم ہو جاتی ہے اور رگوں کے سکڑ جانے سے خون کا بہاؤ کم ہوتا ہے اور دباؤ کے رفع ہو جانے سے درد بھی گھٹ جاتا ہے اسمیں قابض اور تیز دوا کا استعمال ہرگز نہ کریں ہمیشہ مسکن الوجع ادویات کا استعمال کرنا فائدہ میں سریع الاثر ہے اٹروپیا سلوشن کی استعمال حکم اکسیر کا رکھتی ہے جس سے درد کو تسکین ہوتی ہے اور ثقبہ عنبیہ کے کشادہ ہونے سے قرنیہ اور عنبیہ کی باہم چسپیدگی بھی دور ہو جاتی ہے دونوں طبقہ کے پیوست حالت میں تین تین گھنٹہ کے بعد اٹروپیا سلوشن آنکھ میں استعمال کیا کریں اور روزانہ دن میں ۳ دفعہ کیلومل ۲ گرین یا بلوپل ۴ گرین کھانے کو دیں۔

دیگر مجربہ حکیم سلطان محمد خان صاحب

برادر زادہ مؤلف جسکے مجرب ہونیکا بندہ بھی قائل ہے خصوصاً رفع سوزش اور تسکین درد کے لئے فائدہ میں سریع الاثر ہے **نسخہ** سنگ بصری سرمہ سفید کف دریا شب یمانی بریان زردچوب تخم سرس ہر ایک یکتولہ افیون ۶ ماشہ سب کو پیس کر سبز دھنیا کے پوست کے پانی میں برابر دو روز تک کھرل کریں بعد ازاں حسب دستور شیاف تیار کر کے بحفاظت تمام بند بوتل میں رکھ دیں اور بوقت ضرورت کوکنار کے پانی میں گھس کر آنکھ پر طلا کریں نیز آنکھ میں ڈالیں اس سے سوزش عنبیہ کو کمال فائدہ ہوتا ہے۔ مرض کی قوی اور شدید حالتوں میں مسہل کے بعد فصد بھی کر سکتے ہیں بعد ازاں کیلومل ۲۴ گرین افیون ۶ گرین دونوں کو ملا کر ۱۲ حبوب بنا دیں اور دن میں ۳ دفعہ دیں تاکہ سیمابی اثر کے ظہور سے جوش دہن پیدا ہو جائے اس سے مریض کو اکثر فائدہ ہو جاتا ہے **دیگر مجرب** سیماب رب السوس

ہر ایک ۶ ماشہ دونوں کو بخوبی کہرل کریں بعد زاں شہد میں ۳۶ حبوب بنا کر ایک ایک
حب صبح وشام کہانیکو دیں کیانول وغیرہ مرکبات سیماب کے کہانے سے یہ فائدہ ہے
کہ خون کا لزوجت دار مادہ جو عروق سے نکل کر مختلف مقامات میں جمع ہو کر موجب تسباک کا
ہوا ہے وہ اب سیماب کی تاثیر سے پہر عروق میں منجذب ہو کر خون میں دورہ کرتا ہے جس سے
عنبیہ صاف اور صحیح وسالم ہو جاتا ہے نیز مسہل کی اثنا میں دو تین اجابت کے بعد روغن
تارپین بقدر ۲۰ بوند و تین ۳ دفعہ دیں اس سے زائد فضلات کے تحلیل ہو جانے سے باہمی
اتصال رفع ہو جاتا ہے اس مرض میں روغن تارپین کا استعمال کرنا بحسب تجربہ ہے ورنہ
دلیل عقلی تا حال قائم نہیں ہے۔ پس مسہل کے بعد روغن تارپین بقدر ایک درم کہلا دیں بعد
زاں روزانہ تین دفعہ دس سے پندرہ قطرات تک پلایا کریں اس سے ورم عنبیہ رفع ہو جاتا ہے
اور عنبیہ اپنی اصلی حالت پر آجاتا ہے اگر اسکی کثرت استعمال سے مرض گردہ پیدا ہو جائے تو
برابر چند روز تک موقوف کریں تاکہ مرض گردہ کی شکایت دفع ہو جائے پہر دوبارہ سہ بارہ
قلیل المقدار میں استعمال شروع کریں اگر ابتدا مرض سے مزمن حالت تک اسکی استعمال کی
جاوے تو سراسر فائدہ ہی ہے مگر اس اثنا میں پتلی کی وسعت کا خیال رکھنا نہائت ضروری
ہے ورنہ ثقبہ کی تنگی حالت میں جب عنبیہ اور جلیدیہ کا باہم اتصال ہو گیا تو اس حالت میں
اٹروپیا سلوشن کا استعمال ہرگز فائدہ نہیں دیتا پس جب مرض کے پیدا ہونے میں پوری طور پر
یقین ہو جائے تو آنکھ کے اندر اٹروپیا سلوشن کا ڈالنا نیز آنکھ کے اوپر ضماد کرنا شروع کریں
اگر کسی تدبیر سے ثقبہ وسیع نہ ہوا اور بصارت میں فتور پیدا ہو جائے تو سوزش و ورم کے
زوال کے بعد عمل دستکاری کے ذریعہ ثقبہ جدید پیدا کریں تاکہ صورت فائدہ کی نمایاں ہو صرف
دوا سے ذرہ بہر بھی فائدہ نہیں ہوتا یا آنکھ میں نیک داخل کر کے عنبیہ اور قرنیہ کے درمیانی
اتصال کو جدا کریں اگر کسے قسم کے علاج اور تدبیر سے صورت فائدہ کی نمایاں نہو بلکہ آنکھ کا
بیٹھ جانا یقیناً ثابت ہو جائے تو ماؤف آنکھ کو نکال دیں ورنہ دوسری آنکھ کے خراب ہو جانے کا
احتمال قوی ہے اگر رات میں درد کی تکلیف سے نیند نہ آئے تو مرہم سیماب کی مالش صدغین
پر کریں اس سے درد میں افاقہ ہو جاتا ہے **نسخہ مرہم سیماب** سیماب ایک ڈرام

افیون ۲۰ گرین دونون کو ملا کر چربی بز مین چندان کہرل کرین کہ سیماب کے ذرات معدوم ہوجاوین اور تیار ہوجانے کے بعد قدری قلیل لیکر صدغین پر مالش کرین مارفیا یا اٹروپیا سلوشن یا کلیا لومل کی پچکاری زیر جلد بھی مفید ہے اور ایک ایک گہنٹہ کے بعد کوکین سلوشن آنکہ مین ڈالین اور بوقت خواب صرف افیون یا معجون بیرشعثا مریض کو کہلا دین تاکہ مریض کو نیند آجاوے اگر گرمی سردی وغیرہ اس قسم کیفیت کے واقع ہونے سے مائیت الدم کی تراوش مین کمزور مریض کی رطوبت بیضیہ گدلی اور مکدر ہوجائی اور تناؤ کی زیادتی سے درد بشدت پایا جائے تو صدغین پر چند جونکیں لگادین اور مارفیا کی پچکاری زیر جلد کرین وجع مفاصل کی صورت مین سوڈا سلی سلیٹ اور پوٹاس آیوڈائیڈ کا استعمال نہائیت ضروری ہے اگر زاید رطوبات کے اجتماع سے تناؤ یا تنوالقرنیہ پیدا ہوجائے تو قرنیہ مین نشتر سے شگاف دیکر زاید پانی کو خارج کرین اگر پانی دوبارہ سہ بارہ پیدا ہوجائے تو مکرر سہ کرر عمل کرین اگر عنبیہ پر مسہ کے پیدا ہونے سے تکلیف پائی جائے تو حسب دستور قطع کرین اگر ضرب شدید کے واقع ہونے سے عنبیہ کا کچھ حصہ ٹوٹ کر تتی پتلی بنجائے یا سوچ کی طرح عنبیہ باہر نکل آوے تو حسب دستور اصلاح کرین بعض اوقات عنبیہ اور شبکیہ کے مقام اتصال پر خصوصاً عصبی اور رباطی ریشون کے دائرہ (سلیری باڈی) مین کسے غیر جنس کے گہس جانے سے خلع جلیدیہ اور موتیا بند کی دستکاری کے بعد ورم پیدا ہوجاتا ہے عام ضعف قلت الدم احتباس طمث کثرت حیض اور جریان منی مین بھی ہوجاتا ہے کبھی دوسرے پردون کے متورم ہوجانے سے شرکی طور پر عارض ہوجاتا ہے جس سے قرنیہ کے گرد بنفشی رنگ کا حلقہ پیدا ہوجاتا ہے اور آنکہ سے پانی بکثرت جاری ہوتا ہے روشنی کے نہ پسند آنے سے مریض اندہیرے کمرہ مین پڑا رہتا ہے درد کی زیادتی سے رطوبت جلیدیہ گل سڑ جاتی ہے **انجام** عموماً ورم کے عرصہ دراز تک رہنے سے آنکہ خراب ہوجاتی ہے **علاج** اصل سبب موجب فساد کو دریافت کرکے اوسکے ازالہ مین کوشش کرین امتلا کی صورت مین خفیف مسہل دین ملینات کی استعمال سے قبض کو رفع کرین آتشک وجع مفاصل اور خنازیری مزاج مین عام اصول کے مطابق اصلاح کرین مسکن الوجع کے طور پر افیون کہلا دین بلاڈونا یا کوکنار یا برگ دہتورہ

آنکی تکمید کرین مقام صدغین پر چند جونکین یا آبلہ انگیز یا جتر انکا دین سریع الہضم لطیف مقوی غذا اور
دوا کی استعمال سے مریض کی عام صحت و طاقت کو بحال رکھیں اگر کسی صورت مین فایدہ
معلوم نہو تو آنکہ کو نکال دین

فصل دویم اتساع ثقبہ عنبیہ (مائی ڈرائی ایشیس)

جب بلاڈونا۔ دہتورا۔ کوناٹم۔ ڈیوبائسین۔ جل سی مین۔ سی ٹین تھن۔ جوہر اجواین خراسانی
مسکے رین۔ تاسسٹن وغیرہ مختلف اقسام کی زہرون کے استعمال یا دماغ پر ضرب صدمہ کے
پہونچنے سے سویم جوڑی عصب دماغی کے فعل مین فتور واقع ہو جاتا ہے تو آنکہ کے مدور ریشون
مین کیفیت فالج کی ہو جاتی ہے اور اسکے طویل ریشون کے تشنج سے پتلی کشادہ ہو جاتی ہے
واضح ہو کہ آنکہ مین دو قسم کے عضلات محرک ہوتے ہین ایک عضلات مدورہ جس سے انسان
باریک حروف یا اشیاء صغیرہ کے دیکھنے وقت اپنی آنکہ کو تنگ کر لیتا ہے دویم عضلات
مستطیلہ کے ذریعہ سے آنکہ وسیع کیجاتی ہے دونون قسم کے عضلات کو تحریک دینے والی
اعصاب مختلف ہوتی ہین اور متعدد مقامات سے پیدا ہوتے ہین اور عضلہ مدورہ کی تحریک
سے ثقبہ عنبیہ مین ضیق ہو جاتا ہے اور عضلات مستطیلہ کی تحریک سے ثقبہ وسیع ہو جاتا ہے
جب دماغ مین خون کے اجتماع سے کیفیت انضغاط کی ہوتی ہے یا طبقہ شبکیہ مفلوج ہو جاتا
ہے تو اسمین بھی ثقبہ عنبیہ وسیع و کشادہ ہو جاتا ہے ان دونون صورتون مین آنکہ کے
اندر اذیت اور درد نہین ہوتا نہ مریض کو روشنی سے نفرت ہوتی ہے کبھی ہمدردی کے سبب
بھی یہ حالت پیدا ہو جاتی ہے جیسا کہ بدہضمی کرم امعا مین مشاہدہ کیا جاتا ہے کبھی ضعف
اعصابیہ کے سبب اتساع ہو جاتا ہے پس ان تمام صورتون مین سوائے فساد دماغ اور
فالج شبکیہ کے مریض روشنی کی طرف دیکھ نہین سکتا البتہ اندھیرے مین دکھائی دینا ممکن
ہوتا ہے ضربان العین اور ذہاب البصر وغیرہ مزمن امراض اندرونی طبقات کرہ چشم کے
وقوع سے بھی ہو جاتا ہے آنکہ مین اٹروپیا سلوشن کی استعمال سے بھی پتلی پھیل جاتی ہے
ضعف مجموعہ کے امراض بھی موجب اس مرض کا ہین بعض اوقات آنکہ کی پتلی دفعتہً پھیل
جاتی ہے کبھی بتدریج کشادہ ہوتی ہے **علاج** اصل سبب موجب فساد کو دریافت کرکے

اوسکے رفع کرنے میں کوشش کریں بعدزان ٹنکچر آرگٹ بقدر ۱۵ گرین کہانیکو دیں آنکہہ میں امونیا ہوا پہونچاویں تاکہ قدرے قلیل اذیت آنکہہ میں پیدا ہوکر آنسو جاری ہو جاویں اس سے آنکہہ کو طاقت آجاتی ہے جو اتساع ثقبہ کے انقباض میں زیادہ تر فائدہ مند ہے دیگر مجرب چونہ آب نرسیدہ دو حصہ نوسادر ایک حصہ دونوں کو علیحدہ علیحدہ باریک کرکے ایک کاگ والی بوتل میں داخل کریں بعدزان مساوی الوزن پانی شامل کرکے بخوبی ملادیں تاکہ امونیا کی ہوا پیدا ہو اس صورت میں مریض کو بار بار سنکہادیں فائدہ میں سریع الاثر ہے۔ دیگر مجرب پوست ہلیلہ زرد دار فلفل ماميران چینی ہر ایک نیم درم توتیا بریان ایک درم کف دریا اور درم سرمہ اصفہانی ایک درم سبکو باریک کرکے کہرل کریں اور سلائی کے ذریعہ آنکہہ میں ڈالیں دیگر مجرب دوائی کالا باربین کو اتساع ثقبہ کے زائل کرنے میں کمال طاقت ہے اور یہ دو طریق سے استعمال کیا جاتا ہے اول ایک سے ۴ گرین تک کالا باربین کو عرق گلاب میں حل کریں اور صبح وشام ایک دو قطرات آنکہہ میں ڈالیں تاکہ تمام روز ثقبہ میں ضیق پایا جائے۔ دویم جلاٹین کے چہوٹے چہوٹے ٹکڑوں پر دوائی مذکور کو لگاکر فروخت کیا جاتا ہے پس ان میں سے ایک ٹکڑا لیکر گوشہ چشم میں پلک کے نیچے رکہہ دیں۔ نیز شیاف ایسیٹ افیونی۔ یا سلیقون۔ شیاف مرارات وغیرہ کی استعمال سے فائدہ کثیر ہوتا ہے اگر شبکیہ کے مفلوج ہونے سے ثقبہ میں اتساع پایا جائے تو وہ لاعلاج ہے دیگر مجرب فائی زوسنک مائین ۲ گرین عرق گلاب ایک اونس دونوں کو باہم ملاکر صبح وشام ایک دو قطرات آنکہہ میں ڈالیں اس سے آنکہہ کی پتلی فوراً سکڑ جاتی ہے یا اسکی طبق کو پلک کے نیچے رکہہ دیں ثقبہ کے ضیق کرنے میں سریع الاثر ہے دیگر مجرب زنجیر برقی کو آنکہہ پر لگاکر قدرے حرکت دیں اس سے آنکہہ میں تقویت ہوتی ہے اور ضیق پیدا ہو جاتا ہے دیگر مجرب حبوب کچلہ اور اسٹرکینیا کے کہلانے سے اتساع ثقبہ زائل ہو جاتا ہے نسخہ دار چینی جوزبوا بسباسہ عاقر قرحا دار فلفل قلفل گرد ہر ایک یکتولہ سفوف کچلہ مدبر ۳ تولہ سبکو باریک کرکے گہیکوار کی رس میں کہرل کریں اور مقدار نخود حبوب بناکر ایک ایک حب صبح وشام

کہا ہنکو ... دیگر مجرب اسٹرکنیا ایک گرین سلفٹ اف ایرن بیست ریوند
... بزم سبکو ملاکر ۲۰ حبوب بنا دین خوراک ایک حب دنمیں ۳ دفعہ دین اگر
... سے صورت فایدہ کی نمایان نہو تو دخانی رنگ کے شیشوں کی مقعر عینک
لگا دین ... عظیم التقعر ہا اسلا کی صورت میں ہلکا مسہل دین قبض کا خیال رہیں
... صدغین پر چند جونکیں لگا دین یا پلستر ذراریح کا استعمال کرین ...
... مقوی ... حفظان صحت کی پابندی ضروری سمجھیں

فصل سوم ضیق التقبہ دائمی روسس

جب سر پر چوٹ لگتی ہے یا کسی دوسرے قسم کا صدمہ پہونچتا ہے یا سرسام کی ابتداء غیرہ
امراض دماغیہ یا دماغ کی اذیت سے عصب کے تیسرے جوڑے میں خراش ہو جاتی ہے
تو آنکھ کے مدور پٹھوں میں تشنج کے واقع ہو جانے سے پتلی سکڑ جاتی ہے۔ قرنیہ عنبیہ
شبکیہ اور صلبیہ کی اورام میں بھی تقبہ نہایت ضیق ہو جاتا ہے کبھی آنکھ سے زیادہ کام
لینا بھی موجب مرض ہے مثلاً کم روشنی میں کچھ عرصہ تک باریک حروف کا دیکھنا یا دھوپ
میں عین گرمی کی حالت میں مطالعہ کتب بکثرت کرنا یا خوردبین کے ذریعہ سے اشیاء
صغیر الاجسام کا زیادہ دیکھنا نیز عینک کا استعمال ہمیشہ رکھنا کیلی باربین یا اوسکی جوہر
اسیرین کے عرق کو بقدر ایک دو قطرات آنکھ میں ڈالنا یا نائٹریٹ اف پائلوکارپین کے
عرق کو آنکھ میں استعمال کرنا آنکھ کی پتلی کو سکیڑتا ہے کثیر المقدار افیون کے کہانے شراب
کلورافارم تمباکو وغیرہ منشیات کی استعمال سے بھی یہ کیفیت پیدا ہو جاتی ہے اختناق الرحم
کے اعاذہ حرام مغز کے بالائے حصہ کی امراض رسولی گردن بھی موجب مرض ہے علاج
اصلی سبب موجب فساد کو دریافت کرکے اوسکی ازالہ میں کوشش کریں اور بیمار کو ہدایت
کریں کہ جس پیشہ سے اس مرض کی بنیاد پیدا ہوئی ہے اوس سے دست بردار ہو جاوین
مسکرات موجب مرض سے قطعی پرہیز کریں ورم عنبیہ میں خاص علاج ورم کریں حمام مرطب
کا استعمال کریں اطریفل صغیر کہا نیکو دین تر پہیلہ کے پانی سے آنکہ ہونکو دہوئیں آنکھوں
میں عرق دہتورہ دن میں ۳ دفعہ ڈالیں نسخہ تخم دہتورہ ... ایکتولہ کو پانچ تولہ

عرق گلاب میں جوش دیکر صاف کریں اور استعمال میں لاویں اٹروپیا سلفیٹ کی استعمال سے نیز فائدہ ہوتا ہے نسخہ ایک گرین سلفٹ اف اٹروپیا کو ۲ ڈرام عرق گلاب میں حل کر کے آنکھ میں ڈالیں اگر اجوائن خراسانی کے تازہ پتوں کا رس آنکھ میں ڈالا جائے تو پتلی پھیل جاتی ہے غذا مرطوب مرغن سریع الہضم کھانیکو دیں آب و ہوا تبدیل کریں۔

مقالہ پنجم امراض مشیمیہ (ڈزیز افدی کورا ئیڈ)

یہ غشا کثرت مجاری الدم کی وجہ سے غشائی انول (کوریان) کی ہم شابہ ہے انول اُس غشا ہے کہ جو حمل کی حالت میں جنین پر محیط ہوا کرتا ہے۔ مختلف کوائف کے لحاظ سے چند فصول میں بیان کیا جاتا ہے۔

فصل اول ورم مشیمیہ (کورائڈائٹس)

اکثر آتشک کی سمیت کے سرائیت ہو جانے اندھیری جگہ قلیل روشنی میں آنکھ سے زیادہ کام لینے سے یہ مرض پیدا ہو جاتا ہے مختلف امراض کی شراکت بھی موجب مرض ہے خصوصاً سوزش عنبیہ کی حاد اور مزمن دونوں حالت میں زیادہ ہو جاتا ہے بعض اوقات انتخوانی مادہ میں ریشہ دار مواد کی تبدیلی ہو جاتی ہے جس سے مشیمیہ کی کل بناوٹ پیالہ کی شکل پر ہو جاتی ہے حصہ مجوفہ کے پیندا میں سوراخ کے ہو جانے سے جلیدیہ اور قرنیہ میں مادہ لوہیہ کی سرائیت ہو جاتی ہے کبھی ملتحمہ کے ضربہ و صدمہ سے مشیمیہ میں فتور ہو جاتا ہے اور خون کے خارج ہونے سے بینائی دفعتاً زائل ہو جاتی ہے **علامات** پہلے آنکھ میں قدرے درد محسوس ہوتا ہے تمدد بھی پایا جاتا ہے درد کی ٹیس پیشانی اور صدغین تک جاتی ہے جلن کے باعث ڈھیلا ابھرا ہوا معلوم ہوتا ہے نیز ابتدا میں آنکھوں کے سامنے مگس پشہ وغیرہ جانور اڑتے ہوئے نظر آتے ہیں جیساکہ بدہضمی میں مشاہدہ کیا جاتا ہے لیکن دونوں میں یہ فرق ہے کہ اسمیں رویت خیالات کے وقت ضعف بصارت بھی پیدا ہو جاتا ہے آنکھوں سے آنسو بکثرت جاری ہوتے ہیں چکا چوند کی کیفیت کے پائے جانے سے مریض روشنی کے دیکھنے سے ایذا پاتا ہے مریض روشنی سے از بس خائف ہوتا ہے ابتدائے مرض میں آنکھ سخت ہو جاتی ہے اور سختی کی زیادتی سے درد چشم

بڑھجاتا ہے روشنی میں ثقبہ عنبیہ بتدریج سمٹ جاتا ہے اپنی جگہ سے پتلی کے ہٹ جانے سے کیفیت ناہمواری کی پائی جاتی ہے پس میدان بصارت کے تنگ ہوجانے سے رفتہ رفتہ بصارت زائل ہوجاتی ہے ملتحمہ میں بھی گلابی رنگ کے مستقیمہ خطوط کا حلقہ دکھائی دیتا ہے چشم کی اذیت سے غشائے بلغمیہ جفن اور ملتحمہ میں بھی خون کا اجتماع پایا جاتا ہے مدت دراز تک رہنے سے مزمن ہوجاتا ہے ملتحمہ کے رقیق الجرم ہوجانے سے مشیمیہ کی سیاہی نیچے سے بخوبی نظر آتی ہے اس حالت میں مریض کی آنکھ نرم ہوجاتی ہے اور مس کرنے سے نرمی بخوبی معلوم ہوتی ہے کبھی مشیمیہ کے ورم سے عنبیہ بھی متورم ہوجاتا ہے جیساکہ عنبیہ کے متورم ہونے سے مشیمیہ میں بھی ورم پیدا ہوجاتا ہے کیونکہ عنبیہ اور مشیمیہ میں قرب اتصال کے سبب اشتراک زیادہ پایا جاتا ہے پس ایک کی ورم سے دوسرا بھی متورم ہوجاتا ہے خصوصاً مرض شدید میں یہ عارضہ پیدا ہوجاتا ہے قرنیہ کے غیر شفاف ہونے سے بصارت ناقص یا بالکل باطل ہوجاتی ہے شراکت اور ہمدردی کے باعث دوسری آنکھ میں بھی فتور پیدا ہوجاتا ہے اور صلبیہ کے جذب ہوجانے سے مشیمیہ ابھرا ہوا جھلکدار معلوم ہوتا ہے کبھی آتشک کی سمیت کے زیادہ ہونے سے آنکھ نیست و نابود ہوجاتی ہے کبھی بے احتیاطی کی صورت میں آنکھ کی تمام ساخت متورم ہوجاتی ہے اور زیادہ سرخی کے باعث صلبیہ پھولا ہوا موٹا گوشت کی مشابہ نظر آتا ہے پلکیں بھی پھول جاتی ہیں رطوبت بیضہ میں مواد ریم کے پیدا ہوجانے سے عنبیہ کی چمک دمک اور اوسکی دھاریاں زائل ہوجاتی ہیں قرنیہ دھندلا نیلگون غیر شفاف ہوجاتا ہے رطوبت زجاجیہ بھی غلیظ القوام پائی جاتی ہے درد کی شدت سے آنکھ بیٹھ جاتی ہے

انجام فتور بصارت کی شکایات کے مدت العمر رہنے سے اکثر نتیجہ خراب ہوا کرتا ہے

علاج اول اصل سبب موجب فساد کو دریافت کرکے اوسکے دفعیہ میں کوشش کریں اور اندھیرے کمرہ میں مریض کو آرام وچین سے رکھیں جوشاندہ کوکنار کی تکمید کریں آتشک کی صورت میں ادویات مستعملہ درجہ دویم وسویم استعمال میں لاویں رسکپور اور ایوڈائڈ اف پوٹاسیم کو ہمراہ سارساپریلا یا مطبوخ عشبہ مغربی پلادیں **دیگر مجرب**

فلفل گرد قرنفل الاچی سفید گیرو رسکپور ہر ایک ۳ ماشہ سبکو باریک کرکے ایک تولہ قند سیاہ میں حبوب مقدار نخود بناکر بالائی میں لپیٹ کر صبح وشام مریض کو کھلادیں اور رفع درد کے لیئے اندک مقداریں برومائڈ اف پوٹاسیم یا ایوڈائیڈ اف پوٹاسیم کھانیکو دیں اور آنکھ سے زیادہ کام نہ لیں صدغین پر آبلہ انگیز پلستر اور موقع ماقین پر چند جونکیں لگادیں نیز صدغین پر عمل فتیلہ (سیٹن) کرنا فائدہ میں سریع الاثر ہے رفع درد کے لیئے افیون کھانیمیں قبض کا خیال رکھیں بلاڈونا یا کوکنار کے پانی کی تکمید کریں آنکھ میں اٹروپیا سلوشن یا عرق دہتورہ ڈالیں اگران سے صورت آرام کی نمایان ہو تو سبز یا نیلگون یا دہانی رنگ کے آئینہ کی عینک آنکھ پر لگارکھیں اسہال اور فصد کی ضرورت بہت کم پڑتی ہے طاقت مند مریض میں مسہل کا کرنا بھی مفید ہے حسب ضرورت مدرات اور معرقات کی استعمال کریں اگر کم روشنی میں زیادہ مشقت کے لینے سے ورم کاظہور پایا جائے تو آنکھ کو زیادہ تر آرام دیں صدغین پر آبلہ انگیز پلستر لگادیں عینک موصوفہ کا استعمال کریں تاکہ روشنی کی ضرورت کم ہوپہنچے کمزوری جسم اور مزمن مرض میں فولاد بارک کونین وغیرہ مقویات کا استعمال کریں اغذیہ جیدیہ صالح الکیموس کھانیکو دیں تاکہ خون صالح اور قوی پیدا ہو اگر مقلہ میں سبب کے بڑھجانے سے تناؤ اور درد کی کیفیت پائی جائے اور بصارت میں فتور ہوتا نظر آوے تو مقلہ کو نکال دیں تاکہ شراکت اور ہمدردی کی کیفیت سے دوسری آنکھ بھی مبتلائی مرض ہوجائے

فصل دویم سل العین

یہ مستقل مرض نہیں ہے بلکہ دوسری امراض کی ایک صعنبہ علامت ہے اکثر یہ علامت ورم شیمیہ کے بعد عارض ہوتی ہے جس سے آنکھ نرم اور اصل مواد موجودہ کے منجذب ہونے سے چھوٹی ہوجاتی ہے علاج اصل سبب مرض کے موافق علاج کریں حفظان صحت کی پابندی کریں اغذیہ جیدیہ اور ادویہ مقویہ کا استعمال بکثرت کریں اور صحت کے بحال رکھنے پر دیگر تدابیر بھی عمل میں لاویں۔

فصل سویم خفش (البینو)

البینو کے معنے سفیدی بدن ہے اس مرض میں دنکے وقت بالکل دکھائی نہیں دیتا یا کم نظر آتا ہے رات کے وقت نیز دنمیں ابر محیط کے وقت بخوبی دکھائی دیتا ہے یہ مرض خلقی ہوتا ہے

نیز اون لوگوں میں پایا جاتا ہے جنکی جلد اور تمام بال پیدائشی سفید ہوتے ہیں اور آنکھ گربہ کی مانند سفید مائل بہ سُرخی ہوتی ہیں اسباب شبیہ کے کم رنگ دار ہونے سے ہوتا ہے اوسمیں سیاہی ذرہ بھر بھی نہیں ہوتی جس سے آنکھوں کا نور متفرق ہو جاتا ہے اور دکھائی کم دیتا ہے اور رات کو سیاہی شب کے سبب نور چشم جمع ہو جاتا ہے جس سے بخوبی نظر آتا ہے **علاج** مقابل ثقبہ کے مقام کو چھوڑ کر تمام قرنیہ پر نشتر سوزنی سے چھید کر نیل یا وہ سرمہ بھر دیں جس سے ہندوستان کی عورتیں اپنے بدن کو گودا کرتی ہیں پس اس عمل سے نور بصر منتفرق نہیں ہو سکتا۔

فصل چہارم بعض العین للشعاع (فوٹو فوبیا)

اسکے معنے ہیں روشنی کے شعاع سے آنکھ کا چرانا یہ بذات خود مرض نہیں ہے بلکہ بعض امراض چشم کی ایک معتبر علامت ہے پس اس صورت میں جس مرض کی یہ علامت ہے خاص اوس کا علاج کریں اگر بطور خود پیدا ہو تو دماغ میں حرارت کا پایا جانا ثابت ہوتا ہے پس اس صورت میں مسہل دیں ادویہ سرد مقویہ کا ضماد آنکھ پر کریں۔

مقالہ ششم امراض طبقہ شبکیہ (ڈزیزاف دی ریٹنا)

یہ پردہ غشائی نور کے نام سے بھی موسوم ہے یہ طبقہ عصبہ مجوفہ کی اطراف سے پیدا ہو کر آنکھ میں منتشر ہو جاتا ہے اور نہایت سخت ہوا کرتا ہے چونکہ مختلف امراض کے الحاق سے اسکے اصل فعل میں فتور واقع ہو جاتا ہے بصارت میں خلل پایا جاتا ہے اسلئے اسکو چند فصول میں بیان کیا جاتا ہے۔

فصل اول اجتماع الدم فی طبقۃ الشبکیہ (ہائی پریمیا اف دی ریٹنا)

یہ حالت ورم کا ابتدا درجہ ہے لیکن جب خون کا اجتماع ایک حد تک پہونچ جاتا ہے تو اکثر تدابیر صالحہ سے زائل ہو جاتا ہے اسمیں یہ ضرور نہیں ہے کہ اس قسم کے اجتماع خون سے ورم پیدا ہو جائے بالجملہ شبکیہ میں خون کے اجتماع سے مرض کا ظہور ہوتا ہے **اسباب** جب آگ کے سامنے آنکھوں سے زیادہ کام لیا جاتا ہے تو اس قسم کا مرض پیدا ہو جاتا ہے خصوصاً اس مرض میں لوہار اور سنار زیادہ تر مبتلائی مرض ہوا کرتے ہیں نیز لیمپ کی زائد

روشنی میں کام کرنا بھی موجب مرض ہے جو لوگ کسی چیز کو آنکھوں کے نزدیک لاکر اور آنکھوں پر زیادہ زور ڈال کر دیکھ سکتے ہیں یا کم روشنی میں بہت باریک حروف لکھتے پڑھتے ہیں نقاشی مصوری کرتے ہیں اکثر اس مرض میں مبتلا ہو جاتے ہیں بعض اوقات مشیمیہ و دوسرے طبقات واغشیہ چشم کے اورام سے بھی خون کا اجتماع پیدا ہو جاتا ہے بشرطیکہ ورم میں شدت پائی جائے کیونکہ آنکھ کی ہر ایک ورم شدید میں اکثر مریض روشنی سے نفرت کرتا ہے بلکہ روشنی میں زیادہ دیکھنے سے ایذا پاتا ہے اور روشنی کے دیکھنے سے ایذا کا پانا مشیمیہ کے مضر ہونے کی معتبر علامت ہے اور اسکی ایذا کے بغیر ممکن نہیں ہے **علامات** جب آنکھ کا معائنہ کیا جاتا ہے تو بادی النظر میں صحت اور سقم کی حالت میں کچھ فرق معلوم نہیں ہوتا لیکن جب آلہ چشم بین (افتھلمس کوپ) کے ذریعہ سے دیکھا جائے تو صحیح آنکھ کی نسبت آنکھ بیماری کے طبقہ میں سرخی زیادہ پائی جاتی ہے لیکن جب دونوں آنکھیں مریض کی مرض میں مبتلا ہو جاتی ہیں تو اس صورت میں تشخیص مرض بعید مشکل ہوتی ہے البتہ جسکے ہاتھ سے متعدد مریض نکل چکے ہوں اسکے لئے تشخیص میں چنداں دقت پیش نہیں آتی پس اس صورت میں دوسری علامات معتبرہ پر اعتماد کرنا چاہیئے نیز مریض کے بیان پر زیادہ توجہ کریں کیونکہ اس سے تشخیص میں زیادہ مدد ملتی ہے مثلاً مریض کہتا ہے کہ میری آنکھوں کے سامنے بار بار روشنی کی چنگارے اڑتے ہوئے نظر آتے ہیں جیسا کہ بجلی چمک رہی ہے جب اس قسم کا مریض اپنی آنکھوں سے ذرہ سا کام لیتا ہے تو آنکھیں بہت جلد تھک جاتی ہیں اور گرمی پیدا ہو جاتی ہے زاید روشنی کی چمک میں مریض ایذا پاتا ہے آنسو بکثرت جاری ہو جاتی ہیں اور مکان تاریک میں جاتے ہی آنکھیں اپنی اصلی حالت پر ہو جاتی ہیں اور کسی قسم کی اذیت نہیں رہتی۔ **علاج** اصل سبب موجب فساد کو دریافت کرکے اسکے ازالہ میں کوشش کریں آنکھ کو زیادہ آرام میں رکھیں ہر قسم کے نظری کام سے منع کریں نیز آنکھوں کو بند کرکے سر منہ کو سرد پانی میں غوطہ دیں لیکن زیادہ سرنگون نکریں کیونکہ اس سے خون کا رجوع سر اور منہ کیطرف زیادہ ہوتا ہے جس سے مرض میں ترقی ہوتی ہے۔ یا آنکھیں بند کرکے خاص قرابہ کے ذریعہ

جس سے فوارہ کی طرح بوندیں ٹپکیں محل مقصود پر پہونچا دیں یا آنکھوں پر سرد پانی چھڑکیں سدغین پر جونکیں لگانے کے بعد لینمنٹ ایوڈین یا جالکوٹہ وغیرہ اس قسم کی حاوہ اکالہ ادویہ لگاکر امالہ کریں کبھی کبھی صدغین اور پس گوش پر تار بجلی (الکٹر سیٹی) لگادیں اس سے زیادہ تر فائدہ ہوتا ہے اور آنکھہ کو آرام دینے کے بعد فولاد سنکونا کوئین بارک اور نزال اسڈ وغیرہ ادویہ مقویہ اور غذائی جیدیہ کی استعمال سے مریض کی طاقت کو بحال رکھیں حفظان صحت کی پابندی سے صحت کو قائم کریں

فصل دوم ورم طبقہ شبکیہ (ریٹنائی ٹس)

شبکیہ میں تنہا ورم کی شکایت کم پائی جاتی ہے اکثر مشیمیہ یا کوئی دوسرا آنکھہ کا طبقہ پہلے ورم میں مبتلا ہوجاتا ہے بعدازان اوسکی شراکت سے شبکیہ میں ورم ہوجاتا ہے

اسباب اکثر یہ مرض درزی گھڑی ساز جہر کن نقاش مصور وغیرہ اس قسم کے پیشہ ور اشخاص کو ہوجاتا ہے خون کے جتماع سے بھی ورم ہوجاتا ہے جو فصل اول مین بیان کئے گئے ہین آتشک وجع مفاصل نقرس وغیرہ امراض کی سمیت سے بھی ہوجاتا ہے امراض گردہ کے سبب سے بھی ہوتا ہے خصوصاً جسمیں البیومنور یا زیادہ پایا جائے احتباس طمث اور دل کے عضلات بڑہجانے سے بھی ہوجاتا ہے کیونکہ انمین عروق کمزور ہوجاتے ہیں کبھی عروق کی وسعت کے بڑہجانے سے دفعتاً آنکھوں پر بجلی کی چمک کے لگنے سے برفانی ملک مین برف پر سورج کی روشنی کے عکس سے یہ مرض ہوجاتا ہے قریب نظری قیمور وغیرہ امراض مین عینک کے بغیر کام کرنا موجب مرض ہے باریک حروف کی کتاب کا مطالعہ بکثرت کرنا مشیمیہ اور عنبیہ کی سوزش کا زیادہ پھیل جانا آنکھہ کی عروق شعریہ کا پھٹ جانا بھی موجب مرض ہے کبھی دوران سر او نکسیر کے پہونچنے سے دفعتاً بینائی مین فتور پیدا ہوجاتا ہے

علامات بصارت کے دہندلا ہوجانے سے نظر کا میدان تنگ ہوجاتا ہے جسمین مریض بیان کرتا ہے کہ مجھے صاف دیکھائی نہین دیتا بلکہ ہر ایک شئے مکدر یا دخان یا ضباب کے پردہ مین دکھائی دیتا ہے اور جبتک زاید روشنی مین نہایت خوض اور دقت سے

آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھا نہ جائے صورت مرئی کی بخوبی پہچانی نہیں جاتی کیونکہ اسمیں شبکیہ کی قوت حس کم ہو جاتی ہے جس سے طبقہ شبکیہ میں شئے مرئی کی صورت پورے طور پر منطبع اور منعکس نہیں ہو سکتی بلکہ اس کی محتاج ہوتی ہے کہ دیکھنے میں نہایت خوض کیا جائے جس سے مرئی کا انطباع بصد دقت ہوتا ہے بالجملہ مرض کی ابتدا میں مریض کو ہر ایک شئے مکدر نظر آتی ہے چند روز کے بعد ہر شئے میں جبتک خوض اور دقت سے دیکھا نہ جائے نظر نہیں آتا اور اس قسم کی ترقی مرض میں کبھی جانب یسار سے کبھی جانب یمین سے کبھی فوق چشم کی جانب سے ذرہ بھر بھی نظر نہیں آتا اور مخالف جانب سے بخوبی دکھائی دیتا ہے اور جبتک بصارت بالکل زائل نہ ہو جائے یہی حالت برابر رہتی ہے کیونکہ ورم کے مقام سے خون کا لزوجت دار مادہ خاص شبکیہ پر گرتا ہے جس سے غشائے جدید پیدا ہو جاتا ہے پس غشائے جدید یا خون کے لزوجت دار مادہ کے مقام کی حس کے کم ہو جانے سے بصارت زائل ہو جاتی ہے جہاں جدید غشا یا خون کا لزوجت دار مادہ نہیں ہوتا وہان سے قدرے نظر آتا ہے آتشک کی صورت میں آتشک کی علامات بھی موجود ہوا کرتی ہیں اور اس قسم کی مخصوصہ علامت یہ ہے کہ ہر ایک جانب سے مریض بخوبی دیکھ نہیں سکتا امراض گردہ میں البیومن وغیرہ علامات گردہ کی موجودگی سے بخوبی تشخیص ہو سکتی ہے اور اس مرض کی ترقی بہت جلد ہوتی ہے جس سے تھوڑی مدت میں بینائی زائل ہو جاتی ہے عروق کے پھٹ جانے سے شبکیہ میں خون جمع ہو جاتا ہے جس سے بصارت فورًا زائل ہو جاتی ہے نیز ظہور مرض کے پہلے دوران سر وغیرہ علامات سے دماغ میں اذیت زیادہ پائی جاتی ہے آنکھ کے سامنے آگ کی چنگاریاں اور بجلی کے شرارے مریض کو معلوم ہوتے ہیں کبھی متفرق مقام پر سیاہ دھبے پیدا ہو جاتے ہیں اور بینائی میں فتور پڑ جاتا ہے آنکھ کی پتلی کے سکڑ جانے سے چکا چوند کی کیفیت پائی جاتی ہے اور صدغین میں بھی قدرے درد پایا جاتا ہے **انجام** اعصاب کا کوئی حصہ جسقدر زائل ہو جاتا ہے وہ دوبارہ پیدا نہیں ہوتا ویسا ہی اس مرض کا حال ہے علاج سے

پہلے جسقدر بصارت مین نقصان ہوچکا ہے اسکا اعادہ ہونا مشکل ہے البتہ باقاعدہ علاج سے مرض رک جاتا ہے آتشک کی سمیت کے باعث جو مرض پیدا ہوتا ہے بنسبت امراض گردہ کی چندان ضرر رسان نہین ہے نہ دیرپا ہے اکثر صحت ہوجاتی ہے اور گردہ کی امراض سے جو مرض پیدا ہوتا ہے وہ انفجار سے قدرے نیک مگر یہ دونون اخیرالذکر امراض کا انجام بُرا ہے **علاج** اصل سبب موجب فساد کو دریافت کرکے اسکے ازالہ مین کوشش کرین آنکھ کو آرام دین روشنی سے پرہیز کرین آسمانی رنگ کا مقعر چشمہ استعمال مین لاوین مقام صدغین پر چند جونکیں لگادیں کانوں کے پیچھے آبلہ انگیز پلستر کا استعمال کریں اور جو تدابیر اور ادویات کا استعمال شبکیہ کے اجتماع خون میں کیا گیا ہے استعمال کرنا زیادہ تر مفید ہے اندک مقدار مین رسکپور کو جوشاندہ بارک یا کونین کے ہمراہ کہلانا فایدہ میں سریع الاثر ہے **دیگر مجرب** سیماب گندہک آملہ سار اسکندناگوری ہر ایک یکتولہ سہاگہ ۲ ماشہ سبکو باریک کرکے کہرل کرین اور حبوب دانہ موٹھہ کے برابر تیار کرکے ایک ایک حب صبح وشام کہانیکو دین **دیگر مجرب** پرکلورائیڈ اف مرکیوری ایک گرین ایوڈائیڈ اف پوٹاسیم ایک ڈرام ٹنکچر کلمبا ۲ اونس پانی ۴ اونس سبکو ملاکر غذا کے بعد بقدر ۱/۲ ڈرام قدرے پانی شامل کرکے صبح وشام مریض کو پلاوین اگر آتشک کی موجودہ سمیت سے مرض کا ظہور معلوم ہو تو رسکپور ایک گرین ایوڈائیڈ اف پوٹاسیم ایک ڈرام عرق گلاب ۹ اونس سبکو ملاکر بقدر ایک ڈرام اور پانی ۲ اونس میں شامل کرکے روزانہ ۳ دفعہ پلا دین اگر مریض کو شراب سے پرہیز نہو تو دوای مین ۲۰ بوند سے ایک ڈرام تک ٹنکچر کلمبا شامل کرکے پلا دین اگر شراب سے پرہیز ہو تو صرف خیساندہ کلمبا کا پلانا کافی ہے اگر دو تین ہفتہ کی استعمال سے صورت فائدہ کی نمایان نہو تو بیمار کے بدن کو سیماب کا بہپارہ دیں تاکہ جوش دہن پیدا ہوجاوے بعدزان سارساپریلہ میں یا عشبہ مغربی کی جوشاندہ مین یا صرف سادہ پانی مین دو تین گرین آیوڈائیڈ اف پوٹاسیم کو حل کرکے برابر چند ہفتہ تک پلاتے جاویں چندان کہ مرض زائل ہوجائے اگر گردہ کی امراض میں البیومینوریا کا علاج کیا جاوے تو فائدہ میں سریع الاثر ہے اور اس صورت مین کمیات

سیماب کا استعمال کرنا سراسر موجب ضرر ہے مسہلات اور معرقات کا استعمال کرنا نہایت مفید ہے ٹنکچر فرائی پرکلورائیڈ کی استعمال سے بھی فائدہ کثیرہ ہوتا ہے اگر انفجار عروق کے باعث مرض کا ظہور پایا جائے تو حسب اسباب موجب فسا دتدارک کریں اور اس صورت میں بھی مرکبات سیماب کا استعمال کرنا قطعی منع ہے مگر کبھی کبھی سیرپ فیرس آیوڈائیڈ کی استعمال سے فائدہ کثیر ہوتا ہے احتباس طمث کی صورت میں مرکبات سُہاگہ کا استعمال کیا جائے خصوصاً یہ مرکب فائدہ میں سریع الاثر ہے **نسخہ** ٹنکچر ارگٹ ۸ ڈرام سُہاگہ ایک ڈرام عرق دارچینی ۹ اونس سبکو ملاکر بقدر ایک اونس دن میں ۳ دفعہ دیں **دیگر مجرب** بائی کاربونٹ اف سوڈا سُہاگہ ہر ایک ڈرام ڈائلوٹ ہائیڈروکلورک اسڈ ۸ قطرات عرق گلاب ۲ اونس پانی ۱۰ اونس سبکو ملاکر بقدر ایک اونس صبح وشام پلادیں قبض کا خیال رکھیں اور کبھار ادویہ کی استعمال سے اسہال کریں اگر فریڈرکس ہال واٹر کا استعمال کیا جاوے تو سب سے بہتر اور موزون ہے۔

فصل سویم ذباب البصر ایموروسس

اس سے وہ نقص بصارت یا نابینائی چشم مراد ہے جو دماغی یا نخاعی اسباب سے پیدا ہو ابتدا مرض میں مریض مبصرات کو صاف صاف دیکھ نہیں سکتا جیساکہ تاریکی میں مبصرات کا صاف دیکھائی دینا بصد مشکل ہوتا ہے بلکہ دخان یا ضباب کے پردہ میں مرئیات نظر آتے ہیں اکثر اخیر میں بصارت باطل ہوجاتی ہے اگرچہ یہ مرض امراض متعددہ میں سے پیدا ہوتا ہے مگر ایموروسس اوس ذباب البصر کا نام ہے کہ جسمیں عصبہ مجوفہ یا شبکیہ میں کسے قسم کا نقصان یا ضعف یا ضرر پہونچتا ہے کبھی جوہر دماغ میں ضعف ونقصان کے پیدا ہونے سے یہ مرض پیدا ہوجاتا ہے مختلف عوارضات کے لاحق ہونے سے دو قسم پر منقسم ہے۔

اوّل مرض اصلی

جب عصبہ مجوفہ یا طبقہ شبکیہ میں کسے قسم کا نقصان یا ضرر پہونچتا ہے تو یہ دونوں اعضا مسترخی اور مفلوج ہوجاتے ہیں دماغ کے نقصان وضرر سے بھی یہ دونوں اعضا مفلوج

ہو جاتے ہیں اور یہ دونوں صورتیں قابل علاج کے نہیں ہیں

قسم دویم شرکی

جب شبکیہ یا عصبہ مجوفہ یا دماغ کے فعل میں ضعف آجاتا ہے تو ذباب البصر کی صورت نمایاں ہوتی ہے بشرطیکہ یہ ضعف رفع ہو جانے کے قابل ہو نہ یہ کہ اعضاء مذکورہ کی ذات میں کسی قسم کا نقص عائد ہو اور اعضائے مذکورۃ الصدر میں تغیر کا واقع ہونا دو وجہ سے خالی نہیں ہے ایک یہ کہ حالت صحت کی نسبت اعضا کے جسم میں فرق پیدا ہو جائے مثلاً ورم کے سبب مقدار میں زیادہ ہو جاویں یا کیفیت چربی میں تبدل کے ہو جانے سے نرم ہو جاویں یا زیادہ تحلیل کے ہو جانے سے صغیر اور چھوٹے ہو جاویں دویم یہ کہ خون کے قدر تقلیل اجتماع یا زاید شفقت کے باعث حالت صحت کی نسبت اعضائے مذکورہ کے افعال میں فرق آجاوے اور اپنے کام معمولہ سے ہٹ رہیں لیکن اصلی ساخت میں کسی قسم کے نقص نہ واقع ہونے سے اصلی مقدار اور صحت طبعی میں چندان فرق پیدا نہو۔ **اسباب**

جب شبکیہ یا عصبہ مجوفہ یا دماغ میں ورم کا ظہور ہو جاتا ہے تو ان تینوں اعضا کے افعال میں تغیرات پیدا ہو جاتے ہیں جیسا کہ سرسام اور شبکیہ کے ورم میں اکثر ذباب البصر کی شکایت پائی جاتی ہے۔ دماغ میں جریان خون کے واقع ہونے سے جیسا کہ عروق دماغیہ کے انفجار سے سکتہ کا عارضہ ہو جاتا ہے یا منبت اعصاب کے موقع پر دماغ میں رسولی کے واقع ہونے سے یہ عارضہ پیدا ہو جاتا ہے کبھی امراض نخاعیہ کے سبب ہو جاتا ہے مگر استرخائے اعصاب کی حالت میں نصف بدن اسفل یا عام بدن کے مفلوج ہو جانے پر اکثر اس مرض کی شکایت پائی جاتی ہے پس مذکورۃ الصدر اسباب کے باعث اعضاء مذکورہ کی ساخت میں تغیر عظیم واقع ہو جاتا ہے جس سے یہ اسباب قوی شمار کئے جاتے ہیں کبھی احتباس طمث قبض شکم ایام حمل اور انکھوں سے زیادہ کام لینے سے دماغ یا عصبہ مجوفہ یا شبکیہ میں خون کی زیادتی یا قلت [illegible] ہو جاتی ہے جس سے ذباب البصر پیدا ہو جاتا ہے زیادہ روشنی اور گرمی کی کثرت سے بھی شبکیہ میں خون کا اجتماع ہو جاتا ہے کبھی سبب [illegible] کی ضد سے مرض کا ظہور ہو اکرتا ہے چنانچہ خون کی قلت انیمیا میں بھی حالت

پیدا ہوجاتی ہے وہ اسباب جنسے خون کی قلت ہوجاتی ہے یہ ہیں۔ عورتونکے ساتھ زیادہ مقاربت کرنا۔ تنباکو کا استعمال کثرت سے کرنا ولادت یا بواسیر کی حالت میں بدن سے خون کا بکثرت خارج ہونا یا بار بار فصد کا لینا جونکین بکثرت لگانا مسہل وغیرہ استفراغات کا زیادہ استعمال مین لانا موجب مرض ہے کبھی دوسرے اعضا کی امراض کی مشارکت اور ہمدردی کی وجہ سے بھی یہ حالت پیدا ہوجاتی ہے جیسا کہ کرم شکم کی صورت مین ہوتا ہے جب دانتون کے اوپر یا رخسارون پر دنبل پیدا ہوجاتا ہے یا پیشانی کے زخم سے تکلیف ہوتی ہے تو چہرہ کے ریشہ ہای عصب زوج خامس کی اذیت سے مرض کا ظہور ہوجاتا ہے کبھی نقرس وجع مفاصل اور آتشک کی سمیت بھی موجب مرض ہے۔

علامات عموماً ہر ایک قسم مین بتدریج ضعف بصارت پیدا ہوجاتا ہے تمام مبصرات دھندلے معلوم ہوتے ہیں بصارت کے آہستہ آہستہ کم ہوجانے سے دفعتاً بینائی باطل ہوجاتی ہے کبھی ایک چیز کی دو چیزین اور ثابت شئی ادہر ادہر راست ٹیڑہی شکل دار بدشکل دکھائی دیتی ہے چراغ کی روشنی چہارسو معلوم ہوتی ہے جسکے گرد حلقہ سا بنا ہوا نظر آتا ہے کبھی آنکھون کے سامنے روشنی کا شعلہ یا آگ کی چنگاریان اڑتی ہوئین نظر آتی ہین آنکھ کی تپلی پھیل جاتی ہے اس مرض مین عنبیہ بھی ضعیف ہوجاتا ہے جس سے روشنی کے دیکھتے وقت بتدریج حرکت اجتماعی کرتا ہے یعنی سمٹنے مین کوشش کرتا ہے جس سے مریض روشنی کو زیادہ پسند کرتا ہے کبھی حرکت کرنے سے مطلقاً رہجاتا ہے اور آنکھ کے ہمیشہ کھلے رہنے سے مریض ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا غور و خوض کے ساتھ آنکھین کھول کر دیکھ رہا ہے اور اپنے سامنے کی دور و دراز اشیا پر نظر دوڑا رہا ہے اور چلتے وقت آنکھین کھول کر ہاتھ کی انگلیون یا انکل بچون کے طور پر اندھون کی مانند رستہ مین چلتا ہے اور ہاتھ آگے کو ٹٹاتا ہی رکھتا ہے تاکہ ہر ایک صدمہ سے محفوظ رہے رفتار میں سست ضعیفون کی طرح ہوتا ہے غرض روشنی مین مریض کی رفتار ایسی ہوتی ہے جیسا کہ کوئی رات کو اندھیرے مین چلتا ہے اور اس مرض کی یہ مخصوصہ علامت ہے جس سے مرض کی تشخیص فوراً ہوسکتی ہے اگر آنکھ کو چشم بین کے ذریعہ دیکھا جائے تو طبقہ شبکیہ مین ایک گہرا سا

معلوم ہوتا ہے عصبہ مجوفہ پیلا سفید مرجہایا ہوا ہوتا ہے کبھی میدان بصارت کے وسط مین نظر دہندلی اور باقی حصہ مین صحت کی نسبت قدرے کم مگر بعض بعض نقاط مین بالکل ندارد ہوتی ہے کبھی میدان بصارت کی وسط مین نظر بالکل مفقود ہوجاتی ہے مگر اطراف کی نظر مین کمی یا بعض بعض نقاط مین نظر بالکل زوال پذیر ہوجاتی ہے کبھی میدان بصارت کے نصف حصہ مین نظر مفقود اور نصف حصہ مین صحیح وسالم ہوتی ہے کبھی ایک آنکہہ کے اندرونی نصف حصہ کی نظر صحیح وسالم اور دوسری آنکہہ کے بیرونی نصف حصہ کی سالم ہوتی ہے کبھی دونون آنکھون کی بیرونی نصف حصہ کی نظر مفقود ہوجاتی ہے کبھی عصبہ مجوفہ پر دباؤ کے پڑنے سے صرف ایک ہی آنکہہ کی نظر ضائع ہوجاتی ہے مگر دیکھنے مین بالکل صاف اور صحیح وسالم نظر آتی ہے بالجملہ یہ مرض تین قسم پر منقسم ہے **اول** آنکہہ میں کسی قسم کا درد اور اذیت نہین ہوتی فقط کمزوری اور ضعف کے باعث روز بروز بصارت ضعیف ہوتی جاتی ہے **دویم** ابتدا مین خاص دماغ مین یا طبقہ شبکیہ مین ورم کے ہوجانے سے برابر ایک دو ہفتہ تک درد سر اور دوران سر پیدا ہوجاتا ہے اور ورم کے رفع ہوجانے کے بعد اعضائے چشم مین فتور کے واقع ہونے سے ضعف بصر پایا جاتا ہے جس سے مرض کامل ہونے لگتا ہے **سویم** رسولی۔ ومبل اور آتشک کی سمیت مین خاص دماغ اور عصبہ پر ایک قسم کا دباؤ پڑتا ہے جس سے شدید درد سر پیدا ہوجاتا ہے اور ہمیشہ قائم رہتا ہے اور کسی وقت موقوف نہین ہوتا جس سے بصارت مین ضعف اور کمزوری ہوجاتی ہے۔

فائدہ جلیلہ امتحان کے وقت مریض کو ایک دیوار کے مقابل کہڑا کرکے ایک نقطہ قائم کرین تاکہ خاص نقطہ پر اپنی نظر کو مریض قائم رکہے بعد ازان نقطہ سے اوپر نیچے اور دائین بائین انگلی رکہہ کر پوچہتے جاوین پس اس صورت مین جسقدر دور فاصلہ پر اردگرد کے نقاط کو مریض دیکہہ سکے وہی اوسکا میدان بصارت مقرر کیا جائے پیمائش نظر کے لئے پیری میٹر ایک آلہ بھی ہوا کرتا ہے جس سے میدان بصارت کا فاصلہ نہایت آسانی سے مقرر کیا جاسکتا ہے **انجام** اکثر مریض اور اوسکے ورثا دریافت کیا کرتے ہین کہ مریض کا انجام کار کیا ہوگا اس صورت مین طبیب پر لازم ہے کہ پہلے خاص مریض اور اوسکے خدمتگار یا دوستون

حدوث مرض کی کیفیت دریافت کرلیا کرے پہر اسباب مرض کو معلوم کرکے حکم لگائے
کہ مرض دفعتاً پیدا ہوا ہوگا جیسا کہ مرض سکتہ مین ہوا کرتا ہے نیز وہ مرض جو درد سر
زائل ہوجانے کے بعد لاحق ہوتا ہے یا شدت درد کے بعد پیدا ہوتا ہے اور درد سر بھی برابر
قائم رہتا ہے پس ان دونون صورت مین انجام مرض بُرا ہوتا ہے جو مرض بتدریج پیدا
ہوتا ہے یا شراکت کی وجہ سے ظہور پکڑتا ہے یا آتشک کی سمیت۔ وجع مفاصل ونقرس
کے زہریلہ سواد سے نمودار ہوتا ہے اکثر اسکا انجام نیک ہوا کرتا ہے اور باقاعدہ علاج
سے آرام ہوسکتا ہے۔ نیز طبقہ شبکیہ کی قوت کے دریافت کرنے پر انجام مرض کا حکم لگایا
جاسکتا ہے مثلاً دریافت کرین کہ میدان مین کسقدر فاصلہ بعید سے مریض دیکہہ سکتا ہے یہ
بہی دریافت کرین کہ جیسا مریض مقابلہ کی شئی کو دیکہہ سکتا ہے ویسا ہی یمین ویسار
اور فوق کی جانب بہی دیکہہ سکتا ہے یا کچہہ فرق پایا جاتا ہے پس اگر دور فاصلہ کی چیزون
کو نیز جہات کی مرئیات کو مریض بخوبی دیکہہ سکتا ہے تو انجام نیک ہے ورنہ بُرا۔ اگر مقابل
کی شئے کو بخوبی دیکہا جاتا ہے لیکن جہات مین کمی یا بالکل نظر نہین آتا تو انجام بُرا ہے کیونکہ
یہ اس امر پر دلالت کرتا ہے کہ شبکیہ کی خاص جہات مین تغیر اور نقصان پیدا ہوگیا ہے
جب آلہ چشم بین کے ذریعہ معلوم ہوجائے کہ ضعف اور استرخا کے سبب شبکیہ رقیق اور
سفید ہوگیا ہے تو اکثر انجام خراب ہوا کرتا ہے **علاج** اصل سبب موجب مرض کو دریافت
کرکے اوسکی ازالہ مین کوشش کرین کیونکہ اصل سبب موجب فساد کا دفع کرنا ہی علاج
مرض ہے۔ اسباب دماغیہ اور عصبہ مجوفہ کے باعث ظہور مرض پایا جائے تو لا علاج ہے
اسکے علاج مین تضیع اوقات نکرین کمزوری مین مقوی ہلکی غذا کہلادین تمباکو نوشی شراب
نوشی اور ضربہ صدمہ کی حالت مین ۱/۵ سے ۱/۱۲ حصہ گرین اسٹرکنیا کی پچکاری روزانہ
زیر جلد کرین مرکبات کچلا۔ فولاد۔ کونین اور جو ہر کچلہ کے کہلانے سے زیادہ تر فائدہ
ہوتا ہے فاؤلرس سلوشن بقدر ۵ بوند پانی مین شامل کرکے پلانا فائدہ مین سریع الاثر
ہے **نسخہ کشتہ فولاد** جسکے استعمال سے زیادہ تر فائدہ ہوتا ہے۔
ترکیب برادہ فولاد کو شیر مدار مین تر کرکے خشک کرین ازان بعد ہموزن نوسادر شامل

کر کے کڑچھی مین اگ دین تاکہ نوسادر کے جل جانے سے فولاد خاکستر ہو جائے بعد
سرکہ انگوری مین تر کر کے خشک کرین اور گہیکوار کی رس مین کہرل کر کے اگ دین
اس سے فولاد نہایت سُرخ رنگ تیار ہوتا ہے خوراک ایک سرخ ہمراہ مسکہ
نسخہ کشتہ سم الفار جسکی استعمال سے فائدہ کثیر ہوتا ہے ترکیب
ایک تولہ سنکہیا کو نصف شیرہ اسپرمین کہرل کرین بعد ازان نصف سیر شیرہ پیاز مین بعد
ٹکیہ بنا کر پوست درخت پیپل کی راکہہ سیر بہر مین بطور دا ۴ سیر چوب کنار دشتی کی
اگ دین اس سے سنکہیا نہایت شگفتہ ہو کر تیار ہو جاتا ہے خوراک نیم برنج مسکہ مین
اور یہ مرکب بھی فائدہ مین کثیر النفع ہے **نسخہ** سائٹریٹ اف ایرن اند کوئنیا
۲۰ گرین ٹنکچر جرانیتا ڈرام خیساندہ کواشیا ۸ اونس سبکو ملا کر بقدر ایک اونس صبح وشام
دین **دیگر معجون مجرب** سفوف کچلہ مدبر شیر ۲۰ درم فلفل سفید فلفل سیاہ دارچینی
جوز بوا مصطگی عود بلسان زنجبیل عود ہندی ہر ایک ۲ درم ہلیلہ سیاہ ہلیلہ زرد آملہ
بلیلہ ہر ایک ۱ درم کشنیز ۳ تولہ سبکو باریک کر کے سہ چند شہد مین حسب دستور
معجون تیار کرین اور بقدر ایک ماشہ صبح وشام کہانیکو دین آتشک کی موجودگی مین
الیوڈائڈ اف پوٹسیم اور مرکبات سیماب کہلادین اگر وجع مفاصل اور نقرس کے باعث
ہو تو اسکا خاص علاج کرین اگر احتباس طمث قبض شکم حبس البول وغیرہ عوارضات
سے ہو تو مسہل دین صدغین پر آبلہ انگیز پلسٹر لگا کر اذیت پہونچا دین اور آنکہہ کے
گرد زنجیر برقی کے لگانے سے اکثر فائدہ ہوتا ہے با سلیقون روشنا یا اور شیاف
مرارات کو اکتحال کے طور پر استعمال کرنا نہایت مفید ہے نیز آنکہہ پر سرد پانی کے
چہینٹے مارین۔

فصل چہارم ذباب البصر فی المطامیر

الفظ کی جمع مطمورہ ہے اسکے معنی ہین اندہیری کمرہ مین رہایش کی زیادتی سے بصارت
زائل ہو جاتی ہے عہد سلطنت روس وغیرہ زمانہ سابقہ مین اس مرض کا ظہور بکثرت
ہوتا تھا اس وجہ سے کہ اکثر قیدیونکو زمین کے نیچی بڑی بڑی خندقون مین مقید کیا

کیا کرتے تھے پس کچھ عرصہ تک تاریک مکان کی رہائش سے بصارت زائل ہوجاتی تھی **اسباب** جب مدت دراز تک آنکھون مین آفتاب کی روشنی نہین پہونچتی تو شبکیہ اور عصبہ مجوفہ کے کچھ عرصہ تک برابر معطل پائے جانے سے دونون اعضا لاغر اور کمزور ہوجاتے ہین کیونکہ طبقہ شبکیہ تین چیزون سے مرکب ہے ایک عروق سے جنکے ذریعہ خون داخل ہوتا ہے دویم اعصاب دماغیہ کے ریشون سے جنکے ذریعہ قوت حس پہونچتی ہے سویم عضلاتی ریشے اور غشا سے جنکے سبب آنکھون مین نور خارجی داخل ہوتا ہے پس جب کچھ عرصہ تک طبقہ مذکور خارجی روشنی سے محروم رہتا ہے تو بیکار اور معطل ہونے کے سبب شبکیہ فاسد ہوجاتا ہے اور مشاہدہ کیا گیا ہے کہ جو مچھلی زیر زمین کے چشمہ مین رہتی ہے آفتاب کی روشنی کے نہ پہونچنے سے انکی آنکھین بہت چھوٹی ہوتی ہین بلکہ صرف نشان سا معلوم ہوتا ہے اور گمان پڑتا ہے کہ شاید جسم کی مقدار کے موافق نشو نمابیت کے کسے حصہ مین مزوسہا پائی جاتی ہین **علاج** قابل علاج نہین ہے۔

فصل پنجم ضرب العین (گلاوکوما)

اس مرض مین مردمک نہایت سبز ہوجاتی ہے جیساکہ سمندر کے پانی کی سبزی پائی جاتی ہے اور اسکی اصلیت ابی تک پایہ ثبوت کو نہین پہونچی بعض کہتے ہین کہ طبقہ شبکیہ کی خاص ورم ہے بعض کی رائے ہین شبکیہ اور مشیمیہ دونون کی موجودہ ورم کا باعث ہے بعض حکما کی رائے اس امر پر ہے کہ باوجود دونون طبقہ کی موجودہ ورم کے ہمراہ رطوبت جلیدیہ بھی متورم پائی جاتی ہے پس اس صورت مین شبکیہ کی ذات اور رنگت مین حالت صحت کی نسبت تغیر واقع ہوجاتا ہے اور اقرب بصواب یہ امر ہے کہ اس مرض مین ان اعضا کا ورم خصوصاً اور جملہ اجزائے چشم کا ورم عموماً ہوا کرتا ہے اور یہ مرض تین قسم پر منقسم ہے اول حاد دویم مزمن اور یہ دونون قسم ابتداءً بلا واسطہ امراض دیگر خود ہی پیدا ہوجاتے ہین سویم شرکی یہ ضربہ چشم یا حدوث زخم چشم نیز دوسری امراض چشم کی شراکت سے پیدا ہوجاتا ہے عموماً اقسام ثلثہ کے تین حالات ہوتے ہین اول خون اور رطوبات کے اجتماع سے مقلہ چشم سخت مشابہ پتھر کی ہوجاتا ہے دویم میدان

بصارت کے تنگ ہوجانے سے بعید نظر ہی روز بروز کم ہوتی جاتی ہے سوئم بصارت مین ضعف کے زیادہ ہوجانے سے قریب شے بھی صاف نظر نہین آتی بالجملہ ابتدا حالت مین کبھی کبھی آنکھون کے سامنے اندھیرا ہوجاتا ہے چراغ کے گرد رنگدار ہالہ سا نظر آتا ہے مقلہ کی سختی اور میدان بصارت کے تنگ ہوجانے سے روز بروز نظر کم ہوتی جاتی ہے اب مختلف کوائف کے لحاظ سے اسکو چار قسم مین بیان کیا جاتا ہے۔

قسم اول حاد (اکیوٹ گلاگوما)

یہ قسم چالیس برس کی عمر کے اندر کمتر دیکھا جاتا ہے ہندوستان مین یہ عجیب خوفناک مرض ضعیف اور ادھیڑ عمر کے آدمی کو عام تندرستی مین فتور کے پڑ جانے سے خودبخود پیدا ہوجاتا ہے کبھی خوف شدید کے باعث جو دفعتاً لاحق ہوتا ہے مرض کا ظہور پایا جاتا ہے چنانچہ بجلی کا گڑ گڑانا یا رعد کی آواز یا توپ کی آواز کا مسموع ہونا یا مال و اولاد کے دفعتہً ضائع ہوجانے سے غم و رنج مین پڑنا موجب مرض ہے **علامات منذرہ** ظہور شدت سے چند روز پیشتر نزدیک شے کو کم اور بعید کی مرئیات کو مریض بخوبی دیکھہ سکتا ہے کیونکہ ازدیاد رطوبات اور ورم کے سبب اندرونی اعضائے چشم کے بڑھ جانے سے قرنیہ منغمز ہو کر آگے کو نکل آتا ہے جس سے شکل و ہیئت طبعی مین فرق پڑجاتا ہے آنکھ طویل ہوجاتی ہے جس سے مقابل کی مرئیات بخوبی منطبع نہین ہوسکتین جیسا کہ حالت صحت مین ہوا کرتی نہین پس مقلہ کے کبیر و دراز ہونے کی صورت مین مرئیات قریبہ کے خطوط شعاعیہ کی ساق اپنی کوتاہی کی وجہ سے محل ابصار تک نہین پہونچ سکتی جس سے مرئیات قریبہ کا دیکھنا مشکل ہوجاتا ہے مگر مرئیات بعیدہ کے خطوط شعاعیہ کی ساق طویل ہوتی ہے اور محل ابصار تک پہونچ جانے کے سبب دور کی چیزین بخوبی نظر آتی ہین اس حالت مین مریض کو عینک لگانے کی ضرورت پیش آتی ہے تاکہ دور اور نزدیک کی چیزین یکسان نظر مین آوین۔ اگرچہ عینک کے لگانے سے سردست مدعا بخوبی حاصل ہوتا ہے اور قریب و بعید کی چیزین یکسان نظر آتی ہین مگر روز بروز قوت باصرہ کے ضعیف ہوجانے سے دس پندرہ روز بعد پھر وہی شکایت سابق پیش آتی ہے اور پہلی عینک کی نسبت قوی درجہ کی عینک لگانی پڑتی ہے بعض اوقات خاص شبکیہ یا دماغ مین مبدائے عصبہ مجوفہ پر خون کی اجتماع ہونے سے شب روز

مین کسی ایک وقت پر آنکھوں کے سامنے تاریکی چھا جاتی ہے اور دس پندرہ منٹ کے بعد زائل
ہو جاتی ہے اس صورت میں کبھی بہت کم نظر آتا ہے اور کبھی مطلقاً نظر ہی نہین آتا نیز چراغ اور لیمپ
پر نظر کرنے سے ایک قسم کا حلقہ رنگ دار معلوم ہوتا ہے کبھی چاند کے ہالہ کی طرح ایک ہی رنگ کا ہالہ
ہوتا ہے کبھی قوس قزح کی طرح رنگ برنگ پایا جاتا ہے اور وسیع میدان میں کسی چیز کی طرف دیکھنے
سے مقابل کی شے مرئی نظر آتی ہے اور دائین بائین کی چیزین دکھائی نہین دیتین جیسا کہ خورد بین
یا دوربین کے ذریعہ دیکھنے سے سامنے کی چیزین بخوبی نظر آتی ہیں اور جہات کی اشیا بالکل
دکھائی نہین دیتین اگر مریض اپنی ناک کی طرف دیکھتا ہے تو موق اکبر کی جانب سے ذرہ بھر بھی نظر نہین
آتا کیونکہ ورم شبکیہ کے سبب متورمہ غشا کے مقام مین عصبہ مجوفہ جو مدرک اشیا ہے نہایت خراب
ہو جاتا ہے اور فعل ادراک صور سے قاصر ہو جاتا ہے اور صحیح و سالم مقام کا عصبہ مجوفہ اپنے فعل
ادراک صور کو بخوبی کر سکتا ہے اسی وجہ سے مقابلہ چشم یا مقابلہ موق کی جانبی اشیا یا جانب
وحشی کی چیزین بخوبی نظر آتی ہین اور جانب انسی کی مرئیات بالکل مفقود النظر ہو جاتی ہین نیز آنکھ
مقلہ کے زیادہ تن جانے سے ڈھیلا مانند پتھر کی سخت ہو جاتا ہے اور اس علامت کے روز بروز
بتدریج ظاہر ہونے سے مریض کو اس کے معالجہ کی طرف مطلقاً توجہ ہی نہین ہوتی خصوصاً ایک
آنکھ کے مبتلا ہونے سے کم توجہ زیادہ ہوتی ہے۔ **علامات مخصوصہ** علامات مندرجہ
کے بعد اعراض قویہ ظاہر ہو جاتے ہیں درد کی شدت کے نہ برداشت ہونے سے مریض نہایت
مضطرب ہو جاتا ہے پاگلون اور دیوانون کی سی حرکات کرنے لگتا ہے درد کی ٹیسیں صدغین سے
پیشانی اور ناک تک جاتی ہے اور سب سے زیادہ درد کی شدت موخر راس مین ہوتی ہے اکثر
اثنائی درد مین قے ہو جاتی ہے جیسا کہ معدہ مین صفرا کی زیادتی سے قے ہوا کرتی ہے غرض
آنکھ کے ڈھیلے کے تناؤ پر درد کی شدت و خفت موقوف ہے زیادہ تناؤ مین درد بشدت ہوتا ہے
چنانکہ مقلہ پھٹا جاتا معلوم ہوتا ہے جس سے مریض ہمیشہ مغموم بےچین رہتا ہے جب آنکھ کو دیکھا
جائے تو ملتحمہ اور غشائی بلغمیہ چشم مین اجتماع خون کے باعث سرخی زیادہ پائی جاتی ہے
اور قرنیہ قدرے آگے کو بڑھا ہوا معلوم ہوتا ہے رطوبت زجاجیہ کے متورم ہونے سے عنبیہ بھی
اپنی جگہ سے حرکت کر کے قرنیہ کے قریب پہونچ جاتا ہے تپلی پھیلی ہوئی سست بے حرکت ہو جاتی ہے

اور ثقبہ عنبیہ پر آلو چہ کی سی سفیدی محسوس ہوتی ہے اور آنکھ کی مردمک پر سمندر کے پانی کی طرح سبزی مائل بہ نیلبھی چھا جاتی ہے اور یہ اس مرض کی خاص معتبر علامت ہے اور روشنی کے معائنہ سے ثقبہ عنبیہ نہایت آہستہ آہستہ جمع ہوجاتا ہے چکا چوند کی کیفیت کی موجودگی سے آنسو بکثرت آتی ہیں نیز شبکیہ میں جا بجا ورم و تغیر کے واقع ہونے سے نظر بہت گھٹ جاتی ہے خصوصاً جب آنکھوں کے سامنے بجلی چمکتی ہوئی نظر آتی ہے تو اس حالت میں بصارت بہت جلد زائل ہوجاتی ہے جب آلہ چشم بین کے ذریعہ سے آنکھ کی اندرونی کیفیت دیکھی جاتی ہے تو رطوبت زجاجیہ میں دخان کی مانند اس قدر کدورت معلوم ہوتی ہے کہ اوسکے سبب سے طبقہ شبکیہ محسوس نہیں ہوسکتا کیونکہ اسوقت زجاجیہ میں آب قلزم کے رنگ کی سی سبزی پیدا ہوجاتی ہے مشیمیہ کی رگوں کے دب جانے سے آنکھ کی پرورش میں فتور پڑجاتا ہے اور طبقہ شبکیہ کے دب جانے سے میدان بصارت تنگ ہوجاتا ہے چونکہ زجاجیہ میں رنگت پیدا ہونے کے سبب ضرب العین اور نزول الماء کی مرض میں اشتباہ پیدا ہوجاتا ہے اسلئے دونوں میں تفرقہ کرنا نہایت ضروری ہے **علامات مشخصہ** جب آلہ خوردبین کے ذریعہ ملاحظہ کیا جاتا ہے تو ضرب العین میں زجاجیہ کی رنگت نہایت غور میں جلیدیہ کے پیچھے محسوس ہوتی ہے اور نزول الماء میں جلیدیہ غائر نہیں ہوتی نیز جب چشم کے کسی پہلو کو دیکھا جائے تو ضرب العین میں رنگت مذکورہ محسوس نہیں ہوتی کیونکہ وہ رنگ جلیدیہ کے نیچے غور میں ہوتا ہے اگر نزول الماء کی طرح جلیدیہ میں ہوتا ہے تو یہ رنگ پہلو سے ہی معلوم ہوجاتا ہے **انجام** زیادہ شدید مرض میں بصارت بہت جلد زائل ہوجاتی ہے یا علامات قویہ کے زائل ہوجانے سے علامات خفیفہ باقی رہجاتی ہیں اور مرض مزمن ہوجاتا ہے پس اس صورت میں قدرے بصارت پائی جاتی ہے بلکہ کچھ عرصہ کے بعد زائل شدہ بصارت بھی قدرے قلیل عود کرآتی ہے **علاج** حاد صورت میں سب سے پہلے درد کو رفع کرنا مقدم ہے پس اس غرض کے لئے ابتدا میں مسہل دیں تاکہ معدہ اور امعا کی صفائی ہوجائے موق اکبر کے نیچے یا صدغین پر حسب مناسب چند جونکیں لگائیں کوکنار کے جوشاندہ سے تکمید کریں اور یہ عرق تیار کرکے صبح و شام آنکھ میں ایک دو قطرات ڈالیں فائدہ میں سریع الاثر ہے **نسخہ** سلفٹ اف اسیرین ۲ گرین کو ایک اونس عرق گلاب میں حل کرکے آنکھ میں ڈالیں بلاڈونا یا رسوت اور افیون کو پانی میں حل کرکے آنکھ کے بجھے ضماد

کریں اور مرہم سیماب انیونی کی مالش صدغین پر کریں اور رات کے وقت افیون یا مارفیا
کہلادین تاکہ نیند آجائے بعض ڈاکٹر صاحبان اپنا تجربہ بیان کرتے ہیں کہ اٹروپیا سلوشن
کی استعمال سے بھی فائدہ ہوتا ہے **دیگر طلا مجرب** جسکی استعمال ازبس فائدہ ہوتا ہے
نسخہ پھٹکڑی بریان تولہ زرد چوب تخم کسرس ہر ایک ۲ ماشہ افیون ۴ ماشہ رسوت ایک
تولہ ترپہلہ ۳ تولہ اول رسوت اور ترپہلہ کو پانی میں بھگو کر صاف کریں بعدازان دیگرادویہ کو
خوب باریک کرکے آب مذکور مین کہرل کریں جب طلا کے موافق ہوجائے تو ڈبیہ میں
بحفاظت رکہدیں اور بوقت ضرورت آنکہہ مین ڈالین نیز آنکہہ پر طلا کریں چندروز کی
استعمال سے فائدہ کثیر ہوتا ہے **دیگر پوٹلی مجرب** جسکے استعمال سے رمد حاد کو
بھی فائدہ ہوتا ہے - **نسخہ** پوست ہلیلہ زرد پھٹکڑی بریان بودہ پٹھانی لودھ ہلدی ہر
ایک ماشہ رسوت ۴ ماشہ گوکنار ۲ عدد سبکو نیم کوفتہ کرکے ململ کے کپڑہ مین پوٹلی
بنائیں اور گھیکوار کی رس مین بھگو کر بار بار آنکہہ پر لگادین اگرچہ اس مرض مین اسہال
تنقیہ کی استعمال اور مارفیا کی پچکاری زیر جلد وغیرہ تدابیر سے عارضی طور پر بالبدیع
کسیقدر فائدہ معلوم ہوتا ہے مگر پوری پوری صحت کے نہ حاصل ہونے سے تمام تدابیر
رایگان جاتی ہین اور آنکہہ بہت جلد خراب ہوجاتی ہے سابقہ زمانہ مین اس موذی مرض
کے لئے کوئی دوا کارگر نہ ہوتی تھی مگر ایک صدی سے کچھہ زیادہ عرصہ گزرا ہے کہ ڈاکٹر
فن گریفا صاحب نے اسکے واسطے ایک خاص علاج ایجاد کیا جس سے بیشمار آدمیوں کو فائدہ
ہوا اور تاحال ہورہا ہے اور ڈاکٹر موصوف نے اس ایجاد کے سبب بڑا نام پیدا کیا
علاج مذکور یہ ہے کہ جبتک بصارت بالکل زائل نہوئی ہو قرنیہ کو نشتر سے شگاف
دیکر ایک چھوٹی سی کلبتین کے ذریعہ عنبیہ کو قرنیہ کے نیچے سے کھینچکر محل ثقبہ سے کنارہ تک
ایک طرف سے کم از کم پانچوین حصہ کے برابر کاٹ ڈالیں یا ایسی طرح شگاف دین کہ ثقبہ
عنبیہ مثل ہلال کی کشادہ ہوجائے خصوصا مرض کی حاد صورت مین یہ تدبیر بہت جلد
عمل مین لائی جائے کیونکہ حاد کی صورت مین بصارت بہت جلد زائل ہوجاتی ہے اور
آنکہہ خراب ہوجاتی ہے پس عنبیہ کے قطع کرنے سے آنکہہ کا دباؤ اور ڈھیلہ کی سختی بطرف

ہو جاتی ہے اور تمام عوارض رفع ہو جاتے ہیں اگر بطلان بصارت اور خرابی چشم کے بعد طبیب کے پاس لیجاوی تو اوس موقع پر اگرچہ علاج سے بصارت کو کچھہ فائدہ نہیں ہوتا لیکن اذیت چشم اور درد کو رفع کرنا نہایت ضروری ہے ۔

قسم دویم مزمن (کرانک گلاگوما) یہ قسم بھی بیتالیس برس عمر کے اندر بہت کم پیدا ہوتا ہے اور ظاہر میں کوئی سبب موجب فساد معلوم نہیں ہوتا اکثر ابتدا ہی سے خفیف الاعراض ہوا کرتے ہیں اور دیر تک رہتے ہیں درد وغیرہ ہر قسم کی اذیت بہت کم ہوتی ہے کبھی درد مطلقاً نہیں ہوتا اکثر یہ قسم ایک آنکھہ میں ہوتا ہے کبھی دونوں آنکھوں میں یہ عارضہ ہو جاتا ہے **علامات** جو علامات منذرہ قسم حاد میں پائے جاتے ہیں اس قسم میں بھی موجود ہوتے ہیں نیز یہ قسم بتدریج ترقی کرتا ہے اور بصارت کے زائل ہونے تک قائم رہتا ہے لیکن اس قسم میں بھی ڈھیلا کی سختی اور نظر کی کمی میدان بصارت کی تنگی پائی جاتی ہے کبھی علامات بتدریج قدرے قلیل ترقی پر ہو جاتی ہیں کبھی کمی پر پہنچہ ہیں اور ہر ایک زیادتی کے بعد آنکھہ میں نقصان زیادہ ہو جاتا ہے اکثر یہ ہے کہ مزمن میں بھی حاد قسم کی علامتیں بطور شدت اور قوت دفعتاً ظاہر ہو جاتی ہیں اور اسکا انجام بھی وہی ہوتا ہے جو حاد میں بیان کیا گیا ہے ۔ **فائدہ** ڈھیلہ کی سختی کا معلوم کرنا اس طور سے ہوتا ہے کہ ہاتھہ کی انگلی سے ڈھیلہ کو ایک طرف سے قائم کرکے دوسرے ہاتھ کی انگلی سے دبا کر صحیح آنکھہ سے مقابلہ کریں اس سے سختی کا اندازہ بخوبی ہو سکتا ہے **علاج** قسم حاد کے موافق کریں لیکن عنبیہ کے قطع کرنے میں یہاں کچھہ فائدہ نہیں جیسا کہ حاد میں ہوا کرتا ہے ۔

قسم سویم شرکی (سکنڈری گلاگوما) اکثر دوسرے امراض کے بعد لاحق ہوتا ہے خصوصاً ضربہ وسقطہ کے بعد ہوتا ہے نزول الماء کے عمل میں جلیدیہ کے زخمی ہو جانے سے یہ مرض پیدا ہو جاتا ہے کبھی جلیدیہ کی صورت خلع میں ہو جاتا ہے اور جلیدیہ کا انزلاق عام ہے بیضہ کی طرف ہو خواہ زجاجیہ میں پایا جائے کبھی قرنیہ میں زخم عمیق کے ہو جانے سے یا عنبیہ مشیمیہ اور شبکیہ کے متورم ہو جانے سے یہ قسم

پیدا ہوجاتا ہے چونکہ یہ قسم دوسرے امراض کے بعد پیدا ہوا کرتا ہے اسلیئے اس میں زوال بصارت کا زیادہ خوف ہوتا ہے کیونکہ امراض سابقہ کے سبب ضعف زیادہ ہوجاتا ہے اور ضعف کے واقع ہونے سے اس مرض کی شدت زیادہ ہوتی ہے جس سے زوال بصارت کا خوف زیادہ ہوتا ہے بالجملہ یہ قسم بھی حاد اور مزمن ہوا کرتا ہے اور ہر ایک کے موافق علامات ظہور میں آتی ہین اور اسکا ظہور زیادہ تر ۴۰ برس کے بعد ہوتا ہے۔

انجام اقسام ثلثہ۔ جملہ اقسام مین بصارت زائل ہوجاتی ہے فرق صرف یہ ہے کہ بعض مین بصارت بہت جلد زائل ہوجاتی ہے بعض میں دیر کے بعد زوال بصارت واقع ہوتا ہے۔ **علاج**۔ اصل سبب موجب فساد کو دریافت کرکے اوسکے ازالہ مین کوشش کرین اگر ضلع کے باعث جلیدیہ اپنی جگہ سے متحرک ہوکر سامنے یا بیضیہ کے پیچھے یا رطوبت زجاجیہ میں چلی گئی ہے تو قرنیہ مین شگاف دیکر خارج کرین بعد ازان عنبیہ مین شگاف دین اور اسکی ہدایات قسم اول مین بیان کی گئی ہین قرنیہ کے زخم مین آنکھہ کے اندر سوزن داخل کرکے قدرے رطوبت بیضیہ کو خارج کرین تاکہ آنکھہ کا تمدد اور سختی کم ہوجائے اس قسم کی درجہ حاد میں بھی چند روز کے لئے مفید ہوا کرتی ہے جوکمال ہدایت کے موافق عنبیہ کے قطع برید پر قدرت کاملہ رکھتا ہو اوسکو لازم ہے کہ آنکھہ مین سوزن داخل کرکے رطوبت بیضیہ کو کسیقدر خارج کرے تاکہ آنکھہ کی اذیت کم ہوجائے۔

فصل ششم عشا (نائٹ بلائنڈنس)

نائٹ بمعنی شب بلائنڈنس بمعنی نابینائی ڈےسائیٹ بھی کہا جاتا ہے ڈے بمعنی روز اور سائیٹ بینائی۔ لاٹن میں ہیمرولوپیا کہتے ہیں اُسکے معنی بھی بینائی روز ہے فارسی زبان مین شبکوری اور ہندی مین رتوندا کہتے ہین اگر خوردبین کے ذریعہ آنکھہ کا ملاحظہ کیا جائے تو آنکھہ میں کسی قسم کا تغیر نہین پایا جاتا جیسا کہ دوسرے امراض میں مشاہدہ کیا جاتا ہے بلکہ دوسرے امراض مین تغیرات کے علاوہ زجاجیہ مین بھی کدورت اور تغیر پایا جاتا ہے ضعف بصر مین طبقہ شبکیہ قدرے بحس ہوجاتا ہے نیز لاغر اور صغیر نظر آتا ہے۔ کدورت زجاجیہ مین زجاجیہ مکدر ظاہر ہوتا ہے مرض شبکوری مین فقط فعل چشم کی بصارت مین بوقت شب ضعف یا نقصان

تام پیدا ہو جاتا ہے کیونکہ بینائی سے زیادہ کام لیا جائے تو شبکیہ مین ضعف ہو جاتا ہے
جس سے اکثر آنکھ کی پتلیان انکو کشادہ ہو جاتی ہین اور شبکیہ پر مرئیات کی عدم
انطباع صورت مین نظر نہین آتا۔ مختلف عوارضات کے ظہور سے ضعیف اور قوی ہوا کرتا
ہے۔ **اسباب** قلاع (اسکربی) بدہضمی کرم معدہ کرم دندان نزف الدم اور قلت
الدم وغیرہ وہ امور جنسے خون مین کمزوری پیدا ہو۔ ضعف اعصاب سے بھی مرض پیدا
ہو جاتا ہے نیز غریب تنگدست لوگ اسمین زیادہ تر مبتلا ہوتے ہین جو لوگ لطیف اور مرطب
غذا کے نہ میسر آنے سے صرف خشک اناج کے کہانے پر اکتفا کرتے ہین اور کیسے قسم کی چکنائی
یا گوشت کا استعمال کم کرتے ہین محنت مشقت کی زیادتی تمازت آفتاب کی برداشت گرم
ممالک مین گرمی مین دہوپ کا لگنا اور برسات مین مرطوبی بخارات کا اجتماع نیز کمزوری اور
تکان موجب مرض کا ہین کبھی بادر زاد اور مختلف چیزون کے سونگنے سے بھی ہو جاتا ہے بعض
مقامات مین وبائی طور پر پیدا ہو جاتا ہے کتب بینی خیاطی نقشہ نویسی۔ مصوری دلالی
وغیرہ اس قسم کے پیشہ سے ہو جاتا ہے مچھلی کا شکار بھی موجب مرض ہے ملیریا بخار کے زیادہ سرایت
سے بھی ہو جاتا ہے۔ **علامات** آفتاب کے غروب ہونے پر اندھیری رات مین ضعف
بصارت کے باعث مرض قوی ہو جاتا ہے جس سے مریض کو مطلقاً نظر نہین آتا اور اس قسم
کے مریض کو روز روشن مین بھی کم نظر آتا ہے لیکن آنکھ مین کسی قسم کی تکلیف اور اذیت
نہین ہوتی۔ اور باقاعدہ علاج سے باسانی آرام ہو جاتا ہے۔ **علاج** اصل سبب موجب
فساد کو دریافت کرکے اوسکے ازالہ مین کوشش کرین اور مریض کو باآرام تاریک کمرہ مین
رکہین اور ایک آنکھ دن کے وقت باندھ رکہین اور اوس سے رات کے وقت کام لین غلیان الدم
اور فساد خون مین صدغین پر چند جونکین لگا دین آبلہ انگیز پلستر بھی نیز فائدہ ہوتا ہے ابتدائی
صورت مین مسہل دین قبض کا خیال رکہین قلاع کی شکایت مین حسب دستور علاج
کرین دودہ گوشت وغیرہ مرغن مقوی جید الکیموس غذا کہلا دین۔ روغن ماہی کی استعمال
فائدہ مین سریع الاثر ہے۔ اگر دانت کی خرابی سے ہو تو اوسکو اوکہا لدین کرم معدہ کی صورت
مین قاتل کرم ادویات کہلا دین ضعف اعصاب کی صورت مین اسٹرکینا وغیرہ مرکبات

مرکبات کچلہ فولاد۔ کونین سنکہیا۔ فاسفورس اور دیگر مقوی اعصاب دوائین دین اگر
مرطوب اور مرض شبا کی کمی سے ہو تو روغن زرد روغن کنجد چربی وغیرہ ترکاری خوب روغن
کرکے کہلاوین امونیا یا نوشادر اور چونہ کی آمیزش سے جو بخارات پیدا ہوتے ہین آنکہہ کے
پاس رکہین **دیگر مجرب** ٹنکچر ذراریح بقدر ایک قطرہ آنکہہ مین ڈالین یا سرخ مرچ کا
سلوشن آنکہہ مین استعمال کرین اس سے اکثر فایدہ ہوجاتا ہے **نسخہ** ۳ گرین سفوف مرچ
سرخ کو گرم پانی مین حل کرین اور سرد ہونیکے بعد پارچہ بیز کرکے صبح و شام آنکہہ مین
دو تین قطرات ٹپکاوین **دیگر مجرب** سرخ مرچ کی لوہری ہمراہ آرد کمان تیار کرکے پپوٹون
اور بہون پر برابر ۳ روز تک لگاوین اگرچہ سرخ مرچ کے استعمال سے آنکہہ سرخ ہوجاتی ہے
مگر اس سے خوف نکرنا چاہئے کیونکہ اس قسم کی ادویہ حادہ سے ہی فایدہ ہوتا ہے جیساکہ
دارفلفل۔ فلفل گرد۔ نوشادر وغیرہ اس قسم کی دواؤن سے اکثر فایدہ ہوا کرتا ہے کیونکہ تحریک
سے نورانی پردہ کا ضعف دور ہوجاتا ہے اور قوت کے عود کرنے سے روشنی قایم اور درست
ہوجاتی ہے **دیگر مجرب** سنگ بصری۔ پہٹکڑی بریان ہر ایک یکتولہ فلفل سیاہ
دارفلفل ہر ایک ۲ ماشہ نبات کوزہ ۲ تولہ سب کو باریک کرکے لیمو کے رس مین کہرل کرین
اور شیاف بناکر بوقت ضرورت پانی مین گہس کر آنکہہ مین ڈالین **دیگر مجرب** نوشادر
پہٹکڑی بریان دونون کو مساوی الوزن لیکر باریک کرین اور سلائی کے ذریعہ استعمال
مین لاوین اگر ۱۰ گرین کی طاقت والہ کاسٹک نقرہ برابر کچہہ عرصہ تک استعمال کیا جائے
تو اکثر فایدہ ہوجاتا ہے **دیگر مجرب** منز کہرنی ۲ ماشہ کافور ۱ ماشہ فلفل گرد ۱ عدد
تینون کو باریک کرکے آب کٹنائی کلان کہرل کرین اور استعمال مین لاوین صرف ایک
ہفتہ کی استعمال سے فایدہ کثیر ہوتا ہے **دیگر مجرب** صابون خالص چرک قلیان
جوہر نوشادر ہر ایک ۱ سرخ مرچ سیاہ ۵ عدد سب کو باریک کرکے حسب دستور شیاف تیار
کرین اور بوقت ضرورت پانی مین گہسکر آنکہہ مین ڈالین اس سے چند ہی روز مین صورت
فایدہ کی نمایان ہوتی ہے صرف صابون کے سلوشن کو استعمال کرنا ہی فایدہ مین سریع الاثر
ہے چنانچہ ایک شخص اپنا خاص ذاتی تجربہ بیان کرتا ہے کہ کچہہ عرصہ سے مجھے رتوندی

نے سخت ستایا اس اثنا میں کاسٹک زنک سلوشن کا استعمال برابر عرصہ تک کرتا رہا
بکری کی کلیجی کا رس بھی استعمال کیا مگر ذرہ بھی فایدہ نہ ہوا ایک روز صابون انگریزی
سے سر دھوتے وقت اتفاقاً چند قطرات آنکھ مین پڑ گئے اور زیادہ جلن کے باعث
پانی بکثرت آنکھون سے خارج ہوا جس سے میرا مرض فوراً جاتا رہا پس فایدہ کی صورت مین
قدرے صابون کو پانی مین حل کر کے کئی بیمارون پر استعمال کیا گیا جس سے سیکڑون
مریض اس مرض موذی کے پنجہ سے رہائی پا گئے - اگر برف یا پانی کی چمک کے عکس سے یہ مرض
پیدا ہو گیا ہو تو دہوپ کی روشنی سے مریض کو بچا دین اور سبز عینک کی استعمال
کرین اگر ملیریا کے باعث ہو تو کونین سم الفار وغیرہ دافع ملیریا دوا کھانیکو دین دن کی
زیادہ روشنی سے اکثر آنکھہ کی پتلیان سکڑی رہتی ہین تا کہ آنکھہ مین روشنی کی زاید
کرنین داخل نہو جاوین ورنہ احتمال نقصان کا ہے - اکثر رات کے وقت روشنی کی
معدوم ہو جانے سے پتلیان زیادہ پہیل جاتی ہین مگر شب کوری کی عارضہ مین زیادہ
کمزوری مین پہیلنے والی طاقت آنکھہ کی پتلیون سے زایل ہو جاتی ہے جس سے دن کی سکڑی
ہوئی پتلی رات کو بھی ویسی ہی سکڑی ہوئی رہتی ہے پس اس صورت مین وہ دوائین
استعمال کرین کہ جن سے پتلیون مین سکڑنے کی طاقت آجائے -

فصل ہفتم سہرد ڈی بلا ایسنڈلنس

(نکٹولوپیا کے نام سے) بھی مشہور ہے ہندی مین روز کوری کہا جاتا ہے اسمین پردہ شبکیہ کی حس کے
زیادہ تیز ہو جانے سے روشنی کی برداشت نہین ہو سکتی جس سے پتلی سکڑ جاتی ہے
شبکیہ پر خون کا اجتماع بھی ہو جاتا ہے سوزش کی ابتدا مین بھی مرض کی کیفیت
نمایان ہوا کرتی ہے اور برف پر کچھ عرصہ تک نظر کے ڈالنے یا بجلی کی چمک اور سورج
کی طرف دیکھنے سے شبکیہ مین ایک قسم کا تکان پیدا ہو جاتا ہے اور مرض کا ظہور ہو جاتا ہے
اور یہ مرض عشا کی ضد ہے اکثر التہاع عنبیہ یا بعض اجزائے عین کی ادرام وغیرہ امراض
چشم مین پایا جاتا ہے لیکن اس مرض مین بصارت روز بروز ضعیف ہو جاتی ہے اسکے
سوا آنکھہ کی کسی جزو مین تغیر نہین پایا جاتا اور یہ مرض بہت کم پیدا ہوتا ہے شبکوری

کے برخلاف کہ وہ کثرت الحدوث ہے اکثر زور کوری کا مرض صرف پرہیز سے رفع
ہو سکتا ہے علاج کی چندان ضرورت نہین ہے **علاج** اصل سبب موجب فساد کو دریافت
کر کے اوسکی دفعیہ مین کوشش کرین اگر کسی مرض کی شرکت یا اذیت چشم کے باعث
ظہور مرض پایا جائے تو سب سے پہلے اوسکے ازالہ مین کوشش کرین سرد پانی مین غوطہ
لگا کر آنکھین کھولین سر پر سرد پانی کا ترارا دین شیاف ابیض افیونی آنکھ مین ڈالین
ہریسہ کلہ پائچہ شوربائی چوزہ مرغ وغیرہ مقوی مرطب دماغ اشیا کھانیکو دین دماغ کی
تقویت مد نظر رکھین نیلگون شیشون کی عینک کا استعمال کرین۔

فصل ہشتم ضمور العین (ہائپر ایسٹروپیا)

یہ اوس مرض کا نام ہے
کہ جسمین برف یا سفید براق چیزون پر نظر کے ڈالنے سے نظر تھک جاتی ہے اور بصارت
مین ضعف پیدا ہو جاتا ہے اکثر موروثی طور پر کل خاندان مین اس مرض کا ظہور پایا
جاتا ہے روشنی زاید اور انعکاس تو یہ کے سبب عصبہ مجوفہ مین ضعیف آجاتا ہے تیز
چمکنے والی بجلی کی طرف دیکھنے سے بھی بصارت کو نقصان پہونچتا ہے اکثر یہ عارضہ اون لوگون
کو لاحق ہو جاتا ہے جنکو برف کیطرف دیکھنے کا زیادہ اتفاق پڑتا ہے جلیدیہ اور شبکیہ
کے کم محارب ہونے سے بھی ہو جاتا ہے جس سے دور و نزدیک اشیا کی شعاع کا نقطہ اجتماعی
شبکیہ کے پیچھے بنتا ہے آنکھ مین بھی قدرے درد پیدا ہو جاتا ہے آنسو بکثرت آتے ہین اور
رویت کے وقت زیادہ زور لگانا پڑتا ہے زیادہ دیر تک کتاب کے مطالعہ سے حروف
دہندلے معلوم ہوتے ہین پتلی چھوٹی ہو جاتی ہے **علاج** اصل سبب موجب فساد کی موافق
تدارک کرین اور موجب مرض مکان کی سکونت ترک کرین اور نا ممکن صورت مین سیاہ
یا سبز یا نیلگون رنگ کا پردہ آنکھون کے سامنے لٹکائے رکھین اکثر برفانی پہاڑون کے
لوگونکا طریقہ ایسا ہی ہوتا ہے امتلا کی صورت مین مسہل دین قبض کا خیال رکھین شیر
دختر آنکھ مین ڈالین مرطبات کا استعمال زیادہ کرین کوکنار کے جوشاندہ یا صرف گرم پانی
کی تکمید کرین اس سے نہایت سریع الاثر فایدہ ہوتا ہے اور مذکورۃ الصدر رنگون مین سے
کسی ایک رنگ کی عینک کا استعمال کرنا فایدہ مین نہایت عظیم النفع ہے اور بجلی چمکنے

وقت اپنی آنکھوں کو حرکت سے محفوظ رکھیں **مقالہ ہفتم امراض طبقہ صلبیہ**
(ڈزیزاف دی اسکلی روٹک) یہ غشا رباطی ریشہ دار غلیظ القوام دماغ
کے ام الدماغ سے نکلتا ہے اور اسی پر کرہ چشم کا وجود قائم ہے اور کثیر الوقوع امراض
میں سے صرف ورم صلبیہ (اسکلی روٹائی ٹس) واقع ہوتا ہے کتب طبیہ عربیہ میں اسکو کہتے نہیں ہیں
مستقل طور پر سوزش کا وقوع اس طبقہ میں کمتر پایا جاتا ہے بلکہ قرنیہ ملتحمہ اور مشیمیہ وغیرہ
دوسری طبقات اور غشیہ کی شراکت سے ہوا کرتا ہے اگر اسمیں ورم کا ظہور مستقل طور پر پایا
جائے تو اکثر دو سبب سے ہوتا ہے اول وجع المفاصل کے زہریلہ مواد سے پیدا ہوتا ہے کیونکہ
اس طبقہ کی بناوٹ غشائی ریشہ دار سے ہوتی ہے اور وجع مفاصل کا ظہور بھی غشائی ریشہ دار
میں ہوا کرتا ہے دویم خاص طبقہ صلبیہ پر ضرب یا سردی کے لگنے سے ہوتا ہے اور
یہ عارضہ سن طفولیت شباب اور شیخوخت میں کمتر پایا جاتا ہے اور سن کہولت میں زیادہ
تر عارض ہوتا ہے اور اکثر ایک ہی آنکھ میں پایا جاتا ہے **علامات** وجع المفاصل
کی طرح آنکھ میں درد محسوس ہوتا ہے غشا میں بھی تمدد کی شکایت پائی جاتی ہے
حالت حاد میں کرہ چشم صدغین ابرو اور کھوپری میں درد شدید ہوتا ہے خصوصاً آنکھ
کی پیٹھ پر دباؤ کے ڈالنے اور آنکھ کو حرکت کے دینے سے درد زیادہ ہوتا ہے اور درد
کے واقع ہونے سے کرہ چشم پھٹا جاتا معلوم ہوتا ہے اور رات کے وقت درد کی ترقی
اور زیادتی ہوتی ہے آنکھ میں جلن اور سوزش بکثرت ہوتا ہے بصارت اور بینائی
دھندلی پڑجاتی ہے لیکن اس قسم کی درد میں روشنی کے دیکھنے سے مریض کم
خائف ہوتا ہے آنسو کم آتی ہیں آنکھ کے ملتحمہ قرنیہ کے دور پر ذرہ فاصلہ سے
خطوط مستقیمہ برنگ گلابی حلقہ کے طور پر پائے جاتی ہیں حلقہ اور قرنیہ کے مابین قدری
ملتحمہ کی سفیدی فاصل ہوتی ہے۔ برخلاف ورم قرنیہ کہ اوسمیں سرخ حلقہ قرنیہ کے ساتھ
متصل ہوا کرتا ہے اور دونوں کے درمیان ملتحمہ کی سفیدی فاصل نہیں ہوتی نیز ثقبہ
عنبیہ قدرے تنگ دکھائی دیتا ہے جب امتحان ثقبہ کے موقع پر آنکھ کو بار بار کھولا
اور بند کیا جائے تو آنکھ میں روشنی کے پڑنے سے ثقبہ عنبیہ بتدریج سمٹ جاتا ہے

اس صورت میں صاف معلوم ہوتا ہے کہ سوزش صلبیہ کی سرائیت خاص عنبیہ میں بھی ہو گئی ہے
جس سے مرض شدید ہو جاتا ہے۔ غشائے ملتحمہ چشم کی ورم میں خطوط مستقیمہ کا سرخ حلقہ
نہیں معلوم ہوتا ہے کیونکہ غشائے ملتحمہ کی زیادہ سرخی سے حلقہ مذکور کی سرخی بخوبی نمایاں نہیں ہوتی اس موقع
پر نہایت غور سے ملاحظہ کیا جائے تو تشخیص بخوبی ہو سکتی ہے غور کرنے کی صورت میں
غشائے ملتحمہ کی سرخی کے نیچے سے گلابی رنگ کے خطوط مستقیمہ بھی نظر آجاتے ہیں نیز
انگلیوں کی پوروں کے ساتھ حرکت دینے سے غشائے ملتحمہ کی سرخی متحرک ہوتی ہے
اور صلبیہ کی سرخی متحرک نہیں ہوتی اس عارضہ کے ہمراہ وجع مفاصل کی شکایت بھی پائی
جاتی ہے کبھی ہوتیا بند کی دستکاری کے بعد اور ناگہانی صدمہ کے واقع ہونے سے
صلبیہ پھٹ جاتا ہے آنکھ کے اندر سے خون بکثرت جاری ہو جاتا ہے جلیدیہ اور زجاجیہ
کے خارج ہو جانے سے آنکھ بیٹھ جاتی ہے اور مریض کو سخت صدمہ پہونچتا ہے **اشتباہ**
کبھی ورم صلبیہ کے واقع ہونے سے غشائے ملتحمہ چشم بھی متورم ہو جاتا ہے مگر یاد رکھنا چاہئے
کہ غشائے ملتحمہ چشم کی رگیں مختلف شکل کی ہوتی ہیں اور صلبیہ کی رگیں سیدھی اور مستقیم ہوتی ہیں
ایسا ہی صحیح ہے غشائے ملتحمہ کی گوگلی سرخی اور صلبیہ کی گوگلی سرخی کو جمع ہو کر تشخیص میں دقت ہوتی ہے جس میں
تشخیص کی موقع پر غور سے دیکھیں اس طرح فرق کیا جاتا ہے کہ عروق صلبیہ کا رنگ مستقیم اور غشائے ملتحمہ کے نیچے ہوتے ہیں اور ملانے سے حرکت نہیں کرتا عروق
غشائے ملتحمہ کے اشکال مختلف زیادہ سرخ ہوتے ہیں نیز عروق صلبیہ کے اوپر ہوتے ہیں جو کم سرخ ہیں غشائے
ملتحمہ کے ملانے سے ملتا ہے **علاج** سب سے پہلے عام بدن کی اصلاح وجع مفاصل کے موافق کریں امتلا
کی صورت میں معدہ اور امعا کو مسہلات کی استعمال سے صاف کریں نیز مدر بول ادویہ
کی استعمال کریں خصوصاً یہ مرکب فایدہ میں سریع الاثر ہے **نسخہ** کاربونٹ اف سوڈا
نیم تیس گرین ایک گرین دونوں کو ملا کر چھ پڑیہ بنا دیں اور دنمیں ۳ دفعہ دیں اور بارک
کے ہمراہ ائوڈائیڈ اف پوٹاسیم کا دینا فایدہ میں سریع الاثر ہے کالچیکم سورنجان اور
ترکیبات سیماب کی استعمال سے نیز فایدہ ہوتا ہے اور یہ مرکب بھی کثیر النفع ہے
نسخہ ائوڈائیڈ اف پوٹاسیم ۱۲ گرین سائیٹریٹ اف ایرن اند کونینا ۳۰ گرین ٹنکچر
اکونائیٹ ۵ اگرین جنسیانہ چرایتہ ۱۲ اونس سب کو ملا کر بقدر ایک اونس دنمیں ۲ دفعہ

دین فایدہ مین سریع الاثر ہے اور بوقت خواب ڈوور س پوڈر کی استعمال کرین شدت درد کی صورت مین نوبت سی دو گہنٹہ پیشتر کونین بقدر ۵ گرین کہانیکو دین اگر مریض طاقتور ہو تو مقام صدغین پر چند جونکین لگا دین پلستر آبلہ انگیز کی استعمال سے نیز فایدہ ہوتا ہے نیز ادویہ مسکنہ وجع استعمال مین لاوین **نسخہ** ۴ گرین ایکسٹراکٹ بلاڈونا کو پاؤ بھر پانی مین جوش دین اور تکمید کے طور پر استعمال مین لاوین یا رسوت اور افیون کا ضماد دُور چشم پر کرین **نسخہ** رسوت ۶ ماشہ پہٹکری ۳ ماشہ افیون خالص صمغ عربی ہر ایک ماشہ زعفران ۴ سرخ سبکو باریک کرکے پانی مین حل کرین اور غلیظ القوام بنا کر آنکہہ پر ضماد کرین **دیگر مجرب** جس سے درد چشم کو فوراً آرام ہو جاتا ہے۔ **نسخہ** صندل سرخ شیاف مامیثا رصبر سیاری صمغ عربی افیون سب کو مساوی الوزن لیکر باریک کرین اور کوکنا رکے پانی مین لت کرکے آنکہہ پر ضماد کرین ۔
۴ گرین اٹروپیا کو ایک اونس عرق گلاب مین حل کرکے آنکہہ مین ڈالین تاکہ ثقبہ عنبیہ کشادہ رہے کیونکہ آنکہہ کے دوسری اجزاؤن کی دباؤ ڈالنے سے ثقبہ عنبیہ تنگ رہتا ہے اور اسکے کشادہ رکہنے سے درد مین بہی تخفیف ہو جاتی ہے ۔

مقالہ ہشتم امراض رطوبت بیضیہ (ڈزیز اف دی اکوئیس ہومر)

جب رطوبت بیضیہ زیادہ بڑہجاتی ہے تو اسکو عظم البیضیہ اور استسقائے بیضیہ (ڈراپسی اف ایکوئیس ہومر) کہتے ہین واضح ہو کہ عنبیہ کے پیچہے اور جلیدیہ کے مقدم ایک قسم کا غشائی رقیق آبدار پایا جاتا ہے اور یہی مولد رطوبت بیضیہ ہے اور کیپسل (یا خریطہ بیضیہ) کے نام سے موسوم ہے جبسنے (یا جو خریطہ بیضیہ کے سبب رطوبت بیضیہ زیادہ ہو جاتی ہے تو اوسکو کیپسل اٹیس کہتے ہین یعنی خریطہ بیضیہ کے متورم ہونے سے پانی کی کثرت ہو جائے اس صورت مین حالت صحت کی نسبت رنگت مین فرق آجاتا ہے سفیدی مائل کدورت یا دخانی کو رنگت پر ہو جاتی ہے جب کسی دوسری سبب سے رطوبت بیضیہ زیادہ ہو جاتی ہے تو اوسکو ڈراپسی (استسقای بیضیہ) کہا جاتا ہے اس صورت مین رنگت کا تبدیل ہونا چندان معتبر نہین ہے **اسباب** اکثر قرینہ یا خریطہ بیضیہ

کے متورم ہونے سے رطوبت بیضیہ میں زیادتی پائی جاتی ہے دیگر اجزاء عین کے متورم ہونے سے بھی بیضیہ بڑھ جاتی ہے کبھی فطرتی کبھی موروثی آتشک مادہ کی سرائیت سے ولادت کے بعد سن طفولیت میں زیادہ ہو جاتی ہے کبھی زمانہ طفلی میں جلیدیہ کے متورم یا کسی دوسری مرض میں مبتلا ہونے کے سبب بیضہ زیادہ ہو جاتی ہے کبھی ضربہ صدمہ وغیرہ اسباب خارجیہ کے واقع ہونے سے بیضہ عظیم الحجم ہو جاتی ہے **علامات** حالت صحت کی نسبت قرنیہ آگے کو بڑھ جاتا ہے استدارت اور گولائی زیادہ ہو جاتی ہے کبھی بیضیہ کی فطرتی زیادتی سے کثرت دباؤ کے باعث قرنیہ زیادہ وسیع ہو جاتا ہے مگر اس صورت میں قرنیہ کی اصلی رنگت بحال رہتی ہے کسی قسم کا فرق نہیں پایا جاتا۔۔۔کبھی غشائے بلغمیہ چشم یا خریطہ بیضیہ یا شبکیہ کے متورم ہو جانے سے ورم کا اثر قرنیہ پر بھی ہو جاتا ہے جس سے کدورت کے باعث قرنیہ دھندلا ہو جاتا ہے اور خون کے لزوجت دار مادہ کے زیادہ گرنے سے رطوبت بیضیہ کی رنگت میں بھی تغیر عظیم واقع ہو جاتا ہے اور زیادہ تر وہ سفید ہو جاتی ہے کبھی لزوجت دار مادہ میں اجزائے دمویہ کے شامل ہونے سے وہ خود رنگین ہو جاتا ہے کبھی عنبیہ کے متورم ہونے سے خون کے لزوجت دار مادہ میں خود عنبیہ کی رنگت سرائیت کر جاتی ہے عنبیہ کے ضرر پذیر ہونے سے اوسکی حرکت انبساطی اور انقباضی بھی کم ہو جاتی ہے کیونکہ شدت ضعف کے سبب عنبیہ مسترخی ہو جاتا ہے اور عنبیہ کی اصلی رنگت بھی غلیظ القوام ہو جاتی ہے کبھی رطوبت بیضیہ کی زیادتی سے عنبیہ پر ایک قسم کا دباؤ پڑتا ہے اور وہ اپنی پشت کی جانب منقلب ہو جاتا ہے جس سے عنبیہ میں تقوس اور خمیدگی پیدا ہو جاتی ہے اور انقلاب کے سبب عنبیہ کے جوف میں جلیدیہ اگر چسپاں ہو جاتی ہے جس سے جلیدیہ کی رنگت میں بھی تغیر واقع ہو جاتا ہے چشم ماؤف میں تمدد کی شکایت پائی جاتی ہے بصارت ضعیف ہو جاتی ہے درد کی شکایت مطلقاً نہیں ہوتی ہے مگر ورم کی موجودگی میں قدرے قلیل درد ہوا کرتا ہے ابتدائے مرض میں اشیائے بعیدہ کو مریض بخوبی دیکھ سکتا ہے مگر مرئیات قریبہ پر دیکھنے کی قدرت نہیں رکھتا مرض کی شدت میں بصارت ضعیف ہو جاتی ہے

جس سے قدرے قلیل نظر آتا ہے یا بصارت بالکل زایل ہو جاتی ہے اور جحوز العینین پیدا ہو جاتے ہے آنکھہ کی شکل مین فرق پڑجاتا ہے اور حدقہ کے بڑہجانے اور سخت ہونے سے مقابلہ کو ملکین چھپا نہین سکتین ملتحمہ اپنی متمدد ہونے کی وجہ سے رقیق ہوجاتا ہے اور رقت ملتحمہ کے باعث مشیمیہ کی سیاہ رنگت ملتحمہ کے نیچے سے بخوبی نظر آتی ہے۔ آنکھہ مدت دراز تک خفیف مرض کی قایم رہنی سے قدرے قلیل نظر آتا ہے لیکن اخیر مرض مین رطوبت بیضیہ کی شدت سے ملتحمہ اور قرنیہ کا جرم مسترخی ہو جاتا ہے بلکہ مشیمیہ اور شبکیہ ہر سہ نرم ہو کر منجذب ہو جاتے ہین۔ جس سے آنکھہ بھی نرم ہو کر مقدار مین چھوٹی ہو جاتی ہے اور شبکیہ بیکار رہو جاتا ہے **علاج** اصل سبب موجب فساد کو دریافت کرکے اوسکے مطابق تدارک کرین ورم یا ضرب کی صورت میں صدغین۔ ابرو اور پیشانی کے مقام پر مرہم سیماب کی مالش کرین بلاڈونا یا رسوت کو پانی مین حل کرکے دور چشم پر ضماد کرین اس سے از بس فایدہ ہوتا ہے نیز صدغین اور پس گوش کے مقام پر آبلہ انگیز پلستر لگا دین اور قرنیہ مین سوزن داخل کرکے رطوبت بیضیہ کو خارج کرین اور اگر مرض کے باقی رہنی تک برابر چوتھی پانچوین روز عمل مذکور کو کیا کرین تاکہ آنکھہ کی اذیت نہ بڑہجائے فطری مرض مین جبتک قدرے قلیل بصارت باقی رہے علاج کی چندان ضرورت نہین ہے کیونکہ اس صورت مین قرنیہ کے اندر سوزن کے داخل کرنے سے اذیت چشم زیادہ ہو جاتی ہے البتہ فطری مرض کی زیادتی مین بصارت کی زوال کا احتمال پایا جائے تو قرنیہ مین سوزن داخل کرکے رطوبت بیضیہ کو خارج کرین موروثی آتشک کی موجودگی سے مرض کے آثار معلوم ہون تو آیوڈائیڈ آف پوٹاسیم کو ہمراہ سارساپریلا یا مطبوخ عشبہ دین آتشک کے مادہ کی اصلاح کرین بعد ازان روغن ماہی۔ کونین اور مرکبات فولاد کے استعمال سے مریض کی طاقت کو بحال رکھین مقوی سریع الہضم جید الکیموس غذا کہانے کو دین۔ **مقالہ نہم امراض رطوبت زجاجیہ (ڈزیز آف دی وٹرس یومر)** مختلف کوایف کے لحاظ سے اسکو چند فصول مین بیان کیا جاتا ہے۔

فصل عظم الزجاجیہ (ڈراپسی وٹرس یوم) جب شبکیہ کی متورم ہونے سے زجاجیہ کا خریطہ ہے رطوبت زجاجیہ کی مقدار زیادہ ہوجاتی ہے تو جلیدیہ اور عنکبوتیہ کے منغمز ہوجانے سے یہ دونون آگے کو نکل کر قرنیہ کے قریب آجاتے ہیں پس اس صورت مین ملتحمہ متمدد اور آنکھ زیادہ وسیع و عریض ہوجاتی ہے جس سے رطوبت بھی کم ہوجاتی ہے اور کمی کے موافق مقام بیضیہ بھی تنگ یعنی بالکل مفقود ہوجاتا ہے جو عنبیہ اور جلیدیہ کے درمیان ہے پس تنگی اور فقدان محل کے سبب رطوبت بیضیہ اور بھی کم ہوجاتی ہے اور نقصان رطوبت بیضیہ سے یہی مراد ہے کتب طبیہ عربیہ مین بھی اسیطرح بیان کیا گیا ہے **اسباب** کبھی خارجی ضربہ وصدمہ کے واقع ہونے سے کبھی موروثی آتشک کی استعداد سے کبھی بغیر ظہور اسباب خارجیہ و داخلیہ سے مرض پیدا ہوجاتا ہے حدقہ چشم کی مقدار کے بڑھجانیسے جحوظ العین نمایان ہوجاتا ہے اس صورت مین قرنیہ کی مقدار اپنی اصلی حالت پر رہتی ہے اور بڑھتی نہین ہے جیساکہ رطوبت بیضیہ کی ازدیاد حالت مین ہوا کرتا ہے زجاجیہ قرنیہ کے پیچھے نہین ہے بلکہ جلیدیہ کے بعد ہوتی ہے اور مقدار کی زیادتی صرف اعضائے جوار مین ہوتی ہے جب زجاجیہ کی زیادتی کا تجاوز محل بیضیہ تک ہوجاتا ہے تو مقام بیضیہ کے تنگ ہوجانیسے رطوبت بیضیہ بھی کم ہوجاتی ہے اور دباؤ کی وجہ سے عنبیہ کا اتصال قرنیہ کے ساتھ ہوجاتا ہے ملتحمہ کے متمدد ہوجانیسے نیلگی رنگ پر ہوجاتا ہے مقلہ چشم کی سختی اور مقدار کی زیادتی سے پلکون کی حرکت مسدود یا کم ہوجاتی ہے اور موخر الراس کے مقام پر درد کی شدت ہوتی ہے جس سے مریض بیقرار اور مضطرب حال ہوجاتا ہے اور یہ ایک خاص علامت مخصوصہ علامات مین سے ہے **انجام** روز بروز ضعف بصارت کے زیادہ ہوجانے سے بتدریج بصارت بالکل زائل ہوجاتی ہے اور علاج کیطرف توجہ کم کرنے سے مرض کا اثر عرصہ دراز تک قایم رہتا ہے جس سے آنکھ نرم ہوکر چھوٹی ہوجاتی ہے **علاج** ضربہ صدمہ خارجیہ کی وجہ مین علاج ورم کرین۔ خاص علاج یہ ہے کہ ملتحمہ کے مقام مین سوزن داخل

کرکے زجاجیہ تک لیجاوین اور رطوبت زجاجیہ کو نکال دین تاکہ تمدد چشم کے کم ہو جانے
درد مین تخفیف ہو اور رطوبت مذکور کے بار بار پیدا ہونے سے تا قیام مرض عمل کو مکرر
سہ کرر کرین اگر بصارت کے زایل ہو جانے کے بعد بھی درد اور اذیت چشم بدستور باقی
جائے تو اس صورت مین مقلۂ چشم کو خانہ چشم سے خارج کردین تاکہ اذیت کے رفع ہو جانے سے
دوسری صحیح و سالم آنکھ کو کسی قسم کا نقصان نہ پہونچے اور اس مرض مین بصارت زایلہ
کا عود کرنا غیر ممکن ہے پہر عمل مذکور کے نہ کرنے سے کچھ عرصہ کے بعد آنکھ خود بخود ملایم
ہو کر منجذب ہو جاتی ہے پس جب آخر انجام آنکھ کا بیٹھ جاتا ہے تو فعل عمل سے انکار
کرنا سراسر نادانی ہے کیونکہ اس سے دوسری آنکھ کے ضایع ہو جانے کا قوی احتمال ہے

فصل دویم تکدر زجاجیہ (ڈراونیشس فلذی وٹریس ہیومر)

زجاجیہ کے مکدر ہو جانے سے مرئیات سب مکدر نظر آتی ہین گو یا پردہ دخان یا
ضباب مین ہین جیساکہ عنبیہ مشیمیہ و شبکیہ کے متورم ہونے سے مرئیات مکدر معلوم ہوتی
ہین ویسا ہی اسمین دکھائی دیا کرتی ہین تکدر زجاجیہ کا ہونا دو قسم پر ہے اول
تمام زجاجیہ کا جسم مکدر ہو جاتا ہے دویم زجاجیہ کے جسم پر چہوٹے چہوٹے یا بڑی
بڑے نقاط جابجا نظر آتی ہین کبھی یہ دونون حالات چشم واحد مین پائے جاتے ہین
یعنے تمام جرم زجاجیہ کی مکدر ہو جانے کے علاوہ چہوٹے بڑے نقاط بھی موجود ہوا
کرتے ہین **اسباب** اکثر عنبیہ مشیمیہ و شبکیہ کے متورم ہونے سے زجاجیہ
مکدر ہو جاتی ہے خصوصاً مادہ آتشک کے موروثی یا خود حاصل کردہ سے خون کا لزوجت
دار مادہ جدا ہو کر زجاجیہ جرم کو غلیظ اور مکدر کر دیتا ہے اگر اس حالت مین آنکھ کو
آلہ چشم بین سے ملاحظہ کیا جائے تو شبکیہ مین ورم کی علامات بخوبی معلوم ہوتی ہین
کبھی آنکھ کے دوسری اجزا سے خون کا سیلان رطوبت زجاجیہ مین ہوتا ہے جسمین
اجزائے دمویہ شناوری کرتی ہوئی دکھائی دیتی ہین کبھی رطوبت زجاجیہ مین عنبیہ
یا مشیمیہ کا رنگ بھی محسوس ہوتا ہے **علامات** جب عنبیہ مشیمیہ و شبکیہ
کے متورم ہونے سے رطوبت زجاجیہ مین فتور پیدا ہو جاتا ہے تو بصارت

کے ضعیف ہوجانے سے زجاجیہ میں کدورت ہوجاتی ہے اور نظر کے کم ہوجانے سے مرئیات صاف معلوم نہیں ہوتیں نیز خاص محل لقاط کے مکدر ہوجانے سے بھی بصارت ضعیف ہوجاتی ہے کبھی مرئیات مکدر اور دھواں کی پردہ میں معلوم ہوتے ہیں کبھی شئی مرئی پر سیاہ نقاط مدور شکل نظر آتے ہیں کبھی خط مستقیم کی مانند جسم طویل کبھی منحنی دکھائی دیتا ہے کبھی شئی مرئی پر قطعہ غشا کی مانند محسوس ہوتا ہے بالجملہ جس صورت کی کدورت زجاجیہ میں پائی جاتی ہے مرئیات پر بھی اوسی قسم کی کدورت مشاہدہ کی جاتی ہے **علاج** اصل سبب موجبات کو دریافت کرکے اوسکے موافق تدارک کریں آتشک کی موجودہ صورت میں اگر علاج باقاعدہ کیا جائے تو امید صحت کی ہوسکتی ہے اور خاص مزاج آتشک کے واسطے وہی دوائیں استعمال میں لاویں جو آتشک کے درجہ دوئم میں مستعمل ہیں اگر کسی دوسری امراض کی شرکت سے مرض کا ظہور پایا جائے تو امراض موجبہ کی رعایت مدنظر رکھکر اصل مرض کا علاج کریں۔

فصل سوم تخیلات متفرقہ مسکی وولیٹنٹس

مگس یعنی مچھر وغیرہ اشیاء کے خیالات آنکھوں کے سامنے محسوس ہوتے ہیں یہ دو قسم پر ہیں مستقل اور غیر مستقل اول صور محسوسہ جگنو کی طرح صاف و شفاف ہوتی ہیں (جگنو ایک زیور کا قسم ہے جسکو عورتیں گلے میں پہنتی ہیں) نیز بعض صور غیر شفاف مگس اور پشہ کی طرح مکدر متحرک نظر آتی ہیں تکدر زجاجیہ کی برخلاف کہ وہ جملہ صور قائم ہوتی ہیں اور جسطرف آنکھ پھرتی ہے اوسی جانب پر شئی مرئی کے صور دکھلائی دیتی ہیں **اسباب** جب رات کیوقت بہت باریک حروف کی کتاب کچھ عرصہ تک پڑھی جاتی ہے تو رطوبت زجاجیہ میں شفاف اجسام یا نقاط اور کیسے سیاہ پیدا ہوجاتے ہیں آنکھوں سے زیادہ کام لینا بھی موجب مرض ہے جو لوگ ضعف البصر کے سبب مرئیات کو آنکھوں کے بہت قریب لاکر پڑھتے ہیں وہ زیادہ تر اسمیں مبتلا ہوجاتے ہیں۔

علامات دفعتاً اوٹھتے وقت شفاف یا دھندلی ذرات کیطرح گھومتی ہوئی صور اجسام انکھوں کے سامنے دکھائی دیتی ہیں یعنی ایک طرف سے آتی ہیں

اور دوسری جانب اوڑتے ہوئے چلے جاتے ہیں کبھی اس کثرت سے ہوتے ہیں کہ کچھ دیر کے واسطے نظر آنا بند ہوجاتے ہیں کبھی آنکھوں کے سامنے معلوم ہوتے ہیں کبھی زایل ہوجاتے ہیں کیونکہ کیسے اور نقاط مذکورہ زجاجیہ کی ایک جگہ مین قایم نہین رہتی بلکہ اوسمین شناور کیطرح متحرک ہوتے ہیں اور شناوری کی حالت مین جب ثقبہ کے مقابل آجاتے ہیں تو محسوس ہونے لگتے ہین اور تقابل سے علیحدگی کے وقت اونکا محسوس ہونا موقوف ہوجاتا ہے کبھی برابر دو دو مہینہ تک آنکھون کے سامنے نہین آتے اور بعد مدت مدید کے پھر دکھائی دینے لگتے ہیں **علاج** آنکھ کو آرام دین کہین نیلگی رنگ کی عینک لگانے مین اس سے روشنی کی تیزی کے کم ہوجانے سے صور مذکورہ کا دیکھنا موقوف ہوجاتا ہے نیز مریض کے خیال اور توجہ کو مرض کیطرف سے لطائف الحیل سے ہٹاوین مرکبات فولاد کو نین بارک وغیرہ مقوی ادویہ سے مریض کی طاقت کو بحال کہین سریع الہضم مقوی جید الکیموس غذا کہانے کو دین۔

فصل چہارم رویت اشیاء برقیہ پیش چشم (رین چیس سنٹل الاسٹس)

اسمین مریض خیال کرتا ہے کہ اجزای برقیہ یا اجزای طلائیہ وغیرہ اشیائی درخشندہ باہم ہوکر اوپر سے نیچے کیطرف گر رہی ہین فقیر مؤلف کے نزدیک اگر یون کہا جائے کہ پھلجھڑی کے پھولون کے گرنے کا سلسلہ نظر آتا ہے تو اسکی ماہیت بخوبی سمجھ میں آسکتی ہے **اسباب** زجاجیہ مین درخشندہ چیزین کولسٹرین) کے پیدا ہونے سے مرض کا حدوث ہوتا ہے مگر یہ اجزا آلہ چشم مین کے بدون آلہ نظر بین نہیں آتے جس مین کولسٹرین وہ زرد رنگ کے درخشندہ اجزا ہین جو خون مین پائے جاتے ہین اور انہی سے جگر مین صفرا بنتا ہے گویا یہی اجزا صفرا کی اصل ہین جب رطوبت زجاجیہ مین خون کے قطرات گرکر منجذب ہوجاتے ہین تو اس قسم کے اشیائی آنکھون کو سامنے معلوم ہوتے ہین **علاج** عدم اصلاح کے باعث قابل علاج نہیں ہے اور نہ اس سے بصارت کو کسی قسم کا نقصان پہونچتا ہے۔ **فایدہ جلیلہ** بعض اوقات زجاجیہ یا عنبیہ اور شبکیہ کی سوزش کے بعد زجاجیہ کی ساخت

خراب اور فاسد ہو جاتی ہے مشیمہ کی امراض مین بہی زجاجیہ غیر شفاف اور دہندلی ہو جاتی ہے کبہی ضربہ صدمہ کے پہونچنے سے زجاجیہ نہایت پتلی اور رقیق ہو جاتی ہے کبہی فساد خون اور ذیابیطس کے باعث مشیما ورشبکیہ کے عروق پہٹ جاتے ہین اور زجاجیہ مین خون کے داخل ہونے سے دفعتاً نظر زایل ہو جاتی ہے۔ انجام عموماً خراب ہوتا ہے **علاج** اسباب کے موافق تدارک کرین

مقالہ دہم امراض رطوبت جلیدیہ (ڈزیزا فدی لنس)

مختلف کوایف کے لحاظ سے ایک مقدمہ اور چند فصول مین بیان کیا جاتا ہے

مقدمہ حقیقت رطوبت جلیدیہ اسکو انگریزی زبان مین لنس یعنی جسم شفاف کہتے ہین اسی کے ذریعہ مرئیات صغیرہ اور کبیرہ کا حجم معلوم ہوتا ہے اور اجسام صغار وکبار کے دیکھنے کا ذریعہ یہی جسم شگاف ہے جب شئی مرئی سے خطوط شعاعیہ نورانیہ جدا ہو کر جلیدیہ مین نفوذ کر کے تجاوز کر لیتے ہین تو فوراً خاص شبکیہ کے نقطہ اجتماعیہ پر جمع ہو جاتے ہین یا متفرق اور منتشر ہو جاتے ہین جس سے شئی صغیر کبیر اور مرئی کبیر صغیر دیکہی جاتی ہے اور یہ دو قسم پر ہے **اول محدب** اسمین خطوط نور آئینہ اپنی استقامت کی حالت پر داخل ہوتے ہین مگر محدب ہونی کی وجہ سے تجاوز ہونی وقت ٹہری ہو کر باہم ملاقی ہوتے ہین۔ **دویم مقعر** اسمین خطوط نورانیہ مستقیمہ اپنی استقامت کی حالت پر داخل ہوتے ہین اور مقعر کی وجہ سے تجاوز کرتے وقت وحشی جانب مین ٹہری ہو کر باہر نکلتے ہین اور نہ باہم ملاقی ہوتے ہین اور یہ قسم اول کے برعکس ہے اکثر زجاج یا سنگ براق سے بہی جسم براق بنایا جاتا ہے جیسا کہ دوربین۔ خوردبین اور عینک وغیرہ ہوا کرتے ہین مگر جلیدیہ کے بغیر یہ اجسام عمدگی سے کام نہین دیسکتے۔ رطوبت جلیدیہ بہی ایک قسم کے شفاف جسم غضروف کی مانند سخت ہوتی ہے بیضیہ اور زجاجیہ کے درمیان خریطہ مین ملفوف ہو کر رباطات کے ذریعہ آنکہہ مین معلق رہتی ہے اور صحت کی حالت مین صفائی اور شفافیت کے سبب آنکہہ مین مدرک نہین ہوتی لیکن خلع کی صورت مین یا جلیدیہ کے جرم مین

بحسب معان تقعیر کے پیدا ہونے سے بخوبی محسوس ہوتی ہے اور انخلاع کی صورت مین رباطات کے ٹوٹ جانے سے اپنی اصلی جگہ پہ عود کرنا غیر ممکن ہوتا ہے پس اس صورت مین جلیدیہ کو مجبوراً نکالنا پڑتا ہے یا مہت کے ذریعہ ریزہ ریزہ کر کے عنبیہ کے خلوون مین داخل کیا جاتا ہے جس سے وہ خود بخود جذب ہوجاتی ہے +

فصل اول انخلاع جلیدیہ (ڈسلوکیشن اف دی لنس)

واقع ہو کہ انخلاع کی صورت مین جلیدیہ سامنے کیطرف محل بیضیہ مین یا پیچھے کی جانب زجاجیہ کے مقام مین داخل ہوجاتی ہے کبھی ملتحمہ کے زخم سے باہر نکل کر غشائی بلغمیہ چشم مین قرار پذیر ہوجاتی ہے اگر اسمین بھی زخم پایا جاتا ہے تو آنکھ سے باہر نکل آتی ہے چونکہ انخلاع کی صورت تین طرح پر واقعہ ہوا کرتی ہے اسلئے اُسکو علیحدہ علیحدہ بیان کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے

صورت اول جب آنکھ پر ضربہ صدمہ واقع ہوتا ہے تو سامنے کی طرف بیضیہ کے مقام مین جلیدیہ داخل ہوجاتی ہے نیز بسبب اعضائے چشم کے متورم حالت مین یا خود مقلہ کے ضعیف اور لین ہونے کی صورت مین زیادہ زور سے قے کرنے کا اتفاق پڑتا ہے تو اس قسم کا عارضہ وقوع مین آجاتا ہے

علامات جب آنکھ کو کھولکر مریض کی محل کو دیکھا جائے تو رطوبت بیضیہ کے مقام مین جلیدیہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا روغن کا ایک بڑا قطرہ پانی مین پڑا ہوا ہے اور کنارون پر روشنی کے پہونچنے سے سفیدی زردی لئے ہوئے محسوس ہوتی ہے ثقبہ وسیع ہوجاتا ہے بیضیہ مین جلیدیہ کے داخل ہونے سے عنبیہ زجاجیہ کیطرف منقلب ہوجاتا ہے جس سے تقوس اور خمیدگی پیدا ہوجاتی ہے جلیدیہ کی پیچھے عنبیہ کے کنارے دیکھے جاتے ہین رطوبت بیضیہ دو مقام مین ہوا کرتی ہے ایک عنبیہ کے سامنے دوسرا عنبیہ کے پیچھے جب بیضیہ کے مقدم خانہ مین جلیدیہ داخل ہوجاتی ہے تو مقام بیضیہ کا تمام ہی مملو ہوجاتا ہے پس اس صورت مین عنبیہ منقلب ہو کر رطوبت زجاجیہ پر چلا جاتا ہے جس سے عنبیہ کے پیچھے کا مقام بھی تنگ ہوجاتا ہے پس قرنیہ اور عنبیہ پر زیادہ دباؤ کے پڑنے سے درد کی اذیت زیادہ ہوجاتی ہے کبھی طبقات مذکورہ بھی متورم ہوجاتے ہین اور ورم کی عدم صورت مین عنبیہ کو اندر تری اور استرخا ضرور ہی پیدا ہوجاتا ہے جس سے آنکھ کو زیادہ تر نقصان پہونچتا ہے

علاج محل قرنیہ پر شگاف دیکر رطوبت جلیدیہ کو خارج کرین یا آنکھ مین مہت داخل کر کے جلیدیہ کو ریزہ ریزہ کر کے عنبیہ کے خلوون مین داخل کرین تاکہ کچھ عرصہ کے بعد خود بخود جذب ہوجائے بعدازان مخصوص عینکا استعمال کرین تاکہ بینائی قائم رہے

صورت دوم اس مین جلیدیہ پیچھے کی طرف زجاجیہ کے مقام مین داخل ہوجاتی ہے **اسباب** اکثر

آنکھ پر ضربہ اور صدمہ خارجیہ کے لگنے سے انخلاع پیدا ہو جاتا ہے **علامات** ضرب کے پہونچنے سے فوراً بصارت میں فرق پڑ جاتا ہے قریب کی شے بری صاف دیکھی نہیں جاتی عینک کے لگانے سے بھی صحت کے موافق نظر نہیں آتا آنکھ کے ملاحظہ کرنے سے ثقبہ عنبیہ وسیع معلوم ہوتا ہے جب زجاجیہ کے محل میں جلیدیہ داخل ہوتی ہے تو ثقبہ کے مقابل ہونے سے رطوبت مذکور کے اطراف پر روشنی کی چمک مائل بہ زردی یا مائل بسفیدی محسوس ہوتی ہے درد اور اذیت اس قسم کی ہوتی ہے کہ گویا آنکھ میں کوئی غیر جنس شے داخل ہو گئی ہے کبھی ضرب العین کی سبب یہ عارضہ پیدا ہو جاتا ہے جس سے مردمک پر سبزی مثل سبزی آب قلزم کی پیدا ہو جاتی ہے آنکھ کا ڈھیلا سخت ہو جاتا ہے کبھی کسی قسم کی اذیت لاحق نہیں ہوتی اور کچھ مدت کے بعد رطوبت مذکورہ کے خود بخود منجذب ہونے سے صحت ہو جاتی ہے **علاج** سب سے پہلے حسب دستور ضربہ اور صدمہ کی اذیت کا رفع کرنا ضروری سمجھیں کو کنار کے جوشاندہ کی تکمید کریں جب اذیت کے رفع ہونے سے کسی قسم کی کلفت باقی نہ رہے تو آنکھ پر سبز رنگ کی عینک کا استعمال کریں اگر چوٹ کی اذیت سے مشیمیہ کے ورم اور آنکھ کے نقصان کا احتمال ہو تو ملتحمہ اور قرنیہ کے مقام اتصال پر شگاف دیکر جلیدیہ کو خارج کریں **صورت سوئم** ملتحمہ کے زخم سے جلیدیہ نکلکر غشائی بلغمیہ میں قیام پذیر ہو جاتی ہے **اسباب** جب آنکھ پر صدمہ اور ضربہ کے پہونچنے سے ملتحمہ اور مشیمیہ پھٹ جاتی ہیں اور زخم ہو جاتا ہے اور لدونت کی سبب غشائی بلغمیہ چشم اپنی اصلی حالت پر رہتا ہے اور منخرق نہیں ہوتا تو اس صورت میں زخم کی راہ سے جلیدیہ باہر نکلکر غشائی بلغمیہ چشم کے نیچے قرار پکڑتی ہے اگر غشا میں بھی زخم ہو جائے تو آنکھ سے باہر نکل آتی ہے **علامات** جب چوٹ کے بعد آنکھ کا ملاحظہ کیا جائے تو اوپر کی طرف جفن اعلی کے نیچے ملتحمہ میں زخم دکھلائی دیتا ہے اور زخم مذکور کے قریب غشائی بلغمیہ کے نیچے ایک قسم کی مدور شفاف چیز نظر آتی ہے اور یہی رطوبت جلیدیہ ہے ثقبہ عنبیہ کشادہ اور وسیع ہو جاتا ہے اور کنارے سے حرکت کرتے ہوئے معلوم ہوتے ہیں **علاج** رطوبت جلیدیہ کے مستقرہ مقام پر غشائی بلغمیہ میں باریک شگاف دیکر رطوبت کو خارج کریں پھر آنکھ کو بند کر کے خفیف فادہ رکھیں اور پٹی سے باندھیں تاکہ دباؤ پہونچنے سے آرام معلوم ہو اور صحت کے بعد عینک کا استعمال کریں۔

فصل دوئم نزول الماء (کٹرکٹ)

آنکھ میں پانی اوترآنے کو موتیا اور موتیابند بھی کہا جاتا ہے نزول الماء اور کٹرکٹ کے معنے ہیں اوپر سے نیچے کو پانی گرنا چونکہ کثافت اور غیر

شفافیت کی صورت مین جلیدیہ کی شکل اس قسم کی سفیدی مائل ہوجاتی ہی جیساکہ بلندی سے پانی گرنے کی صورت مین ہوا کرتا ہے اسلیئے اس نام سے یہ مرض موسوم کیا گیا ہی - موتیا بند کی چند اقسام ہین اونمین سے زیادہ تر مشہور سخت موتیا بند ہی جسمین صرف جلیدیہ مکدر اور غلیظ ہوجاتی ہی اور اس صورت مین جلیدیہ پر ایک قسم کی کثیف سفیدی پیدا ہوجاتی ہی **دوئم** موتیا بند دودہیا ہے جسمین جلیدیہ گھل کر دودہ کی مانند ہوجاتی ہے **سوئم** موتیا بند غلافی ہی جس مین جلیدیہ کا غلاف سامنے کیطرف سے کثیف اور سفید ہوجاتا ہے جس سے بصارت زائل ہوجاتی ہی اس صورت مین جلیدیہ اپنی حالت اصلی پر شفاف اور سفید ہوا کرتی ہے **چہارم** پچہلی طرف سے جلیدیہ کا غلاف جو زجاجیہ اور جلیدیہ کے مابین پایا جاتا ہے مکدر اور غلیظ ہوجاتا ہے پس اس صورت مین حدقہ نہائت صاف وشفاف نظر آتا ہی اور جلیدیہ بہی صحیح وسالم پائی جاتی ہی مگر شبکیہ پر عکس کے نہ پڑنے سے نظر بند ہوجاتی ہی اور تشخیص مین نہائت دقت پیش آتی ہے کبہی نفس جلیدیہ اور اوسکی غشا مین کثیف سفیدی ہوجاتی ہی **اسباب** بعیدہ اسباب مین سے جب پیری کے باعث نیز دیگر امراض مین خون صالح کم پیدا ہونے سے جسم کی پرورش بخوبی نہین ہوسکتی تو غذائت کی عدم وصولیت سے جلیدیہ سخت اور مکدر ہوجاتی ہے سب سے پہلے مرکز جلیدیہ سے تکدر شروع ہوتا ہی اور رفتہ رفتہ چارون طرف پہیل جاتا ہے مگر اسکے پہیلنے کیواسطے زمانہ معین نہین ہی بعض صاحب بارا بارہ سال تک کمی نظر کے شاکی پائے جاتے ہین بعض اصحاب چند مہینون اور ہفتون مین نابینا ہوجاتے ہین جب نزول الماء کا موجب ضربہ سقطہ دماغیہ ہوتا ہی تو چند روز مین بلکہ بعض اوقات آن واحد مین مریض عدیم البصر ہوجاتا ہے - کبہی ذیابیطس وغیرہ عام ضعف وکمزوری مین ہوجاتا ہی کبہی عنبیہ مشیمیہ اور شبکیہ کے متورم ہونیسے نیز آنکہ کی دوسری امراض کے بعد پیدا ہوجاتا ہی کبہی فطرتی اور پیدائشی ہوتا ہی اس صورت مین جلیدیہ کی چہوٹاپن ہونے سے آنکہ بہی قدرے چہوٹی ہوجاتی ہے اور ڈہیلا خود بخود پہیرتا ہوا معلوم ہوتا ہی عام کمزوری اور جسم کے دبلا پتلا ہونیسے قوائے عقلیہ بہی ناقص ہوجاتے ہین کبہی پیدائش کے بعد سن طفولیت مین پیدا ہوجاتا ہی اور اسکی دو قسم ہین **اول** صرف جلیدیہ کی درمیانی سطح پر کثیف غیر شفاف تہ پیدا ہوجاتی ہی اور یہ کثافت ہر طرف سے یکسان گہری ہوتی ہی خاص مرکز اور تہ کی سطح شفاف پائی جاتی ہی **دوئم** کثافت کے خطوط سطح سے شروع ہوکر مرکز کی طرف جاتے ہین اور شروع مین درمیانی حصہ شفاف ہوتا ہی کبہی نرم موتیا بند ہوتا ہے اکثر تیس پینتیس سال سے

کم عمر مین ہوتا ہی جس کے اقسام لعیبۃ نظرتی اور پیدائش کی بعد طفولیت مین ہو کرتے ہین اگر انکی سوا علامات
ظاہر ہون تو ہمیشہ ذیابیطس البیومنوریا عضریہ وضمادہ وغیرہ اندرونی امراض کی پیدا ہونیسی ہوتا ہی
اکثر سخت ہوتیابند پینتیس سال کے بعد دیر لو آنکھون مین پیدا ہوتا ہے اس صورت مین وہ دودہ کے مشابہ
سفید یا نیلے پن پر ہوتا ہے گہری نارنجی [illegible] نظر آتی ہین مرکز کی سختی اور گرد لواح کی نرمی سے چھونے
شگاف کی ضرورت ہوا کرتی ہی کبھی [illegible] موتیابند مین تمام جلیدیہ کے سخت ہو جانیسی طرح شگاف
کی ضرورت نہین آتی ہی اس صورت مین جلیدیہ کی رنگت سفید یا زردی مایل ہو جاتی ہی خاص مرکز
مین گہری رنگت اور [illegible] سیاہ [illegible] ہوتی ہین سیاہ اور سخت موتیابند مین بھی شگاف بڑا کرنا
ہوتا ہے موتیا کی جسم [illegible] انتظام طعام سے پہلے [illegible] جامعت کا بہت اتفاق پڑنا غلیظ دیر ہضم اغذیہ
کی مداومت سے بھی پیدا ہو جاتا ہے [illegible] جلیدیہ کو غذا جلیدیہ کی نہ ملنے سے رطوبت
کی شفافیت مایل ہو جاتی ہی اور جلیدیہ کی ماہیت غیر شفاف کثیف اور سفید ہو جاتی ہی یا سخت عنبری رنگ
زردی مایل ہو جاتی ہی اندر سے سخت اور باہر سے نرم پائی جاتی ہی اور بتدریج بیرونی حصہ بھی سخت ہو جاتا
ہے کبھی قرنیہ کے زخم کا اثر جلیدیہ تک پہنچ جانے سے غلاف جلیدیہ بھی غیر شفاف ہو جاتا ہی کبھی مشیمیہ اور جسم زجاجیہ
کی امراض سے جلیدیہ کا مرکزی حصہ [illegible] ہو جاتا ہی ضربۃ العین کی باعث جلیدیہ غیر شفاف آسمانی رنگ
ہو جاتی ہے **علامات** ابتدا مین بینائی کے ضعیف ہو جانے سے مرئیات مکدر معلوم ہوتی ہین اور
کدورت و ضعف بتدریج زیادہ ہوتی جاتی ہی لیکن آنکھ مین درد وغیرہ کسی قسم کی اذیت پائی نہین جاتی
خاص روشنی مین اور روشنی کی طرف دیکھنے سے کم معلوم ہوتا ہی سایہ مین نیز سایہ کی طرف دیکھنے سے
اسیقدر زیادہ نظر آتا ہی کیونکہ روشنی مین ثقبہ عنبیہ تنگ ہو جاتا ہی سایہ اور تاریکی مین وسیع ہو جاتا
ہے چونکہ اکثر وسط جلیدیہ مین سفیدی ہوا کرتی ہی نیز ثقبہ عنبیہ کے تنگ ہو جانے سے خطوط شعاعیہ کی حد ہو کر مرئیات
شبکیہ تک کمتر پہونچتی ہین پس ان دونوں وجوہ سے کم دکھائی دیتا ہی جب ثقبہ عنبیہ کشادہ ہونے سے
خطوط شعاعیہ اطراف جلیدیہ پر جہان سفیدی نہین ہوتی یا کمتر ہوتی ہی پڑکر طبقہ شبکیہ تک پہونچ
جاتے ہین تو مرئیات بخوبی دکھائی دیتے ہین لیکن تمام جلیدیہ سفیدی کے پہیل جانے سے نہ روشنی
مین نظر آتا ہے اور نہ تاریکی مین دیکھا جاتا ہی یعنی دونون صورتین برابر ہوتی ہین جب [illegible] کی
آنکھ کا ملاحظہ کیا جاتا ہے تو [illegible] عنبیہ کی عدم صورت مین ثقبہ عنبیہ کی حالت خاص جہت سے معلوم ہوتی

اور سفید رنگ کی کدورت جو ظاہر مین ثقبہ عنبیہ پر معلوم ہوتی ہے وہ فی الحقیقت عنبیہ کے پیچھے ہوتی ہے
نہ خاص عنبیہ پر۔ کبھی یہ کدورت بیاض اور سواد سے مرکب ہوتی ہے کبھی نیلگون کبھی برنگ شمع مثل کہربا
کی اور کبھی سیاہ ہوتی ہے اس قسم کی کدورت اکثر ایک آنکھ مین شروع ہوتی ہے اور کچھ عرصہ کے بعد
دوسری آنکھ مین بھی پیدا ہو جاتی ہے جس سے آنکھونکے سامنے مچھر مکھی وغیرہ مختلف قسم کے چھوٹے چھوٹے
جانور اُڑتے ہوئے نظر آتے ہین اور چراغ کا شعلہ ایک جھاڑ کی شکل مین معلوم ہوتا ہے کبھی چاند
و چراغ بہت سے دکھائی دیتے ہین صبح و شام کے وقت بہ نسبت دوپہر کی صاف معلوم ہوتا ہے

واضح ہو کہ ابتدا مین نزول الماء کی اقسام کو مختصر طور پر بیان کیا گیا ہے لیکن اس موقعہ پر
موتیابند نرم اور سخت کا دوبارہ اعادہ کرنا فائدہ سے خالی نہین ہے اور وہ یہ ہے کہ نرم موتیابند
کی رنگت مثل شیر یا کچی لسی کیطرح ہوتی ہے نیز اسمین ثقبہ عنبیہ کشادہ ہو جاتا ہے جلیدیہ بھی متورم
سی معلوم ہوتی ہے کیونکہ نرمی جسم کے سبب مقدار مین زیادہ ہو جاتی ہے نیز سن طفولیت سے سن
نمو کے اختتام تک اسکی پیدائش ہوا کرتی ہے **دوئم** سخت موتیابند جسمین جلیدیہ سخت ہو جاتی ہے
اور یہ قسم اکثر پینتالیس برس کے بعد پیدا ہوتا ہے اسکی رنگت سفید مائل بہ سیاہی ہوتی ہے یا موم
خام کی مشابہ ہوا کرتی ہے یہ سفیدی وسط جلیدیہ سے شروع ہو کر اطراف کی انتہا تک پھیل جاتی ہے
بلاڈونا سلوشن کے ضماد سے ثقبہ عنبیہ کشادہ ہو جاتا ہے اس صورت مین تاریک مکان یا سایہ مین
مقدار طبعی پر ثقبہ عنبیہ کے قائم رہنے سے مریض کو بخوبی نظر آتا ہے کبھی اطراف جلیدیہ سے سفیدی شروع
ہو کر بطور خطوط مستقیمہ تقاطع کرتی ہوئی جلیدیہ کے وسط مین پہونچ جاتے ہین پس جہان
سفید خطوط پائے جاتے ہین وہ مقام مکدر معلوم ہوتا ہے ان کے سوا دوسرا مقام شفاف
دکھائی دیتا ہے۔ نیز اطراف سے سفید خطوط کے شروع ہونے سے صرف اطراف مین ہی سفیدی
زیادہ پائی جاتی ہے اور خاص وسط مین بہت کم ہوتی ہے پس ضیق ثقبہ کے وقت جلیدیہ کی اطراف
کی سفیدی اور کدورت مخفی ہو جاتی ہے جس سے ثقبہ کے تنگ ہو جانے کی حالت مین مریض زیادہ دیکھتا
چونکہ خاص ان ۲ مرض مین نیز ذہاب البصر اور ضعف العین مین بصارت روز بروز ضعیف ہو جایا
کرتی ہے اور تشخیص مین اشتباہ پیدا ہو جاتا ہے اس لئے انمین تفرقہ کرنا نہایت ضروری ہے
علامات مشخصہ ذہاب البصر مین آنکھ کے اندر سفیدی معلوم نہین ہوتی جیسے کہ

نزول الماء مین پائی جاتی ہے اکثر قریب العین مین دونون آنکھون کے اندر سفیدی ہوتی ہے اور دونون
مین ہی شروع ہوتی ہے نیز ان دونون امراض مین دونون آنکھون کا ثقبہ عنبیہ وسیع ہوتا ہے نزول الماء
ابتداءً ایک آنکھ مین شروع ہوتا ہے اور ثقبہ عنبیہ مین ذرہ بہر فرق نہین آتا بلکہ اپنی اصلی حالت
پر رہتا ہے نیز کمرہ تاریک مین اگر ایک شمع روشن کرکے اُسکی طرف دیکہا جاتا تو صحیح آنکھ مین ایک ہی
شمع کی تین صورتین نظر آتی ہین اس ترتیب سے کہ ایک صورت طویل اور سیدہی ہوتی ہے مگر شمع خارجی
سے طوالت مین زیادہ ہوتی ہے اور یہ اُسکا عکس ہوتا ہے جو قرنیہ پر منطبع ہوتا ہے **صورت دویم** شمع روشن جو قد مین شمع خارجی سے صغیر اور سیدہی ہوتی ہے اور یہ اسکا عکس ہے جو جلیدیہ
مین جمع ہوتا ہے **صورت سویم** جو شمع خارجی سے صغیر تر اور معکوس ہوتی ہے یعنے پاؤن
کی طرف سر اور اوپر کی جانب ذنبالہ ہوتا ہے اور یہ شمع خارجی کا عکس ہے جو جلیدیہ کے غشا مین پچہلی طرف
منطبع ہوتا ہے اور یہ صورت بظاہر ایسی معلوم ہوتی ہے کہ گویا رطوبت بیضیہ مین ہے حالانکہ
فی الحقیقت جلیدیہ کے پیچہے ہوتی ہے پہلی دونو صورتین جو راست ہین پس انمین ایک طویل ہے
اور دوسری صغیر جب اُسکو شمع خارجی کے ہمراہ اوپر نیچے کرین تو حرکت کرکے شمع خارجی کے برابر
اوپر نیچے چلی جاتی ہے۔ صورت سویم جو منعکس ہے شمع خارجی کی حرکت کے برخلاف حرکت کرتی ہے یعنے جب
شمع خارجی کو اوپر لے جاوین تو یہ صورت ثالثہ نیچے کو چلی جاتی ہے اور شمع کو نیچے کی طرف لیجانے سے
یہ صورت اوپر کو چلی جاتی ہے کیونکہ صورت مرقومہ خود معکوس ہے اسی واسطے اُسکی حرکت
اصلی شمع روشن کی حرکت کے برخلاف جہت کو ہوتی ہے نزول الماء مین ابتداء مرض پر مریض
کی آنکہ مین صورت معکوس معلوم نہین ہوتی کیونکہ جو سفیدی جلیدیہ کے سامنے ہوتی ہے ناظر کو
اپنی خرابی کے دیکہنے سے جو اُسکے پیچہے ہے اور صورت ثالثہ اُسی مین منطبع ہوتی ہے مانع نہین ہوتی
جب سفیدی مذکور مستحکم ہوکر تمام جلیدیہ پر عام ہوجاتی ہے تو شمع روشن کی راست صورت جو
نفس جلیدیہ پر منطبع ہوتی تہی وہ بہی دکہائی نہین دیتی فقط ایک طویل راست صورت جو قرنیہ
پر منطبع ہوتی ہے استحکام مرض کے بعد مریض کو نظر آتی ہے ایضاً جب تشخیص نزول الماء مین اشتباہ
واقع ہوجائے تو بلاڈونا کو پانی مین حل کرکے دو چشم پر ضماد کرین تاکہ ثقبہ کے وسیع ہوجانیسے بخوبی
نظر آجاویگا کیونکہ سفیدی جلیدیہ مین ہے ثقبہ مین نہین ہے ایضاً کمرہ تاریک مین مریض کی پہلو پر شمع رکہیں

اور چشم باوقت کی جانب کھڑی ہو کر جلیدیہ کیساتھ جو شیائے صغیرہ کو دیکھنی کا مشہور آلہ ہے آنکھوں
کو دیکھیں بخوبی معلوم ہو جائیگا کہ نزول الماء ہی ہے کوئی اور بیماری نہیں ہے علاج موتیا بند کی
دستکاری میں سب سے پہلی آنکھ کی نشتر سے جو انقبیت پیدا کیا جاتا ہے نہایت ضروری ہے اور شروع علاج
میں جلیدیہ کی نرمی اور سختی کا معلوم کرنا بھی نہایت ضروری ہے اگر ابتدائی درجہ میں بعض قطعی
حصہ مثلاً مرض اور نرم قسم سے ہو تو صرف نیلگون چشمہ کا استعمال کرین اس سے اکثر بینائی کی قوت
رہتی ہے اور برابر نظر قایم رہ سکتی ہے خفیف طاقت کا اٹروپین سلوشن ۱/۱۲ گرین فی اونس پانی ملا ہوا
اٹروپیا روزانہ ایکدفعہ استعمال کرنا پتلی کی کشادہ کرنیمیں سریع الاثر ہے جس سے نظر قایم رہتی
ہے قبض کا خیال رکھیں مقوی دماغ ادویات کھانیکو دیں مربا ہلیلہ اطریفل کشنیز کا
کھلانا لازم رکھیں اور یہ مرکب تیار کر کے صبح و شام آنکھ میں استعمال کریں نسخہ تخم سرس
تخم نیل کف دریا اصل چینی سرمہ سیاہ سرمہ سفید سنگ بصری پیچ سفیدہ ہر ایک ایک ماشہ نمک سنگ
سب کو باریک کی سلائی کی ذریعہ آنکھ میں الیس سے ضعف بصارت کو نہ فایدہ ہوتا ہے بلکہ بیشتر
جس سے نزول الماء کو از بس فایدہ ہوتا ہے نسخہ فلفل تھوتھا ۲ درم مرچ سنگ بصری کوسفید
سفید پوست ہلیلہ زرد ہر ایک ۳ ماشہ پھٹکری ۵ ماشہ سب کو باریک کر کے سفوف تیار کریں
اور بوقت ضرورت پانی میں گھسکر آنکھ میں لگا دیں دیگر مجرب نسخہ نزول الماء کو بیحد
فایدہ ہوتا ہے نسخہ مغز تخم سندر پھل تخم بندق ہندی مغز تخم کھرنی مغز تخم ہلیلہ بلیلہ ہلیلہ سیاہ
سب کو مساوی الوزن لیکر باریک کریں اور لیموں کی رس میں کھرل کر کے شیاف بنا دیں بوقت
ضرورت پانی میں گھسکر آنکھ میں ڈالیں غذا اغلیہ خشک نان خشکہ مرغ کباب تیتر اور بٹیر کا شوربا
دار چینی پودینہ انگوزہ ادرک وغیرہ گرم مصالحے ڈالکر کھائیں فصد جماع شراب لبنیات
حموضات نیز عدس پیاز حمام مچھلی گائے کا گوشت وغیرہ مغلظ منجر اور مصنف دماغ چیزوں سے
پرہیز کریں لیکن یہ تمام عارضی تدابیر ہیں اگر ایک آنکھ کی نظر قایم ہو تو ان تدابیر کا عمل میں لانا
مناسب نہیں ہے بہر حال دستکاری کرنی پڑتی ہے موتیا بند کی دستکاری کی چند طریق ہیں
جو ذیل میں ذکر کئے جاتے ہیں (۱) عمل قدح کا طریقہ قدیم یہ ہے کہ آنکھ کے اندر آلہ بہت داخل کر کے
موتیا کو طبقہ عنبیہ کی مقابلہ سے ہٹا کر عنبیہ کے خلاء میں گرا دیا جاتا ہے اکثر اس صورت میں عنبیہ شیشے کے طور پر

آنکھ مین سخت سوزش پیدا ہوجاتی ہے آخر کار نتیجہ خراب ظہور مین آتا ہے بعض اوقات پتلی کے ساتھ دو مادہ آجانے سے نظر بند ہوجاتی ہے پس مذکورۃ الصدر قباحتون کی وجہ سے یہ عمل آجکل متروک کیا گیا ہے صرف جاہل اور مجہول لوگون مین رائج ہے (ب) میک کینن صاحب کے طریق عمل مین خاص موتیا پر عمل کیا جاتا ہے بعد ازان جلیدیہ کے ریزون کو پانی کے ساتھ دھو کر نکال دیا جاتا ہے (ج) نرم و رقیق موتیا بند کی صورت مین قرنیہ کے راستہ سے سوئیان داخل کر کے جلیدیہ کو چھید دین اور چند روز کے بعد پچکاری کے ذریعہ یا چوس کر خارج کرین اور بعض حکماء جلیدیہ کے غلاف اور ریشون کو نیز چھید دیتے ہین جس سے رطوبت بیضیہ اور جلیدیہ باہم ملجاتی ہین اور جلیدیہ خود بخود حل ہوجاتی مگر عمل کے وقت نیز بعد مین پتلی کو اٹروپیا سلوشن سے برابر کشادہ رکھنا چاہیئے نیز عمل کے وقت احتیاط کرین کہ بیضیہ مین کسی قسم کا نقصان عائد نہو یہ عمل ۳۵ یا ۴۰ سال کی عمر کے بعد کارآمد نہین ہوسکتا البتہ جوانون کیلئے زیادہ تر موزون ہے (د) قرنیہ اور ملتحمہ کے مقام اتصال پر شگاف دیکر صرف جلیدیہ کو نکال دیا جاتا ہے اور فی زمانہ یہی عمل زیادہ تر رائج ہے کبھی غلاف سمیت جلیدیہ کو نکالا جاتا ہے - (ہ) جلیدیہ کی سطح کے قریب صاف و شفاف صورت مین ثقبہ عنبیہ کے مقابل مصنوعی پتلی کا بنانا کافی ہوتا ہے کیونکہ اس سے خطوط نورانی شئے مرئی سے جدا ہوکر شبکیہ تک پہونچتی ہین اور مرئیات برابر نظر آتے ہین سخت موتیا بند مین اصل علاج یہ ہے کہ رطوبت جلیدیہ کو جو سفید ہوگئی ہے خارج کردینا اور معدوم کر دینا ہے اور یہ منفعت ادویات سے حاصل نہین ہوتی اور دستکاری کی ضرورت پڑتی ہے لیکن قدح اور دستکاری کی شرائط مین سے جو ضروری ہین ایک یہ ہے کہ جبتک بصارت قدرے باقی ہو قدح کے عمل سے باز رہین اسی طرح جبتک ایک آنکھ سے بھی قدرے دکھائی دے تا کامل ایسا حق مین دستکاری نکرین ورنہ اندیشہ ہے کہ اگر چشم مذکور قدح کی حالت مین خراب ہوجائے تو دوسری آنکھ بھی ہمدردی کے سبب خراب ہوجاتی ہے نیز عمل قدح اسوقت کرین کہ سوائے نزول الماء کے کوئی دوسرا مرض چشم و جفن مین نہو مثلاً اگر نزول الماء کے ہمراہ ضرب العین بھی ہو اور اس کے سبب سے بصارت باطل ہوگئی ہو تو عمل قدح چشم اور اخراج رطوبت سے بجز ایذا رسانی مریض کے کچھ فائدہ مترتب نہین ہوتا نیز شرائط عمل مین سے یہ بھی ہے کہ قدح کے وقت کوئی مریض آتشک ذیابیطس ہزال الکلیہ وغیرہ امراض

عامہ مین سے کسی مرض مین مبتلا نہو ورنہ اس حالت مین دستکاری چشم سے ورم کا احتمال ہے جس سے بصارت زائل ہوجاتی ہے عمل قدح کے بعد جو مرض یا ورم پیدا ہوجائے حسب موقعہ اسکا علاج کرین اور جبتک بصارت قدرے باقی ہو یا ضعف بصارت کی ابتدا ہو پہلے عام ضعف اور کمزوری کے دفعیہ مین کونین سرپ فیری ایوڈائیڈ یا مرکبات کچلہ یا سرپ ہائپو فاسفائٹ آف لائم یا ٹانک سرپ وغیرہ ادویہ مقویہ اور اغذیہ جیدہ یہ کہلا وین خصوصاً اس مرکب سے کمزوری کو از بس فائدہ ہوتا ہے

نسخہ ایوڈائڈ آف ایرن ۸ گرین گلیسرین ۱۲ ڈرام خیسانده کلمبا ۸ اونس سبکو ملاکر بقدر ایک اونس صبح و شام دین اگر آتشک کی سرایت سے نزول الماء کی پیدائش معلوم ہو تو وہ دوائین دین جو استیصال مادہ آتشک کیلئے مفید ہون جیساکہ رسکپورٹ ایوڈائڈ آف پوٹاسیم اور سارساپریلا وغیرہ دین اور روشنی کی مطلق تمیز کے نہونے سے عمل کرنا جائز نہین ہے نیز دونون آنکھون پر ایک وقت مین عمل قدح کرانہ چاہیئے کیونکہ اس صورت مین اتفاقاً ایک آنکھ کے خراب ہونیسے دوسری آنکھ کے ضائع ہوجانیکا بھی احتمال ہے۔ **قید عمر** اطبائے فرنگ اجازت دیتے ہین کہ دو مہینہ کی بچہ سے لیکر اسی برس کی بوڑہے تک آنکھ بنائی جاتی ہے چنانچہ ڈاکٹر سانڈرصاحب نے ۶ لڑکون کی آنکھین بنائین اور سبکو آرام ہوگیا اس مین دو مہینہ سے لیکر پندرہ برس تک کے لڑکے شامل ہین البتہ ڈاکٹر موصوف نے تجربہ کثیرہ سے یہ نکتہ نکالا ہے کہ دو برس کی عمر سے پہلے آنکھ کا بنانا مناسب نہین ہے کیونکہ اس عمر سے پہلے بچون کی آنکھین بے اختیار ادہر اودہر حرکت کرتی رہتی ہین جس مین قدح کرنا موجب نقصان ہے۔

اقوال متقدمین پر شکوک نزول الماء کی ماہیت جو متقدمین نے بیان کی ہے تشریح کے سامنے بالکل غلط معلوم ہوتی ہے جسکی وجہ یہ ہے کہ دماغ سے رطوبت غریبہ ثقبہ کیطرف آ نہین سکتی کیونکہ چارون طرف سے آنکھ غشیہ وغیرہ سے محیط ہے اور اسکی کل تجاویف رطوبات سے معمور ہین دماغ سے آتا ہوا کوئی منفذ آنکھ کی طرف ایسا دکہائی نہین دیتا کہ جس سے رطوبت دماغیہ گذر سکے بجز اس مقام کے جہان سے عصبہ مجوفہ آنکھ مین داخل ہوتا ہے مگر اس مقام کا اندازہ صرف عصب نوری کے لئے ہے اگر فرض کر لیا جاوے کہ اس مقام سے رطوبت غریبہ دماغ سے اوتر کر ثقبہ عنبیہ کے پیچھے قرار پکڑتی ہے تو اس صورت کا ثابت ہونا مشکل ہے کیونکہ رطوبت زجاجیہ اور جلیدیہ نے پچھلی طرف کا رستہ مسدود کر رکہا ہے پس یہ امر غیر ممکن ہے

کہ رطوبت غریبہ ہر دو رطوبات کو اور پردہ عنکبوتیہ کو پھاڑ کر ثقبہ میں آجائے۔ **وجہ دوئم** غلطی
کی یہ ہے کہ جلیدیہ اور عنبیہ کے مابین کا تجویف رطوبت بیضیہ سے پرا ور مملو ہے اگر رطوبت
غریبہ کا دماغ سے اوتر کر ثقبۂ عنبیہ میں رکنا صحیح ہوتا تو اس فضول رطوبت کے نزول سے آنکھ
کا حجم بڑھ جاتا مگر ظاہر میں ایسا نہیں ہے پس اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ متقدمین کی تحقیقات
قابل اعتماد نہیں ہے جاہل کحال صدغین پر داغ دیتے ہیں اور بعض لوگ جو فخر یہ بیان کرتے ہیں کہ
فلان فلان مریض کو داغ دیا گیا جس سے انکا مرض رک گیا اور آگے نہ بڑھا۔ اس کی حقیقت یہ ہے
کہ کبھی یہ مرض شروع ہونیکے بعد خود بخود متوقف ہو جاتا ہے اور اسی حد پر تادم مرگ ٹھہرا رہتا ہے ورنہ
بارہا تجربہ میں آچکا ہے کہ مریضوں نے داغ لئے اور پھر مرض بڑھ گیا اور بصارت کلیتہ زائل ہو گئی اور
دوبارہ عمل کرنیکی ضرورت پیش آئی او صحت ہی ہو گئی۔ **عمل قدح** سے ایکدو روز پیشتر ۲ گرین فی اونس
کی طاقت والا اٹروپین سلوشن آنکھ میں ٹپکا کر پتلی کو خوب کشادہ کریں اور عمل قدح کے وقت
آنکھ کو نیز چہرہ اور پیشانی کے قریب قریب مقام کو نیم گرم بورک سلوشن (عرق سہاگہ) سے کامل طور پر
صاف کریں بعد ازاں ۴ گرین فی اونس کی طاقت والا کوکین سلوشن آنکھ میں ٹپکاویں اس سے
چار پانچ منٹ کے اندر قرنیہ بے حس ہو جاتا ہے بعد مریض کو چت لٹا کر سر کے نیچے ایک چھوٹا سا
تکیہ اس ترکیب سے رکھیں کہ گردن کے پیچھے سے پٹی باسانی گذاری جا سکے اس صورت میں آلہ
مفتاح العین (سپیکولم) سے پلک کو کشادہ کریں اور مریض کو ہدایت کریں کہ اپنے پاؤں کی طرف
نظر کو برابر قائم رکھے تاکہ تمام قرنیہ نظر آتا رہے پھر قرنیہ میں عین اتصال ملتحمہ کے قریب نشتر کو داخل کرکے
دوسرے کنارہ سے نشتر کا سرا اس احتیاط سے باہر نکالیں کہ اوپر کی طرف کو کاٹتے ہوئے ہلالی شکل
بنجاوے اور جلیدیہ کے غلاف کو بھی ساتھ ہی چھیڑ دیا جاوے من بعد آلہ مفتاح العین کو نکالکر
پلک کے باہر کی طرف انگلیوں سے آنکھ کے ڈھیلا پر دباؤ دیے جاویں تاکہ دباؤ کے باعث جلیدیہ باہر
نکل آوے اگر کوئی ریزہ باقی رہ جاوے تو اوسکو بھی دبا کر نکال دیں ورنہ کچھ عرصہ کے بعد باقی
ماندہ ریزہ کے غلیظ ہونے سے حرج زیادہ ہوتا ہے اور ریزون کے صاف کرنے کا قابل اطمینان
طریق یہ ہے کہ ایک سرنج کی سوئی پر ربڑ کی نلکی چڑھا دیں بعد ازاں چار اونس مقطر پانی کی
شیشی سے اتصال کریں اور سوئی کا باریک منہ زخم کے راستہ آنکھ میں داخل کرکے پانی کی دھار دیں

اور چاروں طرف سے دباؤ پہونچاوین اس سے زخم کے راہ پانی باہر نکلتا ہو تمام ذرات کو باہر لے آتا ہی اور اسمین کسی قسم کا نقصان پیدا نہین ہوتا کیونکہ اسمین پانی کا نرم نرم دباؤ ہر طرف مین یکسان پہونچتا ہی مگر اس عمل مین ہوا کے داخل ہونیکی احتیاط کرین ورنہ سرانڈ کے ہوجانیکا احتمال ہوجاتا ہی اور قدح کے بعد آنکھہ کو صاف کرکے زخم کے کنارون کو ٹہیک ٹہیک بالمقابل ملادین اور مانع عفونت عرقیات سے مرہم پٹی کرین اور تیسرے روز آنکھہ کو کہول کر صاف کرین عموماً پانچ روز کے بعد زخم کے ملجانے سے نظر صاف ہوجاتی ہی اور سرخی کی حالت مین یہ عرق تیار کرکے آنکھہ مین ٹپکاوین **نسخہ** سلفٹ آف زنک ۲ گرین اٹروپین سلفاس ۲ گرین عرق گلاب ایک اونس سبکو ملا کر صبح وشام آنکھہ مین ٹپکاوین نیز عمل کے بعد برابر دو روز تک مریض کو بیٹھنے کی اجازت ہرگز نہ دین اور برابر دس روز تک تاریک کمرہ مین رکہین بعدازان سبز یا بہورا یا نیلگون پردہ آنکھہ پر لگا کر روشنی مین نکلنے کی اجازت دے سکتے ہین

مقالہ یازدہم امراض چشمخانہ (آربٹ)

آربٹ کے لغوی معنی ہین راہ یا مدار جسپر قمر وغیرہ کواکب حرکت کرتے ہین چونکہ مقلہ چشم بہی اپنے خانہ مین مثلہ حرکت کرتا ہی لہذا اس نام سے موسوم کیا گیا ہے اور اس سی وہ اجزا مراد ہین جو مقلہ چشم سی خارج ہین اب مختلف کوائف کے لحاظ سے اسکو ایک مقدمہ اور چند فصول مین بیان کیا جاتا ہے۔

مقدمہ تشریح چشم خانہ

چند عظام سے خانہ چشم مرکب ہے اور ہر ایک خانہ مین سات سات عظام پائے جاتے ہین اور دونون خانہ مین مجموعہ گیارہ۔ ہڈیان ہین چونکہ بین استخوان ان دونون چشم خانہ مین مشترک پائے جاتے ہین لہذا انہی گیارہ مین سی ہر ایک خانہ سات سات استخوان سے پورا ہوجاتا ہی اور علیحدہ علیحدہ چودہ استخوان سے پورا کرنیکی حاجت نہین رہتی اور سر کے تین عظام خانہ چشم مین شامل ہوتے ہین عظم پیشانی۔ عظم مشاشی اور عظم وتدی۔ مقلہ چشم کے سوا ہر ایک خانہ مین چہہ عضلات پائے جاتے ہین جن سی مقلہ چشم کو حرکت ہوتی ہی اور ان مین سی ایک عضلہ کبیرہ طویلہ ہی جس سی جفن اعلی اٹہائی جاتی ہی اور ان مین چند اعصاب بہی دماغ سے آتے ہین اول عصبہ مجوفہ دویم عصب زوج ثالث سویم عصب زوج رابع چہارم عصب زوج خامس کی ایک شاخ پنجم عصب زوج سادس ہی تمام عضلات

چشم کی تحریک عصب زوج ثالث سے ہوا کرتی ہے مگر جس عضلہ کے ذریعہ آنکھہ مین حرکت دوری
پیدا ہوتی ہے اُس مین عصب زوج رابع کی محرک شاخ آتی ہے جس عضلہ سے آنکھہ کی حرکت باہر کی
طرف ہوتی ہے نیز مقلہ سے خارج ہے اسمین عصب زوج سادس کی شاخ پائی جاتی ہے عصب
زوج خامس کی شاخ سے چشم خانہ کے جملہ اجزا کو حس پہونچتی ہے اور اِس شاخ کے بعض اجزا
خارجیہ چشم سے باہر نکلکر پیشانی اور ناک کیطرف آتے ہین اور اسی کے ذریعہ مقامات مذکورہ مین حس
پہونچتی ہے۔ خانہ چشم مین چربی کی جزو زیادہ ہے عضلات چشم کے اوپر اُن کے درمیان اور
اجزائے چشم اور مقلہ کی خلقت مین اکثر پائی جاتی ہے اور تمام مقلہ چشم پر ایک غشائی شحمی پیدا ہوا ہے
جس سے مقلہ بسہولت حرکت کرسکتا ہے نیز اِس سے آنکھہ کی حفاظت ہوتی ہے مقلہ کے پیچھے کی
طرف اسکی زیادتی پائی جاتی ہے تاکہ عضلات کی تحریک سے آنکھہ پیچھے کیطرف زیادہ نہ چلی جائے کسی
مین شحم کا حصہ زیادہ اور کسی مین کم پایا جاتا ہے اور شحم کی زیادتی اور کمی پر آنکھہ بڑی اُبھری
ہوئی یا چھوٹی اور دبی ہوئی معلوم ہوتی ہے چونکہ سن پیری ولاغری بدن کی حالت مین آنکھہ
کے اندر شحمی حصہ بہت کم ہوجاتا ہے اِسلئے دور چشم کے گرد حلقہ محسوس ہوتا ہے اور آنکھہ چھوٹی اور
دبی ہوئی نظر آتی ہے چشمخانہ مین آنسو کے پیدا کرنیوالی بادام کی شکل پر غدود ہوتی ہے
اور بہت سی چھوٹی چھوٹی غدودون سے مرکب ہوتی ہے اور اسمین سات آٹھہ کے قریب چھوٹے
چھوٹے مجاری ہوتے ہین اور یہ غدود مقلہ چشم اور استخوان کاسہ چشم کے درمیان موق اصغر
کے قریب پائی جاتی ہے اور غدود کی موجودہ رطوبت مجاری کے ذریعہ آنکھہ مین آتی ہے جس سے
آنکھہ ہمیشہ مرطوب پائی جاتی ہے اور ہر ایک چشم خانہ مین ایک بڑی شریان داخل ہوکر شاخ در شاخ
ہوجاتی ہے بعد ازان اسکی عروق شعریہ سے چھوٹی چھوٹی وریدین پیدا ہوتی ہین آخر ایکدوسری کے
ساتھہ باہم ملکر ایک موٹی اور بڑی ورید بنتی ہے اور آنکھہ سے باہر آتی ہے اور یہ جملہ اعضاء ایک خانہ
دار غشا کے ذریعہ باہم ملتصق اور ملے ہوئے ہوتے ہین - اور کاسہ چشم مین سے ایک غشائی
ریشہ دار نکلکر کاسہ چشم کی استخوان پر سے منتج اوزہوتا ہوا دو شاخ مین منقسم ہوجاتا ہے
اور اِن دونون شاخ مین سے ایک شاخ رباطی پیشانی کی استخوان پر پھیل جاتی ہے اور دوسری باطی
شاخ دور چشم پر اکثر پلک کی بناوٹ مین شامل ہوجاتی ہے اور پلک کی بناوٹ غضروف وغیرہ اور

بہت سی اجزا سے مرکب ہے اور اسکا بالائی حصہ مماس ہوا بدن کی جلد کیساتہ ملجاتا ہے اور اسکے نیچے چہوٹے چہوٹے باریک عضلات پائے جاتے ہین جنکی حرکت سے پلک ایکدوسری سے ملجاتی ہر اور عضلات دقیقہ صغیرہ کے نیچے ایک عضلہ ہے کہ جس سے جفن کہلتی ہین اور انبساط ہوتا ہے اور جفن اعلی کی غضروف کیساتہ اتصال پکڑتا ہے اور غضروف کے نیچے غشای بلغمیہ پایا جاتا ہے پلک کے کنارونپر بالون کے پیدا کرنیوالی غدودین بکثرت پائی جاتی ہین اور انہین مین پیدا کرنے کی قابلیت پائی جاتی ہے نیز میبوبومیوس (بابوبین گلنڈ) غدودین ہوتی ہین جنکو ڈاکٹر بائی پوبین صاحب نے تشریح جفن کے وقت دریافت کیا ہے ان مین دہنیت کے پیدا کرنے کی استعداد ہوتی ہے جس سے پلک کے کنارے باہم ملتصق نہین ہوتے اور جملہ غدود کی دہانے پلک کے کنارونپر دکہائی دیتے ہین پلک اعلی و اسفل کے آخری کنارہ پر موق اکبر کے قریب سیاہی مائل نقاط دکہلائی دیتے ہین اور حقیقت مین یہ دہانی آنسو کی مجاری ہین اور انہین سے آنسو خارج ہوتے ہین جب آنسو کی پیدائش سے مقلہ چشم کے تمام خارجی اجزا دہوئے جاتے ہین تو عروق جاذبہ کے ذریعہ جذب ہوکر مجری الانف کی راہ خارج ہوتے ہین اور یہ مجری جفن اسفل مین جفن اعلی کی نسبت بڑا ہوتا ہے جبتک حد اعتدال پر آنسو کی پیدائش ہوتی ہے اسی راستہ سے خارج ہوا کرتی ہین اور آنسو کی زیادتی مین رستہ مذکور سے بصد مشکل گذرتے ہین اور آنکہون سے باہر ٹپکتے ہین اور آنسو کے بیجانے والی دونون مجری کے درمیان ماق اکبر کا سم پایا جاتا ہے اور انسان مین صرف نشان کی طور پر ہوتا ہے مگر مرغ اور بعض دیگر حیوانات مین زیادہ طویل ہوتا ہے اور جفن ثالث معلوم ہوتا ہے اور اسکی بناوٹ غشائی بلغمیہ غضروف صغیرہ اور مولد رمص کی غدودین سی ہوتی ہے

فصل اول ورم غشائی خانہ دار چشم خانہ (آربٹل انفلامیشن)

علتغلط یہ چشم خانہ (آربٹل فلکمسن) کے نام سے بہی موسوم ہے

اسباب کبہی آنکہہ پر صدمہ پہونچنے سے پیدا ہوتا ہے کبہی آنکہہ مین غیر جنس کی داخل ہونے سے زخم ہوجاتا ہے کبہی غشائی خانہ دار مین غیر جنس شئے کے ٹوٹ جانے سے ہمیشہ اشک رہتی ہے اور زخم اندمال مین نہین آتا جس سے اس مرض کی شکایت پیدا ہوجاتی ہے

کبھی ورم پلک یا رمد سے یا ورم پیشانی یا ورم رخسارہ وغیرہ حوالی چشم کی اورام کی سرایت سے بھی
جو غشائی خانہ دار تک ہوجاتی ہی موجب مرض کا ہوتا ہے جیسا کہ سرخ باد میں مشاہدہ کیا گیا ہی
کبھی آتشک کی سمیت سی استخوان چشم کے مردار ہوجانے سے ہوتا ہے **علامات**
ابتدا میں آنکھ کے اوپر ورم معلوم ہوتا ہے ضربان اور درد کی زیادتی سی حوالی چشم بھی
درد کرتی ہیں خصوصاً دبانے سے درد زیادہ ہوتا ہے مقلہ چشم کے پیچھے درد زیادہ محسوس
ہوتا ہے وقتاً فوقتاً درد کی زیادتی ہوتی جاتی ہے آنکھ میں تمدد زیادہ ہوتا ہے کیونکہ
غشائی ریشہ دار جو کاسہ چشم کی استخوان سے پیدا ہوکر جملہ اجزائی عین پر محیط ہوتا ہے
پس اجزاے محاط چشم کے زیادہ بڑھ جانے سے تمدد زیادہ ہوجاتا ہی اگر اس درجہ میں
باقاعدہ علاج سے یا خود بخود ورم زائل ہوجائے تو بہتر ورنہ حد مذکورہ سی تجاوز کی
صورت میں علامات ردیہ ظہور میں آتے ہیں بخار کے زیادہ ہوجانے سے ہذیان کی شکایت
پائی جاتی ہے آنکھ میں جحوظ کے واقع ہونے سے باہر کی طرف مقلہ مائل ہوجاتا ہے مقلہ اور
استخوان چشم کا درمیانی حلقہ جو صحت کی حالت میں خالی ہوا کرتا ہے اس موقعہ پر
محو ہونے کے باعث غائب ہوجاتا ہے کیونکہ ریم کی پیدائش تمام چشم خانہ میں پھیل
جاتی ہے اور جفن کے زیادہ متورم ہوجانے سے رمد بھی پیدا ہوجاتا ہے بصارت
میں نقصان یا لبطلان واقعہ ہوتا ہے اگر ہڈی کے مردار ہونے سے ورم پیدا ہو تو پیپ
پڑنے کے پیشتر عوارضات کلہم خفیف ہوتے ہیں جس سے علاج کرنے میں مریض بے پرواہ
ہوجاتا ہے اور حکیم کی طرف مطلقاً رجوع نہیں کرتا اور پیپ پڑجانے کے بعد آنکھ متورم
ہوجاتی ہے اور چشم خانہ کے موافق مقلہ کا میلان باہر کیطرف ہوجاتا ہے کیونکہ چشم خانہ
کا میلان بھی باہر کی جانب پایا جاتا ہے اور استخوان عینی کی روکاوٹ سے اندر کی طرف
مقلہ کا میلان ناممکن ہی نیز اندر کی طرف میں سے چشم خانہ کی بناوٹ استقامت
اور سیدھی پن پر ہوتی ہی جانب وحشی میں نہ کوئی مانع ہی اور نہ استقامت پائی جاتی ہی
یہی وجہ ہے کہ جحوظ کی حالت میں مقلہ چشم کا میلان زیادہ تر باہر کی طرف ہوا کرتا ہی اور
پیپ کی موجودگی میں مواد کے خارج ہونیکا ابھار اور وقوع انفجار کا نشان عظم الجبہ کے نیچے

اوس مقام پر پایا جاتا ہے جہاں کہ حالت صحت بین پلک - منقلہ اور دیوار چشم خانہ کے درمیان اندر کی طرف کچھ ہوا فوس دکہائی دیتا ہے کبھی ورم کی شدت بین رمد شدید کا اشتباہ پیدا ہو جاتا ہے اور دونون بین امتیاز لبعد مشکل ہو جاتی ہے پس لبغرض امتیاز علامات مخصوصہ کا بیان کرنا نہایت ضروری امر ہے تاکہ موقع تشخیص پر کسی قسم کی دقت پیش نہ آوے **علامات مشخصہ** رمد بین غشائی بلغمیہ چشم پر سرخی زیادہ ہوتی ہے اور اکثر جہلن کے طور پر درد ہوتا ہے اور نہ رمد بین جحوظ العین کی شکائت پائی جاتی ہے خاص اس مرض بین درد گہرا اور عمیق ہوا کرتا ہے اور منقلہ کے پچھلی غشائی خانہ دار بین ورم کے پیدا ہو جانے سے حجم اور مقدار بین زیادہ بڑھ جاتا ہے پس اس صورت بین مقلہ چشم کے باہر دکھیلے جانے سے جحوظ العین کی شکائت پیدا ہو جاتی ہے نیز ورم رمد بین پلک کے اوپر کا حلقہ جو صحت کی حالت بین معلوم ہوتا ہے بدستور قائم رہتا ہے اور موجودہ ورم بین پلک کا بالائی حلقہ بالضرور غائب اور معدوم ہو جاتا ہے خصوصاً بحالت پیدائش ریم نیز جفن کے مقام پر ضربان کی شدت ہوتی ہے اور بخار بہی نہائت سخت معہ ہذیان پایا جاتا ہے اور مرض رمد بین ہذیان کی شکائت بہت کم پائی جاتی ہے **علاج** حسب دستور اور علم کے موافق تدارک کرین لیکن اس خاص حالت بین مقوی ادویات کا استعمال ہرگز نہ کرین کیونکہ اس سے سراسر نقصان کا احتمال ہے اور زخم کی صورت بین اگر منقلہ کے اندر غیر جنس شے کی موجودگی کا احتمال پایا جائے تو اسکے خارج کرنے کی تدبیر کرین تاکہ اذیت کے رفع ہو جانے سے ورم دور ہو جائے اور مریض کو آرام سے تاریک کمرہ بین رکہین اور بوقت ضرورت آنکہ پر سبز یا نیلا کپڑا رکہکر مکان سے باہر نکالین اور مقام ورم پر ریم کی موجودہ حالت بین گرم پانی بین پارچہ یا اسفنج بہگوکر نچوڑین اور گرما گرم تکمید کرین یا تخم کتان کی لوپری باندہین اگر مواد کے پختہ ہو جانیکا یقین کامل ہو جائے تو خاص اوبہار کے مقام پر شگاف دیکر مواد کو خارج کرین اور بعد بین لوپری باندہین اور عمل مذکور بین حتی المقدور جلدی کرین ورنہ مواد کی مقدار کے بڑہجانے سے آنکہ بین تمدد پیدا ہو جاتا ہے ہڈی کے مُرد از کا ٹکڑا کی موجودگی سے صورت ناصور کی نمایان ہو تو اسکو تلاش کرکے نکال دین ورنہ ایک اونس پانی بین ۶ گرین زنک کلورائڈ حل کرکے پچکاری کرین اگر مدہ منقلہ کی

مدافعت سے محجر العین کی شگافت پیدا ہو جائے تو دباؤ کی زیادتی سے عدسہ مجوفہ کو نہایت نقصان
پہونچتا ہے پس اس صورت میں اخراج ریم کے بعد آنکھ کا تمدد برطرف ہو جاتا ہے اور عدسہ بھی اپنی جگہ
پر قائم رہتا ہے اور آنکھ میں کسی قسم کا نقصان عائد نہیں ہوتا - اور انشقاق کی صورت میں ورم
کے خود بخود پھٹ جانے سے اکثر آنکھ کو ضرر عظیم پہونچتا ہے اگر استخوان کے مردار ہو جانے سے ریم کا اجرا
شروع ہو جائے اور ورم مزمن کی علامات نمایاں ہوں تو شگاف دیکر مردار ٹکڑہ کو خارج کریں بعد ازاں
ورم مزمن کے موافق تدارک کریں اگر زخم میں سے مردار ٹکڑہ کو نہ نکالا جاویگا تو اس صورت میں زخم کا
اندمال غیر ممکن ہے اور ہمیشہ مواد کے جاری رہنے سے مریض نہایت کمزور نحیف البدن ہو جاتا ہے
اور آنکھ کے کمزور ہو جانے سے بصارت میں فرق پڑ جاتا ہے پس حتی المقدور مردار ٹکڑے کا نکالنا
نہایت ضروری ہے غشائی عظم کی مزمن سوزش میں رفع درد کیلئے مارفیا - اٹروپین کی
پچکاری زیر جلد کریں اور ریلوا اٹنمنٹ میں ایک حصہ اکسٹرا کٹ بلاڈونا ملا کر صدغین پر مالش
کریں اگر خانہ چشم کے اندر تحقیقات سے کوئی کمان پہوٹا ہوا معلوم ہو تو اسمیں شگاف دیکر گہرا تک
سوراخ کریں تاکہ تمام رطوبت وغیرہ موجود شدہ خارج ہو جاوے اگر ہڈی کا کوئی مردار ٹکڑہ علیحدہ
ہو کر موجب تکلیف ہو یا خانہ چشم میں پہنسی ہوئی عجیب جنس شئے معلوم ہو تو حتی المقدور اس
کے خارج کرنے میں کوشش کریں بعد میں سوزش وغیرہ کی اصلاح معمولی اصول پر کریں
آتشک کی موجودہ علامات میں آیوڈائیڈ آف پوٹاسیم اور مرکبات سیماب کی استعمال ضروری سمجھیں
نسخہ ہایدرارجرائی پرکلورائیڈ ایک گرین ایوڈائیڈ آف پوٹاسیم ۱۶ گرین ٹنکچر کلمبا ۲ اونس
... عرق گلاب ۸ اونس سبکو ملا کر بقدر ایک اونس دن میں تین دفعہ دیں اگر اجتماع خون کے باعث
انتفاخ شریان العین کے شکایت ظہور میں آوے تو ماوف جانب کی شریان پر حسب دستور
دباؤ پہونچاویں یا پہولی ہوئی شریان پر لگیچر کریں

فصل دوئم کسر عظم العین ز فریکچر آف دی بونز آربٹ

جب خانہ چشم کے کسی حصہ پر ضربہ وصدمہ کے پہونچنے سے ہڈی ٹوٹ جاتی ہے یا آتشک یا خنازیری
مزاج کے باعث ہڈی کے ٹکڑے مردار ہو کر علیحدہ علیحدہ ہو جاتے ہیں تو دماغ کے قریب ہونے سے
مریض کو سخت صدمہ پہونچتا ہے شروع مقام ماؤف پر درد عمیق اور ورم عظیم پیدا ہو جاتا ہے

اور مواد کے پیدا ہو جانے سے ورم بڑھتا ہے اور پھوٹ جانے کی صورت میں مواد بکثرت جاری رہتا ہے جس سے مریض لاغر الاندام اور ناتوان ہو جاتا ہے اور دماغ میں ورم چشم کی سرایت کر جانے سے احتمال ہلاکت ہے **علاج** مریض کو ہر قسم کی حرکت اور شغل سے باز رکھیں رفادہ کو سرد پانی میں بھگو کر برابر کچھ عرصہ تک آنکھ پر رکھیں امتلا کی صورت میں مسہل کے ذریعہ معدہ اور امعا کو صاف کریں قبض کا خیال رکھیں مرکبات فولاد کو نین ۔ کیلسیم ۔ ہائپو فاسفٹ وغیرہ مقویات کی استعمال اور اغذیہ مقویہ سے مریض کی عام طاقت جسمانی کو بحال رکھیں سرخی اور ورم کی زیادتی میں صدغین پر جونکیں لگادیں سرخ مرچ گرم مصالح وغیرہ محرک گرم ادویہ اور اغذیہ کی استعمال سے پرہیز کریں قرب دماغ کے باعث دستکاری کا ارادہ ہرگز نہ کریں ناصور کی صورت میں سلائی داخل کر کے مردار ٹکڑہ کی علیحدگی کو معلوم کریں اگر تمام ہڈی ایک جزو معلوم ہو اور علیحدگی نہ پائی جائے تو عمل سے ہاتھ اٹھاویں بلکہ برابر کچھ عرصہ تک کھلا چھوڑ دیں تاکہ قدرتی فعل سے ٹکڑہ کی علیحدگی کسی طرف سے خود بخود شروع ہو جائے کیونکہ قدرتی حد بندی کے بغیر یہ معلوم کرنا ناممکن ہے کہ کسقدر ہڈی مردار ہونے والی ہے پس مردار ٹکڑہ کی علیحدہ صورت میں سلائی کو نیچے سے داخل کر کے اوپر اٹھاویں ورنہ مردار ٹکڑہ کو توڑ کر یا کھینچ کر نکال سکتے ہیں اگر مردار ٹکڑہ صحیح و سالم مضبوط السطح ہڈی کی نالی میں داخل ہو جائے تو اس صورت میں مقام معلومہ پر قریب قریب دو گول سوراخ کر کے درمیانی ہڈی کو آرہ سے چیر کر نکالدیں اگر یہ سوراخ کافی معلوم ہو تو ایک چار گوشہ دراز ٹکڑہ کاٹ کر مردار ہڈی کو موچنا سے پکڑ کر خارج کریں بعد ازان رفادہ کو دافع عفونت عرقیات میں بھگو کر جوف میں بھر دیں تاکہ دباؤ سے خون بکثرت جاری نہ ہو مگر بعد مرہم پٹی سے علاج زخم کریں ۔

فصل سوئم رسولی چشم خانہ (آربیٹل ٹیومرس)

جب چشم خانہ میں یا اسکے قرب وجوار کے مقامات پر رسولی پیدا ہو جاتی ہے تو ابتداء میں صرف بے آرامی اور ناگواری پائی جاتی ہے اور مرض کے بتدریج ترقی کرنے سے کرہ چشم ابھر آتا ہے اور نور انی عصب کے تن جانے سے بینائی کم ہو جاتی ہے آنکھ کے کھلے رہنے سے خراش کی شکایت پائی جاتی ہے بعض اوقات مردار

اکال زخم کے ہوجانے سے بصارت بالکل زائل ہوجاتی ہے **علاج** ابتدائی ظہور مرض میں روغن ماہی بیضہ مرغ وغیرہ مقویات کا استعمال کراویں سرپ آف آیوڈائیڈ آف آیرن کا استعمال کرنا بہی فائدہ میں سریع الاثر ہے اور محلل اورام ادویہ کا استعمال طلا کے طور پر کراویں اس سے سریع الاثر فائدہ ہوتا ہے اگر اس سے صورت فائدہ کی نمایان نہو تو عام اصول کے موافق بے ندا رسولی کو خارج کریں اور حتی الوسع آنکہہ کو ضرر سے بچاویں اگر مہلک اور ایذا رسان قسم کی رسولی معلوم ہو تو مقلہ کو تمامہ نکالدیں بعد ازان گرد کی ساخت اور شریانین کو داغ دیں اور مانع عفونت عرقیات میں ململ کی تریزیں بہگو کر چشم خانہ میں بہر دیں اور زیادہ دیگر عصابہ سے باندہیں تاکہ خون بند ہوجائے اور پانچ ماہ کے بعد رفع بدصورتی کیلئے مصنوعی آنکہہ لگادیں اور رفع درد کیلئے مارفیا کی پچکاری زیر جلد کریں - طریق عمل اور طریقہ استعمال چشم مصنوعی کا بیان معمول احمدیہ میں بوضاحت تمام کیا گیا ہے اگر عظم الجبہ کے جوف میں اجتماع رطوبت کے باعث ابہار پایا جائے تو مناسب موقعہ پر خارج کی طرف سے یا ناک کے اندر سے جوف میں شگاف دیکر تمام رطوبت وغیرہ کو خارج کریں اور باقی علاج عام اصول جراحی کے موافق کریں -

فصل چہارم قذی العین

جب ذرات خاک کنکر ریگ بندوق کی ٹوپی کا ٹکڑا یا کوئلہ وغیرہ کوئی غیر جنس شئے آنکہہ کے اندر داخل ہوجاتی ہے تو عموماً جفن اعلی یا جفن اسفل کی جڑ کے قریب پوشیدہ ہوجاتی ہی سرسری طور پر دیکہنے سے نظر نہیں آتی سخت خراش اور تشنج پلک کے واقعہ ہوتے سی مریض کو آنکہہ کا کہولنا بالضرور مشکل ہوجاتا ہے آنسو بکثرت جاری رہتے ہیں درد ہوتا ہے آنکہہ سرخ ہوجاتی ہے اگر غیر جنس شئے قرنیہ کو چہید کر مقلہ میں داخل ہوجائے تو اس صورت میں ورم کے زیادہ ہوجانے سی ڈہیلہ گل کر بیٹھ جاتا ہے سوزش اور خراش کی زیادتی سی مریض مضطرب الحال اور بیقرار رہتا ہی کبہی چونہ آب نارسیدہ کی پڑ جانے سی سخت جلن اور سوزش ہوتی ہی قرنیہ پر پڑنے سے مقام ماؤف جل کر مردار ہوجاتا ہے آنکہہ زیادہ سرخ اور متورم ہوجاتی ہے **علاج** پلک کو برابر جڑ تک اوٹہا کر ملاحظہ کریں اور ذرات کے معلوم ہونے پر حسب دستور معروف فوراً نکالدیں اگر قرنیہ کے ساتہہ چپٹا ہوا معلوم ہو

تو اس صورت مین پہلے آنکھہ کو کوکین سلوشن کے استعمال سے بےحس کرین بعدازان موچنہ
سے پکڑ کر یا کھرچ کر ذرہ کو نکالدین اگر قرنیہ کے زخمی ہوجانے سے عنبیہ باہر نکل آئے تو اس صورت
مین سب دستور نکلے ہوئے حصہ کو اصلی مقام پر کرین اور اندر کیطرف نہ داخل ہونے کی
صورت مین خارج شدہ حصہ کو قطع کرکے زخم کے کنارون کو بالمقابل ملاکر بورک سلوشن سے
آنکھہ کو دہووین اور مرہم پٹی کرین تیسرے روز پھر آنکھہ کو دہوکر مرہم پٹی کرین اگر غیر جنس شئے
لوہے کے ذرات مین سے ہو تو مقناطیس کو قریب لاوین اس سے لوہے کے ذرات بآسانی
نکلجاتے ہین اگر اس سے بھی کامیابی حاصل نہو تو یہ عرق تیار کرکے آنکھہ مین ڈالین اس سے لوہے
کے تمام ذرات ایلوڈائڈ آف ایرن مین تحلیل ہوکر سست اور نابود ہوجاتے ہین اور قرنیہ کی اصلی
صورت پر آجانے سے بصارت مین ذرہ بھر بھی فرق نہین آتا **نسخہ** ایوڈین ۵ گرین
ایوڈائڈ آف پوٹاسیم ۵ گرین عرق گلاب ایک ڈرام سبکو ملاکر استعمال کرین اگر مقلہ مین غیر جنس
شئے کا گھس جانا ثابت ہو تو قرنیہ مین شگاف دیکر فوراً نکالدین ورنہ مقلہ مین سرانڈ کے
پیدا ہوجانے سے دوسری آنکھہ کے خراب ہوجانیکا بھی احتمال ہے غیر جنس شئے کے بہت باریک
ہونے سے جو مقلہ مین گھسی ہوئی ہے گرفت مین نہ آسکنا اور باہر نہ آسکنے کے باعث خراش
کی تکلیف پائی جائے تو با امرلاچاری مضروب مقلہ کو نکالدین تاکہ دوسری آنکھہ کی حفاظت
ہو اگر مریض پہلے سے ہی یک چشم ہو تو حتی المقدور آنکھہ کے بچانے مین کوشش کرین تاوقتیکہ
خطرناک سوزش پیدا نہو عمل جراحی کا ارادہ ہرگز نہ کرین آنکھہ مین چونہ کے پڑجانے سے فوراً
پانی کیساتھہ صاف کرین اگر فی اونس پانی مین ایک ڈرام سرکہ انگوری شامل کرکے آنکھہ
کو دہویا جاوے تو فائدہ مین سریع الاثر ہے بعدازان سرد پانی مین گدی بھگوکر آنکھہ پر رکھین
رفع تکلیف کیلئے قدرے افیون یا شنگرف بلا دھونا کھلادین اگر کچھہ عرصہ کے بعد مریض زیر علاج
ہو تو کوکین سلوشن سے آنکھہ کو فوراً بےحس کرکے چونہ کے ذرات کو نکالدین بعدازان آنکھہ
مین روغن کنجد کو ٹپکاوین اور پٹی سے باندہین اگر گرم پانی یا آگ یا بارود کے شعلہ یا کیسی
تیز گرم شئے سے آنکھہ جل جائے تو اس صورت مین روغن زیتون کے ہموزن آب چونہ
ملاکر مقام سوختہ پر لگاوین نیز کپڑا کی گدی بھگوکر آنکھہ پر برابر کچھہ عرصہ تک رکھین اور

رفع درد کے لئے افیون کہلاوین اگر تیزاب گندہک سرکہ انگوری تیزاب شورہ وغیرہ کسی
دوسرے تیزاب سے آنکہہ جل جائے تو فوراً مریض کی آنکہہ پر سرد پانی کا ترا ڈا بکثرت
دین اگر فی اونس پانی مین ۵ گرین سوڈا حل کرکے آنکہہ کو اندر سے بخوبی دہووین
اور بعد مین روغن کنجد ڈالکر آنکہہ کو پٹی سے باندہین تو نہایت مفید ہے اگر بارود کی اڑنے
وقت آنکہہ کو صدمہ پہونچ جائے تو آنکہہ پر فوراً سرد پانی کی گدی رکہین اور آنکہہ کو آرام
دین اگر آنکہہ مین بارود کے ذرات بیٹھ جاوین تو پہلے آنکہہ کو کین سلوشن سے بیحس کرین
بعدازان آنکہہ کو کہولکر چارون طرف سے ذرات کی تلاش کرین اور باہستگی کرڑے کیسا تہہ
یا چاقو یا سوزن کی نوک سے کہرچکر نکالین بعدازان گرم پانی کی پچکاری سے آنکہہ کی تمام سطح
کو دہووین من بعد روغن کنجد ٹپکا کر پٹی باندہین۔

فصل پنجم جحوظ العین (پررب ٹوزز اگیولا) یہ دو لفظ سے
مرکب ہے ایک پررب ٹوزز پہلے معنے یونانی زبان مین آگے آنا ہے دوسرا اگیولا ہے جس کی معنے
لاطینی زبان مین آنکہہ کے ہین اور اس سے مقلہ کا اپنے خاص مقام سے باہر نکل آنا مراد ہے
اور انگریزی زبان مین اسکو اکس افتہل مس کہتے ہین جسکے معنے ہین آنکہہ کا باہر نکل آنا یہ عارضہ
متعدد امراض کے پیدا ہونے سے لاحق ہوتا ہے اصل مرض نہین ہے چنانچہ سب سے پہلے اور اول
سبب خاص مقلہ مین پایا جاتا ہے پس اس صورت مین جب رطوبات چشم کی زیادتی سے طبقہ ملتحمہ
مسترخی ہو جاتا ہے تو مقلہ ٹہیکر ہر طرف سے حجم مین زیادہ ہو جاتا ہے اور خارج چشم کی طرف بڑہکر باہر نکل
آتا ہے یا آنکہہ مین پانی کے زیادہ پیدا ہو جانے سے مقلہ دب جاتا ہے اور دباؤ کی شدت سے باہر نکل
آتا ہے اور یہ جحوظ حقیقی ہے کبہی شدت رمد کی صورت مین غشائے بلغمیہ کی ورم مقدار مین زیادہ
ہو جاتی ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مقلہ اپنی جگہ سے باہر آگیا ہے مگر یہ فی الحقیقت جحوظ نہین ہے
بلکہ مشابہ جحوظ ہے کیونکہ اس حالت مین دونو پلکین باہم چسپان ہو سکتی ہین علامات
کا ظہور حسب امراض ظاہر ہوتا ہے اور علاج بہی مطلق اسباب کرین **دوم** سبب یہہ کہ اصل سبب
موجب فساد نہ خود مقلہ مین ہوتا ہے اور نہ چشم خانہ مین پایا جاتا ہے آنکہہ کہوالی مین ہوا کرتا ہے
مثلاً جب درد دندان اخیاب مین زیر چشم کے رخسارہ پر ورم پیدا ہو جاتا ہے اور پیپ کی موجودگی

معلوم ہوتی ہے تو اس صورت میں خانہ چشم کی ہڈی دب جاتی ہے اور مقلہ کو دھکیلتی ہے جس سے مقلہ باہر نکل آتا ہے **علاج** صرف فاسد اور خراب دانت کو نکال دینا کافی ہے کیونکہ اسکی جڑ برابر رخسارہ تک ہوتی ہے جبتک وہ نہ نکالی جاوے ریم کا خارج ہونا غیر ممکن ہے اور ریم کی موجودہ حالت میں جحوظ العین کا رفع ہونا ممکن نہیں ہے **سوم** جوف الجبہ (فرنٹل سائنس) جو ناک کے اوپر استخوان پیشانی کے دو لوپرت میں ایک عمیق گڑھا پایا جاتا ہے اور اسکی مخصوصہ غشائی بلغمیہ سے ہمیشہ قدرے قلیل پانی کی تراوش ہوا کرتی ہے اگر اسمیں سرد ہوا یا کسی اور سبب سے ورم پیدا ہو جائے تو اس حالت میں پانی کی زیادتی ہو جاتی ہے اور عدم اخراج کی حالت میں پانی بتدریج جمع ہوتا رہتا ہے اس صورت میں پیشانی کی ہڈی پر دباؤ کے زیادہ بڑھنے سے ہڈی مذکور مقلہ کی طرف زیادہ مائل ہو جاتی ہے جس سے مقلہ آگے کو نکل آتا ہے اور جحوظ العین کی شکایت پیدا ہو جاتی ہے **علاج** مقام جوف الجبہ پر استخوان پیشانی کو نشتر کر سے شگاف دیں بعد ازاں سلائی داخل کر کے کہڑی کے رستہ کو برابر بینی تک صاف و جاری کریں تاکہ آب مجتمع اپنی طبعی رستہ سے جاری ہو جائے اور مزاحمت کے رفع ہو جانے سے جحوظ کی شکایت دور ہو جائے **چہارم** خاص خانہ چشم میں جحوظ العین کا ہونا کبھی خلقی ہوتا ہے اور یہ لاعلاج ہے کبھی مرض کے طور پر ہوتا ہے چنانچہ چشم خانہ میں شحم کی کثرت سے مقلہ چشم پر دباؤ پڑتا ہے جس سے مقلہ باہر کی طرف دھکیلا جاتا ہے اور جحوظ العین پیدا ہو جاتا ہے **علاج** قدرے مشکل ہے مگر ترقی کی صورت میں بینائی کے زائل ہو جانیکا احتمال زیادہ ہے اس موقعہ پر پلک اعلی کے اوپر حلقہ خالی کے مقام میں اسقدر زخم طویل پیدا کریں کہ جس سے غشائی خانہ چشم بھی پھٹ جائے پس زخم سے شحم کے باہر آجانے سے کھینچکر باہر نکالدیں بعد ازاں زخم کو صاف کر کے سی دیں اور مندمل کریں خانہ چشم میں رسولی کے پیدا ہونے سے بھی جحوظ العین کی شکایت ہو جاتی ہے اگر رسولی کے زیادہ بڑھ جانے سے خوف نقصان بصارت پایا جائے تو چشم خانہ سے رسولی کو نکال دیں اگر سرطان کی قسم سے رسولی معلوم ہو تو نقصان بصارت کا انتظار نہ کریں بلکہ رسولی اور مقلہ دونوں کو فورا نکالدیں تاکہ دوسری صحیح و سالم آنکھ میں فساد کی سرایت

پہو جائے جب آتشک کی سمیت سے خانہ چشم کی ہڈی بڑہجاتی ہے تو اس سے بہی جحوظ العین پیدا ہوجاتا ہے پس اس صورت مین اصل آتشک کا علاج کرین اگر چشم خانہ کی غشائی خانہ دار مین ورم اور دنبل کے پیدا ہونے سے جحوظ العین کی شکایت ظہور مین آوے تو ظہور علامات کے موافق علاج کرین **مقالہ دوازدہم امراض پلک** مختلف کوائف کے لحاظ سے اسکو چند فصول مین بیان کیا جاتا ہے۔

فصل اول تسوید الاجفان (ایکی موزز) جب خاص آنکہہ یا اسکے حوالی پر چوٹ کے لگنے سے جلد کے نیچے سے کوئی رگ پہٹ جاتی ہے تو بتدریج خون تراوش کرکے جلد کے نیچے جم جاتا ہے جس سے مقام پلک سیاہ رنگ ہوجاتا ہے **علامات** ضربہ یا سقطہ کے بعد فوراً پلک پر سیاہی ہوجاتی ہے ورم کے آثار بہی کم وبیش پائے جاتے ہین غشائی خانہ دار پر عروقی خون کی تراوش ہے مقدار کی کمی بیشی ہوا کرتی ہے کبہی پانچ چہہ گہنٹہ کے بعد پلک پر سیاہی ہوجاتی ہے **انجام** سخت چوٹ مین خون کے بہنے اور ہوا کے لگنے سے پہوڑا بن جاتا ہے اور ضرب کی حالت مین ہڈی کے ٹوٹ جانے سے جلد کے نیچے ناک کی طرف سے ہوا داخل ہوجاتی ہے اور مقام کے زیادہ پہول جانے سے تکلیف زیادہ ہوتی ہے اور سادہ حالت مین ہفتہ عشرہ کبہی زیادہ عرصہ کے بعد سیاہی خود بخود زائل ہوجاتی ہے اور زائل ہونے سے پیشتر جلد کی سیاہی زردی مین بدل جاتی ہے بعد ازان بتدریج زردی بہی دور ہوجاتی ہے **علاج** جب علاج کی طرف رجوع کیا جائے تو دو امر کا لحاظ نہایت ضروری ہے اول چوٹ لگنے کے بعد خون کے کم جاری ہونے پر کوشش کرین دوم اس قسم کا تدارک کرین کہ مخرجہ خون عروق مین پہر منجذب ہوجائے پس ان دونون امر کو مد نظر رکہکر سب سے پہلے بالفعل سرد اشیا کو آنکہہ پر لگاوین اور برف کا استعمال زیادہ موزون ہے اس طرح پر کہ بکری کے مثانہ مین برف کو بہر کر آنکہہ پر رکہین یا برف مین کپڑا ٹہنڈا کرکے آنکہہ پر لگاوین یا سرکہ انگوری پانی مین ملا کر اس سے کپڑا تر کرین اور آنکہہ پر بار بار رکہین تاکہ سرکہ کے متبخر ہونے سے آنکہہ پر سردی پیدا ہو یا کولڈ سلوشن مین پارچہ تر کرکے آنکہہ پر رکہین کولڈ کے معنے سرد ہین اور سلوشن کے معنے عرق چونکہ اس سے مقام موضوع علیہ پر تری

پہونچتی ہے اس لیئے اس نام سے موسوم کیا گیا ہے **نسخہ کولڈ سلوشن**
لائیکوار ایمونیا اسٹیاس ایک حصہ سرکہ انگوری ایک نیم حصہ اسپرٹ نائٹرک ایتھر نیم حصہ
آب سادہ پانچ حصہ سبکو باہم ملاکر پارچہ تر کرین اور مقام ضرب پر رکہین اور تہوڑا تہوڑا
پانی کپڑے پر بار بار ٹپکاتے جاوین اور متواتر بہیگنے سے نرم ہوا پہونچاتے رہین اور کسی وقت
بند نہ کرین چندان کہ عروق سے خون کا بہنا بند ہو جائے کیونکہ مواد کے انجذاب مین تدابیر
مذکورہ سے زیادہ تر فائدہ مند ہے **دیگر مجرب** جس سے انجذاب مواد کو زیادہ تر فائدہ ہوتا ہے
نسخہ ایکڈرام میوریٹ آف ایمونیا کو ایک اونس پانی مین حل کرکے پارچہ تر کرین اور
آنکہہ پر رکہین بعد ازان رفادہ مرطوب رکہکر پٹی سے باندہین تاکہ پٹی کے دباؤ کا اثر جذب مواد
مین مدد دے یا ٹنکچر ارنیکا ہی خالص کو موئے قلم کیا تہ محل ضرب پر طلا کرین یا ٹنکچر آرنیکا نیمڈرام
کو ایک اونس پانی مین حل کرکے اور کپڑا بہگوکر آنکہہ پر رکہین کاربالک اور پہٹکڑی کا سلوشن
بہی مفید ہے اور مسہل کے استعمال سے فائدہ کثیرہ ہوتا ہے **نسخہ** کریم آف ٹارٹار دہم گرین
سفوف جلپ ۲۰ گرین سفوف زنجبیل ۱ گرین سبکو ملاکر مریض کو کہلاوین اس سے خوب پتلی پانی
کی طرح دست آتے ہین جس سے مرض کو فوراً آرام ہو جاتا ہے ایوڈائڈ آف پوٹاسیم کے استعمال
سے نیز فائدہ ہوتا ہے خصوصاً اس مرکب کی استعمال سے فائدہ کثیر ہوتا ہے **نسخہ** ایوڈائڈ
آف پوٹاسیم ۱۲ گرین وائینم کالچی سائی ۹۰ بوند ٹنکچر اکونائٹ ۲۰ بوند خیساندہ ریوند ایک
اونس سبکو ملاکر بقدر ایک اونس صبح و شام دین اس سے ازبس فائدہ ہوتا ہے نائیٹر
میوریٹک اسڈ ڈائیلیوٹ کے دینے سے بہی بہت فائدہ ہوتا ہے

فصل دویم سرطان الاجفان (ایپتھیلیل کنسر)

یہ ایک قسم کا خاص ورم ہے جس سے مریض کو از حد تکلیف پہونچتی ہے **اسباب** اکثر ضربہ وسقطہ
کے بعد ورم کا ظہور پایا جاتا ہے اور غشائی خانہ دار کے متورم ہونے سے مائیت کی تراوش
زیادہ ہوتی ہے جس سے ورم پیدا ہو جاتا ہے کبہی ورم حادین غشائی مذکور پہٹ جاتا ہے
علامات ورم سرخی اور درد کی موجودگی سے مریض مضطرب الحال ہو جاتا ہے اگر علاج
باقاعدہ کیا جائے تو اکثر ورم تحلیل ہو جاتا ہے کبہی مواد کے اجتماع سے دنبل پیدا ہو جاتا ہے

لیکن دنبل پیدا ہونے کی حالت میں اعراض تو یہ پیدا ہوجاتے ہیں سُرخی کے رفع ہوجانے سے پلک میں تمدد اور جلد پر درخشندگی پیدا ہوجاتی ہے قریب کی غدود جاذبہ اور رگیں پھولکر متورم ہوجاتی ہیں اگر اُنگلی سے پلک کو ٹٹولا جاوے تو جلد کے نیچے پیپ کی موجودگی معلوم ہوتی ہے جیسا کہ عام دنبل میں مشاہدہ کیا جاتا ہے پھوٹ جانے کی صورت میں بدبودار رطوبت خارج ہوتی ہے زخم پر موٹا اور چپٹا ہوا انگور پیدا ہوجاتا ہے **علاج** ریم کی موجود صورت میں نشتر دیکر پیپ کو خارج کریں لیکن موازات غضروف جفن پر جو طول میں واقعہ ہیں نشتر دیں تاکہ صحت کے بعد زخم کا نشان باقی نہ رہے ورنہ عیب کا قبیح منظر نشان ہمیشہ کیلئے پایا جاتا ہے —

فصل سوئم قرح اکال پلک (روڈنٹ السر)

پہلے ایک چھوٹی سی پھنسی کے پیدا ہونے سے کنارہ پلک کے قریب زخم ہوجاتا ہے اور کھرنڈ کے نیچے بڑھتا جاتا ہے اِس سے بدبودار رطوبت خارج نہیں ہوتی اور نہ درد ہوتا ہے اور کھجلاتے وقت کھرنڈ کے اُتر جانے سے زخم صرف جلد تک محدود رہتا ہے کبھی پلک کی غضروف تک بھی پہونچ جاتا ہے اور اچھا ہونے میں نہیں آتا **علاج** اگر خاک کے ذرات وغیرہ کوئی غیر جنس شئے زخم میں آجائے تو پہلے اُن سے زخم کو صاف کریں بعد ازاں زخم کے کناروں کو جوڑ کر ٹانکا لگا دیں اگر غضروف جفن کی قطع ہوجانے سے پلک میں فاصلہ پڑ جائے تو اِس صورت میں بھی زخم کے کنارے کو بخوبی ملا کر ٹانکے لگا دیں پھر سر دیانی میں کپڑا تر کر کے آنکھ پر رکھیں بعد ازاں رفادہ رکھکر پٹی سے باندھیں تر ان بعد حسب دستور زخم کا علاج کریں بعض اوقات ناک پر چوٹ کے لگنے سے استخوان بھی ٹوٹ جاتی ہے جس سے پلک کے غشائی خانہ دار میں ہوا بھر جاتی ہے جیسا کہ غشائی خانہ دار چشم کی امراض میں انتفاخ العین کی ذیل میں لکھا گیا ہے اسکا علاج وہی ہے جو وہاں تحریر کیا گیا ہے

فصل چہارم تہبج الاجفان (اڈیما)

پلک میں چربی کی عدم موجودگی سے رخاوت پائی جاتی ہے جس سے رمد وغیرہ اسباب سے پلک کی جلد میں پانی جمع ہوجاتا ہے اور ورم پیدا ہوجاتا ہے کیونکہ چربی کے دباؤ سے پانی کا اجتماع کم پایا جاتا ہے **اسباب** کبھی مقلہ چشم یا غشائی خانہ دار چشم میں رمد وغیرہ ورم حار کے پیدا ہوجانے سے پلک پھول جاتی ہیں

کبھی آنکھ پر ضرب کے پہونچنے اور زخم کے ہو جانے سے بھی ورم ہو جاتا ہے کبھی رخسارہ وغیرہ
قرب وجوار چشم کے مقام پر شرخ باد کے ہو جانے سے یہہ ورم ہو جاتا ہے کبھی چشم خانہ کی
ہڈی کے مُردار ہو جانے یا رسولی کے پیدا ہو جانے یا کسی دوسری امراض کو پیدا ہو جانے سے
ہو جاتا ہے کبھی بواسیر الانف وغیرہ امراض بینی میں بھی پایا جاتا ہے کبھی پیشانی یا رخسار پر دنبل
کی اذیت سے ہو جاتا ہے کبھی پلک اعلی کے قطع کرنے میں یا شگاف پلک کی سینے کی حالت میں باد
پہونچتا ہے جس سے پلک میں ورم پیدا ہو جاتا ہے مگر جو ورم چشم خانہ کی امراض یا دنبل پیشانی
کے باعث ہوتا ہے وہ دونوں آنکھوں میں عام ہوتا ہے اور پلک پر زیادہ گرم لو پڑی کے
لگانے سے نیز اس قسم کا ورم پیدا ہو جاتا ہے عصابہ کی ورم میں بھی اسکا بھی ظہور ہو جاتا ہے
مذکورۃ الصدر کلہم اسباب خاصہ میں سے شمار کئے گئے ہیں۔ اور عام اسباب میں سے
یہ ہے کہ حمی دمویہ وغیرہ امراض دمویہ یا قصور فعل گردہ یا قلب ریہ کی امراض کے
لاحق ہو جانے سے استسقای عام بدن ہو جاتا ہے جسکی شراکت سے اس مرض کا بھی
ظہور ہو جاتا ہے کبھی بلغمی مزاج کے آدمی اس میں مبتلا ہو جاتے ہیں اس صورت میں
صبح کیوقت ورم نمودار ہو جاتا ہے اور دن کو گرم ہو جانے پر زائل ہو جاتا ہے کمزوری خون
اور ضعف بدن کی حالت میں بھی عموماً یہ مرض پیدا ہو جاتا ہے **علامات** سبب سے
پہلے پلک پر ورم رخو پیدا ہو جاتا ہے پلک کی جلد کی غضون جو صحت کی حالت میں بخوبی
نمایاں ہوا کرتے ہیں زائل ہو جاتے ہیں ورم کی موجودگی پر پلک کی جلد پُر آب اور چمکدار
معلوم ہوتی ہے اور انگلی کیب تہہ دبانے سے محل مغموز نیچے کو دب جاتا ہے حرکت پلک
بمشکل ہوتی ہے ورم کی زیادتی سے آنکھ کھل نہیں سکتی **علاج** ضربہ قرحہ اور
شرخ باد کی صورت میں حسب اصول جراحی عمل کریں اگر اعصاب مکین کے دب جانے
سے ہو جیسا کہ لب علیا کے قطع پر دیا اور اس کو زخم کی سلائی کرنے کی حالت میں ہوتا ہے
وہ صحت کے بعد خود بخود زوال سبب کی بعد زائل ہو جاتا ہے بلغمی مزاج آدمی کا ورم بھی خود
بخود زائل ہو جاتا ہے اگر فعل گردہ کے قصور سے لاحق ہو تو مدرات قویہ کا استعمال کریں
نسخہ مدر بول جس سے قبض کی شکایت بھی رفع ہو جاتی ہے **نسخہ** اسپرٹ

جونی پرہم ڈرام کریم آف ٹارٹار ایک اونس جوشاندہ برومم ۱۲ اونس سبکو ملاکر بقدر ایک اونس دن میں تین دفعہ دین فائدہ مین سریع الاثر ہے قلب اور ریہ کی امراض مین اصل مرض کا علاج کرین اس سے فوراً آرام ہوجاتا ہے اور عام علاج مرض کا یہہ ہے کہ مسہلات اور مدرات دین تاکہ پانی موجودہ کے خارج ہوجانے سے ورم رفع ہوجائے اسہال کی بارہ مین یہ مرکب فائدہ مین سریع الاثر ہے **نسخہ مسہل** سلفٹ آف مگنیشیا ۲ ڈرام ٹنکچر آف جلاپ ۲ ڈرام شیر خشت ایک ڈرام عرق گلاب ۲ ڈرام سبکو ملاکر علی الصباح ایک خوراک دین اور عرق گلاب سے آنکہہ کو باربار دہووین **دیگر مجرب** جس سے ورم کو بہت جلد افاقہ ہوتا ہے **نسخہ** آب چونہ ۸ حصہ شراب برانڈی ایک حصہ دونو کو ملاکر چشم متورم کو باربار دہووین **دیگر مجرب** گل بابونہ گل خیرو اکلیل الملک پودینہ ہر ایک ۶ ماشہ کافور ۳ ماشہ سبکو ملاکر ایک تہیلی مین بہردین اور پیشانی پر اس ترکیب سے باندہین کہ پلک پر تہیلی مذکور لٹکتی رہے۔ اس سے پلک مین قوت کے آجانے سے ورم رفع ہوجاتا ہے اگر اصل سبب کچہ نہ معلوم ہوے پہر ورم کی شکایت باربار پائی جائے تو گردن کے پیچہے آبلہ انگیز پلستر لگادین ضعف بدن اور خون کی کمزوری مین مرکبات فولاد کونین وغیرہ ادویہ مقویہ دین۔ دودہ شوربائے گوشت جید الکیموس مولد الدم غذا کہلاوین حفظ صحت کے قواعد کی پابندی کرین تاکہ مریض کا موجودہ حال صحت بحال رہے

فصل پنجم قروح الاجفان (السیریشن آئی لڈ)

السیریشن بمعنے زخم آئی بمعنے آنکہہ اور لڈ بمعنے سرپوش ہے اس سے زخم پلک مراد ہے کیونکہ سرپوش کی مانند پلک سے آنکہہ ڈہنک جاتی ہے اور یہ زخم تین قسم پر ہے **اول قرحہ آتشک (سفلسٹک السر)** اکثر آتشک کے ابتداء درجہ مین پلک پر زخم ہوجاتے ہین مگر اکثر یہ صورت اسوقت واقعہ ہوتی ہے کہ شدت آتشک کے بعد دوبارہ زور پکڑ جاوے اس درجہ آتشک کو سکنڈری سفلس کہتے ہین اگر آتشک کے اول درجہ مین زخم کی پیدائش پائی جائے تو اسکی صورت آلہ تناسل کے زخم کی سی ہوتی ہے اور آتشک کے دوئم درجہ مین کنارہ پلک پر مقام منبت موکے نیچے تک زخم پیدا ہوجاتے ہین اور گوشت کے کہائے جانے سے گڑہا پڑجاتا ہے اگر علاج

باقاعدہ سے زخم کے مندمل ہونے پر صحت بھی ہوجائی تو گھڑا بدستور قائم رہتا ہے اور تمام زیست بد صورتی پائی جاتی ہے بعد ازان دوسری جگہ پر اسی قسم کا زخم پیدا ہوجاتا ہے رفتہ رفتہ تمام پلک پر زخم پیدا ہوجاتے ہین اس زخم مین اور دوسری تیسری قسم کے زخمون مین یہ فرق ہوا کرتا ہے کہ اس زخم مین جلد پیدا ہوجاتی ہے اور دوسری قسمون مین جلد کا پیدا ہونا محال ہوتا ہے زخم پر جلد کے پیدا ہونے کو جراحون کی اصطلاح مین مرست زخم کہا جاتا ہے علاوہ ازین مریض سے استفسار کرو وقت بھی معلوم ہوجاتا ہے کہ مرض آتشک مین مریض مبتلا ہے جسکی سمیت سے یہ زخم پیدا ہوگئے ہین اس صورت مین اکثر آتشک کے درجہ دویم کی علامات بھی موجود ہوجاتی ہین کبھی ان زخمون کی سوا دوسری قسم کی علامت ظہور مین نہین آتی اور دویم درجہ کے علاج سے فائدہ ہوجاتا ہے۔

تاکل الاجفان یا سرطان کے موافق علاج کرنے سی ذرہ بھر بھی فائدہ نہین ہوتا **علاج** درجہ دویم آتشک کے موافق تدارک کرین ایوڈائیڈ آف پوٹاسیم اور مرکبات سیماب کا استعمال زیادہ کرین اور مقامی علاج کے طور پر ڈائیلیوٹ سٹرن آئنٹمنٹ یا ریڈ اوکسائڈ آف مرکیوری آئنٹمنٹ کا استعمال زخمون پر کرین اس سے تقریباً دو ہفتہ مین زخم مندمل ہوجاتے ہین اور پوری طور پر صحت حاصل ہوجاتی ہے خصوصاً اس مرہم سے زیادہ تر فائدہ ہوتا ہے **نسخہ** کریازوٹ ۱۰ بونڈ آئنٹمنٹ آف رڈ مرکیوری ۳ اونس مرہم سادہ ۳۶ اونس سبکو ملاکر حسب دستور استعمال کرین **دیگر مجرب** سندہور شنگرف رال سفید ہر ایک درم سبکو باریک کرین اور ۳ تولہ سکہ مغسول مین حل کرین اور مقام زخم پر لگادین **دویم تاکل الاجفان**

ا رودنٹ السر ابتداء مین کنارہ پلک کے قریب ایک چھوٹی سی سخت پھنسی پیدا ہوجاتی ہے اور بتدریج بڑھتی جاتی ہے چندان کہ دانہ مٹر کے برابر ہوجاتی ہے حکہ اور خارش کی زیادتی سے جلد پھٹ جاتی ہے زخم پیدا ہوجاتے ہین زخم کی سطح پر خشک ریشہ پیدا ہوکر گر جاتا ہے جس سے زخم کی مقدار زیادہ ہوجاتی ہے خشک ریشہ کے بار بار اتر جانے سے زخم روز بروز بڑھتا جاتا ہے چندان کہ تمام پلک پر زخم پھیل جاتا ہے باوجود زیادہ پھیل جانے کے بدبو مطلقاً پائی نہین جاتی علاج معالجہ اور اصلاح زخم مین خواہ کتنی ہی کوشش کیجاوے زخم اچھا نہین ہوتا اور آہستہ آہستہ بڑھتا بڑھتا پلک اور رخسار سے بھی کہائے جاتے ہین کبھی آنکھ

اور پیشانی بھی کہائی جاتی ہے اور زخمون کے کنارے اس طرح معلوم ہوتے ہین کہ جیسے چوہا کسی لکڑی کو کتر جاتا ہے اور دندان موش کے نشان برابر معلوم ہوتے ہین **سوئم قرحہ سرطانی** **اپیتھلیان** (ایپی تھیلیل کینسر) اس قسم مین اور ناکل پلاک کی عوارضات مین سخت مشابہت پائی جاتی ہے چنانکہ دونون مین تفرقہ کرنا بعض اوقات مشکل ہوجاتا ہے خصوصاً ابتدا اور تزاید کی حالت مین لیکن ان دونون مین اسطرح فرق کیا جاتا ہے......... کیفیت اور جلد پلاک کے مقام اتصال پر موق اکبر کے قریب قرحہ بالعموم شروع ہوتا ہے نیز اس مین جبڑہ گردن کی غدودجاذبہ متورم ہوجاتی ہین برخلاف ناکل الاحنیان کہ اسکی پیدائش اکثر جلد مین ہوا کرتی ہے جبڑہ گردن کی غدودون مین کسی قسم کا ورم نہین پایا جاتا قرحہ ناکل مین زخم کے کنارون پر دندان موش کے نشانات موجود ہوتے ہین قرحہ سرطانی مین غلظت اور سختی زیادہ پائی جاتی ہے اور زخم کے کنارے کہین سے اونچے اور کہین سے نیچے سیاہی مائل ہوتے ہین اور زخم کی سطح پر سرخ نقاط محسوس ہوتے ہین اور حلمہ جلد کہلاتے ہین گردا گرد عروق صغار بکثرت پائے جاتے ہین نیز قرحہ ناکل زیادہ عمیق اور گہرا پایا جاتا ہے اور سرطانی زخم گہرا نہین ہوتا نہ اسمین کہیر پڑتا ہے نہ خود بخود اچھا ہوتا ہے باوجود رطوبت کے زیادہ خارج ہونے سے درد سخت ہوتا ہے

علاج ثانی اور ثالث دونون قسم کے زخم مین برابر صحیح وسالم جلد کے کنارہ تک جلد اور گوشت کو قطع کرکے اُٹھا دین تاکہ فساد دور ہوجائے اور حتی المقدور دستکاری کی عمل مین جلدی کرین ورنہ ان دونون مین احتمال ہلاکت ہے اگر زخم کی سرائت رخسار اور پیشانی تک ہوجائے تو تدبیر سابقہ عمل مین لانا ہی موزون ہے اگر موقع دستکاری پر کوئی بڑی شریان کٹ جائے تو حسب دستور ریشم کے تاگہ سے باندہین اگر گوشت پلک کی قطع کرنے کے بعد ثابت ہوجاسے کہ کسی جگہ پر مواد فاسدہ باقی رہگئی ہین تو لوہا کی میخ تپا کر فوراً داغ دین یا کلورائڈ آف زنک لگادین پوٹاش تیز الکالہ دوا ہے تاکہ فاسد گوشت کلیتہً کہا جائے تیزاب اگنڈیک کاربالک ایسڈ کاسٹک نقرہ سے جلا دینا بھی مفید ہے اگر ایک دفعہ کے لگانے سے فائدہ معلوم نہو تو مکرر سہ کرر لگادین جب مواد ردیہ سے گہاؤ صاف ہوجائے تو اندمال زخم کے لئے مناسب تدبیر عمل مین لادین اور یہ مرہم بھی اندمال قرحہ کے واسطے فائدہ مین سریع الاثر ہے

نسخہ مرہم موم سفید ۱۰ درم روغن کنجد ۳۰ درم دونوں کو آگ پر پگہلاویں بعد ازان نیچے اتار کر سرد کریں اور سرد ہونیکی اثنا میں تین انڈہ کی سفیدی اور قدری افیون کافور شامل کرکے استعمال میں لاویں اور مریض کو صاف و ستھرا ہوا دار مکان میں رکہیں مزاجی علامات کا علاج حسب دستور کریں شوربا ئے گوشت دودہ پلاو حلیم وغیرہ غذائے مقوی کہانیکو دیں اور زیادہ کمزوری میں بدرقہ کے طور پر قدری قلیل منشہ میں شہ اب برانڈی دیں اگر قطع کرنیکی صورت میں نقصان خفیف پایا جائے تو اسمیں علاج کی چنداں ضرورت نہیں ہے کیونکہ اگر قطع بریدہ زیادہ ہی کیجاوے تو انگور کے زائد ہو جانے سے پلک کا اندازہ پورہ ہو جاتا ہے جس سے آنکہہ ڈہانپی جاتی ہے اگر مرض شدید میں پلک کی زیادہ کاٹنے کا اتفاق پیش آئے جس سے پلک پورا ہونیکی امید منقطع ہو جائے تو پلک قطع کرنے کیساتہہ ہی مقلہ کو بہی چشم خانہ سے باہر نکال دیں ورنہ آنکہہ کی کہلا رہنے سے نقصان عظیم پیدا ہوا کرتا ہے جس ہی بصارت بالفعل ہی زائل ہو جاتی ہے اور بار بار تکلیف کے عائد ہونے سے آنکہہ لگا لینے کی ضرورت پیش آتی ہی اس عمل سی آئندہ کی بار بار اذیت رفع ہو جاتی ہے

فصل ششم بَردہ (کلازین) جس طرح جسم کے دیگر اعضا میں سولی کی پیدا وار ہوا کرتی ہی اسی طرح پلک میں بہی سولی پیدا ہو جاتی ہی بردہ کی منشا بعینہ ولا یا تنگر ک ہوتا ہی زیادہ تر میبو بومیوس غدودوں میں پیدا ہوتا ہے اور یہ غدودیں پلک کی غشائی بلغمیہ کے نیچے اور اسکی غضروف کے اوپر ہوتی ہیں اور اس کے پیدائش کی صورت یہ ہے کہ جب غدود مذکورہ میں سے کسی غدود کا دہانہ مجری یا خود مجری بند ہو جاتی ہی تو رطوبت دہنیہ کا جریان مسدود ہو جاتا ہی جس سی غدودوں کی موجودہ رطوبت کی منجذب ہو جانیسے محض دہنیت باقی رہجاتی ہی اور بالائی یا زیرین پپوٹے کی اندرونی یا بیرونی جلد پر سولی کے طور پر ایک قسم کا اُبہار نکل آتا ہے اور آہستہ آہستہ بڑہتا ہوا کرسنہ کی مقدار پر ہو جاتا ہے (کرسنہ ایک درخت کا پہل ہوتا ہی جو چنے کے برابر ہوتا ہی مگر گول نہیں ہوتا بلکہ چپٹا سا ہوتا ہے بعض گوشے نکلے ہوئی ہوتے ہیں رنگت میں خوب شفاف چمکیلا اور خاکستری ہوتا ہے اور ہندی میں مٹر کہا جاتا ہے) اور بردہ کی پیدائش زیادہ تر پلک اعلی میں صرف ایک ہی ہوا کرتی ہے بعض اوقات پپوٹوں کی کنارونپر متعدد سولیاں ہوا کرتی ہیں گرانی بوجہہ اور

بدصورتی کے سوا کسی قسم کی شکایت نہین پائی جاتی اکثر بڑہنے مین شست ہوتا ہی بعض اوقات استقدر جلد جلد بڑہتا ہے کہ تہوڑے عرصہ مین آنکھ کا کہلنا بعد مشکل ہوجاتا ہی اکثر بردہ اور شعیرہ مین مشابہت کے زیادہ ہونے سے تشخیص مین دقت ہوا کرتی ہے پس بغرض آسانی چند علامات مخصوصہ بیان کئے جاتے ہین تاکہ موقعہ علاج پر تشخیص مرض مین کسی قسم کی دقت پیش آوی

علامات تفرقہ شعیرہ ہمیشہ پلک کی کنارہ پر ہوتا ہے بردہ کنارہ پلک کی نیچے زیادہ تر اندر کیجانب کبھی باہر کیطرف ہوتا ہے اور باہر کیجانب ہونے سے بڑہتے وقت اندر کی طرف مائل ہوجاتا ہے نیز بڑہنے مین مدت دراز لگ جاتی ہی یعنے ایکدو سال تک کسی قسم کی شکایت اِس مین نہین پائی جاتی البتہ مدت دراز کی بعد پختہ ہوکر بیٹ جاتا ہے اور زیادہ تکلیف سی پیپ خارج ہوتی ہے اور بردہ زائل ہوجاتا ہے برخلاف شعیرہ کہ وہ اِس عرصہ تک نہین رہتا ۔ نیز بردہ ابتدائی حالت مین نہایت چہوٹا دانہ نخود کی برابر ہوتا ہے تجربہ کار طبیبون کا قول ہے کہ مرض بردہ اکثر وہی لوگ مبتلا ہوا کرتے ہین جو مرض بدہضمی ۔ فساد کبد اور امراض معدہ کی شاکی ہوا کرتے ہین اور اُنکے معدہ مین ترشئے کی زیادتی اور امعا مین ریاح کی کثرت ہوتی ہے

علاج بردہ کی کوچاپ اور سخت حالت مین کسی قسم کا علاج کرنا مناسب نہین ہے مگر جب دانہ نخود کی برابر نرم ہوکر غشائی بلغمیہ کیطرف رجوع کرے جس سی غشائی بلغمیہ پلک کا قوام رقیق اور رنگت سیاہی مائل پائی جاوی تو اس صورت مین پہوڑہ کو اولٹ کر باریک نشتر کے سرے سے طول مین شگاف دین اگر اِس سے بہی مواد بخوبی خارج نہو تو دوسرا شگاف عرض مین دیکر سلائی داخل کرین اور بخوبی حرکت دین تاکہ کلہم مواد خارج ہوجاوین اگر باہر کی جلد مین ہو تو کنارہ پلک کے متوازی شگاف دیکر حسب دستور نکالدین اگر نکل جانے کے بعد جلد کا زائد حصہ رہجاوے تو اُسکو ساتہہ چپکادین کاٹنا مناسب نہین ہی اور باہر کی طرف شگاف دینے سی اندر کیطرف کا شگاف بہتر ہے کیونکہ بیرونی شگاف مین پہوڑہ باہر کی طرف مڑجاتا ہے اور بدصورتی ہمیشہ کیلئے باقی رہتی ہے چونکہ بردہ کی خاصیت ہی کہ عمل دستکاری کی بعد بردہ کی خریطہ مین فوراً خون جمع ہوجاتا ہے اور وہی مقدار ہوجاتی ہی جو عمل کے پہلے تہی اس لئے کم فہم نادان آدمی خیال کرتے ہین کہ عمل دستکاری سے سوائی اذیت کی کچہہ فائدہ مترتب نہین ہوا لیکن چند روز کے بعد

شیرہ نیچ فولاد موجودہ کے منجذب ہو جانے سے بردہ کی مقدار کم ہو جاتی ہے۔ بدہضمی کی موجودگی
مین معدہ کی صفائی اور جگر کا تصفیہ کرین اس صورت مین پہلی پلوں کی استعمال کرے مثلاً
بیماران وہ دوائین دین جس سے ترشی معدہ اور ریاح امعا کی دور ہوا اور یہ مرکب معدہ کی
ترشی اور بدہضمی مین نہایت مفید ہے **نسخہ** بائی کاربونیٹ آف پوٹاس ۲ ڈرام
ایرومیٹک اسپرٹ آف امونیا ۳ ڈرام ٹنکچر الوائٹ ۔ ۳ لونگ خیساندہ چرائتہ ۸ اونس مکسچر بنا
کر نصف یا ایک اونس صبح و شام دین بیماران بارک مرکب فولاد وغیرہ ادویہ مقویہ کی
استعمال سے مریض کی طاقت کو قائم کرین اس سے بردہ خود بخود کم ہوتا ہوا بالکل زائل ہو جاتا ہے
اور غذا مقوی مرغ بھنا ہوا جیسے الکیموس کہانے کو دین۔

فصل ہفتم شناق (سبیشس ٹیوم)

سلعہ شحمی پلک کے نام سے بھی مشہور ہے آنسو کی غدودوں کے رک جانے سے دانہ مٹر کے برابر ایک چھوٹی سی رسولی کیسہ دار پیدا ہو جاتی ہے کبھی ایک سے زیادہ ہو جاتی ہین اگرچہ پلک مین چربی نہین ہوتی مگر اس قسم کی رسولی مین کبھی فطرتی طور پر پیدا ہو جاتی ہے جب اسکی خریطہ کو نکالکر دیکھا جائے تو اس کے اندر شحم کے ہمراہ چھوٹے چھوٹے باریک بال پلک کے بالون کی مشابہ پائے جاتے ہین اسی واسطے اسکو انگریزی زبان مین ڈرمائڈ سسٹ (خریطہ مشابہ جلد کہتے ہین) اور اس قسم کی رسولی اکثر دو مقام پر پیدا ہوتی ہے اول ناک کی قریب موق اکبر کے اوپر پیدا ہوتی ہے دوم استخوان ابرو کے قریب اور موق اصغر کے اوپر ہوا کرتی ہے غرض خواہ کسی مقام پر پیدا ہو آخر پلک کی جلد کے نیچے آجاتی ہے اور خاص پلک پر پیدا نہین ہوتی اور بظاہر زیر جلد محسوس ہوتی ہے لیکن اس کی جڑین بہت گہری ہڈی کیساتھ پیوستہ ہوتی ہین نیز پلک کے نیچے رخاوت کی حالت نہین پائی جاتی ہے چنداں کہ انگلی کے پلپوٹے سے ہلاتے وقت بخوبی حرکت کرتی ہے **علاج** رسولی کی چھوٹی حالت اور بے ایذا ہونے کی صورت مین علاج کے درپے ہونا سراسر تضییع اوقات ہے مگر جب زیادہ بڑھ کر باعث ایذا کا ہو یا بدصورتی کا موجب ہو تو عمل کے ذریعہ نکالدین اور عمل دستکاری اس طرح پر ہے کہ خطوط غضون جلد پلک کے مقابل شگاف دیکر ذرہ دباوین اور غدود کو نکالدین پھر زنبور کے سرے سے پکڑ کر خریطہ سے باہر کھینچ لین اگر رسولی کے کھینچتے وقت مواد موجودہ مین سے

قدرے باقی رہ جاوے تو اس سے رسولی کے دوبارہ پیدا ہونے کا احتمال ہو سکتا ہے اس صورت مین
رسولی کو جڑ سے بالکل [illegible] کاسٹک نقرہ جو [illegible] مفید ہوا کرتا ہے اگر پلک کے قریب
رسولی کو نکالنے [illegible] شریان کٹ جاتی ہے اور خون کی زیادہ خارج ہونے
[illegible] زیادہ [illegible] ہو جاتا ہے [illegible] ایسی صورت مین انگلی رکھکر فوراً دبا دین اگر خون بند
ہو جاوے اگر [illegible] خون بند نہو تو شریان [illegible] زنبور سے پکڑکر مروڑ دین تاکہ شریان
تمام کٹ جاوے اور [illegible] مین تشنج کے پیدا ہونے سے جریان خون [illegible]

فصل ہشتم شعیرہ (ہارڈیولم سٹائی) پنجابی زبان مین گوہانجنی

کہتے ہین [illegible] شعیرہ [illegible] ہین دانہ شعیرہ یعنی اسی مناسبت کی
وجہ سے پلک کی [illegible] شعیرہ کہا جاتا ہے یہ ایک قسم کا ورم حار اور چھوٹا سا دنبل
مولد لحم کی مشابہ ہوتا ہے [illegible] پر بالون کی غدودون کے درمیان غدود میبو میوس
مین پایا جاتا ہے اور اکثر پلک کی ایسی ہی غدود مین کبھی ایک آن مین زیادہ غدودون مین پیدا ہوجاتا ہے
نیز سن طفولیت مین ضعف اور کمزوری کی وجہ سے یا خنازیری مزاج کی لڑکون کو زیادہ پیدا
ہوتا ہے پلک کی مرض سبوسہ مین سن شباب مین ہی پیدا ہوا کرتا ہے کبھی آنکھ کے زیادہ ملنے
یا سردی کے زیادہ لگنے سے ہو جاتا ہے جب بار بار کثرت سے نکلتے ہین تو اختراق خون
کی علامت ہوا کرتی ہے جس سے خون کمزور ہو جاتا ہے **علاج** اگر ظہور مرض کے بعد پیپ
پڑنے سے پیشتر ہی خود بخود رفع ہو جاتا ہے کبھی حدوث کے بعد پیپ پڑجاتی ہے انفجار اور جریان
ریم کے بعد صحت ہو جاتی ہے اگر ظہور شعیر کی صورت مین علاج کی ضرورت پیش آوے تو ابتدائی
ورم مین بیسن اور گرم پانی سے پلک کو دہووین تاکہ پسینہ کے ہمراہ شحم جو پلک پر جمع ہو گئی تھی
دور ہو جائے کیونکہ صاف کئے بغیر پلک پر کاسٹک نقرہ کا استعمال موثر نہین ہو سکتا اور دہونے
کے بعد باریک اور صاف کپڑا سے رطوبت پلک کو خشک کرین بعد ازان دس پندرہ گرین
کی طاقت والا کاسٹک سلوشن مقام ورم پر لگا رین یا موئین قلم کو پانی مین تر کرکے بجوڑ مین
اور کاسٹک نقرہ کی قلم پر تین چار دفعہ پھیر کر مقام ورم پر لگادین اس تدبیر سے دوا کا استعمال
صرف محل مرض پر ہی ہوا کرتا ہے اور سلوشن کی طرح پلک پر پھیل نہین سکتا یا موئین قلم سے کلوڈین

کو مقام ورم پر طلا کریں یا بلاڈونا کو پانی میں حل کر کے موئین قلم کے ذریعہ لگائیں بعض اوقات
صرف پارچہ کو سرد پانی میں بھگو کر مقام ورم پر باندھ دینا مفید ہوتا ہے اور صرف خشک کپڑا کی زیادہ
کو باندھنا بھی مفید ہے تاکہ پلک کی حرکت بند رہے۔ اس سے ورم کی اذیت رفع ہو جاتی ہے
جب ورم کا درجہ تزائد میں ہو درد اور سرخی زیادہ پائی جائے تو مطبوخ کوکنار کی تکمید کریں
یا صرف گرم پانی میں گدی بھگو کر رکھ دیں تخم کتان کی لوپری باندھنا بھی مفید ہے مواد کی پختہ صورت
میں خود بخود انفجار کا انتظار نہ کریں بلکہ نشتر سے فوراً کام لیں اور مواد اخراج کے بعد کاربالک
سلوشن سے بخوبی صاف کر کے کاسٹک سلوشن لگاویں اور مواد کو دبا کر نہ نکالیں اس سے ورم کی
سرایت دوسری غدود میں بھی ہو جاتی ہے جب بالوں کی غدود میں شعیرہ کی پیدائش ہوتی ہے تو انفجار
کے وقت ایک چھوٹا سا سوراخ ہو جاتا ہے جس سے پیپ نکلتی رہتی ہے جب میبو میوس کی غدود میں
ہوتا ہے تو مثل شب چراغ (کاربنکل) کی طرح بہت سے سوراخ ہو جاتے ہیں جس سے پیپ جاری
ہوتی ہے اگر انفجار اور جریان ریم کے بغیر خود بخود ورم تحلیل ہو جائے تو اکثر اس صورت میں مقام
ورم پر مدت دراز تک صلابت پائی جاتی ہے پس رفع صلابت کیلئے مرہم سیماب زرد رنگ والی
(ڈائیلیوٹ سٹرن آئنٹمنٹ) یا ٹنکچر آیوڈین لگاویں فائدہ میں سریع الاثر ہے **دیگر مجرب**
جس سے صلابت ورم فوراً رفع ہو جاتا ہے۔ **نسخہ** برومین ۵ گرین آیوڈین ۱۸ گرین ٹنکچر آیوڈین
ایک اونس سپکو ملا کر نہایت احتیاط سے مقام صلابت پر لگاویں تاکہ دوا کی سرایت آنکھ میں نہ ہو جاوے
ورنہ رمد کے ہو جانیکا احتمال پایا جاتا ہے اور بار بار پھنسیوں کے نکلنے سے امتلا کی صورت میں مسہل
دیں قبض کا خیال رکھیں مثل اسٹڈ وغیرہ مقویات کی استعمال ہمراہ نقوع بارک یا کواشیا یا چرائتہ
گرین کونین یا ٹنکچر اسٹیل کے ہمراہ دیں سلفٹ آف کیلسیم۔ ٹنکچر فیری پرکلورائڈ اور کلوریٹ آف
پوٹاسیم کھلاویں اور بچہ کے مبتلا ہونے میں گرے پوڈر کا مسہل دیں بعد ازاں سفوف بارک
اور سوڈا یا بائی کاربوناس دونوں کو مساوی الوزن لیکر بقدر ۱ گرین دیجئے ۳ دفعہ دیں اور تین روز
کے بعد فیری ایٹ کونینا سائٹراس بقدر ۲ گرین ہمراہ شربت نبات روزانہ دو تین بار دیں یا سیرپ
فیری ہائپوفاسفیٹس ۵ سے ۲۰ بوند تک سادہ پانی میں حل کر کے دیا کریں خنازیری مزاج کے آدمی
کو پھنسیوں کی بار بار نکلنے کی عادت پیدا ہو جاتی تو سیرپ فیری آیوڈائڈ کو روغن ماہی کے ہمراہ دیں

اور یہ مرکب فائدہ میں زیادہ تر مفید ہے نسخہ سرپ آیوڈائڈ آف آئرن ۴ ڈرام میوسیلیج اکاشیا ایک اونس روغن ماہی ۴ اونس سب کو ملا کر بقدر ایک ڈرام صبح و شام دیں جملہ اقسام میں غذا مقوی جید الکیموس کھلاویں

فصل نہم استرخاء الاجفان (ٹوسس)

اس قسم کے استرخاء میں اوپر کی پلک زیرین پلک پر گر جاتی ہے اور مریض میں پپوٹے کے اوٹھانے کی طاقت بالکل نہیں رہتی اور پلک کے جھکے رہنے کے باعث بصارت میں فتور پڑ جاتا ہے رخاوت جلد پلک کے سبب جو ہوتی ہے پلکیں ہمیشہ گری رہتی ہیں کبھی پلک پر چوٹ کے لگنے اور زخم کے پیدا ہونے سے پلک کے عضلات ٹوٹ جاتی ہیں جس سے پلک کے اٹھانیوالے عضلات اور اعصاب مفلوج ہو جاتے ہیں اور اوپر کی مسترخی پلک نیچے کی پلک پر گری رہتی ہے کبھی عام کمزوری بدن کے سبب پلک کے عضلات ضعیف ہو جاتے ہیں جس سے یہ حالت پیدا ہو جاتی ہے کبھی مولودی حالت میں عضلات مذکورہ کی عدم نشوونما سے بچہ اسی حالت پر پیدا ہوتا ہے کبھی خاص دماغ میں مرض کے واقع ہونے سے ایک قسم کی سختی مانند رسی پیدا ہو جاتی ہے جس سے عصب زوج ثالث کے مبداء میں فتور پیدا ہو جاتا ہے پس اس صورت میں عصب مذکور کی شاخ جو پلک میں آتی ہے وہ بھی مفلوج ہو جاتی ہے جس سے بالائی پلک نیچے کو گر جاتی ہے کبھی چشم خانہ میں سولی کے پیدا ہونے سے پلک کی شاخ عصب کو دباؤ پڑتا ہے پس قوت محرکہ کے بند ہو جانے سے استرخا پیدا ہو جاتا ہے کبھی مادہ آتشک کی سرایت اور وجع مفاصل و نقرس کی موجودہ حالت میں بھی استرخا ہو جاتا ہے کیونکہ آتشک کی صورت میں استخوان کے متورم ہونے سے عصب پلک کو ایک قسم کا دباؤ پہنچتا ہے وجع المفاصل و نقرس کی صورت میں عصبی غلاف کے غلیظ ہونے سے قوت محرکہ کی آمد و رفت کا رستہ مسدود ہو جاتا ہے **علامات** جب کہ طور پر دونوں آنکھوں کو چھوڑ دیا جائے تو بالائی ماؤف پلک بے ارادہ خود بخود نیچے کی پلک پر گر جاتی ہے اور ارادہ سے بھی نہیں کھل سکتی جب عصب زوج ثالث کی شاخ کے مفلوج ہونے سے مرض کا ظہور پایا جائے تو آنکھ کے دوسرے عضلات میں بھی فتور پیدا ہو جاتا ہے مگر یہ استرخائی مخصوص اس صورت میں پایا جاتا ہے کہ جب چشم خانہ کے قریب کی شاخ مذکور پر دباؤ پہنچتا ہے **علاج** جلد پلک کی رخاوت میں اگر دستکاری پر مریض راضی اور صابر ہو تو پلک مسترخی کے عضو جلد پلک کے مقابل کنارہ سے قریباً تین خط چھوڑ کر قطع کر کے کم کر دیں بعد ازاں ٹانکے لگا کر سی دیں تاکہ زیادتی کم ہو جائے زخم پلک کی صورت میں اندمال زخم کے بعد کچھ عرصہ میں قوت کے آ جانے سے استرخا خود بخود دفع ہو جاتا ہے اگر اندمال زخم کے بعد قدرے قلیل استرخا باقی رہ جائے تو اوسکے علاج کے درپے نہ ہوں اگر بالفعل نقص کا بھی رفع کرنا منظور خاطر ہو تو پلک ماؤف کو قدرے کاٹ کر باقیماندہ حصہ کو بھوں کیساتھ ملا کر سی دیں اس اتصال سے عضلات پیشانی کی ہمراہ پلک میں بھی حرکت پیدا ہو جاتی ہے اور عام بدن کی کمزوری میں اغذیہ و ادویہ مقویہ کا استعمال کریں پلک کی اصلاح میں اسٹکن کی پٹی لگا دیں

اسطرح پر کہ اسکلن کی پٹی کا ایک سرا پیشانی پر اور دوسرا گدی پر لگے اور چسپان کرین تو بیشک ... پیدا ہو جاتی ہے
نیز عرق گلاب یا عرق پھٹکری یا قدرے برانڈی مین پانی ملا کر آنکھہ کو دھویا کرین اور قبل از خواب ... یا پارچہ تر کر کے آنکھہ پر
رکھین نیز ایک اونس آب خالص مین خالص تیزاب ایمونیا ... شامل کر کے ... قطرے آنکھہ مین ٹپکاوین ... حالت
مین دوسرے کے استعمال سے ہرگز فائدہ نہین ہوتا البتہ اسپر ... کیا ہے ... فائدہ ...
کی مفلوج حالت مین اصل سبب موجب فساد کو دریافت کر کے اوسکے ازالہ مین کوشش کرین ...
کی شکایت مین اصل امراض کا علاج کرین اور پلک کے قریب صدغین پر یا کانون کے پیچھے ابلہ انگیز بلسٹر لگاوین ...
سے پلک کا استرخا خود بخود زائل ہو جاتا ہے پیشانی اور صدغین پر اور ... اسپرٹ ایمونیا یا مرہم سیماب کی مالش سے نیز فائدہ ہوتا ہے
کیونکہ اس سے بھی اذیت پیدا ہوتی ہے اگر کسی تدبیر سے صورت فائدہ کی نمایان نہو تو پلک پر زنجیر برقی لگاوین اس ترکیب سے کہ اسکا
ایک سر گردن کے نیچے مقام نخاع پر اور دوسرا سر مقام پلک پر رکھکر تحریک دین یا ایک سر ماتھہ پر اور دوسرا خاص پلک پر چسپان
کر کے تحریک دین لیکن دماغی امراض کی صورتون مین زنجیر برقی کا استعمال کرنا مناسب نہین ہے کیونکہ اس سے دماغ مین ورم پیدا ہو جاتا ہے نیز دماغ
مین سرخی زیادہ ہوتی ہے جس سے اسپر نقصان پیدا ہوتا ہے اگر زنجیر برقی کے استعمال سے فائدہ نہو تو پلک کا پردہ کیساتھہ ملا کر سی دین

فصل دہم شترہ (لاگ افتھلمس)

وہ مرض جسکو خرگوش چشم بھی کہا جاتا ہے اس مین آنکھہ ہمیشہ کھلی رہتی ہے اور خواب مین بھی بند نہین ہوتا
جب مقام رخسارہ کی رسولی سے عصب زوج سابع کی شاخ دباؤ کے باعث مفلوج ہو جاتی ہے تو پلک
مین صورت تشنج کی پیدا ہو جاتی ہے چونکہ عصب مذکور کی شاخین چہرہ مین بھی جاتی ہین اس
لئے چہرہ کے عضلات مین بھی فتور پیدا ہو جاتا ہے کبھی کان کے قریب سردی کے لگنے
آتشک۔ وجع مفاصل اور مادہ نقرس کی سرایت سے استخوان بڑھ جاتی ہے جس کے دباؤ
سے مرض کی شکایت پیدا ہو جاتی ہے جب عصب مذکور کا غلاف غلیظ ہو جاتا ہے یا جسم مین
عام کمزوری پیدا ہو جاتی ہے تو پلک مفلوج ہو جاتے ہین کبھی آگ سے جل جانے کے بعد بھی یہ
مرض پیدا ہو جاتا ہے کبھی زخم پلک کے اچھا ہو جانے سے خشک ریشہ پیدا ہو جاتا ہے۔
جس سے پلک متشنج اور متقلص ہو کر ایک جانب کو کھچ جاتی ہے اور پلک اسفل پر
پلک اعلے کا آنا مشکل ہو جاتا ہے **علامات** دونون پلکون کے
گرداگرد لچھی ریشے جو جبلہ کے طور پر محیط ہین اور پلکون کو ....

بند کرتی ہین جب کسی سبب سے مفلوج ہوجاتے ہین تو کہلی پلک کا بند کرنا محال ہوجاتا ہے اور بے اختیار آنکھہ کے کہلا رہنے سے مریض گہورتا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ پلک کی باہم نہ ملنے اور آنکھہ کے ہر وقت کہلے رہنے سے آنکھہ مین اذیت زیادہ ہوجاتی ہے کیونکہ آنکھہ مین ہمیشہ گرد و غبار اور روشنی کی تیزی داخل ہوا کرتی ہے جس سے غشای ملتحمہ چشم مین ورم۔ سرخی اور درد پیدا ہوجاتا ہے جب عام فالج بدن کے ہمراہ مرض کا ظہور پایا جائے تو اسمین پلک کے بند کرنے کی قوت قدرے قلیل موجود ہوتی ہے جب خاص زوج سابع کی شاخ مین خرابی پائی جائے تو پلک کے ہلانے کی طاقت مطلقاً پائی نہین جاتی اور اس قسم کا تشخیص زیادہ تر قوی ہے **علاج** اصل سبب موجب فساد کو دریافت کرکے اُس کی ازالہ مین کوشش کرین امتلا کی صورت مین مسہل دین قبض کا خیال رکہین کان کے پیچہے ایک انگیز پلستر لگا دین اگر خسارہ کی رسولی موجب مرض معلوم ہو تو عمل کے ذریعہ نکالدین تاکہ دباؤ عصب کے رفع ہوجانے سے مرض مین صورت آرام کی نمایاں ہو اور برابر حصول صحت تک اسٹکن کی پٹی یا سادہ پٹی سے آنکھہ کو بند رکہین تاکہ گرد و غبار اور روشنی کی تیزی سے آنکھہ کی حفاظت رہے چونکہ دونون قسم کی پٹیان کچہہ عرصہ کے بعد خود بخود ڈہیلی ہوجاتی ہین اس لئے بہتر ہے کہ پٹی باندہنے کے عوض پلک کی بالائی حیلہ کو باہم ملا کر دوخت کردین اور حصول صحت کی بعد دوخت کے تاگے نکال کر پلک کو اپنی اصلی حالت پر لا دین اگر آگ سے جلنے کے بعد یا زخم کے واقعہ ہونے سے اعلی پلک مین تقلص کی صورت نمایاں ہوجائے تو پلک کے مقام تقلص کو جو خشک ریشہ کے باعث پیدا ہوگیا ہے قطع کرکے پلک اعلی کو پلک اسفل پر لا دین اور اتصال کرنے کے بعد اسٹکن کی پٹی سے باندہین تاکہ حرکت کرکے دوبارہ اپنی اصلی مقام پر چلی نہ جاوین اور اسٹکن کی پٹی کو زخم مین برابر انگور کے آنے تک باندہے رکہین تاکہ پلک مین دوبارہ تقلص کی صورت نمایاں نہو۔

فصل یازدہم تشنج عضلات الاجفان (بلفی فرو اسپیزم)

بلفارو بمعنے پلک ہے اور اسپیزم بمعنے تشنج اور اسکو ٹانک اسپزم بہی کہا جاتا ہے اجب کسی سبب سے عصب زوج خامس کی شاخ مین اذیت پیدا ہوجاتی ہے

تو اِس اذیت کا اثر برابر دماغ تک پہونچتا ہے جس سے عصب زوج سابع عصب کی شاخ عضلہ مستدیرہ پلک میں آیا کرتی ہے اسلیئے شاخ مذکور کی اذیت سے پلک کے عضلہ مستدیرہ میں بھی شل کر انکی قوی تشنج پیدا ہوجاتا ہے اور اسباب بعیدہ میں سے کسے ایک سبب کا ظاہر ہونا بھی موجب مرض ہے چنانچہ شعر منقلب غبار وغیرہ غیر جنس کا آنکھہ میں داخل ہونا رمد خنازیری قرنیہ میں ورم یا قرحہ کا پیدا ہونا سوزش شبکیہ درد عصابہ دماغ و چشم پر چوٹ کا واقعہ ہونا ورم دماغ بد ہضمی معدہ اختناق الرحم وغیرہ اس قسم کے اسباب بعیدہ سے مرض کے پیدا ہونیکا احتمال ہوسکتا ہے بغض العین للشعاع کے باعث بھی مرض کا وقوع ہوسکتا ہے **علامات** آنکھہ میں تشنج کے واقعہ ہونے سے آنکھہ ہمیشہ بند رہتی ہے اور بعد مشکل کہلتی ہے **علاج** اصل سبب موجب فساد کو دریافت کرکے اوسکے ازالہ میں کوشش کریں اگر آنکھہ میں گرد و غبار پڑگیا ہو یا پلک کے بال منقلب ہوکر آنکھہ میں ٹہرتے اور چبھتے پیدا کریں تو حتی المقدور اُن کے خارج کرنے میں کوشش کریں اور کسی دوسری امراض کے واقعہ ہونے سے تشنج پایا جائے تو اصل مرض کا علاج مقدم سمجہیں اس سے تشنج پلک خود بخود رفع ہوجاتا ہے اور عام علاج کے طور پر بلاڈونا کو پانی میں حل کرکے آنکھہ پر طلا کریں یا اٹروپیا سلوشن کے چند قطرات آنکھہ میں ڈالیں بعد ازان آنکھہ کو آرام میں رکہیں **دیگر طلائے مجرب** اِس سے اکثر صورت فائدہ کی نمایان ہوتی ہے **نسخہ** صبر۔ اقاقیا رسوت مرکی زعفران مازو پوست بیخ مدار سبکو مساوی الوزن لیکر باریک کریں اور سنبل الطیب کے جوشاندہ میں لیپ تیار کرکے پیشانی پر طلا کریں آنکھہ کے سامنے سبز گرا رکہیں یا سبز شیشہ کی عینک کا استعمال کریں تاکہ اذیت رفع ہوجائے

فصل دوازدہم تحریک پلک (نکٹسٹ ٹیشن) اسپیزم

کلانک کے نام سے بھی مشہور ہے نکٹو بمعنے پلک اور ٹیشن بمعنے حرکت ہے اور یہ قوی تشنج کی ضد ہے یعنے بار بار پیدا ہوتا ہے اور بار بار زائل ہوجاتا ہے اور عضلہ مستدیرہ پلک کی اذیت سے کبھی پلک علی میں کبھی دونوں پلک میں کبھی پلک کی تمام دوریہ عضلات میں تشنج

پیدا ہوجاتا ہے **اسباب** اکثر شعر منقلب کی اذیت یا رمد حاد کی تکلیف سے پیدا ہوتا ہے جلق کی عادت بد اور آنکھہ کی زیادہ مشقت سے بھی ہوجاتا ہے اور اکثر طلبا ئے مدارس اسمین مبتلا ہوجاتے ہین بدہضمی اور رعشہ مین بھی ہوجاتا ہے اور خاصہ اس مرض کا یہہ ہے کہ بعض اوقات مرض کے واقعہ ہونے سے خود مریض بھی آگاہ نہین ہوتا خصوصًا رعشہ اور بدعادت جلق کی صورت مین لیکن آگاہ اور شرمندہ کرنے کی حالت مین قوت نفسانیہ کی تاثیر سے یہہ حالت زیادہ پیدا ہوجاتی ہے **علامات** بعض مین حرکت تشنجی کے بار بار عارض ہونے سے جلد جلد بے اختیار پلک کہلتی اور بند ہوتی ہی مگر زیادہ کوشش کرنے سے مریض قدرے قلیل حرکت اختیاری پیدا کرسکتا ہے **علاج** اصل سبب مرض کو معلوم کرکے بقدر امکان اُسکے ازالہ مین کوشش کرین اگر رعشہ وغیرہ عصبی امراض سے پایا جائے تو لاعلاج مین داخل ہے خاندانی مرض بھی اسی قسم کا ہے۔

فصل سیزدہم سلاق (ٹبنیا ٹارسلائی)

یہہ ایک قسم کی سوزش پلک ہے جس مین زیادہ اکثر خنازیری مزاج کے غریب لوگ مبتلائے مرض ہوجاتے ہین خصوصًا معدہ اور جگر کے فساد سے حمی دموی (اسکارلٹ فیور) خسرہ سرفہ سیاہ کے بعد پلک کے کنارے اور غشائی بلغمیہ نیز پلک کی غضروف میبو بومیوس معہ غدود خبر لیطیہ متورم ہوجاتی ہین اور اسباب فاعلہ مین سے رمد حاد ہے جو علاج کی بے احتیاطی مین سلاق کی شکائت پیدا ہوجاتی ہے اگر فقط بالون کی .... غدود کے متورم ہونے سے خارش پیدا ہوجائے اور پلک کے بال گرجاوین تو اوسکو حکتہ الاجفان والا ہداب کہتے ہین جب ورم مذکور کی مستحکم اور مزمن ہونے سے غشائی خانہ دار اور غضروف بھی مبتلائے مرض ہوجاوین تو اوسکو صلابت الاجفان کہتے ہین **اسباب** جب خنازیری مزاج کے آدمی رمد حاد میں مبتلا ہوجاتے ہین تو صحت کے بعد صلابت کا کچہہ اثر باقی رہ جاتا ہے مرض حصبہ کے بعد بھی اسکی شکائت پیدا ہوجاتی ہے کبھی سرد ہوا کے لگنے سے بھی ہوجاتا ہے خصوصًا جسمین دُخانیہ بخاریہ وغیرہ اشیائے ردیہ کی آمیزش ہو میلے کچیلے کپڑون کے رکہنے سے بھی مرض کی شکائت پائی جاتی ہے مجتمع قاذورات کی زمین پر بود و باش کرنا یا اس قسم کے شہرون مین رہائش اختیار کرنا جہان

بلاد کا خط عرض ۹۰ درجہ کے قریب ہوتا ہے موجب مرض ہے کیونکہ برابر تین ماہ تک آفتاب
کی روشنی کے نہ ظاہر ہونے سے برودت زیادہ پائی جاتی ہے اور برودت کی زیادتی سے مکانات
بہت چھوٹے بنائے جاتے ہیں اور اسی میں آگ جلائی جاتی ہے جس کے دھوئیں سے گھر
بھر جاتا ہے جب اس قسم کے گھروں میں لوگ شب و روز رہتے ہیں اور بموقعہ ضرورت پر کبھی
کبھی باہر نکلتے ہیں اور سردی کی شدت سے غسل بھی کم کرتے ہیں نیز کپڑے غلیظ رکھتے ہیں
تو ضرور یہی مرض کے نتیجہ میں مبتلا ہوجاتے ہیں **علامات** پلک کی جڑوں میں سوزش
کے واقعہ ہونے سے سخت کھجلی ہوتی ہے اور زیادہ کھجلانے سے آنکھ میں سرخی اور ورم پیدا ہوجاتا ہے
جب میبومین کی غدودوں ۔ پلک اور آنکھ کی غشائی بلغمیہ نیز بالوں کی غدودوں سے رطوبات
نکلکر پلک کے کناروں پر جمع ہوجاتے ہیں تو اس صورت میں صبح کے وقت پلکوں کے بال باہم چسپاں
ہوئے معلوم ہوتے ہیں اور مریض خیال کرتا ہے کہ آنکھوں میں ریت کے ذرات پڑگئے ہیں بصارت
کے ضعیف ہوجانے سے آفتاب کی روشنی سے ایذا زیادہ ہوتی ہے اور چھوٹی چیزوں کو دیکھنے میں
تکلیف زیادہ ہوتی ہے مرض کے قوی اور تزائید درجہ میں ابداب ملتزقہ کو جدا کرتے وقت بال ٹوٹ
جاتے ہیں بالوں کے مقام منبت پر زخم ہوجاتے ہیں کبھی بثور پُرریم پیدا ہوجاتے ہیں رطوبت
کے سبب پلک کے بال باہم چسپاں ہوکر زخم کے اوپر آجاتے ہیں کنارہ پلک کے زخم سے پیپ
کے نہ خارج ہونے سے زخم وسیع اور گہرا ہوجاتا ہے پلک کے کنارے سرخ غلیظ مستدیر پائے
جاتے ہیں جب تندرست حالت میں آنسو کی رفتار موق اکبر کی طرف ناک میں ہوا کرتی ہے
تو اب پلک اسفل کے کنارہ کے مستدیر الشکل ہونے سے آنسو کی رفتار طبعی رستہ سے بند
ہوجاتی ہے اور آنکھ سے باہر نکلا کرتے ہیں اور مرض دموع کی شکایت ہوجاتی ہے پس آنسو کے ہمیشہ
بہتے رہنے سے پلک اسفل کے رخسار پر زخم پیدا ہوجاتے ہیں **انجام** پلک کے کناروں پر
خارش کے زیادہ ہونے سے سبوسہ پیدا ہوجاتا ہے اور مرض ٹھہرا ہوا معلوم ہوتا ہے کبھی
آنکھ سے زیادہ محنت لینے یا بدہضمی کے ہونے سے پلک کے کنارے زیادہ سرخ ہوجاتے ہیں کبھی تمام
کنارہ پلک بہ زخموں کے ہوجانے سے صلابت احتقان پیدا ہوجاتی ہے آنکھ کے کھولنے اور بند
کرنے میں نہایت دقت ہوتی ہے کبھی سلاق مزمن کی بعد پلک کے بال گرجاتے ہیں کنارے

نہایت غلیظ مستدیر الشکل اور چمکیلے نظر آتے ہین رات کے وقت پلکین باہم چپک جاتی ہین
غلیظ القوام پیپ کی مشابہ رطوبت خارج ہوتی ہے سخت کہرنڈ جم جاتا ہے پس اس درجہ
ہر غور ہین رطوبت دہنیت اور بالون کے پیدا کرنیوالی غدودین فانی ہوجاتی ہین کبہی پلک
کے کنارے باہر کی جانب منقلب ہوکر متشنج ہوجاتے ہین پس اس صورت مین مجاری انسو
کے بند ہوجانے سے سیلان دموع پیدا ہوجاتا ہے کبہی کنارہ پلک کے اندر کیطرف مڑجانے سے
آنکہہ مین اذیت پیدا ہوجاتی ہے کبہی کنارہ پلک کے متورم ہوجانے سے پلک کے بال ایک وضع پر پیدا-
نہین ہوتے بلکہ کوئی اندر کیجانب کوئی باہر کیطرف مائل ہوتا ہے اور بالون کی خلش سے آنکہہ مین اذیت
پیدا ہوجاتی ہے **علاج** سب سے پہلے پلک اور آنکہہ کو گرم پانی سے دہووین تاکہ پیپ خشک
ریشہ - اور سبوسہ دور ہوجائے بعد ازان ڈائیلیوٹ سٹرن آئنٹمنٹ یا ڈائیلیوٹ ریڈ
اوکسائڈ مرکیوری آئنٹمنٹ کا طلا کرین اور بوقت صبح بورک سلوشن یا سوڈا سلوشن سے دہووین
اور یہ مرہم بہی فائدہ مین سریع الاثر ہے **نسخہ** گندہک چہاچیہ ۲ درم نیلا تہوتہا بریان
سیماب سہاگہ ہر ایک نیم درم سبکو باریک کرکے مسکہ مین ملاوین اور جائے ماؤف پر طلا کرین غایت درجہ
مین سریع الاثر ہے اگر صبح کے وقت اہداب باہم چپکے ہوئے معلوم ہون تو بزور دست نہ چہڑاوین
بلکہ دودہ مین قدرے پانی گرم کرکے شامل کرین اور دہووین تاکہ نرم ہوکر خودبخود جدا ہوجاوین
مسکہ کے لگانے سے بہی بال کہل جاتے ہین اور کہل جانے بالون کی بعد مقام ماؤف کو صاف کرین
بعد ازان خشک کرکے کاسٹک نقرہ سلوشن ۵ سے ۲۰ گرین کی طاقت والا لگاوین اگر پیپ
سے بہری ہوئی پہنسی معلوم ہو تو سر سوزن سے شگاف دین اور ریم خارج ہونے کے بعد عرق
مذکور لگاوین ۲ گرین پہٹکڑی کو ایک اونس عرق گلاب مین حل کرکے روزانہ آنکہہ کو دہویا کرین تنکار
سلوشن سے بہی دہونا فائدہ مند ہے اور تا حصول صحت صاف کرنے کے بعد رات کے وقت
مرہم سیماب ضرور لگاوین اگر کنارہ پلک کے منقلب ہونے سے سیلان دموع پایا جائے
تو آنسو کی مجری کو جو ناک تک پہونچتا ہے نشتر سے بنا سوراخ پیدا کرین کنارہ پلک بہ خارش
حمرت - سبوسہ کے پیدا ہونے مین عرق پہٹکری سے دہووین بعد ازان مرہم سیماب جمع
زنک سلفاس لگاوین اس سے چند روز مین فائدہ کثیر ہوتا ہے اگر مرض مزمن کی باعث

صورت فائدہ کی نمایاں نہو تو سلفو ریٹ آف لائم سلوشن کو بعد صاف کرنے پلک کی موئین قلم سے کنارہ پلک پر لگاویں یا گلیسرین میں ٹانک اسڈ حل کرکے لگاویں کنارہ پلک کی زیادہ متورم ہونے میں دس گرین کے طاقت والی نائٹریٹ سلور سلوشن کو لگاویں بعدازاں دوسری تدابیر جو شیتہ لکھی گئی ہیں عمل میں لاویں اگر غلظت پلک کی باعث حرکت کرنے میں دشواری معلوم ہو تو ۲۰ گرین کی طاقت والے نائٹریٹ آف سلور سلوشن برابر چند روز تک غلیظ پلک پر لگاویں تاکہ ورم زائل ہوجائے بعد ازاں مقام غلظت پر ٹنکچر ایوڈین کی استعمال کریں یا مرہم سیماب کی مالش کریں تاکہ خون کا لزوجت دار مادہ منجذب ہوجاوے اور یہ مرکب بھی فائدہ میں سریع الاثر ہے **نسخہ** ایوڈین آف پوٹاسیم ۲ گرین گلیسرین ایک اونس ٹنکچر اکونائیٹ ۲۰ بوند وائنم ایپیکاک ۲ ڈرام جوس اف ترا گزیکم ۶ ڈرام جوشاندہ سارساپریلا ۶ اونس سبکو ملاکر بقدر ایک اونس دن میں ۲ دفعہ پلاویں چند روز کے استعمال سے سریع الاثر فائدہ ہوتا ہے دودہ شوربائے گوشت بیضہ نیم برشت وغیرہ اغذیہ مقویہ جیسے الکیموس کے استعمال سے مریض کی طاقت کو بحال رکھیں - مرکبات فولاد بارک - کونین وغیرہ مقوی دوائیں جوشاندہ جنشین کے ہمراہ دیں جراینتہ کلمبا اور رزال اسد کا خیساندہ بھی فائدہ میں سریع الاثر ہے اور یہ مرکب بھی فائدہ میں عظیم النفع ہے **نسخہ** ٹنکچر کونین ایک اونس سرپ ایوڈائیڈ آف ایرن ۶ ڈرام خیساندہ کلمبا ۸ اونس سبکو ملاکر بقدر ایک اونس صبح وشام مریض کو پلاویں اور اس بات کی احتیاط رکھیں کہ بدہضمی نہ ہوجائے اور بدہضمی کی صورت میں مناسب علاج سے ازالہ بدہضمی کریں رات کے وقت لیمپ اور چراغ کی روشنی میں کام نہ کریں —

فصل چہاردہم التصاق الاجفان (دیرن آفدی آئی لڈ)

مختلف کوالف کے لحاظ سے اس کو دو قسم میں بیان کیا جاتا ہے **قسم اول** جب زخم کے بعد دونوں پلک آپس میں پیوست ہوجاتے ہیں تو یونانی زبان میں انکلو بلیفرن کہتے ہیں جسکے معنے ہیں پلک کا چسپاں ہوجانا کیونکہ انکلوز حقیقت میں دو استخوان کے جوڑوں کا باہم چسپاں ہوجانا ہے اور یہاں پلک کے باہم چسپاں ہونے پر مجازاً اطلاق کیا جاتا ہے اور بلیفرن

یعنے جفن ہے کبھی اندمال زخم کبھی پیدائش ہی مین پپوٹون کے دونو کنارے باہم چسپان ہوجاتے ہین۔ **علامات** کبھی تمام پلک تمام طور پر التصاق ہوجاتا ہے کبھی موق اکبر کے قریب یا کسی دوسرے خاص حصہ مین التصاق پلک ہو جاتا ہے لیکن دونون صورتون مین دونون پلک کے درمیان موق اکبر کے قریب ایک ثقبہ کشادہ پایا جاتا ہے جسکے ذریعہ آنسو برابر جاری رہتے ہین کبھی پلک کے دونون کنارے بذات خود بلا واسطہ باہم چسپان ہوجاتے ہین اس صورت حرکت پلک بعد مشکل پیدا ہوتی ہے کبھی زخم پلک سے لیسدار مادہ خارج ہوتا ہے جس سے غشائی جدید پیدا ہوکر پلک کے دونون کنارون مین حایل ہوجاتا ہے اور پلک کے کنارے اس غشا سے چسپان ہوجاتے ہین اس صورت مین پلک کی حرکت مین چندان دقت نہین ہوتی

علاج عام امتلا کی صورت مین مسہل دین قبض کا خیال رکہین جوش خون مین آنکہون کے نیچے چند جونکین لگا دین اور اس شیاف کو شیر دختر مین حل کرکے ضماد کے طور پر لگاوین

نسخہ اقلیمیا ذہب توتیا کرمانی سفیدآب ارزیر۔ سرمہ اصفہانی محرق مغسول کندر ہر ایک ۲ درم افیون دم الاخوین ہر ایک ادرم انزروت مدبر بشیر خر بخدرم سبکو باریک کرکے عرق بادیان مین کہرل کرین اور حسب دستور شیاف تیار کرکے موقعہ ضرورت پر استعمال کرین اگر اس سے پپوٹہ کہل جائے تو بہتر ورنہ آلہ ڈرکسٹر جو میل کی طرح ایک آلہ ہے اور اس کی وسط مین مجری ہوتا ہے ایک طرف سے آنکہہ مین ڈالین اور دوسرا سر ثقبہ مین سے باہر نکالین جو دونون پلکون کے درمیان سیلان آب کے واسطے ہوتا ہے بعد ازان اسپر نشتر کا سرا رکہکر مجری آلہ کے لحاظ پر مقام التصاق کو شگاف دین تاکہ پلک کے کنارے ایک دوسرے سے جدا ہوجاوین آنکہہ اور پلک کے اجزا مین سے کوئی جزو قطع نہوجائے بعد ازان پلک کی کنارونپر روغن کنجد یا چربی لگا دین تاکہ بار دیگر التصاق پیدا نہو جائے اگر دہنی ہوئی روئی کو روغن گل یا البیضہ یا عرق گلاب مین بہگو کر آنکہہ پر رکہہ دیا جائے تو بھی پلک باہم چسپان نہین ہوتے

قسم دویم التصاق الاجفان بالمقلہ (سیمبلیفرن) اگر آنکہہ مین غیر جنس شئے کے داخل ہونے سے زخم ہوجائے تو مقلہ چشم سے پپوٹہ کا اندرونی پرت ملتصق ہوجاتا ہے سمبلیفرن یعنے دو چیز کا باہم ملتصق ہوجانا ہے چونکہ مقلہ کے ساتہہ پلک باہم جڑ جاتی ہے جو دونون باہم

منتغاشی ہین اِس لئے اِس نام سے موسوم ہُوا اصل اسباب اِسکی وہی ہین جو پہلی قسم مین مذکور ہوچکے ہین لیکن طبقہ غشائی بلغمیہ کے زوال سے مقلہ چشم مین بھی زخم پیدا ہوگیا ہوتا کہ دونون اعضاء باہم ملتصق ہوجاوین اگر اِس قسم کا زخم آنکھہ مین گرم چونے کے ذرات داخل ہونے سے ہو اِس صورت مین بعض اوقات مقلہ اور پلک دونون بالذات یعنے بلا واسطہ باہم چپان ہوجاتے ہین کبھی غشائی جدید کے پیدا ہونے سے بالواسطہ دونون مین التصاق پیدا ہوجاتا ہی بالجملہ اِس قسم کا التصاق کبھی عام ہوتا ہے جس سے پلک اور آنکھہ کی حرکت متعسر ہوجاتی ہی کبھی پلک اور مقلہ کے کسی خاص مقام پر بواسطہ یا غشائی جدید کے واسطہ سے ہوتا ہے جس سے پلک و مقلہ مین قدرے قلیل حرکت پائی جاتی ہے لیکن اکثر پلک و مقلہ کے باہم التصاق سے قرنیہ کو ضرور ہی نقصان پہونچتا ہے **علاج** پلک اور مقلہ کے بلاواسطہ باہمی التصاق مین علاج سے مطلقاً فائدہ نہین ہوتا اور مرض کو لاعلاج سمجھا جاتا ہی اگر غشائی جدید کے پیدا ہونے سے التصاق پیدا ہوجائے تو غشائی جدید کو کنارہ پلک کے قریب مقراض یا نشتر سے کاٹ دین بعد ازان روزانہ دو تین دفعہ غشائی جدید کے زخم مین مخصوصہ سلائی داخل کرکے روغن کنجد یا کاربالک آئیل ڈالدیا کرین تاکہ بار دیگر التصاق کی صورت پیدا نہو جائے۔

فصل پانزدہم انقلاب الاجفان الی داخل العین (انٹروپین)

اِن ٹروپین یعنے اندر آنٹروپین یعنے کسی جانب منقلب ہونا اور اصطلاح حکماء مین پلک کی کنارون کا آنکھہ کے اندرونی طرف منقلب ہوتا ہے مختلف کوائف کے لحاظ سے اسکو حاد اور مزمن دو قسم مین بیان کیا جاتا ہے

قسم اول تشنج حاد (اسپازموڈک)

باوجود تشنج عضلات کی لازم ہونے سی ورم یا غلظت کا ہونا ضروری نہین ہی **اسباب** قریب اسباب مین سے عضلہ مستدیرہ کی ریشون مین تشنج ہوجاتا ہی اور یہ ریشے پلک کی اوپر اور کنارون پر آتے ہین جس سے پلک بالائی حرکت کرکے پلک زیرین پر آتی ہی اور آنکھہ بند ہوجاتی ہے اور بعید اسباب مین سے آنکھہ کی کسی حصّہ مین ورم ہوجاتا ہی جس سے روشنی کے دیکھنے مین بغض العین لشعاع اور سیلان دموع کا عارضہ پیدا ہوجاتا ہے آنکھہ پر چوٹ کے لگنے سے بھی پیدا ہوجاتا ہے جیسے آنکھہ کی کسی بیماری مین مدت دراز تک آنکھہ کی بند کرنیکا اتفاق

ہوجاتا ہے تو اذیت شعاع کے باعث کہولتے وقت پلک میں تشنج پیدا ہوجاتا ہے کبھی موتیابند کی عمل دستکاری کے بعد مشائخ میں تشنج پیدا ہوجاتا ہے کیونکہ زمانہ مشائخ میں پلک کی جلد کو زیادہ مسترخی ہونے سے اکثر تشنج کی شکایت ہوجایا کرتی ہے **علامات** اس قسم میں فی الواقع نہ پلک متورم ہوتی ہے نہ غلیظ مگر جب انقلاب کے سبب پلک کے کنارے غیر محل میں چلے جاتے ہیں تو قدرے قلیل چھوٹی اور غلیظ معلوم ہوتی ہے اور انقلاب کی وجہ سے پلک کے بال دکھائی نہیں دیتے البتہ پلک کے نیچے کھینچنے سے نظر آتے ہیں اور جب تک پلک کو کھینچکر انگلیوں کے سرون سے دبایا جاوے پلک اپنی جگہ پر قائم رہتی ہے اور چھوڑ دینے پر فوراً تشنج کے واقعہ ہونے سے آنکھہ کے اندر پلک چلی جاتی ہے اور مریض ہمیشہ آنکھہ کو بند رکھتا ہے اور ملتا رہتا ہے تاکہ پلک میں حرکت پیدا ہو کیونکہ پلک کی تحریک سے آنکھہ میں بال کھٹکتے اور اذیت پہونچاتے ہیں اور بالوں کی خلش سے درد کے باعث اکثر سرخی پائی جاتی ہے قرنیہ کے متورم اور زخمی ہوجانے سے پہوٹے پڑجاتے ہیں قرنیہ دہندلا اور غیر شفاف ہوجاتا ہے سیلان دموع کے پائے جانے سے پلک کے کنارے اور رخسارے زخمی ہوجاتے ہیں **علاج** اصل سبب موجب فساد کو دریافت کرکے اسکے ازالہ میں کوشش کریں امتلا کی صورت میں مسہل دیں قبض کا خیال رکہیں اگر آنکھہ پر چوٹ لگنے سے یا کسی اور بیماری سے تشنج پیدا ہوجائے تو حسب قواعد علاج کریں اگر ضرب کی اذیت اور مرض مذکور کے زائل ہونے کے بعد تشنج کی شکایت باقی پائی جائے تو اسٹکن کی پٹی لگاویں اور مسترخی پلک پر دوائی لازق اور کلوڈین کے لگانے سے بہی فائدہ ہوتا ہے اگر اس صورت سے آرام کی نمایاں نہو تو عضلہ مسترخی کو متوازی سے کاٹ دیں پہر عضلات زیرین کو قطع کریں اس عمل سے اندمال زخم کے بعد تشنج اور انقلاب موقوف ہوجاتا ہے

قسم دوم تشنج مزمن ورم کے پیدا ہونے سے پلک کی طبعی شکل میں تغیر پیدا ہوجاتا ہے جس سے غضروف اعضلات اور جلد وغیرہ تمام اجزا غلیظ ہوجاتے ہیں **اسباب** قریبہ اسباب میں سے تشنج کے واقعہ ہونے سے آنکھہ کی شکل میں فتور پیدا ہوجاتا ہے **علامات** آنکھہ کو ہمیشہ مریض بند رکہتا ہے جب آنکھہ کو کہولکر پلک کے کنارہ کو دیکھا جاوے تو بین الموقین کی مسافت طولانی کم دکھلائی دیتی ہے نیز دونوں پلک کی درمیانی وسعت حالت صحت کی نسبت تشنج کے واقعہ ہونے سے چہوٹی ہوجاتی ہے اور تہوڑی طرف پلک کے کھینچنے سے حالت طبعی پر نہیں آتی اور پلک کے بال اندر کی طرف مڑے رہتے ہیں جس سے آنکھہ میں ہمیشہ خلش رہتی ہے اور آنکھہ کے سرخ رہنے سے بصارت میں فتور پیدا ہوجاتا ہے پلک کے کنارے بہی موٹے ہوجاتے ہیں

علاج اصل سبب کے ازالہ مین کوشش کرین اس سے تشنج خود بخود رفع ہو جاتا ہی اگر زوال سبب کے بعد بھی مرض کی شکایت پائی جاوے تو شعر منقلب کے موافق تدارک کرین پلک کو پہلے محوق مین بہر خارج مین قطع کرین اگر اس کے بعد بھی بین الاجفان کی وسعت کم دکھلائی دے تو موق اصغر کے بالائی جلد کو پلک کی طوالت مین قطع کرکے غشائی بلغمیہ کو شگاف دین بعد ازان پلک کی طوالت مین غشا کو کھینچکر جلد صدغ کیساتھ ملاکر دوخت کرین تاکہ دوبارہ تشنج کے پیدا ہونے سے کوتاہی نہ ہو جائے ۔

فصل شانزدہم انقلاب الاجفان الی الخارج (اک ٹروپین)

اک بمعنے باہر اور ٹروپین بمعنے کسی جانب مین منقلب ہو جانا ہی اس قسم کی انقلاب مین یہ امر لازم ہے کہ آنکھہ کا غشائی بلغمیہ اور پلک دونون ظاہر و کھلی معلوم ہوتے ہین کیونکہ اس موقع پر کسی قسم کا ستر موجود نہین ہوتا مختلف کوائف کے لحاظ سے اسکو جاد و مزمن دو قسم مین بیان کیا جاتا ہی

قسم اول تشنج حاد جب میلے کچیلے کپڑون کی رکھنے سے رمد کی شکایت پیدا ہو جاتی ہی تو پلک مین تشنج پیدا ہو جاتا ہی تبھی رمد اطفال نومولود اور ورم تشنج کے بعد بھی ہو جاتا ہی کیونکہ ان صورتون مین ورم و تشنج دونون موجود ہوتے ہین اور عضلہ کی تشنج سے غشائی بلغمیہ پلک منقلب ہو جاتا ہے پس انقلاب و تشنج کے دباؤ سے غشائی بلغمیہ منقلب زیادہ غلیظ اور متورم ہو جاتا ہے **علامات** آنکھہ کو ہمیشہ مریض بند رکھتا ہے پلک کے کنارے باہر کیطرف مڑے رہتے ہین اگر پلک کو حالت طبعی پر لانا چاہین تو بمشکل اپنی جگہ پر آ جاتا اور رہتا ہے چھوڑ دینے کے بعد فوراً باہر کی طرف منقلب ہو جاتے ہین خصوصاً بچہ کی روتے وقت باہر کی طرف آنکھہ فوراً الٹ جاتی ہی ورم کی زیادتی مین آنکھہ کی کیفیت بخوبی معلوم نہین ہو سکتی علی الخصوص قرنیہ دکھائی نہین دیتا تشنج قوی مین غشائی بلغمیہ منقلب کی سرخی عنز کے اثر سے مبدل بہ سیاہی ہو جاتی ہی اور بمدت دراز تک انقلاب کی قائم رہنے سے پلک کی غشائی بلغمیہ پر چھوٹی چھوٹی پھنسیان پیدا ہو جاتی ہین **علاج** اصل سبب موجب مرض کی موافق علاج کرین اگر زوال سبب کی بعد بھی تشنج کی شکایت پائی جاوے تو اسکا خاص تدارک کرین اور وہ یہ ہے کہ غشائی منقلب پر نشتر سے چند خطوط کھینچ دین تاکہ خون کی مقدار کثیر خارج ہو جائے۔ اور سیلان خون بند ہونے کے بعد پلک کو دھو دین بعد ازان خفیف الوزن نائٹریٹ آف سلور سلوشن لگا دین اور آنکھہ کو بند کر دین اگر زوال ورم کے بعد غشائی بلغمیہ کی غلاظت بدستور قائم رہے اور تدابیر بالا سے بصورت آرام کی نمایان نہو تو سر انگشت اور سبابہ سے پکڑ کر غشائی بلغمیہ کو اسقدر نچوڑین کہ خون

اور پانی موجودہ غشا کلہم اردگرد مین پہیل جائے بعد ازان رفادہ دیکر پٹی سے کسکر باندہین اگر اس سے بہی صورت
آرام کی نمایان ہنو تو صحت کے بعد غلظت اور استرخائی لقایا پلک کو موچنا سے پکڑ کر مقراض سے کاٹ
دین تاکہ انقلاب رفع ہو جائے ان لعنہ بہی تدابیر عمل مین لاوین جو قسم مزمن مین بیان کیجاوینگی انشاء اللہ تعالےٰ

قسم دوم تشنج مزمن ورم مزمن یا عام زخم اور جل جانے پلک کے بعد پیدا ہوتا ہے کیونکہ ورم
مزمن مین اسیلان یا دموع کی کثرت سی پلک کے نیچے زخم اور خراش ہوجاتی ہے عام زخم اور...... جل جانیکی
صورت مین خون کا لزوجت دار مادہ زیادہ خارج ہوتا ہے اور جدید ریشہ کی پیدا ہونیسی خشک ریشہ ہوجاتا ہے
اور خارج کی طرف پلک کے منقلب ہونے سے تقلص اور تشنج کی شکایت پائی جاتی ہے **علامات** کنارہ پلک
کے منقلب ہونے سے آنکہون سے آنسو ہمیشہ جاری رہتے ہین کیونکہ انقلاب پلک سے آنسو کی نکالنے والے سوراخ
خارج کیطرف نکل آتا ہے جس سے ہمیشہ آنسو کا سیلان خارج کیطرف ہوا کرتا ہے ناک کیطرف نہین ہوتا قرنیہ
کی سوزش کا بہی احتمال رہتا ہے انقلاب پلک کی درجات متعدد ہین قلیل اور جزوی صورت مین تکلیف
زیادہ نہین ہوتی اور انقلاب کی کثرت مین تمام پلک کی اولٹ جانے سے اندرونی سطح باہر نکلی رہتی ہے
اور آنکہہ کے کہلا رہنے سے گرد و غبار وغیرہ اشیائے موذیہ بے روک آنکہہ مین چلی جاتی ہین جس سے آنکہہ کا غشائی
بلغمیہ متاذی ہوکر سرخ ہوجاتا ہے اور اذیت کے آثار ہمیشہ آنکہہ مین پائی جاتی ہین کبہی غشائی بلغمیہ غلیظ ہوجاتا ہے
مگر اپنی اصلی...... رنگت اور صورت پر قائم رہتا ہے کبہی مثل جلد کی سخت غلیظ ہوجاتا ہے جسپر غشا کا اطلاق
کرنا مناسب نہین ہوتا **علاج** رمد مزمن کی صورت مین پہلے رمد کا علاج کرین اکثر زوال سبب کے بعد
مرض خود بخود زائل ہوجاتا ہے سب سی پہلے جوشاندہ کو کنار مین کپڑا بہگو کر نچوڑین اور گرما گرم تکمید کرین
بعد ازان ہیلم سلیفٹ آف زنک کا استعمال کرین اس سے زخم بہت جلد مندمل ہوجاتا ہے اور اس سے زیرین
پلک کی خراش بہی رفع ہوجاتی ہے اور مرہم کے اپر سے آنسو کے گذر جانے سے کسی قسم کی تکلیف لاحق نہین ہوتی
غلظت کی زیادتی مین غشائی بلغمیہ پر جابجا پچہنے لگاوین اور کچہہ عرصہ تک جریان خون کو بند نہ کرین
نیز پلک کو اپنی اصلی مقام پر لاکر اسٹکن کی پٹی چسپان کرین اور رفادہ دیکر پٹی سے باندہین تاکہ اپنی جگہ پر قائم
رہے **دیگر مجرب** خالص کاسٹک لنقرہ یا شیلا تہوتہہ یا نائٹر سلور سلوشن یا عرق نیلا تہوتہہ
قوی الطاقت کو پلک منقلب کے غشائی بلغمیہ پر لگاوین اس ترکیب سے کہ اسمین قدرے سفیدی پیدا ہوجائے
اور آنکہہ مین سرخی پائی جائے پس زخم اچہا ہوجانے کے بعد تقلص کے پیدا ہوجانے سے انقلاب پلک رفع ہوجاتا ہے

دیگر مجرب انقلاب پلک کے غشاء بلغمیہ کو مقراض سے اسقدر تراشیں کہ اندمال زخم کے بعد اپنی اصلی مقدار پر آجائے اور انقلاب زائل ہوجائے **دیگر** پلک منقلب کی وسط میں سے بقدر زیادتی برابر زخم تک تراش دیں اور تراشنے کے بعد ٹانکے لگادیں بعد ازاں اصلی جگہ پر قائم کرکے عصابہ سے باندہیں چند لگا صحت ہوجائے **دیگر** پلک منقلب کے نیچے رخسار پر زخم پیدا کریں تاکہ پلک میں استرخا پیدا ہوجائے اصلی جگہ پر پلک کو لیجانا ممکن ہو پس اصلی جگہ پر لیجاویں اور موق اصغر کی جانب سے بقدر ضرورت پلک کو کاٹ دیں اور دوخت کریں تاکہ طوالت کے زائل ہوجانے سے پلک اپنی اصلی مقدار پر قائم رہے اگر جل جانے کے بعد ریشہ جدید کے تقلص سے پلک کا انقلاب معلوم ہو تو اس صورت میں خشک ریشہ کو کاٹ کر رخسار یا پیشانی کی جلد کا بنا پیوند لگاویں اور کناروں کو درمیان میں رکھکر دوخت کریں تاکہ تقلص کی صورت رفع ہوجائے اگر کسی تدبیر سے انقلاب پلک کا نہ زائل ہونے سے سیلان دموع کی اذیت اور تکلیف پائی جائے تو رفع اذیت کیواسطے ایک جدید رستہ پیدا کریں جس سے ناک کیطرف آنسو کا سیلان شروع ہوجائے اگر ساتویں عصب کی شاخ کے استرخا سے پلک کا پلٹنا و باہر کیطرف پایا جائے تو اسٹرکنیا کی پچکاری زیر جلد کریں مرکبات فولاد کچلہ کونین وغیرہ مقویات کہانیکو دیں

فصل ہفتدہم انتشار الاہداب (ماڈر اروزِس) اسکے معنے ہیں موہائے پلک کا منتشر ہوجانا اور پھر پیدا نہونا **اسباب** اکثر مرض شعیرہ کے بعد کبھی جدری کے بعد پیدا ہوتا ہے کیونکہ امراض مذکورہ میں بثورات پلک کے پیدا ہونے سے بالونکی غدودیں فانی ہوجاتی ہیں اور سلاق بھی اسباب قویہ میں سے ہے جو علاج کے بغیر مدت دراز تک رہتا ہے اور مزمن کی صورت میں پلک کے بال جھڑ جاتے ہیں کبھی آتشک وغیرہ امراض عامہ مضعف القوی کے بعد مرض کی شکایت ہوجاتی ہے لیکن فرق یہ ہے کہ اسباب ثلثہ سابقہ کی موجودگی میں بار دیگر بال پیدا نہیں ہوتے اور جو امراض مضعف القوی کی موجودگی سے ہوا ہے اکثر زوال مرض کے بعد بال دوبارہ پیدا ہوجاتے ہیں

علامات پلک کے بال کنارہ پلک پر کم ہوتے ہیں یا مطلقاً معدوم ہوجاتے ہیں اس قسم کا مریض دیکھتے وقت آنکھوں کو دبا لیتا ہے کیونکہ پلک کے بال پلک کو اذیت سے بچاتے ہیں پس بالوں کی عدم موجودگی میں مریض کو احتمال ہوتا ہے کہ آنکھ کے کھولتے وقت تیز روشنی اور غبار وغیرہ اشیاء داخل ہوکر موجب اذیت کی ہوجاویں جس سے آنکھ کو منقبض کرنا پڑتا ہے تاکہ آنکھ میں موذیات کم ہوجاویں نیز پلک کو مریض جلد جلد حرکت کرتا ہے اور آنکھیں جھپکتا ہے تاکہ بار بار کی تحریک سے آنکھ صاف ہوتی رہے بار بار کی تکلیف سے بصارت میں بھی

فتور پڑجاتا ہے **علاج** اگر مرض شعیرہ یا جدری سے ظہور پایا جاوے تو ان کا علاج سمجھا جائے نیز اس قسم کا مرض تمام پلک پر نہیں ہوتا بلکہ خاص پہنپیوں کے مقام سے بال جہڑ جاتے ہیں اور سلاق کی صورت میں اصل مرض کا علاج کریں رفع سبب کے بعد مرض خود بخود رفع ہو جاتا ہے امراض عامہ میں بھی اصل مرض کا تدارک کرنا نہایت ضروری ہے آتشک کی صورت میں پلک اور ابرو دونوں مقام سے بال گرجاتے ہیں پس اس صورت میں یہ مرکب فائدہ میں سریع الاثر ہے **نسخہ** لاجورد مغسول حجر ارمنی خستہ خرما بریان دخان کندر پوست صنوبر سنبل الطیب سبکو مساوی الوزن لیکر باریک کریں اور بطور اکتحال استعمال میں لاویں نیز بالوں کے مقام پر لگاویں اگر حجر الیہود کو خفاش کے خون میں سائیدہ کرکے اکتحال کیا جاوے تو بالوں کی روئیدگی میں اسرار مخفیہ میں سے ہے **دیگر مجرب** تخم سرس کف دریا ساخ ہندی چہنی معدنی مامیران چینی اقلیمیا ذہب اقلیمیا فضہ رتن جوت سرمہ سیاہ ہر ایک ۶ ماشہ کتہ حبت چشم مدبر ہر ایک تولہ سبکو باریک کرکے عرق بادیان میں صلایہ کریں اور اکتحال کے طور استعمال میں لاویں اس سے ضعف بصر بیاض جدری ظفرہ وغیرہ کو نیز فائدہ ہوتا ہے اگر ان سے صورت فائدہ کی نمایاں نہو۔ نیز پلک اور ابرو کے بالوں کی عدم موجودگی میں بدصورتی پائی جائے تو کسی مجلس میں جانے سے پیشتر مناسب ہے کہ کنارہ پلک منبت مو پر سرمہ سیاہ لگاویں اور بہوں پر کلاہ موئین کہیل پر کلاہ صرف اسی غرض کیلئے تیار کیجاتی ہے اور ولائت انگلستان میں بکثرت فروخت ہوتی ہیں ۔

فصل نہم دہم قمل الاجفان (ٹرائی آیسز ز)

پنجابی زبان میں جوئین پڑجانا کہتے ہیں واضح ہو کہ جس طرح سر ریش ۔ بغل موئے زہار وغیرہ تمام جسم کے بالوں میں جوئین وغیرہ پڑجاتی ہیں اسی طرح پلک اور بہوں کے بالوں میں بھی جوئین پڑجاتی ہیں لیکن مواضع مذکورہ سے ہر ایک جگہ کی قمل علیحدہ قسم کی ہوتی ہیں اور ایک جگہ کی قمل دوسرے مقام پر نہیں رہ سکتی اور موئے مژہ کی قمل بھی ایک خاص قسم کی نہایت صغیر الجسم ہوتی ہے عموماً بدن اور بالوں کے چرک آلودہ رہنے سے جوئین پڑجاتی ہیں جو لوگ گیہوں چنے اور جو زیادہ کہاتے ہیں اور بدن کو صاف و ستہرا نہیں رکہتے غسل کم کرتے ہیں اُنکے بدن میں جوئین زیادہ پڑجاتی ہیں گوشت کے زیادہ کہانے سے اکثر جوئین کم پڑتی ہیں اور بدن کو پسینہ سے جوئین مرجاتی ہیں **علامات** پلک کے بالوں کی جڑوں میں خارش زیادہ ہوتی ہے بار بار کی خارش سے پلک کے کنارے سرخ ہو جاتے ہیں اگر غور کرکے

دیکھا جائے تو بالوں پر سیاہ نقطے دکھائی دیتے ہیں اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کسی سفوف کے ذرات ہیں مگر خوردبین کے ذریعہ دیکھنے سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ قمل کے انڈے یا بچے ہیں **علاج** اصل علاج اسکا یہ ہے کہ بدن اور بالوں کو صاف پانی سے اچھی طرح دھویا کریں لیکن جو آدمی آنکھوں پر پانی کا لگانا مناسب نہیں سمجھتا اسپر لازم ہے کہ ڈائیلیوٹ سٹرن آئنٹمنٹ یا ڈائیلیوٹ ریڈ اوکسائڈ آف مرکیوری آئنٹمنٹ کی مالش موئے مژہ اور ابرو پر کریں یا ۲ گرین رسکپور کو ایک اونس عرق گلاب میں حل کرکے پلک اور ابرو کے بالوں کو دھوئیں اس تدبیر سے فوراً جوئیں مرجاتی ہیں لیکن اسکے استعمال کیوقت احتیاط ضرور چاہیئے کہ آنکھ کے اندر دوا نہ چلی جائے ورنہ اذیت زیادہ پیدا ہو جاویگی۔ روغن تخم زردآلو تلخ یا آرد کو مژگان پر لگاویں بعد ازاں آب نمکین سے دھوئیں صبر اور مویزج کے طلا سے بھی فائدہ ہوتا ہے یاد رکھنا چاہیئے کہ ابدان چرکین میں قمل زیادہ پیدا ہوتی ہیں اگر غلیظ آدمی کی بدن سے پاک و صاف آدمی کی بدن میں چلی جاویں تو غذائے چرک کی نپائے جانے سے فوراً بھاگ جاتی ہیں یہی وجہ ہے کہ گائے بھینس وغیرہ اس قسم کے جانوروں کی بدن میں چرکین آلودہ کی زیادہ رہنے سے جوئیں بکثرت پڑتی ہیں پس اس صورت میں قدری سیماب یا مرہم سیماب کو ناک کی نتھنوں پر لگاویں اس سے تمام بدن کی جوئیں مرجاتی ہیں مگر شیر دار جیوانات میں اس قسم کا علاج کرنا منع ہے اس سے اکثر شیر خراب ہو جاتا ہے اور انسان کی بدن کی جوئیں صرف پارہ کے ڈالدینے سے مرجاتی ہیں اکثر سیماب کو تیل میں حل کرکے لگایا جاتا ہے۔

فصل نوزدہم شعر منقلب ٹرِی کائی ایسز و شعر زائد ڈسٹی کائی ایسز

اسکو ہندی زبان میں پڑبال کہتے ہیں اکثر اس مرض میں بالائی پپوٹہ مبتلا ہو جاتا ہے بعض اشخاص میں زیریں پپوٹہ بھی مبتلائے مرض ہو جاتا ہے اسکی دو قسم ہیں اول پلکوں کی بال قطار واحد میں منبت طبعی پر اوگتے ہیں مگر بعض ان میں سے اپنی سمت طبعی پر سیدھے اور بعض ٹیڑھے منقلب ہوتی ہیں بعض انمیں سے اندر کیطرف مڑی ہوتی ہیں اور بعض باہر کیجانب ہوتی ہیں پس اس قسم کو لاطینی زبان میں ٹرِی کائی ایسز کہتے ہیں دویم پلکوں کی بال دو قطار میں اوگتے ہیں ایک قطار اندر کو مڑی ہوئی سخت اور چھوٹی ہوتی ہے اور دوسری باہر کیطرف ہوتی ہے اسکو لاطینی زبان میں ڈسٹِکائی ایسز کہتے ہیں اور اس میں یہ ضرور نہیں ہے کہ تعداد

ہین بال ہی زیادہ ہون بلکہ اسمین بعض بال ایسے ہوتے ہین کہ اپنا طبعی مسنت چھوڑ کر دوسری جگہ اوگتے
ہین اسی وجہ سے دو قطارین ہوجاتی ہین کبھی صرف ایکدو بال ہوتے ہین جو مقلہ پر چبھتے ہین کبھی
کل قطار ہی تکلیف دیتی ہے زیادہ تر رمد حاد اور اسٹرومس افیتھلمیا جو رمد کی قسم مین سے ہے
نیز حکة الاجفان کے واقعہ ہونے سے پیدا ہوجاتے ہین جب امراض مذکورہ کے علاج کیطرف کم توجہی
کر ملیسے درجہ مزمن مین ہوجاتی ہین تو مورث اس مرض کا ضرور ہی ہوتی ہین کبھی چیچک کے بعد کبھی
آگ سی پلک کے جل جانے سے کبھی ورمینیج کے باربار عارض ہونے سے یہ عارضہ ہوجاتا ہی نیز ادویہ حادہ
کی استعمال بہی موجب مرض ہے نیز وہ اشیا بہی باعث مرض ہوا کرتی ہین کہ جنکے استعمال سے پلک کے
کنارہ پر دمبل یا زخم پیدا ہوجاتے ہین اور سیلان ریم سے پلک کے بال باہم چپک جاتے ہین۔ **علامات**
جب اندر کیطرف مڑے ہوے بال اوگتے ہین تو اون کے چبھنے سے آنکھہ مین سرخی اور اذیت پیدا ہوجاتی ہے
خصوصًا قرنیہ پر دائمی خلش سے اذیت زیادہ ہوتی ہے اور سفیدی کو چہا جانے سے قرنیہ غیر شفاف اور
دہندلا ہوجاتا ہے بعض اوقات زخمی بہی ہوجاتا ہے ورم کے پیدا ہونے سے عروق سرخ دکہائی دیتی
ہین آخر بصارت مین فتور کے پیدا ہونے سے مریض نابینائی کے درجہ کو پہونچ جاتا ہے غرض دونون
قسم کے بال کبھی پلک کے منقلب بال تہوڑی سی جگہ پر پائے جاتے ہین کبھی تمام پلک پر کبھی منقلب
بال ایسے باریک ہوتے ہین کہ دیکھنے مین نہین آتے لیکن جب رمد کی صحت کی بعد اذیت چشم کی
شکائت باقی رہتی ہے تو اشتباہ پیدا ہوجاتا ہے کہ شعر منقلب پیدا ہوگئے ہین پس اس موقعہ پر
بہی بالون کے نہائت باریک ہوتے اور گہری رنگت کے ہونے سے بال کم نظر آتے ہین اس صورت
مین بہتر ہے کہ پلک کے کنارہ کو قرنیہ پر اولٹ کر ملاحظہ کرین تاکہ قرنیہ کی سیاہی کے روپوش ہونیسے
بال نظر آجاوین **علاج** اس مرض مین اس قسم کی تدبیر کرین کہ جس سے رگڑ کی شکائت رفع ہوجائے
اگر ایک دو بال منقلب ہون تو اس حالت مین بہتر ہے کہ منقلب بالونکو موچنہ سے پکڑ کر نکال دین
شائد بار دیگر نکلتے وقت اپنی اصلی حالت پر قطار مین سیدہی برآمد ہون اور نکالی بالون کی بعد شیر انجیر
اور خون مینڈک یا کنہ شتر یا کنہ سگ لگائین اس سے دوبارہ بال پیدا نہین ہوتے اور منقلب بالون
کو سیدہے بالون کیساتہ ایسی چیز سے چپکاوین جو لیسدار ہو اس سے اکثر اذیت رفع ہوجاتی ہی یا
منقلب بالون کو موچنہ سے باربار نکال دیا کرین اکثر اس عمل سے بالون کی جڑین ضائع ہوجاتی ہین اور

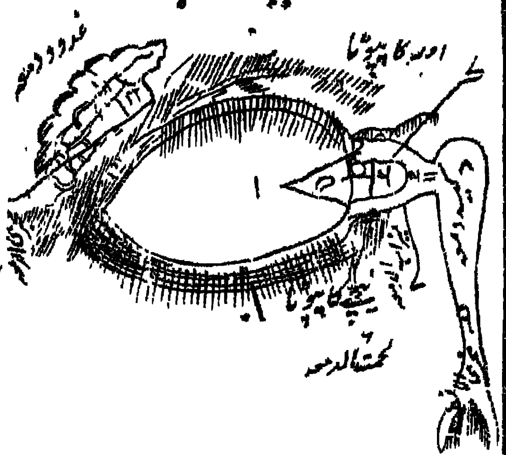
آئندہ بال پیدا نہین ہوتے۔ بجلی سے جلا دینا بھی نہایت عمدہ طریق ہے کاسٹک کی قلم سے بال کی جڑ کو جلا دینا بھی مفید ہے اگر ان تدابیر سے صورت فائدہ کی نہ پایان ہو تو بال نکالنے کے بعد سوئی تپا کر بالون کی جڑ پر داغ دین یا سر سوزن کو نائٹر سلور سلوشن مین تر کرکے مجریٰ بیخ شعر مین داخل کرین تاکہ ورم کے پیدا ہونے سے مجری مذکور بند ہو جاوین اور بالونکی غدود دونکی فنا ہونے سی بالون کی پیدائش موقوف ہو جاتی ہے یا سوزن مین ریشم کی تار پرو کر حلقہ بناوین اور سوزن کو پلک کے اندر کی طرف سے داخل کرکے باہر کیجانب نکال لین اور جب ریشم کی تار کا حلقہ منقلب بال کے قریب آجائے تو بال کو حلقہ کے اندر داخل کرکے سوئی کو معہ حلقہ باہر کھینچ لین اس سے بال منقلب کا سرا پلک کے باہر کیجانب نکل آئیگا اور اندر کی خلش موقوف ہو جائیگی اگر کسی تدبیر سے صورت فائدہ کی نہ پایان ہو اور منقلب بال بھی زیادہ ہون اور تمام پلک پر پھیلی ہوئی ہون تو کنارہ پلک عمق کیجانب سی اُس مقام تک تراش دین جہان بال جمے ہوے ہین اور یہ غضروف پلک کے قریب تک تمام ہوتی ہی پھر خارج پلک کی جانب سی بھی اُسی قدر تراش دین جتنا کہ عمق کی طرف سی تراش دیا تھا اور طریقہ تشمیر کو کتاب معمول احمدیہ مین بوضاحت تمام بیان کیا گیا ہے۔ اور بغرض استفادہ عامہ چند نسخہ جات مجربہ تحریر کئے جاتے ہین جس سے اکثر فائدہ ہوا کرتا ہے **نسخہ** چاکسو مقشر بیخ زعفران توتیا ہارونی مروارید ناسفتہ پوست شطرج سنگ بصری سرمہ سفید پھٹکری بریان کف دریا فلفل گرد نمک سفید شورہ قلمی سبکو باریک کرکے شیاف بناوین اور بوقت ضرورت گھسکر آنکھ مین ڈالین مگر پہلے بالون کو نکال لین اس سے سبل پھولہ وغیرہ امراض چشم کو بیشتر ہوتا ہی **دیگر مجرب** سیسہ ایک درم سیماب ایکدرم دونون کو حسب دستور کرین بعد ازان فلفل سیاہ نیم سر ساہی فلفل دراز ۲ درم سبکو باریک کرکے آنکھ مین ڈالین **دیگر مجرب** جس سے سفیدی چشم اور خارش کو نیز فائدہ ہوتا ہے **نسخہ** پاؤ بھر جست کو ۲ درم زیرہ سفید داخل کرکے کشتہ کرین بعد ازان فلفل گرد فلفل دراز کہنہ سفید توتیائی ہارونی ہر ایک ۵ ماشہ سبکو باریک کرکے سرمہ سا کرین اور آنکھون مین ڈالین۔ **مقالہ سیزدہم اعضائے الدمعہ (ڈیزیز آف دی لکریمل سسٹم)** جب آنسو کی۔ آلات مین کسی قسم کا فتور لاحق ہو جاتا ہے تو چند امراض پیدا ہو جاتے ہین پس اختلاف کو الف کی لحاظ سے اسکو ایک مقدمہ اور چند فصول

میں بیان کیا جاتا ہے

مقدمہ تشریح غدود الدمعہ (لکریمل گلینڈ)

آنسو کا غدود شکل میں بیضاوی یا بادامی ہوتا ہے پلک اعلی کے بیرونی گوشہ کے اوپر پیچھے کی طرف واقعہ ہے اس میں ۶ سے ۱۲ تک آنسو کی نالیاں پائی جاتی ہیں جنکے سوراخ پلک کے اندرونی سطح پر کھلتے ہیں اور صحت کی حالت میں مجاری مذکورہ سے اسقدر پانی خارج ہوتا ہے کہ جس سے آنکھ مرطوب پائی جاتی ہے اور خشک نہیں ہوتی۔ دونوں پلک کے اندرونی سرے سے دو باریک نالیاں شروع ہو کر کیسہ دمعہ میں داخل ہوتی ہیں اور ان دونوں نالیوں کی راستہ سے آنکھ کا زائد پانی کیسہ دمعہ میں پہونچتا ہے بعد ازاں مجری الانف کے راستہ ناک میں جاتا ہے اگر نالیوں کا انکاس کافی طور پر ہو تو سیدھا چہرہ پر پانی بکثرت خارج ہوتا رہتا ہے اور گہرا سانس لینے سے آنسو بکثرت پیدا ہوتے ہیں آنسو میں فیصدی ایک حصہ ثقیل اشیا از قسم نمکیات اور ۹۹ خالص پانی ہوتا ہے غرض قدرت کاملہ نے صفائی چشم کیلئے آنسو کو داروغہ صفائی مقرر کر رکھا ہے جس سے بلغم وغیرہ اشیائی خارجی دفع ہوا کرتے ہیں اور اعتدال کی صورت میں آنکھ تر و تازہ رہتی ہے کیسہ دمع ایک جھلی کے قسم کی تھیلی ہے جس میں مجاری دمعہ پائی جاتی ہیں اور ان سے مجری الانف شروع ہوتا ہے اور کیسہ دمعہ سے مجری الانف شروع ہو کر ناک میں ختم ہوتا ہے دیکھو تصویر نمبر ۵ —

تصویر نمبر ۵



اگر انتظام مذکورہ میں سے کسی قسم کی خرابی اور بے اعتدالی ظہور میں آئے تو کئی قسم کی خرابیاں وقوع میں آتی ہیں چنانچہ مجری الانف وغیرہ آنسو کی نالیوں کے بند ہونے سے آنسو کا نکاس رخسارہ پر بکثرت ہوتا ہے اور آنسو کے کیسہ میں مواد کے اجتماع سے احتمال دنبل کا ہوتا ہے جس کا اکثر نتیجہ ناسور غرب ہے

غدود الاجفان (مائی بومیئن غدود)

بالائی پپوٹے کے اندر قریباً تیس اور زیریں پپوٹے میں قریباً بیس غدود واقعہ ہیں اور ہر ایک غدود میں ایک سیدھی لمبی نالی ہوتی ہے جسکی دونوں جانب پستان کی مشابہ گرہ پائی جاتی ہے اور عضلاتی بناوٹ سے ملفوف

ہوتی ہیں اور غدود مذکورہ سے ایک قسم کی چکنی غیر سیال رطوبت خارج ہوتی ہے جس سے آنسو کا سیلان بیسوٹ پر نہیں ہوتا۔

فصل اول ورم غدہ دمعیہ (ڈاکری اوڈن ایٹس)

ڈاکری او بمعنے آنسو۔ اڈن بمعنے غدود اور ایٹس بمعنے ورم ہے اس سے مراد آنسو کے غدود کا ورم ہے الحاصل یہ مرض نادر الوقوع ہے مختلف کوائف کے لحاظ سے حاد اور مزمن دو قسم میں بیان کیا جاتا ہے

اول قسم ورم حاد اکثر آنکھ پر چوٹ کے لگنے سے مرض کا ظہور ہو جاتا ہے کبھی ظاہرین کوئی سبب معلوم نہیں ہوتا اور مرض پیدا ہو جاتا ہے **علامات** بحالت حاد پلک اعلی میں موق اکبر کے قریب درد و سوزش اور ورم پیدا ہو جاتا ہے تمام پلک و غشائے ملتحمہ چشم پر تہیج معلوم ہوتا ہے اگر علاج باقاعدہ کیا جائے تو آرام ہو جاتا ہے کبھی خود بخود علامات موجودہ زائل ہو جاتی ہیں یا ریم مذکور میں مواد کے پیدا ہو جانے سے ضربان سوزش اور درد وغیرہ موجودہ ریم کی علامات پیدا ہو جاتی ہیں **علاج** امتلا کی صورت میں مسہل دیں قبض کا خیال رکھیں مقام ورم پر چند جونکیں لگاویں بعد ازاں آیوڈائڈ آف پوٹاسیم کھلاویں نیز اسکی مرہم یا ٹنکچر ایوڈین کا طلا کریں اگر اس سے آرام نہ ہو تو تخم کتان کی لوپری باندھیں تاکہ مقام ماوف گرم رہنے سے مواد موجودہ تحلیل ہو جاویں اگر عدم فائدہ کی صورت میں مواد پیدا ہونے کے آثار نمایاں ہوں تو شگاف دیکر پیپ کو خارج کریں اور نشتر کے مقام زخم پر روغن کاربالک ایسڈ میں پارچہ تر کرکے رکھیں یا مرہم زنک جوہر کا استعمال کریں تاکہ زخم مندمل ہو جائے اور زخم میں فی ہفتہ دو دفعہ سلائی داخل کرتے رہیں مرہم صابونی کی استعمال سے بھی مواد بخوبی خارج ہوا کرتا ہے **نسخہ** پاؤ بھر روغن کو بخوبی گرم کریں اور تیل کے جل جانے پر ۲ تولہ صابون کتلا کیا ہوا داخل کریں جب صابون جلکر تیل کے ہمرنگ ہو جائے تو آگ سے نیچے اتار کر سرد کریں اور بحفاظت تمام رکھ دیں اور حسب موقعہ استعمال میں لاویں

قسم دوم ورم مزمن مدت دراز تک مرض کے قائم رہنے سے سرخی کم ہو جاتی ہے۔ لیکن آنسو کی غدود کے مقام پر ورم اور سختی زیادہ ہو جاتی ہے پلک و غشائے ملتحمہ پر تہیج کی شکایت بھی پائی جاتی ہے کبھی ورم کی زیادتی سے مقلہ چشم بھی متغیر ہو جاتا ہے پلک اسفل پر پلک اعلی کی گر جانے سے آنکھ کھل نہیں سکتی **علاج** محل ورم پر ٹنکچر ایوڈین لگاویں یا مرہم آیوڈائڈ آف امونیم

کی مالش کریں **نسخہ** ایوڈائڈ آف امونیا ایک ڈرام چربی ہر ۴ ڈرام دونوں کو باہم ملاکر بحفاظت تمام رکھدیں اور حسب موقعہ ورم پر لگاویں **دیگر شیاف محلل اورام** جسکے استعمال سے ازبس فائدہ ہوتا ہے **نسخہ** جدوار صندل سرخ کرپلہ خشک زیرہ سیاہ انگل ارمنی رسوت خستہ ابنہ مکو تخم خطمی بابونہ اکلیل الملک فوفل ہر ایک ۲ درم زرنباد زردچوب ہر ایک ۱ درم آرد عدس آرد جو ہر ایک ۳ درم سبکو باریک کرکے شیرہ برگ سبز مکو میں کھرل کریں اور بوقت ضرورت سرکہ میں گھسکر مقام ورم پر طلا کریں فائدہ ہیں سریع الاثر ہے اگر اس سے صورت فائدہ کی نمایاں ہنو تو مجاری الدموع کو کھولکر سلائی داخل کرتے رہیں تاکہ نالی کشادہ ہو جائے اور یہ مرکب پچکاری کے طور پر استعمال کریں **نسخہ** ایک اونس پانی میں ایک گرین زنک کلورائڈ حل کرکے استعمال کریں اور یہ مرکب تیار کرکے مریض کو پلاویں چند ایام کے استعمال سے مواد موجودہ تحلیل ہو جاتی ہیں **نسخہ** ایوڈائڈ آف پوٹاسیم ۸ گرین بائی کاربونیٹ آف پوٹاس ۲۰ گرین خیساندہ کلمبنا ۸ اونس سبکو ملاکر بقدر ایک اونس صبح و شام دیں -

فصل دوم عظم غدود دمعیہ (ہیپرٹرافی لکریمل گلینڈ) آنسو

کی غددوں میں مقدار میں خود بخود بڑھجاتی ہیں بغیر اسکے کہ ان میں ورم یا درد ہو اور یہ مرض نادر الوقوع ہے اور اصل سبب بھی نامعلوم ہے **علامات** غدود مذکور کے مقام میں قدرے نمو اور مقدار میں زیادتی پائی جاتی ہے اور چنداں صلابت پائی نہیں جاتی **علاج** امتلا کی صورت میں مسہل دیں قبض کا خیال رکھیں بعد ازاں ورم مزمن کے موافق تدارک کریں جو آنسو کی غدود ورم مزمن میں لکھا گیا ہے اور سیرپ ایوڈائڈ آف ایرن کا پلانا اور ٹنکچر آیوڈین کا طلا کرنا فائدہ میں سریع الاثر ہے خصوصاً اس مرض میں زیادہ تر مفید ہے اگر کسی تدبیر سے صورت فائدہ کی نمایاں ہنو تو رفع بدصورتی کے لیئے پلک میں شگاف دیکر مواد موجودہ کو خارج کریں -

فصل سوم سیلان دموع (اپی فورا) اپی فورا کے معنے

آنکھ کا تر رہنا اور آموف اکثر سے پانی کا سیلان ہوتا ہے اگرچہ رمد وغیرہ امراض چشم میں اذیت کے ہونیسے پانی جاری ہو جاتا ہے لیکن ان امراض میں اپی فورا کا اطلاق نہیں کیا جاسکتا بلکہ اپی فورا (سیلان دموع) اس حالت کو کہا جاتا ہے کہ جب اپنی طبعی مقدار میں آنسو پیدا ہوں

اور فساد رستہ کے سبب اپنی معمولی مجری میں جاری ہون اور آنکھون کے کونہ سے تقاطر کے طور پر
ٹپک جائیں اس حالت میں سیلان دمعہ اور بوالتین دونون پائی جاتی ہیں کیونکہ خفیف سبب
میں بوالتین ہوتا ہے جس سے آنکھ اکثر خشک رہتی ہے اور قوی سبب میں سیلان دمع پیدا ہوجاتا ہے
نیز اس میں آنکھ ہمیشہ مرطوب اور پُرآب پائی جاتی ہے سیلان دموع اور بوالتین دونون بذات خود مرض
نہیں ہیں بلکہ اکثر امراض چشم اور بعض امراض الانف کی علامت ہیں **اسباب** کبھی مجاری کے
ضعف سے آنسو پیدا ہوجاتے ہیں اور یہ حالت کبھی بچپن میں کبھی بڑھاپے میں پائی جاتی ہے ضعف
کی حالت میں پلک اور آنکھ کی غشائی ملتحمہ میں سفیدی وغیرہ آثار قلت الدم کے نمودار ہوجاتے ہیں
کبھی موق اکبر کے ثقبہ میں انقلاب کا ہونا موجب مرض ہے جیسا کہ انقلاب الاجفان میں بیان کیا
گیا ہے اور یہ انقلاب داخل وخارج کا یکسان ہر ایک صورت میں مجری طبعی کو آنسو کا داخل ہونا
محال ہوجاتا ہے اور نہ اپنی خریطہ میں جاسکتی ہیں بلکہ آنکھ سے ہی خارج ہوجایا کرتی ہیں کبھی حمل ہوجانے
کے بعد یا چیچک وغیرہ نکلنے کے بعد آنسو کے مجاری مسدود یا تنگ ہوجاتے ہیں تو سبب ضیق
کی صورت میں مجاری ضیق ہوجاتے ہیں اور انسداد نہیں ہوتا اور سبب قوی میں مجاری بالکل
مسدود ہوجاتے ہیں کبھی انسداد خلقی ہوتا ہے کبھی وسط مجری میں شعر منقلب وغیرہ کسی غیر طبعی
جسم کے داخل ہوجانے سے انسداد ہوجاتا ہے کبھی گردہ اور مثانہ کی طرح مجاری میں سنگریزہ پیدا
ہوجاتا ہے کبھی آنسو کے خریطہ اور آنسو کی مجری میں ورم وغیرہ کسی قسم کے فساد سے انسداد
یا تنگی پیدا ہوجاتی ہے کبھی بواسیر الانف کے دباؤ سے یہ حالت پیدا ہوجاتی ہے کبھی موسم سرما
اور بلدان مرطوبہ میں سن رسیدہ اشخاص و بلغمی مزاج کے اصحاب مبتلائے مرض ہوا کرتے ہیں
کمزوری اور آنکھون کی خراش سے بھی خشک مزاج کے آدمی شاکی مرض کے ہوجاتے ہیں عضلات
جفن یا فک کی تالاب اور گڑھے میں آنسو کا زیادہ اجتماع ہوجاتا ہے تو تقاطر کے طور پر آنکھون سے باہر بہنے لگتے
ہوتے ہیں خصوصاً آنکھ سے زیادہ کام لینے یا آنکھ پر سردی کے زیادہ لگنے یا دھوان غبار وغیرہ سے پہنچی
اذیت سے آنسو زیادہ آیا کرتے ہیں اگرچہ آنکھون سے کام کی کثرت میں آنسو کے زیادہ آنے کا اصل سبب ابھی
تک پایہ ثبوت کو نہیں پہنچا مگر شاید یہ وجہ ہو کہ جب انسان کتاب کے مطالعہ یا کسی چیز کے دیکھنے میں مشغول
ہوتا ہے تو اس صورت میں پلک کو تحریک کم ہوتی ہے جس سے آنسو کی غدود میں پانی کا اجتماع زیادہ ہوجاتا ہے

اور آنکھ کی حرکت بند ہوتی اگر کسیطرف پانی کا سیلان دفعتہ ہوجاتا ہی پس ضیق یا انسداد مجری کو باعث
خارج کی طرف آنسو کا بہنا شروع ہوتا ہی نیز موسم سرما اور ہوائی باردہ مرطبہ مین یہ حالت زیادہ
ہوجاتی ہی موسم گرما اور ہوای حارہ یابسہ اور باد سموم مین آنسو کم آیا کرتے ہین - آنسو کی کثرت بین
بیاض سلاق اور انتشار اہداب ہوجاتا ہے بینائی مین بھی فتور پیدا ہوجاتا ہے **علامات**
تشخیصہ اگر مقام کے کسی پردہ مین ورم یا سوزش کی شکایت نہ پائی جائے تو پلک کو اولٹ
کر ملاحظہ کرین تاکہ روہون کی بیماری وغیرہ امراض کا اشتباہ رفع ہوجائے پس کسی قسم کی خرابی کے نہ معلوم
ہونے پر یقین ہوجاتا ہی کہ آنسو کی نالیون یا تھیلی مین ضرور ہی رکاوٹ ہوگئی ہے **علاج** اصل سبب
موجب فساد کو دریافت کرکے اسکی دفعیہ مین کوشش کرین اور عرق پھٹکڑی مین دہنی ہوئی روئی
بھگوکر بوقت خواب آنکھ پر رکھین **دیگر مجرب** ہم گرین شوگراف لڈ کو ایک اونس پانی مین حل
کرکے صبح وشام چند قطرات آنکھ مین ٹپکاوین **دیگر مجرب** جس سے سیلان دموع کو از بس
فائدہ ہوتا ہے **نسخہ** استخوان ہلیلہ کابلی سوختہ سنگ بصری ہر ایک ۳ درم نمک لاہوری مازو
سبز سیاہ ہر ایک نیم درم سبکو باریک کرکے بذریعہ سلائی آنکھ مین ڈالین - **دیگر مجربہ اخویم**
حکیم شیخ احمد خان صاحب مرحوم مغفور جسکے مفید ہونیکا مؤلف بھی قائل ہی
اور فوائد اہمین اسرار تحفیہ مین بھی ہے **نسخہ** سنگ بصری استخوان ہلیلہ کابلی سوختہ مغز تخم سرس
مازو ہر ایک یکتولہ پھٹکڑی بریان سمندر جھاگ ہر ایک ۲ تولہ سبکو باریک کرکے صبح وشام سرمہ کی طور
آنکھ مین ڈالین **دیگر مجرب** مامیران چینی بسد توتیای کرمانی ہر ایک ۴ درم خرمہرہ زرد سوختہ
صدف سوختہ پھٹکڑی بریان کف دریا ہر ایک ۳ درم سبکو باریک کرکے آب رسوت مین کھرل کرین
بعد ازان شیاف تیار کرکے موقعہ ضرورت پر آب تر پھلہ مین گھسکر آنکھ مین ڈالین فائدہ بین سریع الاثر ہی
اگر ضعف اور کمزوری کے سبب ہو تو فولاد - کونین اور روغن ماہی وغیرہ ادویہ مقویہ استعمال مین لاوین
اور اسی قسم کی دوائین کرین جو غشای بلغمیہ چشم اور پلک کو تقویت دین نائٹر سلور سلوشن قلیل الوزن
یا سلفٹ آف زنک سلوشن یا سلفٹ آف کاپر سلوشن وغیرہ جو رمد مزمن کی ذیل مین تحریر کئے گئے
استعمال مین لاوین **دیگر مجرب** کف دریا پتہ سفید پھٹکڑی بریان پوست ہلیلہ زرد رسوت افیون
نیلا تھوتھا سبکو مساوی الوزن لیکر رسوت کے پانی مین کھرل کرین اور حسب ضرورت شیاف تیار کرکے

بوقت ضرورت گہسکر آنکہہ مین ڈالین اس سے رمد مزمن کو بہت فائدہ ہوتا ہے اگر آنسو کی مجری مین شعر منقلب یا کسی قسم کا سنگریزہ پیدا ہوجائے تو باریک موچنہ سے نکال دین بغرض اصل مرض کے مطابق علاج کرین اگر آنسو کی ہتیلی کا دہانہ اپنی اصلی جگہ سے ہٹ جائے یا تنگ ہوجائے تو شگاف دیکر اصلی حالت پر لاوین تاکہ آنسو کی ہتیلی سے مجری طبعی پر آنسو کا اجرا پایا جاوے اور اس عمل کو معمول احمدیہ مین بوضاحت تمام بیان کیا گیا ہے اگر کسی تدبیر سے ناک کی طرف آنسو کا اجرا نہو سکے تو غدہ دمع کو نکال دین او حسب قواعد جراحی زخم کا علاج کرین

فصل چہارم ورم ماق (انفلامیشن کران کیولا لکریمل)

انفلامیشن یعنے ورم کران کیولا یعنے قطعہ لحم کو جاک لکریمل یعنے محل اجتماع آلدموع ہے اس سے مراد موق چشم کی ورم ہے جہان پانی کا اجتماع پایا جاتا ہے الغرض آنکہہ مین برادہ آہن یا لکڑی کا ریزہ یا شعر منقلب وغیرہ غیر جنس کے داخل ہونیسے خارش بکثرت ہوتی ہے اور خارش سے غیر جنس شئے زیادہ کہٹکتی ہے جسکی اذیت سے مقام موق پر ورم ہوجاتا ہے کبہی سردی کے لگنے سے ورم کی شکایت ہوجاتی ہے۔

علامات لحم ماق کثیر المقدار اور زیادہ سرخ ہوجاتا ہے درد زیادہ ہوتا ہے خصوصاً آنکہہ کے بند کرنے کے وقت یا تحریک پلک کے موقعہ سر درد کی شکایت بکثرت ہوتی ہے اور پانی بکثرت جاری رہتا ہے چرک کی صورت پر ریم نکلتا ہے **انجام** اکثر خود بخود یا باقاعدہ علاج سے رفع ہوجاتا ہے یا مواد کے پیدا ہوجانیسے صورت دنبل کی ہوجاتی ہے جس سے درد سرخی اور ورم زیادہ ہوجاتا ہے ریم خارج ہونیکے بعد یہ عضو بہی ضائع ہوجاتا ہے یا ورم حار کے زائل ہوجانے سے غشائی باطنیہ غلیظ ہوکر بد گوشت پیدا ہوجاتا ہے **علاج** اصل سبب موجب فساد کو دریافت کرکے اُسکی دفعیہ مین کوشش کرین اگر غیر جنس کے داخل ہونے سے معلوم ہو تو اُسکو نکالدین گرم پانی سے آنکہہ کو دہوکر نائٹریٹ سلور سلوشن آنکہہ مین ڈالین اگر اس تدبیر سے صورت فائدہ کی نمایاں نہو تو مقام ورم پر حسب مناسب چند جونکین لگاوین اگر اس سے بہی آرام نہو خربان اور درد کی زیادتی سے ریم کا پیدا ہونا معلوم ہو تو تخم کتان کی لوپری یا نان خمیر کو دودہ مین تیار کرکے لگاوین اور مواد پختہ ہوجانیکے بعد شگاف دیکر ریم کو نکال دین مزمن کی صورت مین گوشت کی زیادتی پر خالص کاسٹک نقرہ یا خالص نیلا تہوتہہ نہایت احتیاط سے لگاوین اگر اس سے بہی گوشت زائد دور نہو تو مقراض سے کاٹ دین

فصل پنجم ورم خریطہ دموع (ڈاکری سسٹ

اٹلیس م ڈاکرٹی بمعنے دامونی اسسٹ بمعنے خریطہ اٹیس بمعنے ورم ہر اب مختلف کو انف کی لحاظ سے اسکو حاد اور مزمن دو قسم مین بیان کیا جاتا ہے **قسم اول ورم حاد خریطہ دموع** اکثر سردی کی سرائیت اور ضربچے واقعہ ہونیسے اس قسم کا ورم پیدا ہوجاتا ہے زیادہ گریہ زاری بھی موجب اس مرض کا ہی کبھی ظاہر مین کوئی سبب معلوم نہین ہوتا مگر اکثر بوالبتین کے بعد پیدا ہوتا ہے **علامات** ابتدا مین پلک کنارہ پر موق اکبر کے نیچے ناک کے متصل درد پیدا ہوتا ہے بعد ازان سوزش کے پیدا ہونے سے قدری سرخی پیدا ہوجاتی ہی پلک کی دونون کنارے متورم ہوجاتے ہین کبھی دونون پلک کے زیادہ متہیج ہونیسے آنکھہ کہل نہین سکتی درد عظیم کی شدت موخر راس تک معلوم ہوتی ہے جس سے مریض نہایت تکلیف اٹھاتا ہے اور پکار پکار کر کہتا ہے کہ میرا سر پھٹا جاتا ہے اور درد کی برداشت کے نہ اٹھا نیسے مریض مضطرب حال ہوا کرتا ہے چند گھنٹہ یا چند روز کے بعد درد دفعتہً دور ہوجاتا ہے کیونکہ خریطہ کی موجودہ مواد کے دباؤ سے نیز خریطہ کے دیوار کی تمدد سے درد قائم رہتا ہے جب خریطہ سے ریم خارج ہوکر جلد پلک کے نیچے غشائی خانہ دار مین آجاتی ہے تو خریطہ کے خالی پائے جانیسے درد فوراً زائل ہوجاتا ہے لیکن جلد پلک کے نیچے ریم کی ہونیکی سے فوراً دمبل پیدا ہوجاتا ہے اور ابتدائی مرض مین علامات کا ظہور بعینہ رمد حاد کے موافق ہوتا ہے لیکن دونون مین فارق مقام خاص کا درد ہی خصوصاً انگلی کے دباؤ سے درد زیادہ ہوتا ہے نیز اس مرض مین مریض درد کی شدت سے زیادہ بیقرار اور مضطرب حال ہوجاتا ہے بخلاف رمد حاد کہ اوسمین درد کی شکائت چندان نہین ہوا کرتی **انجام** کبھی خودبخود ورم کے پھٹ جانیسے خروج مدہ کے بعد آرام ہوجاتا ہے کبھی زخم کی مزمن صورت مین ناسور ہوجاتا ہے جس سے ہمیشہ ریم جاری رہتا ہے کبھی سیلان دموع کی شکائت پائی جاتی ہے **علاج** ابتدا مین کو کنا کے جوشاندہ یا صرف آب گرم سے تکمید کرین اور مقام ورم پر چند جونکین لگاوین سلفٹ آف مگنیشیا وغیرہ ادویہ مسہلہ نمکین سے معدہ اور امعا کو صاف کرین مواد کی اجتماع صورت مین آرد تخم کتان وغیرہ محلل اورام ادویہ کی لوپری باندہین پختہ ہونیکی بعد باریک نشتر کی نشتر سے شگاف دیکر مواد موجودہ کو خارج کرین اور زخم کے سوراخ مین کپڑے کا فتیلہ بنا کر رکھین بعدہ تخم کتان کی لوپری

باندھین جب بے احتیاطی کی صورت مین ناسور پیدا ہو جائے تو دو تین دن کے بعد باریک مخصوصہ سلائی کو داخل
کرکے مجری کو برابر ناک تک صاف کر دیا کرین اور جتنا ک رسی طور پر صحت یابی ہنو اس عمل کو برابر کر دیا
کرین اور شدت مرض کے زمانہ مین اور درد کی شدت مین مریض کو قدری مارفیا یا افیون کھلاوین
تاکہ نیند کے آجانے سے اذیت کم معلوم ہو **قسم دوم ورم مزمن خریطہ دموع**
(میوکر سیل) آنسو کی خریطہ مین لزوجت دار رطوبت کا اجتماع رہتا ہے اور دبانے سے
باہر نکل آتا ہے اور قوام مین بلغم کی مشابہ ہوتا ہے اور خریطہ مین ورم کی پیدا ہو جا یعنی ناک کی طرف کا رستہ
سیلان الدموع تنگ ہو جاتا ہے جس سے ناک کی طرف آنسو کا سیلان کم یا بالکل بند ہو جاتا ہے اور خریطہ
مین ہمیشہ جمع رہنے سے غلیظ ہو جاتا ہے **اسباب** اکثر سرد ہوا کے لگنے کبھی رمد۔ جدری اور حصبہ
کے بعد کبھی زیادہ رونے سے ہوتا ہے زیادہ تر خنازیری مزاج کے آدمی مبتلا ہوتے ہین کیونکہ اس قسم کے
لوگ رمد اور غشائی بلغمیہ کی امراض مین زیادہ مبتلا رہتے ہین مردون کی نسبت عورتین زیادہ مبتلا
پائی جاتی ہین کیونکہ یہ زیادہ رویا کرتی ہین مستعد مرض کا آدمی جب بدن کی گرم حالت مین سرد
ہوا کھاتا ہے یا زیادہ روتا ہے یا سر نگون کرکے کام کرنا پڑتا ہے تو فوراً مرض کا ظہور ہو جاتا ہے
علامات ابتدا مین آنکھ سے آنسو جاری ہو جاتے ہین اور بتدریج بڑھتی جاتی ہین
اور مدت دراز تک رہنے سے مریض کو معلوم نہین ہوتا کہ مرض کب شروع ہوا تھا کتاب کے مطالعہ کرنے
یا کسی دوسرے کام مین آنکھ سے محنت لیتے وقت آنسو فوراً جاری ہو جاتے ہین ہوای بارده
رطبہ مین زیادہ اور ہوائے حارہ یابسہ مین کم ہو جاتا ہین حالت مذکورہ کی مدت دراز تک قایم رہنے
سے مقام خریطہ مین درد ہونے لگتا ہے ورم کی صورت مین ناک کی طرف سے آنسو کا اجرا بند ہو
جاتا ہے دبانے سے صرف رطوبت سفید بلغم کی مانند خریطہ سے نکلکر آنکھ مین آجاتی ہے اور حالت مذکورہ
کے مدت دراز تک رہنے سے یکبارگی درد شدید سرخی و ورم پیدا ہو جاتا ہے ورم حاد کی علامات کے
شروع ہونے سے دمبل کی صورت نمایان ہو جاتی ہے انفجار اور خروج ریم کے بعد ناسور ہو جاتا ہے اور
اس قسم کا ناسور باربار بند ہو کر جاری ہو جاتا ہے انسداد مواد کی صورت مین بہت سے ناسور پیدا ہو جاتے ہین
انجام نابالغ بچون کا ناسور سن بلوغ کے بعد خود بخود زائل ہو جاتا ہے یکبارگی پیدا ہونیوالا ناسور علاج
سے کم اچھا ہوتا ہے دمبل کے باربار پیدا ہونیسے ناک کی ہڈیان مُردار ہو جاتی ہین **علاج** مرض کی ابتدا مین

ورم ہو درد کے مقام پر تکمید کریں جونکیں لگائیں مسہل دیں قبض کا خیال رکھیں مواد کی پختگی میں شگاف دیکر زخم صفا کریں
آنسو کی مجری کو باریک نشتر سے شگاف دیں اور حصول صحت تک ہمیشہ دوسری تیسری اور مخصوص باریک سلائی سے آنسو کے
منفذ کو برابر اندرون بینی تک صاف کردیا کریں اور یہ آلہ نہایت باریک سلائی کے طور پر حرف میم خط نستعلیق کی شکل میں مڑی ہوئی کا
ہوتا ہے بعض اوقات سلائی مذکور کو مدت دراز تک آنسو کی نالی میں رہنے دیتے ہیں چنانچہ تمام ورم رفع ہو جائے تاکہ آنسو کی
برابر جاری رہنے سے دبیل کی صورت پیدا نہو۔ اور سلائی نکالنے کے بعد زخم مندمل ہو جائے کبھی درد اتنا تنگ۔ ئی
کو نکالا نہیں جاتا بس اس صورت میں قبیح المنظر کے دور کرنے پر سلائی کو سرے کی جلد کے ہمرنگ کیا جاتا ہے مرکبات
فولاد - کونین روغن ماہی وغیرہ ادویہ مقویہ کی استعمال سے مریض کی طاقت کو بحال رکھیں غذا دودھ گوشت وغیرہ
سریع الہضم جید الکیموس کہانیکو دیں۔

فصل ہشتم غرب (فسچولا لکریمل) جب ناک بند ہونے کی صورت میں آنسو کے اندر کی
نالی کے راہ آنسو کا اجرا کم ہوتا ہے تو مواد حادہ ردی الکیفیہ کے اجتماع سے آنکھ کے اندرونی کونہ میں صورت
دبیل کی ہو جاتی ہے اور پھوٹ جانے کے بعد آنسو کی تھیلی تک غیر مندمل ناسور بن جاتا ہے اور بعض مشکل اچھا ہوتا ہے
اور ہمیشہ خراب مواد کے رہنے سے قریب کی کریوں اور ہڈیوں کو بھی نقصان پہونچتا ہے جس میں سلائی کو داخل کرنے سے
کرکراہٹ کی آواز مسموع ہوتی ہے ریم آمیز الالیش کے ہمیشہ جاری رہنے سے قریب کی جلد موٹی اور آنکھیں کمزور
ہو جاتی ہیں اندرونی کونہ سخت سوزش کی وجہ سے آنکھ سرخ اور متورم پائی جاتی ہے پانی بکثرت جاری رہتا ہے
پلکیں بھی متورم معلوم ہوتی ہیں **علاج** اگرچہ پوست ماقین کے پتلا ہونے اور آنکھ کی دوامی حرکت
اور قوی کے محسن ہونیکے باعث علاج ذرہ مشکل ہوتا ہے مگر پھر بھی اس کے معالجہ میں حتی المقدور کوشش کریں شروع
مرض میں رواد عات کی استعمال سے مرض کو روکیں امتلا کی صورت میں مسہل دیں قبض کا خیال رکھیں جوش
خون کی صورت میں جونکیں لگاویں ورم کی زیادتی میں محل ورم پر ادویہ محللہ کی استعمال سے تحلیل ورم کریں اگر
آرام کے نہونے سے مواد پختہ ہو جاویں تو نشتر سے شگاف دیکر مواد موجودہ کو خارج کریں اور حسب دستور ناسور کا
علاج کریں دوسرے تیسرے روز سلائی داخل کرکے ناسور کی نالی کو کشادہ کریں مناسب ادویہ کی پچکاری کریں مرہم لگا
مرہم غلد فیوں کا استعمال فتیلہ کے طور پر کریں اگر اس صورت فائدہ کی نمایاں نہو تو داغ دیں جس کا بیان
معمولی احمدیہ میں کیا گیا ہے —

باب دوم امراض الاذن ڈزیز آف دی ایر

جسم کے تمام قویٰ میں سے قوت سماعت ایک اعلیٰ درجہ کی قوت ہے جس کے ذریعہ سے انسان اشرف المخلوقات کا مستحق ٹھہرایا جاتا ہے اور قوت مذکورہ کا خاص آلہ دونوں کان ہیں پس کانوں کی حفاظت کرنی نہایت ضروری امر ہے تاکہ قوت سماعت میں کسی قسم کا فتور لاحق نہ ہو چونکہ تشخیص امراض اذن و اسکی اصل ماہیت کا ادراک اسکی تشریح پر موقوف ہے اسلئے امراض کے بیان سے پہلے مختصر تشریح کا بیان کرنا نہایت ضروری ہے تاکہ امراض کے تغیرات کی حقیقت آسانی سے سمجھ میں آجائے اب بغرض تسہیل فہم امراض اذن کو ایک مقدمہ اور تین مقالوں میں بیان کیا جاتا ہے۔

مقدمہ تشریح الاذن وافعال آن

کان کے تین حصے بڑے ہیں۔ بیرونی۔ درمیانی۔ اور اندرونی کان کا جسقدر حصہ باہر سے نظر آتا ہے اسکو پنا کہا جاتا ہے اور اسکی بناوٹ جلد غضروف سے ہوا کرتی ہے۔ غضروف حصہ کان کا ہر جانب باہر کی طرف سے صدف کی شکل پر دکھائی دیتا ہے اور عرض میں بقدر ۱۲ انگشت معلوم ہوتا ہے اور اسکے اوپر غشائی جلدیہ پایا جاتا ہے صماخ اذن انبوبہ کی مانند طویل اور مدور الشکل ہوتا ہے باہر سے ترچھی طور پر قدرے خمیدہ سامنے اور اندر کی طرف مائل ہوکر غشائی طبلی تک پہنچتا ہے صماخ کے اندر غشائی جلدی کا باریک استر ہوتا ہے جس میں چھوٹی چھوٹی مضوی شکل کے غدد بکثرت پائے جاتے ہیں وہ پسینہ کی گلٹیوں سے زیادہ مشابہت رکھتے ہیں اور ان سے غلیظ القوام زرد رنگ کا مادہ پیدا ہوتا ہے اسی رطوبت کے باعث سے کان کا غشائی بلغمیہ ہمیشہ مرطوب نرم اور ملائم رہتا ہے۔ غشائی طبلی کی ہیئت و جوف مذکور کے عضلات بھی درست اور قائم رہتے ہیں انہیں عضلات کی فعل سے سوراخ بیضوی کی جھلی تنیدہ اور مدور سوراخ کی جھلی ڈھیلی ہوجاتی ہے اگر کسی سبب سے رطوبت مذکورہ معدوم ہوجائے تو غشائی بلغمیہ مفروشہ کے خشک ہوجانے سے صورت استغالی پیدا ہوجاتی ہے اور آواز حصول کی لہروں سے متحرک نہیں ہوسکتا اور نہ صماخ کے عظام ثلثہ میں تحریک ہوتی ہے جس سے قوت سماعت میں فتور پیدا ہوجاتا ہے پس اس قسم کی کیفیت دف کے چمڑے سے بخوبی ظاہر ہوسکتی ہے کیونکہ چمڑہ کی مسترخی صورت میں آواز بخوبی نہیں نکل سکتی **نرمہ گوش** جلد اور چربی سے مرکب ہے اس میں حس بہت کم ہوتی ہے انسان کے کانوں میں نہایت کوچک اور ضعیف عضلات متحرک ہوتے ہیں اسپ وغیرہ حیوانات

ہین قوی اور دراز ہوتے ہین جس سے حیوان اپنی ارادہ کو موافق کانون کو حرکت دیسکتا ہے اور جس طرف چاہے موڑ لیتا ہے انسان مین اس قسم کی طاقت نہین ہے **جوف متوسط (ٹمپینم)** یہ ایک چھوٹا سا جوف کنپٹی کے استخوان حجری کے حصہ مین واقع ہے اسکی بیرونی دیوار غشائی طبلی سے اور اندرونی دیوار کان کے مستبطن حصہ سے بنتی ہے جوف مذکور کا استر لعاب دار جھلی کا ہوتا ہے جس مین بکثرت سیعہ دار ریشے بکثرت پائے جاتے ہین ازانجملہ بعض ریشے مدور ہوتے ہین اور بعض ریشے جھلی کے مرکز سے شروع ہوکر ہر سمت مین پھیل جاتے ہین اوپر اور سامنے کے حصہ مین پھیلنے والے ریشے باہر کیجانب جاکر قدر مدور ہوجاتے ہین سو درمیانی اور اندرونی پرتون کے درمیان ایک چھوٹا سا استخوانی ادبار پایا جاتا ہے جو ہڈی کے پیوستہ سے تنا رہتا ہے جوف مذکور مین چھوٹی چھوٹی تین ہڈیان پائی جاتی ہین اور ہر ایک ہڈی کی صورت ایک دوسری سے مختلف ہوتی ہے رباطات کے وسیلہ سے سب کی سب آپسمین ملی رہتی ہین دیکھو تصویر نمبر ۶

اول عظم مطرقی (مالیس) یہہ ہڈی ہتھوڑی کی شکل پر مدور الراس ضیق العنق عظم سندانی کے ساتھہ اتصال رکھتی ہے اور دستہ مطرقی کا کنارہ غشائی طبلیہ سے ملا رہتا ہے **دویم عظم سندانی (انکس)** یہ ہڈی کا جسم مستطیل الشکل ایک جانب سے دوسری طرف کو چپٹی ہوئی ایرن کی صورت پر ہوتی ہے جسپر لوہار لوہا کوٹتے ہین اسکی بالائی چوٹی پر ایک نشیب ہوتا ہے جسمین عظم مطرقی کا جوڑ ملتا ہے اور زیرین سرا فیتی ہوتا ہے **سوم عظم رکابی (اسٹیپس)** یہ ہڈی بعینہ رکاب کی شکل ہوتی ہے جسپر پاؤن رکھکر گھوڑے پر سوار ہوا کرتا ہے اور ایک نشیب کے ذریعہ عظم سندانی سے ملتی ہے غرض یہ تینون ہڈیان باریک عضلاتی ریشون کے ذریعہ متحرک ہوا کرتی ہین اور یوسٹیکین نلی کے ذریعہ حنجرہ کیساتھہ تعلق پایا جاتا ہے نیز مجری کے راہ سے اسکی لعابدار جھلی کی خارجی رطوبت حلق مین جاتی ہے اور جوف مذکور ہوا سے بھرا رہتا ہے نیز جوف کے اندرونی دیوار مین دو سوراخ ہوتے ہین اول بیضوی سوراخ جو دہلیز مین کھلتا ہے اکثر اوپر کیطرف ہین عظم رکابی کے پاؤن کے پاس غشا سے بند رہتا ہے دویم گول سوراخ جو گھونگیا مین کھلتا ہے جوف کے نیچے پیچھے کیطرف

تصویر نمبر ۶



واقع ہے اور بر باطنی بنا وٹ سے بند رہتا ہے یوسٹیکین مجری کا سوراخ قریباً ۲ انچ طویل پیچھے سامنے اور اندر کیجانب مائل ہوتا ہے استخوان و غضروف سے بنتا ہے استخوانی حصہ قریباً نصف انچ طویل مقدم دیوار کے زیرین حصہ سے شروع ہو کر پیچھے کی طرف بیضوی کشادہ سوراخ میں ختم ہوتا ہے غضروفی حصہ قریباً ایک انچ طویل حلق میں شری کے سوراخ کی مانند نظر آتا ہے۔ زیادہ تر فائدہ اسکا یہ ہے کہ ہوا کے دباؤ سے غشا طبلی کے دونوں جانبی کنارے برابر رہا کرتے ہیں جس سے آواز کی لہریں باسانی پہونچ سکتی ہیں جب کام وغیرہ بعض صورتوں میں یوسٹیکین مجری کی لعاب دار جہلی متورم ہونیکے باعث بند ہو جاتی ہے تو جوف المتوسط کی ہوا کے نہ خارج ہونے سے کانوں میں بوجہ اور بہرا پن کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے اور غذا کہاتے وقت بلع کی صورت میں مجری مذکور کے کہل جانے سے صعود ہوا کے سبب کانوں میں جہن جہناہٹ کی آواز مسموع ہوتی ہے **جوف متبطن (لیبرنتھ)** یہ ایک استخوانی اور غشائی مجاری کا پیچیدہ مجمع ہے اسکے دو حصے ہیں **اول** حصہ غشائی جو بیضوی اور مدور سوراخوں کے ذریعہ جوف متوسط سے شمولیت رکھتا ہے مجمع مذکور میں پیچھے کی جانب سے عصب سماعی داخل ہوتا ہے دوم حصہ استخوانی جس میں دہلیز (وسٹی بیول) نیم مدور مجری (سیمی سرکیولر کنال) اور گہونگیا (کاکلیا) پائے جاتے ہیں۔ استخوانی دہلیز (وسٹی بیول) ایک قسم کی بیقاعدہ مجری ہے جس کا قطر ۱/۵ حصہ انچ کے برابر ہوتا ہے اور اپنی بیرونی دیوار کے قریب بیضاوی سوراخ کے ذریعہ جوف متوسط سے شامل ہوتا ہے اسکی موخر دیوار میں پانچ سوراخ پائے جاتے ہیں جو نیم مدور مجاری میں کہلتے ہیں اور اسکے سامنے کا بڑا سوراخ گہونگیا میں داخل ہوتا ہے اسکے درونی دیوار کے پستی میں عصب سماعی کا سوراخ واقعہ ہے۔ استخوانی نیم مدور مجاری شمار میں تین ہیں ایک بالائی دوسرا افقی تیسرا موخری نیز ان مجاری میں پانچ سوراخ پائے جاتے ہیں جو دہلیز میں کہلتے ہیں ہر ایک استخوانی مجری کا قطر ۱/۲۰ حصہ انچ کا ہوتا ہے اور مجری کے اصل میں پہولا ہوا گونہ موٹا سرا ہوتا ہے جسکو انگریزی زبان میں امپیولا کہتے ہیں غشائی نیم مدور مجاری کی شکل بعینہ استخوانی نیم مدور مجاری کی مانند ہوا کرتی ہے مگر ان کی گولائی استخوانی نیم مدور مجاری کی نسبت صرف ۱/۳ حصہ ہوتی ہے انکے سامنے کا پرت استخوانی نیم مدور مجاری کی طرف غشائی العظم کیساتھ شامل ہوتا ہے اور دیگر

اطراف سے آزاد پایا جاتا ہے اور امپیولا کے قریب مجاری کی غشا مین ایک پھیلی ہوئی وسعت پائی جاتی ہے
جس مین ایک ابھار بھی نمودار ہوتا ہے۔ استخوانی گھونگیا ایک قسم کی دوہری بلدار مجاری ہوتے ہین جو
استخوانی دہلیز کے پہلے واقع ہین اور انکے مرکز پر ایک گاؤدم استخوانی ابھار پایا جاتا ہے اس کے گرد
غشاء العظم کے دہلیز حصہ سے ایک بلدار استخوانی ابھار ہوتا ہے جس سے گھونگیا کے مجری دو غیر مکمل مجاری
مین منقسم ہوجاتے ہین ان کا بالائی حصہ ایک غاردار ابھار کی ہم شکل ہوتا ہے بحالت زندگی گھونگیا
کی مجاری غشا سے بند رہتی ہین جس سے ایک تیسری درمیانی مجری بن جاتی ہے۔ استخوانی گھونگیا
کا استر غشاء العظم سے ہوا کرتا ہے جس مین ایک قسم کی شفاف رطوبت بھری رہتی ہے غشائی مذکور کا
دہلیزی حصہ دو چھوٹے چھوٹے کیسون مین منقسم ہوجاتا ہے اور اس کا چھوٹا کیسہ گھونگیا کے قریب
اور بڑا کیسہ نیم مدور مجری کے قریب واقع ہے دونون کیسون کی جھلی تین پرت سے بنتی ہے بیرونی
پرت ڈھیلا خانہ دار اور درمیانی پرت ریشہ دار ہوتا ہے اور اس مین عصبی ریشے بکثرت پائے جاتے ہین
اندرونی پرت غشائی قشری سے بنتا ہے اور اس مین بال کی مانند باریک لمبے ریشے زیادہ ہوتے ہین آخرکار
عصبی ریشون مین شامل ہوجاتے ہین استخوانی گھونگیا کا غشا شکل مین مثلث مجری کے طور پر ہوتا ہے اور اس مین
شفاف رطوبت بھری رہتی ہے نیز رطوبت مین ایک قسم کے گول کیسے (سیلز) پائے جاتے ہین اور سیلز
مذکورہ باقاعدہ ڈنڈیون کے سلسلہ سے بنتی ہین اور ہر ایک سلسلہ ایک دوسرے کے برابر تین چار قطارون
مین مرتب ہوتا ہے درونی ڈنڈیان قد سے عظم الساعد کی ہم شکل ہوتی ہین جنکی بالائی حصہ پر ایک بڑی
مجوف سطح ہوتی ہے اور بیرونی ڈنڈیون مین ایک محدب سطح پائی جاتی ہے جو درونی ڈنڈیون کی مجوف
سطح سے ملکر بیٹھ جاتی ہے اور ان دونون سلسلون کی ترچھی طور پر واقع ہونے سے ایک مثلث وسعت پائی
جاتی ہے اور یہ ڈنڈیان بیچ مین تنگ اور جڑ کے قریب کشادہ ہوتی ہین اوپر کی جانب سے لچکدار جھلی اور
دوسری جانب سے غشاء العظم کیساتھ پوشیدہ رہتی ہین اور اس جھلی مین بہت سے سوراخ پائے جاتے ہین
جن کی راہ سے شفاف رطوبت گذرتی ہے علاوہ ازین شفاف رطوبت مین بہت سے گول کیسے دانون
کی شکل مین پائے جاتے ہین غرض استخوانی گھونگیا کے مجاری اور وسعتین مثل پرآب حوض کی مختلف
صورت مین ہوا کرتی ہین ایک ان مین سے بڑا حوض ہوتا ہے جس کی شکل ناسپاتی کے قریب قریب ہوتی ہے
نیز عظم الرکابی کے متصل پایا جاتا ہے اور یہ بڑی حوض کے منہ پر مثل سرپوش کی ہوتی ہے تاکہ شفاف رطوبت

سیالان سے محفوظ رہے سرپوش کی عدم موجودگی میں تمام رطوبت لوشکلیں مجری سے خارج ہو جاتی ہے اور بڑے جوف کے ارد گرد مختلف شکل کے دو یا کئی حوض پائے جاتے ہیں بعض قریب بعض بعید ہوتے ہیں اور کل تمام شفاف رطوبت سے بھرے رہتے ہیں اور جملہ عضوں کی رطوبت میں عصب سماعی کی شاخیں تیرتی رہتی ہیں۔

عصب سماعت (آڈی ٹوری نرو)

عصب مذکور دماغی اعصاب کے ساتویں زوج سے نکل کر کان کے اندرونی سوراخ کی راہ کان میں داخل ہوتا ہے بعد ازاں اس کی ایک شاخ استخوانی دہلیز اور دوسری شاخ استخوانی گھونگیا میں جاتی ہے۔ دہلیز کے عصب کی پانچ شاخیں ہو جاتی ہیں جس کی ایک شاخ خاص دہلیز کے چھوٹے کیسہ اور دوسری بڑے کیسہ میں اور باقی تین شاخیں نیم مدور مجاری کے ہر ستہ پھیلاؤ میں داخل ہوتی ہیں بعد ازاں یہ جملہ شاخیں شفاف رطوبت سے گذر کر جوف اندرونی کے غشا میں پہونچتی ہیں اور شاخ در شاخ ہو کر باریک ریشوں میں آخر ہو جاتی ہیں اور کچھ شاخیں باریک کیسوں میں شامل ہو جاتی ہیں گھونگیا کے عصب کی شاخ گاؤدم استخوانی اور پایہ پہونچتی ہے چند شاخوں میں منقسم ہو جاتی ہے اور مختلف مقامات میں جال کی صورت ہو جاتی ہیں جن بعد جال سے باریک باریک ریشے نکل کر آلہ سماعت میں شامل ہو جاتے ہیں

فعل قوت سماعت

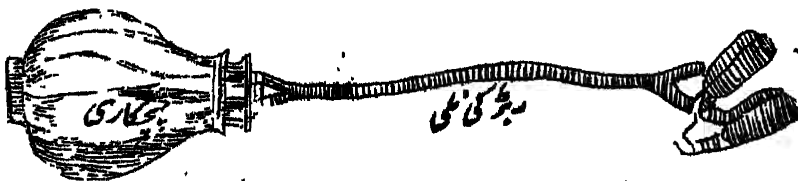
حس سامعہ کا مخصوص آلہ دونوں کان ہیں جس میں آواز کی لہروں سے تحریکی اثر پیدا ہوتا ہے اور یہ اس طریق پر ہے کہ جب آواز کی لہریں ہوا کے ذریعے سے کان تک پہونچتی ہیں تو اُن لہروں کو کان کا پنا جمع کر کے صماخ اذن میں داخل کرتا ہے بعد ازاں صماخ اپنی خمیدہ مجری کی راہ آواز کی لہروں کو متواتر پیچھے سے دباتا ہوا غشائی طبلی تک پہنچاتا ہے جس سے غشائی مذکور فوراً متاثر ہو جاتا ہے اس اثنا میں عضلات استخوان مطرقی کی تحریک سے غشائی طبلی قدرے کھنچ جاتا ہے اور زیادہ بلند آواز سے عضلات کی حرکت زیادہ ہو جاتی ہے جس سے غشائی طبلی زیادہ تن جاتا ہے اور آہستہ آواز سے عضلات میں حرکت کم پیدا ہوتی ہے جس سے غشا مذکور ڈھیلا رہتا ہے اور آواز بصد مشکل مسموع ہوتی ہے اگر کان میں نالی رکھ کر آواز کی لہریں پہونچائی جاویں تو آواز زیادہ تیز تیز سنائی دیتی ہے پس اس صورت میں آواز کی لہروں کا خاص اثر کان کے اندرونی جوف کے حوضوں پر منتہی ہوتا ہے جس سے حوضوں کی شفاف رطوبت میں تحرک اور تموج کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے اور رطوبت کی موجودہ سیل بھی حرکت میں آتی ہیں آخر کار عصب کے باریک باریک ریشوں کو متاثر ہونے سے صورت ادراک کی مدرک ہوتی ہے اور اس قسم کا اثر ہوا سیال اور سخت اجسام وغیرہ لچکدار شئے کی حرکت سے ہوا کرتا ہے۔ ہوا میں آواز

کی رفتار فی سکنڈ ۱۰۵۰ فیٹ سیال اجسام مین چہار چند اور سخت اجسام مین ۸ سے ۱۸ مرتبہ تک زیادہ تیز ہوتی ہے
ایک سخت جسم سے دوسرے سخت جسم مین نہایت آسانی سے منتقل ہوجاتی ہے مگر سخت جسم سے سیال مین کم اور
ہوا مین نہایت ہی کم آسانی سے منتقل ہوتی ہے البتہ درمیان مین کسی پردے کو حائل ہونے سے سخت اجسام کی آواز
ہوا کے اجسام مین زیادہ تر آسانی سے منتقل ہوجاتی ہے اور سطح عالم مین ہوا کی موجودگی سے آواز کی لہرین ہر سمت
مین پھیل کر پہونچتی ہین اور جسقدر آواز چلتی جاتی ہے اُسی قدر آواز کی تیزی کم ہوتی جاتی ہے اگر ہوا کے
سخت جسم مین منتقل ہونیکے وقت آواز رک جاتی ہے البتہ درمیان مین کسی لچکدار شئے کو حائل ہونے سے
آواز منتقل ہوجاتی ہے - آواز کا مستقیم طور پر یا قدرے منحرف ہوکر پہونچنا ٹھیک اصول روشنی کے
مطابق ہے مختلف آواز کی سمت کا دریافت کرنا دونو کانون کی تحریکی اثر کے دباؤ کا باعث ہے نیز آواز
کی سمت سر کے پھیرنے اور کان کو لگانے سے صاف معلوم ہوتی ہے مگر سمت آواز معلوم کرنے مین نیم مدور مجاری
زیادہ تر کارآمد ہوتے ہین کیونکہ نیم مدور مجاری کی وضع قیام ہی کے موقعہ سے ہے کہ جس سمت کی آواز معلوم
ہوتی ہے اور یہ مجاری شمار مین تین ہین اور ہر ایک کا محور طول عرض اور عمق ایک ہی مرکز مین شامل ہوتا ہے
اور مجاری مذکورہ کے ذریعہ سے وہ آواز بھی معلوم ہوتی ہے جو صماخ کی بند حالت مین سر کی ہڈیون کی راہ سے داخل
ہوتی ہے بشرطیکہ آواز زیادہ تر تیز ہو - سُر کی آواز گھونگیا مین داخل ہوتی ہے جسکے ذریعہ سے مختلف آوازون کے
نغمے مسموع ہوتے ہین کیسون کی ڈنڈیان جو قد وقامت مین مختلف ہوا کرتی ہین متحرک کانٹون کی مانند باجہ
کی مختلف آوازون کی لہر کو پیدا کرتی ہین جنکی ہر لہجہ کا نغمہ جداگانہ ہوتا ہے اور مختلف نغمون کی آوازین
پہچانی جاتی ہین جب متواتر اور بیقاعدہ فاصلہ سے بہت سی تحریکی اثر کانون مین داخل ہوتا ہے تو صرف
شور وغل کی آواز معلوم ہوتی ہے البتہ برابر فاصلہ سے اثر کے متواتر داخل ہونے پر نغمہ کی آواز مسموع
ہوتی ہے اگر برابر فاصلہ سے ایک سکنڈ مین سماعی اثر ۱۸ مرتبہ داخل ہو تو نغمہ کی آواز نہایت مدہم پیدا ہوتی ہے
مگر زیادہ سے زیادہ بلند نغمہ کی آواز جس کا مسموع ہونا ممکن ہے ایک سکنڈ مین ۳۴۰۰۰ مرتبہ تحریکی
اثر کے داخل ہونے سے پیدا ہوتی ہے اگر دونون حدود کے مابین اوتنی ہی عرصہ مین جتنے شمار کا اثر کان مین داخل
ہو تو مختلف سُرون کی نغمے پیدا ہوتے ہین اگر مختلف سُرون کی آوازین پے در پے آوین تو اُن سے خوشگوار
یا ناگوار اثر مسموع ہوتے ہین اور یہ شمار تحریکی اثر کے موافق جو آواز پیدا ہونیکے واسطے ایک دوسرے کے بعد
فرداً فرداً پڑتے ہین نمایان ہوتا ہے اگر ان تحریکی اثر کے شمار کا اندازہ سادہ ہو یعنی ایک نغمہ بہ نسبت

دوسرے کی دوہرا تحریکی اثر رکھتا ہو تو کان میں خوشگوار آواز پڑتی ہے اور اِس دوسری تحریکی اثر کے اندازہ
کو آہستہ آوازوں کا فاصلہ مقرر کرتے ہیں اسی طرح سادہ شمار یعنے تین چار کی بعد ایک ایک اور دو دو کی بعد
تین دوسری تحریکی اثر رکھتے ہوں تو ان سب سے خوشگوار نغمے پیدا ہوتے ہیں اگر یہ شمار زیادہ پیچیدہ ہوں
یعنے تین کے بعد پانچ یا چار کے بعد سات تو اس سے ناگوار آواز پیدا ہوتی ہیں - ڈاکٹر کارٹای صاحب کا
ہر ایک سیل غالباً اِس قابل ہے کہ علیحدہ علیحدہ قسم کی سُر کا اثر حاصل کرے اور یہ سیل شمار میں ۳۰۰۰ ہیں
اگر سوال کیا جائے کہ دونوں کانوں میں ایک ہی وقت میں اکہری آواز کیوں پیدا ہوتی ہے تو جواب
میں یہ کہا جاتا ہے کہ غالباً یہ امر دونوں کانوں کو متفق فعل سے حاصل ہوتا ہے مگر جس کان کی طرف سے آواز کی
لہریں داخل ہوتی ہیں اوسمیں زیادہ صاف مسموع ہوتی ہے بعض اوقات ایک ہی اثر سے دوسری
آواز مسموع ہوتی ہے مثلاً جب پانی کے اندر گھنٹہ بجا کر اُسکے قریب پانی میں ایک کان لگایا جائے تو دو
آوازیں مسموع ہوتی ہیں ایک سیدھی پانی سے گزر کر باہر آتی ہے اور دوسری ہٹ کر پانی سے گزر کر کان
میں داخل ہوجاتی ہے مگر یہ آواز آہستہ مسموع ہوتی ہے آواز کے فاصلہ کا دریافت ہونا اُسکی تیزی اور
دھیمی ہونے پر موقوف ہے مگر آواز کی تیزی معمولی تیزی سے زائد ہو ورنہ فاصلہ کا اندازہ کرنا غیر
ممکن ہوجاتا ہے مثلاً گرج کی آواز باوجود فاصلہ بعید کے قریب معلوم ہوتی ہے اگر مختلف تیز آوازوں کو
مختلف مسافت کیساتھ مقابلہ کرنے کی مشق کیجاوے تو اکثر فاصلہ کے اندازہ کرنے کی مہارت
پیدا ہوجاتی ہے بعض نقال اِس قسم کی آواز نکالتے ہیں کہ حس سامعہ کو دور کی آواز معلوم
ہوتی ہے اگر آواز کی طرف غور و توجہ کی جاوے تو نہایت خفیف آواز کا فرق بھی بخوبی پہچانا جاتا ہے
جیسا کہ ایک باجہ کی آواز کو بہت سے باجوں میں سے اہل باجہ علیحدہ بتلا سکتا ہے - عدم توجہ کی صورت میں آواز
مسموع نہیں ہوتی مثلاً گاڑی کے چلنے سے آواز مسموع ہوتی ہے اگر اُسکے بار بار چلتے وقت غور
و توجہ نہیں کیجاوے تو اُسکی آواز شنائی نہیں دیتی - مختلف اشخاص کی قوت سماع مختلف ہوتی ہے
بعض بلند آواز کو بعض خفیف آواز کو زیادہ صاف سُن سکتے ہیں بعض اشخاص باجہ کی آواز کو بہت کم
پہچان سکتے ہیں اور اُن میں فرق بھی بدقت بتلا سکتے ہیں البتہ سیکھنے اور مشق کرنے سے یہ دقت
رفع ہوجاتی ہے حس سامع آواز اور حنجرہ کی عضلاتی فعل کو بخوبی مدد دے سکتی ہے - بہرے پن کی صورت
قوت سامعہ کی عدم رہنمائی سے اکثر بلند آواز اور کریہ الصوت پیدا ہوتی ہے بعض اوقات دہان خون

مین تغیرات کے واقع ہونے سے مختلف قسم کی آوازین مسموع ہوتی ہین جیساکہ گونجنی کی نوبات مستقلا جنجنا سو گانے یا خفیف شور وغل کی آواز معلوم ہوتی ہے نیز دماغ مین خون کا اجتماع آواز و زیادہ نقاہت سے اور یوسٹیکین مجری کی رکاوٹ سے اس قسم کی آوازین مسموع ہوتی ہین - **مقالہ اول امراض بناگوش** جس کو مختلف عوائف کی لحاظ سے ایک مقدمہ اور چند فصول مین بیان کیاجاتا ہے

مقدمہ ملاحظہ گوش - اگر کان کی ساخت یا اُسکی فعل مین کسی قسم کا فتور پیدا ہو جاوے تو کیفیت دریافت کرنے کی غرض سے پہلے آب صابون کی پچکاری کرین تاکہ میل والالش سے کان صاف ہوجاوے بعد ازان مریض کو روشنی کے سامنے کہڑا کیاجاوے اور گوش ماؤف کے مقابل عامل بہی کہڑا ہوکر شپائی غضروف کو اوپر او پیچھے کی طرف کہینچکر صماخ کے سوراخ کو سیدہا کرے اس سے غشائی طبلی کی کل کیفیت معلوم ہوجاتی ہے اگر اس ترکیب سے اصل مطلب برآمد ہو تو آلہ گوش بین (فنل سپیڈ اسکیولم) یا ئنٹر اسکوپ باریک سرے کو کان کے سوراخ مین داخل کرکے دوسرے سرے سے غیر معمولی کوائف کو معلوم کرین مگر اثنائے استعمال کے وقت آفتاب کی شعاع یا چراغ کی روشنی کا ہونا ضروری ہے پس اس صورت مین اگر غشائی طبلی کی رنگت مین تبدیلی پائی جائے تو کان کے درمیانی حصہ پر رسولی یا دمبل کی موجودگی ثابت ہوتی ہے کیونکہ غشائے مذکور کی اصل رنگت سفید خاکی مائل شکل مین محدب ہوتی ہے - اسٹاکیوس مجری کی مسدود حالت مین غشائی طبلی صحت کی نسبت زیادہ محدب یا مقعر معلوم ہوتا ہے اگر اس موقعہ پر بینہ ناک بند کرکے زور سے ہوا کو خارج کیاجائے تو غشائی مذکور مین کسی قسم کا تغیر اور تبدل واقعہ نہین ہوتا - قناطیر کے داخل کرنیسے مجری مذکور کی بندش بخوبی معلوم ہوسکتی ہے مگر قناطیر کے استعمال کیلئے زیادہ تر مشق درکار ہے ورنہ غلطی کے واقعہ ہونیسے چند قباحتین ظہور مین آتی ہین پس اس صورت مین مخصوص پچکاری کو عمل مین لانا عامل اور مریض دونوں کیلئے اسہل تر ہے دیکھو تصویر نمبر



طریق عمل مریض کو کرسی پر بٹھلا کر ہدایت کو ہن کہ منہ کو پانی سے پُر کرے بعد ازان ٹرکی دونون نالیون کو مریض کی ناک مین داخل کر کے نتھنون کو پکڑین اور دا بٹن ہاتھ سے پچکاری کو دباوین اور پچکاری کے دباتے وقت مریض کو پانی نگلنے کی ہدایت کرین کیونکہ پانی کے نگلنے سے حلق کی سوراخ بند ہوجاتی ہین اور پچکاری کی ہوا دستاکیوس مجری کے ذریعہ کان کے درمیانی حصہ مین داخل ہوجاتی ہے جس سے مختلف قسم کی آوازین مسموع ہوتی ہین غشائی طبلی کی پھٹی ہوئی حالت مین ہوا کا تھا کا سوراخ کی راہ سے باہر نکلتا ہوا معلوم ہوتا ہے فتور سماعت کی تفتیش اسطرح بھی ہوسکتی ہے کہ مریض کی پیشانی یا صدغین پر گھڑی لگا دین اگر گھڑی کی آواز مریض سن سکتا ہے تو اسکو صحیح وسالم سمجھا جائے اگر آلہ کے استعمال سے آواز بھاری معلوم ہو یا خود مریض اپنی آواز کو بھاری خیال کرے تو اس سے فتور سماعت معلوم ہوتا ہے اور یہ بھی معلوم کرین کہ مریض کسقدر فاصلہ سے آواز سن سکتا ہے ۔

فصل اول چنبل گوش (اگزیما آف دی ایر) امراض گوش کی حاد و مزمن صورت مین مواد ردیہ کے زیادہ خارج ہونیسے کان کے پیچھے اور غضروف پر چھوٹی چھوٹی پھنسیان بکثرت نکل آتی ہین جن سے شفاف رقیق چپکدار رطوبت زیادہ خارج ہوتی ہے اگر یہ رطوبت کسی دوسرے مقام پر لگ جائے تو وہان بھی پھنسیان نکل آتی ہین مرض کی مزمن حالت مین رطوبت کے نہ خارج ہونے سے جلد پر زردی مائل دبیز اور خشک کھرنڈ جم جاتا ہے اور کھرنڈ کے نیچے مائیت خون یا پیپ کے جمع ہونے سے سوزش اور کھجلی بشدت ہوتی ہے جس سے مریض بے آرام اور بے چین رہتا ہے کھجلی کی زیادتی سے رات کو وقت نیند مطلقاً نہین آتی اور پیپ کے نکلنے سے گھاؤ پڑ جاتا ہے اور کچھ عرصہ کے بعد دوبارہ کھرنڈ پنجاتا ہے اور سوراخ مین پھنسیون کی نکل آنے سے سوراخ گوش تنگ ہوجاتا ہے سماعت مین فرق پڑ جاتا ہے اور صحت کاملہ کے بعد مقام ماؤف سیاہی مائل ہوجاتا ہے **علاج** حاد حالت مین مگنیشیا سلفاس یا پاپوبل کے استعمال سے معدہ امعا کو صاف کرین **دیگر سفوف مسہل** آرد تربد ۹ ماشہ حب النیل ۶ ماشہ نمک لاہوری ۲ ماشہ سب کو باریک کر کے روغن بادام سے چرب کرین اور مریض کو کھلائین اس سے بہت کھل کر دست آنے سے تنقیہ کرین چند جونکین لگاوین مختلف مزاج کی موافق خارجی علاج مختلف ادویہ سے کرین ویسلین مسکہ بالائی روغن زرد ـ روغن بادام روغن زیتون روغن کتان گل روغن گلیسرین روغن ناریل زنک آئنٹمنٹ ـ بورک

اٹنٹمنٹ وغیرہ مسکن دافع خراش دوائیں لگاویں بورک سالوشن یا لیڈ سلوشن میں کپڑے کا پارچہ بھگو کر مقام
ماؤف پر رکھیں اور پارچہ کو برابر تر رکھنا چاہیے ملابار ورٹ۔ بسمتھ کاربوناس سفوف سہاگہ زنک
اوکسائیڈ۔ مگنیشیا کاربوناس سپھاک۔ آرد برنج وغیرہ اس قسم کی ادویہ کا سفوف فرداً فرداً یا تین
چار کو ملا کر استعمال کر سکتے ہیں خراش کی زیادتی میں ۱۰ گرین کافور کو فی انوس کی حساب سے ملا کر استعمال
کریں اور یہ مرکب بھی فائدہ میں سریع الاثر ہے **نسخہ** ویسلین ۲ انوس نشاستہ ایک انوس زنک
اوکسائیڈ ایک انوس سلی سلاک ایسڈ ۳۰ گرین سب کو ملا کر مقام ماؤف پر لگاویں۔ **دیگر مجرب**
زنک آئنٹمنٹ ایک انوس میں سلی سلاک ایسڈ حسب نعانہ ملا کر استعمال کریں اگر اس سے صورت آرام کی
نمایاں نہ ہو تو چند روز کے بعد پلٹس کے استعمال سے کھرنڈ کو اتار دیں بعد ازاں نیم کا پانی یا کاربالک سلوشن
سے الائش موجودہ کو صاف کریں اور یہ مرکب تیار کر کے لگاویں **نسخہ** گندھک چھاچھ ایک تولہ سہاگہ
۶ ماشہ کافور نیلا تھوتھا کتھہ سفید کمیلا ہر ایک ۳ ماشہ سب کو باریک کر کے بقدر ۲ ماشہ ۲ تولہ مسکہ میں ملا کر لگاویں
اور بوقت خواب ۱۰ گرین اوکسائیڈ آف زنک کو ایک انوس ویسلین میں شامل کر کے لگاویں تاکہ کپڑے نہ چکنیں
روغن ناریل کا استعمال بھی فائدہ میں سریع الاثر ہے **ترکیب** پوست کھوپہ ناریل بقدر ایک سیر کو
نیم کوفتہ کریں اور پاؤ بھر گندم بھی شامل کر کے ایک کوجہ گلی گلحکمت میں داخل کریں جس کے نیچے تین چار
سوراخ کئے ہوں بعد ازاں منہ بند کر کے بطور جنتر روغن کشید کریں جیسا کہ قرابادین احمدیہ کے
حصہ اول میں دواسازی کے باب میں ضبط ہے دودھ چاول بیضہ نیم برشت وغیرہ زود ہضم غذا کھانی
کو دیں۔ گوشت مچھلی۔ شراب۔ چٹنی اچار اور تیز گرم مصالح سے پرہیز کریں خون کی قلت اور رقت
میں پل فری کا استعمال فائدہ میں سریع الاثر ہے کلورائیڈ آف پوٹاسیم۔ ٹارٹین سرپ فیری آیوڈائیڈ
روغن ماہی وغیرہ قوی مصفی خون کے استعمال سے مریض کی طاقت کو بحال رکھیں اور مزمن
درجہ میں کھرنڈ اتار کر پہلے مرہم لال مرکب یا بسمتھ وغیرہ نجراش اور مسکن ادویہ کا
استعمال کریں بعد میں محرک دوائیں لگاویں اور ایک انوس پانی میں ۱۰ گرین کاربونیٹ
آف سوڈا حل کر کے دھو ڈالیں یا نیم کے پانی میں قدرے سجی ملا کر صاف کریں بعد ازاں
ہائیڈ اٹنٹمنٹ۔ ڈائیاچیلن وغیرہ لگاویں اور یہ مرکب بھی فائدہ میں سریع الاثر
ہے **نسخہ** لائیکوار کاربونس ڈیٹرجنس ایک ڈرام ہائیڈرارجرائی امونیاٹا ۱۰ گرین

لینولین ایک اونس سب کو ملا کر مقام ماؤف پر لگاوین رطوبت کے زیادہ خارج ہونے مین ایک فی۔ ام لانگوار یلمپا ہی یعنی شامل کر سکتے ہین گاٹک سے داغ دینا بہی فایدہ مند ہے اور در بعد مزمن مین مرکبات سنکہیا کا استعمال کرنا فایدہ مین بمنزلہ اکسیر ہے —

نسخہ سنکہیا سفید ایک تولہ کو ایک ہزار لیمو کی رس مین چند روز تک کہرل کرین بعد ازان حبوب بقدر برنج تیار کرکے غذا کے بعد صبح و شام ایک ایک حب کہایا کرین غذا خوب ۔ روغن کہلاوین —

فصل دوم سوزش جلد بینا جب بعض کمزور اور خنازیری مزاج ہوتا ہے تو چیچک خسرہ ۔ آتشک وغیرہ بثورات کے بعد سوزش کی شکایت پیدا ہو جاتی ہے کان تکے جہید لینے ضربہ ۔ صدمہ ناگہانی کے واقع ہونے زیادہ سردی گرمی کے لگنے سے بہی ہو جاتی ہے کبہی غشائے خانہ دار میں دنبل کے پیدا ہونے طبیعت کی خرابی اور باشرا کی سمیت کے سرایت کر جانے سے سوزش کا ظہور ہو جاتا ہے **علاج** ابتدا صورت مین مسہل دین قبض کا خیال رکہین مقام سوزش پر کوکنار اور برگ تکو کی تکمید کرین —

دیگر تکمید جس سے مواد موجب لگنا د فوراً تحلیل ہو جاتے ہین **نسخہ** برگ کتان برگ خطمیہ تخم ختمی ۔ بابونہ اکلیل الملک گل خیرو عنب الثعلب ہر ایک تولہ برگ نیم ۴ تولہ برگ بنگ برگ سنبہالو ہر ایک ۲ تولہ سب کو ملا کر ۱۰ سیر پانی مین جوش دین اور بعد و بخار کے شروع مین اگر یا گرم بہانہ دین ۔ تاکہ مواد موجودہ تحلیل ہو جائے دنبل کی صورت مین چند جونکین لگا دین ۔ سینکہر آلو ڈین یا مرہم داخلیون لگا دین اگر اس سے صورت آرام کی نظر نہ آوی تو تخم کتان کی لوپری دن مین تین دفعہ گرما گرم باندہین اور مواد کی پختہ صورت مین شگاف دیکر مواد کو خارج کرین بعد ازان مرہم صابون کا پہاہا لگا دین اور نیم کے پانی یا کار بالک سلوشن سے زخم کو صبح و شام دہویا کرین سرخ باد کی صورت مین مقام ماؤف کو روئی سے ڈہانک رکہین تاکہ سردی سے محفوظ رہے نائیٹریٹ اف سلور سلوشن لگا دین وغیرہ علاج حسب مناسب موقع عمل مین لاوین —

فصل سوم دنبل گوش جب پیدایش کے واسطے کمزور خنازیری مزاج کی

عورتین زیورات پہننے کی غرض پر بینا کی غضروف چہیدواتی ہین یا کان کو پکڑ کر زور سے کہیچا جاتا ہے یا اوسپر طمانچہ مارا جاتا ہے تو کان کے باہر غضروف پر صورت دبیل کی نمایان ہوجاتی ہے درد کی شدت سے بخار بھی ہوجاتا ہے بعض اوقات التہاب العظم مین کیفیت مردار ہونے کی ہوجاتی ہے جس سے دماغ کے اندر ورم کے سرایت کر جانے کا احتمال زیادہ پایا جاتا ہے اس صورت مین اکثر انجام خراب ظہور مین آتا ہے اگر مریض اچہا بھی ہوجائے تو بدصورتی تا دم زیست باقی رہتی ہے کبھی بیرونی اور درمیانی حصہ گوش کی مزمن امراض مین کان کی پشت پر دنبل پیدا ہوجاتا ہے درد کی شدت سے بخار ہوجاتا ہے نیند کے نہ آنے سے درد سر بے چینی کمال پائی جاتی ہے مقام ماؤف تنا ہوا چمکدار معلوم ہوتا ہے مواد کے گہرا ہونے سے پیپ کی حرکت چندان معلوم نہین ہوتی اگر پختہ ہونے مواد کے بعد کان مین پیپ پھٹ جائے تو کان سے بدبودار رطوبت بکثرت خارج ہوتی ہے بعض اوقات دماغ کے اغشیہ مین سوزش کی سرایت کر جانے سے علامات دیہ نمایان ہوتی ہین اور باہر کیطرف دنبل کے پہٹ جانے سے صورت ناسور کی ہوجاتی ہے قوت سماعت مین فتور کے پیدا ہونے سے کان مین مختلف قسم کی اوازین پیدا ہوتی ہین - **علاج** اصل سبب موجب فساد کے موافق تدارک کرین امتلا کی صورت مین مسہل دین قبض کا خیال رکھین مقام ماؤف پر تکمید کرین بہاپ دین تخم کتان کی لوپری باندھین مواد کی موجودگی مین شگاف دیکر مواد موجودہ کو خارج کرین اگر پیپ کے گہرا ہونے کے سبب مواد کی پختگی مین اشتباہ پڑجائے تو سلائی کو داخل کر کے پیپ کی موجودگی معلوم کرین اور شگاف دین اگر مواد کے پورے طور پر نہ خارج ہونیسے علامات حادہ مین تخفیف کی صورت پیدا نہو تو مقام ماؤف پر نہایت ہوشیاری سے برما کرین مردار کی صورت مین نائٹریٹ اف مرکیوری سے داغ دین کاربالک سلوشن یا نیم کے پانی وغیرہ دافع عفونت عرقیات سے صفائی مقدم رکھین اور کان مین کاربالک آئیل یا روغن رتن جوت ٹپکا دین بعض اشخاص مین کمزوری کی باعث مرض کا باربار دورہ ہوا کرتا ہے پس اس صورت مرکبات فولاد - کونین روغن ماہی وغیرہ مقویات کی استعمال سے مریض کی طاقت

اور عام صحت کو بحال کرین نقاہت بدن اور کمزوری جسم کیلئے یہ مرکب فایدہ مند ہیں یا مرہم الاثر ہے **نسخہ** لایکوار آرسنی کمیلس ایک درام ٹنکچر فیرای میلٹا گلیسرین ہر ایک ٹ درام سب کو ملا کر بقدر ۵ ابوند صبح و شام غذا کے بعد دین۔ کند ٹاک کیالسیم سیلفائڈ ۔ ایوڈائیڈ اف ایرن پیانہ تھوم وغیرہ ادویات کے کھانے سے پیپ کی پیدائش کو روکین –

فصل چہارم رسولی اذن اکثر بچون مین گوشمالی طمانچہ دینے اور مستورات مین کان کے چھیدنے سے پیدا ہو جاتی ہے کبھی بادرزادہی ہوتی ہے کبھی ضربہ کے صدمہ کے بعد عروقی رسولی ہو جاتی ہے دبانے سے حجم اور ٹرپ مین کمی واقع ہو جاتی ہے –

علاج ابتدا مین ٹنکچر ایوڈین لگا دین یا مرہم داخلیون کا استعمال کرین سرپ آیوڈائیڈ اف ایرن یا روغن ماہی کھلا دین اگر اس سے فایدہ معلوم نہ ہو تو حسب دستور عمل جراحی رسولی کو قطع کر کے نکال دین اگر صماخ مین رسولی پیدا ہو جاے تو اسکا نکالنا نہایت مشکل ہے پس اس صورت مین مریض کو بیہوش کر کے صماخ کی سمت مین برما سے سوراخ کرین یا رسولی کی جڑ مین بالمقابل دو سوئیان داخل کر کے کیمیائی بجلی گزارین دو تین ہفتہ مین جڑ کے سوختہ ہو جانے سے رسولی خود بخود علیحدہ ہو جاتی ہے پس اس صورت مین زنبور سے پکڑ کر باہر نکالین جب ضربہ کی صورت مین استخوان اور غشای الناظم کے درمیان خون کے خارج ہونے سے بالگون شیشوی شکل کی رسولی پیدا ہو جائے تو اسمین شگاف دینا مناسب نہین ہے کیونکہ اس صورت مین اکثر پیپ پڑ جانے کا احتمال پایا جاتا ہے پس اس حالت مین صرف مانع عفونت عرقیات مین روئی بھگو کر کان مین رکھین درد کی شدت مین سرد پانی کی گدی یا برف لگا دین **دیگر مجرب** جس سے مقام ماؤف نہایت سرد رہتا ہے **نسخہ** نوشادر ایک درام کافور ۳۰ گرین اسپرٹ ایک اونس سب کو ملا کر اوسکے مقام پر بار بار لگا دین –

فصل پنجم ورم خلف الاذن ریپروٹائی ٹس انگریزی مین ممپس ہندی مین کن پیڑے عربی مین الورم التی تحدث فی اصل الاذن کہتے ہیں یہ ایک قسم کا متعدی وبائی ورم ہے جو اکثر عہد طفلی مین ایک سے دوسرے نوخیز جیوٹے بچہ کی غدود نکفیہ مین نرم گوشت کے مابین مخصوص مثلث پر ہو جاتا ہے مدہون نکارنجالون – اور بوڑہون

ہین لڑکے بکثرت مبتلا ہی ورم ہو جاتے ہین خصوصًا پانچ سے سات سال کی عمر کے بچے زیادہ تر مبتلا
ہو جاتے ہین اور مردون کی نسبت عورتین زیادہ مریض ہوتی ہیں **ماہیت** جب غدود
مذکور کے مجری مین کسی قسم کی روکاوٹ پیدا ہو جاتی ہے تو اسمین خون کے زیادہ اجتماع سے
مجری مذکور زیادہ تر دست اور سہل جاتی ہے اور انکے ریشون مین خون کی مائیت کے نفوذ کر جانے
سے باقی ماندہ خون کا اوبھرا پنجاتا ہے **اسباب** ایک قسم کا متعدی عام زہر ہوتا ہے
مگر ابی تک پایہ ثبوت کو نہین پہونچا کہ یہ زہر نباتی ہے یا حیوانی - یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ سم کی طرح
یہ زہر بلیادہ قاتل نہین ہوا کرتا بلکہ متاخرین حکماے انگلستان کی اصطلاح مین زہر اوس شی کو کہا
جاتا ہے کہ جس سے کسی قسم کا مرض جسم مین پیدا ہو جائے - سردی کی لگنے اور ہوائی مرطوب خصوصًا
موسم برشگال مین ورم کا ظہور زیادہ ہو جاتا ہے کیونکہ ہوائی نمناک سے جلد بدن کے مسامات بند
ہو جاتے ہین جس سے بخارات جسمیہ اور پسینہ بدنیہ کم خارج ہوتا ہے پس اسصورت مین مخصوصہ
فعل جلد کے معطل ہو جانے سے حموضات وغیرہ فضلات دمویہ کا اخراج گردہ کے ذریعہ زیادہ ہوتا ہے
آخر معمولہ عادت کی برخلاف زیادہ کام کرنے کے باعث گردی بھی اپنے فعل سے قاصر ہو جاتے ہین
جس سے پیشاب مین سرخی زیادہ ہو جاتی ہے اس موقع پر جلد اور گردی دونون اعضا کے فضلات
ردیہ خون مین ملجلے رہتی ہیں اور خون کی خراب حالت مین ہوائی مرطوب کی مخالف تاثیر جسم
پر جلد سرائیت کر جاتی ہے چونکہ اعضا کی طول وعرض جہات مین عروق پہیلے ہوئے ہوتے ہین
اور سرد ہوا کے لگنے سے عروق مذکورہ سکڑکر دوری ہیئت حاصل کر لیتے ہیں اسلئے ہیئت مذکور کے عروق
مین بیرونی خون کا دخول ہرگز نہین ہو سکتا جب دخول دم کی صورت مین بیرونی عروق کے اندر خون
کی مقدار زیادہ ہو جاتی ہے تو ہیئت دوریہ کی منقبضہ عروق مین خون بزور داخل ہو جاتا ہے
جب عروق دوریہ مین خون کی مقدار زیادہ داخل ہو جاتی ہے تو وہی پہولکر زیادہ وسیع وعظیم
ہو جاتی ہین اخر حجم عروق مذکورہ کے کمزور اور رقیق الجرم اور تنگ ہونے کے باعث بعض
عروق پہٹ جاتے ہیں جنکا مخرجہ خون عضلات مین جمع ہو جاتا ہی بعض عروق خون کی بوجھ
کی عدم برداشت سے عضلات کیطرف مایل ہو جاتے ہین جس سے ورم کا ظہور ہو جاتا ہے سیماب
کی کثرت استعمال نیز مختلف قسم کے حمیات مین بھی ورم کی شکایت پائی جاتی ہے وجع مفاصل

کے مواد کی ہمیت سے زیادہ ہوتا ہے جسمین مواد کم پیدا ہوتے ہیں **علامات** زمانہ ابتدا مین
آٹھ یوم سے تین ہفتہ تک سوا مخصوصہ کی شکایت چندان معلوم نہین ہوتی البتہ اس اثنا مین
مختلف طور پر خفیف علامات ظاہر ہوا کرتی ہیں چنانچہ عام ضعف تکان بیخوابی بدہضمی
تفخ اور غثیان وغیرہ علامات پائی جاتی ہیں آخر کار بخار لرزہ کے ساتھ ہوجاتا ہے ایک کبھی دونون
کان کے پیچھے دفعتًا دردناک ورم پیدا ہوجاتا ہے اور بخار کا دورہ اخیر مرض تک برابر رہتا ہے
اور نرم ترم بخار کے پائی جانے سے بیمار چندان نڈھال معلوم نہین ہوتا ہے رفتہ رفتہ چہرہ اور
گردن کے نیچے تک ورم پھیل جاتا ہے نیز نو نتین پھول جاتی ہین جس سے بیمار کی شکل بدل جاتی ہے
دبانے سے ورم لچکدار معلوم ہوتا ہے مگر کنارون مین بہ نسبت وسط گرد نواح کی سختی زیادہ پائی
جاتی ہے ورم کا مقام نہایت سرخ ہوجاتا ہے تحریک تکلین اور حرکت مفصل فک اعلی سے اذیت زیادہ
ہوتی ہے خصوصًا چبانے نگلنے اور جمائی لینے سے تناؤ کے باعث درد زیادہ اور بے چینی کمال
پائی جاتی ہے نیز دبانے سے درد زیادہ ہوتا ہے منہ سے رال بکثرت بہتی ہین کبھی رال کے بند ہوجانے
سے منہ خشک ہوجاتا ہے قوت سماعت مین بھی فرق پڑجاتا ہے درد کی زیادتی سے نیند نہین
آتی اکثر اوقات محلل ورام ادویہ کے استعمال سے چوتھے روز تمام علامات مین تخفیف ہونے لگتی
ہے البتہ کچھ عرصہ تک سختی برابر پائی جاتی ہے اور ورم کے رفع ہوجانے پر غدد اپنی اصلی
حالت پر آجاتا ہے کبھی اس اثنا مین دوسری طرف کا غدد متورم ہو کر مثل پہلے کی اپنا دورہ
کرتا ہے کبھی بے احتیاطی کی صورت مین ورم کے اندر پیپ پڑجاتی ہے بعدازان باہر کیطرف یا کان
کے اندر پھوٹ جاتا ہے اور کان سے پیپ جاری ہوجاتی ہے اکثر خاصہ اس ورم کا یہ ہے
کہ انحطاط کے وقت مواد کا انتقال دوسری جگہ پر ہوجاتا ہے چنانچہ عورتونکے پستان اندام
نہانی خصیۃ الرحم اور مردونکے خصیہ اور فوطی سوج جاتے ہیں آخر ورم کے رفع ہوجانے سے خصیہ
چھوٹا ہوجاتا ہے نیز ہاضمہ کی لعاب دار جھلی اور دماغ کے اغشیہ مین ورم سرایت کر جاتا ہے اور
انکی ورم کے رفع ہوجانے کے بعد غدد مذکور دوبارہ متورم ہوجاتا ہے اور کئی دفعہ عود کرتا ہے
بعض دفعہ غدد مذکور اور خصیہ وغیرہ اعضا ایک ہی دفعہ مبتلائے مرض ہوجاتی ہیں وجع مفاصل
اور فساد خون کی شراکت سے درد زیادہ ہوتا ہے دبانے سے کمال تکلیف ہوتی ہے باوجودیکہ

ورم کم ہوتا ہے مگر درد کی شدت سے بے چینی زیادہ ہوتی ہے بخار خفیف پایا جاتا ہے رات کو
نیند کے نہ آنے سے بیمار نہایت مضطرب حال ہوتا ہے سرد ہوا کی سرائیت سے تکلیف زیادہ ہوتی
ہے کیونکہ سردی سے عضو ماؤف میں انقباض اور کثافت کے سبب تنگی ہو جاتا ہے جس سے درد زیادہ
ہوتا ہے **انجام** دو حالت میں سے ایک حالت ضرور ہی ہوا کرتی ہے **اول** قوی تنومند
اشخاص میں جب عضلات میں خون کا اجتماع ہو جاتا ہے تو کچھ عرصہ کے بعد ادسپر ایک قسم کا
غشا پیدا ہو جاتا ہے اور غشائے مذکور کے گرد از سر نو عروق پیدا ہو جاتے ہیں جو کہ بعد وغیرہ
باقاعدہ علاج سے وہی عروق خون موجودہ کو بتدریج جذب کر لیتے ہیں اور جون جون خون
جذب ہوتا جاتا ہے ورم میں تخفیف پائی جاتی ہے چنانکہ تمام خون کے جذب ہو جانے
سے ورم کی شکایت بالکل مفقود ہو جاتی ہے اور مقام ماؤف اپنی اصلی حالت پر آجاتا ہے
دویم بے احتیاطی کی صورت میں پیپ کے پڑ جانے سے گوشت عروق وغیرہ اجزا فاسد اور
خراب ہو جاتے ہیں آخر دنبل کے پھٹ جانے سے مواد موجودہ نکل جاتا ہے اور یہ حالت اکثر
زیادہ تر ضعیف القوی کمزور آدمیوں میں پائی جاتی ہے۔ غرض اس مرض کا انجام اکثر نیک ہوا
کرتا ہے خوف ہلاکت نہیں ہے **علاج** خفیف صورت میں مریض کو سرد ہوا سے محفوظ
رکھیں عناب لا یتی منڈی بوٹی سرپھوکہ سپستان رشاہترہ۔ ہلیلہ۔ گل نیلوفر وغیرہ
مصفے خون ادویہ کو پانی میں بھگو کر مریض کو پلادیں بعد ازاں مگنیشیا سلفاس۔ یا سوڈا
سلفاس یا سڈلٹر پوڈر وغیرہ کہار مسہل ادویہ کے استعمال سے معدہ اور امعا کو صاف کریں
اگر دوائی مسہل کے ہمراہ کوئی معرق دوا شامل کر کے استعمال کیا جاوے تو فایدہ میں سریع الاثر
ہے۔ مگر چونکہ مسہل کے ساتھ دوائی معرق کا فعل ضعیف ہو جاتا ہے اسلئے مسہل کے
بعد معرق ادویہ کا استعمال کرنا نہایت موزون ہے لیس لائکوار امونیا اسٹیاس بقدر
۲ ڈرام دن میں چار دفعہ دیں تا کہ پسینہ کے آنے سے بخار ٹوٹ جائے ورنہ فیور پوڈر
یا فیور مکسچر یا سلائن مکسچر کا استعمال کریں **دیگر مجرب** اکسٹراکٹ بلاڈونا ایک گرین
کیالومل ۸ گرین دونوں کو ملا کر چار پوڑیہ بنادیں اور دن میں ۴ دفعہ دیں فائدہ میں سریع
الاثر ہے **دیگر مجرب** ایوڈین ۵ گرین ایوڈائیڈ آف پوٹاشیم ۲۰ گرین پانی ایک آونس

سبکو ملاکر بقدر ۱ اونس صبح و شام پلاوین تحلیل اورام کیلئے زیادہ تر مفید ہے روغن ماہی فیزی الوڈائڈ
کیلسیم ہائپوفاسفاس ـ سیرپ آیوڈائڈ آف آئرن وغیرہ دوائی مقویہ کی استعمال سے عام صحت
کو قایم رکہین لطیف مقوی اور سریع الہضم غذا کہانے کو دین اگر تخشش درماس سے درد زیادہ
پایا جائے اور غلبہ خون کی علامات بہی نمایان ہون تو غضروف مثلث کے مقابل یا نرمہ گوش
کے نیچے چند جونکین لگادین اور کان مین ٹنکچر اوپیم یا افیون محلول آب مین روئی بہگو کر کان
مین رکہین نیز گلسرین یا روغن کنجد مین قدرے افیون حل کرکے نیم گرم کرین اور کان
مین ٹپکادین محلل و مسترخیہ اورام اور مسکن درد ادویہ کا ضماد فایدہ مین سریع الاثر ہے
عنب الثعلب سبز کو بخوبی کوٹ کر موٹے کپڑے کی تہ پر بچہا دین اور محل ورم پر رکہکر پٹی سے
باندہین عنب الثعلب سبز کے نہ دستیاب ہونے پر بلاڈونا کو سادہ پانی مین حل کرکے مقام
ورم پر طلا کرین اگر یہ بہی موجود نہو تو فلالین کا ٹکڑا گرم جوشاندہ کوکنار مین بہگو کر
نچوڑین اور محل ورم پر رکہہ کر پٹی سے باندہین یا خشک فلالین کے ٹکڑے پیر لپٹے روئی کی گدی
کو گرم کرکے باندہین **دیگر مجرب** بنفشہ ـ بابونہ ـ صبر ـ تخم کتان ـ اکلیل الملک ـ کنوچہ
حلبہ عنب الثعلب ہر ایک ۶ ماشہ کوکنار ۲ عدد تخم بنگ ۶ ماشہ موم سفید ۹ ماشہ روغن بیدانجیر
۲ تولہ سب کو ملاکر حسب دستور ضماد تیار کرین اور مقام ورم پر لگاوین **دیگر مجرب**
آیوڈین ۲ ڈرام کینڈہ بالسیم ۲ ڈرام کلوڈیم سوا پاؤ سب کو ملاکر مقام ورم پر لگاوین فایدہ
مین سریع الاثر ہے **دیگر مجرب** بلو اٹنمنٹ ایک اونس گلیسرین ایک اونس آیوڈین
۲ ڈرام روغن زیتون ۲ اونس سب کو ملاکر دنمین ۳ دفعہ لگاوین **دیگر مجرب**
جسکے استعمال سے اورام مین تحلیل اور درد مین تسکین ہوتی ہے **نسخہ** اسبغول
کوکنار گل خطمی عنب الثعلب تخم کتان ہر ایک یکتولہ افیون ۶ ماشہ مرزنجوش ۳ ماشہ موم
زرد ۱ تولہ روغن زرد ۲ تولہ زردی بیضہ مرغ ۱ عدد حسب دستور تیار کرکے مقام ورم پر لگاوین
اگر ورم دور ہوجانے کے بعد محل ورم پر صلابت باقی رہجائے تو اوسکے ازالہ کے واسطے
امونیا میوریاس یا کالسیم میوریاس ہومیوپیتھی پلادین اور ٹنکچر آیوڈین یا مرہم داخلیون
کے استعمال سے مقام ماؤف کو اصلی حالت پر لادین اگر تدابیر مذکورہ سے صورت

آرام کی معلوم ہو اور ورم ترقی پکڑ جاوے تو برابر چند ایام تک ۔ تخم کتان کی لوپری بھی
گھیکوار کی رس مین تیار کرکے مقام ورم پر باندہین اور پختہ مواد کی صورت مین شگاف
دیکر مواد موجودہ کو خارج کرین اور زخم کا علاج حسب قواعد ذیل عمل مین لاوین اور زخم کو
جوشاندہ نیم یا کاربالک سلوشن سے روزانہ دو دفعہ دہویا کرین اور انتقال مواد کی صورت
مین پستان خصیہ وغیرہ اعضائے متورمہ پر بجب کرین اور خاص غدود پر رائی کا پلستر لگا وغیرہ
یا آبلہ انگیز پلستر کا استعمال کرین تاکہ نئی سوزش کے پیدا ہونسے سوزش اصلی رفع ہو جاوے
اس ورم کی ایک دوسری قسم بھی ہے جسکو لاطینی زبان مین [illegible] اور انگریزی زبان مین
پرائی ٹڈ بیو کہتے ہین اکثر بخار محرقہ وغیرہ امراض شدیدہ کے بعد ہوا کرتا ہے اور عوارضات
مین نہایت سخت ہوتا ہے بعض اوقات چیچک خسرہ ہیضہ اور ذات الریہ کی ردی حالت
مین ظاہر ہوتا ہے ابتدا مین علامات کم ظاہر ہوتے ہین یہ پوشیدہ طور پر سوزش ترقی کرجاتا ہے
اور خون کی اجتماع حالت مین غدود کے پھول جانے سے صورت ذبل کی ہو جاتی ہے پیپ
پڑ جاتی ہے جسکی موجودگی دبانے سے معلوم ہوتی ہے درمیان مین سے گلا ڈہ کے نکلتے وقت ذبل
زیادہ بڑھ جاتا ہے غدود کے گرد نواح مین بھی سوزش سرایت کر جاتی ہے اجتماع وقت غشیہ
دماغ یا خود جوہر دماغ اور کان مین سوزش کے سرایت کر جانے سے علامات ردیہ نمایان ہوتی ہین
اگر باہر کی طرف شگاف دیکر مواد کو خارج نہ کیا جاوے تو کان یا منہ کے اندر ذبل کے پھوٹ جانے
سے تا دم زیست ناسور کی شکایت پائی جاتی ہے کبھی گردن کے نیچے چھاتی پر پھوٹ جاتا ہے
اور عام طور پر علامات ردیہ نمایان ہوتی ہین **علاج** کرکنار اور عنب الثعلب کے جوشاندہ کی
تکمید کرین تخم کنوچہ ۔ تخم کتان ۔ عنب الثعلب وغیرہ محلل اورام ادویہ کی لوپری گرما گرم
بار بار باندہین ریم کی موجودگی مین شگاف دیکر مواد کو خارج کرین مقویات اور مفرحات
کے استعمال سے مریض کی صحت کو قایم کرین قبض کی صورت مین ملینات کا استعمال کرین
مصفی خون دوا پلاوین غذا لطیف سریع الہضم کہانیکو دین ۔

فصل ششم ناسور غدود نکفیہ (پیروٹڈ گلانڈ فسچولا) جب خسرہ چیچک
بخار محرقہ وغیرہ شدید امراض کی ردی حالت مین مریض کمزور اور ضعیف الجسم ہوجاتا ہے

کھانے پینے میں نہایت دقت ہوتی ہے لعاب فم بکثرت خارج ہوتا ہے بدہضمی کی شکایت پائی جاتی ہے پختہ ہونے کی صورت میں اگر باہر کیطرف شگاف نہ دیا جائے تو حلق اور کان میں دنبل کے پھٹ جانے سے ہمیشہ کیلئے ناسور باقی رہجاتا ہے اور بحالت مزمن بصد مشکل اچھا ہوتا ہے **علاج** ابتدا میں مقوی اور مفرح دوائیں دیں جید الکیموس سریع الہضم غذا کھلادیں مواد کے پختہ ہونے پر فوراً باہر کیطرف سے دنبل کو شگاف دیکر مواد موجودہ کو خارج کریں زخم کا علاج حسب دستور عمل میں لاویں اگر بے احتیاطی کی وجہ سے صورت ناسور کی ہو جائے تو اسکا علاج موافق قواعد ناسور عمل میں لاویں جیسا کہ معمول احمدیہ میں بوضاحت تمام بیان کیا گیا ہے۔

فصل ہفتم رض الاذن (فریکچر آف دی ایر) بعض اوقات ضربہ اور صدمہ ناگہانی کے باعث کان کی عظم التحجری ٹوٹ جاتی ہے کبھی اسکی کھوپری کے تہ کی ہڈی بھی شکستہ ہو جاتی ہے اور اس نازک حالت میں گوش کے پھٹ جانے سے کان کے راہ خون بکثرت خارج ہوتا ہے بیہوشی کے طاری ہونے سے جسم سرد ہو جاتا ہے تنفس خراٹہ سے لیا جاتا ہے نبض نہایت کمزور آہستہ آہستہ چلتی ہے آنکھ کی پتلیاں سکڑ جاتی ہیں **علاج** مریض کی سر کو تکیہ کے سہارے اونچا رکھیں اور برف سے سرد کریں بیہوشی کی حالت میں حقنہ کریں ہوش کے آنے پر مسہل دیں قبض کی شکایت کو رفع کریں بول کی بندش میں پیشاب کو خارج کریں دماغ کی سوزش میں صدغین پر چند جونکیں اور گدی پر آبلہ انگیز پلیسٹر لگادیں بغرض آرام پنڈلیوں پر رائی کی پٹی لگادیں دودھ چاول یخنی گوشت ماء اللحم مقوی سریع الہضم جید الکیموس غذا کھانے کو دیں۔

فصل ہشتم شقاق الاذن نرمہ گوش کے پیچھے نرم اور سست جلد کی وجہ سے چھوٹے چھوٹے شقاق پیدا ہو جاتے ہیں خصوصاً خوردسال بچے اس مرض میں زیادہ مبتلا ہوا کرتے ہیں **علاج** نیم کے پانی یا کاربالک سلوشن سے دھوکر مقام ماؤف کو صاف ستھرا رکھیں فیبر کاربونیٹ آف پوٹاس کے پانی سے دھوئیں بعد ازاں اوکسائیڈ آف زنک آئنٹمنٹ لگادیں یا کاسٹک نقرہ ہا کریں کو ایک نوس

پانی مین حل کرکے استعمال کرین روغن کارکار بالک اسٹڈ داشیلوٹ کی مالش سے بھی فایدہ ہوتا ہے
اور یہ مرکب فایدہ مین سریع الاثر ہے **نسخہ** گندہک چہاچہہ ۲ تولہ سیماب۔ قبیلہ مردا سنگ ہرایک
یکتولہ نیلا تھوتہ ۳ ماشہ سبکو باریک کرکے سرمہ سا کرین بعدزان بقدر ۳ ماشہ کو ۲ تولہ مسکہ مین حل
کرکے لگاوین چند روز کے استعمال سے صورت فایدہ کی نمایان ہوتی ہے۔ **دیگر** مغز کدو پوست
کدو مغز خیارین ہرایک سوختہ دم الاخوین سفیداب ارزیز زنجبیل۔ گلنار سوختہ۔ توتیا ئی
کرمانی سوختہ سبکو مساوی الوزن لیکر باریک کرین اور شیر دختر مین کہرل کرکے مرہم کے طور تیار کرین
بعدزان مقام ماؤف پر لگاوین نیز برگ اندرائن ایک تولہ کو ۵ تولہ پانی مین بخوبی گہوٹین
اور صاف کرکے شہد سے شیرین کرین اور چار سال کے بچہ کو پلاوین آب سونٹ کو پلانا نیز مفید ہے
اگر بروز دندان کی وقت بچہ کے کان پر شقاق ہوجاوین تو فقط گرم جوشاندہ نیم یا گرم پانی
سے صاف رکہین دوسری کسی تدبیر کی چندان ضرورت نہین ہی **مقالہ دویم امراض**
صماخ (ڈزیز افدی اڈیٹر کنال) مختلف کوائف کے لحاظ سے اسکو چند
فصول مین بیان کیا جاتا ہے۔

فصل اول حکۃ الاذن

اکثر یہ مرض چرک گوش کی خشک ہوجانے سے عارض ہوجاتا ہے
جسکا بیان پورے طور پر معمول احمدیہ مین کیا گیا ہے یہ عارضہ ہرایک عمر مین وسن کی مختلف مقدار
اور جدا گانہ ہیئت پر ہوا کرتا ہے سن طفولیت مین سیلان بدبودار رطوبت رقیقہ برابر جاری بہی ہے
عدم صفائی اور خارش کی زیادتی سے احتمال سوزش کا ہوسکتا ہے اور جوانی مین اس مرض کی شکایت
بہت کم ہوتی ہے۔ بعض اشخاص مین چرک کی پیدایش بکثرت ہوتی ہی جو ہرایک ہفتہ
مین نکلوانی پڑتی ہے اور ضعیفی مین خشک پپڑی دار ہوتی ہے اور جسقدر عمر بڑہتی جاتی ہے
اسیقدر کم ہوجاتی ہے اصل سبب اسکا یہ ہی کہ جب صماخ کی غدود دہنین سوزش اور خراش
ہوتی ہی تو خون کی آمدورفت کے بکثرت ہونے سے خون کی مائیت زیادہ مترشح ہوتی ہے ہر ہفتہ
مین میل نکلوانے کی عادت مین کان مین میل زیادہ پیدا ہوتی ہے اگر عادت کے موجب نکلوائی
نہ جائے تو کہجلی زیادہ اور سنسناہٹ کی شکایت پائی جاتی ہے قوت سماعت مین فرق پڑجاتا ہے
کبہی میل گوش کی خراش سے کان مین زخم بہی ہوجاتا ہے اور غشای طبلی کے چہدجانے سے درد

شدت سے ہوتی ہے۔ **علاج** ابتدا میں سہل و مین قبض کا خیال رکھیں اگر خون کی زیادتی پائی
جائے تو کان کے پیچھے چند جونکیں لگا دیں بعد ازاں نیم گرم تسکین اور صابون کے جھاگ
کی پچکاری سے کان کو صاف کریں ازاں بعد روغن فستقین کو روغن خستہ زرد آلو۔۔۔
روغن بادام تلخ کے ہمراہ کان میں ڈالیں اگر فستقین کو سرکہ انگوری میں جوش دیں
اور مطبوخ سرکہ میں روغن بادام تلخ شامل کر کے کان میں چکایا جائے تو از بس فائدہ ہوتا ہے
اس سے کان کا میل پھول جاتا ہے اور سلائی کے ذریعہ آسانی سے باہر نکل آتا ہے یا ایک ماشہ
سجی کو ۲ تولہ پانی میں حل کریں اور نیم گرم کر کے پچکاری کریں اس سے کان کا میل آسانی
باہر نکل آتا ہے اگر میل نکل جانے کے بعد گلیسرین اور ٹنکچر ایوڈین باہم ملا کر کان میں ٹپکایا جائے
بعد میں روئی سے کان کو بند کر دیا جائے تو حس سماعت کے قائم رکھنے میں سریع الاثر ہے
دیگر مجرب جس سے کان کی خارش کو از بس فائدہ ہوتا ہے **نسخہ** ایک ماشہ سوہاگہ
کو تھوڑے سے پانی میں حل کریں اور نیم گرم کر کے کان میں ٹپکا دیں بعد ازاں سہاگہ کو پانی میں
حل کر کے ڈالیں چند دن کے استعمال سے فائدہ کمال ہوتا ہے۔ اگر اس سے صورت
فائدہ کی نمایاں نہ ہو تو کھینچنے سے میل کو نکلوائیں جس کا طریق عمل معمول احمدیہ میں
بوضاحت تمام بیان کیا گیا ہے۔

فصل دوم ورم سماخ (انفلامیشن آف دی اڈیٹر کنال)

جب جسمانی کمزوری کی باعث سماخ کے خانہ داخلی میں سوزش کی شکایت پیدا
ہو جاتی ہے تو عام طور پر کان کے اندر درد شدت سے ہوتا ہے کبھی میل نکلوانے
عرقیات فاسدہ کی پچکاری کر لینے نیز کھجلانے سے سوزش ہو جاتی ہے اگرچہ ظاہر میں
ورم کا ظہور بالکل نہیں ہوتا مگر پھر بھی بیرونی ورم کی نسبت اندرونی ورم میں پھٹنے چیرنے
اور ٹیس مارنے کی مانند درد ہوتا ہے لقمہ چبانے وقت وغیرہ تحریک کی حالت میں درد
زیادہ ہوتا ہے بیرونی اور اندرونی دونوں طرف میں ورم کے مساوی ہونے میں پھر بھی
اندرونی ورم کا درد بشدت ہوتا ہے کبھی سماخ کا ورم دماغ کے غشیہ میں سرایت کر جاتا ہے
جس سے درد سر کی شکایت شروع ہو جاتی ہے بخار کی شدت، غشیان۔ ہذیان اور

اختلال عقل وغیرہ علامات سرسام کی ظاہر ہوجاتی ہیں بے چینی اور بے آرامی کی باعث نیند نہیں آتی خون کے زیادہ اجتماع سے صماخ میں رکاوٹ پیدا ہوجاتی ہے جس سے بہرا پن کی کیفیت شروع ہوجاتی ہے مختلف آوازیں آتی ہیں چنانچہ شروع مرض میں جھین اور موٹی آوازیں درجات ورم کے موافق مسموع ہوتی ہیں خفیف ورم میں طنطنین اور مگس کی بھن بھن کی سی آوازیں آتی ہیں ورم کی زیادتی میں بہت بھاری آواز پیدا ہوتی ہے اس صورت میں استماع اصوات کا اصل سبب یہ معلوم ہوتا ہے کہ شرائین میں خون کی حرکت زیادہ تیز ہوجاتی ہے کیونکہ ورم کی زیادتی سے طبلین کا رستہ بھی بند ہوجاتا ہے اور غشائے طبلی تک ہوا اندر نہ جانے سے شرائین میں خون کی حرکت زیادہ تر تیز ہوجاتی ہے اور اسی حرکت کی آوازیں مختلف قسم میں معلوم ہوتی ہیں جیسا کہ صحت کی حالت میں جب کانوں میں انگلی ڈالی جاوے تو غشائے مفروش تک خارجی ہوا کے نہ پہنچنے سے شائیں شائیں کی آوازیں مسموع ہوتی ہیں **علاج** درد کی شدت اور ابتدا حالت میں کان کی پیچھے چند جونکیں لگا دیں مسہل قوی دیں مناسب معلوم ہو تو فصد بھی دی سکتے ہیں اکلیل الملک بابونہ حلبہ خشخاش برگ کپاس برگ کنار وغیرہ محلل ورام ادویہ کی بھاپ دیں۔ بائی کلورائیڈ آف مرکیوری بورک ایسڈ کاربالک سلوشن وغیرہ دافع عفونت عرقیات سے پچکاری کریں۔ جوہر سکیوریا کیا لومل کو افیون کے ہمراہ دیں تاکہ منہ میں جوش پیدا ہوجاوے اس سے درد گوش اور سرسام دونوں کو فایدہ کامل ہوتا ہے اگر تدابیر مذکورہ سے صورت آرام کی نمایاں نہ ہو تو پختگی مواد کے بعد حسب دستور شگاف دیں تاکہ ریم موجودہ خارج ہوجائے اور مواد کا خارج کرنا ہی اسکا عمدہ علاج ہے لیکن پھر بھی اکثر سماعت میں فرق پڑجاتا ہے اور خروج ریم کی حالت میں نہایت گرم پانی کی پچکاری سے کان کو صاف کیا کریں بعد ازان روغن رتن جوت یا روغن نیم کا استعمال کان میں کریں اور اجرای مواد کو ہرگز بند نکریں ورنہ غشای دماغ میں ورم کے سرائیت کرجانے کا احتمال ہوسکتا ہے جس سے مریض ہلاک ہوجاتا ہے البتہ روغن کاربالک کی استعمال سے مواد کی پیدائش کو روک دینا مناسب ہے اس سے خود بخود ریم کے بند ہوجانے سے بہت جلد صحت ہوجاتی ہے

دیگر مجرب افیون کافور اجوائن خراسانی سکہ مساوی الوزن لیکر باریک بتی اور شیاف بناکر بوقت ضرورت نیم گرم روغن گل میں گھس کر کان میں ڈالیں فائدہ میں نہایت سریع الاثر ہے۔ خارش کی شکایت میں بورک ایسڈ۔ آیوڈوفارم کو وسیلین کی ہمراہ استعمال کریں خارش کے رفع کرنے میں بے نظیر ہے بخار کی صورت میں حسب دستور علاج کریں اور نیند کیلئے افیون معجون برشعثا ڈوورس پوڈر اور مارفیا وغیرہ منوم ادویات کا استعمال کریں کمزوری میں مرکبات فولاد اور روغن ماہی دیں حفظان صحت کی پابندی ضروری ہے۔ **قسم دوم سوزش مزمن صماخ** خنازیری مزاج موروثی آتشک کے کمزور بچے زیادہ تر بروز دندان۔ کرم امعا کی موجودگی اور خسرہ چیچک کے بعد مبتلائے مرض ہو جاتے ہیں جوانوں میں آتشک کثرت شراب نوشی کرم گوش موجودہ چرک کی خراش غوطہ زنی سردی گرمی کی سرایت وجع مفاصل نقرس وغیرہ اس قسم کی امراض سے ہو جاتا ہے **علامات** خراش اور کم وبیش درد کے ہونے سے ہر وقت بچہ اپنی انگلی کو کان میں ڈالتا اور چلاتا ہے بے چینی اور بے آرامی کی باعث کھیل کود کیطرف رغبت نہیں کرتا ماں کی گود میں پڑا رہتا ہے کھانستے چھینکتے اور نگلتے وقت درد بشدت ہوتا ہے بخار بھی ہو جاتا ہے صماخ کے تنگ ہو جانے سے کان بھاری بھاری معلوم ہوتے ہیں قوت سامعہ میں فتور کے پڑ جانے سے مختلف آوازیں مسموع ہوتی ہیں رطوبت غلیظ القوام پیدا ہو کر خارج ہوتی ہے زخم کی موجودگی میں بدبودار خون آمیز رطوبت بکثرت خارج ہوتی ہے عشائے طبلی کی صورت متغیر ہو جاتی ہے کیونکہ صحت کی حالت میں عشائے مذکور مستوی السطح ہوتا ہے پس صماخ کے پیچھے ریم کے پیدا ہونے سے قدرے مکعب ہو جاتا ہے مخصوصہ جگہ سے قدرے ابھر جانے کے باعث مدور الصورت ہو جاتا ہے پس صماخ کے پیچھے ریم کی معلوم ہونے پر آلہ گوش بین (اسپیکولم) کے ذریعہ کان میں روشنی داخل کریں تاکہ کان کی کل کیفیت معلوم ہو جائے بعض اوقات بے احتیاطی کی صورت میں علامات حادہ پیدا ہو جاتے ہیں غشائے طبلی کے گل سڑ جانے سے عظام ثلثہ بھی خارج ہو جاتی ہیں جس سے بہرا پن کی کیفیت نمایاں ہوتی ہے دماغ کے غشیہ میں سوزش کے سرایت کر جانے سے مریض فوراً ہلاک ہو جاتا ہے۔

علاج سب سے پہلے میل وغیرہ خارجی جسم کے معلوم ہونے پر نکال دینے کی کوشش کریں
امتلا کی صورت میں مسہل دیں قبض کا خیال رکھیں خون کے جوش میں چند جونکیں
لگادیں رفع بیداری کیلئے منوم کے طور پر قدرے افیون کھلا دیں جوشاندہ کوکنار
کی تکمید کریں اور دافع عفونت عرقیات کی پچکاری سے کان کو آلائش سے صاف کریں
رفع درد کے لئے بلاڈونا سلوشن کان میں ڈالیں اگر امتحان کے ذریعہ ریم کی موجودگی
معلوم ہو تو ہڈی کو بچا کر صرف پیپ کے مقام پر باریک نشتر کے سرے سے شگاف دیں
تاکہ مادہ ریم بسہولت خارج ہو جائے اور خود بخود پھٹ جانے کا انتظار نہ کریں
جیسا کہ بعض حکما کا طریقہ ہے کہ لوپری وغیرہ منضجات کے استعمال سے خود بخود پھٹ جانے کا
انتظار کیا کرتے ہیں حالانکہ اس سے پیپ کے زیادہ اجتماع سے درد کی شدت بدرجہ کمال ہوتی ہے
استخوان گوش کو بھی نقصان پہنچ سکتا ہے اور شگاف کے ذریعہ پیپ کے خارج کرنے سے درد میں
فوراً تسکین ہو جاتی ہے نہ غشا اور استخوان کو کسی قسم کا نقصان پہنچتا ہے اور سیلان رطوبت
کی کثرت میں ایک آونس پانی میں ۲ گرین پھٹکری یا سلفٹ آف زنک یا کاسٹک نقرہ حل کر کے
پچکاری کریں اگر ہوائی مرطوب کے سبب ورم کا حدوث پایا جائے تو بابونہ کوکنار وغیرہ اشیائے
حارہ کے جوشاندہ کی تکمید کریں گرم سفوف نمک یا گرم ریت کی تکمید سے نیز فایدہ ہوتا ہے
اگر درد عصابیہ کے باعث ہو تو علاج عصابیہ کا مقدم رکھیں کونین سنکھیا برومائیڈ آف پوٹاشیم اجوائن
خراسانی وغیرہ دافع نوبت دوائیں کھانیکو دیں اکثر کان میں کرموں کی پیدائش زخم کی موجودہ حالت
میں ہوتی ہے جبکہ مکھی بیٹھ کر عادت کے موافق انڈا دیتی ہے اور کرم پیدا ہو جاتے ہیں تندرست
آدمی کے کان میں کرموں کا پیدا ہونا نادر الوقوع ہے پس اس صورت میں روغن کاربالک کا ڈالنا
فائدہ میں سریع الاثر ہے اور مرجانے کرموں کے بعد گرم پانی کی پچکاری سے کرم مردہ کو خارج
کریں اگر چار جزو کلوروفارم میں ایک جزو روغن زیتون کو شامل کر کے کان میں ڈالا جائے
تو تمام کرم مرجاتے ہیں بعض اوقات کان میں مچھر وغیرہ چھوٹے چھوٹے جانور داخل ہو کر
موجب درد کا ہوتے ہیں تو اس صورت میں گرم پانی میں صابن حل کر کے پچکاری کریں اگر
اس سے نہ مریں تو روغن کاربالک ڈال کر پچکاری کے ذریعہ مردہ جانوروں کو خارج کریں اگر

غیر جنس صغیر کے داخل ہونے سے درد کی شکایت پائی جائے تو ملقاط جسم مذکور کو پکڑ کر نکالیں یا گرم پانی میں صابون حل کرکے پچکاری کریں اس سے خود بخود مرکر نکل آتے ہیں اگر غیر جنس حبوب یا مغزیات کے قسم سے ہوا اور کان کی موجودہ رطوبات سے پھول جاویں تو باریک سر کی نشتر سے ٹکڑے ٹکڑے کرکے نکال دیں اور دانتوں کی خرابی سے مرض کی شکایت معلوم ہو تو اس صورت میں دانتوں کی صفائی کا انتظام کریں اگر اس سے آرام نہ ہو تو دانت ماؤف کو نکالدیں کیونکہ کان اور دانتوں میں عصبی شراکت پائی جاتی ہے جو عصب کان میں جاتا ہے اوسی کی شاخ دانت میں آتی ہے۔ زخم کی صورت میں ڈائیلوٹ سٹرن اشنٹ اور گلیسرین دونوں باہم ملاکر کان میں ٹپکا دیں نیز آیوڈوفارم کو ویسلین کے ہمراہ استعمال کرنا فائدے میں سریع الاثر ہے۔

فصل سوم وجع الاذن (اوٹلجیا)

انگریزی زبان میں ایرک کہتے ہیں جب غشائی صماخ یا اوسکے عضلات متورم ہو جاتے ہیں تو حسب درجات علامات ظاہر ہوتی ہیں چنانچہ خفیف حالت میں صرف درد ہی ہوتا ہے ورم کا نام و نشان تک محسوس نہیں ہوتا کبھی ورم کی زیادتی سے کان کا سوراخ بالکل بند ہو جاتا ہے سماعت میں فرق پڑ جاتا ہے ورم کے زیادہ نمودار ہونے سے درد سر دوران سر اور بخار کی شکایت بھی .... پائی جاتی ہے علاج کی طرف متوجہ کے نہ ہونے سے پیپ پڑ جاتی ہے جس سے درد کی شدت ہوتی ہے اور جب تک پیپ خارج نہ ہو درد میں افاقہ ہرگز نہیں ہوتا اکثر سرد ہوا یا برسات کی مرطوب ہوا کے لگنے سے درد کی شکایت ہو جاتی ہے کبھی بچوں میں بروز دندان کے وقت ورم کا عارضہ ہو جاتا ہے کیونکہ کان اور دانتوں میں عصبی شراکت پائی جاتی ہے کبھی معدہ امعا کی فتور سے اختناق الرحم نیز وہمی طبیعت کی باعث درد شروع ہو جاتا ہے عصب سماعت کی سوزش ورم نوبتی بخار وغیرہ امراض حلق کے وقوع سے بھی عارض ہو جاتا ہے خارجی شئے کے داخل ہونے سے بھی درد ہو جاتا ہے۔

علاج اگر خارجی ہوا کے لگنے سے قدرے قلیل درد کی شکایت پائی جائے تو افیون کو روغن گنجد تلخ میں حل کرکے نیمگرم کریں اور اوسمیں پارچہ ترکرکے کان میں رکھیں یا فقط پنبہ بھگوکر کان میں رکھیں تاکہ بیرونی ہوا سے کان محفوظ رہے اور مسکن الوجع ادویہ کی

بہانا مٹ کان میں ٹپکانا نسخہ عنب الثعلب گل خطمی۔ کوکنار ہر ایک ایک تولہ کشنیز کا ہو ہر ایک ۶ تولہ تخم بزر البنج اکلیل الملک بابونہ ہر ایک ۹ ماشہ سب کو ملا کر سیر بھر پانی میں جوشدیں اور حسب دستور کان ماؤف کو گرما گرم بھارہ دیں دیگر مجرب جسکے قطور سے درد گوش کو فوراً فایدہ ہوجاتا ہے نسخہ جند بیدستر افیون کافور عصارہ برگ بنگ سب کو مساوی الوزن لیکر مناسب وزن روغن گنجد میں جلاویں اور صاف کرکے نیم گرم چند قطرات کان میں ٹپکائیں اور اوپر سے تخم کپاس کی لوپری باندہیں تاکہ بیرونی ہوا اندر نہ جائے **دیگر مجرب** جسسے سوزش گوش کو نہایت فایدہ ہوتا ہے نسخہ لائیکور پلمبائی اسٹیاس ۲۰ بوند ڈائیلیوٹڈ اسٹیک ایسڈ ۲ بوند لائیکور اوپیائی ۲۰ بوند عرق گلاب ایک اونس سب کو ملا کر گرم کرکے چند قطرات کان میں ڈالیں **دیگر مجرب** جسکے استعمال سے درد کو فوراً آرام ہوجاتا ہے خواہ کیسا ہی سخت ہو نسخہ کلوریل ۵ حصہ گلیسرین ۲۰ حصہ روغن بادام ۱۰ حصہ سب کو ملا کر بوقت ضرورت روئی کو بھگو کر کان میں رکھیں **دیگر مجرب** کلورافارم عرق گلاب ہر ایک ۲ ڈرام ریکٹی فاید اسپرٹ گلیسرین ہر ایک ایک ڈرام سب کو ملا کر نیم گرم کرکے چند قطرات کان میں ڈالیں تسکین درد کیلئے اکسیر خفیہ میں سے ہے **دیگر مجرب** اٹروپین ۲ گرین مارفیا ۲ گرین پانی ایک اونس سب کو ملا کر چند قطرات کان میں ڈالیں ٹنکچر اوپیم اور گلیسرین ہموزن تیل میں ملا کر کان میں ٹپکانا۔ آب لہسن تیل میں ملا ہوا۔ نمک پانی میں حل کیا ہوا۔ کوکین و منتھال بھی مفید ہیں۔ فی صدی ۵ گرین کوکین سلوشن کو گرم کرکے کان میں ڈالنا اور اوپر سے لوپری باندہنا درد گوش کی تسکین میں طلسمات میں سے ہے اگر ان سے صورت فایدہ کی نمایاں نہو تو غضروف مثلث کے مقابل جو باہر کیطرف سوراخ گوش کے اوپر ہے یا نرمہ گوش کے نیچے چند جونکیں لگادیں مگر غضروف کے مقابل جونکوں کا لگانا بہتر ہے حب اور کیالومل کے استعمال سے معدہ اور امعا کو صاف کریں اور مسہل میں کیالومل کا شامل کرنا نہایت ضروری ہے تاکہ آب مستخرجہ عروق کی رکاوٹ ہوجاتی نیز آب مستخرجہ کے جذب ہوجانے سے ورم زایل ہوجاتا ہے۔ بلاڈونا یا برگ سبز عنب الثعلب کے ضماد سے نیز فایدہ ہوتا ہے کیونکہ ان دونوں ادویہ کے استعمال سے عروق زیادہ تر وسیع و فراخ ہوجاتی ہیں اور خون مجتمع کے منتشر ہوجانے سے ورم زایل ہوجاتا ہے اگر تنقیہ کی بعد

کمیابوں ۱۰ گرین بلاڈونا ۱۰ گرین دونوں کو ملاکر ۵ پوڑیہ بنادین اور چار چار گھنٹہ کے بعد دین
تو اس سے زیادہ تر فایدہ ہوتا ہے اگر اشیائی خارجیہ کا دخل یا خراب دانتون کا ظہور موجب
مرض معلوم ہو تو اوسکو حسب دستور خارج کرین بعدزان مسکن درد دواؤن کی بہاپ سے درد کو تسکین
دین اگر خشک کان مین درد کی شکایت پائی جائے تو پچکاری کا کرنا مناسب نہین ہی ورنہ درد
کی زیادہ ہو جانے سے مریض مضطرب حال ہوجاتا ہے پس اس صورت مین صرف روئی سے کان کو صاف
کرین بعدزان ایک اونس گلاب مین ۲ گرین سلفیٹ آف اٹروپیا حل کرکے چند قطرات کان
مین ڈالین فایدہ مین نہایت سریع الاثر ہے **دیگر مجرب** روغن زیتون ایک درام
کلورا فارم ۱/۲ درام دونو کو ملاکر کان مین ڈالین درد کے آرام دینے مین عظیم النفع ہے۔
مگر اثنائی استعمال مین کان کو روئی سے ڈھانک دین تا کہ ہوائی خارجیہ سے کان محفوظ
رہے **دیگر مجرب** ایک اونس گلاب میں ۱۰ گرین کوکین کو حل کرکے نیمگرم کرین اور
ایک دو قطرات کان مین ڈالین فایدہ مین عظیم النفع ہے۔ **دیگر مجرب** لینیمنٹ اوپیم
لینیمنٹ بلاڈونا لینیمنٹ کمفر لینیمنٹ کلورا فارم ہر ایک ایک ڈرام روغن تھیو بروما
۱/۲ ڈرام کوکین ۵ گرین ٹانک اسڈ ۱۰ گرین گلیسرین ۲ ڈرام سب کو ملاکر نیمگرم کرین اور چند قطرات کان
مین ڈالین اور اوپر سے لوپری باندھین فایدہ مین سریع الاثر ہے۔ اگر آتشک کے سبب کان مین
درد کی شکایت پائی جائے تو علاج آتشک کرین اور کان کے پیچھے زیر جلد مارفیا اور اٹروپیا کی پچکاری
کرین اور ساخت کے دستور مین حسب اصول علاج کرین تخفیف درد کیلئے افیون کھلادین اور دوسری
تدابیر بھی حسب مناسب عمل مین لادین اگر مذکورۃ الصدر تدابیر سے ورم اور درد مین تخفیف
نہو تو مواد کی موجودگی یقینًا ثابت ہوتی ہے پس اس موقع پر کتان کی لوپری یا سبز برگ
عنب الثعلب کا گودہ تیار کرکے گرم گرم کان پر باندھیں پختہ اور ملایم ہونے کی صورت مین
نشتر کے ذریعہ پیپ کو خارج کرین۔

فصل چہارم سیلان الدم من الاذن رہوریج افذی ایر

اسکو یونانی زبان مین رعاف الاذن کہتے ہیں اگر ضربہ سقطہ یا بحران اور ہتلائی صماخ کے باعث
صماخ کے اندر سے خون کی شکایت پائی جائے تو اسکا بند کرنا مناسب نہین ہے ورنہ

ورم کے پیدا ہوجانے سے احتمال نقصان کا ہے اگر سیلان خون کی زیادتی سے کمزوری اور ضعف کا احتمال ہو تو فوراً بند کرنے کی تدابیر عمل مین لاوین اس صورت مین تساہل کرنا سراسر موجب نقصان ہے۔ اگر صماخ کے باہر سے خون آرہا ہو تو اوسکی بند کرنے مین چندان مضایقہ نہین ہے

علاج پہلے کان کو صاف کرکے سرد پانی مین کپڑا بھگوکر کان پر رکھین برف کا رکھنا زیادہ تر فایدہ مند ہے بیرونی سیلان خون مین ٹنکچر اسٹیل مین لکڑی کا پارچہ تر کرکے مقام سیلان خون پر رکھین فوراً خون بند ہوجاتا ہے خالص کماشٹک نقرہ کا لگانا خون کے بند کرنے مین سریع الاثر ہے اگر صماخ مین سے خون کا سیلان معلوم ہو تو تقویت عروق کیواسطے گیالک اسڈ۔ ڈائیلیوٹ سلفیورک اسڈ کو پانی مین حل کرکے دین۔ اور یہ مرکب فایدہ مین سریع الاثر ہے۔

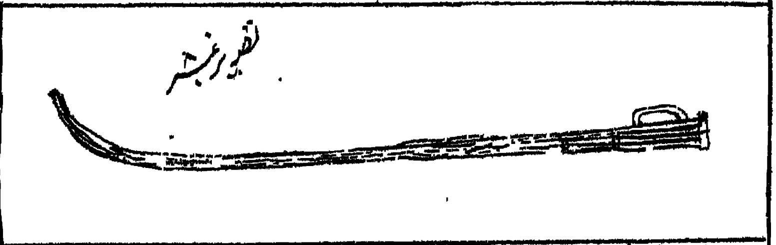
نسخہ گیالک اسڈ ۳۰ بوند ڈائیلیوٹ سلفیورک اسڈ ایک ڈرام لیکوئڈ اکسٹرکٹ اف اپیم ۲۰ بوند عرق گلاب ۱۶ اونس سب کو ملاکر بقدر ایک اونس دن مین چار دفعہ دین اور گلیسرین اف گیالک اسڈ کا استعمال کان مین کرین نیز سرد پانی مین کپڑا بھگو کر سر پر رکھین لیکن اس قسم کی دوائین نہین کہ جس سے فوراً خون بند ہوجائے رفتہ رفتہ بند ہونا فایدہ مند ہے **مقالہ سوم امراض جوف متوسط** مختلف کوایف کے لحاظ سے اسکو چند فصول مین بیان کیا جاتا ہے

فصل اول تسدید یوسٹیکئین مجری

اکثر حلق اور منخرین کی غشا بلغمیہ کے متورم ہونے سے رطوبات بکثرت خارج ہوتے ہیں اور اس مرض مین بچے اور نوجوان دونون زیادہ تر مبتلا ہوجاتے ہین جس سے یوسٹیکئین مجری مین ایک قسم کا سدہ واقع ہوجاتا ہے اس صورت مین غشای حلقی تک اندرونی ہوا کے نہ پہونچنے سے غشائے مذکور اندر کیجانب دب جاتا ہے اور مریض کی قوت سماعت مین کم و بیش فتور کے پڑجانے سے مریض زیادہ گھبراتا ہے **علاج** شروع مرض مین تیسرے چوتھے روز اور بعد مین زیادہ وقفہ سے غشائے طبل کو ہوا سے پر کردیا کرین اور حلق مین ادویہ قابضہ کا عرق لگاوین تاکہ ورم اور رطوبت کی زیادتی مین کمی واقع ہوجائے اور یہ مرکب زیادہ تر مفید ہے **نسخہ** ٹنکچر فری پرکلورائڈ ۲ درام کو ایک اونس پانی مین حل کرکے حلق مین لگاوین منخرین

کی متورم حالت میں نمک و پھٹکڑی کو پانی میں حل کر کے ناک میں پچکاری کریں اگر ان
دونوں ادویہ کو باریک پیس کر ناک میں اور حلق میں نفوخ کے طور استعمال کیا جائے
تو نیز مفید ہے بوزنین کی بڑہ جاتے میں حسب دستور بوزنین کی اصلاح کریں اگر اس
صورت میں فایدہ نمایاں نہو تو زاید حصہ کو قطع کریں اس سے فتوحہ سماعت
حلق کو کمال فایدہ ہوتا ہے اگر یوسٹیکین مجری میں نزلہ کی رطوبت کے رکجانے سے
جانے سے مرض کی شکایت پائی جائے تو حسب دستور بالا تدارک کریں اگر اس سے فایدہ
معلوم نہو تو مجری مذکور میں قثاطیر کا استعمال کریں **طریق استعمال قثاطیر**
مریض کو روشنی کی مقابل کرسی پر بٹھا کر سر کو پچھلی جانب جھکاویں اور بائیں ہاتھ
سے سر کو سہارا دیں اور داہنے ہاتھ میں قثاطیر تصویر نمبر ۸

کوشش کرتے قایم نکر کر ذرہ گرم کریں اور آلہ



کے خم کو نیچے کی طرف کر کے ماؤف گوش کیجانب کی منخر میں حلق کے پچھلی دیوار تک
پہونچاویں اور آلہ کے بیرونی حصہ کو چہرہ کے متوازی بصورت زاویہ قائمہ بنا دیں پس
اس صورت میں نصف اینچ کے قریب باہر کیطرف کھینچکر آلہ کو نیچے کی سمت مقابل میں
باہر قدرے اوپر کو گھما دیں تا کہ آلہ کا منہ دار سرا مجری مذکور میں داخل ہو جائے اور زیادہ اطمینان
کے لئے قثاطیر کے راستہ سے ہوا پہونچ جائے تا کہ ہوا کی لہریں غشائے طبلی پر ٹکراتی ہوئیں
معلوم ہوں بعد ازاں بائیں ہاتھ کی انگوٹھی اور دو انگلیوں سے ناک کو دبا کر پکڑیں
اور قثاطیر کو مریض کی کان اور اپنی کان کے برابر رکھیں تا کہ آلہ کی حرکات برابر مسموع
ہوتی رہیں اگر قابض ادویہ کے عرقیات کو غشائے طبلی میں داخل کرنا منظور خاطر ہو تو
اس آلہ کے راستہ سے بذریعہ پچکاری پہونچا دیں اور پالٹزر صاحب کی مخصوصہ پچکاری
نمبر مندرجہ مقدمہ ملاحظہ گوش کی استعمال سے نیز فائدہ ہو جاتا ہے بعض اوقات

جوف غشائی طبلی مین رطوبت بکثرت جمع ہوجاتی ہے پس اس صورت مین روزانہ ایک دفعہ
یوسٹیکین مجری کے اندر قثاطیر داخل کرکے ایک اونس نیمگرم پانی مین ایک گرین نیلا تھوتھہ
یا سلفیٹ اف زنک حل کرین اور پچکاری دین اگر زکام مزمن کی صورت مین ایک اونس نیمگرم
پانی مین ۵ گرین سوڈا بائی کاربوناس یا پوٹاسی بائی کاربوناس یا ہائیڈرو کلوریٹ آف
امونیا حل کرکے پچکاری کیجاوے تو فایدہ مین سریع الاثر ہے اور دوائی داخل کرنے کا عمدہ
طریق یہ ہے کہ یوسٹیکین مجری مین قثاطیر داخل کرکے بذریعہ ذراقہ چند قطرات عرق
مطلوبہ داخل کرین بعدازان بیرونی سری پر ربڑ کی تھیلی چڑھا دین اور دبا دین تاکہ ہوا کے
زور سے پانی کے قطرات غشائی طبلی تک پہونچ جاوین پچکاری اور تھیلی ربڑ کی عدم موجودگی
مین مریض کو ماؤف جانب پر لٹا کر ناک کے اندر عرقیات مذکورہ کی چند قطرات داخل کرین
بعدازان ناک اور منہ کو بند کرکے بزور تمام ناک کیطرف اندرونی ہوا کو کھینچین اگر مذکورۃ الصدر
تدابیر سے صورت آرام کی نظر نہ آوے تو غشائی طبلی کے پچھلے حصہ مین قریباً ۱/۸ حصہ انچ کے
برابر شگاف دین اور یوسٹیکین مجری کے رستہ سے غشائی طبلی کو دہویا کرین
تاکہ اندرونی جانب سے دافع عفونت عرقیات داخل ہوکر صماخ سے خارج ہوجاوے اگر جوف
طبلی مین سوزش کے پیدا ہوجانے سے پیپ پڑ جاوے تو اکثر غشاے مذکور کے گل جانے
سے سوراخ ہوجاتا ہے پس اس صورت مین قثاطیر کے ذریعہ سے یوسٹیکین مجری کو کشادہ
رکھین اور کان کو کامل طور پر صاف کیا کرین ۔ قابض عرقیات کی پچکاری روزانہ
ایک دفعہ کردیا کرین اگر غشاے طبلی کی سطح پر انگور زائد پیدا ہوجاوے تو کبھی کبھی کاسٹک
نقرہ سے جلا دیا کرین مگر جلاتے وقت اس قسم کی احتیاط رکھین کہ صحیح وسالم ساخت کو کسی
قسم کا نقصان نہ پہونچے ۔ عموماً اس سے قوت سماعت مین ترقی ہوجاتی ہے بعض اوقات
مصنوعی جھلی کی ضرورت پیش آتی ہے اور وہ یہ ہے کہ صاف روئی کو پانی مین تر کرکے
ایک چپٹی گدی بنا دین اور روزانہ بذریعہ زنبور کان مین رکھدیا کرین ۔

فصل دویم سیلان رطوبت اذن دکٹار افذی مڈل ایر

سوزش کی باعث اکثر موسم بہار مین لڑکون کو بہ نسبت جوانون کی رطوبت کا سیلان

زیادہ ہوتا ہے خصوصاً خناز یری مزاج کے کمزور بچے اسمین زیادہ مبتلا ہو جاتے ہیں خون کی قلت اور جسمی کمزوری کے باعث بھی اس مرض کی شکایت پائی جاتی ہے سرخ بخار۔ چیچک حسنرہ اور چوٹ کے لگنے اور سردی کی سرایت سی بھی ہو جاتا ہے سیال شفاف رطوبت کے اجتماع سی کان مین گرانی اور بی آرامی زیادہ پائی جاتی ہے کبھی گاڑہی اور بیدار رطوبت خارج ہوتی ہے مگر درد مطلقاً نہین ہوتا نہ کوئی خراب علامت ظہور مین آتی ہے البتہ قریب جگہ پر دباؤ کے پڑنے سی سماعت مین قدری تحلیل فتور لاحق ہو جاتا ہے مختلف آوازین آتی ہیں اور اس قسم کی شکایت مہینوں اور برسون تک رہتی ہی جس سے کئی تبدیلیان کان مین لاحق ہوتی ہیں **انجام** بے احتیاطی کی صورت مین بواسیر الاذن پیدا ہو جاتی ہے کنپٹی کی ہڈی مردار پڑ جاتی ہے بعض اوقات دماغ اور پھیپھڑہ مین سوزش کی سرائیت کر جانے سے نیز خون مین پیپ کے مل جانے سے کئی خرابیان وقوع میں آتی ہیں **علاج** ابتدا صورت میں امتلا کے ہوتے پر مسہل دین قبض کا خیال رکھیں جوشاندہ نیم یا روغن تارپین کے انجرات کان مین پہونچادین غلیظ القوام لسدار رطوبت مین جوشاندہ نیم یا کاربالک سلوشن کی پچکاری سے کان کو صاف کرین بعد ازان روغن رتن جوت یا روغن نیم کو کان مین ڈالکر اوپر سے روئی باندہین اور کسی قسم کی خشک دوا کان مین ہرگز استعمال نہ کرین کیونکہ اس سی راستہ کے تنگ ہو جانے سے پیپ کا نکلنا بند ہو جاتا ہے اور پیپ کے اجتماع سے ورم اور درد کی زیادتی ہو جاتی ہے پس اس صورت مین نیم گرم بورک سلوشن سی کان کو صاف کرین نیز الکحال مین بورک اسڈ حل کرکے کان مین ٹپکاوین خصوصاً مرض مزمن مین زیادہ تر فایدہ مند ہے۔ نیز اس سی غشاء طبلی مین تقویت آتی ہے جس سے اسکا سوراخ بند ہو جاتا ہے کان کی سرخی اور سیلان رطوبت کو روکتا ہے چھوٹی چھوٹی پھنسیان بھی رفع ہو جاتی ہیں استخوان گوشت کی خرابی حالت مین فیصدی چار حصہ نائٹرک اسڈ یا ہائڈرو کلورک اسڈ سلوشن کا استعمال کرنا زیادہ تر مفید ہے کیونکہ اس سی معدنی حصہ استخوان کے حل ہو جانے سے حیوانی حصص خود بخود جذب ہو جاتے ہیں اور ہڈی صاف ہو جاتی ہے اور فی صدی ۲۰ گرین کاسٹک لغفرہ سلوشن کے استعمال سے سیلان رطوبت فوراً بند ہو جاتی ہے مگر پہلے

فی اونس ایک گرین کی طاقت والہ استعمال کرین اور بتدریج طاقت کو بڑہاتے جاوین پہر بہی بیس گرین سے
زیادہ طاقت کا کاسٹک سلوشن ہرگز استعمال نکرین اگر بالسم آف پیرو ایک ڈرام جیتہ گا ۲ ڈرام
دونون کو ملا کر نیمگرم کرکے چند قطرات کان مین ڈالین اور بہتے ہوے کان میں ایوڈوفارم کا
استعمال کرنا فایدہ مین بمنزل اکسیر ہے اور اسکے استعمال کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے نیم گرم پانی یا
کاربالک سلوشن کی پچکاری سے کان کو بخوبی صاف کرین بعدازان آیوڈوفارم کو کان میں
پہونکدین تین چار ہفتہ کے استعمال سے صحت کلی ہوجاتی ہے خواہ برسون کی شکایت ہو
مگر قدرے آرام ہونے کی صورت میں ایوڈوفارم والی روئی کان مین رکہدیجائے اگر آیوڈوفارم
کی بو ناگوار معلوم ہو تو روغن پودینہ یا روغن تخم تلخ بادامون کے ایتہریل اور فنل وغیرہ کے
چند قطرات یا قدرے قلیل کافور کو شامل کیا جاوے اس سے ناگواری بو کی اصلاح ہوجاتی ہے —

دیگر مجرب برگ لیمو برگ انبہ برگ ارنڈ برگ سرس سب کو کوٹکر نچوڑین اور
نیمگرم کرکے کان مین قطور کرین اور کچہہ دنون کے بعد زرد کوڑی سوختہ یا پوست بیضہ سوختہ
باریک کرکے کان مین ڈالین اس سے زخم بہت جلد خشک ہوجاتا ہے اگر کان کو صاف کرکے روئی
مرطوب گلیسرین روغن بادام شہد یا شیر زنان کان مین رکہدی جائے تو مصنوعی جہلی
کا کام خاطر خواہ پیدا ہوتا ہے کیونکہ اس صورت مین مانع دخول ہوا کے علاوہ غشائی طبلی کے
موافق سلسلہ استخوان ثلثہ کو بخوبی دبا دیتی ہے جس سے قوت سماعت جلد تر عود
کرآتی ہے **دیگر مجرب** سلفٹ آف زنک کاربالک اسڈ ہر ایک ۵ گرین پانی ایک اونس
سب کو ملا کر قدرے گرم کرین اور صفائی کے بعد چند قطرات تین چار دفعہ کان مین ڈالین
فائدہ مین سریع الاثر ہے **دیگر مجرب** فیصدی پانچ حصہ سلفٹ آف سوڈا سلوشن سے
کان کو بخوبی صاف کرکے ۱۰ حصہ شراب الکحال یا ریکٹی فایڈ اسپرٹ مین پانچ حصہ روغن پودینہ
شامل کرکے گرما گرم کان مین ٹپکاوین کان کے پیچہے آبلہ انگیز پلسٹر کا استعمال بہی فایدہ مند ہے
غذا مقوی سریع الہضم جید الکیموس کہانے کو دین — روغن ماہی — پورٹ وائین — مرکبات
فولاد — ایوڈائیڈ آف پوٹاسیم ٹنکچر نکس وامیکا اور کونین مکسچر وغیرہ مقویات کے استعمال سے
مریض کی طاقت کو بحال رکہین حفظان صحت کے قواعد کی پابندی ضروری سمجہین —

کسی قسم کی حرکت نہ دین بعد ازان کان کو صاف کرکے دوبارہ آیوڈوفارم پہر ڈالدین

گردہ امراض جگر و نقرس حیض اور سیلان خون مین علامت کے طور پہ پایا جاتا ہی کبھی شرائین
اور عروق یا دماغ مین کہ تری کے دفع ہونیسے اصوات مذکورہ مسموع ہوتے ہیں یعنی دوران کم یا
بیش یا آہستہ ہوتا ہی جسکے سبب جسم کا خون جوش مین آتا ہے اور اوسکے غلیان کی آوازین
مسموع ہوتی ہیں یا جب شرائین کے غشا کی چربی کے اجزا زیادہ ہوجاتے ہیں تو مختلف آوازین
مسموع ہوتی ہیں اور چربی کی پیدا ہونے کی کیفیت یہ ہی کہ جب شرائین کا غشا کمزوری کی سبب
معدوم اور لاشی ہوجاتا ہے تو اوسکے عوض چربی پیدا ہوجاتی ہے پس اس صورت مین قرنیہ
کے گرد سفید ہالہ کے پیدا ہوجانے سے صاف معلوم ہوتا ہی کہ دل اور شرائین میں چربی کی پیدائش
زیادہ ہوگئی ہے اور مقام چربی پر وسعت اور گہرائی زیادہ ہوجاتی ہے اور جہان چربی نہین
ہوتی وہ مقام اپنی طرح مقدار پر رہتا ہے اور مقام عمیق مین خون کے آنے سے جوش اور غلیان
زیادہ ہوجاتا ہی اور حرکت مسموع ہوتی ہے جیسا کہ دریا کی بھنور میں پانی کا زور زیادہ ہوتا ہی
بالجملہ جب قرنیہ کے گرد سفید ہالہ نمایان ہوجاتے یا سن پیری میں اس قسم کی آوازین مسموع
ہون تو یقین کر لینا چاہئے کہ شرائین مین چربی کی پیدائش کا سبب ہی کبھی شرائین کا ریشہ دار غشا
اجزای آہکی کی زیادتی سے سخت ہوجاتا ہی کبھی خود ہڈی ہی بنجاتا ہی کیونکہ اسے غشا سے ہڈی بنتی ہی
اور اسی غشا سے عظام الراس پیدا ہوتی ہیں جب شرائین پر غشا کی عوض ہڈی پیدا ہوجاتی ہے
تو حرکت انبساطی اور انقباضی کی دور ہوجانے سے خون کا اتصال دوران کی وقت جسم صلب کے ساتھ
ہوتا ہی جسکے تصادم سے ایک قسم کی آواز پیدا ہوتی ہے جو کانونکے ذریعہ مریض کو مسموع ہوتی ہے
اگر اصوات مذکورہ کے اثنا مین وجع مفاصل کی شکایت پائی جائے تو یقیناً ثابت ہوتا ہے کہ
شرائین کا غشا استخوان کی ساخت مین بدل گیا ہے نیز بد ہضمی کرم معدہ امعا کی پیدائش
مین ریاح کی زیادہ پیدا ہونیسے کانون مین مختلف قسم کی آوازین آتی ہیں قبض کی حالت میں
بھی آوازات مذکورہ مسموع ہوتے ہیں کیونکہ اعصاب کے ریشے جو دماغ سے معدہ مین آتے ہیں وہ
بد ہضمی اور قبض کی شدت اور تکلیف کو دماغ مین لیجاتے ہیں اور اتصال اعصاب کے موافق عروق
بھی متاثر و متقبض ہوجاتے ہیں جنمین خون کی آمد و رفت کم و بیش ہوتی ہے نیز استحالت
عروق دماغ کے اندر خون کی آمد و رفت مختلف صورت پر ہوتی ہے کبھی مختلف اسباب کے موجب

دماغ میں خون زیادہ داخل ہوتا ہے کبھی کم جاتا ہے زیادتی میں خون اور شرائین کی حرکت کی آواز بخوبی محسوس ہوتی ہے دماغ میں خون کے کم جانے آواز چنداں محسوس نہیں ہوتی کبھی رنج و لکان عام کمزوری دماغ کے بعد مستورات بعد وضع حمل کے بعد عرصہ دراز تک بچے کو دودھ پلانا شراب کی کثرت استعمال چرس و چانڈو اور تمباکو پینے کے بعد شکر سے اور کونین کی کثرت استعمال . . . . کے بعد بھی مختلف اصوات مسموع ہوا کرتی ہیں خارجی اشیا کا کان میں داخل ہونا جیسے کہ گوشت وغیرہ غیر جنس کے داخل ہونے سے صماخ کا بند ہو جانا اور صدمات ناگہانی کے واقع ہونے سے بھی طنین کی شکایت پائی جاتی ہے کبھی عصب سماعت کی فعل میں فتور کے پڑ جانے سے غیر موجودہ آوازیں مریض کو مسموع ہوتی ہیں بعض اوقات اس سے بہرا پن کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے غرض ماحصل یہ ہے کہ مختلف اصوات کو مسموع ہونے کا اصل سبب صرف حرکت خون اور تحریک شرائین کی آواز ہی ہوا کرتی ہے اسکے سوا دوسرا کوئی سبب نہیں ہے **علاج** اصل سبب حیث کی اصلاح میں کوشش کریں دوران خون اور شرائین کی حرکت کو کم کریں آلات الہضم کے فعل کو اعتدال پر لا دیں بادیان الائچی دانہ مصطگی طباشیر کشنیز زیرہ سفید ست ابر چینی ہلیلجات وغیرہ مقوی معدہ دوائیں استعمال میں لا دیں غذا لطیف سریع الہضم جیسے الکحیوس سابل کھانے کو دیں اور یہ مرکب فائدہ میں سریع الاثر ہے **نسخہ** کاربونیٹ آف امونیا ۱ گرین ٹنکچر پوست نارنگی ۲ ڈرام خیساندہ چرائتہ ۲ اونس پانی ۴ اونس سب کو ملا کر بقدر ایک اونس صبح و شام پلاویں اس سے ضعف معدہ اور ترشی اروغ کو انسب فایدہ ہوتا ہے اور قبض کی شکایت میں مسہل دیں اور قبض کشا ادویہ کی استعمال کو ہمیشہ لازم رکھیں اور حبوب تنکار کے استعمال سے نیز فایدہ ہوتا ہے **نسخہ** سہاگہ بریاں ۲ درم بذر البنج ۲۰ درم فلفل گرد ۱۲ درم صبر سقوطری ۵ درم سب کو باریک کرکے گھیکوار کی رس میں کھرل کریں اور بقدر نخود حبوب بنا کر ایک حب صبح ایک حب شام کھانے کو دیں۔

دیگر حبوب تنکار جس سے درد معدہ اور گرانی شکم کو فایدہ ہوتا ہے اشتہائے طعام بھی پیدا ہوتی ہے **نسخہ** سہاگہ زنجبیل بذر البنج پوست ہلیلہ زرد ہر ایک ۲ درم فلفل دراز فلفل ہر ایک ۲ درم صبر سقوطری ۱۶ درم نمک سیاہ نمک لاہوری حلتیت ہر ایک

[illegible] کی ایک وار کی رات ہین جو حب بقدر نخود بناوین خوراک ۲ حب صبح و شام
[illegible] کی صورت مین زیادہ بھی دی سکتے ہیں سوزش گوش مین انجذاب مواد کے لئے
[illegible] آئیوڈائیڈ پوٹاسیم دین اور ضعف جگر مین چرایتہ اور کواشیا کے ضیا مادہ مین
[illegible] دین جوارش زمان جوارش مصطگی وغیرہ مقویہ دین امراض گردہ وجع
[illegible] سورنجان کو ٹنکچر اسٹیل کے ہمراہ دین فتور حیض مین صبر انگوزہ وغیرہ
[illegible] ل کرین [illegible] بیروایئڈائیڈ پوٹاسیم ہائیڈروکلورل
[illegible] دین غرض بوقت علاج اصل عضا نے فاعل مرض کی
رعایت [illegible] رکھین —

فصل [illegible] (ڈفنیس)

اسکے معنے ہین نقصان یا بطلان قوت سماعت
[illegible] کہتے ہین اکثر فتور سماعت چار مقامات کی خرابی سے پیدا ہوتا ہے —
اول [illegible] دوئم صماخ کے غشاء مفروشہ مین یہ دونون مقام ثقبہ سے خارج
ہین [illegible] استخوانون مین چہارم یوسٹکین مجری مین واضح ہو کہ جب صماخ کے باہر کان
مین [illegible] رطوبت لزوجت دار پیدا ہوتی ہے تو غشائی مفروشہ صماخ پر خشک
ہو [illegible] پیان ہو جاتی ہے جس سے غشائی مذکور بھی خشک ہو جاتا ہے — اس صورت مین آواز
کی [illegible] اور نہ خود حرکت کرتا ہے اور نہ عظام ثلثہ گو [illegible] ش کو حرکت مین لاتا ہے تاکہ آواز
[illegible] یا خود ہی خفیف حرکت کرتا ہے جس سے استخوان ثلثہ مین تحریک کم ہوتی ہے چند انکہ
[illegible] ریشون مین قدرے بھی آواز کی حس نہین ہوتی اور بعض مطلقاً آواز کو سن نہین
سکتا [illegible] قلیل سنتا ہے بعض اوقات سخت اور بلند آواز کے دفعتاً صدمہ سے کان بہری ہو جاتی ہین
جنکی [illegible] ملازمین توپخانہ مین مشاہدہ کیجاتی ہین ایام حمل اور ایام رضاعت مین عام ضعف
[illegible] ہو جانے سے قوت سماعت مین فتور برپا ہو جاتا ہے زیادہ تفکرات رنج و غم اور محنت کی
زیادتی مین بھی [illegible] سماعت ضعیف ہو جاتا ہے جس سے کان بہری ہو جاتے ہین کبھی تحصیل علم مین
[illegible] زیادہ محنت کرنے اور کچھ عرصہ تک حلق کے لگالنے سے بھی شنوائی مین فرق پڑ جاتا ہے
[illegible] مین صماخ کو اندر زخم اور بثورات کی واقع ہونے جوف متوسط مین سوزش کے ظہور سے

بہرا پن ہو جاتا ہے کبھی آتشک کے دویم درجہ میں صرف عصب سماعت میں فتور پڑجاتا ہے مثلاً بہرا
بر ڈلی اور وسطی کان مین کسی قسم کی خرابی پائی نہین جاتی کبھی موروثی آتشک کی سمیت سے
دونون کان بہرے ہو جاتے ہین کبھی اختناق الرحم کی شکایت اور ایام حیض مین سردی لگ جانے
سے عصب سماعت مفلوج ہو جاتا ہے **علاج** اصل سبب موجب فساد کو دریافت کرکے اوسکے ازالہ
مین کوشش کرین امتلا کی صورت مین مسہل دین قبض کا خیال رکہین اگر کان کے اندر میل کے
منجمد ہونے سے شنوائی مین فتور معلوم ہو تو پہلے صابون کے گرم پانی سے کان کو صاف کرین ابتدا
روغن بادام یا گلیسرین ٹپکا دین تا کہ تمام میل نرم ہو جائے دوسرے روز ڈہائی پاؤ گرم پانی مین
۲ ڈرام سوڈا حل کرکے پچکاری کرین تا کہ میل و آلائش پانی کے ہمراہ خارج ہو جائے ان بعد
لاڈنم کے چند قطرات کان مین ڈالین یا روغن کنجد مین چند دانہ لہسن کے جلا کر صاف کرین اور پنبہ
کو مرطوب کرکے کان مین رکہین گلیسرین مین پنبہ آلودہ کرکے رکہنا بہی مفید ہے اور روغن کی
نسبت گلیسرین کا استعمال زیادہ فائدہ مند ہے لیکن زور سے پچکاری نہ کیجاوے کیونکہ بعض
صفروش کی زیادہ کمزور ہونے سے پچکاری کے وقت اوسکے صدمہ سے اوسکے پہٹ جانیکا احتمال
پایا جاتا ہے اور غشا کی پہٹ جانے کی شناخت اسطرح پر ہے کہ مریض بیان کرتا ہے کہ پہلے کان سے
ریم اور پانی بکثرت خارج ہوتا رہا ہے بعد مین بہرا پن پیدا ہو گیا ہے اور آلہ گوش بین سے
بہی پردہ پہٹا ہوا معلوم ہوتا ہے پس اس قسم کی شکایت مین عمدہ تدبیر یہ ہے کہ دہنی ہوئی
روئی کا فتیلہ بنا دین اور فتیلہ کے وسط مین ایک مضبوط تاگا باندہین پہر فتیلہ مذکور کو
کرکے خالص پانی یا گلیسرین مین مرطوب کرکے سلائی یا انگلی کے ذریعہ صماخ تک پہونچا دین اور
رشتہ مذکور کو کان کے باہر رکہین تا کہ ضرورت کیوقت فتیلہ کو کہینچکر نکال دین اس عمل سے
کسی قدر سماعت پیدا ہو جاتی ہے اور اسمین قباحت صرف یہی ہے کہ ہر روز یہ عمل کرنا پڑتا ہے
اگر سوزش مزمن کی سبب شنوائی مین فرق آجائے تو حسب قواعد تدارک کرین اگر غشائے طبلی مین
سوراخ ہو جائے تو مصنوعی جہلی لگا سکتے ہین اگر ضعف اعصاب یا کمزوری کے باعث شنوائی
مین فتور پیدا ہو جائے تو کان کے گرداگرد رائی کا پلستر یا آبلہ انگیز پلستر لگا دین اور نیز گرم دوائین
کان مین ٹپکا دین **نسخہ** ٹنکچر بنزوائین ٹنکچر کافور ٹنکچر افیم ہر ایک ۲ ڈرام روغن المخروع

۴ بوند سب کو ملا کر بوقت ضرورت کان میں ٹپکائیں **دیگر مجرب** ۴ ڈرام روغن بادام میں ۴ بوند
روغن تارپین یا ایک ڈرام روغن کیچوے شامل کر کے کان میں ڈالیں لیکن اگر صماخ کے بیرونی
غشا میں کسی قسم کا فتور پیدا ہو جائے تو اس صورت میں اکثر استخوان ثلاثہ بھی ریم کے ہمراہ
گل کر خارج ہو سکتی ہیں اس موقع پر وہی علاج کریں جو درد گوش میں بیان کیا گیا ہے
اگر ہولناک اور عظیم آوازوں کے صدمہ سے غشائے مذکور کا انشقاق پایا جائے تو اس قسم کا پھٹا
جانا قابل علاج کے نہیں ہوا کرتا کبھی یوسٹیکین مجری میں ورم کے پیدا ہونے سے یہ
بند ہو جاتا ہے اور شنوائی میں فتور پڑ جاتا ہے پس اس صورت میں اگر ورم گلے کی شرکت سے ہو
تو علاج کی چنداں ضرورت نہیں ہے گلے کی ورم کے رفع ہونے سے یہ شکایت خود بخود رفع
ہو جاتی ہے اگر مجری مذکور کسی دیگر سبب کے لاحق ہونے سے بند ہو گئی ہے تو ناک یا کان
میں سلائی داخل کر کے مجری کو کشادہ کریں جیسا کہ حبس البول کی صورت میں مثانہ کے اندر
قثاطیر داخل کر کے پیشاب کو نکالا جاتا ہے اور یہ تدبیر بھی خود بخود کامل نہیں ہوتی جبتک
کہ اسمیں قثاطیر مخصوصہ داخل نہ کیا جائے اور مجری کی بند حالت میں ہوا کے نہ داخل ہونے سے
کان بہاری بہاری معلوم ہوتا ہے اکثر لقبنہ کے استخوان کے متورم ہو جانے سے حوضوں میں
پیپ پڑ جاتی ہے اس صورت میں عصب سماعت میں فتور کے پڑ جانے سے بیمار مطلقاً نہیں سن
سکتا اور یہ قسم علاج کے قابل نہیں ہے کبھی صماخ میں گوشت کے زاید پیدا ہو جانے سے رستہ
بند ہو جاتا ہے پس اس صورت میں زاید گوشت کو کاٹ دیں اور اوسکی جڑ کو خالص کاسٹک
نقرہ سے جلا دیں تاکہ دوبارہ عود نہ کرے یا اکالہ ادویات کے استعمال سے زاید گوشت کو قطع
کریں اور یہ مرکب فایدہ میں زیادہ تر مفید ہے **نسخہ** زنگار نوشادر سجی چونہ
آب نرسیدہ سب کو مساوی الوزن لیکر باریک کریں اور حسب دستور شیاف بنا کر حسب
موقع سرکہ میں گھس کر مسہ پر لگاویں بعض اوقات کونین کی زیادہ استعمال سے کانوں میں
شور وغل کی آواز آتی ہے اور کچھ عرصے کے بعد سماعت میں فرق پڑ جاتا ہے پس اس صورت
میں کونین کے استعمال کو ترک کر کے دودھ وغیرہ مرغن غذا بکثرت استعمال کریں تاکہ
کونین کی سمیت رفع ہو جائے آتشک کی صورت میں آیوڈائڈ آف پوٹاسیم زیادہ مقدار

میں عرصہ دراز تک کھلاویں کان کے قریب پای لوکارپیں یا اسٹرکنیا کی پچکاری زیر جلد کریں ضعف کی صورت میں کونین اسٹرکنیا اور فولاد وغیرہ مقویات کے استعمال سے طاقت مریض کو قایم رکھیں کانوں اور دماغ کے درمیان بجلی لگاویں فایدہ اکثر صاحب طرش کلام کرتے وقت منہ کو کھولتا رہتا ہے تاکہ کان میں ہوا داخل ہوتی رہے **فایدہ جلیلہ** ناسور الاذن دخول الھوام خلع الاذن وغیرہ امراض متعلقہ فن جراحی کو کتاب معمول احمدیہ میں بوضاحت بیان کیا گیا ہے بخوف طوالت اعادہ کرنا مناسب نہیں سمجھا گیا ۔

باب سوم بیان امراض الانف ڈریزافدی نوز

مختلف کو انف کے لحاظ سے اسکو ایک مقدمہ اور چند فصول میں بیان کیا جاتا ہے **مقدمہ**

تشریح الانف اعضای متعددہ سے ناک مرکب ہے عظام ۔ غضاریف غشائے مخاطیہ جلد اور اعصاب بکثرت پائی جاتی ہیں استخوان کی تعداد ناک میں اٹھارہ ہیں ایک ان میں سے عظم الوتدی مشابہ خفاش ہے ناک کے اندر اندرونی دیوار بناتی ہے اور عظم الوتدی کے اوپر عظم مشاشی پائی جاتی ہے اور ایک چھوٹی سی استخوان عظم مشاشی کے نیچے عین وسط سے پیدا ہوکر منخرین کے مابین پردہ کے طور پر فاصل ہوتی ہے اور بین المنخرین کی غضروف متوسط کے ساتھ اتصال پکڑ جاتی ہے اور چھ چھوٹی سی ہڈیاں سفینہ کی شکل پر بین المنخرین کے استخوان متوسط کے پہلو سے پیدا ہوتی ہیں مذکورہ استخوان میں سے تین ہڈیوں کا منہ استخوان مذکور کے ساتھ متصل ہوتا ہے اور اونچی بیٹھ کر فضائے منخرین ہے تاکہ مجری الانف کے تنگ ہوجانے سے جانور وغیرہ اشیائے خارجیہ ناک میں داخل نہ ہوسکیں نیز ہوائی خارجیہ کی تیزی رفع ہوجائے اور صلاح ہوکر اندر داخل ہو غشائی مخاطیہ کی تدابیر جن میں اعصاب شامہ بکثرت پائے جاتے ہیں نیز ارتفاع اور انخفاض کے باعث ہوا کے زیادہ داخل ہونے سے قوت شامہ قوی تر ہو جاتی ہے نیز غشائی مخاطیہ میں عروق کی زیادتی سے خون بکثرت داخل ہوتا ہے جس سے ناک کے اندر گرمی کی زیادتی ہوتی ہے اور موسم سرما میں ہوائی مستنشقہ گرم ہوکر ریہ میں داخل ہوتی ہے

اگر اصلاح کے نہ ہونے سے ہوا اپنی اصلی حالت برودت پر داخل ہوتی تو باعث فنوز کا ہوجاتی اور موسم گرما میں یا خون کی غلیان حالت میں ترویح کی حاجت زیادہ پائی جاتی ہے پس اس صورت میں ہوا کی برودت کے زیادہ داخل ہونے سے غشائے مخاطیہ سرد ہوجاتا ہے جس سے ہوائی مستنشقہ کے سرد ہوجانے سے خون کی حرارت فرو ہوجاتی ہے۔ اور فک اعلیٰ کی دونوں استخوان دونوں آنکھ کے نیچے سے نکل کر ناک کی ترکیب میں شامل ہوجاتی ہیں اور دو چھوٹے مجوف استخوان عظم الجبہ کے باہر کیطرف سے نکل کر ناک کے طول میں باہم اتصال پکڑتی ہیں جس سے انبوبہ کی صورت پیدا ہوجاتی ہے اور استخوان مذکورہ طول میں ثلث الف کے قریب قریب ہیں اور انکے جرم پر غضاریف پائی جاتی ہیں اور دو استخوان تالو کی جانب اسفل سے ہر ایک منخر میں بطور قاعدہ پائے جاتے ہیں اور ہڈیاں عظم الدمعی (لکریمل) ناک کی ساخت میں شامل ہوگئی ہیں اور ان دونوں استخوان میں ایک ایک سوراخ ہوتا ہے جس سے آنکھ کی اشک ناک میں جاتی ہیں الغرض ناک میں سترہ ہڈیاں پائی جاتی ہیں انمیں سے عظم الوتدی اور عظم المشاشی اور وہ ہڈی جو عظم مشاشی سے نکلکر ناک کے طول میں برابر ایک ثلث تک پائی جاتی ہے یعنی یہ تینوں ہڈیاں دونوں منخرین میں مشترک ہوتی ہیں اور سات سات استخوان ہر ایک منخر میں جداگانہ پائی جاتی ہیں ہر ایک منخر میں پانچ کل دس غضروف پائے جاتے ہیں پانچ بیرونی جانب کی غضاریف میں سے تین بڑی اور دو چھوٹی ہوتی ہیں اور پانچ اندر کی جانب ہوتی ہیں اور یہ سب ریب شکل کی ہیں اور دونوں منخرین کے وسط طول میں ایک غضروف پائی جاتی ہے جس سے ناک دو حصہ میں منقسم ہوجاتا ہے اور غضاریف کے اوپر چھوٹے چھوٹے معضلات الغرض ارتباط بکثرت پائے جاتے ہیں تاکہ مختلف حرکات کے باعث قبض و بسط باسانی ہو اور منخرین کے موخر حصہ میں دو سوراخ حلق میں کھلتے ہیں۔ ناک کے اوپر خارجی جانب تمام ناک پر تنی ہوئی جلد ہے اور جوف الف کے اندرونی سطح پر غشائی بلغمیہ کا استر لگا ہوتا ہے اور مختلف مقام پر مختلف شکل میں ہوتا ہے چنانچہ نتھنوں کے قریب یہ جھلی باریک پتلی پھیکے رنگ کی ہوتی ہے جس پر بڑے اور دبیز بال پائے جاتے ہیں ناک کے درمیانی حصہ میں یہ جھلی دبیز اور گہری سرخ رنگ کی ہوتی ہے اور اسمیں لعابدار گلٹیاں بکثرت پائی جاتی ہیں اور ناک کے بالائی حصہ میں جھلی مذکور بھورے رنگ کی دبیز اور گودہ کی مثل

ملایم ہوتی ہے (**عصب شم (الفکٹوری نرو)**) عصب مذکور اعصاب دماغیہ کا
پہلا جوڑا ہے اور دماغ سے نکلتے ہی تین شاخ مین منقسم ہوجاتا ہے اسکی اندرونی شاخ درمیانی
آڑ کے بالائی حصہ میں پھیلتی ہے۔ درمیانی شاخ استخوان مصفاۃ کے مسامدار حصہ سے دو قطار
ہوکر سرایت ہوتی ہے ایک قطار داہنے منخر میں اور دوسری بائیں منخر میں اور کچھ شاخین
ناک کی چھت میں آخر ہوتی ہیں۔ بیرونی شاخ بالائی اور درمیانی پیچدار ہڈیون میں جال کی
مانند پھیلتی ہیں اور ناک کے زیرین حصہ میں عصب شم کی کوئی شاخ نہین جاتی بلکہ اس مقام
پر پانچوین جوڑے کی پہلی شاخ وغیرہ دوسری حس والی شاخون سے ریشے نکل کر داخل ہوتے ہین
اور مقدم دماغ سے ایک نسوج عصب نکل کر عظم مشاشی کے بالائی سوراخ سے برآمد ہوتا ہے
اور اسکا ایک فرد داہنے اور دوسرا بائین منخر میں جاتا ہے اور یہ دونون فرد امونیا وغیرہ
حاد الکیفیت دوائج کو ادراک کرتے ہیں غالباً انہین اعصاب کی خراش سے ناک مین رائی پیاز
وغیرہ تیز اور چرپری چیز کے لگانے سے جلن پیدا ہوجاتی ہے پانچوین جوڑی عصب کے مفلوج
ہونے سے قدرے قلیل حس شامہ ضرور ہی کم ہوجاتی ہے اور اسی زوج کے ریشے دونون رخسارون
پر لگتے ہین جو کیفیات چہارگانہ کی اثر کو معلوم کرتے ہیں اسکا ایک ریشہ دانتوں مین آتا ہے
ہوا و بخارات وغیرہ لطیف اشیا سے بو پیدا ہوتی ہے تانبہ وغیرہ بعض سخت اجسام کی رگڑ
سے بھی ایک قسم کی بو پیدا ہوتی غالباً بو پیدا کرنے والے اشیا ہمیشہ بادنسیم (آکسیجن)
کو جذب کر لیتی ہین۔ تیزاب گندھک وغیرہ بعض تیزابونمیں بادنسیم کی پوری مقدار کے ہونے
سے بو نہیں آتی۔ نیز ناک مین بادنسیم کی عدم موجودگی سے بو محسوس نہیں ہوسکتی اگر
ناک اور بودار چیز کے مابین کوئی ثقیل غیر مسامدار چیز حائل کیجاے تو بو مطلقاً محسوس نہیں ہوتی
جیساکہ شیشہ مین بند کی ہوئی عطر کی بو ہر گز پیدا نہین ہوتی اگر خوشبودار چیز کے ذرات
ہوا میں مل جاوین تو بو بکثرت پیدا ہوتی ہے مثلاً ایک حصہ مشک کا ۱۳۰۰۰۰ حصہ ہوا میں ملانے
سے بو بکثرت پیدا ہوتی ہے سلفیورس ایسڈ مین بادنسیم کی پورے مقدار کے نہ ہونے سے
بو تیز ہوتی ہے سنکھیا۔ فاسفورس اور لہسن وغیرہ مختلف اقسام اور خاصیتوں کی
اشیا کی بو ایک سی شمار ہوتی ہے۔ روغنات عطریات وغیرہ مختلف سیال چیزون

بو مختلف ہوتی ہے خوشبودار اور بدبودار اشیا کا اثر مختلف حیوانات میں مختلف طور پہ
ہوتا ہے نیز مختلف انسانوں میں بہ کیفیت [مختلف] ہوا کرتی ہے مثلاً سڑے ہوئے گوشت کی بو کو
مکھی زیادہ پسند کرتی ہے اور اسی میں انڈے دیتی ہے اور بعض انسان بھی سڑی ہوئی
غذا کو زیادہ رغبت سے کھاتے ہیں اور ناک میں برمی تاثیر کے پہونچنے سے لہسن کی مانند بو
پیدا ہوتی ہے تاربجلی کے سرے سے امونیا کی بو پیدا ہوتی ہے نیز اس قسم کی کیفیت رطوبات
بینی میں تغیرات کے واقع ہونے سے پیدا ہوتی ہے بعض اوقات امراض دماغیہ نیز صحیح و سالم
اشخاص میں عارضی طور پر بو کی کیفیت پیدا ہوجاتی ہے۔ بہت سی چیزوں کی خاصیت
اور ماہیت حس شامہ سے معلوم ہوسکتی ہے جس سے کہ ریتیہ الرائحہ اشیا کو قابل استعمال نہیں
سمجھا جاتا۔ جن حیوانات کو کھانا بدقت ملتا ہے انکی قوت شامہ نہایت تیز ہوتی ہے نیز
وحشی آدمیوں کی قوت شامہ بہ نسبت شائستہ لوگوں کے زیادہ قوی ہوتی ہے —

اسباب ذیل کی موجودگی سے بو بخوبی محسوس ہوتی ہے

اول جب استنشاق کی حالت میں ناک کے اندر بودار ذرات کی ہوا کو تیزی سے کھینچا جائے
تو بو بخوبی ظاہر ہوتی ہے **دویم** اگر ناک کی غشائے مخاطیہ میں بودار چیزوں کے ذرات ملجاویں
تو بو پیدا ہوجاتی ہے۔ زکام وغیرہ کی حالت میں غشائے مذکور کے خشک ہوجانے سے بو مطلقاً محسوس
نہیں ہوتی **سویم** عصب شامہ کے اختتام پر بودار چیزوں میں کیمیاوی فعل کے واقع ہوجانے سے
بو پیدا ہوجاتی ہے مگر اثنائے فعل میں بادنسیم کی موجودگی نہایت ضروری ہے تاکہ اوسکی شمولیت
سے کیمیاوی تغیرات پیدا ہوویں کیونکہ بادنسیم کی عدم آمیزش سے اکثر بو پیدا نہیں ہوتی —
چہارم ناک کے جوف میں بادنسیم کی موجودگی ضروری ہے ورنہ بو کا محسوس ہونا البتہ مشکل ہے جیسا
کہ ناک میں پانی وغیرہ کسی چیز کی موجودگی سے بو نہیں آتی **پنجم** عصب شم کے ذریعہ اثر اشیا
کا دماغ تک پہونچنا ضروری ہے **مؤلف** کتب طبیہ عربیہ میں ادراک قوت شامہ کی کیفیت
پر دو مذہب ہیں ایک یہ کہ ذی رائحہ سے ہوا متکیف ہوکر محل احساس تک پہونچتی ہے۔ دویم
یہہ کہ ذی رائحہ کے اجزا ہوا میں شامل ہوکر ناک میں داخل ہوتے ہیں اور محل احساس تک
پہونچتے ہیں مگر از روی تحقیق مذہب ثانی صحیح معلوم ہوتا ہے —

فصل اول فساد شم (اوزینیا) اسکو خشم بھی کہا جاتا ہے اکثر عصب حس کے نقصان سے مرض کا ظہور پایا جاتا ہے۔ یہ مرض دو قسم پر ہے مولودی اور غیر مولودی مولودی میں عصب شم کو پیدا نہیں ہوتا یا ضربہ و سقطہ کے واقع ہونے سے عصب شم ٹوٹ جاتا ہے اکثر غیر مولودی میں آتشک کا باعث ہوتا ہے جس سے عظم مشاشی اپنے مقدار سے گر جاتی ہے اور عصب شم کے ریشوں پر دباؤ کے پہونچنے سے وہ مفلوج اور بیکار ہو جاتا ہے اور روائح کے ادراک میں فتور برپا ہو جاتا ہے کبھی آتشک اور جذام کے سبب استخوان بینی متعفن اور فاسد ہو جاتی ہے جس سے غشاء مخاطیہ اور اعصاب حاسہ بھی فاسد اور خراب ہو جاتے ہیں اور ادراک روائح کی قوت حسب اعصاب ناقص یا باطل ہو جاتی ہے اور بواسیر الانف سے بھی راستہ کے بند ہو جانے سے ہوائی بردلی کا گذر عصب شامہ تک پہونچ نہیں سکتا جس سے قوت شامہ میں فتور برپا ہو جاتا ہے کبھی زکام میں غشاء مخاطیہ کے زیادہ متورم ہونے سے دونوں منخرین بند ہو جاتے ہیں اور ہوا کے نہ پہونچنے سے مرض کا ظہور پایا جاتا ہے **علاج** اگر مولودی ہو یا عصب شم کے کٹ جانے سے فساد شم کی شکایت پائی جائے تو معالجہ سے ذرہ بھر بھی فایدہ ظہور میں نہیں آتا اگر گوشت زاید یا بواسیر الانف کے باعث مرض کا ظہور معلوم ہو تو زاید گوشت کو قطع کریں بعد ازاں تفتیح سدہ مصفاۃ کیلئے مختلف اقسام کے بخورات اور ذراقہ محل میں لاویں اور یہ مرکب فایدہ میں عظیم النفع ہے **نسخہ** شونیز۔ زرنیخ سرخ وو بج سب کو مساوی الوزن لیکر باریک کریں اور کوزہ نو کے گلے میں داخل کر کے اول شیر سے تر کریں اور دھوپ میں خشک کریں اور اس عمل کو چار مرتبہ کریں بعد ازاں خشک کر کے کوئلہ کی آگ پر قدرے قلیل ڈالکر انبوبہ کے ذریعہ صبح و شام دھونی لیں اور دھونی کے بعد روغن گنجد استنشاق کریں پس چند روز کے استعمال سے فایدہ کثیر ہوتا ہے **دیگر مجرب** مشک خالص کافور ہر ایک ۱۲ سرخ قلیمیائی ذہب ملح اندرانی ہر ایک ۲ قیراط مرماز و ہر ایک نصف درم موز و قصب الذریرہ گل نسرین قرنفل ہر ایک ۱ درم سب کو باریک کر کے شہد خالص میں امیز کریں اور بطور فتیلہ ناک میں رکھیں فلفل سیاہ شونیز کندش مشک جند بیدستر سعد کوفی قرنفل سنبل الطیب زعفران فرداً فرداً مجموعاً باریک کریں اور ناس لیں فایدہ میں سریع الاثر ہے سرد زکام کی صورت میں

شونیز- خردل - شحم حنظل - پودینه- سبکو مساوی الوزن لیکر چہار چند پانی مین جوش دین اور بہاپ
لین- مثلا کی صورت مین مسہل دین قبض کا خیال رکہین اور باقی علاج زکام عمل مین لاوین-
آتشک اور جذام کی صورت مین حسب منشا سب تدبیر پر کاربند ہوون **دیگر مجرب** سہاگہ
۳ ڈرام سلی سلک اسڈ ۲ ڈرام گلیسرین ۲ اونس سب کو ملاکر بوتل مین بند رکہین اور بوقت
ضرورت بقدر ۲ ڈرام کو سوا پاؤ پانی مین حل کرکے نیم گرم کرین اور پچکاری کے طور پا بطور
غرغرہ عمل مین لاوین اس سے چہچہڑا (چہوہا) نکلنا بہی موقوف ہوجاتا ہے- بعض اوقات
قوت شامہ کے زیادہ تیز ہوجانے سے چونٹیون کی طرح دور سے اشیا کو مریض معلوم کر سکتا ہے
اور محض سونگہنے سے اشخاص کو پہچان لیتا ہے بعض اوقات مختلف قسم کے روائح مریض کو خود
بخود محسوس ہوتے رہتے ہیں حالانکہ در اصل کوئی شی موجود نہیں ہوتی- کبہی مریض کو ہمیشہ
ایک قسم کی بو خود بخود محسوس ہوا کرتی ہے قوت شامہ کے زایل ہوجانے سے مطلقاً کسی قسم
کی بو محسوس ہی نہیں ہوتی- غرض یہ جملہ شکایات دوسری امراض کی شراکت سے پیدا ہوتی
ہیں بذات خود کوئی مرض نہیں ہے پس اصل امراض کی دور ہوجانے سے یہ شکایت خود بخود
رفع ہوجاتی ہے-

فصل دوم بخر الانف (اوزینا) اکثر اس قسم کا مرض آتشک خنازیری مزاج
اور وجع مفاصل کے مریض کو ناک کی ورم اور زکام کے بار بار واقع ہونے سے ہر ایک
عمر کے حصہ مین ناک کے اندر خراب قسم کا زخم ہوجاتا ہے بعض اوقات بثورات دہن -
ورم زبان- مرداردانت اور زبان کی عدم صفائی پیپڑی کا مردار پڑجانا- حلق کی آبلے
اور دمامیل وغیرہ عوارضات کو لاحق ہونے سے ناک مین سے بدبو آیا کرتی ہے **علامات**
زکام کے بار بار ہونے سے ناک کی غشائی مخاطیہ موٹی ہوجاتی ہے جس سے ناک بہری ہوئی
معلوم ہوتی ہے دم لینے مین تکلیف ہوتی ہے رقیق القوام کبہی گاڑہی بدبودار رطوبت بکثرت
خارج ہوتی ہے جس سے مریض کسی مجلس مین بیٹہنے کے قابل نہیں رہتا غشائی مخاطیہ مین زخم کے
واقع ہونے سے خون آمیز رطوبت خارج ہوتی ہے کبہی سخت کہرنڈ بن جاتا ہی علیحدہ ہونے
کی صورت مین سخت منجمد ٹکڑہ بلغم کے طور پر خارج ہوتا ہے جسکو پنجابی زبان مین چوہا نکلنا

کہا جاتا ہے اور عرصہ دراز تک مرض کے قائم رہنے سے ہتھوں کے بیچ کی دیوار زخمی ہو جاتی ہے بعض اوقات ناک میں کرم بھی پیدا ہو جاتے ہیں استخوان بینی کے گل جانے سے بہت سے سوراخ ہو جاتے ہیں ناک بیٹھ جاتی ہے بدصورتی اور بدوضع پائی جاتی ہے پہلی رطوبت رقیق القوام بعدازاں غلیظ پھر کھرنڈ متبگر خارج ہوتے ہیں خاص پیشانی میں درد کی شکایت رہتی ہے کھانسی زیادہ ستاتی ہے مرض مذکور کے مدت دراز تک پائے جانے سے بھوک کم لگتی ہے جس سے مریض کمزور اور پست ہمت ہو جاتا ہے بعض اوقات مرض کی خفیف حالت میں صرف ناک صاف کرتے وقت پتلی بلغم خون آمیز نکلتی ہے کبھی کبھی چھچھڑا اینکر برآمد ہوتا ہے **علامات ممیزہ** سرسری بیان اور امتحان کرنیسے بخرالانف کی بیماری فوراً تشخیص میں آسکتی ہے ناک اور منہ کے ملاحظہ سے بآسانی مقرر کیجا سکتی ہے جب مٹر کا دانہ۔ لوہے ٹکڑہ استخوان وغیرہ غیر جنس شئی منخرین میں داخل ہو کر متعفن ہو جائے یا مسے یا اسپری نتھنے بند ہو جاوین تو رطوبت کے عدم اخراج سے ناک میں بدبو پیدا ہو جاتی ہے جسکی تشخیص سلائی کے داخل کرنے سے فوراً ہو جاتی ہے بعض دفعہ فاسفٹ۔ کاربونٹ آف لائم اور مگنیشیا کے جم جانے سے ناک میں پتھری پیدا ہو جاتی ہے اور دل بھی نکل آتا ہے جس سے رطوبت ریم آمیز خارج ہوتی ہے جنکی تشخیص مخصوصہ علامات سے فوراً ہو سکتی ہے **علاج** بغرض سہولت تین اصول پر بیان کیا جاتا ہے **اول** ناک کو تمام غلیظ بلغم اور عفونت دار پپڑیوں سے کامل طور پر صاف کرین اور اسکی چند تراکیب ہین اول پچکاری مگر پہلے ناک کے پچھلے سوراخ کو کامل طور پر بند کرکے منہ کے راستہ سانس لین تاکہ تمام پانی دوسرے نتھنے سے خارج ہوتا رہے بعدازان ایک اونس نیمگرم پانی مین ایک ڈرام سوڈا بائی کارب ناس یا نمک حل کرکے پچکاری کرین بعدہ روئی یا لیٹری وغیرہ سے ناک کو بخوبی صاف کرین اگر تار بجلی کا ایک سرا ناک کے اندر داخل کرکے بجلی پیدا کیجاوے تو اس سے تمام چھلکے سوختہ ہو کر علیحدہ ہو جاتے ہیں **دوم** صفائی کے بعد جاذب اور دافع بدبو دار ادویہ کو پچکاری کے طور یا نسوار یا شیاف تیار کرکے استعمال کرین اور پچکاری کی دوائین یہ ہیں جو ڈھائی پاؤ پانی میں حل کرکے استعمال کر سکتے ہیں۔ پرمیگنٹ آف پوٹاس ۲ گرین۔ کلورائیڈ آف زنک ۲ گرین

سلفٹ آف زنک ۱۵ گرین - کاربالک ایسڈ ایک ڈرام - نائٹریٹ آف سلور ۸ گرین پٹاشکری
۱۰ گرین - سہاگہ ۸ گرین - کلوریٹ آف پوٹاس ۲ گرین ٹنکچر آیوڈین ۲۰ بوند - بورک ایسڈ
۲ ڈرام - نیفنتھال ۸ گرین - کروسبلی منٹ ۲ گرین - نیفنتھال ۲ ڈرام الکحال ۲ اونس
مین حل کرکے پچکاری کرین کانڈی سلوشن - روغن ناربین سلوشن وغیرہ دافع عفونت عرقیات
کی پچکاری سے نیز فایدہ ہوتا ہے اور نسوار کی یہ دوائین ہین - ارسٹال - بورک ایسڈ
بسمتھ فی ٹنین - آیوڈو فارم - کافور کو چار پانچ حصہ چاک شکر یا نشاستہ مین ملاکر نسوار کے طور
پر استعمال کرین شیافت کی دوائین یہ ہین - بالسم اف پیرو - یا گلیسرین ایک حصہ اور پانی
۲ حصہ یا نیفنتھال ایک حصہ پانی ۸ حصہ مین روئی یا کپڑے کی بتی کو تر کرکے ناک مین کہین
ایک حصہ سٹرن آئنٹمنٹ کو ۶ حصہ مرہم سفید مین حل کرکے لگاوین نیز بوقت خواب
نتہون مین لگا دیا کرین - گلیسرین اف گیانک ایسڈ کے لگانے سے بہی فایدہ کمال ہوتا ہے
اگر اثنائے استعمال مین ٹنکچر اسٹیل ۱۲ قطرات قدرے پانی ملاکر صبح و شام پلایا جائے
تو فایدہ مین سریع الاثر ہے اگر ناک کے اندر کسی قسم کا زخم پایا جائے تو اوسکو تیزاب شورہ
یا کاسٹک نقرہ یا تاربجلی لگا کر جلاوین مردار ہڈی کی موجودگی مین نکال دینے کی کوشش
کرین اگر معمولی زنبور کی گرفت مین مردار ہڈی نہ آسکے تو بالائی لب کو اوپر کیطرف
اوٹہا کر تیز چاقو کی نوک سے شگاف دیتے ہوئے ناک کی غضروف اور درمیان پردہ کو علیحدہ
کرکے نکال دینے کی کوشش کرین **سویم** امراض موجودہ کا علاج عام اصول کے مطابق کرین
چنانچہ زکام کی صورت مین مریض کو مقوی معدہ اور مقوی دماغ دوائین دین اور یہ مرکب
فایدہ مین سریع الاثر ہے **نسخہ** سرپ اسقیل ۲ ڈرام ارومائٹک اسپرٹ ایمونیا ۲ ڈرام لائکوا
مارفیا ہائڈر وکلوراس ایک ڈرام جینانڈہ سکس بنیٹڑلی ۸ اونس سب کو ملاکر بقدر ایک
اونس صبح و شام مریض کو پلاوین خنازیری مزاج آدمی کو آیوڈائڈ اف پوٹاسیم اور
روغن ماہی مرکبات فولاد - دودہ مکہن - بیضہ مرغ شوربا گوشت وغیرہ مقویات لطیف
سریع الہضم غذائین اور دوائین قلیل المقدار مین حسب برداشت مریض کہلا دین -
نسخہ آیوڈائڈ اف پوٹاسیم ۳ گرین سائٹریٹ اف ایرن اند ایمونیا

۴ گرین ٹینگچر کچلہ ایک ڈرام خیسانده کو اشیاء الونس سب کو ملاکر ایک آونس فی نمیں ۳ دفعہ دین

کشتہ فولاد جسکے استعمال سے فایدہ کثیر ہوتا ہے۔ بورہ فولاد ۲ تولہ۔ نوشادر ایکتولہ دونوں کو ملاکر کاسہ چینی میں دوچند یا سہ چند لیموں کی رس ڈالکر بھگو دین اور خشک ہونے تک بعدہ دوبارہ سہ بارہ ڈالین بعدازان گہیکوار کی رس میں کہرل کرین اور ۶ اسیر اپلہ جنگلی کی آگ میں اس سے نہایت سرخ رنگ کا کشتہ تیار ہوتا ہے خوراک ایک سرخ ہمراہ اسکے صبح شام دین آتشک کی مرض میں مناسب علاج آتشک کا کرین اور یہ مرکب بالبداہہ فایدہ مند ہے

نسخہ سیماب مصطگی۔ عاقرقرحا ہر ایک ۲ ماشہ سم الفار ۱ ماشہ اول سیماب اور سم الفار کو ۲ عدد لیموں کی رس مین کہرل کرین اور ذرات سیمابیہ کے معدوم ہوجانے پر دیگر ادویہ باریک کرکے کہرل کرین اور دانہ مونگ کے برابر حبوب بناکر ایک حب صبح ایک شام کہانیکو دین۔ امتلا کی صورت مین مسہل دین قبض کا خیال رکھین۔

فصل سوئم جفاف الانف بخار محرقہ وغیرہ امراض حارہ حادہ مین حرارت شدید کی وجہ سے ناک مین خشکی کی شکایت پیدا ہوجاتی ہے کبھی رطوبات اصلیہ کے فنا ہوجانے سے یہ مرض پیدا ہوجاتا ہے جیسا کہ تپ دق مین مشاہدہ کیا گیا ہے بعض اوقات ہوای مستنشقہ حرارت سے انسان کے ناک کے مجرے خشک ہوجاتی ہین **علاج** اصل سبب موجب فنا کو دریافت کرکے اوسکے ازالہ مین کوشش کرین اور گرمی کی صورت مین اشربہ مبردہ پلا دین روغنات سرد سے ناک کو چرب رکہین کافور اور تیز ہوائی امونیا سنگہا دین تاکہ آنسو کے آنے سے خشکی کی شکایت رفع ہوجائی اور بخار مین یہ ضماد پیشانی پر لگاوین **نسخہ** مغز کدو مغز تربوز۔ تخم خیارین کاسنی۔ گل بنفشہ ہر ایک ۹ ماشہ سب کو پانی مین گہیکر شیرہ نکالکر استعمال کرین **دیگر مجرب** مغز استخوان ساق ایک جزو روغن بنفشہ روغن یاسمین روغن بادام ہر ایک ۲ جزو کتیرا گل خطمی ہر ایک ثلث جزو سب کو باریک کرکے حسب دستور قیروطی بنا دین اور بوقت ضرورت ناک مین لگا دین ہوا وغیرہ گرد و غبار کی یبوست مین باردہ رطبہ روغنات کو ناک مین ڈالین غذا سریع الہضم اور مرطب کہانیکو دین۔

فصل چہارم بثورات بینی اس قسم کی پہنسیان باطن بینی کی اعلے جانب

پر خصوصاً کلکتہ اور مرشد آباد وغیرہ بلاد وطبعیہ میں پیدا ہو جاتی ہیں جس سے ناک کی اندرونی سطح سرخ ہو جاتی ہے ناک اور سر میں درد سخت ہوتا ہے اور تمام جسم میں مواد کی سمیت کی منتشر ہو جانے سے بخار بھی ہو جاتا ہے اور علاج کیطرف توجہ کے نہ کرنے سے مریض ہلاک ہو جاتا ہے

علاج مرض کی ابتدا میں مسہل کی ذریعہ معدہ اور امعا کی صفائی کریں تا کہ مواد سمیہ خارج ہو جاویں **نسخہ** آردنہ موصوف حب النیل ہر ایک ۶ ماشہ غاریقون ۴ ماشہ ہلیلہ زرد ۲ ماشہ سب کو باریک کر کے عرق گلاب اور عرق گاوزبان میں قدرے شکر تری داخل کریں اور دوائی مسہلہ کھلاویں بعدزاں حسب طاقت مریض نفام ماؤف پر چند جونکیں لگاویں اور ادویات مصفی خون برابر چند روز تک پلاویں **نسخہ** عناب ولایتی ۹ عدد گل نیلوفر گل بنفشہ کاسنی پوست ہلیلہ زرد ہر ایک ۶ ماشہ آلو بخارا ۹ عدد تمر ہندی ۳ تولہ برگ سنا ۴ ماشہ سب کو بوقت شب بھگو دیں اور صبح کے وقت دست مال کر کے صاف کریں اور دو تولہ نبات سے شیریں کر کے مریض کو صبح شام پلاویں اور مقام بثر پر خالص کاسٹک نقرہ کی بتی لگاویں بعد میں یہ ضماد تیار کر کے گرما گرم دن میں ۳ دفعہ لگاویں **نسخہ ضماد** تخم کتان ۲ تولہ صبر سقوطری مرداسنگ حلبہ دم الاخوین ہر ایک ۶ ماشہ انجیر ولایتی ۹ عدد سب کو باریک کر کے گھیکوار کے پانی میں تیار کریں اور استعمال میں لاویں اور نرم ہو جانے کی صورت میں فوراً نشتر دیں بعدزاں مرہم زنگار لگاویں **مرہم زنگار** زنگار ایک درم تیل گنجدہ درم روغن زرد ۱۰ درم موم سفید ۴ درم حسب دستور تیار کر کے استعمال کریں تا کہ مواد متعفنہ سے زخم بالکل صاف ہو جاوے بعدزاں مندمل مرہم کے استعمال سے زخم کو انگور پر لاویں **مرہم مندمل** مرداسنگ ۱۰ درم سنگ جراحت کتھہ سفید گلنار ہر ایک ۲ درم سنگ بصری توتیائی سبز ہر ایک ۱ درم سب کو کوٹ کر حسب ضرورت تیل تلی میں ملا کر مرہم تیار کریں اگر تدابیر مذکورہ سے مواد عفنہ خارج نہوں تو مرہم سیماب کے استعمال کریں **مرہم سیماب** سیماب ۴ تولہ سیماب کو ۹ تولہ تیزاب فاروقی میں گھول کریں اور سفید ہونے کے صورت میں چربی گردہ اچھا نک پگھلا کر داخل کریں اور استعمال میں لاویں۔

فصل پنجم قروح الانف دالسرطین افذی نوز)

جن اسباب سے دوسرے اعضا میں زخم ہو جاتے ہیں وہی یہاں بھی پائے جاتے ہیں لیکن ناک کے
زخموں میں چند مخصوص اسباب کی موجودگی پیدا ہو جاتی ہے **اول** زکام حاد کی صورت
میں ناک کی غشائے مخاطی پھٹ جاتی ہے جس سے قرح پیدا ہو جاتا ہے **دوم** آتشک کے پیدا
ہونے سے غشائے مخاطیہ فاسد اور متعفن ہو جاتا ہے کبھی استخوان بینی کے فاسد اور متعفن
ہونے سے زخم پڑ جاتے ہیں **سوم** ناک میں ناصور یعنی اکلہ کے پیدا ہو جانے سے ناک کے
پوست و گوشت کھایا جاتا ہے تو زخم پیدا ہو جاتے ہیں **چہارم** بیخ منخرین کے قریب
قلاع خبیثہ کی مانند زخم پیدا ہو جاتے ہیں جس سے خون اور پیپ بکثرت خارج ہوتا ہے
پنجم جدری و حصبہ وغیرہ بثورات کے بگڑ جانے سے بھی زخم پیدا ہو جاتے ہیں **علامات**
ہر ایک موجودہ سبب کے ظہور سے علامات مخصوصہ پیدا ہو جاتی ہیں۔ اگر زکام کے سبب ہو تو
زکام کا ہونا ضروری ہے آتشک کی صورت میں آتشک کی موجودگی خود دلالت کر رہی
ہے علاوہ ازیں استخوان میں فساد و تعفن پیدا ہو جاتا ہے اکلہ کے باعث ہو تو دن بدن
زخم بڑھتا جاتا ہے اور اس کے ازالہ میں کوئی تدبیر کارگر نہیں ہوتی اور منخرین کے زیریں
حصہ پر زخم خود بخود پیدا ہو جاتا ہے خصوصاً موسم سرما میں سرد و خشک ہوا کے چلنے سے زخم
پیدا ہو جاتے ہیں **علاج** صفائی کو مقدم رکھیں حفظان صحت کے قواعد کی پابندی
کریں ضعیف اور قوی زخم کے موافق کاسٹک لفرہ سلوشن تیار کر کے لگا دیں زکام کے
زخموں میں بھی یہی سلوشن فائدہ میں سریع الاثر ہے آتشک کی صورت میں خاص آتشک کا
علاج کریں چنانچہ منہ میں جوش پیدا ہو جائے لیکن استخوان کی بوسیدہ اور متعفن حالت میں
منہ کا جوش میں لانا ہرگز مناسب نہیں ہے اس سے زیادہ فساد ہو جاتا ہے بلکہ اس صورت میں
آئیوڈائیڈ آف پوٹاسیم کو نقوع سارساپریلا یا انٹی موٹی کے ہمراہ دیں فائدہ میں عظیم النفع
ہے اور ٹنکچر اسٹیل کو کونین کے ساتھ دینا تقویت خون کے واسطے زیادہ تر مفید ہے اکلہ کی صورت
میں تیزاب گندھک کاسٹک لفرہ وغیرہ ادویہ اکالہ سے داغ دیں تاکہ زخم کا پھیلنا رک جاوے
اور گھاؤ پر صبح و شام مرہم سفید لگا دیں ابتلا کی صورت میں مسہل دیں قبض کا خیال
رکھیں اگر ناک کے جوف کا درمیانی دو مرہڈی کی سطح کے متورم ہونے سے سفید رنگ کا

ادبھار پیدا ہو جائی تو اس صورت مین مریض کو بیہوش کرین بعد ازان حلق کے اندر یا باہر کیطرف زنبور داخل کر کے تمام زائد ساخت کو پکڑ کر پھاڑین یا باہر کھینچ لین اور باقی ماندہ حصہ کو بجلی یا کاربالک اسڈ یا کاسٹک نقرہ سی جلا دین اگر یہ مرض دوبارہ سہ بارہ پیدا ہو جائے تو حسب مناسب کرت سہ کرت تدارک کرین۔

فصل ششم رعاف (ایپس ٹاکسس)

ناک کی غشائے مخاطیہ سے خون کی جاری ہونے کو نکسیر پھوٹنا کہا جاتا ہے اکثر یہ حالت عہد طفلی اور عین جوانی مین دموی مزاج کے آدمی کو ذاتی طور پر ہوا کرتا ہی جوشش خون کی صورت مین درد سر ہوتا ہے چہرہ اور آنکھین سرخ ہو جاتی ہین کبھی مریض سس اور خنازیری مزاج آدمی کے غشائے مخاطیہ کی شرائین مین ایک قسم کی خراش ہو جاتی ہے جس سے شرائین پھٹ جاتی ہین اور خون جاری ہو جاتا ہے اور اکثر یہ صورت ۱۵ سے ۲۵ برس کی عمر کے مابین واقع ہوتی ہے کبھی قبض اور بخار کے اخیر درجہ مین بحران کے طور پر واقع ہوتا ہے کبھی زہریلے جانور کے کاٹنے سی ناک کی شرائین پھٹ جاتی ہیں اور شرائین سی خون کی شکایت پیدا ہو جاتی ہے کبھی قلب جگر طحال اور گردہ کی امراض مین دوران خون کی رک جانیسے نکسیر پھوٹ پڑتا ہی کبھی سن کہولت مین آکلہ دبن وغیرہ خون کی خرابی مین گون کی پرت خراب اور ڈھیلے ہو جاتے ہیں اور رفتہ رفتہ قلیل صدمہ سی سیلان خون کی شکایت ہو جاتی ہے قطع بواسیر الانف وغیرہ عمل دستکاری مین سیلان خون ہو جاتا ہی کبھی ادرار حیض خون بواسیر وغیرہ معمولی جریان خون کے بند ہو جانے سے ناک کی رگین پھٹ جاتی ہین جس سے نکسیر کا خون پھوٹ نکلتا ہے غرض نکسیر کا پھوٹنا خواہ کسی سبب سے ہو جب خون بکثرت خارج ہوتا ہے تو مریض کے ہاتھ پاؤن سرد ہو جاتے ہیں جسم لاغر چہرہ زرد سیاہی مائل ہو جاتا ہے اور لحظہ بلحظہ ضعف اور کمزوری زیادہ ہوتی جاتی ہے۔

علامات تشخیصہ

یہ ایک عام مرض ہے خاص تشخیص کیلیے بیان کرنا چندان ضروری معلوم نہیں ہوتا مگر بعض اوقات ناک کے پچھلے حصہ سے خون خارج ہو کر حلق مین چلا جاتا ہے بعد ازان کھانسی یا قے کے ساتھ باہر آتا ہے پس اس قسم کی صورت مین نفث الدم یا قی الدم

کا اشتباہ ہوسکتا ہے علاج اصل سبب جب ہٗ ناد کو دریافت کرکے اوسکی ازالہ مین کوشش
کرین اس سے نکسیر کا خون خود بخود بند ہوجاتا ہے اگر دماغ مین خون کے اجتماع سے دردسر کی شکایت
پائی جائی آنکھین سرخ کانونمین مختلف قسم کی آوازین وغیرہ ورشس دماغ کی علامات موجود
ہون تو نکسیر کے روکنے مین اچھا نہین اگر خون کی زیادہ خارج ہونے سے خوف ضعف کا ہوجائے
تو اوسکی بند کرنیکی تدبیر کرین ورنہ نہین - اور نہ خون کو یکدم بند کرین بلکہ مسہل کے ذریعہ معدہ
اور امعا کو صاف کرین غذا سریع الہضم لطیف کھلا دین اور حمار ق اشتہا سے کم کھلا دین
جس سے مریض کسیقدر کمزور ہوجائے ایسی موقع پر فصد بھی لے سکتے ہین مصفے خون اور سرد
ادویہ کے استعمال سے خون کے جوش کو کم کرین تمرہندی آلو بخارا کشنا کاسنی کشنیز
نیلوفر وغیرہ سرد دوائین پلادین **دیگر** ڈائیلیوٹ سلفیورک ایسڈ ۲ ڈرام شربت آملہ سی
ان ۶ ڈرام پانی ۸ اونس سب کو ملا کر بقدر ایک اونس دنمین ۲ دفعہ دین **دیگر مجرب**
ٹنکچر سٹیل ۳ بوند ڈائیلیوٹ ہائیڈرو کلورک ایسڈ ۲۰ بوند اکوا آرنشائی ۲ اونس سب کو
ملا کر بقدر ایک اونس صبح وشام پلادین - **دیگر مجرب** گیالک ایسڈ ۶ گرین
ڈائیلیوٹ سلفیورک ایسڈ ۱۲ بوند شربت سادہ ۲ ڈرام حنیسانڈہ آرنج پیل ۱۰ اونس سب
کو ملا کر بقدر ۴ ڈرام دنمین ۳ دفعہ دین فایدہ مین سریع الاثر ہے **دیگر مجرب**
ٹنکچر اکونائٹ ۲ بوند لائیکوار امونیا ایسٹیٹس ایک اونس سب کو ملا کر ایک ڈرام گھنٹہ گھنٹہ
کے بعد دین آرگٹ کی استعمال سی نیز فایدہ ہوتا ہے کیونکہ اس سے ناک کی عروق شعریہ
سکڑ جاتی ہین جس سے سیلان خون فوراً بند ہوجاتا ہے **نسخہ** اکسٹرکٹ آف
آرگٹ ۴ ڈرام ٹنکچر آرنشیائی ۴ ڈرام پانی ۸ اونس سب کو ملا کر بقدر ایک اونس دنمین
۳ دفعہ دین فایدہ مین سریع الاثر ہے **دیگر مجرب المجرب** ٹنکچر اسٹیل ۲ ڈرام
لیکوئڈ اکسٹریکٹ آف آرگٹ ۲ ڈرام اسپرٹ کلوروفارم ۲ ڈرام انفیوژن کواشیا
۸ اونس سب کو ملا کر بقدر ایک اونس صبح وشام دین - اور خارجی تدبیر اس طرح پر کرین
کہ مریض کو چت لٹا کر اوسکے دونون ہاتھ کو سیدھا اونچا آسمان کیطرف اوٹھا دین
چند اتنا کہ بغل کی سفیدی ظاہر ہوجائے نیز سر و دوشانہ کو جسم کی نسبت قدرے اونچا

م جو مخصوص علامات بحران سے تشخیص ہوسکتی ہے

اونچا کریں پس اس صورت میں ہاتھوں کا خون نیچے کیطرف اوتر آتا ہے اور ہاتھ خالی ہو جاتے ہیں پس اس حالت میں طبیعت مدبر بدن خون کو عروق خالیہ کیطرف فوراً لیجاتی ہے جس سے ناک کیطرف خونکا جانا رک جاتا ہے اور رعاف کی شکایت رفع ہو جاتی ہے مریض کی پیشانی چند بار اور خاص ناک کی چھت پر کپڑی کی گدی کو سرد پانی میں بھگو کر رکھیں برف کا رکھنا زیادہ تر فایدہ مند ہے جس نتھنے سے خون جاری ہو جاتا ہے اوسپر دبا دو ڈالیں اکثر اس سے خون بند ہو جاتا ہے۔ **دیگر مجرب** گل انتالی کافور آرد جو اقاقیا گلنار سبکو مساوی الوزن لیکر باریک کریں اور برف سے سرد کر کے پیشانی پر لیپ کریں اور برف ست بار بار سرد کرتے رہیں اگر برف کو کوٹ کر مثانہ گوسفند میں بھریں اور سر کے پیچھے گدی پر باندیں اس سے نکسیر کا خون بہت جلد بند ہو جاتا ہے شاید اسکا سبب یہ معلوم ہوتا ہے کہ بارد بالفعل کی ملاقات سے نخاع کو ایک قسم کی اذیت پہونچتی ہے جس سے دماغ بھی قدرے قلیل متاذی ہو جاتا ہے اور دماغ کی اذیت سے سردی اور لرزہ بدن پر پیدا ہو جاتا ہے اور عروق میں انقباض کے پیدا ہونے سے خون بند ہو جاتا ہے اگر اس سے خون بند نہو تو ٹنکچر اسٹیل یا کسے دوسری حابس الدم عرقیات میں روئی یا پارچہ کپڑے کو بھگو کر ناک میں ٹھوس دیں اس سے خون فوراً بند ہو جاتا ہے نیز ٹنکچر اسٹیل بقدر ۸ قطرات پانی میں حل کر کے پندرہ پندرہ منٹ کے بعد پلاویں۔ روغن تار پین یا پرکلوری ٹنکچر اسٹیل وغیرہ عرقیات قابضہ کو پانی میں حل کر کے پچکاری کرنا فایدہ میں سریع الاثر ہے گیالک اسڈ یا ٹانک اسڈ کے تیز عرق سی پچکاری کرنی فایدہ میں نہایت قوی الاثر ہے اور عین موقع پیدا دوسرا دویات کے نہ دستیاب ہونیسے صرف نمک کو پانی میں حل کر کے پچکاری کرنا اکثر فایدہ ہو جاتا ہے اور یہ نفوخ بھی فایدہ میں سریع الاثر ہے **نسخہ** کندر نشاستہ دم الاخوین صمغ عربی مقناطیس سوختہ کافور رسوت گرد آسیا گل ارمنی طباشیر بریان سبکو مساوی الوزن لیکر باریک کریں اور نفوخ کے طور پر استعمال میں لاویں **دیگر بلامن مجرب** پھٹکری بریان صمغ عربی گل ارمنی مازو اقاقیا کندر گرد آسیا ہر ایک ۳ ماشہ افیون ۱ ماشہ سب کو باریک کر کے

لبطور پلاس استعمال کرین **دیگر مجرب** پھٹکری زرنیخ مرکی ہر ایک یکتولہ اقلیمیا نقرہ ۶ ماشہ افیون مازو کافور ہر ایک ۲ ماشہ مائین گلنار ہر ایک تولہ بورہ ارمنی ۴ ماشہ مرچ سیاہ دم الاخوین اقاقیا صمغ عربی ہر ایک ۲ ماشہ سرب سوختہ ۹ ماشہ سب کو بار یک کرکے خمیر کرین اور فتیلہ بناکر ناک مین رکہین فایدہ بہت سریع الاثر ہے پاؤن اور ٹانگون کو گرم پانی مین رکہنا پنڈلیون یا جگہہ پر آبلہ انگیز پلستر لگانا بعض اوقات مفید ہوا کرتا ہے بحران کی صورت مین خون کو بند نکرین البتہ خون کے زیادہ نکل جانے سے اگر ضعف کا احتمال زیادہ پایا جائے تو فوراً خون کو بند کرین اگر ضربہ اور سقطہ کے وقوع سے غشای دماغ کی اور وہ یا شرائین پہٹ جاوین تو اس حالت مین بہی خون کا فے الفور بند کرنا مناسب نہین ہے صرف سرد پانی دماغ پر ڈالنا یا برف رکہنا کافی ہے تاکہ اوسکی سردی سے خون خود بخود بند ہو جالے اور ادویہ مقویہ عروق پلادین خصوصاً سرپ فاسفٹ اف ایرن کا پلانا فایدہ مین سریع الاثر ہے جب خون کی رفعت مین خون جاری ہو جالے جس سے کمزوری جسم نحافت طبع اور لاغری بدن ساعت بساعت زیادہ ہوتی جاتی ہو نٹ اور چشم کی اندرونی جانب سفیدی مایل رنگت ہو جالے نبض کی رفتار ضعیف پڑجائے یا مرض سل اور خنازیری مزاج کا مریض ہو تو خون کے بند کرنے مین جلدی کرین اگر امراض قلب گردہ طحال اور کبد کی موجودگی سے زیادتی دوران خون مین رکاوٹ پیدا ہو جائے اور رگون کی پرت ڈہیلے پڑجاوین تو ضعف گردہ ضعف کبد وغیرہ علامات بہی پائی جاتی ہین اور یہ مرض اکثر جوان قریب العہد بلوغ نیز عدم ادرار حیض کی صورت مین عورتون کو ہو جاتا ہے اس صورت مین اصل مرض کا علاج کرین اور نکسیر کے ہونے پر روئی یا کپڑے کے پارچہ کو قابض عرقیات مین بہگو کر ناک کے نتہنے مین ٹہوس دین کبد اور گردہ وغیرہ اعضا کو تقویت دین اور یہ حبوب تقویت جگر کیلیے زیادہ تر فایدہ مند ہین **نسخہ** شورہ قلمی سہاگہ بریان پہٹکری بریان نمک سیاہ سجی نمک سنارہ پوست بلیلہ زرد انیسہ ہلدی اجواین ہر ایک ۲ تولہ صبر یکتولہ کشتہ تولاد یکتولہ سب کو باریک کرکے رس لیموین ۳ دفعہ ادرک کی رس مین ۳ دفعہ اور گہیکوار کی رس مین ۳ دفعہ کہرل کرکے حبوب بمقدار نخود تیار کرین

اور ایک حب صبح ایک شام کہانیکو دین اگر تدابیر مذکورۂ صورت ارام کی نمایان نہو تو مخصوصہ قثاطیر کے سرے پر دو ہرا کیا ہوا مضبوط تاگہ باندہ کر ناک کے رستہ حلق تک لیجا دین اور تاگہ کو زنبور کے ذریعہ سے باہر نکالین اور ناک سے قثاطیر کو خارج کرین پس اسصورت مین منہ کے تاگہ پر اسفنج کا ٹکڑا یا کپڑے کا پارچہ باندہ کر ناک کے تاگہ کو کھینچیں تاکہ منخرین کے موخر سوراخ پر ایک قسم کا ڈاٹ ہوجاتی ہے اس سے خون فوراً بند ہوجاتا ہے یاد رہے کہ منہ والا تاگہ اسقدر لمبا ہو کہ ناک کے موخر سوراخ تا اسلنٹ پہنچنے کے بعد بھی منہ سے باہر نکلا رہے تاکہ نکالنے کے وقت کھینچکر لنٹ کو نکالین **تجربہ مؤلف** دو مریض کا بیان قابل ذکر ہے۔ ایک ۱۲ سالہ لڑکا سر کو جہکا کر سبق یاد کر رہا تھا دفعتاً ناک کے بائین نتھنے سے خون جاری ہوگیا۔ خانگی تدابیر سے خون کے بند ہونے سے فقیر مولف کو موقع پر بلایا خون کی زیادہ نکل جانے سے تمام بدن سفید ہوگیا تھا کمزوری کی صورت مین غشی کے بار بار پڑنے سے لواحقین کی حواس باختہ تھے پس اس نازک موقع پر معمول طریق عمل سے ذرہ بہر بھی فایدہ ظہور مین نہ آیا آخر بامر لاچاری ٹانک سٹڈ گیالک ایسڈ۔ آرگٹ پوڈر کو فرداً فرداً ہلاس کے طور پر استعمال کیا ٹنکچر اسٹیل بقدر ۲۰ بوند پلایا نیز اس سے پچکاری کی جس سے خارجی افاقہ ہوگیا مگر دوسرے روز پھر زور سے خون آنے لگا کبھی کبھی خون کی قے بھی آیا کرتی تھی جس سے مریض کے ہلاک ہوجانے کا احتمال زیادہ ہوگیا۔ اور کسی تدبیر کی کامیابی کی عدم صورت مین دو انچ لمبا نصف انچ موٹی مستطیل پتھر کو مخالف بازو کے مقام رگ باسلیق پر بذریعہ ایک پٹی خوب کسکر باندہ دیا جس سے خون کا سیلان فوراً بند ہوگیا اور ۲۴ گھنٹہ کے بعد کھول دیا اور دوبارہ خون کی شکایت کے نہ ہونے سے مریض بالکل تندرست ہوگیا دوسرے مریض کا بھی یہی حال تھا اور باسلیق فصد کے لینے سے نتھنون کا خون فوراً ہوگیا۔

فصل ہفتم آبلہ بینی اس قسم کا دانہ اکثر ظاہر بینی پر جہلی۔ ملک سندہ مین بکثرت ہوجاتا ہے ابتدا مین بہت چھوٹا ہوتا ہے اور بتدریج عرض مین زیادہ ہوجاتا ہے

جب میان سواد سنجا ہوکر پھٹ جاتا ہی تو مواد کے خارج ہونیسے دوبارہ منہ زخم کا بند ہوجاتا ہے پھر دوسری جگہ آبلہ پیدا ہوجاتا ہے چنانچہ تمام جلد متورم۔ فاسد اور متعفن ہوجاتی ہے اور علاج کے نہ مفید آنے سے صحت کم حاصل ہوتی ہے برابر مدت دراز تک مرض کی شکایات پائی جاتی ہے جبتک آب وہوا کی تبدیل نہ کیجاوے صحت کا حاصل ہونا غیر ممکن ہوتا ہے اس مرض کا اصل سبب صرف پانی کی خرابی ہوا کرتی ہے جبتک مخصوصہ شہر کے پانی پینے کو ترک نہ کیا جائے حصول صحت محال ہے **علاج** بثورات مذکورہ کے نمودار ہوتی ہی شہر سکونتی کو چھوڑکر دوسری شہر مین نقل مکان کرین اگر نقل مکان ناممکن ہو تو اصل کا شاشک نقرہ کو پانی مین حل کرکے بثورات پر لگاوین **دیگر لفوخ** جسسے جراحت خبیثہ کو بہت جلد فایدہ ہوتا ہے **نسخہ** سعد کوفی۔ زعفران مرمکی مازو پھٹکری۔ زرنیخ سرخ سبکو مساوی الوزن لیکر باریک کرین بعد ازان ناک کو صاف کرکے لفوخ کے طور پر استعمال مین لائیں درد کی زیادتی مین مرہم افیون کا ضماد کرین اگر مزاج مین دوسری کسی قسم کی شکایت پائی جائے تو اوسکا دفعیہ حسب مناسب تدابیر سے کرین اور مرہم توتیا جسمین افیون بھی شامل ہو زخم پر لگانا فایدہ مین سریع الاثر ہے مرہم اسٹیٹ آف لڈ اور روغن نکاریا لکٹے اشلیوٹ کی مالش بھی زیادہ تر مفید ہے۔

فصل ہشتم گوشت تزایدالالف (لپ اوما) اسکے معنی ہیں ناک کی کونپل پر شحم کا زیادہ ہوجانا جس سے بینی کے قریب گوشت کے زیادہ ہوجانیسے ناک زیادہ غلیظ ہوجاتا ہے بعض اوقات ناک کی نوک بہت طویل ہوکر نہایت بد وضع اور بدصورت معلوم ہوتی ہے **علاج** امتلا کی صورت مین مسہل دین قبض کا خیال رکھین جوش خون مین مقام ماؤف پر چند جونکیں لگاوین اگر اس سے صورت فایدہ کی نمایان نہو تو گوشت زاید کو نشتر سے کاٹ دین تا کہ بد وضع کا عیب رفع ہوجائے۔

فصل نہم بواسیر الالف (پالی پس نیزائی) نیزل بمعنے ناک اور پالی بمعنے زیادتی اور پس کے معنے ہین پاؤں۔ چونکہ اس مرض مین غشائے

مخاطیہ ناک کے اندرونی مسے زیادہ و متعدد جگہ مین پیدا ہوجاتے ہیں اور ہر ایک جڑ پاؤن کی
طرح قایم اور مضبوط ہوتی ہے اسلئے متقدمین نے تسمیتہ لہ باسم لازمہ کے نام سے موسوم کیا ہے
! الصلحہ یہ ایک قسم کی چھوٹی مسی رسولی ہوتی ہے غشائی مخاطیہ غشائی خانہ دار مینی اور باریک
عروق سے تیار ہوتی ہے اصل مین غشائی مخاطیہ اور عروق کے اندر ایسی داخل ہوجاتی ہے کہ
گویا معلوم ہوتا ہے کہ بالائی طبقہ جلد مین ایک قسم کی فزونی پیدا ہوگئی ہے اور مستورات
کو بہ نسبت مردون کے یہ عارضہ زیادہ ہوتا ہے اور تین قسم کے مسے ہوتے ہیں اول نہایت
نرم پلپلی زرد رنگ بے درد سہل العلاج ہوتے ہیں اکثر گلی منخرین کی بیرونی دیوار پر پائے جاتے
ہیں دوم ریشہ دار قدرے سخت سرخ رنگ معہ اکرتے ہیں جنمین قدرے قلیل درد بھی ہوتا ہے
اور چپٹے ملتون پر ہوتے ہیں سوم شدید الصلابت سیاہ رنگ درد ناک ہوا
کرتے ہیں ان دونون موخر الذکر اقسام کے علاج مین قدرے دقت ہوتی ہے **علامات**
اکثر موسم سرما مین مریض زکام کی شکایت کرتا ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ
منخر واحد یا دونون منخرین مین کچھ رکاوٹ ہے اور رکاوٹ دور کرنے کے دفعیہ مین تنفس
کے ذریعہ مریض بار بار کوشش کرتا ہے جس سے بعض اوقات نکسیر پھوٹ پڑتا
ہے مسون کی کمی بیشی کے مقدار پر تنفس مین دقت ہوتی ہے ناک سے بدبودار رطوبت
کے بکثرت خارج ہونے سے قوت شامہ ناقص یا باطل ہوجاتی ہے جس سے کسی
چیز کی خوشبو اور بدبو مدرک نہیں ہوتی آواز مین فتور کے پڑ جانے سے بیمار گنگنا
کر بولتا ہے مرض کی خفیف حالت اور مسون کی کمی مین ناک کی ہیئت اصلی مین کسی قسم
کا تغیر نہین ہوتا مگر مرض کی زیادتی مین منخر چوڑا اور وسیع ہوجاتا ہے ناک کی ہڈی
مین بھی وسعت پھیل جاتی ہے جس سے چہرہ بیڈول بدوضع معلوم ہوتا ہے دباؤ کیوجہ سے
مین آنکھ سے آنسو بکثرت جاری ہوتے ہین کیونکہ صحت کی حالت مین جو غدد
آنسو ناک کے مجری سے خارج کرتی تھیں اب رکاوٹ کے باعث باہر کیطرف
نکلتی ہین جب ناک کے اندرونی سوراخ کو بغور دیکھا جاتا ہے تو مسے بخوبی نظر آتے
ہین کبھی طوالت مین مسے اسقدر بڑھ جاتے ہین کہ نتھنے سے باہر نکل آتے ہین۔

درد سر اور بےچینی رہتی ہے اور بسا اوقات کیوس مجری پر دباؤ کے پہونچنے سے قوت شامہ
مین بھی فرق پڑ جاتا ہے کبھی دماغ پر دباؤ کے پہونچنے سے علامات دماغیہ نہایت
خوفناک پیدا ہو جاتی ہیں۔ **علاج** ابتدا مین مسہل دین قبض کا خیال رکھین اور
غلبہ خون مین ناک پر چند جونکیں لگا دین اگر چھوٹے اور نرم ہون تو کرومک ایسڈ یا
تیزاب شورہ یا برقی سے مسہ کو جلا دین تا نگ سڈ پھٹکری اور سلی سلاک سوڈا کی ناس
کرین اگر اس سے صورت فائدہ کی نمایان نہو تو چند جونکین لگا دین عمل دستکاری
سے مسونکو خارج کرین اگر سامنے کیطرف سے انگلی یا زنبور یا کشتی نما
تار مسہ کی جڑ تک پہونچ سکے تو اسی طرف سے مسہ کے نکالنے کی کوشش
کرین ورنہ حلق کیطرف سے نکالین **طریق عمل** مریض کو کرسی پر بٹھلا کر
سر کو قدرے نیچے کیطرف جھکا دین اور چھینکنے کی مریض کو ہدایت کرین تاکہ زائدہ
بخوبی نمایان ہو جائے بعدہ ان سلائی کے ذریعہ سےسون کی گردن اور جڑ وغیرہ
معلوم کرین یا آلہ انف بیں (اسپیکلم) کو منخر مین داخل کر کے ملاحظہ کرین کہ مسہ
کی جڑ کس مقام پر ہے اور جڑ کے معلوم ہونے پر دندانہ دار زنبور سے پکڑ کر مروڑ دین
تاکہ جڑ ٹوٹکر اپنی جگہ سے باہر نکل آئے مگر احتیاط رکھین کہ جڑ کے ساتھ ناک کی
وہ ہڈی جسکے ساتھ مسہ کی جڑ چسپان ہے باہر نہ نکل آوے۔ . . . .

. . . .

. . . . آگر ناک کے مسے اسقدر بڑے ہون کہ ناک کے
اندر سے نکل نسکین تو بالائی لب کو وسطی خط سے ایک جانب قطع کر کے ناک
کی دیوار کے ساتھ ساتھ شگاف لیجا دین اور منخر ناوف کو پھیلا کر اخراج مسہ مین
کوشش کرین اگر اس سے بھی کافی طور پر کشادگی حاصل نہو تو ایک طرف سے
ناک کی ہڈیون کو بھی علیحدہ کر کے سوراخ کو زیادہ وسیع کرین پس اس صورت مین
ایک انگلی گلے میں سے اور دوسری سامنے کی طرف داخل کر کے تمام سقف
و فرش اور دیوار ناک کو کامل طور پر ٹٹولیں اور جس جس جگہ پر مسہ کی جڑ معلوم ہو تا جن

کھینچ کر علیحدہ کرین بعض استخوانی سولیان ناک مین نہایت سخت ہوتی ہیں جیسے اوزار کا کام نہین
چل سکتا بعض اوقات ایسی مقام پر ہوا کرتے ہیں کہ ناک ادھیڑنے کی بغیر بخوبی نظر نہین آلیتے
نہ اونیز کوئی جراحی عمل اطمینان کے ساتھ کیا جا سکتا ہے پس ایسی صورت مین بالائی لب اٹھا کر
نیچے سی قطع کر کے علیحدہ کرین اور بیرونی ناک سمیت تمام ساختون کو جڑون سی علیحدہ کر کے
اوٹھا دین اس سی ناک کا اندرونی حصہ دور تک نظر آسکتا ہے چونکہ اس عمل مین خون کا اخراج
بکثرت ہوتا ہے لہذا جملہ مسون کو ایک ہی دفعہ مین نہ نکالین بلکہ ہفتہ دو ہفتہ تک دفعہ دیگر
ایک ایک کر کے نکالین اور نکال لینے کے بعد حسب ہدایت خون کو بند کرین پھٹکری وغیرہ
قابضات ادویہ کو پانی مین حل کر کے پارچہ کا ٹکڑہ تر کرین اور منخر مین ٹھونس دین اس سی خون فوراً
بند ہو جاتا ہی اور ہوائی خارجی سی زخم بھی محفوظ رہتا ہے **دوا مجرب** پوست انار
مرکی اشنان اقاقیا پھٹکری مازو سب کو مساوی الوزن لیکر باریک کرین اور شہد مین
ملا کر فتیلہ کے طور ناک مین داخل کرین اس سی ناک کا خون فوراً بند ہو جاتا ہی جب جملہ مسے یکے
بعد دیگرے نکل جاوین اور منخر صاف ہو جاوین تو گیلا لک سٹرانانک ایسڈ یا سفوف کمیلہ یا سفوف
کتھہ سفید وغیرہ ادویہ مقویہ غشای مخاطیہ منخر مین ڈالین یا سلوشن اف ٹانک یا عرق شب یمانی
پچکاری ناک مین کرین اگر ٹنکچر ہمام الس بقدر تین قطرات پانی مین شامل کر کے روزانہ تین
دفعہ پلاوین نیز بقدر ۳ قطرات ایک اونس پانی مین حل کر کے منخر مین پچکاری کرین تو
زیادہ تر فایدہ مند ہی نیز لین کو منہ پا اور اتکا کے طور پر استعمال کرنا فایدہ مین سریع الاثر ہے
غشائے بلغمیہ کی تقویت سی ہی مسے دوبارہ عود نہین کرتے اگر ناک کے پچھلے منخرین سی ہی مسے
خارج نہ ہو سکین تو بحالت مجبوری مریض کو دوائی بیہوشی سنگھا کر تالو کے درمیانی خط پر ناک کے
متوازی حصہ پر شگاف دین اور باحتیاط تمام نکالین مگر اس عمل مین خطرہ عظیم ہوا کرتا ہے
ف مریض کو ہدایت کیجاوے کہ تندرست نتھنے کو انگلی سی دبا کر زور سے منخر سے
ہوا کو خارج کرے اس صورت مین سوراخ بینی کے کھل جانے سے بخوبی نظر آتے ہیں پس
ایک ڈرام پانی مین ٹنکچر ٹانک ایسڈ کو حل کر کے باریک پچکاری مین بھرین اور پچکاری
کی نوک مسہ کو چھید کر ۲ قطرات عرق مذکور کو داخل کرین اس سی چند روز مین مسے

سکڑ کر خشک ہو جاتے ہیں اور خشک خون کے لوتھڑی کیطرح نظر آتے ہیں اور کبھی کسی قسم کی درد اور تکلیف کے بغیر مریض انگلیون سے نکال لیتا ہے کبھی جلد کے زیادہ بڑھ جانے سے یا لوتھڑا خون کے جم جانے سے رسولی معلوم ہوتی ہے پس اول صورت مین دستکاری اور دوسری صورت مین پچکاری کا استعمال زیادہ تر فایدہ مند ہے -

فصل دہم دیدان الالف (ورمیز نیزائی)

درمز بمعنے کرم اور نیزائی بمعنے ناک ہے یہ مرض بلاد بارده مین بہت کم اور بلاد حارہ مین خصوصًا موسم گرما مین زیادہ تر ہوتا ہے اکثر مستورات بہ نسبت مردونکے زیادہ تر مبتلائے مرض ہو جاتی ہیں ابتدا مین علامت منذرہ کے طور پر بخر الالف کی شکایت ضروری ہو جاتی ہے کیونکہ بخر الالف مین قروح کے پیدا ہونے سے ناک بیٹھ جاتی ہے اکثر آتشک اور جذام کے اخیر درجہ مین پیدا ہو جاتا ہے جس سے رطوبت فاسدہ بدبودار رقیق القوام سرخ خون آمیز یا سفیدی مائل منخرین سے جاری رہتی ہے کبھی بروز دندان کے وقت خورد سال بچونکو ناک سے بدبودار رطوبت جاری ہو جاتی ہے مگر اس حالت مین زخم کا ہونا ضروری نہین ہے اسباب ناک سے بدبودار رطوبت کی جاری ہونے سے ایک قسم کی نیلگون بڑی مکھی خواب کے وقت یا کسی دوسری حالت مین منخرین مین بیٹھ جاتی ہے اور انڈے دیتی ہے اس امید پر کہ بدبودار جگہ مین بچے اچھی طرح پرورش پائینگے صرف اسی غرض سے بیٹھا کرتی ہے نہ یہ کہ وہان سے اپنی غذا حاصل کرے اس مکھی کو انگریزی زبان مین بلوبائل فلائی کہتے ہیں بلو بمعنے نیلگون بائل بمعنے وتل اور فلائی بمعنے مکھی ہے اور لاطین زبان مین مسکوموسکا وامی ٹوریا کہتے ہیں یعنو وہ مکھی جو انسان کی قے پر بیٹھتی ہے جب مکھی مذکور انڈے دے چکتی ہے تو رطوبت کے ہمراہ بہت سے انڈے خارج ہو جاتے ہیں اور بعض تنفس کے ساتھ اوپر کو چلے جاتے ہیں اور بہت جلد بچے پیدا ہو جاتے ہیں اور ناک کی جڑ مین دونون ابرو کے درمیان سکونت اختیار کرتے ہیں مفصل عظم مقدم الراس اور مفاصل ابرو کے گڑھے مین رہتی ہین نیز ناک علیا کے گڑھے مین جو ناک کے قریب جہان دانت پائے جاتے ہین رہتے ہیں بعد ازان ناک کے زخم مین بلکہ ناک کے تمام گوشت و پوست مین پھیل جاتے ہیں بدبودار رطوبت سے غذا حاصل

کرکے بہت جلد بڑے ہوجاتے ہیں چنانکہ طول میں نصف انچ عرض میں ⅛ حصہ انچ کے برابر ہوجاتے ہیں اگر ان کرموں کو زندہ نکالکر کسی برتن میں جمع کیا جائے اور پرورش کیلئے گوشت ڈال دیا جائے تو یہی کرم بلوباٹل غلاظت کی مکھی بنجاتی ہیں **علامات** پیدا ہونے کرموں کے پہلے بخر الانف کی شکایت ہوجاتی ہے اور کرموں کی تولید میں کھجلی۔ دغدغہ۔ ورم اور درد زیادہ ہوتا ہے منخرین کے موشا تازہ ہونیسے سرخی اور چمک زیادہ ہوجاتی ہے بدبودار رطوبت بکثرت آتی ہے۔ بھوں۔ رخسارے۔ آنکھیں اور پیشانی بھی متورم ہوجاتی ہے نکلیں عینین پیشانی اور دماغ میں زوج عصب خامس کی شاخوں کے پھیلے رہنے سے زیادہ درد ہوتا ہے ضربان دنخس کی شکایت بھی زیادہ پائی جاتی ہے کیونکہ ناک کے گوشت میں کرموں کی حرکت متواتر اور بار بار ہوا کرتی ہے جس سے اعضاء جوارح متاذی ہوتے ہیں اور رفع اذیت کیلئے خون کی آمد بکثرت ہوتی ہے جس سے شرائین میں ضربان اعضا میں تمدد اور اعصاب میں التماز پیدا ہوکر موجب درد۔ ضربان اور نخس کا ہوتا ہے کرموں کی حرکت کے کم ہونیسے درد میں بھی قدرے تخفیف ہوتی ہے ورم کی زیادتی اور بعض اوقات مختلف مقامات میں سوراخوں کی پیدا ہوجانے سے مریض کی صورت و ہیئت میں تغیر عظیم واقع ہوجاتا ہے جس سے اوسکی شناخت بعض مشکل ہوجاتی ہے کبھی کبھی اکادکا کرم بھی خارج ہوتا رہتا ہے ناک بیٹھ جاتی ہے اور دماغ میں کرموں کے داخل ہوجانے سے مریض ہلاک ہوجاتا ہے **علاج** مریض کو صاف ستھری ہوادار مکان میں کھیں کپڑے اور بستر کی صفائی بھی مقدم ہے عطر وغیرہ خوشبودار اشیا کا پاس رکھنا نہایت ضروری ہے اور ناک و منہ کو ململ کے باریک کپڑے سے ہمیشہ ڈھانکے رکھیں تاکہ ناک میں مکھی کا گذر نہو اور کپڑے کے دو تا میں کلوروفارم چھڑک کر مریض کو سنگھاویں اس سے کرم فوراً باہر آجاتے کیونکہ کلوروفارم کی بو سے یہ کرم زیادہ ترمتاذی اور مضطرب ہوکر تازہ ہوا میں باہر نکل آتے ہیں اگر کاربالک ایسڈ کو کپڑے کے دو تا میں چھڑک کر مریض کو سنگھایا جائے تو کرم کلہم خارج ہوجاتے ہیں۔ اگر چالیس حصہ پانی میں ایک حصہ کاربالک ایسڈ حل کرکے بذریعہ پچکاری قدرے قلیل ناک میں پہنچایا جاوے تو فایدہ میں سریع الاثر ہے اور فذا اسکے

ذدوسیتاب ہونے سے کرم ضعیف ناتوان ہوجاتے ہیں آخر بھوکھ کی اضطرابی سی فوراً باہر نکل آتے ہیں کیونکہ کاربالک کے دافع عفونت اثر سے ناک کی عفونت پاک صاف ہوجاتی ہے حالانکہ ناک کی بدبودار ہوا کرموں کی زندگی کا باعث ہے اور بدبو کی عدم موجودگی سے کرموں کو ایک قسم کی ایذا پہونچتی ہے جس سے وہ باہر نکل آتے ہیں۔ اگر ۱۰ قطرات روغن تارپین کو ایک اونس پانی میں حل کرکے ناک میں پچکاری کیجاوے تو کلیم کرم مرجاتے ہیں کافور محلول بآب کی پچکاری بھی فایدہ میں سریع الاثر ہے سفوف کافور کو نفوقاً استعمال کرنا بھی مفید ہے گو شیا کے پانی کی پچکاری سے نیز فایدہ کثیر ہوتا ہے اگر دس گرین کیالول کو لفیخ یا عطوس کے طور پر ناک میں داخل کیاجائے یا اوسکی مرہم کو فتیلہ کے طور پر ناک میں کہاجاوے تو فایدہ میں سریع الاثر بمنزلہ اکسیر ہے۔ قطران کو سرکہ انگوری میں حل کرکے ناک میں ٹپکانا اور روغن چیڑ کو سعوط کے طور پر استعمال کرنا عظیم النفع ہے **دیگر مجرب** افسنتین برگ شفتالو ہر ایک ۶ ماشہ صبر ۲ ماشہ امربیل ۱۲ ماشہ سب کو نیم سیر پانی میں جوش دیں بعدازاں صاف کرکے بطور پچکاری عمل میں لادیں **دیگر مجرب** برگ نیم برگ آڑو ہر ایک ایک دستہ ترب پیاز ہر ایک ایک عدد سب کو باریک کرکے پانی نکالیں بعدازاں ۴ دام روغن گنجد داخل کرکے جوش دیں اور ہنا ئے جوش میں قدری موم سفید داخل کریں پہر پگہل جانے کے بعد آگ سے نیچے اتار دیں بعدازاں بعدازدم الاخوین گل ارمنی۔ انزروت سفید سفیدہ کاشغری ہر ایک ۲ ماشہ سب کو باریک کرکے شامل کریں اور بوقت ضرورت فتیلہ کے طور پر ناک میں داخل کریں اس سے کرم مرجاتے ہیں اور زخم بہی جلد مندمل ہوجاتا ہے اگر ناک سے خون کا سیلان زیادہ ہو تو روغن تارپین کا استعمال زیادہ تر فایدہ مند ہے کیونکہ کرم کش فایدہ کے علاوہ حابس الدم بہی ہے جب کرم مردہ ہوکر خارج ہوجاویں تو حفظ ماتقدم کیلئے برابر چند روز تک کاربالک سلوشن سے ناک کو دہویا کریں بعدازاں کاربالک آیل میں روی بھگو کر منخرین میں ٹھونس دیں اس سے زخم بھی جلد اچھا ہوجاتا ہے نیز مکھی کے بیٹھنے کی حفاظت ہوتی ہے۔

فصل یازدہم رمض الانف (فرکیچر افدی لون)

جب ضربہ و سقطہ وغیرہ صدمہ شدید سے ناک کی ہڈی یا غضروف ٹوٹ جاتی ہے تو ناک کی
شریان کی پھٹ جانے سے خون بکثرت خارج ہوتا ہے کمزوری کے لاحق ہو جانے سے نبض آہستہ
آہستہ چلتی ہے کبھی درد کی شدت سے غشی طاری ہو جاتی ہے حس جسم سرد تنفس غیر منتظم
آتا ہے قوت شامہ کے زایل ہو جانے سے مریض کو خوشبو اور بدبو میں ذرہ بھر بھی تمیز نہیں
ہو سکتی ناک کے بیٹھ جانے سے مریض کریہ المنظر معلوم ہوتا ہے **علاج** امتلا کی صورت
میں مسہل دیں قبض کا خیال رکھیں اگر درد اور ورم میں زیادتی پائی جائے تو حسب طاقت
مریض چند جونکیں لگادیں خفیف کوفتگی میں میل مجوف یا انبوبہ ناک میں داخل کریں
اور خارج سے ناک کو ہیئت اصلی پر لا دیں بعد ازاں ماش ۔ ایک ۔ سنگ گل ارمنی عدس
صبر اقاقیا مر وغیرہ ادویہ یابسۃ الکیفیت کو بارتنگ کے لعاب میں خمیر کر کے کاغذ کے ذریعہ
ناک پر چسپاں کریں اور ضربہ شدید میں پارچہ کو سرد پانی میں سرد کر کے ناک پر رکھیں
یا برف لگادیں تاکہ سیلان خون بند ہو جاوے ورنہ خون کے زیادہ نکل جانے سے احتمال ہے
کہ دماغ کے افعال میں فتور پیدا ہو جاوے گا ۔ اگر مرض جذام کے سبب ہو تو
اصل مرض کا علاج کریں ۔

فصل دوازدہم دخول الاشیاء الخارجیہ فی الانف

(فارن باڈی اِن دی نوز) اکثر بچوں کا قاعدہ ہوا کرتا ہے کہ کھیلتے وقت
کوڈی چنا ۔ دانہ مکی ۔ املی کا بیج ۔ گھونگا اور منکہ وغیرہ کوئی خارجی شی ناک میں
داخل کر لیتے ہیں بعض اوقات جوانوں میں بھی اتفاق سے اشیائے خارجیہ داخل انف ہو جاتی
ہیں جس سے ناک میں کھجلی زیادہ ہوتی ہے چھینکیں بھی آتی ہیں اور تنفس میں تکلیف
ہوتی ہے درد کی شکایت پائی جاتی ہے بیج وغیرہ نباتی اشیا کے پھول جانے سے ورم اور
درد میں زیادتی ہو جاتی ہے **علاج** پہلے رطوبات موجودہ سے ناک کو صاف
کریں بعد ازاں مریض کو شعاع شمس کے مقابل بٹھا کر منخرین کو کشادہ کر کے بغور ملاحظہ
کریں یا آئینہ کے ذریعہ کمال ہوشیاری سے معائنہ کریں ناک میں خارجی شی
معلوم ہونے کے بعد نکالنے میں جلدی نہ کریں شاید شی مدخولہ کے کنارے تیز اور

اور نوکدار ہون اور بے احتیاطی سے مریض کو تکلیف پہونچے - اگر شئے مدخولہ گول ہے نیز اوسپر پیپ اور لیسدار رطوبات چپٹی ہوئی ہین تو زنبور کے پہسل جانیکا احتمال ہے پس سب سے بہتر یہہ ہے پہلے کوکین سلوشن سے غشائے مخاطیہ کو بحس کرین اس سے امتحان اور نکالنے کے موقع پر کسی قسم کی تکلیف عاید نہیں ہوتی نہ منسا مدار ہڈی کا نقصان ہوسکتا ہے بعد ازان حسب موقع زنبور یا بکسوا یا پیچ وغیرہ کیلئے دوسری مخصر مہہ آلات سے پکڑ کر نکالدین اگر اس سے دلی مطلب حاصل نہو تو سادہ سلائی کی نوک کو خمیدہ کرکے مدخولہ شئے کے اوپر سے نیچے کو پہنچا دین اور نہایت آہستگی سے نکالیں مگر اس عمل سے پہلے روغنات کے استعمال سے کامیابی کیصورت نمایان ہو - بعض اوقات عطسہ آور ادویات کے استعمال سے بھی کامیابی ہو جاتی ہے اور معطس ادویہ مین کندش خربق سفید جند بیدستر فلفل گرد نخودل عاقرقرحا نجیل سفال نوشادر قرنفل دارچینی شیر مدار وغیرہ اشیا موجودہ کی ناس تیار کرین اور استعمال مین لادین اور چھینک کے آنے پر منخر سالم نیز منہ کو بند کرین تاکہ چھینک کی قوت سے شئے مدخولہ بآسانی باہر نکل آوے - صابون کے پانی کی پچکاری سے بھی شئے مدخولہ باہر نکل آتی ہے اگر اس سے بھی کامیابی حاصل نہو تو دوسرے نتھنے کے اندر سے نیمگرم پانی کی دہار گذارین اور خمدار سلائی کو منہہ کیطرف سے گذار کر مطلب براری کرین اگر ناک کے اندر غیر جنس شئے کی مدت تک رہنے سے قیام پذیر ہو جائے تو ناک کیطرف یا منہ کی جانب سے ناک کو کھولکر حسب دستور نکالین - اگر ناک کے اندر پروانہ یا جونک یا کرم شکم داخل ہو جاوے تو صرف کلوروفارم یا روغن تارپین سنگھا کر ہلاک کردین اور پچکاری کی ذریعہ خارج کرین بعض اوقات ناک کے اندر غیر جنس شئے پر بلغم پیپ وغیرہ فضلات کے جمع ہونے سے پتہری کی شکل بنجاتی ہے پس اس صورت مین پہلے ناک کو خوب صاف کرین تاکہ پتہری کی سطح بھی لیسدار بلغم وغیرہ فضلات سے صاف ہوجائے بعد ازان سلائی کے ذریعہ پتہری کے قیام کو ٹہیک ٹہیک معلوم کرکے زنبور سے پکڑکر ثابت حالت مین یا پہوڑ کر جس طرح ممکن ہو نکالین -

فصل سیزدہم زکام و رکشاہ

کتب طبیہ عربیہ مین لکہا ہے کہ جو

مواد حادہ نزلیہ دماغیہ منخرین کیطرف نازل ہوتا ہے اوسکو زکام اور جو مواد دماغیہ
حلق کیجانب گرتا ہے اوسکو نزلہ کہتے ہیں کبھی دونون کو نزلہ کہا جاتا ہے مگر یہ قول پیرایہ
صحت سے عاری ہے کیونکہ ناک اور حلق کیجانب کوئی ایسا راستہ نہین کہ جس سے مادہ دماغیہ
ناک یا حلق کی طرف گرتا ہے اور موجب زکام کا ہو۔ فی الحقیقت غشائے مخاطیہ یعنی اور
غشائے بلغمیہ حلق کو ورم کا نام زکام ہے اگر یہ سوزش محض ناک کی جہلی مین محدود ہے
تو اوسکو زکام۔ جب حلق کے اندر تک پہیل جائے تو اوسکو نزلہ کہتے ہیں۔ اغشیہ مذکورہ
مولد رطوبات ہے جسکو انگریزی زبان مین میوکس ممبرین کہتے ہیں کبھی یہ ورم درجہ حاد کو
پہونچ جاتا ہے جسمین سرخی اور سدہ بھی پایا جاتا ہے کبھی درجہ حادہ تک پہونچنے سے
پہلے ہی زائل ہوجاتا ہے۔ تابعان اطبائے یونان اور پیروان حکمائے عربستان کا قول
ہے کہ جبتک ورم مذکور صرف ناک کی جہلی میں پائی جاتی ہے حلق اور صدر کی جانب
تجاوز نہین کرتی اوسکو زکام کہا کرتے ہیں کیونکہ یہ لوگ صرف اوس رطوبت کی جریان
کا نام زکام سے کہتے ہیں جو ناک سے جاری ہوتی ہے لیکن قدیمی یونانی زبان مین
کتار (جریان ہائیت) کہتے ہین اور یہ عام ہے خواہ ناک سے رطوبت جاری ہو خواہ
آنکھ وغیرہ سے پس اس لحاظ سے زکام اور نزلہ دونون مترادف الفاظ ہین انگریزی زبان
مین اسکو کولڈ (سردی لگنا) رائی نائیٹس (سوزش انف) کہتے ہین سردی یا ٹہنڈک
یا سرد ہوا لگنا بھی کہا جاتا ہے **اسباب** کل جسم یا صرف گردن کے پیچھے سردی کے لگنے سے
زکام کی شکایت پیدا ہوجاتی ہے چنانچہ جب کمزوری کی حالت مین مشقت و تعب کے باعث
بدن گرم ہوتا ہے تو دفعتہ سرد ہوا مین چلنے پہرنے یا گرم حالت مین صرف پاؤں کے دہونے
سے جلد کی شرایین سکڑ جاتی ہیں اور اس صورت مین اعضائے اندرون کی طرف خون رجوع
کرتا ہے اور غشائے مخاطیہ پر خون کے زیادہ اجتماع سے زکام کی شکایت پیدا ہوجاتی ہے
دفعتہ موسم کے تبدل و تغیر سے ہوا کی حرارت اور برودت میں اختلاف واقع ہوجاتا ہے
خصوصا جب ہوا کا میلان گرمی سے سردی کی طرف ہوجائے تو زکام کا عارضہ ضرور ہی ہوجاتا ہے
علاوہ بریں اسکے نہ میسر آنیسے بھی یہ عارضہ ہوجاتا ہے نسوار کہو کر کہانسنے چہرہ مخصوصہ

چند امراض سے بھی ہو جاتا ہے - ایوڈین لیپکا کو زانیز عرق گلاب اور عطر گلاب کے سونگھنے سے بھی ہو جاتا ہے عموماً یہ مرض کبار اور صغار دونون قسم کے آدمیون کو یکسان لاحق ہو سکتا ہے مگر ضعیف کمزور اور نازک مزاج کے آدمی بے اعتدالی کی وجہ سے زیادہ تر زکام کی مرض مین مبتلا ہو جاتے ہین خصوصاً آرام طلب اور کمزور آدمی بہ نسبت محنتی اور قوی تنومند آدمیون کی زیادہ تر مبتلائے مرض ہوتے ہیں دماغی محنت کی باعث طالب علم بھی اسمین زیادہ تر مبتلا ہوتے ہیں جب بارش کی کثرت دریا کی طغیانی مین ملیریا ہوا کا زور ہوتا ہے تو بخارات مرطوبہ مین بارہ یک باریک کرم بکثرت ہوتے ہیں جس سے بخیرالالف کا مریض مرض زکام مین فوراً مبتلا ہو جاتا ہے تمباکو اور نسوار کا بکثرت استعمال کرنا گرد و غبار آلودہ ہوا مین بود و باش کرنا موجب مرض ہے **علامات** شدت اور خفت درجات ورم کے اعتبار سے زکام شدید اور خفیف ہوتا ہے اکثر ابتدا مین حدوث ورم اور ظہور زکام سے پہلے خفیف سردی ضعف بیچینی اور اعضا شکنی پائی جاتی ہے جسمی اور دماغی محنت کرنے کو جی نہین چاہتا پیشانی کے اندر ناک پر قدرے درد جکڑن اور ثقل سا پایا جاتا ہے سر درد کرتا ہے تمام جسم مین خصوصاً جوڑون مین بھی درد ہوتا ہے کنپٹی بھاری بھاری معلوم ہوتی ہے ابتدا مین ناک کے اندر قدرے خشکی معلوم ہوتی ہے آنکھین بھی سرخی مایل ہو جاتی ہین ناک کے نتھنون کے بند ہو جانے سے سانس لینا دشوار ہو جاتا ہے بعض اوقات حدت مادہ کے باعث عروق صغار پھٹ جاتے ہین جس سے پانی مخرجہ کے ساتھ قدرے خون بھی مختلط ہوتا ہے پانی کی حدت سے منخرین کے کنارون پر حرارت اور حمرت پیدا ہو جاتی ہے کبھی ناک پر چھوٹے چھوٹے بثورات بھی نکل آتے ہیں اور بتدریج پانی کے غلیظ ہو جانے سے مرض مین خفت پیدا ہو جاتی ہے چندان کہ مریض تندرست ہو جاتا ہے - ورم کی شدت مین چھینکین متواتر بکثرت آتی ہین - ناک سے پانی زیادہ بہتا ہے آنکھون مین سرخی اور درد چپک کے ساتھ ہوتا ہے نیز آنکھون سے پانی جاری ہو جاتا ہے کیونکہ ناک کی غشائے کے ساتھ ورم مین آنکھون کا غشای ملتحمہ شریک ہوتا ہے رطوبت کی تراوش کے باعث حلق مین کھرکھری پیدا ہو جاتی ہے حلق مین پانی کے ٹپکنے سے کھانسی آتی ہے بعض اوقات ذات الریہ کی

شکایت پائی جاتی ہے حلق کی غشائے بلغمیہ تک ورم زکامیہ کے سرایت کر جانے سے زبان کی غشائے بلغمیہ بھی متورم ہو جاتی ہے ورم لوزتین کے لاحق ہو جانے سے گلے میں درد ہوتا ہے ذائقہ میں فتور پڑ جاتا ہے گلے میں ورم کے سرایت کر جانے سے آواز بھاری ہو جاتی ہے یا بالکل بیٹھ جاتی ہے گفتگو کرتے وقت درد ہوتا ہے مری میں سوزش کے پھیل جانے سے لقمہ کا نگلنا دشوار ہو جاتا ہے تمام معدہ میں بھی درد اور جلن ہوتا ہے یوسٹیکین مجری کے مبتلا ہونے سے کانوں میں سنسناہٹ پیدا ہو جاتی ہے قوت سماعت میں فرق پڑ جاتا ہے کیونکہ یوسٹیکین مجری کی متورم ہو جانے سے کان کے اندر حلق کی ہوا کا جانا رک جاتا ہے جس سے شنوائی کم ہو جاتی ہے گلے میں جب حلق سے ورم اتر کر حنجرہ اور قصبۃ الریہ۔ میں سرایت کر جاتا ہے تو عظام ترقوہ میں جلد کے قریب اس قسم کی خلش ہوتی ہے کہ جیسی تازہ زخم میں ہوا کرتی ہے جس سے مریض بار بار حرکت سعالی کرتا ہے تاکہ اذیت کو رفع کرے جب ورم زکامیہ پھیپھڑہ میں پہنچ جاتا ہے تو اوسکو لکیوٹ برنگائٹس حاد سوزش قصبۃ الریہ کہتے ہیں یعنی سرفہ حادہ قوی۔ ورم زکامی کی قوی ہو جانے قدرے بخار بھی ہو جاتا ہے جس کو زکامی بخار سے موسوم کیا جاتا ہے اس صورت میں جسم کی حرارت ۱۰۲ درجہ پر ہو جاتی ہے نبض سریع اور جلد جلد چلتی ہے زبان میلی بھوک زائل اور پیاس زیادہ لگتی ہے پیشاب نہایت سرخ اور مقدار میں کم خارج ہوتا ہے قبض کی شکایت برابر پائی جاتی ہے۔ اکثر شام کے وقت بخار کی شدت ہو جاتی ہے شدت اور زیادہ تکلیف کے باعث رات کو نیند نہیں آتی البتہ نصف رات کی بعد بخار کے کم ہو جانے سے مریض آرام سے سو جاتا ہے اور صبح کے وقت مرض میں قدرے خفت پائی جاتی ہے بعض اوقات رات کے وقت چت سونے سے خاص گلے پر رطوبت گرتی ہے جس سے صبح کے وقت گلا بھاری ہو جاتا ہے اور درد زیادہ ہوتا ہے اور بلغم کے خارج ہو جانے سے آرام معلوم ہوتا ہے اور مجری الہوا میں رطوبت کے جم جانے سے چھاتی بھاری بھاری معلوم ہوتی ہے جس سے کھانسی کی شدت اور ذات الریہ کا احتمال ہو جاتا ہے زکام کے بار بار عود کرنے سے مریض زیادہ ضعیف ہو جاتا ہے غلیظ القوام بدبودار رطوبت کی خارج ہونے اور دماغ کے زیادہ کم ہو

ہو جانے سے بیمار ہمیشہ پژمردہ حال رہتا ہے **انجام** خفیف صورت میں ۲۴ گھنٹہ کے بعد خود بخود زایل ہو جاتا ہے یا صرف خفیف معالجہ سے پورے طور پر فایدہ ہو جاتا ہے مرض کی قوی حالت میں درد گلو۔ درد قصبتہ الریہ سعفہ مداومی ذات الریہ وغیرہ خوفناک امراض کے پیدا ہو جانے کا احتمال ہو سکتا ہے موجودہ سل کی صورت میں زکام کے ہو جانے سے مرض سل کو ترقی ہوتی ہے اور بار بار عود کرنے سے طبیعت خراب ہو جاتی ہے **تدابیر حفظ ما تقدم** اکثر نازک مزاج ضعیف القوی اشخاص کو موسمی تغیرات کی برداشت بہت کم ہوا کرتی ہے جس سے وہ سرد و مرطوب ہوا کے جھوکا لگنے سے فوراً امراض زکام میں مبتلا ہو جاتے ہیں اس ملک میں عموماً رواج ہے کہ موسم سرما میں تمام رات منہ کو گرم کپڑے سے ڈھانپ کر سویا کرتے ہیں اور علی الصبح بیداری کے وقت یا رات کو سوتے ہوئے اتفاقاً چہرہ کے برہنہ ہونے سے دفعتاً سردی لگ جاتی ہے جس سے زکام کی شکایت پیدا ہو جاتی ہے پس اس صورت میں زکام کی انسداد اس طرح پر ہو سکتی ہے کہ ہمیشہ منہ کو کھلا رکھ کر سونے کی عادت ڈالی جائے تا کہ سرد ہوا کے لگنے سے چہرہ اور ناک کی سطح مضبوط ہو کر تغیرات موسم کی متحمل ہو جائے موسم گرما میں ہمیشہ سرد پانی سے غسل کریں سرد چہرہ پر سرد پانی کے چھینٹے اور تراڑے دیں اور سردی لین بھی اس عمل کو شروع رکھیں اس سے بھی چہرہ اور ناک کی سطح مضبوط ہو جاتی ہے اگر مرطوب جگہ کی رہائش سے متواتر زکام میں مبتلا ہونا پڑے تو کچھ عرصہ کیلئے کسی خشک مقام پر جا کے سکونت اختیار کریں بہر حال مریض کو مکان کے اندر رکھنا سرد و مرطوب ہوا سے بچانا نہایت ضروری ہے اگر غبار و گرد ناک میں یا تیز اشیاء کے کھانے سے عادات کی پابندی اور دائمی گلوبند کے استعمال سے زکام کی شکایت معلوم ہو تو حتی الوسع اسباب مذکورہ کے دفعیہ میں کوشش کریں کیونکہ اصل سبب کے دفع کرنے سے مرض خود بخود دفع ہو جاتا ہے **علاج** خفیف حالت میں علاج کی ضرورت چنداں پیش نہیں آتی عموماً ایک دو روز میں صرف نہ نہانا اور پرہیز سے خود بخود آرام ہو جاتا ہے چنانچہ شروع مرض میں فاقہ کشی کرنا یا اکل و شرب قلیل مقدار میں کھانا پینا نہایت ہی مفید ہے مریض کو نہایت صاف ستھرا آرام میں رکھیں اور اگر فاقہ کی عدم صورت میں زکام کے شروع اثار پر فوراً معرق ...

دین مگر دوائی معرق میں مرکب افیون کا شامل کرنا نہایت ضروری ہے **نسخہ ڈوورس** پوڈر اور انٹی پائرن ہر ایک ۵ گرین دونوں کو ملا کر مریض کو دین **دیگر مجرب** لائیکوار مارفیا ایک ڈرام لائیکوار امیونیا اسٹیٹاس ۲ ڈرام اسپرٹ آف نائیٹرک ایتھر مہلو ند کمفر و اٹر ۴ اونس سب کو ملا کر بقدر ایک اونس صبح و شام دین **دیگر مجرب** کاربونٹ آف امونیا ۴ گرین ٹنگچر کمفر ۸ بوند اسپرٹ کلوروفارم ۸ بوند عرق بادیان ۴ اونس سب کو ملا کر بقدر ایک اونس صبح و شام دین **دیگر مجرب** کافور ۶ گرین افیون ۴ گرین اجواین خراسانی ایک ماشہ سب کو باریک کر کے ۸ حبوب بنا دین صبح و شام ایک ایک حب کہانیکو دین اس سے پسینہ بکثرت آتا ہے اور زکام کی شکایت رفع ہو جاتی ہے اگر خردل کے جوشاندہ میں مریض کو زانوں تک بٹھلا کر پاشویہ کیا جائے اور اثنای پاشویہ میں برانڈی یا قہوہ یا جوشاندہ یا آش جو یا مطبوخ تخم کتان یا آب مطبوخ سبوس گندم گرما گرم پلا کر اور گرم کپڑا دیکر سر منہ لپیٹ کر بستر پر لٹا دیا جائے تو اس سے پسینہ بکثرت آنے سے فوراً آرام ہو جاتا ہے **دیگر مجرب** گل بنفشہ ۶ ماشہ عناب ولایتی ۷ عدد سپستان ۱۱ عدد اصل السوس تخم خطمی تخم خبازی گاوزبان برسیاوشان تخم خشخاش ہر ایک ۴ ماشہ بہدانہ ۳ ماشہ سبکو ۳ پاؤ پانی مین جوش دین جب نصف رہجاوے تو آگ سے نیچے اوتار کر سرد کر کے صاف کرین بعد ازان صمغ عربی کتیرا ہر ایک ماشہ باریک کر کے حل کرین نیز ۲ تولہ نبات سے شیرین کر کے گرما گرم ایکتولہ خمیرہ گوکنار کے ہمراہ پلا دین فایدہ مین سریع الاثر ہے **دیگر مجرب** اصل السوس بادیان گل بنفشہ برسیاوشان گاوزبان ہر ایک ۴ ماشہ سپستان مویز منقے ہر ایک ۵ عدد دارچینی ۳ ماشہ اگر بلغم اور سردی کی زیادتی معلوم ہو تو بیخ بادیان اور زوفا خشک حسب مناسب اضافہ کرین اور حرارت کی زیادتی مین عناب بہدانہ زیادہ کر کے جوش دین بعد ازان صاف کر کے شربت خشخاش سے شیرین کرین اور مریض کو پلا دین یا ایکتولہ ربیا توز کہلا دین ایک دو دفعہ کے استعمال سے فایدہ کثیر ہوتا ہے اگر ۶ ماشہ شگوفہ مرچ سیاہ کو پاؤ بہر پانی مین جوش دیکر صاف کر کے پلایا جائے تو فایدہ کثیر ہوتا ہے **دیگر قہوہ مجرب**

جس سے سردرد بلغمی کو نیز فایدہ ہوتا ہے **نسخہ** زنجبیل گل و ماوہ ہر ایک ۵ ماشہ کو کنار ۲ عدد چاء خطائی ایک ماشہ سب کو پاؤ بھر پانی مین جوش دیکر صاف کرین اور نبات سے شیرین کرکے گرما گرم پلادین **دیگر غلولہ چاء مجربہ مؤلف** جنکے استعمال سے فایدہ کثیر ہوتا ہے **نسخہ** چاء خطائی بادیان خطائی پودینہ خشک ہر ایک ۲ تولہ پوست ترنج ۲ تولہ دارچینی قرنفل ایرسا ہر ایک یکتولہ مصطگی رومی میعہ یابسہ ہر ایک ۹ ماشہ فاقلین ۶ ماشہ زعفران ۸ ماشہ جند بیدستر ۴ ماشہ سب کو باریک کرکے شہد مین بقدر ۳ ماشہ غلولہ بناوین اور بوقت ضرورت ایک غلولہ گرم پانی مین حل کرکے نبات سے شیرین کرین اور پلادین **دیگر مجرب** اسپرٹ نائیٹرک ایتھر ڈرام گندپک آملہ سار ۳ گرین پانی ۲ اونس سب کو ملاکر بقدر ایک اونس صبح وشام دین اس سے جلد مرطوب ہوکر سردی بہت جلد رفع ہوجاتی ہے۔ **دیگر مجرب** جس سے فایدہ کثیر ہوتا ہے **نسخہ** وائنیم انٹی مونیل ۲ ڈرام لائکوار امونی اسیٹاس ۲ ڈرام لیکوئڈ اکسٹراکٹ اف اپیکاک ۴۰ بوند کمفر واٹر ۷ اونس سب کو ملاکر بقدر ایک اونس فی یوم ۳ دفعہ دین **دیگر مجرب** وائین انٹی مونی ۱۰ ڈرام اسپرٹ ایتھر ۳ ڈرام لعاب کتیرا ۱۳ اونس سب کو ملاکر بقدر ایک اونس فی یوم ۳ دفعہ دین بعض اشخاص کو افیون کی مرکبات ہرگز موافق نہین آیا کرتے پس اس صورت مین صرف معرقات کا استعمال کرین خصوصاً یہ مرکب فایدہ مین عظیم النفع ہے **نسخہ** لائکوار امونیا اسیٹاس ۲ ڈرام اسپرٹ ایتھر نائیٹراس ۸۰ بوند اسپرٹ کلوروفارم ۸۰ بوند کمفر واٹر ۴ اونس سب کو ملاکر بقدر ایک اونس فی یوم ۳ دفعہ دین - ناک کی خشکی اور تنگی مین ناک مین گرم پانی کی بھاپ لین تاکہ خشکی کے رفع ہوجانے سے ناک کی رطوبت بہنے لگی اور طریق بھاپ یہ ہے کہ آدہ سیر پانی کو تنگ منہ کے برتن مین جوش دین اور اثنائے جوش مین ۲ ماشہ کافور کا سفوف شامل کرکے استعمال مین لادین اگرچہ کافور کی تیزی ناک وغیرہ گلے کو ناگوار معلوم ہوتی ہے لیکن تین چار دفعہ کے کرنے سے صرف ایک روز مین ہی زکام اور نزلہ سے رہائی ہوجاتی ہے اگر دھات کی پلیٹ گرم پر دو مثقال افیون ڈالکر ناک سے دھوان لیا جاوے تو فوراً آرام کی صورت نمایان ہوتی ہے بشرطیکہ زکام کی ابتدا مین عمل کیا جاوے خاص کر زکام

دیگر مجرب لائیکوار ایمونیا فارشیوز ایک ڈرام کاربانک سٹا ایک ڈرام ریکٹی فائیڈ اسپرٹ
۲ ڈرام پانی ۲۰ ڈرام سب کو ملاکر ایک سمرنج ڈراٹین کی ڈبیہ میں صاف روئی کبھہ کر ڈالیں اور
بار بار سونگھا کریں۔ اگر پانی کے اثنائے جوشش میں کوکنار۔ اجواین برگ دہتورہ وغیرہ
شامل کرکے بھاپ لیجادیں تو زیادہ تر فایدہ ہوتا ہے اگر ۲ ماشہ مسکہ میں ۲ ماشہ نیم
کی کونپل اور ایک ماشہ تخم سیاہ ملاکر ناک میں لگایا جائے تو فایدہ میں سریع الاثر ہے
دیگر مجرب گل بنفشہ گل سرخ تخم کاہو گل خطمی اکلیل الملک اسطوخودوس بیخ بادیان
بادیان ہر ایک ۲ تولہ خشخاش علیہ بابونہ۔ تخم نشبت ہر ایک تولہ سب کو ملاکر چار سیر
پانی میں جوش دیں اور حسب دستور بھاپ لیں دیگر بخور مجرب کندر میعہ سائلہ قسط
شیرین صندل سفید سب کو مساوی الوزن لیکر باریک کریں اور حبوب بناکر بوقت ضرورت ایک حب
آگ پر رکھکر سر منہ لپیٹ کر بھاپ لیں۔ سرکہ انگوری میں شونیز کو بھگو کر گرم ہانڈی پر رکھیں اور
بھاپ لیں نہایت فایدہ مند ہے۔ کافور برادہ صندل و بابونہ کے بخارات سے بھی نیز
فایدہ ہوتا ہے دیگر مجرب حبس صحیح ورم حلق اور سعفہ کو نیز فایدہ ہوتا ہے۔
نسخہ ۴ اونس ابلتی ہوئی پانی میں ۲۰ بوند ٹنکچر آیوڈین داخل کرکے بذریعہ بوتل
گرم گرم بطور لخلخہ استعمال کریں نیز آیوڈین کی شیشی کو ہاتھ میں پکڑ کر تین تین چار چار
منٹ کو وقفہ میں برابر ایک دو گھنٹہ تک بعض کو سونگھا دیں یا کوکین سلوشن میں دھنی
ہوئی روئی کو بھگو کر ناک میں رکھیں اور گرم پانی میں بوریٹ اف سوڈیم حل کرکے
ناک کو دھو دیں گرم دودھ کے بخارات لیں یا ایک گرین افیون کی دھونی لینا یا کیا
اور دہتورہ کو چرٹ کے طور پر استعمال کرنا زیادہ مفید ہے۔ آبزن کا استعمال بھی فایدہ
میں سریع الاثر ہے کیونکہ پانی کی گرمی سے خون کا سیلان جلد کیطرف ہو جاتا ہے جس سے
سوزش اور ورم میں تخفیف پیدا ہو جاتی ہے اور رات کے وقت دوڈرس پوڈر دیں اور
ناک کی اندرونی سطح پر دو فیصدی والا کوکین سلوشن برش کے ذریعہ لگا دیں اور صبح کو
چند گرین کونین یا سنکونا کھلا دیں اگر اس سے گلے میں خشکی معلوم ہو یا سوزش کی شکایت
پائی جاوے تو ۴۰ بوند ٹنکچر اکونائیٹ یا ۵ بوند لائیکر آرسنک پلادیں یا تشویہ کریں

دافع سوزش دوائین دین اس سے ایک ہفتہ مین صورت آرام کی نمایان ہو جاتی ہے اگر موسم یا ہوا کے تبدل تغیر سے دوبارہ عود کرے تو لسبمتہ ۳ ڈرام مارفیا ۱ گرین اور صمغ عربی ایک ڈرام سب کو ملا کر ناس لین تا کہ غشائے مخاطیہ مضبوط ہو کر صدمات بیرونی سے محفوظ رہے کیونکہ لسبمتہ اور مارفیا کی استعمال سے رطوبت خشک ہو جاتی ہے اور صمغ عربی سے اندرونی سطح پر ایک قسم کی تہ پیدا ہو جاتی ہے جس سے بیرونی صدمات کا اثر غشائے بلغمیہ پر پیدا نہین ہوتا **دیگر مجرب** لسبمتہ سب نائیٹراس ۴ ڈرام کتیرہ سفید ۲ ڈرام مارفیا ۲ درام سب کو باریک کر کے بطور ناس استعمال کرین **دیگر نسخہ مجرب** جس سے زکام مزمن کو از بس فایدہ ہوتا ہے **نسخہ** زعفران کا یپھل کشمیری پتہ ہر ایک ۳ ماشہ سب کو باریک کر کے ناس لین **دیگر نسخہ مجرب** دم الاخوین عاقرقرحا پودینہ سمندر پھین قرنفل ہر ایک ۲ ماشہ کندش برگ کنیر نک چھکنی کشمیری پتہ ہر ایک ۴ ماشہ سب کو باریک کر کے ادرک کی رس مین کھرل کرین اور خشک کر کے دوبارہ باریک کرین بطور ناس استعمال مین لاوین **دیگر مجرب** تخم ہلیل ۶ ماشہ گھونگچی سفید ۴ ماشہ قرنفل تخم سرس فلفل سیاہ ہر ایک ۲ ماشہ نوشادر ۱ ماشہ نکچھکنی ۳ ماشہ سب کو باریک کر کے بطور ناس استعمال کرین **دیگر مجرب** نکچھکنی مشک تر تجبیل صندل دارچینی ہر ایک ۲ ماشہ تمباکو ۲ ڈرام سب کو باریک کر کے ناس لین **دیگر مجرب** برادہ مہر ۳ تولہ فلفل سیاہ تولہ دونون کو بخوبی صلایہ کر کے ایک تولہ خاکستر یا چلم بہشتی داخل کرین اور شیر اک مین خمیر تیار کر کے خشک کرین بعدزان دوبارہ سہ بارہ شیر اک داخل کر کے خشک کرین بعدزان روغن گاؤ مین بریان کر کے استعمال مین لاوین اگر اس سے آرام معلوم نہو تو دافع عفونت کہار عرقیات کی پچکاری کرین اور یہ مرکب فایدہ مین سریع الاثر ہے **نسخہ** کاربالک ایسڈ ۲ گرین پوٹیشیا ٹی ٹھکاربونیٹ آف سوڈا ہر ایک ڈرام گلیسرین ایک اونس عرق گلاب پاک اونس پانی حسب ضرورت شامل کر کے ناک مین پچکاری کرین اور زکام کی شدت مین سعتی وجا کا استعمال کرنا فایدہ مین سریع الاثر ہے اس صورت مین ½ حصہ گرین ٹارٹار ایمٹیک کو پانی مین حل کر کے دین تا کہ غشیان کے پیدا ہونے سے خون کا میلان

سوزش کیطرف سے کم ہوجائے ۵ گرین سفوف انٹی مونی کمپونڈ یا ۳ گرین اپیکاک یا جسپس بعض
کو پانی مین حل کرکے پلادین اور قی کرادین اگر ۲ گرین انٹی مونیل اور ۵ گرین ڈوورس پوڈر
کو ملاکر چار چار گھنٹہ کے بعد کھلایا جائے تو زیادہ تر مفید ہے اگر ایک ماشہ مین پھل اور ۵
سرخ نیلا تھوتھہ کو پانی مین حل کرکے استعمال کیا جائے تو قے خوب کھل کر آتی ہے استلا
اور قبض کی صورت مین اس قسم کا مسہل دین کہ جس سے پانی کیطرح دست آدین **نسخہ**
مگنیشیا سلفاس ۶ ڈرام جوشاندہ سنا ۲ تولہ ٹارٹار ایمٹک ۱/۸ حصہ گرین دین اسمین
دو خاصیتین پائے جاتے ہین اسہال اور غثیان۔ نیز شام کے وقت ۱ گرین ڈوورس پوڈر اور ۵ گرین
کونین ملاکر کھلادین تاکہ پسینہ کے آجانے سے راحت حاصل ہو اور مریض کو نیند آجائے
دیگر مجرب ترید ربالسوس گلسرخ گل بنفشہ ہر ایک ۱ درم سقمونیا غاریقون ایک
نیم درم سب کو باریک کرکے حبوب بنادین اور صبح و شام ایک حب کھانیکو دین **دیگر**
شربت انجیر ولایتی ۳۰ عدد عناب ولایتی ۳۰ دانہ سپستان ۵ دانہ پرسیاوشان
۳۰ درم حب الاس کثیرا ہر ایک ۶ درم تخم خطمی ۲ درم اصل السوس خشخاش ہر ایک ۱۰ درم
جو مقشر ۱۵ درم بنفشہ مربی ۳۰ درم ترنجبین ڈھائی پاؤ حسب دستور شربت تیار کرین
اور استعمال مین لادین۔ اگر زکام مین بخار مدرد سر اور عام کمزوری کی شکایت پائی جائے
تو بقدر ۵ گرین کونین مریض کو کھلادین نہایت مفید ہے سلی سین کا استعمال بھی مفید
ہے اور نائٹر اس کے ہمراہ سیلائین مکسچر کا استعمال کرین تاکہ دستون کے آجانے سے مرض
مین تخفیف ہو۔ فیور مکسچر اور فیور پوڈر کا استعمال بھی نہایت مفید ہے اور بوقت
خواب ڈوورس پوڈر دین۔ اور یہ مرکب فائدہ مین عظیم النفع ہے **نسخہ** سلی سین
۳۰ گرین سوڈا بائی کاربوناس ۱ ڈرام اسپرٹ ایتھر نائٹراس ۲ ڈرام لائکوار اسٹیاس ۲ ڈرام
کلفرو فارم ۲ اونس سب کو ملاکر بقدر ایک اونس صبح و شام دین **دیگر مجرب** کاربونیٹ
امونیا ۵ گرین سوڈا بائی کاربوناس ۵ گرین پوٹاسی کاربوناس ۱۵ گرین سب کو ملاکر ۱۲ اونس
پانی مین حل کرین بعد ازان دوسری گلاس مین سائیٹرک ایسڈ ۱۵ گرین کونین ۱۰ گرین
دونون کو ایک اونس پانی مین حل کرکے دونون گلاسون کے عرق کو باہم ملادین اور

اثنائے جوش مین مریض کو پلادین **دیگر مجرب** ٹنکچر بلاڈونا ۲۰ بوند لائیکوار مارفیا
۲۰ بوند لائیکوار امونیا اسیٹاس ۲ ڈرام اسپرٹ کلوروفارم ۸ بوند کمفر واٹر ۴ اونس
سب کو ملا کر بقدر ایک اونس صبح و شام مریض کو پلادین یہ نسخہ زکام اور نزلہ کیلئے
زیادہ تر مفید ہے بخار اور زکام کے لئے مٹہ تیلیا کا استعمال بھی فایدہ مین
سریع الاثر ہے لیکن کم مقدار مین کہلانا چاہئے اگر اس سے فایدہ نہو تو زاید
مقدار مین ہرگز نہ دین **دیگر مجرب** جس سے زکام کی شکایت فوراً
رفع ہو جاتی ہے نیز ہون۔ ناک اور آنکھون کی درد کو فایدہ ہوتا ہے چھینکین بھی
بند ہو جاتی ہین **نسخہ** سلی سلیٹ آف سوڈا ۱۲ ڈرام سرپ نارنج پیل ۴ ڈرام عرق پودینہ
۴ اونس سب کو ملا کر بقدر ۲ ڈرام چار چار گہنٹہ کے بعد دین چندان کہ کانو نمین مختلف قسم
کی آوازین آنی شروع ہو جاوین **دیگر مجرب** شورہ قلمی ۱ ڈرام سائٹریٹ آف پوٹاس
۲ ڈرام وائن اپیکاک ۲ ڈرام سرپ ہنت ل ایک اونس منقع جو ۲ اونس سب کو ملا کر بقدر ۴ ڈرام
دو دو گہنٹہ کے بعد دین **دیگر تریاق النزلہ** جسکے استعمال سے کہانسی اور اسہال
کو بھی فایدہ ہوتا ہے **نسخہ** اسطوخودوس ۵ درم گاوزبان حب الاس کشنیز ہر ایک
۱۰ درم تخم کاہو ۲۰ درم بذرالبنج کوکنار ہر ایک ۳ درم تخم خشخاش سفید ۴۰ درم سب کو کچھ عرصہ
تک بہگو کر جوش دین سرد ہونے کے بعد صاف کرکے ۱۰ سیر نبات سے قوام معجون کرین بعد ازان
بیخ کشنیز رب السوس نشاستہ صمغ عربی کتیرا اسی ہر ایک ۵ درم سب کو باریک کرکے آمیز
کرین خوراک ۶ ماشہ **دیگر مجرب** جسکے استعمال سے درد سر درد دندان وغیرہ عوارضات
زکام سو بکمال فایدہ ہوتا ہے **نسخہ** تخم ۱۰ تورہ ۳ تولہ اجوائن خراسانی ۱ تولہ دونون
کو نیم کوفتہ کرکے ڈیڑہ پاؤ پانی مین جوش دین اور ثلث پانی کے رہجانے پر دست مال کرکے
صاف کرین بعد ازان مویز منقے کلان بقدر پاؤ بھر داخل کرکے جوش دین چندان کہ تمام
پانی جذب ہو جائے۔ اور اثنای جوش مین ہلادیا کرین تاکہ جل نہ جاوین بعد خشک
کرکے استعمال مین لاوین **دیگر حبوب نزلہ** افیون بذرالبنج مصطگی کتیرا
صمغ عربی کاہو کہربا گل گاوزبان تخم خشخاش تخم خیارین گل ارمنی ہر ایک ۹ ماشہ

زعفران ۲ ماشہ پوست بیخ لفاح ۴ ماشہ رب السوس ۱۱ ماشہ ریوند چینی ۵ ماشہ سبکو باریک
کرکے کوکنار کے پانی میں حبوب بمقدار دانہ فلفل تیار کریں خوراک ۲ حب صبح و شام
استعمال میں لاویں **دیگر مجرب حبوب شنگرف** زعفران عاقرقرحا
دارچینی قرنفل شنگرف بذرالبنج جوز بوا ہر ایک ۲ ماشہ افیون ۴ ماشہ سبکو باریک کرکے
حبوب بناویں اور استعمال میں لاویں **دیگر حبوب احمدیہ** مجوزہ مجربہ مؤلف
نسخہ سیماب گوگرد آملہ سار بیش مدبر ہر ایک ۶ ماشہ فلفل دراز فلفل گرد زنجبیل عاقرقرحا
قرنفل بسباسہ جوز بوا رب السوس بادیان ہر ایک ۹ ماشہ کتیرا صمغ عربی ہر ایک ۱۲ ماشہ
سب کو باریک کرکے ادرک کی رس میں کھرل کریں اور حبوب بمقدار دانہ موٹھ بنا کر ایک صبح
ایک حب شام کھانے کو دیں **دیگر حبوب دافع نزلہ** جس سے دائم المریض نزلہ
کو کمال فایدہ ہوتا ہے **نسخہ** صبر افیون ریوند زعفران تخم دھتورہ کتیرا مغز بہیدانہ
ہر ایک ۱۲ ماشہ جوز بوا برگ قنب ہر ایک ۶ ماشہ سبکو باریک کرکے آب ترپھلہ میں حبوب بمقدار نخود
تیار کریں خوراک ایک حب صبح و شام دیں اگر ضعف دماغ کے باعث زکام کی شکایت باقی
جائے تو یہ حریرہ تیار کرکے دیں **نسخہ حریرہ** مغز بادام مغز کدو مغز خربزہ مغز تخم کشنیز ایک
۹ ماشہ خشخاش ۱۰ تولہ کتیرا صمغ عربی ہر ایک ۶ ماشہ نشاستہ ۹ ماشہ نبات ۲ تولہ حسب دستور تیار
کرکے بوقت خواب استعمال کریں اور بہوا زدگی کی صورت میں خمیرہ خشخاش مجوزہ مؤلف
کے استعمال سے کمال فایدہ ہوتا ہے **نسخہ خمیرہ خشخاش** کوکنار صد عدد
کو نیم کوفتہ کرکے ۵ سیر پانی میں کچھ عرصہ تک بھگو کر جوش دیں بعد ازاں دست مال کرکے صاف
کریں اور ۵ سیر نبات سفید داخل کرکے قوام خمیرہ پر لاویں اور قوام کے اخیر میں خشخاش
مغز بادام مغز فندق نشاستہ مغز تخم کشنیز دانہ الائچی ہر ایک ۲ تولہ صمغ عربی کتیرا رب السوس
ہر ایک ۱ تولہ باریک کرکے آمیز کریں اور زعفران بقدر ۳ ماشہ گلاب میں گھس کر شامل کریں
تاکہ جملہ خمیرہ رنگین ہو جائے مقوی اور مرطب کے علاوہ منوم بھی ہے **دیگر خمیرہ خشخاش**
کوکنار ۵ خشخاش ۵ ہر ایک پاؤ بہمن صندل سفید ۹ ماشہ مصطگی مغز بادام مغز کدو ہر ایک تولہ زعفران
[illegible] ماشہ چھلکے کوکنار کو نیم سیر پانی اور نیم سیر گلاب میں برابر شب و روز بھگو کر

جوش دیں تاکہ ثلث رہ جائے بعد ازاں خشخاش سے تیرہ نکال کر آمیز کریں اور نیم سیر نبات سفید میں
قوام چیرہ کریں اور آخر قوام میں دیگر ادویہ ملا کر تیار کریں خوراک ایک تولہ صبح و شام دیں
اگر ضعف دماغ اور کثرت بیداری کے باعث زکام کی شکایت پائی جائے تو یہ سفوف تیار
کر کے استعمال میں لاویں فایدہ میں سریع الاثر ہے **نسخہ سفوف** برنج کشنیز
خشخاش کاہو مغز بادام مغز کدو ہر ایک تولہ رب السوس بادیان دارچینی پوست ہلیلہ زرد
ہر ایک ۶ ماشہ نبات مساوی الوزن ادویہ سب کو باریک کر کے بقدر ۲ ماشہ استعمال کریں
اگر ناک سے پانی بکثرت بہتا ہے تو دو تین حصہ پانی میں ایک حصہ ہیزی لین ملا کر لگا دیں
حلق کی خشکی میں گلیسرین کا استعمال کریں یا دس حصہ گلیسرین میں ایک حصہ کاربالک
ایسڈ یا ٹانک ایسڈ شامل کر کے لگا دیں فایدہ میں سریع الاثر ہے سوزش حلق میں ۲ گرین
کاسٹک نقرہ کو ایک اونس پانی میں حل کر کے لگا دیں **دیگر مجرب** ٹنکچر فیری پرکلورائڈ
پوٹاسی کلوریٹس ہر ایک ۲ ڈرام گلیسرین ۲ ڈرام سب کو ملا کر مقام ماؤف پر لگا دیں اور تین
کی سوزش میں باہر کی طرف ٹنکچر آیوڈین یا آبلہ انگیز پلستر لگا دیں تاکہ امالہ کے باعث آرام
ہو جائے نیز مریض کو ہدایت کریں کہ ناک کی جمی ہوئی رطوبت کو زور سے صاف نہ کریں ورنہ
کان کی نازک جھلی پر صدمہ کے زیادہ پہنچنے سے درد گوش ہو جاتا ہے
اور درد گوش کی شکایت میں گلیسرین ایک ڈرام روغن تارپین ٹنکچر افیم ہر ایک
۱۵ بوند سب کو ملا کر دو تین قطرات کان میں ڈالیں اس سے درد کو فوراً افاقہ ہو جاتا ہے
چھاتی کی بیماری ان صورت میں تکمید کریں سرسوں کے گرم گرم تیل میں قدرے روغن جمال گوٹہ
ملا کر چھاتی پر مالش کریں تاکہ مقام ماؤف کے مرطوب اور گرم ہونے سے بلغم آسانی
خارج ہو اور اندرونی سوزش کے لئے امالہ کا فایدہ جمال گوٹہ سے ہوتا ہے شوربا گوشت دودھ
روغن ماہی وغیرہ مقوی سریع الہضم جید الکیموس غذا کھانا چاہئیں مرض کے بار بار عود
کرنے میں آب و ہوا کی تبدیلی ضروری ہے **استباہ** شفاخانجات کے ملاحظہ تشخیصات
اور روزمرہ کے تجربات سے ثابت ہوتا ہے کہ زکام کی شکایت سے شاید ہی کوئی شخص خالی
ہو سکے سب اسکی کم و بیش شکایت میں ضرور ہی پائی جاتی ہیں اگرچہ ہر ایک شخص پر اسکے

خراب نتائج ظاہر نہیں ہوتے مگر بہت سی ایسی اشخاص ہیں کہ ایک دفعہ کی مبتلا ہونے سے ہمیشہ کھانسی کی شکایت مین مبتلا پائے جاتے ہین اگرچہ اصل مرض رفع بھی ہوجائے مگر غشائے بلغمیہ کے کمزور پائے جانے سے موسم کی ذرہ سی تبدیلی مین دوبارہ سہ بارہ زکام ہوجاتا ہے غرض دایم المریض ہو کے باعث مرض سل ذات الریہ - ذات الجنب وغیرہ امراض خوفناک کے پیدا ہوجانے کا احتمال رہتا ہے اور جسقدر اس مرض خبیث کی بیخ کنی مین لکھا جائے بہت تھوڑا ہے کثیر الوقوع امراض کو روکنا ہمارا عین فرض ہے لیکن فی زمانہ جیسا زکام کی مرض کا عام زور ہے ویسا اسکے علاج کیطرف ہم پیشہ اہل طبابت کو مطلقاً خیال نہیں ہے بلکہ ایک معمولی مرض سمجھکر اسکی تشخیص اور معالجہ مین کماحقہ توجہ نہیں کیجاتی آخر ناکامیابی کی صورت مین بدنامی اٹھانی پڑتی ہے اگر بنظر غور دیکھا جائے تو اہل طبابت اصحاب کا کچھ قصور نہیں ہے کیونکہ اکثر مروجہ کتب مین مرض زکام کا مشرح طور پر ذکر ہی نہیں ہے پس اکثر صاحب کے معلومات وسیع نہ ہونے سے علاج مین کامیاب نہیں ہوسکتے - علی ہذا القیاس دیسی حکما کو بھی اسکی ماہیت اور اصلیت پر پورے طور سے واقفیت کے نہ ہونیسے قابل علاج نہیں سمجھا جاتا جیسا کہ محاکمہ کی ذیل مین عدم واقفیت کا حال بخوبی بیان کیا جائے گا انشاءاللہ تعالے اگر کہا جاوے کہ اکثر عام اطبا کے علاج سے زکام کی شکایت رفع ہوجاتی ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ لوگ کام کی اصلیت سے بخوبی واقف ہین جسکے جواب مین صرف اتنا ہی کہنا کافی ہے کہ بعض اوقات مرض مذکور چند روز کے بعد خود بخود زایل ہوجاتا ہے علاج کی ضرورت پیش ہی نہیں آتی لیس اس صورت مین علاج کا کرنا اور نہ کرنا یکسان ہے غرض آج کل کے طبیب اس قسم کی لیاقت کے پائے جاتے ہین کہ ناک کے راستہ سے خواہ کسی مکان کی رطوبت خارج ہو اسکو ضرور ہی زکام کی مرض قرار دینگے حالانکہ زکام کی شکایت غشائیہ بلغمیہ کی سوزش سے ہوا کرتی ہے خواہ وہ سوزش غشائے مخاطیہ مین ہو خواہ غشائے بلغمیہ حلق یا پردہ سکین مجمع ہی مین پائی جائے

محاکمہ مؤلف مرض زکام کی ابتدا مین لکھا گیا ہے کہ دماغ سے حلق پر مواد نزلہ کے گرنے کا اختلاف ڈاکٹرون اور حکیمون کے درمیان پایا جاتا ہے مگر چند فوائد کے باعث مخالفت مذکورہ کا اعادہ دوبارہ کیا جاتا ہے تاکہ پوری طور پر اختلاف کا اخفا منکشف ہوجائے وہو ہذا حکیمون کا اتفاق اس امر پر ہے کہ مواد نزلہ کا دماغ سے مترشح ہوکر حلق پر گرتا ہے جبکی تیزی اور حدت سے پھیپڑہ بھی زخمی ہوجاتا ہے نیز ترشح کی حالت مین حلق پر گدگدی محسوس ہوتی ہے جس سے نزول مواد کا موجب سمجھا جاتا ہے۔ اور ڈاکٹر صاحبان اس خیال مذکورۃ الصدر کے بالکل مخالف ہین اور دو اپنی دلایل پیش کرتے ہین کہ مختلف استخوان اور اغشیہ سے دماغ بالمفوف ہے نہ کوئی اسمین منفذ ہے جس سے دماغی رطوبات حلق پر گرا کرین اور قصبتہ الریہ مین داخل ہوجاوین حالانکہ سوزش کی صورت مین خود حلق کے غشائے بلغمیہ کی رطوبت بشکل کھنگار باہر نکل جاتی ہے اور قصبتہ الریہ مین ہرگز نہین جا سکتی کیونکہ دونون فریق کا اتفاق اس امر پر ہے کہ ہوائی مستنشقہ کے سوا کوئی چیز قصبتہ الریہ اور پھیپڑہ مین داخل نہین ہوسکتی پہر مسلم اصول پر مخالف قوال کی تائید بالکل بیجا معلوم ہوتی ہے حالانکہ قصبتہ الریہ کی سوزش کے حاد مواد کی سرایت سے پھیپڑہ مین قرحہ ہونا قرین قیاس معلوم ہوتا ہے اور حلق کی گدگدی سے مواد کے نزول کا تصور کرنا بعید از عقل ہے کیونکہ حلق کی محدود سوزش سے صرف آواز بھاری ہوجاتا ہے سوزش کے مقام سے رطوبت کی خارج ہونے سے گدگدی پیدا ہوتی ہے اور سوزش کی دوسری شکایات بھی ظہور مین آتی ہین مگر دماغ مین کسیطرح کی تکلیف پائی نہین جاتی۔ برخلاف ناک کی غشائے مخاطیہ مین سوزش کے واقع ہونے سے دماغ بھی قرب کے باعث مبتلا ہوجاتا ہے اور حلق مین مطلقاً گدگدی نہین ہوتی جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ غشائے بلغمیہ حلق کے ساتھ دماغ کو ذرہ بہر بھی تعلق نہین ہے علاوہ ازین خراش کی باعث رطوبات کا اخراج زیادہ ہوتا ہے نہ یہ کہ رطوبات

دماغ میں گھل کر جاری ہوتے ہیں چنانچہ منہ کی خراش سے غدود لعابیہ کا فعل زیادہ ہوجاتا
ہے جس سے تھوک بکثرت پیدا ہوتی ہے آنکھوں کی خراش سے آنسو زیادہ آتے ہیں انتڑیوں
کی خراش سے دست آتے ہیں -

فصل چہاردہم زکام وبائی (انفلوئنزا)

وافدہ کے نام سے بھی مشہور ہے - یہ ایک قسم کا وبائی زکام ہے جو بخارات ردیہ اور رطوبت
ہوا کی خرابی سے دور دراز ملکوں میں نہایت قلیل عرصہ میں پھیل جاتا ہے کبھی محدود
طور پر چند آدمیوں کے پکڑنے میں اکتفا کرتا ہے اکثر زیادہ تر سن رسیدہ ضعیف القوی
اشخاص بیچارگی مبتلائے مرض ہوکر ہلاک ہوجاتے ہیں - دماغ حرام مغز - اعصاب
اور اعصاب مشترکیہ کے ضعیف ہوجانے سے قوی جسمانی کے انتظام اور حرکات بدنی اور
جملہ افعال کے صدور میں خلل عظیم پیدا ہوجاتا ہے جس لازمی کی وجہ سے ضعف اور
کمزوری بدرجہ کمال ہوجاتی ہے عصب اللسان کی بے حسی ہوجانے سے قوت ذائقہ بھی
زائل ہوجاتی ہے حکمائے اٹالی کا خیال ہے کہ مرض مذکور کا ظہور ستارہ کی گردش
سے ہوا کرتا ہے بدین وجہ اسکو انفلوئنزا کہا جاتا ہے کیونکہ اسکی لغوی معنے تاثیر ستارہ
کے ہیں عربی زبان میں اسکو وافدہ کہا جاتا ہے کیونکہ وافدہ کے معنی ہیں کہ ایک
قوم کی طرف سے سفارت کے طور پر دوسری قوم کے پاس جانا چونکہ یہ مرض بھی ایک
شہر سے دوسرے شہر میں سفر کرتا ہے اور پیغام رسانی کے طور پر انتقال کرتا ہے
اسلئے وافدہ کے نام سے موسوم کیا گیا ہے اور دخود اسکی وجہ سے روس کے لوگ اسکو
چینی زکام کہتے ہیں اس خیال سے کہ یہ مرض چین سے آیا ہے - جرمن اور اٹلی کے باشندے
اوسکو روسی زکام کہتے ہیں جلد پھیل جانے کی وجہ سے ایپیڈیمک کٹار (وبائی زکام)
کہا جاتا ہے ملک انگلستان میں سولہویں صدی عیسوی کے اوسط میں آیا اور ۱۸۹۰ء
میں یورپ سے ہندوستان کی اندر قدم رکھا کبھی یہ عارضہ خفیف ہوتا ہے کبھی مہلک
ہوجاتا ہے ہر عمر اور ہر جنس کے آدمی کو ستاتا ہے مگر عورتوں اور بچوں کی نسبت
مرد - جوان اور بوڑھے آدمی اسمیں زیادہ تر مبتلا ہوتے ہیں اگرچہ مرض مذکور کے باعث

ذریعہ کے مجاری الہواء پیشانی کی تجاویف - یوسٹیکین حجری اور مجاری الدموع میں پیدا ہوا کرتی ہے لیکن حقیقت میں بخار کی طرح تمام جسم مبتلائے مرض ہو جاتا ہے **اسباب** مرد کا ہونا - کمزوری امراض ریہ بڑھاپہ نشیب مرطوب جگہ کی رہائش اسباب سابقہ میں سے ہیں خاص زہریلی کیفیت کی ہوا کا سرایت کر جانا سردی کا لگنا خصوصاً نشیب و مرطوب ممالک میں تبدیل موسم کے وقت نیز اون مواقع پر جہاں آدمیوں کا ہجوم بکثرت پایا جاتا ہے یہ تمام اسباب اصلیہ میں سے ہیں ڈاکٹر سالسبری صاحب باشندہ نیویارک اور امریکہ کے چند ڈاکٹر اس امر پر متفق الخیال ہیں کہ اس مرض کا موجب سفید شفاف گول گول نہایت باریک کرم ہوتے ہیں جو پانی کے استعمال اور استنشاق ہوا کے ذریعہ جسم میں سرایت کر جاتے ہیں جنکی نشوونما سے خون خراب اور فاسد ہو جاتا ہے اور خون کے نہ قابل تغذیہ ہونے سے ضعف بدرجہ کمال ہو جاتا ہے نیز خون میں ایک قسم کا خمیر پیدا ہو جاتا ہے جس سے جسم میں حرارت زیادہ پیدا ہو جاتی ہے جیسا کہ خمیر آرد میں حرارت کی موجودگی ضروری ہوتی ہے اور اسکی متعدی ہونے میں جملہ حکماء متفق الرای ہیں اگر ایک دفعہ مرض ہو جائے تو دوبارہ سہ بارہ پیدا ہو جانے کی طرف طبیعت کا میلان رہا کرتا ہے انسان کے علاوہ کتے بلے چڑیا اور گھوڑے وغیرہ جانور بھی اس میں مبتلا ہو جاتے ہیں - اکثر وبائی ہیضہ کی طرح مشرق کی طرف سے شروع ہو کر مغرب کی جانب پھیل جاتا ہے پانچ چھ ہفتہ سے زیادہ کسی جگہ پر قایم نہیں رہتا شروع وبا سے پہلے کچھ عرصہ مکھیاں وغیرہ اس قسم کے جانور بکثرت پیدا ہو جاتے ہیں جنکے پیٹ میں نہایت باریک اور چھوٹے چھوٹے کرم بذریعہ خورد بین دیکھے جاتے ہیں - مختلف عوارضات کے لاحق ہونے سے علامات کو تین درجہ میں بیان کیا جاتا ہے - **درجہ اول زکام وبائی** فج جسم میں مادۂ مرض کے موثر ہو جانے کے بعد ایک گھنٹہ سے پانچ دن تک مریض بیکار رہتا ہے اس اثنا میں مریض سست الوجود کاہل تو ہو جاتا ہے اعضا شکنی کے پیدا ہونے سے ہاتھ پاؤں ٹوٹتے اور درد کرتے ہیں سردی کے محسوس ہونے سے

خفیف سا بخار لرزہ سے آتا ہے خصوصاً شام کے وقت زیادہ ہوجاتا ہے زکام کی علامات
نمایاں ہوجاتی ہیں چنانچہ ابتدا میں آنکھ اور ناک خشک ہوتا ہے اور تھوڑے عرصہ کے
بعد ناک بہنے لگتا ہے آنکھ کے زیادہ سرخ ہوجانے سے آنسو بکثرت آتی ہیں حلق میں
درد جلن اور کھرکھری کے پائے جانے سے خشک کھانسی آتی ہے اور رفتہ رفتہ
تر ہوجاتی ہے چھینکیں زیادہ آتی ہیں دم جلد جلد اور کچھ رکا ہوا آتا ہے قوت شامہ میں
فتور پڑجاتا ہے جلد خشک اور گرم محسوس ہوتی ہے روز بروز مریض پست ہمت اور
کمزور ہوجاتا ہے درد سر دوران سر کی شکایت پائی جاتی ہے پیشانی کی کھچاوٹ
سے اذیت زیادہ ہوتی ہے عصب زبان کے مفلوج ہوجانے سے کانوں میں
مختلف قسم کی آوازیں آتی ہیں قوت سامعہ میں فرق پڑجاتا ہے اگر بخار کے
سوا کوئی دوسری بیماری شامل حال نہ ہو تو اکثر سات آٹھ روز میں آرام ہوجاتا ہے
کسی طرح کی تکلیف باقی نہیں رہتی

درجہ دوئم زکام ورمی

ابتدا میں وہی علامات ظاہر ہوتی ہیں جو درجہ اول میں بیان کی ہیں حنجرہ اور مجری
الہوا میں سوزش کے پیدا ہوجانے سے آواز بھاری بھاری ہوتی ہے یا بیٹھ جاتی
ہے خشک کھانسی زیادہ ہوجاتی ہے مگر کچھ عرصہ کے بعد بلغم بکثرت پیدا ہوتا ہے جو
چھینک اور کھانسی کے ذریعہ خارج ہوجاتا ہے مگر طبیعت کے مغلوب ہوجانے سے جب
مواد ردیہ خارج نہیں ہوتے تو کمزوری درد سر اعضا شکنی اور بے چینی وغیرہ بدنتائج
ظہور میں آتے ہیں سوزش حنجرہ اور ذات الریہ کی علامات شروع ہوجاتی ہیں دم کشی
اور لعابت زیادہ ہوجاتی ہے سینہ تنا ہوا اور بھاری معلوم ہوتا ہے نیند نہیں
آتی اشتہائے طعام کے کم لگنے یا بالکل زائل ہوجانے سے ضعف اور کمزوری روز بروز
زیادہ ہوتی جاتی ہے مریض نیم مردہ کی حالت میں نڈھال ہوکر پڑا رہتا ہے پیاس
زیادہ لگتی ہے

درجہ سوئم زکام التہابی

تمام منہ میں درد کے زیادہ ہوجانے
سے جی متلاتا ہی ہوتی ہے امعا میں فتور کے برپا ہوجانے سے خون کے دست آتے ہیں
تکسیر بھی پھوٹ پڑتی ہے اس صورت میں زبان سرخ ہوجاتی ہے لبوں پر شور ہتے

نکل آتی ہیں تیسری چوتھے روز کے بعد پسینہ کم و بیش آنے سے جسم تر بتر ہوجاتا ہے جس سے
پرانے آٹا کی سی خاص بو آتی ہے اگر مریض عصبی درد وجع مفاصل و سوء مجری الہوا
کا معتاد ہو تو اس مرض کی وقوع سے عوارضات مذکورہ نہایت سخت ہوجاتے ہیں سر
کمر اور جوڑوں میں درد بشدت ہوتا ہے اور وقفہ سے ہوتا ہے اکثر صبح کے وقت خفیف
یا بالکل معدوم ہوجاتا ہے اگرچہ حرارت باطنیہ کی زیادتی ہوتی ہے مگر اشیائی باردہ
بالفعل کی استعمال سے تکلیف زیادہ تر ہوجاتی ہے جگر کے فتور سے یرقان کی علامات
نمایان ہوتی ہیں کبھی درجہ دوم کے عوارضات بھی مریض میں ظاہر ہوجاتے ہیں اگر
زکام وبائیہ کے ایام میں بخار دموی حصبہ چیچک وغیرہ دوسری امراض وبائیہ پھیلی ہوئی
ہوں تو وہ زیادہ مہلک ہوجاتی ہیں نیز زکام وبائیہ کے ایام میں خناق بثور دہن
کپنیڑے ورم لوزتین سا شرہ عام بثورات اور وبائیں بکثرت پیدا ہوتے ہیں کبھی
سرخہ اور کمزوری مدت دراز تک باقی رہجاتی ہے شاذ و نادر ایسا بھی ہوتا کہ ناک اور
حلق سے سوزش بڑھتی ہوئی مجری الہوائیہ کی سوزش ورذات الریہ میں تبدیل ہوجاتی
ہے اس حالت میں آرام کا ہونا نہایت محال ہوتا ہے بعض اوقات ہذیان کی شکایت
بھی پائی جاتی ہے **علامات ممیزہ** بعض اوقات عام زکام میں بھی قریباً
اس قسم کی تکلیف پیدا ہوجاتی ہے لیکن زکام وبائیہ کے دفعتہً پھیل جانے سے بہت
سی آدمی مبتلائی مرض ہوجاتے ہیں یا شہر بہ شہر اور ملک کے ملک اسکے پنجہ میں گرفتار
ہوکر تکلیف اوٹھاتے ہیں کمزوری اور کم طاقتی بدرجہ کمال ہوجاتی ہے نیز بخار
اور دوسری تکالیف بشدت ہوتی ہیں اور ہر ایک موسم میں اس مرض کا ظہور ہوسکتا ہے
مدت مرض اگر کوئی دوسری مرض شامل حال نہو تو چار یا پانچ روز نہایت آٹھ
دس روز میں پسینہ یا اسہال کے ذریعہ مواد کے خارج ہوجانے سے آرام ہوجاتا ہے مگر
قدری کمزوری باقی رہجاتی ہے جو بتدریج وہ بھی رفع ہوجاتی ہے اگر ناک و حلق کی سوزش
تجاوز کر کے مجاری باد یک مجاری اور ذات الریہ ذات الجنب اسہال پیچش بیضہ یا
وجع مفاصل اوجاع عصبی اور کھانسی کی موجودگی میں پوری پوری صحت دیر میں

ہوتی ہے بچون بوڑھون اور کمزور آدمیون مین اکثر انجام خراب ہوتا ہے امراض قلب وسینہ کی موجودگی مین بھی نتیجہ خراب نکلتا ہے بعض اوقات مہلک ہوجاتا ہے۔

نتائج اشوب چشم سوزش حنجرہ۔ ذات الریہ۔ ذات الجنب سوزش قصبۃ الریہ سوزش نور تین۔ سوزش مری بعض اوقات الات البول اور الات تناسل مین بھی سوزش پھیل جاتی ہے نیز دماغ کے غشیہ مین سوزش کے واقع ہونے سے شکایت ہذیان کی طاری ہوجاتی ہے وجع مفاصل بخار لازمی ہے بادی اسہال حبشی بعض اوقات سل اور دمہ بھی ہوجاتا ہے **حفظ ما تقدم** اگر ایام سرما مین زکام کی طرف طبیعت کا میلان پایا جائے تو خوب تنگ پوشاک نہ پہنین ایک تن کرین حفظ صحت کی پابندی ضروری ہین مقوی غذا سریع الہضم کہلا دین سخت جفاکش محنت سے پرہیز کرین جسمین اتکان پیدا ہو۔ **علاج** مرض کی خفیف حالت مین دوا کی چندان ضرورت نہین ہوتی قوی تنومند مریض خودبخود بدون استعمال دوا صحت یاب ہوجاتا ہے صرف مریض کو آرام دینا سردی سے بچانا لطیف رقیق غذا کہلانا کافی ہوتا ہے قبض کی صورت مین شام کے وقت صرف ایک ڈرام ہی گریس پودر یا کمپونڈ روبرب پل بقدر دو دیدین یا سلفٹ اف سوڈا۔ یا سائیٹریٹ اف مگنیشیا حسب ضرورت مریض کو دین تاکہ قبض کی شکایت رفع ہو جاوے **نسخہ حبوب پونڈ** سعوط ریوند چینی ۶ تولہ صبر سقوطری ۴ تولہ سعوف مر ۳ تولہ صابون ۳ تولہ روغن پپرمنٹ ۴ ماشہ گلیسرین ۲ تولہ شربت نبات ۲ تولہ سب کو ملاکر حبوب بمقدار ۵ گرین بنا دین اور حسب موقع استعمال مین لاوین۔ کافور کا بار بار سونگنا یا اوسکے عرق کو پینا زکام بائی کیلئے بالخاصیت مفید ہے اس سے کرم زکامی ہلاک ہوجاتے ہین چونکہ اس مرض مین مریض زیادہ تر کمزور ہوا کرتا ہے اسلئے ضعف افزا ادویہ کے استعمال سے پرہیز ہونا نہایت ضروری ہے فصد بھی نہ لین بلکہ مریض کی طاقت کو مقویات کے استعمال سے بحال کہین ہوا کے رخ مریض کو نہ بٹھاوین اور بیٹھے رہنے کی ہدایت کرین چلنے پہرنے کی اجازت نہ دین جملہ ریاضت بدنیہ اور نفسانیہ سے باز رکہین اور لباس

اس قسم کا پینا دین کہ جس سے جسم گرم رہے اگر مریض طاقت مند ہو تو شروع مرض مین
ہلکا سہل دین **نسخہ** سلفٹ آف مگنیشیا ۴ ڈرام عرق بادیان ایک اونس دونون کو
ملا کر مریض کو پلا دین **دیگر مجرب** سلفٹ اف مگنیشیا ایک اونس بائی کاربونیٹ
آف سوڈا ایک ڈرام کریم اف ٹارٹار ایک ڈرام لائیکوار امونیا اسیٹیٹاس ۴ ڈرام نائٹرک
ایتھر ۱ ڈرام عرق بادیان ۴ اونس سب کو ملا کر بقدر ایک اونس دن مین ۳ دفعہ دین تا کہ قبض
کے رفع ہونے سے بخار اتر جائے اگر دستون کے آنے سے بھی بخار فرو نہ ہو تو نسخہ مذکور مین
سے سالٹ کو نکال کر استعمال کرین اور بخار کے اتر جانے پر صبح و شام حبوب کونین
کھلا دین **دیگر مجرب** صبر سقوطری کتیرا ۔ رب السوس تخم سرس ہر ایک ۴ ماشہ
تربد موصوف ۵ ماشہ سب کو باریک کر کے حبوب بمقدار بیر جنگلی بنا دین خوراک ایک حب
بوقت خواب کھلا دین ۔ درد سر درد معدہ اجابت اسہال ۔ بخار عام ضعف اور اعضا
شکنی وغیرہ علامات کے شروع مین سلی سین ۔ سلی سلیٹس انٹی پائرن انٹی فبرین
فنسٹین ۔ ڈوورس پوڈر اسی ٹیٹ آف امونیا وغیرہ مدرات معرقات اور مسکن اوجاع
ادویہ کا استعمال کرنا فایدہ مین سریع الاثر ہے بخار کے دور کرنے مین سلی سالٹیس اف امونیا
سلی سین کو اسی ٹیٹ آف امونیا کے ہمراہ استعمال کرنا زیادہ تر مفید ہے اس سے درد اور
اعضا شکنی بھی رفع ہو جاتی ہے درد سر اور درد معدہ وغیرہ مین انٹی پائرن کا دینا یقیناً فایدہ ہوتا
ہے لیکن ادویہ مذکورہ کی عارضی تاثیر پر فریفتہ ہونا اور زکام وبائی کے بد نتائج کیطرف
جو پسینہ کے زیادہ آنے سے نہایت درجہ کا ضعف ہو جاتا ہے توجہ نکرنا سراسر موجب نقصان
ہے بلکہ ابتدا مین عام محرکات اور تقویت کی طرف خاص توجہ کرنی نہایت ضروری ہے
پس اس صورت مین کونین کے استعمال ہمراہ فنسٹین یا اسی ٹیٹ آف پوٹاس اور
امونیا کاربوناس یا کلورین اور کلوریٹ اف پوٹاس فایدہ مین بمنزلہ اکسیر ہے ۔
نسخہ کونین ۔ اور فنسٹین ہر ایک ۴ گرین دونون کو ملا کر ۲ پوڑیہ بنا دین اور
ہر ۴ گھنٹہ کے بعد استعمال کرین **دیگر مجرب** سلفٹ آف کونین ۲ گرین
لائیکوار ہائیڈرک ۱ ڈرام کاربونٹ آف امونیا ۳ گرین بائی کاربونیٹ آف پوٹاش

۸ گرین پانی ۴ اونس سب کو ملاکر بقدر ایک اونس دنمین ۳ دفعہ دین — **دیگر مجرب** ۱۲ اونس کی بوتل مین ۳۰ گرین سفوف کلورین آف پوٹاس اور ایک ڈرام اسپرٹ نائٹ ہائڈرو کلورک سپہ شدہ داخل کرکے کاک سے بخوبی بند کرین اور کبھی کبھی ہلا دیا کرین بعد ازان قدرے پانی ڈال کر بند کرین اور بخوبی ہلاوین تاکہ پانی مین کلورین حل ہوجائے اور حل ہوجانے کے بعد ۳۶ گرین کونین اور ایک اونس شربت آرنشیا ئی شامل کرین اور بوتل کو پانی سے بہر دین خوراک ایک اونس صبح وشام دین پیاس کی صورت مین سرد کیا ہوا پانی لیمونیڈ سنگترہ وغیرہ مسکن الحرارت عرقیات پلا دین بیقراری درد اور اعضا ئی شکنی مین بوقت خواب یہ مرکب تیار کرکے دین **نسخہ** ڈوورس پوڈر سکی مین ہر ایک ۸ گرین اسی ٹیٹ آف ایمونیا ۱۲ اونس کمفر واٹر ۴ اونس سب کو ملاکر بقدر ایک اونس بوقت خواب دین اس سے فعل تعریق کے علاوہ نیند بخوبی آتی ہے لیکن افیون کے دیگر مرکبات دینے مین احتیاط زیادہ کرین الا بوقت ضرورت دے سکتے ہین اور دو تین روز کی استعمال کے بعد کونین کہلا دین اور غشیان کی صورت مین اپیکاک بقدر ۲۰ گرین پانی مین حل کرکے پلا دین تاکہ کہل کر قے آجائے بعد ازان معرق دوا دین **نسخہ** عرق لیمو ایک اونس شورہ قلمی ۲ اسر خ پانی ۱۶ اونس نبات حسب ضرورت ڈالکر تہوڑا تہوڑا کرکے پلا دین **دیگر مجرب** لائیکو ایمونیا اسی ٹیٹس ۳ ڈرام نائیٹریٹ ایتہر ۳۰ بوند کمفر مکسچر ۳ اونس سب کو ملاکر دنمین ۴ دفعہ دین اس سے پسینہ خوب کہل کر آتا ہے — **دیگر مجرب** ایک پیالہ آش جو مین ۲ ماشہ شورہ قلمی حل کرکے دو دو گہنٹہ کے بعد گرم گرم مریض کو دین کمزوری کی صورت مین دودہ زردی بیضہ دین دریا ئی مرغ وغیرہ ہلکی زود ہضم غذا کہا نیکو دین ۲۰ قطرے ارومانک اسپرٹ ایمونیا کو پانی مین شامل کرکے پلا دین اور کچہ فاصلہ کے بعد ۲ ڈرام شراب برانڈی پانی مین چند مرتبہ پلا دین ایک حصہ شراب ہسکی کو دو حصہ پانی مین ملاکر بقدر ۴ ڈرام گہنٹہ گہنٹہ کے بعد دین پوشتا مین کی استعمال سے نیز فایدہ ہوتا ہے اگر شراب سے پرہیز ہو تو کاربونیٹ آف ایمونیا کے ہمراہ عرق لودبنہ دو دو گہنٹہ کے بعد دین اور اخیر مرض مین کونین بقدر

۳ گرین دینا تشنجی کہانسی کیلئے صرف پانی کے بخارات صبح و شام لیں یا اسمین انیھر کلوروفارم
یا کونایم (سنو کران) یا بلاڈونا وغیرہ مخزاد و ۵ ملاکر بطور بخور استعمال مین لاوین اس سے
ناک کی رطوبت بہی کم ہوجاتی ہے **دیگر مجرب** وائنیم اپیکاک ۲ ڈرام سیرپ
اف ہمیڈ سمس ۲ ڈرام جوشاندہ تخم کتان ۱۶ اونس سب کو ملاکر دو ٹمین ۳ دفعہ دین ۔
دیگر مجرب وائنیم اپیکاک ۴ اونس کمپونڈ ٹنکچر کمفر ۱۰ ڈرام ارومائک
اسپرٹ امونیا ۲ ڈرام پانی ۶ اونس سب کو ملاکر بقدر ایک اونس دو ٹمین ۴ دفعہ دین اس سے
شدید مریضون اور سن رسیدون کو فایدہ بکمال ہوتا ہے **دیگر مجرب** پائڈلوکار
اگرین مارفیا سلفاس ایک گرین پانی ۷ اونس سب کو ملاکر بقدر ۲ ڈرام ایک اونس پانی
مین آمیز کرکے ۱۵ منٹ کے بعد دین **دیگر مجرب** وائنیم اپیکاک ۲ ڈرام ٹنکچر
ہائیوسائمس ۱ ڈرام ارومائک اسپرٹ اف امونیا ۲ ڈرام قند سفید ۳ ڈرام پانی ۶ اونس
سب کو ملاکر بقدر ۵ ڈرام دو ٹمین ۴ دفعہ دین **دیگر حبوب مجربہ مؤلف**
جسکے استعمال سے کمال فایدہ ہوتا ہے **نسخہ** اجواین خراسانی تخم کاہو صمغ عربی
زعفران افیون رب السوس کتیرا مرکی سب کو مساوی الوزن لیکر باریک کرین اور
بقدر دانہ فلفل حبوب بناکر استعمال کرین **دیگر مجربہ مؤلف** جسکے استعمال سے
مریض کو بہت جلد فایدہ ہوتا ہے اور مجری الہوا صاف ہوجاتی ہین **نسخہ** اصل السوس
ریشہ خطمی بادیان گاوزبان ہر ایک ۶ ماشہ مویز منقی ۷ عدد عناب ۹ عدد سپستان ۱۱ عدد
لوکنار ۳ عدد سب کو ملاکر نصف سیر گرم پانی مین برابر دو گھنٹہ تک بھگو دین بعد زلال
صاف کرکے بقدر ایک اونس ۵ گرین نوشادر شامل کرکے دو ٹمین ۳ دفعہ دین اگر اس مرکب
میں انٹی فبرین یا فناسٹین بقدر مناسب ملاکر استعمال کیا جائے تو فایدہ میں بہلا اثر
بمنزلہ اکسیر ہے۔ اگر سینہ مین کسی قسم کی تکلیف پائی جائے تو رائی میں قدرے سرخ مرچ
شامل کرکے بطور ضماد استعمال کرین اور دس پندرہ منٹ کی بعد اتار دین یا چہاتی
پر خشک سینگی لگادین یا تارپین کا تیل لگاکر صرف گرم پانی یا لوکنار کے جوشاندہ
مین کپڑا بہگو کر نچوڑ دین اور گرم گرم تکمید کرین ذات الریہ کی شکایت مین امونیا

بارک کلورک ایتھر شراب وغیرہ محرک دوائین استعمال کرین اگر چہ پاتی مین بلغم کا اجتماع
معلوم ہو تو سلفیٹ آف زنک بقدر ۱۰ گرین پانی مین حل کرکے مریض کو پلاوین تاکہ مریض
کو قے آجائے - اگر قصبۃ الریہ مین سوزش اور ذات الریہ کی شکایت پائی جائے تو یہ
مرکب تیار کرکے دین فایدہ مین سریع الاثر ہے **نسخہ** وائینم ایپیکاک ۴ بوند
کاربونیٹ آف امونیا ۸ گرین ٹنکچر کمفر کمپونڈ ایک ڈرام انفیوزن سنکونا بارک ۲ اونس
سب کو ملاکر بقدر ایک اونس تین یا چار دفعہ دین کسیقدر برانڈی بھی دے سکتے ہین
اگر چا پینے کی عادت ہو تو دو تین دفعہ پلادین وجع مفاصل وغیرہ اوجاع جسمی
کی شکایت مین آیوڈائیڈ آف پوٹاسیم کو ۲ گرین کونین کے ہمراہ دین دردسر کیلیئے
پاشویہ کرین وجع المعدہ کی صورت مین گری گرس پوڈر بقدر ایک ڈرام دین -
نسخہ سفوف ریوند چینی ۲ تولہ سلفیٹ آف مگنیشیا ۲ تولہ سفوف زنجبیل ایک تولہ
سب کو ملاکر ۳۰ گرین سے ایک ڈرام تک دین اس سے ترشی معدہ دور ہوجاتی ہے
نیز اس سے معدہ کو تقویت ہوتی ہے اخیر مرض مین ۲ گرین کونین یا اوسکے حبوب
استعمال کرین جگر کے فتور فعل مین یہ مرکب تیار کرکے دین **نسخہ** پوڈوفائلین
۲ گرین اری ڈین ۱۲ گرین لپٹن ڈرین ۲۴ گرین سب کو ملاکر حبوب بناوین اور بوقت
خواب ایک یا دو حبوب کھانے کو دین اس سے خوب کھل کر اجابت ہوجاتی ہے
دیگر مجرب اری ڈین ۴ گرین لیپٹن ڈرین ۲۴ گرین جیلپے مین ۲۴
گرین سب کو ملاکر ۲ حبوب بناوین اور بوقت خواب دو حبوب کھلادین اوجاع
عضلات پر مالش کرین **نسخہ مالش** ٹنکچر اوپیم - ارو ماٹک اسپرٹ
آف امونیا کمپونڈ سوپ لینی منٹ ہر ایک ۲ ڈرام سب کو ملاکر مقام ماؤف پر
مالش کرین اگر کوئی دوسری بیماری شامل حال ہوجاتو کمزوری کا لحاظ رکھکر حسب
مناسب طریق سے اوسکا علاج کرین جب علامات شدیدہ کے رفع ہوجانے
سے مریض صحیح وسالم ہوجائے تو بعد مین برابر کچھ عرصہ تک مریض کو سردی سے
محفوظ رکھین اغذیہ اور ادویہ مقویہ کی استعمال کرین ثقیل دیر ہضم اور ناموافق

طبع اشیا پہ ہیز اور آب ہوا کی تبدیل ضروری ہے اگر زوال مرض کی بعد کمزوری کی شکایت پائی جائے تو ڈائیلیوٹ فاسفورک ایسڈ کو پارک کے جوشاندہ مین وین یا کوئنین کو ٹنکچر اسٹیل کے ہمراہ دین حفظان صحت کی قواعد کی پابندی کرین۔

فصل پانزدہم عطاس (سنیزنگ) چھینک کا فعل

مثل سرفہ کے ہے مگر اسمین ملایم تالو نیچی کیطرف جھک جاتا ہے جس سے منہ مین ہوا نہین آسکتی بلکہ ناک کے راہ سے باہر نکل جاتی ہے اعتدال کی صورت میں چھینک کا آنا موجب صحت جسم ہے کیونکہ اس سے اعصاب دماغیہ کو تحریک کے ہونے سے افعال دماغیہ قوی ہوجاتے ہیں سر کا بوجھ اور جسم کی گرانی اس سے دور ہو جاتی ہے اور ازدیاد عطاس کی حالت مین بہت سی خرابیاں ظہور مین آتی ہین چنانچہ اہل حکما کا قول ہے کہ ربما یہیج العطس رعافا شدیدا وربما یبلغ العطس فی الحمیات وما شبہہا الی حد تسقط القوت خصوصاً زکام اور حمیات کے ابتدا میں زیادہ تر خراب ہے۔ کیونکہ اس حالت مین دماغ کیطرف خون کا رجوع زیادہ ہوتا ہے نیز ذات الصدر اور عادی رعاف کو زیادہ تر ضرر رسان ہے چھینک کی آمد مین پہلے آدمی اندر کیجانب خوب لمبی سانس لیتا ہے اور چھینک کی موقع پر اندرونی ہوا کو ناک کے ذریعہ زور سے چھوڑتا ہے جس سے بلغم مخاطیہ وغیرہ خرش کرنے والی اشیا جو موجودہ الف خارج ہو جاتے ہیں اگر ناک اور حنجرہ کے بالائی حصہ پر کسی قسم کی خراش پیدا کیجاوے تو بھی چھینک آجاتی ہے **اسباب** فلفل گرد تمباکو کنڈش۔ خربق سفید وغیرہ ناس کی قسم کی ادویہ کو سونگھنا۔ زکام آلات التنفس کی امراض باد گولہ۔ کرم امعا وغیرہ امراض معدہ کے باعث ناک کے اندر خراش کے ہونے سے چھینکین بکثرت آتی ہین آفتاب کے تیز شعاع کیطرف دیکھنے اور ناک کے نتھنے مین بتی کے چڑانے سے چھینکین بکثرت آتی ہین

دہوئیں اور غبار کی خراش سے بہی چھینکین بکثرت آتی ہین **علاج** اول
اصل سبب موجب فساد کو دریافت کرکے اوسکے ازالہ مین کوشش کرین امتلا
کی صورت مسہل دین قبض کا خیال رکہین بعدہ ان مسکن ادویہ دین کرپارڈ
اور آیوڈین کے ابخرات سنگہاوین اور یہ مرکب فایدہ مین سریع الاثر ہے **نسخہ**
سلفٹ آف میگنیشیا ۲ ڈرام اروماٹک سلفیورک ایسڈ ۱۰ ڈرام ٹنکچر ہایوسائمس
۲ ڈرام جنشیانا مذہ کو اشیا ۱۲ اونس سب کو ملاکر بقدر ایک اونس دن مین ۳ دفعہ
دین اور اس مرکب کے استعمال سے معدہ کی اصلاح کرین **نسخہ** کاربونٹ
اف ایمونیا ۸ گرین کلورائیڈ آف پوٹاسیم ۶ گرین لاڈنم ۱۲ بوند جوشاندہ
سنکونا ۱ اونس سبکو ملاکر بقدر ایک اونس دن مین ۳ دفعہ دین
الاچی دانہ شیر مصطگی مربہ آملہ پودینہ نوشادر کی استعمال سے بہی فایدہ
ہوتا ہے حرارت یا سرد پانی کی سردی پہنچانے سے بعض اوقات سر پر نیم گرم پانی کی ترارے
سے بہی فایدہ ہوتا ہے قفا پر گرم نمک یا رائی کا پلستر یا پوری لگائین فیصدی
۴ حصہ کی طاقت والا کوکین سلوشن یا ٹنکچر اکونائٹ وغیرہ مخدر اور مسکن
ادویہ کو ناک مین لگاوین فایدہ مین سریع الاثر ہے بسمتہ ناشیرس - چاک
اور بہارفینا ملاکر بطور ناس استعمال کرین اگر چھینک کے موقع پر صرف دہنی ہوئی روئی
ناک مین ہونس دین تو چھینک کا آنا فوراً بند ہوجاتا ہے کئی دفعہ تجربہ مین آچکا
ہے **دیگر پچکاری** جس سے بار بار چھینک کا آنا فوراً موقوف ہوجاتا ہے
نسخہ ہائیڈرو کلوریٹ آف کوکین ۱ تا ۳ ٹنکچر آف کمفر - کاربالک ایسڈ
ہر ایک ایک ڈرام پانی ۲ ڈرام سبکو ملاکر صبح و شام نتہنون مین پچکاری کرین
آیوڈائیڈ آف پوٹاسیم - برومائیڈ آف پوٹاسیم - کونین کسنکہیا اور مرغن غذا سے پرہیز
کا استعمال داخلی طور پر کرین - زکام کی صورت مین حسب دستور علاج زکام کردین
کرم امعا کی صورت مین قاتل کرم ادویہ کا استعمال کرین - الات التنفس
کی امراض مین مرض موجودہ کا علاج کرین - روغن گل روغن بید کو نیم گرم

کرکے ناک مین جھکادین ہاتہ و پاؤن کی مالش اور انکی انگلیون پر ڈالک کرین یا ساقین پر حجامت کرین صدغین اور فکین کے عضلات کی مالش سے نیز فایدہ ہوتا ہے افیون کا ہو بھنگ وغیرہ منوم ادویہ کہانیکو دین تاکہ مریض کو نیند آجائے اور یہ مرکب بہی فایدہ مین سریع الاثر ہے **نسخہ** رب السوس تولہ کشنیز ۶ تولہ مغز خیارین مغز بادام مغز پستہ مغز نارجیل خولنجان ہر ایک ۲ تولہ کوکنار مع خشخاش ۶ عدد نبات سفید ۲۰ پاؤ سب کو باریک کرکے علی الرسم تیار کرین اور بقدر ۲ تولہ کہانیکو دین دبا قوذا کے استعمال سے نیز فایدہ ہوتا ہے اور منوم کے طور پر ان حبوب کی استعمال کرین فایدہ مین سریع الاثر بمنزلہ اکسیر ہین **نسخہ** گرین ایوڈائڈ اف پرکیوری ۲ گرین رب افیون ۲ گرین رب جواین خراسانی ۱۸ گرین سب کو ملاکر ۹ حبوب بناوین اور بوقت خواب ایک حب کہانیکو دین مریض کو آرام مین رکہین شوربا گوشت مرغ بٹیر تیتر دودہ ساگو دانہ اراروٹ وغیرہ سریع الہضم جید الکیموس غذا کہانیکو دین حفظ صحت قواعد کی پابندی کرین ثقیل اشیا کے کہانے سے پرہیز کرین۔

باب چہارم

امراض شفتین ذرنیز آفذی لپس

مختلف عوارضات کے لحاظ سے ہمکو ایک مقدمہ اور چند فصول مین بیان کیا جاتا ہے

مقدمہ تشریح لب یہ دو لحمی ٹکڑے ہین جنسے منہ کا جوف باہر کیطرف سے بند رہتا ہے اور انکی ساخت مین جلد۔ اغشیہ عضلات عروق شعریہ اوردہ شرایین۔ اعصاب شظایا اور غدد دخادنہ پائی جاتی ہین ہر ایک لب کی اندرونی سطح درمیانی غشائی بلغمیہ کے ذریعہ مسوڑون کے ساتہہ جڑی رہتی ہی سب سے اوپر ظاہر ہیں جلد اور غشائے بلغمیہ پایا جاتا ہے جسکے نیچے غشائے السحاقیہ خاشہ دار ہوتا کہ اسمین عروق شعریہ اور شرایین بکثرت پائی جاتی ہیں لبون مین خون کی آمد و رفت

کے زیادہ ہونے سے اُنکے زخم بہت جلد اچھے ہوجاتے ہیں انکے نیچے عضلات موجود ہوتے
ہیں جنمیں عصب وج خامس زوج سابع و باغی کے ریشے داخل ہوتے ہیں جسکی وجہ سے
حس و حرکت زیادہ ہوسکتے ہیں خصوصًا قوت حس زیادہ پائی جاتی ہے —

فصل اول تشقق لب اکثر سرد و خشک ہوا کے لگنے سے ہونٹ پھٹ
جاتے ہیں کبھی بار ہضمی یعنی معدہ کے اندر ترشی کے پیدا ہونے سے ہونٹوں پر چھوٹے
چھوٹے دانے نمودار ہوجاتے ہیں جیسا کہ زکام کی حالت میں ناک کے نتھنوں پر بثورات
پیدا ہوجاتے ہیں کبھی آتشک کی مرض میں ہونٹ پھٹ جاتے ہیں **علاج** اصل سبب
موجب فساد کے موافق علاج کریں اگر ہوائی سرد و خشک کا باعث معلوم ہو تو
گلیسرین کی مالش کریں یا کافور کو مسکہ میں حل کرکے لگادیں کافوری مرہم سے نیز
فایدہ ہوجاتا ہے **مرہم کافور** موم سفید ایک مثقال روغن زرد ۵ مثقال دونوں
کو آگ پر پگھلا دیں بعد ازاں سفیدہ کاشغری مردار سنگ ہر ایک مثقال باریک کرکے
مخلوط کریں اور آگ سے نیچے اتار کر قدرے سرد کریں ازاں بعد ایک عدد سفیدی بیضہ مرغ
اور ۲ ماشہ کافور آمیز کرکے استعمال میں لاویں اس سے درد بواسیر شقاق مقعد نیز حرق النار
کے زخم کو از بس فایدہ مند ہوتا ہے **دیگر مرہم مجربہ مؤلف** موم سفید ۹ ماشہ روغن [illegible]
۴ تولہ دونوں کو آگ پر پگھلا دیں بعد ازاں آگ سے نیچے اتار کر کتھ سفید ۲ تولہ کافور ۲ ماشہ
باریک کرکے آمیز کریں اور استعمال میں لاویں مازو سفیدہ کاشغری نشاستہ کتیرا
کو باریک کرکے چربی گردہ اور روغن گل گداختہ میں ملا کر لگانا فایدہ مند ہے
اگر اس سے صورت فایدہ کی نمایاں نہو تو فی اونس ۲۰ گرین کی طاقت والی کاسٹک
نقرہ سلوشن کو لگادیں یا خالص کاسٹک نقرہ یا نیلا تھوتھہ کی بتی دنمیں دو دفعہ لگادیں
بعض اوقات لب زیرین کی وسط حصہ یا دونوں لبوں کے انتہا کنارہ پر شقاق
ظاہر ہوجاتے ہیں جسکو ہندی میں باچھیں پھٹ جانا کہتے ہیں پس اسصورت میں
بوقت خواب [illegible] باریک اور ملایم کپڑے کے ریشے نکال کر لعاب بہدانہ میں
[illegible] شیرہ [illegible] کی زخم میں بھردیں صبح کو خود بخود آرام ہوجاتا ہے —

فصل دوم اماس لب (انفلامیشن آف دی لیپا) جب بطور

سلفرطان کے باعث لب زیرین کے وتر سفید میں ورم ہوجاتا ہے تو فساد کی زیادتی میں بعض اجزا مردار ہوجاتے ہیں اور بعض اجزا سخت متحجر پائے جاتے ہیں خون کے زیادہ جمع ہوجانے سے رنگت سرخ سیاہی مائل ہوجاتی درد کے باعث بیمار مضطرب اور بیچین ہوجاتا ہے بخار کے شدت میں ہذیان کی کیفیت ظاہر ہوجاتی ہے کچھ عرصہ کے بعد تین چار جگہ سے لب پھٹ جاتی ہے جس سے بدبودار میلے رنگ کی پیپ خارج ہوتی ہے غشائے السحاقیہ مردار ہوکر خارج ہوجاتا ہے کبھی بدہضمی کے واقع ہونے سے معدہ میں ترشی پیدا ہوجاتی ہے جس سے لبین متورم اور درد کرتی ہیں لیکن اس قسم کا عارضہ خفیف ہوتا ہے کبھی دانتوں کے نیچلے ہونٹ کی ناگہانی آجانے سے ورم ہوجاتا ہے چوٹ کے لگنے سے نیز ورم کا ظہور ہوجاتا ہے **علاج**

اصل سبب موجب فساد کے دور کرنے میں کوشش کریں امتلا کی صورت میں منضج دیکر مسہل دیں مقام ماؤف پر تکمید کریں تخم کتان کی لوپری باندہیں اور مواد کے پختہ ہونے پر گہرا اشگاف دیں تاکہ مواد کے خارج ہوجانے سے تناؤ رفع ہوجائے بعد زائد آذاں عفونت عرقیات سے دہوئیں اور گوبلہ کی لوپری باندہیں اور مردار چھیچھڑہ کی خارج ہونے پر مرہم مندملہ کی استعمال سے زخم کو اندمال پر لاویں بخار کا علاج حسب مناسب کریں جونک کے استعمال سے قطعی پرہیز کریں اگر آتشک کا سبب معلوم ہو تو مخصوصہ تدابیر عمل میں لاویں دودھ شوربا گوشت وغیرہ سریع الہضم غذا کی استعمال سے مریض کی طاقت کو بحال رکہیں حفظان صحت کے قواعد کی پابندی ضروری سمجہیں

فصل سوم قروح لب (السریشن آف دی لپ)

اکثر اس قسم کے قروح سیماب کی کثرت استعمال سے مبتلای آتشک اور خنازیری مزاج کے آدمی کو ہوجاتے ہیں عظم الطحال بہی موجب اس

مرض کا ہے مردار ہونے کی صورت میں بدبو دار رطوبت بکثرت خارج ہوتی ہے بعض
اوقات مواد کے زیادہ سمیت دار ہونے سے سیلان خون کا احتمال پایا جاتا ہے
علاج مسہل دیں قبض کا خیال رکھیں مصفیٔ خون ادویہ کا استعمال کریں طور کیفیت
کے موجب تدابیر عمل میں لاویں کاربالک سلوشن یا نیم کے پانی سے زخم کو دھویا کریں
مرہم زنگاری یا کوئی اور دوسری تیزاکالہ مرہم لگاکر مواد فاسدہ کو دور کریں ڈایو
ڈایرافت مرکیوری کے لگانے سے بھی فاسد گوشت کے چھچھڑے دور ہوجاتے ہیں سلفٹ
اف مرکیوری کے لگانے سے گھاؤ کا پھیلنا بند ہوجاتا ہے نیز مردار چھچھڑے علیحدہ
ہوجاتے ہیں اور نئے انگور کے آنے سے زخم جلد تر اچھا ہوجاتا ہے کاسٹک
نقرہ سے داغ دینا بھی مفید ہے بعد ازاں مراہم مندملہ کے استعمال سے زخم کو انگور
پر لاویں اگر بے احتیاطی سے ہونٹ سکڑ کر منہ تنگ ہوجائے تو حسب دستور
دستکاری کریں جیسا کہ معمول احمدیہ میں مفصل طور پر بیان کیا گیا ہے۔

فصل چہارم سرطان لب (کینسر وما)

جب پائپ سے
تمباکو پیا جاتا ہے یا یوں سمجھو کوئی سخت شئے دبائی جاتی ہے یا ہمیشہ دانتوں کی
میل کو کسی خراش دار شئے سے رگڑا جاتا ہے تو اکثر اس مرض کا ظہور ہوجاتا ہے
جسکے میں ابتدا میں ایک قسم کا سخت ابھار پیدا ہوجاتا ہے اور پھٹ جانے
کی صورت میں کنارے باہر کو پھیلتے ہوئی ہوئی اور زخم ناہموار ہوتا ہے ذرہ سی خراش
سے گوبھی کے پھول کی مانند گھاؤ ہوکر بہت جلد پھیل جاتا ہے زخم کی سطح جلد سے
غدد سے اونچی ہوتی ہے جس سے خون آمیز مواد بکثرت خارج ہوتا ہے ترقی کی صورت
میں قرب وجوار کی ساخت نابود ہوجاتی ہے دانت وغیرہ استخوان باہر
نکل آتے ہیں کبھی دانتوں کے خراب اور بے قاعدہ نکلنے سے زیریں لب کے اندرونی کنارہ
پر سرطان کی شکایت زیادہ تر پائی جاتی ہے تھوک بکثرت آتا ہے غدود جاذبہ کے
متورم ہونے سے درد زیادہ ہوتا ہے مریض کی صحت میں فتور پڑجاتا ہے اور غذا کے
نگھائے جانے سے مریض نہایت کمزور اور نڈھال ہوجاتا ہے جس میں مریض کی ہلاکت

کا خوف پایا جاتا ہے **انجام** ابتدا میں باقاعدہ علاج کرنیسے صورت آرام کی ہوسکتی ہے مگر عام جسم مین ہمیت مواد کی سرایت کرجانے سے نتیجہ خراب ظہور مین آتا ہے۔

علاج جملہ تکالیف میں سے جس قسم کی علامت ظہور مین آوے اوسکو بذا بیر مناسبہ رو کین نیز ابتدا مین افیون کہانیکو دین تاکہ درد مین تسکین ہو مرکبات سم الفار کونین ایمونیا وغیرہ مفرح اور محرک ادویات کے استعمال سے مریض کی جسمی طاقت کو بحال رکھین خون کی صفائی اور طاقت جسمانی کے لئے یہ مرکب فایدہ میں سریع الاثر بمنزلہ اکسیر ہے **نسخہ** سنکھیا سفید سیماب ہر ایک ایک تولہ پھٹکری ۴ تولہ سب کو ملا کر برگ تنبول مین بخوبی کھرل کرین تاکہ سیماب کی ذرات دیکھائی نہ دین بعد ازان کوزہ گلی گلحکمت مین رکھکر ۵ سیر اپلہ جنگلی کی آگ دین خوراک ۱/۱۲ حصہ گرین مسکہ مین لپیٹ کر کہانیکو دین۔ کمزوری مین چھوٹی رسولی کو شگاف دیکر نکال دین اگر رسولی کا نکال دینا مشکل معلوم ہو تو معدنی تیزآب کاسٹک نقرہ وغیرہ اکالہ ادویہ سے داغ دین اگر اس سے صورت آرام کی نمایان نہو تو رسولی کو کاٹ کر معہ قدرے تندرست حصہ ہی نکال دین تاکہ دوبارہ عود نہ کرے بعد ازان مندملہ مراہم سے زخم کو اندمال پر لا دین اور یہ مرہم اندمال زخم کیلئے فایدہ مین سریع الاثر ہے **نسخہ** رال سفید ۴ تولہ موم سفید ۲ تولہ کافور سیپیدہ کاشغری نیلا تھوتھہ مردار سنگ ہر ایک ۲ ماشہ سب کو باریک کرکے ۴ تولہ روغن گنجد مین حل کرین اور آگ سے نیچے اوتار کر کافور ملائیں اور آہنی دستہ سے کھرل کرکے استعمال مین لاوین اندمال زخم کے بعد اگر لبون کے زیادہ گل سڑ جانے سے بدصورتی پائی جاوے تو اصلاحی عمل سے لب کو درست کرین جسکا طریق عمل معمول احمدیہ مین بوضاحت تمام بیان کیا گیا ہے۔

فصل پنجم بیاض لب (دائی ٹی لی گولیب) اکثر مرض آتشک میں خون کی خرابی سے ہوجاتا ہے بعض اوقات اندمال زخم کے مقام پر جو مادہ جمع ہوجاتی ہے لب کے گوشت و پوست مین سرایت کرجاتی ہے معدہ اور جگر کی سوءمزاجی سے بھی یہ عارضہ پیدا ہوجاتا ہے جس سے چہرہ کی تروتازگی زایل ہوجاتی ہے مریض

فکرمند اور مضطرب حال رہتا ہے خصوصاً صاحب جمال صورت پسند اصحاب ایسے خیال میں شب و روز
مستغرق رہتے ہیں۔ **علاج** اصل سبب موجب فساد کو دریافت کرکے اوسکے ازالہ میں کوشش
کریں امتلا کی صورت میں مسہل دیں قبض کا خیال رکھیں خون کی صفائی کریں اگر آیوڈائیڈ آف
مرکیوری بقدر ۲ گرین مسکہ میں رکھکر مریض کو استعمال کرایا جائے تو فایدہ میں سریع الاثر
ہے روغن ماہی ٹنکچر اسٹیل مرکبات فولاد کی استعمال سے خون کی سرخی کو قائم کریں
تاکہ مریض کی طاقت میں فرق نہ آوے اور صفائی خون کیلئے یہ عرق زیادہ تر مفید ہے
نسخہ پوست درخت نیم پوست درخت گولر منڈی بوٹی برگ حنا برگ بکائن
چرایتہ شاہترہ ہر ایک ۵ تولہ تربہلہ ۱ تولہ سربہکہ ۲ تولہ عناب ولایتی سپستان ایک
۲ تولہ بورہ صندلین بادرنجبویہ ہر ایک ۳ تولہ سب کو نیکوفتہ کرکے دو سیر پانی میں رات
بہر بہگو دیں اور ۴ سیر دودہ گاؤ شامل کرکے حسب دستور ۴ سیر عرق کشید کریں اور
صبح و شام بقدر ۲ تولہ مریض کو پلا دیں اور مقام سفیدی پر پانچ چاکسو حرمل عاقرقرحا
انجیر ولایتی تخم پنواڑ فلفل سفید وغیرہ ادویہ محمرہ کو پانی میں حل کرکے بطور ضماد لگادیں
دیگر مجرب ٹانک اسڈ ۴ گرین مرہم سفید ایک اونس گلیسرین نیم ڈرام روغن گل
۸ بوند سب کو ملا کر دن میں دو دفعہ مقام ماؤف پر مالش کریں اگر کاسٹک نقرہ سے
مکرر مسکر داغ دیا جائے تو فایدہ میں سریع الاثر ہے نیز غذا کی اصلاح کریں دیگر عام
علاج برص کریں جو معمولات جدیدہ میں بیان کیا گیا ہے۔

فصل ششم اختلاج لب یہ ایک قسم کا اعصابی مرض ہے جسکی اذیت سے
خاص عضو لب میں خفیف سا تشنج کا عارضہ ہوجاتا ہے اور اذیت عصبی کے بہت سی
اسباب ہیں چنانچہ جب گردہ اور جلد کے ماؤف ہونے سے فضلات ردیہ خارج نہیں
ہوتی تو خون کی عدم صفائی سے عضلات کو صاف عمدہ غذا حاصل نہیں ہوتی جس سے لبون
میں مواد غلیظ کی زیادتی ہوجاتی ہے عضلات اور اعصاب کی متضرر ہونے سے اختلاج
کی شکایت پیدا ہوجاتی ہے تاکہ اس حرکت سے موجودہ خارج ہوجاویں جب تمباکو
اور چاہ کی زیادہ استعمال سے خون میں الکحل سمیتہ مختلط ہوکر دماغ اور نخاع کو ضرر

رسان ہوتے ہیں تو اعصاب کے ذریعے لبوں میں حرکت انقباضی اور انبساطی پیدا ہو جاتی ہے کبھی شکم وغیرہ امراض معدی کے باعث عصب احشائیہ (نیموگیا گیاسٹرک نرو) کو نہایت اذیت پہونچتی ہے اور شراکت اعصابی کے باعث وجہ سے لبوں کے عضلات پھڑکنے لگتے ہیں جگر میں صفرا کے اجتماع سے بھی اختلاج پیدا ہو جاتا ہے کیونکہ اس صورت میں عام خون کے اندر صفرا کے مل جانے سے عضلات کو خالص غذا پوری پوری حاصل نہیں ہوتی۔ **علاج** سب سے پہلے اصل سبب جب مادہ کو دریافت کر کے اس کے دفعیہ میں کوشش کریں معدہ اور جگر کی شراکت میں قے کرا دیں **نسخہ مقئی** تین اونس پانی میں ۲۰ گرین سلفیٹ آف زنک حل کر کے مریض کو پلا دیں اور اوپر سے گرم پانی کی امداد کریں تاکہ قے کھل کر آ جائے بعد ازاں مسہل صفرا دیں مدرات پلا دیں ازاں بعد مقوی معدہ اور جگر کی استعمال کریں قبض کا خیال رکھیں ضعف گردہ کی صورت میں مدرات دیں تمباکو وغیرہ منشیات کی کثرت استعمال سے ہو تو اصل سبب کو قطعی طور پر ترک کریں اگر دفعتاً چھوڑنا مشکل معلوم ہو تو عادت سے قدر کم کر دیں کھلی میدانیں ہوا خوری کرا دیں عروق دماغیہ کی امتلا حالت میں مسہل قوی دیں تاکہ پانی کی طرح دست آویں ورنہ ....

صرع - لقوہ اور مالیخولیا کے ظہور کا احتمال ہو سکتا ہے اگر امراض جلدیہ کے باعث ہو تو تفتیح مسامات میں کوشش کریں اور یہ مرکب تیار کر کے مریض کو پلا دیں تاکہ پسینہ کھل کر آ جانے سے مرض میں افاقہ ہو **نسخہ** کاربونیٹ آف امونیا ۵۰ گرین لائیکوار سوڈا کلورینا ایک ڈرام لائیکوار امونیا سائیٹراس ایک اونس پانی ۷ اونس سب کو ملا کر بقدر ایک اونس گھنٹہ گھنٹہ کے بعد دیں اور گرم مکان میں رہایش کریں تاکہ پسینہ بخوبی کھل کر آ جائے۔

فصل ہفتم تقلص شفتین دونوں لبوں کے سکڑ جانے سے منہ کا دہانہ چھوٹا ہو جاتا ہے جس سے بجز دقت کی علاوہ کھانے پینے میں از حد تکلیف ہوتی ہے اگر اصل مادہ خلقت میں نقصان پایا جائے تو یہ نقص جلدی پایا جاتا ہے آکلہ

وغیرہ کے سبب سے گہاؤ زیادہ بڑھ جاوے تو عارضی نقص ہوتا ہے زخم کے اپنے قاعدہ اندمال
میں دونوں لبیں سکڑ کے چھوٹی ہو جاتی ہیں جس سے منہ بیڈول معلوم ہوتا ہے کبھی جل جانے
کے باعث اندمال زخم کی صورت میں بے ترتیبی سے ایک لب دوسری سے مل جاتی ہے
اور یہ کیفیت جلنے کے مقدار پر موقوف ہے جلد کبھی ہوتی دبیز چکدار قدرے اونچی
معلوم ہوتی ہے **علاج** مقام ماؤف کو روغن چنبیلی کی مالش سے نرم کریں
اگر اس سے صورت آرام کی نمایاں نہ ہو تو رگوں کو بچا کر نشتر سے تقسیم کریں اور
دونوں لبوں کو اپنی اصلی حالت پر لا کر دونوں کے درمیان کپڑی کی تہ کریں و نفنجہ
یا کار بالک ایسڈ میں تر کرکے رکھیں تاکہ دونوں لبیں ایک دوسرے سے جدا رہیں
اور اتصال کے وقت دوبارہ جڑ جانے کا احتمال نہ رہے غذا مقوی لطیف سریع الہضم
جید الکیموس کھانے کو دیں قبض کا خیال رکھیں

فصل ششم بواسیر لب جب قبض دائمی ۔ بدہضمی وغیرہ امراض معدہ
اور کبد کے باعث لبوں کی عروق شعریہ میں خون کے زیادہ جمع ہو جانے سے دوران
خون رک رک کر چلتا ہے تو صرف لب زیریں یا دونوں لبوں پر نیز اونکے آس
پاس چھوٹے چھوٹے سے دانہ مٹر یا انگور کے موافق جڑدار گول یا طویل اور گوشہ دار
قدر و قامت میں مختلف پیدا ہو جاتے ہیں اکثر رنگت میں نیلگوں ہوتے ہیں عموماً
ہر ایک کے اندر ایک رگ بہ پائی جاتی ہے جس سے ہمیشہ خون رستا جاتا ہے مرض آتشک
اور زیادہ سردی کی لگنے سے بھی سے پیدا ہو جاتے ہیں **علامات**
مسوں کے بڑھ جانے سے بدصورتی کے علاوہ مریض کو کھجلی کی تکلیف زیادہ ہوتی ہے
کبھی سے کھجلاتے کھجلاتے سوج بھی جاتے ہیں درد ہوتا ہے مسوں کے پھٹ جانے سے
خون بکثرت خارج ہوتا ہے کمزوری کی وجہ سے مریض ہمیشہ فکرمند اور متردد الحال
رہتا ہے **علاج** اصل سبب موجب فساد کو دریافت کرکے اوسکے ازالہ میں کوشش
کریں مثلاً کی صورت میں مسہل دیں قبض کا خیال رکھیں مقویات معدہ اور جگر
کے استعمال سے ان دونوں اعضا کے فعل کو قائم کریں مسوں پر جونکیں لگوائیں ادویہ

بنکچر اسٹیل لگاوین درد اور سوزش کی زیادتی مین مازو پہلی ۱ ماشہ چربی گردہ ۲۰ تولہ
افیون ۲ ماشہ سب کو ملاکر مرہم کے طور پر استعمال کرین **دیگر مجرب** بوڑ دو ڈرام
ایک ڈرام افیون ۵ اگرین ٹانک ایسڈ ایک ڈرام مرہم سفید سادہ ایک اونس سب کو
ملاکر صبح وشام مسہ پر لگاوین **دیگر مجرب** ٹانک ایسڈ اکسٹرکٹ کونایم ۲ ڈرام
گلیسرین ۲ ڈرام مرہم سفید سادہ ۱۰ اونس سب کو ملاکر صبح وشام لگاوین اگر مردا سنگ
اسفیداج زعفران پھٹکڑی خبث الحدید وغیرہ کو زردی بیضہ مرغ موم سفید اور
روغن بادام مین حل کرکے استعمال کیا جائے تو فایدہ مین سریع الاثر ہے نیز اس
طلا کی استعمال سی بواسیر کے مسے خشک ہوکر فوراً پیٹ جاتے ہین **نسخہ** لینی منٹ
بلاڈونا لینی منٹ کلورافارم لینی منٹ اڈیم لینی منٹ سوپ ہر ایک ڈرام
روغن زیتون ۲ ڈرام سب کو ملاکر دن مین ۳ دفعہ لگاوین اگر اس سی صورت آرام
کی نمایان نہو تو اشخار نوشادر زنگار آہک آب نارسیدہ وغیرہ اکالہ ادویات کے
استعمال سی مسہ کا استیصال کرین مسہ بواسیر کے دور کرنیمین یہ جوہر سریع الاثر
بمنزلہ اکسیر ہے **نسخہ** سیماب سجی سفید نوشادر ہر ایک ۲ تولہ زنگار آہک آب نرسیدہ
ہر ایک یکتولہ گندہ زرنیخ زرد ہر ایک ۲ تولہ سب کو ملاکر سرکہ انگوری مین کہرل کرین
تاکہ سیماب کی ذرات نابود ہوجاوین بعدازان خشک کرکے پانی مین کہرل کرین
اور خشک ہونے کے بعد دو پیالہ تہ بالا مین حسب دستور جوہر حاصل کرین اور استعمال مین
لاوین نیز اصل کاشک نقرہ سی مسہ کو جلانا اور کاربونٹ اف پوٹاس کی عرق سے
دہونا مسے کے دور کرنیمین نہایت فایدہ مند ہے کاربالک ایسڈ کے لگانے سے
نیز فایدہ ہوتا ہے اگر مسہ کی جڑ پر ایک مضبوط ڈورا باندہکر دوران خون کو روک
دیا جاوی تو مسہ مردار ہوکر خود بخود جھڑ جاتا ہے اگر مسے بڑے ہون تو ایک سوئی
مین دوہرا مضبوط ڈورا پروکر مسہ کی جڑ مین آر پار کرین بعدازان سوئی کو ڈورے
سے علیحدہ کرکے ایک ایک سرا دونون طرف کا لیکر باندہ دین اور ڈورون کے
سرون کو مقراض سے کاٹ دین اگر اس سے صورت فایدہ کی نمایان نہو

تو نشتر سے قطع کریں بعد ازاں دم الاخوین انزروت زعفران مازو وغیرہ قاطع الدم ادویہ سیلان خون کو بند کریں کاشتک نقرہ سے جلانا یا سرد پانی کی گدی رکھنا خون کی بند کرنے میں سریع الاثر ہے بعد ازاں مندمل مراہم کی استعمال سے زخم کو اندمال پر لادیں نیز نواسیر معتقد کے موافق تدابیر کریں جسکا ذکر حسب موقع بوضاحت تمام کیا جاویگا انشاء اللہ تعالے غذا صالح لطیف سریع الہضم کہانے کو دیں ۔

فصل ھم تشقق شدقین حب حار اور الکیفت اشیا کی استعمال سے دونوں گوشے دہن کے پہٹ جاتے ہیں تو درد کی تکلیف سے منہ کہل نہیں سکتا مقام ماؤف سفید سرخی مائل معلوم ہوتا ہے اکثر یہ عارضہ شیرخوار بچہ کو آتشکی مزاج والدین کے مادہ خبیثہ سے عارض ہو جاتا ہے کبھی خون کی جل جانے سے جوان اور بوڑہے بہی مبتلائی مرض ہو جاتے ہیں ایک دوسرے کے مستعمل پانی اور غذا اکے کہانے سے جملہ اہل خانہ کو اسکی سمیت سرایت کر جاتی ہے جیسا کہ مرض آتشک میں ہوا کرتا ہے **علاج** اس سبب سے حب بنا دکے ترک کرنے میں کوشش کریں ابتلا کی صورت میں مسہل دیں منقض کا خیال رکہیں اور خون کی زیادتی میں چند جونکیں لگاویں گرم اور شیرین اشیا کی استعمال سے پرہیز کریں تازہ کو سرکہ انگوری میں گہس کر مقام ماؤف پر لگاویں **دیگر مجرب** موم سفید ۲ تولہ روغن گل ۵ تولہ مردار سنگ دم الاخوین ہر ایک ۳ ماشہ سب کو ملا کر حسب دستور قیروطی تیار کریں اور وقتاً فوقتاً وکہیہ جگہہ پر لگاویں اگر صرف نیلا تہوتہ خشک دن میں دو تین دفعہ چہڑکا جائے تو بہت جلد فایدہ ظہور میں آتا ہے کاشتک نقرہ سے داغ دینا بہی مفید ہے ژنگار کی مرہم بہی فایدہ مند ہے ۔

فصل ھم مقطوع الشفت (ہیرلیپ) اس کو ہندی زبان میں ہونٹ کٹا اور کہنڈو کہا جاتا ہے اکثر اس قسم کی بدصورتی نشو و نما کے فتور سے بالائی لب کے وسط میں مولودی پائی جاتی ہے کبھی ضربہ وسقطہ کے باعث ہونٹ پہٹ جاتے ہیں کبھی بالائی جبڑی کی ہڈی بہی باہر کو ابہری ہوئی معلوم ہوتی ہے

تالو بھی پھٹ جاتا ہے جس سے ناک منہ اور حلق ایک ہو جاتا ہی بعض اوقات زیرین لب پر بھی شاذونادر اس قسم کی بدصورتی پیدا ہو جاتی ہے **علامات** زمانہ شیرخوارگی میں بچہ کو دودھ چوسنا اور پینا سخت دشوار ہو جاتا ہے کبھی ناممکن حالت میں ہو کہ کے باعث بچہ روز بروز لاغر ہوتا جاتا ہے زمانہ شباب میں دانت آگے کو لٹکے ہوئے دکھائی دیتے ہیں جس سے کھانے پینے میں نہایت تکلیف ہوتی ہے اور لبوں کی عدم موجودگی میں بعض حروف بصد مشکل ادا ہوتے ہیں تالو اور حلق میں شگاف کی پائے جانے سے آواز میں تغیر عظیم واقع ہو جاتا ہے **علاج** حتی المقدور جس قدر جلدی ہو سکے اس نقص کی اصلاح کرنے میں کوشش کریں اور عمر کا خیال ہرگز نہ کریں بلکہ بچہ تین دانتوں کی عدم موجودگی ہی توصل عمدگی کے ساتھ ہو جاتا ہے اگر علی العموم والدین کی عدم توجہ سے ہو کہ کے باعث بچہ ضایع ہو جاتا ہے اگر خفیف نقص کی باعث بچہ بچ بھی جائے تو بدصورتی عمر بھر کے لئے پائی جاتی ہے قبل عمل سے پہلے بچہ کی تندرستی کا خیال رکھنا نہایت ضروری ہے عمل کو وقت موروثی آتشک سے بھی بچہ محفوظ پایا جائے بچہ کی مزاج کا بھی خیال رکھنا نہایت ضروری ہی ورنہ تشنج کی عارض ہونے سے احتمال ہلاکت کا ہے **طریق عمل** لب کو زور سے اوپر کیطرف اوٹھا کر لثہ سے علیحدہ کریں بعدازاں لب کے کٹے ہوئے دونوں کناروں کو چاقو سے تراش کر تازہ کریں نیز مسوڑوں کے ملے ہوئے حصہ کو علیحدہ کریں من بعد دونوں تازہ کناروں کو نہایت احتیاط کے ساتھ باہم ملا کر دو تینوں سی قایم کریں سیلان خون کو دباؤ یا سرد پانی کی استعمال سے بند کریں ازاں بعد درمیانی حصہ میں باریک ٹانکے لگاوین اور عمدہ طور سے سی دین اور پھر دونوں سروں کیطرف سی ہوں کو کاٹ کر چھوٹا کریں اور انکی نوک پر موم لگی لگا دیں تاکہ چبھنے نہ پائے پھر زخم پر قدری بورک اسڈ اور ایوڈوفارم چھڑک کر گدی کو کاربالک اسڈ میں تر کرکے رکھ دیں اور اوپر سے پلاسٹر کی کترین ایک کان سی دوسری کان تک لگا دیں تاکہ زخم کے کناروں پر کچھ نہ پہونچے اور صفائی کی ساتھ بہت جلد ملجائے اگر جبڑی کی ہڈی ادبھری ہوئی معلوم ہو تو زور سے دبا کر یا تالو کو پچھلی طرف سے کاٹ کر

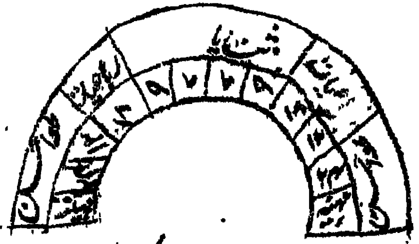
اندر کی جانب کردین یہ عمل طفل شیرخوار میں بہی ممکن ہے اور ثنیہ کو قطع کرکے نکال دینا
مناسب نہیں ہے کیونکہ اس سے ثنایا دانت کی جڑ ہمیشہ کیلئے ضائع ہوجاتی ہے۔

باب پنجم

امراض الاسنان (ڈزیزاف دی ٹیتھ)

مختلف کوائف کی لحاظ سے ایک مقدمہ اور چند فصول میں بیان کیا جاتا ہے۔ **مقدمہ**
تشریح دندان مختلف سالوں میں منہ کی اندرونی اعضا درجبلی کی سختا وبہاردن سے
استخوان کی مانند چہوٹے چہوٹے دانت عارضی اور دائمی دو سلسلہ میں پیدا ہوتے
ہیں اول **عارضی دانت (ٹمپوریری ٹیتھ)** اگرچہ ابتدا میں بچہ کے
منہ میں بظاہر کوئی دانت یا اونکا نشان دکہائی نہیں دیتا اور نہ اونکی پیدائش کے
سے محسوس ہوتا ہے مگر حقیقت میں جبڑون کی اندر دانتون کی بنیاد موجود ہوا کرتی ہے متفرق اوقات
میں سات ماہ سے لیکر دو برس کی عرصہ تک دانت باہر نکل آتے ہیں اکثر معمول والدین
اور موروثی آتشک کے بچے چار یا پانچ ماہ کے اندر دانت نکالتے ہیں بعض خاص امراض میں دو
برس تک بہی دانت ظاہر نہیں ہوتے علاوہ ازین بعض خاندان میں بہت جلد اور بعض
میں دیر سے دانت نکلتے ہیں عموماً ساتوین مہینہ کے شروع میں درمیانی زیرین دو ثنایا
نکلتے ہیں بعد ازاں پانچ چھ ہفتہ کے بعد اوپر کے دو ثنایا نکل آتے ہیں نوین مہینہ میں
باہر کی ثنایا دانت ظاہر ہوتے ہیں بارہوین مہینہ میں پہلی طواحن دانت ظاہر۔ اٹھارہوین مہینہ میں انیاب
دانت اور چوبیسوین مہینہ میں اخیر کی طواحن دانت ظاہر ہوکر نکل آتی ہیں۔ اب بروز دندان کی اوقات کو
ایک نقشہ میں بیان کیا جاتا ہے تاکہ سمجھنے میں آسانی ہوجائے۔ **نقشہ**
مذکور صفحہ ۳۰۳ پر درج کیا ہے۔

تحقۃ ترتیب دندان

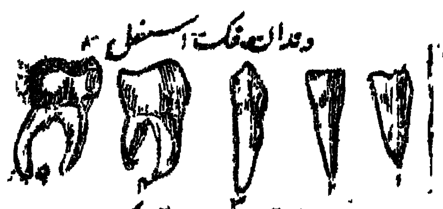


غرض دس اوپر کے اور دس نیچے کے کل تمام بیس بیس ہوتے ہیں چنانچہ چار ثنایا یا اٹھہ رباعیات اور اٹھہ طواحن ہوتے ہیں اور نو سال کی عمر میں مدامی دانتوں کے بڑھنے سے عارضی دانتوں کی جڑوں پر دباؤ پڑتا ہے جس سے وہ گر کر مدامی دانت نکل آتے ہیں بچون میں اینا بجے آٹھہ دانت اور چار عقل داڑہیں نہیں ہوتیں سان دانتون کی شکل وصورت وغیرہ اوصاف مدامی دانتون کی طرح ہوتے ہیں فرق صرف یہی ہے کہ اخیر کی داڑہون کے سوا کل دانت چھوٹے چھوٹے ہوتے ہیں نیز عارضی دانتون کی جڑہیں ایک دوسری سے علیحدہ پائی جاتی ہیں اور پہلی بالائی ڈاڑہ میں تین ادبہار ہوتے ہیں دو ادبہار اندر اور ایک باہر ہوا کرتا ہے دوسری بالائی داڑہ میں چار ادبہار یا ثوچالے ہیں اور پہلی زیرین داڑہ میں بھی چار ادبہار اور اسکی دوسری میں پانچ ادبہار ہوتے ہیں - دیکھو تصویر نمبر ۹

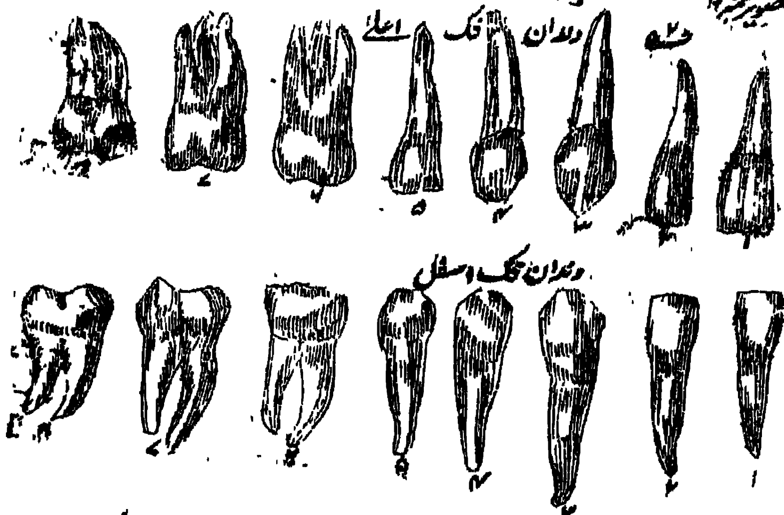
دویم مدامی دانت

(پرمننٹ ٹیتھ) جب بالغ کے سبب دودہ کے دانتون کی جڑون کے جذب ہو جانے سے اونکی چھوٹی چھوٹی ٹوپیان گر جاتی ہیں تو مستقل دانت نمودار ہو جاتے ہیں اور برابر بڑھاپے تک قایم رہتی ہیں چھٹے برس کی عمر میں دونون جڑون کو





اندر دودہ اور مستقل دونوں قسم کے دانت تعداد میں ۴۸ ہوتے ہیں دیکھو تصویر نمبر ۱۰ شکل ۳۳ تمام اوصاف کے لحاظ سے دانت کے تین حصے ہوتے ہیں اول سر (کرون) ہمیشہ یہ حصہ لثہ کے باہر کھلا اور آزاد رہتا ہے مضغ طحن تلطیخ برید اجسام کا تعلق اسی کے ساتھ ہوتا ہے اس حصہ کے اندر مخ اور ہڈی تا باہر خالی مقام پر



مینا زجاجی (اناٹل) چڑھا رہتا ہے یہ مینا زجاجی برتن چینی کی روغن کی طرح غلیظ القوام ہوتا ہے انسان کے جملہ اعضا میں سے نہایت سخت ہوتا ہے اور صلابت دندان کے لئے ایک قسم کی کارآمد جزو ہے **دوئم گردن دانت (نک)** یہ دانت کا حصہ پتلا اور تنگ لثہ میں پوشیدہ رہتا ہے اسکی اندرونی کھوکھلا حصہ مین مغز بھرا رہتا ہے **سوئم جڑ (فینگ)** یہ حصا اکثر شاخدار ہوتا ہے استخوان جبڑے کے اندرونی کنارہ کے سوراخون مین گڑہا رہتا ہے زیرین دانتون کی جڑ مین نافی دار اور بالائی دانتون کی جڑ ہیں اپنی اختتام کے قریب شاخدار ہو جاتی ہیں انکے اوپر ایک ریشہ دار جھلی کا غلاف ہوتا ہے جو دانتون کی گردن کے پاس لثہ میں چسپان ہو جاتا ہے اندر کے کھوکھلا جوف مین مغز بھری رہتی ہے مغز کے اوپر ہڈی اور ہڈی کے اوپر ایک قسم کا مصالحہ ہوتا ہے جسکے وسیلہ سے غشا کی چسپیدگی پائی جاتی ہے اور غشای مذکور جبڑے کی ہڈی مین ایک سوراخ کے اندر جڑا رہتا ہے دیکھو تصویر نمبر ۱۱



ہر ایک دانت کی جڑ کے سرے میں ایک نہایت باریک سوراخ پایا جاتا ہے اسی سوراخ مین سے ایک شریان ایک ورید اور ایک عصب دانت کے اندر داخل ہو کر مغز میں جاتا ہے

اور اسی عصب کی موجودگی کے باعث گرمی سردی معلوم ہوجاتی ہے۔ ترشی و شیریں اشیا میں
تمیز اسی عصب کے ذریعہ کر سکتے ہیں۔ جب بعض استخوان۔ لثہ اور عصب متورم ہوجاتا ہے
اور ریم کی پیدائش سے لثہ ضعیف و سسترخی اور دانت مثقوب ہوجاتے ہیں تو تناول طعام کے
وقت اسمیں ذرات غذائیہ پھنس کر فاسد اور بدبودار ہوجاتے ہیں جس سے دانتوں میں فساد کی
صورت نمایاں ہوجاتی ہے اور دانت ہلنے لگتے ہیں آخر کار خود بخود گر پڑتے ہیں اور دستکاری
کی ضرورت پیش نہیں آتی۔ ہر ایک دانت کی شکل و صورت اور قد و قامت میں نہایت اختلاف
ہوتا ہے چنانچہ ثنایا (انسائی زر شیتہ) سامنے کے کاٹنے والے دانت چار اوپر اور چار
نیچے کے جبڑے میں کل آٹھ ہوتے ہیں اور متفرق اوقات میں عارضی دانتوں کے گر جانے سے
چھٹی برس کے اندر مستقل دانتوں میں سے پہلا ثنایا دانت پیدا ہوتا ہے ساتویں سال
میں درمیانی ثنایا۔ آٹھویں سال میں پہلو سے ثنایا ظہور میں آتا ہے اس قسم کے دانت بچپن
اور جوانی دونوں حالتوں میں برابر پائے جاتے ہیں جنکا سر قدرے چوڑا پتلا سامنے کی
سطح محدب پیچھے کی مقعر کناری تیز دار دار ہوتے ہیں اور انہیں میں ابھار پائے جاتے
ہیں ایک سب سے بڑا بیچ میں اور دو ابھار دونوں۔ پہلو پر ہوتے ہیں اکثر پہلوے ابھار
دانتوں کی زیادہ استعمال سے گھس جاتے ہیں زیرین دانت سامنے کو اور بالائی دانت پیچھے
کی جانب گھسے ہوئے معلوم ہوتے ہیں۔ گردن نہائیت مضبوط اسکی پیچھے کیطرف ایک
ابھار ہوتا ہے جڑ صرف ایک دونوں پہلو پر دبی ہوئی کا دُم شکل کی ہوتی ہے اُن کے
بعض پہلو پر نالیاں بھی پائی جاتی ہیں اوپر کے ثنایا بڑے قدرے ترچھے ہوتے ہیں نیچے
کے ثنایا چھوٹے اور سیدھے واقع ہیں دانتوں کو بند کرنے کی حالت میں بالائی دانت زیرین
دانتوں پر قدرے چڑھ جاتے ہیں چار دانتوں میں سے بیچ کے دو دانت بڑے اور پہلو کے
چھوٹے ہوتے ہیں خصوصاً زیرین جبڑے کے پہلوے دانت زیادہ ترچھے ہوتے ہیں
رباعیات (کنائین ہیتھ) پھاڑنیوالے چار دانت ثنایا کے پہلو میں اوپر نیچے ایک ایک
واقع ہوتا ہے اور ثنایا کے نسبت بڑے ہوتے اور مضبوط ہوتے ہیں اور بارہویں سال ظہور میں
آتے ہیں سر اگاؤ دم درمیان میں صرف گردن کے پیچھے ایک ابھار ہوتا ہے یہ دانت سامنے

کو محدب اور پیچھے کو مقعر پائے جاتے ہیں جڑ نہایت وبی ہوتی ہے شاخدار۔ پہلو پر گہری نالیاں پائی جاتی ہیں انیاب و انت دبانی کسپڈ ثنیتیہ) یہ چیر کرنیوالے دانت چار اوپر چار نیچے کل آٹھ دانت ہوتے ہیں رباعیات کے ہر پہلو میں دو دو واقع ہیں صرف جوانی میں پائے جاتے ہیں اور لڑکپن میں نہیں ہوتے نویں سال میں پہلا انیاب دسویں سال میں دوسرا انیاب دانت نکلتا ہے سر چوڑا اور چوگوشہ ہوتا ہے جسپر دو ابھار پائے جاتے ہیں بیرونی ابھار زیادہ تر بڑا ہوتا ہے زیرین انتوں کی جڑیں نالی دار اور بالائی دانتوں کی جڑیں اپنے اختتام کے قریب شاخدار ہوتی ہیں طواحن دانت (مولر ثلنیہ) یہ پیسنے والی داڑہیں چار بالائی چار زیرین جبڑے میں کل آٹھ ہوتی ہیں انیاب دانتوں کے ہر پہلو میں دو دو واقع ہیں اور تیرویں سال میں نکلتی ہیں سر بہ قدرے مقعر پایا جاتا ہے کنارے گول چوڑے بلندی دار گردن موٹی جڑیں دو سے پانچ تک شاخدار ہوتی ہیں بالائی داڑہونمیں تین جڑیں دو اندر کیطرف اور ایک باہر کیجانب بڑی نالی دار ہوتی ہے اور جڑ کے جوف میں مخ پائی جاتی ہے قدرے خمیدگی بھی رکھتی ہیں اور خمیدگی کی وجہ سے نکالتے وقت ذرا دقت ہوتی ہے اوپر کی داڑہونمیں چار ابھار پائے جاتے ہیں باہر کے دو ابھار بڑے اور اندرونی دونوں ابھار آپسمیں ملے ہوئے ہوتے ہیں زیرین داڑہونمیں پانچ ابھار ہوتے ہیں لیکن پانچواں ابھار پچھلے دو ابھاروں کے درمیان پایا جاتا ہے نیز زیرین داڑہونمیں دو جڑیں اکثر نالیدار اور شاخدار ہوتی ہیں جنکی شاخ ایک آگے اور ایک پیچھے ہوتی ہے نواجذ داڑہیں دوزدم ثنیتیہ) پانچ اخیر کی عقل داڑھ اکیسویں برس کی عمر میں برآمد ہوتی ہے اور کہا گیا ہے کہ اس عمر تک عقل بڑہ سکتی ہے بعض اشخاص میں ۲۵ یا ۲۸ سال میں نکلتی ہیں یہ داڑہیں ہر جبڑہ میں دو دو کل چار ہوتی ہیں اور اکثر انکے جبڑیں آپسمیں مل کر ایک ہو جاتے ہیں مگر نوک کے قریب دو شاخہ ہوتی ہے جملہ دانتوں کی قطاریں قریب قریب ہموار اور ملی ہوئی ہوتی ہیں اور آہستہ آہستہ پیچھے کی جانب قدرے سلامی ہو جاتی ہیں زیرین دانتوں کی نسبت بالائی دانت قدرے باہر اور پیچھے کو اس طور پر واقع ہیں کہ

منہ کے بند کرتے وقت بالائی ڈاڑھ کا ہر ایک ابھار اپنے متقابل کے زیرین دانت کی
پستی میں سما جاتا ہے ثنایا اور رباعیات دونوں قسم کے دانت لقمہ کو کاٹتے ہیں انیاب
اور طواحن دونوں قسم کی داڑھیں لقمہ کو چبا کر تھوک کے ہمراہ لگدی بناتے ہیں ۔

پیدائش دندان جب غشائی قشر سے (اپی تھیلیم) کے گہری پرت میں جلد کے
دباؤ سے عمق پیدا ہو جاتا ہے تو اسمیں مادہ حیوانی کے پیدا ہونے سے ایک قسم کے
ابھار نمودار ہو جاتے ہیں جنسے عموماً جنین کے چھٹے ہفتے میں دانتوں کا بننا شروع
ہو جاتا ہے پہلے جبڑے کے ہر پہلو پر غشائے قشری کے دبیز ہو جانے سے ایک نالی بنجاتی ہے
بعدزاں نالی مذکور میں علیحدہ علیحدہ مخصوصہ دانت کے لئے دس عمق بنجاتے ہیں اور
ہر ایک عمق میں دانت کی بنیاد قایم ہو جاتی ہے چنانچہ اول نیچے کیطرف سے غشائی قشری
بڑھکر دانت کا مینا زجاجی حصہ بناتا ہے دویم جلد کا گہرا پرت اوپر کیطرف بڑھکر ہر ایک
دانت کے لئے ابھار بناتا ہے جسمیں رگیں اور اعصاب اور ایک خاص قسم کے کیسے بکثرت پائے
جاتے ہیں اور انہیں ابھاروں سے مخصوص بناوٹ (ڈنٹین) اور استخوانی طبق بنتا ہے اور
بعد کیسوں میں سے بعض کیسے بیخ کے اندر پھیل جاتے ہیں اور بعض اسکی سطح پر پھیل کر ایک
قسم کا پرت بناتے ہیں جس سے بتدریج طویل ریشے نکل کر ابھار کو گھیر لیتے ہیں اور استخوانی
دیواریں بننی شروع ہو جاتی ہیں تقریباً ساتویں ہفتہ میں اکثر طواحن کے ابھار۔ اٹھویں
ہفتہ میں رباعیات کے ابھار۔ نویں ہفتہ میں ثنایا کے ابھار۔ دسویں ہفتہ میں دودھ اور
دوسری داڑھوں کے ابھار بنتے ہیں ۔ ہر ایک ہتھیلی کے اندرونی جانب پر ایک چھوٹی سی
ہلالی شکل کی پستی بنجاتی ہے جسمیں مدامی دانتوں کی بنیاد قایم ہوتی ہے اور پستی مذکور میں
ڈنٹین کے بنجانے سے لہردار ریشے پیدا ہوتے ہیں جو صاف و شفاف غضروف کی مانند ایک
قسم کی شے سے گھری رہتی ہیں غضروف میں استخوانی مادہ کے جمع ہونے سے ہر ایک ریشہ
کے گرد نالیاں بنجاتی ہیں اور دوسری نالیاں میں شامل ہو جاتے ہیں اور دانت کے گودہ کے
پاس غضروفی پرت دبیز ہوکر ناشپاتی جوف کی شکل بنجاتا ہے اور ہر ایک جوف کے اندر ابھار
پیدا ہو جاتا ہے پس ابھار مذکور میں پہلے ڈنٹین بعدزاں انیامل پھر استخوانی طبق رسیمنٹم

پیدا ہو کر دانت بنجاتا ہے اور آہستہ آہستہ بڑھنا شروع کرتا ہے آخر مسوڑوں سے باہر نکل آتا ہے لیکن پیدا ہونے کے کئے مہینوں تک یہ امر وقوع میں نہیں آتا۔ **کیمیائی ترکیب**۔ دانت کی ساخت میں فیصدی ۲۸ حصہ جلاٹین اور باقی اجزا ارضی پائے جاتے ہیں چنانچہ فاسفٹ اف لایم ۶۶٫۷ حصہ۔ فاسفٹ اف مگنیشیا۔ ایزادہ کہانیکا نمک ۸٫۱ حصہ کاربونٹ اف لایم ۳٫۲ حصہ پایا جاتا ہے **ساخت دندان** ہر ایک دانت کے اندر کل درازی میں ایک جوف ہوتا ہے خصوصاً دانت کے سرے میں جوف مذکور وسیع ہوتا ہے اس سے شاخیں نکل کر نیچے کی طرف جڑ میں اور اوپر کی طرف دانتوں کے اُبھاروں میں پہونچتی ہیں جوف مذکور میں ملایم ریشہ دار رطوبت گودہ اور مخ کی مشابہ بھری رہتی ہے اعصاب اور خون کی رگیں بھی بکثرت پائی جاتی ہیں اور مخ مذکور کے بیرونی جانب ایک خاص قسم کی مخصوص بناوٹ (ڈن ٹین) پائی جاتی ہے جس میں ہر طرف سے مخ گھرا رہتا ہے



تصویر نمبر ۱۳

دانت کی جڑ کی طرف گردن تک استخوانی طبق سے اور بالائی جانب نہایت سخت جز مینا زجاجی (انامل) سے ڈن ٹین پوشیدہ رہتی ہے اور مینا زجاجی کے اوپر ایک سخت پرت سینک کی مانند پایا جاتا ہے۔ **باریک ساخت دندان**۔ اگر ڈن ٹین کو خوردبین کے ذریعہ دیکھا جائے تو مخ کے جوف سے دانت کے گرد کی طرف تک برابر پھیلی ہوئیں باریک نالیوں سے بنی ہوئیں لہردار لکیریں پائی جاتی ہیں جن کا قطر ۰۰۵ / ۱ حصہ انچ کے برابر ہوتا ہے۔ دیکھو تصویر ۱۳ صفحہ ۳۰۹ پر

اور مجارے مذکورہ مخ کے جوف کے اندر سے گول سوراخوں کے ذریعہ باہر کی جانب بل کھاتی ہوئیں دانت کے سر میں انامل کی طرف اور جڑ میں استخوانی طبق کی جانب تقسیم ہو جاتی ہیں اور مجاری مذکورہ میں دو قسم کے بڑے بڑے خم ہوتے ہیں اول اصلی خم جو عام سمت کیطرف زاویہ قایمہ کی مانند مڑا ہوتا ہے دوئم خم کے لہردار مجاری ہوتے ہیں اور مجاری مذکورکے پہلو سے باریک باریک نکل نکل کر لکیروں کے



درمیانی بناوٹ میں داخل ہوتے ہیں اور مختلف طور پر نالیوں کا اختتام ہوتا ہے ہر ایک نالی میں ایک ایک ریشہ ہوتا ہے جو نالی کی مانند شاخ در شاخ ہوجاتا ہے نیز ایک جھلی کے غلاف سے ملفوف رہتا ہے نالی کے درمیانی وسعت میں استخوانی مادہ بھرا رہتا ہے بعض دانتوں میں کئے دانت مل کر ایک ہوجاتے ہیں اور اس قسم کے دانت کو دانت مرکب کہا جاتا ہے اکثر انکے جوف علیحدہ علیحدہ ہوتے ہیں بعض اوقات دونوں جوف مل کر ایک ہوجاتے ہیں۔ ہاتھی کے پچھلے دانت اسی قسم کے ہوتے ہیں **محاکمہ مولف** زمانہ قدیم میں خوردبین کی عدم موجودگی کے باعث اعصاب اور رگوں کے دیکھنے سے حکمائے یونانی مجبور تھے جس سے حیرانگی ظاہر کرتے تھے کہ ہڈی میں سردی اور گرمی کا اثر کیونکر محسوس ہوتا ہے اس ناواقفیت کے سبب بعض حکما اس خیال کے پابند تھے کہ دانت ہڈی کے قسم سے نہیں ہیں بلکہ گوشت یا عصب کے قسم سے ہیں زمانہ حال کی تحقیقات کے موجب دانت کے کل اجزا ہڈی کے قسم میں سے ہیں فرق صرف یہ ہے کہ دانتوں کے اوپر مینا زجاجی جڑا ہوا ہوتا ہے جو دانت کی بہت مضبوط جزو ہے دانت کے اندر شرائین اور اوردہ کے ذریعہ دوران خون جاری رہتا ہے جوں جوں دانت گھستا جاتا ہے توں توں رح متحجر ہوکر دانت کی شکل پیدا کرتا ہے حتٰے کہ تمام رح سخت ہوکر ہڈی بنجاتا ہے دانت کی جڑ آہستہ آہستہ کمزور ہوکر ہلنا شروع کرتی ہے جس سے بتدریج دانت گرجاتا ہے جیسا کہ بڑھاپے کے دنوں میں مشاہدہ کیا گیا ہے بعض اوقات بے احتیاطی کی صورت میں اکثر لوگوں کے دانت قبل از وقت گرجاتے ہیں یا کمزور ہوکر موجب تکلیف کا ہوتے ہیں **فعل دندان**۔ جب دانتوں کے ذریعہ غذا کو کچلا جاتا ہے تو اس فعل جویدنا یا چگیش کہا جاتا ہے جب بالائی اور زیرین معلول جبڑے زور سے کھلتے اور بند ہوتے ہیں تو ثنایا اور ناجید

دانتوں کے درمیان لقمہ آکر کٹ جاتا ہے عضلہ و لطنیر (ڈائی گیسٹرک) نیز استخوان زبان کے عضلات سے منہ کا دہانہ کھل جاتا ہے بعد ازاں لوجہ کی وجہ سے جبڑا قدرے نیچے کو جھک جاتا ہے نیز عضلات کی حرکت اور امداد سے منہ بند ہو جاتا ہے۔ عضلات صدغی۔ اندرونی عضلات عضدی۔ اور چبانیوالی عضلات دانتوں کو بڑی قوت سے کھینچتے اور دباتے ہیں جس سے لقمہ باریک باریک کٹ کر انیاب و اضراس کے درمیان پہونچکر پس جاتا ہے کیونکہ عضلات مذکورہ کی کشش سے جبڑے کو ادھر ادھر حرکت ہوتی ہے نیز عضلات مذکورہ دانتوں کو دباتے ہیں عضلہ نحیلہ الشفہ یہ وغیرہ رخسار کے عضلات سے کھانے کے ذرات دانتوں کے درمیان سے باہر نکل نہیں سکتے اور جب تک لقمہ خوب باریک نہ ہو جائے تب تک جوف دہن کے اندر اس کو زبان روکی رکھتی ہے اگر اتفاقاً غذا کا کوئی ریزہ دانتوں سے باہر نکل بھی جائے تو اسکو زبان روک کر دانتوں کی طرف دبا دیتی ہے۔ لقمہ میں تھوک کے مل جانے سے ایک قسم کی کیمیاوی تبدیلی واقع ہو جاتی ہے جس سے غذا گلدی سی بنجاتی ہے لقمہ منہ میں رکھنا اور چبانا دونوں اختیاری فعل ہیں مگر اکثر اوقات چبانیکا فعل بے توجہ اور خیال کے بدوں بھی سرانجام پا سکتا ہے پانچویں جوڑی اور تیسری قسمت نیز نویں جوڑی کے اعصاب سے اس فعل کو بخوبی تحریک ہوتی ہے۔ نیز چبانے اور نگلنے کا مرکز راس النخاع (میڈلا آبلانگیٹا) میں واقع ہے کیونکہ اگر راس النخاع کے قریب تک تمام دماغ کو تراش کر علیحدہ کر دیا جائے تو بھی دونوں فعل جاری رہ سکتے ہیں۔ علیحدہ ہونے لقمہ کے بعد زبان کے ذریعہ منہ سے گذر کر حلق تک پہونچتا ہے اور مری کے وسیلہ معدہ میں داخل ہو جاتا ہے۔

فصل اول حفظ صحت دندان۔ اگرچہ ظاہر میں دانت ایک ادنیٰ سی چیز معلوم ہوتے ہیں جن کی عدم موجودگی سے احتمال مرنے کا نہیں ہے جس کی تصدیق شیر خوار بچے اور شیخوخت میں پائی جاتی ہے مگر زندگی کی حالت میں جملہ اعضا میں سے دانتوں کی ضرورت زیادہ تر ہے کیونکہ جسمانی قوت اور طاقت کا مدار جسقدر دانتوں پر ہے دوسرے کسی اعضا پر نہیں ہے انسان کی زندگی نیز اوس کے عیش و عشرت کا سامان سراسر کھانے پینے پر موقوف ہے غذا کا مزہ گفتگو کی فصاحت صرف دانتوں ہی کے ذریعہ ہے اور ان کی موجودگی سے غذا کے ہضم میں زیادہ مدد ملتی ہے اور انکی عدم موجودگی میں سب چیزیں جواب دیدیتی ہیں چہرہ کی زیبائش جاتی رہتی ہے

بات چیت پورے طور پر نہیں کیجاتی لقمہ کے نہ چبائے جانے سے غذا ہضم نہیں ہوتی نہ کھاتے
وقت لطف آتا ہے جس سے بہت سی امراض شکم پیدا ہو جاتی ہیں اور درد کی شدت سے آدمی
مضطرب حال اور بیقرار ہو جاتا ہے گویا انسان کے جسم میں دانت بمنزلہ چکی کے ہیں جس سے
غذا پس کر قابل ہضم ہو جاتی ہے غیر انہضام کی صورت میں پاخانہ کے راہ غذائے غیر منہضمہ
خارج ہو جاتی ہے غرض خوبصورتی جسمانی طاقت اور فصاحت کلام کے لئے دانتوں کا ہونا
اشد ضروری ہے اور جملہ خدا داد نعمتوں میں سے دانتوں کو ایک نعمت عظمیٰ میں سے شمار
کیا جاتا ہے مگر عوام الناس انکی قدر و منزلت مطلقاً نہیں کرتے البتہ تکلیف کی صورت
میں خبرگیری کرتے ہیں مگر فائدہ کے عدم ظہور سے تمام کوششیں رائیگاں جاتی ہیں
اب چند ہدایات، نہایت عمدہ کارآمد تین انتظام میں تحریر کی جاتی ہے جس پر عمل کرنے سے
از بس فائدہ ہوتا ہے **انتظام اول**۔ بروز دندان کے وقت بیچارے شیر خوار بچوں پر
مختلف قسم کی تکالیف پیدا ہو جاتی ہیں اور والدین کی ناواقفی اور محض بے احتیاطی سے اکثر
بچے ملک الموت کے پنجہ میں گرفتار ہو کر راہگرائے عالم جاودانی ہو جاتے ہیں پس اس نازک موقع کا
خیال مدنظر رکھنا نہایت ضروری ہے مختصر طور پر چند امراض کی علامات نیز احتیاط اور
علاج بیان کیا جاتا ہے تاکہ واقفیت کے باعث چھوٹی چھوٹی شکایات میں ظہور علامات مندرجہ
کے وقت عوام الناس خود بھی علاج کر لیں اور حفظ ماتقدم کی احتیاط میں آئندہ کی بڑی بڑی
قباحتوں اور مہیب نتائج سے بچہ کو محفوظ رکھیں اور خورد سالی میں صرف دانتوں کا
نکلنا ہی موجب تکلیف نہیں بلکہ اور بھی بہت سے اسباب ہیں اول علم افعال الاعضا کے
ذریعہ سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ خورد سالی میں جسم کا ہر ایک جزو نہایت سرعت کے ساتھ
بالیدگی اختیار کرتا ہے اس صورت میں ہر ایک عضو کو کام زیادہ کرنا پڑتا ہے اور مناسب
مقامات پر حسب ضرورت خرچ بھی زیادہ ہوتا ہے جس سے اکثر امراض ظہور میں آیا کرتی ہیں
اور بروز دندان کے ایام میں سونے کو سہاگہ ہو جاتا ہے۔ **دوئم** بروز دندان کے ایام میں
بچہ کی قدرتی خوراک میں تبدیلی ہوا کرتی ہے اور مصنوعی مختلف اغذیہ کا عادی ہونا پڑتا ہے
پس اس تبدیلی کے موقع پر ذرا سی بے احتیاطی کے واقع ہونے سے بیچارے بچے

اور قی وغیرہ شکمی امراض میں بچہ کو ضرور ہی مبتلا ہونا پڑتا ہے سوم کمزوری کی حالت میں
بروز دندان کے وقت بچہ کو ازحد تکلیف ہوتی ہے اگرچہ دیگر تکالیف میں قدرے تخفیف
ہی ہو مگر بخار کی شکایت ضرور ہی پیدا ہو جاتی ہے غرض ایام طفولیت میں بروز دندان
کا وقت نہایت خطرناک ہوتا ہے بعض بچوں کی طبیعت زکام کیطرف مائل ہو جاتی ہے آنکھ سے
آنسو اور ناک سے پانی اور چھینکیں بکثرت آتی ہیں لب زبان سرخ ہو جاتی ہے بخار کی حرارت ۱۰۳
سے ۱۰۴ درجہ تک پہونچ جاتی ہے جس میں بچہ نہایت بے چین و پریشان رہتا ہے خواب سے
دفعتہً بچہ چونک پڑتا ہے تشنج کے واقع ہونے سے ہاتھ پاؤں اکڑ جاتے ہیں آنکھوں کے ڈھیلے باہر
نکل آتے ہیں بدہضمی کے باعث کبھی دست آتے ہیں کبھی قبض پائی جاتی ہے بدمزہ ڈکاریں بھی
آتے ہیں منہ کے غشائی بلغمیہ میں خراش کے زیادہ پائے جانے سے تھوک بکثرت آتی ہے
جو چیز ہاتھ میں آتی ہے منہ میں ڈال کر چباتا ہے تاکہ خراش میں تخفیف ہو جائے .. بعض اوقات
خون کے خراب ہو جانے سے جسم پر بڑے بڑے دھبے پڑ جاتے ہیں۔ کھانسی۔ ذات الریہ۔
اور ذات الجنب کی شکایت بھی ہو جاتی ہے پس بروز دندان کے ایام میں والدین کا فرض ہے
کہ ہمیشہ اس بات کا خیال رکھیں کہ معمولی عادت کے خلاف کسی امر کے واقع ہونے پر فوراً تدارک
کریں ورنہ عارضہ کے بڑھ جانے سے صدہا تکالیف کا اٹھانا پڑتا ہے اور موجودہ عارضہ کا تدارک
بصد مشکل ہو سکتا ہے۔ بروز دندان کے ایام میں بچہ کی خوراک میں کسیقدر کمی کریں کثرت اسہال کا
خیال رکھیں قبض نہ ہونے دیں۔ گرم پانی سے غسل کراتے رہیں۔ اسفنج کو سرد پانی میں تر کر کے
صبح شام سر پر لگا دیں ہمیشہ سر ننگا اور سرد رکھیں۔ دونوں وقت ہوا خوری کرا دیں۔ تالو پر روغن بادام
روغن یاسمین کی مالش کریں اگر ناپائیدار دانتوں میں بوسیدگی وغیرہ کوئی مرض پیدا ہو جائے تو اسکی
پرواہ نہ کریں کچھ عرصہ کے بعد دانتوں کے خود بخود گر جانے سے آرام ہو جاویگا۔ اگر تکلیف زیادہ ہو تو
دانت ماؤف کو نکال دیں ورنہ اسکی شرکت سے پائیدار دانت بھی خراب اور سڑے ہوئے پیدا ہوتے
ہیں اور انکی عمدگی اور مضبوطی میں حرج واقع ہوتا ہے اس اثنا میں روزانہ ایک دفعہ کسی عمدہ دوا سے
دانتوں کو صاف کر دیا کریں۔ اس معاملہ میں موتھ واش کی استعمال فائدہ مند سریع الاثر ہے
نسخہ۔ کاربالک ایسڈ ۳۰ بوند کریاسوٹ ۵ بوند ٹنکچر مر ۱۵ منم ٹنکچر مسکونا ۲ ڈرام پانی ۲۰ اونس

سبکو ملاکر بوتل مین رکھ دین اور روزانہ ایک ٹوتھ برش یا مسواک کو اسمین بھگو کر دانتون پر مالش کرین تاکہ دانت صاف اور ستھرے رہین اسکے استعمال سے نہ منہ سے بو آتی ہے اور نہ کرم لگتا ہے **دیگر منجن دندان** کاربالک ایسڈ ۲ بوند صاف کی ہوئی کھریا مٹی ایک اونس کونالہ کیکر ۲ ڈرام کا فور ۳ گرین سب کو باریک کرکے صبح و شام استعمال کرین **دیگر منجن مجرب** چھالیہ نیم برشت ۵ تولہ سنکونا پوڈر ۲ ڈرام کریازوٹ ۴ بوند مرتیعنی لوبان پوڈر ۲ ڈرام کافور ۳ گرین سب کو باریک کرکے بند بوتل مین رکھ دین غذا کے بعد پہلے منہ کو پانی سے صاف کرین پھر ان دونون منجنون مین سے کوئی منجن دانتون پر ملکر پانی سے صاف کرین اُسنے نہ منہ میں بو پائی جاتی ہے نہ دانتوں میں بوسیدگی ہوتی ہے **دیگر مجرب** کاربونٹ آف مگنیشیا ۱ حصہ کھریا مٹی ۸ حصہ سلی سلیٹ اف سوڈا ۱ حصہ فاسفیٹ آف لائم حسب ضرورت سب کو ملاکر حسب موقع دانتون پر مالش کرین کرم خوردہ سوراخ کو پہلے صاف کرکے بعد زان اسکی سوراخ میں بھر دین درد مین فوراً آرام ہو جاتا ہے۔ درد کی شدت میں آیل اف کلوزز کا لگانا بھی مفید ہے اگر تشنج کی علامات معلوم ہون تو ایک ہلکا جلاب دین اور دودھ پلانے میں زیادہ تر احتیاط رکھین تاکہ بدہضمی پیدا نہو اور زکام کی شکایت مین یہ مرکب تیار کرکے دین فایدہ مین سریع الاثر ہے **نسخہ** اروماٹک اسپرٹ آف امونیا وائن اپیکاک ہر ایک ایک ڈرام ٹنکچر سنکونا گلیسرین ہر ایک نصف ڈرام کلوروی واٹر ۱ اونس سب کو ملاکر دنمین ۳ دفعہ دین سردی اور سرد ہوا سے بچہ کو بچا دین گرم کپڑون سے جسم کو ڈھانک رکھین اگر پانی سے کپڑا بھیگجائے تو فوراً اوسکو اوتار کر خشک کپڑا پہنا دین اگر بخار کی شکایت پائی جائے تو یہ مرکب تیار کرکے دین **نسخہ** سلی سلیٹ سوڈا ۲ ڈرام لیکوئڈ اکسٹرا کٹ لیکوریس لائکوار امونیا اسٹیاس ہر ایک ۴ ڈرام پانی ۱۲ اونس سب کو ملاکر بقدر ۲ بوند تین تین گھنٹہ کے بعد دین اگر دانت کے نکلنے مین تکلیف پائی جائے بخار۔ اور تشنج کی علامات بھی شروع ہو جا دین تو دانتون کے مقام پر شگاف دیدینی دین اور یہ مرکب تیار کرکے پلاوین **نسخہ** برومائیڈ آف پوٹاسیم ۲ گرین پوٹاسی سائٹرا اس

۵ اگر بیچ میں صرف سیمپل ڈرام پانی ۲ اونس میں گھول ملا کر بقدر ایک ڈرام دن میں ۳ دفعہ دیں اگر منہ میں زخم پیدا ہو جاوین تو شہد میں قدرے سہاگہ ملا کر لگا دیں اگر دست آتی ہوں تو ان کو روکنا مناسب نہیں ہے سات آٹھ برس کی عمر کے بعد جبڑوں کے زیادہ بڑھ جانے سے سامنے کے دانتوں میں فراخی پیدا ہو جاتی ہے پہلے زیرین جبڑہ کے درمیانی ثنایا پھر پہلو کی ثنایا بعد ازاں بالائی جبڑہ کے درمیانی ثنایا پھر کر دائمی دانت نکلنے شروع ہو جاتے ہیں پس والدین کو چاہیے کہ بروز دندان کے ایام میں کبھی کبھی منہ کا معاینہ کر لیا کریں اگر کوئی دانت پس و پیش نکلتا معلوم ہو تو اوسکو نہایت نرمی اور آہستگی سے برابر چند روز تک اصلی مقام پر دبا دیا کریں تاکہ اونکا عیب دور ہو جائے جب دودھ کے دانت مقررہ وقت پر نہ گریں تو اونکو اوکھاڑ دیں تاکہ پائدار دانتوں کا ظہور غیر جگہ پر نہ پایا جائے ورنہ دائمی دانتوں میں ہمیشہ کیلئے بدصورتی پائی جاتی ہے بعض اوقات جبڑا کے چھوٹا ہونے اور اوسکی باہر نکلی ہوئی صورت میں دانت نزدیک نہایت گنجان نکلتے ہیں اور جگہ کے نہ ملنے سے جلد داڑھیں ٹیڑھی پڑ جاتی ہیں ایسی صورت میں جبڑہ کو پلیٹ کے ذریعہ سے بڑھا دیں یا درمیان سے دانت کو اوکھاڑ دیں **انتظام دویم دانت کے پیدائشی نقص کی اصلاح** جب عام قاعدہ کے خلاف بہت سے دانت بے موقع نکل آئیں تو مناسب زنبور کے ساتھ ہلا کر درست وضع پر لا دیں۔ اس طرح پر کہ پہلے ایک دانت کی بد وضع کو درست کر کے پھر دوسرے تیسرے دانت کی اصلاح کریں اور یہ عمل دس برس کی عمر کے بعد کرنا زیادہ تر موزون ہے کیونکہ بچوں سے عمل مذکور کو ہدایت کے مطابق کرنا غیر ممکن ہے اور زیادہ عرصہ کے ہو جانے سے چنداں حرج نہیں ہے اگر بالائی ثنایا کی وضع پیچھے کی طرف معلوم ہو تو دس برس کی کم عمر میں درست ہو سکتی ہے اور ایک دفعہ کے درست کر دینے کے بعد نیچے کے ثنایا اوس کو پیچھے کی طرف جانے نہیں دیتے۔ اگر اوپر کے درمیانی ثنایا بہ نسبت اسفل کے پیچھے کی طرف مائل ہوں تو اس صورت میں داڑھوں پر ٹوپیاں چڑھا دیں تاکہ چباتے وقت سامنے کے دانت اوٹھے رہیں اور فک اعلیٰ کے محض پچھلے حصہ پر بتدریج دباؤ پڑنے

کی وجہ سے خم زیادہ ہو جائے اور بالائے سامنے کے دانت زیرین کی نسبت آگے کو مائل
ہو جاویں اگر سامنے کے بالائے دانت باہر کی طرف مائل ہو جاویں تو فک اعلےٰ میں سونے
یا چاندی یا فولاد کی کمانی لگا کر پچھلی طرف میں خفیف دباؤ قائم کریں زیادہ دباؤ میں
درد و سوزش کا احتمال ہو سکتا ہے اگر سامنے کے بالائی دانتوں کے کنارے آگے سامنے
یا ترچھے پائے جاویں تو گدی دار زنبور کے ساتھ پھیر کر اصلی وضع پر قائم کریں اور برابر
دو مہینہ تک آرام میں رکھیں اس سے دانت درست ہو جاتے ہیں مگر پھیرتے وقت باہر
کی طرف ہرگز نہ کھینچیں تا کہ دانت باہر نہ نکل آویں اور یہ عمل گول جڑ کے دانت میں نہایت
آسانی سے کیا جاتا ہے چپٹے یا زیادہ جڑ والے دانتوں میں اس عمل کا کرنا ناممکن ہے بعض
اوقات انیاب و رباعیات عام قطار سے باہر کو نکل جاتے ہیں اس صورت میں خیال کرنا
چنداں ضروری نہیں ہے کیونکہ کچھ عرصہ میں انیاب دانت خود بخود پیچھے کو ہٹ کر صحیح وضع پر
قائم ہو جاتے ہیں اگر رباعیات و اضراس کے باعث پیچھے کی طرف نہ ہٹ سکیں تو رباعیات و
اضراس کے درمیان کشادہ فاصلہ کر کے انیاب کو پیچھے ہٹا دیں یا انیاب اور داڑھوں میں سے ایک دانت
نکال دیں تا کہ دوسروں کے لئے جگہ مل جائے کیونکہ یہ دانت تمام دانتوں کی نسبت زیادہ
کارآمد ہوتے ہیں انکے زوال سے سخت وقت اور بد نمائی واقع ہوتی ہے پس انکی درستگی
دوسروں کی نسبت زیادہ تر مقدم ہے اگر پہلی اور دوسری داڑھ بے موقع خارج ہو تو
اس کو نکال دینا مناسب ہے کیونکہ تین جڑوں کے ہونے سے انکو حرکت دینا یا پھیرنا مشکل ہوتا
ہے اکثر عقل داڑھ میں بہت قسم کی بد وضعگی پیدا ہو جاتی ہے چنانچہ دوسری اضراس
کی گردن کے ساتھ اس کے سرے کی ٹکر سے تاکل و تعفنت کی صورت نمایاں ہو جاتی ہے
اور دانت کے مغز تک تعفنت کے پائے جانے سے درد سخت ہوتا ہے بعض اوقات رخسارہ
کے گوشت پر زیادہ دباؤ اور رگڑ سے ورم اور دنبل ہو جاتا ہے کبھی عصب پر دباؤ پڑنے
سے درد تشنج کزاز اور بیہوشی وغیرہ ردی علامات نمایاں ہوتے ہیں پس اس صورت
میں عقل داڑھ کو فوراً نکال دیں اگر گوشت کے نیچے آ جانے سے گرفت میں نہ آ سکے تو پہلے
داڑھ کو نکال کر عقل داڑھ کو خارج کریں اور عقل داڑھ نکال دینے کے بعد [illegible]

اصلی سوراخ میں قایم کریں اگر کوئی ایک دانت دوسرے دانتوں کی قطار سے الگ ہوکر باعث تکلیف کا ہو تو اوس کو نکال دنیا بہتر ہے اگر زاید دانت کے نمودار ہونے سے تکلیف ہو یا ناموزون معلوم ہو تو اوسکو نکال دین مگر نکال دینے کے پیشتر اس امر کی تحقیقات باریک سوئی کے ذریعہ کرین کہ زاید دانت کی جڑ کسی دوسرے دانت کے ساتھ پیوست نہو ورنہ زاید دانت کے نکالتے وقت صحیح دانت پر صدمہ کے پہونچنے کا احتمال ہوسکتا ہے اگر قدرے قلیل صدمہ پہونچ بھی جائے تو چنداں خیال نہ کریں بعد میں خود بخود وہ دانت قایم ہو جاتا ہے *

انتظام سوئم عوارض لاحقہ در ایام بروز دندان - جب ابتدا ہی میں بچہ نحیف البدن ہوتا ہے یا ماں اور دایہ کے دودھ کی عدم دستیابی سے غیر جنس کے دودھ پر پرورش پاتا ہے یا خاریزمی مزاج ہوتا ہے یا آتشک سرطان اور سل وغیرہ موروثی امراض میں مبتلا پایا جاتا ہے تو بروز دندان کے وقت زیادہ تکلیف اوٹھاتا ہے جس سے مسوڑے گرم سرخ اور متورم ہو جاتے ہیں منہ میں آبلوں اور زخموں کے پڑجانے سے رخسارے بھی سرخ ہو جاتے ہیں تھوک بکثرت خارج ہوتا ہے نیند کے نہ آنے سے مزاج تند اور چڑچڑی ہو جاتا ہے بدہضمی کے پیدا ہو جانے سے سبز رنگ کی قے آتی ہے دست بھی پتلے سبزی مائل آتے ہیں خصوصاً موسم گرما میں تکلیف زیادہ ہوتی ہی زبان میلی ہوکر بالکل بند ہوجاتی ہے خون کے غلیظ القوام ہوجانے سے بدن پر پھنسیاں نکل آتی ہیں۔ اکثر آنکھوں کا عارضہ دامنگیر رہتا ہے کبھی آلات البول میں خرابی کے پائے جانے سے پیشاب تکلیف سے آتا ہے کبھی رک بھی جاتا ہے درد ہوتا ہے بخار کے ہوجانے سے ام الصبیان کی علامات شروع ہو جاتے ہیں اثنائے تشنج میں بچہ کا تمام جسم اکڑ جاتا ہے آنکھ کی پتلیان پھیل جاتی ہیں پلکیں بار بار جھپکتا ہوا معلوم ہوتا ہے چہرہ پھڑکتا ہونٹ ہلتے ہوئے معلوم ہوتے ہیں سانس تکلیف سے آتا ہے کبھی دم بھی رک جاتا ہے پسینہ سے بدن کے تر بتر ہو جانے سے نبض نہایت کمزور ہوجاتی ہے ہاتھ و پاؤں مارتا ہے ہاتھ کی مٹھی پر انگوٹھے مڑ جاتے ہیں اور یہ حالت برابر چند ساعت یا کئی گھنٹہ تک برابر

قائم رہتی ہے بعد ازاں بچہ ایک لمبی سانس لیکر بے بس ہو کر پڑا رہتا ہی گویا سویا ہوا معلوم
ہوتا ہے **علاج** اگر ملاحظہ کرنے سے مسوڑے سُرخ متورم اور دردناک معلوم ہوں تو
مسوڑوں کو نشتر سے فوراً اشگاف دیں تاکہ مسوڑوں کا تناؤ رفع ہو جائے اور رستہ کے
کشادہ ہو جانے سے دانت بآسانی نکل آویں۔ اس عمل سے بڑھ کر دوسری کوئی سہل
اور سریع التاثیر تدبیر نہیں ہی اور نشتر دینے سے بچہ کو ذرہ بھر بھی تکلیف نہیں ہوتی بلکہ
آرام پانے سے اوسی وقت بچہ مسکرانے لگتا ہے اور کھیلتا کودتا نظر آتا ہی **طریق عمل** بچہ
کے سر کو اپنے دونوں زانوں میں رکھ کر منہ کو گاک کے ذریعہ سے کھولیں بعد ازاں
اوپر کے جبڑہ میں قدرے اندر کی طرف مقام دندان پر گہرا اشگاف دیں مقدم دانتوں
میں بشکل مستقیم موخر دانتوں میں بشکل صلیبی + حفظ دین قبض کی شکایت میں ملینات کی
استعمال سے قبض کو رفع کریں دستوں کی شکایت میں فی الفور بند نہ کریں اگر ضعف
کی شکایت زیادہ پائی جائے تو ارومانٹک پوڈر آف چاک بسمتھ پوڈر ڈوورس پوڈر
قرص طباشیر قابض شربت حب الاس وغیرہ قابض دوائیں دیں دیگر مجرب گیالک
اسڈ ۱۰ گرین ارومانٹک سلفیورک اسڈ ایکا ۵ قطرہ ٹنکچر سینی من ۴ ڈرام پانی ۴ اونس سکو
ملاکر بقدر ایک ڈرام چار چار گھنٹہ کے بعد دیں اور منہ کے آبلہ پر شہد میں قدری سہاگہ
ملاکر لگاویں جلدی امراض میں اس قدر کوشش نکریں کہ وہ بالکل رک جاویں
اس صورت میں تشنج کے ہو جانے کا احتمال ہوتا ہے جب بزور دندان کے بعد بثورات
بطور مزمن پائے جاویں تو اون کا معالجہ ضروری ہی حبس البول کی صورت میں بچہ کو
گرم پانی میں بٹھا دیں اور گرم پانی میں اسفنج کو گرم کر کے کمر و مثانہ پر باندھیں تشنج کی صورت
میں بچہ کو گرم پانی میں بٹھلا دیں اور سر کو آب سرد یا برف سے سرد رکھیں کپڑے ڈھیلے
کر دیں قبض میں حقنہ کریں پنڈلیوں اور تلوؤں پر رائی کا پلستر لگا دیں بعد ازاں برومائڈ آف
پوٹاسیم وغیرہ مخدر ادویہ کھانے کو دیں اور خون کے زیادہ جوش میں صدغین پر چند
جونکیں لگا دیں اور باقی علاج حسب ظہور علامات عمل میں لاویں +

انتظام چہارم مدامی دانت۔ امراض معدہ میں لعاب دہن زیادہ غلیظ

بعض دفعہ ترشی بھی ہو جاتا ہے اور حمل کی حالت میں عورتوں کے دانت نرم ہو جاتے
ہیں زکام وغیرہ امراض دماغیہ میں بھی دانت کمزور ہو جاتے ہیں پس ہر ایک امر موجب فساد
کو دریافت کر کے اوس کے دفعیہ میں کوشش کریں بعد ازاں روزانہ صبح وشام دانتوں کو
برش یا چوب درخت پیپل یا چوب درخت بڑ یا درخت پیلو کی جڑ سے مسواک کریں
تاکہ دانت صاف رہیں چوب حنظل وغیرہ چوب تلخ کی مسواک بھی فائدہ مند ہے مگر
پتلی اور نرم بالوں کی برش ہو مسواک بھی نرم ہو تاکہ مسوڑھوں کو صدمہ نہ پہونچے نیز مسواک
کرتے وقت مسواک کو اوپر نیچے کیا جائے نہ دائیں بائیں طرف نیز اس قسم کی احتیاط
چاہیے کہ مسوڑھے رگڑے نہ جاویں اگر مسواک کے عوض گنڈیری کے چھلکے اور درخت
اخروٹ کی چھال (دنداسہ) سے کام لیا جائے تو نرم ہونے کی وجہ سے مسوڑھوں کو
کسی قسم کی تکلیف عاید نہیں ہوتی مگر ملتے وقت چھلکا کو اوپر نیچے اور نیچے سے اوپر
کو بھیجنا چاہیے اس سے دانتوں کے جوڑوں میں سے میل نکلجاتا ہے اور مسوڑھے
بھی محفوظ رہتے ہیں اور یہ فواید مسواک میں نہیں ہیں کیونکہ مسواک دائیں سے بائیں طرف
چلایا جاتا ہے جس سے دانتوں کے درز وغیرہ میں میل جم جاتا ہے اور مسوڑھے چھل کر غارت
ہو جاتے ہیں اور دانتوں کی گردن ننگی ہو جاتی ہے اگر مسواک کے کرنے سے دانتوں سے
خون جاری ہو اور لثہ دامیہ کے ہو جانے کا احتمال پایا جاے تو مسواک کے عوض انگلیوں
سے رگڑنا مفید ہے اور کیکری کو زیادہ ترجیح دیجاتی ہے مسی وغیرہ لوہے کے نمک
کی استعمال سے دانت رنگین ہو جاتے ہیں مگر فائدہ کمال ہوتا ہے اور رنگت
بہت جلد دفع ہو سکتی ہے نیز مسی کا نہایت باریک ہونا ضروری ہے ورنہ اوسکے
ذرات بھی وہی نقصان پہونچاتے ہیں جو غذا کے ذرات سے پایا جاتا ہے نیز مسی میں
پھٹکری سماق وغیرہ تیزآب کی اقسام کی چیزیں اور ترشی نہ شامل کریں ورنہ مینا
زجاجی کے اوتر جانے سے دانت بہت جلد خراب ہو جاتے ہیں مگر لثہ دامیہ کی صورت
میں کبھی کبھی پھٹکری مازو مائیں وغیرہ ادویہ قابضہ کو مسوڑھوں پر مل دیا کریں۔
دیگر مجرب — شنگجرا پٹیل ۴ ڈرام سہاگہ بریاں پھٹکری بریاں ہر ایک ۲ ڈرام

سب کو باریک کر کے ڈیڑھ پاؤ پانی میں حل کریں اور غرغرہ کے طور پر استعمال میں لاویں تا یدہ میں سریع الاثر ہے **دیگر مجرب** پھٹکری بریان سہاگہ بریان ہر ایک تولہ نیلا تھوتھہ بریان کرنفل ہر ایک ۹ ماشہ بن پھل مازو سپاری جھالیہ سوختہ ہر ایک ۲ عدد میر اسٹین سنگجراحت ۲ ماشہ ... عاقر قرحا کتھہ سفید فلفل سیاہ ہر ایک ۶ ماشہ گلنار بسون ... فلفل دار چینی زبد البحر سعد کوفی کبابہ قسط ہر ایک تھوڑا سب کو باریک کر کے استعمال میں لاویں تاکہ لثہ مضبوط ہو جائے اور کسی قسم کی تکلیف نہ ہو۔ بوقت خواب قدرے نمک کو پانی میں حل کر کے کپڑے کے لثہ کو تر کریں اور دانتوں پر ملیں اور بعد میں غرغرہ کریں کبھی کبھی اس قسم کا منجن دانتوں پر مل دیا کریں کہ جس میں کھریا مٹی یا صابون جیسی چیزیں داخل کی گئی ہوں نیز کوئی خوشبودار دوا بھی شامل ہو تاکہ استعمال کے وقت مسوڑوں کی ... کو علیحدہ کر دے اور منجن نہایت باریک کیا جائے تاکہ دانت چھلنے نہ پاویں اگر کوئی دانت کرم خوردہ یا ایسا کہ کسے بھرا ہوا ہو تو ریشم سے صاف کریں تاکہ دانت پر صدمہ نہ پہونچے اور غذا کے بعد منہ کو انگلی سے خوب صاف کر دیا کریں تاکہ غذا کا کوئی ذرہ دانتوں کے جوڑوں میں پھنس کر سڑن پیدا نہ کرے اگر اس سے پورے طور پر تسلی پیدا نہ ہو تو دانتوں کی درزوں کو خلال سے صاف کرنا نہایت ضروری ہے۔ ورنہ غذا کے ذرات نیز تھوک وغیرہ کے غلیظ اجزا دانتوں میں پھنسے ہوئے مسوڑوں میں چسپیدہ ہو جاتے ہیں اور کچھ عرصہ کے بعد لعاب دہن کی تاثیر سے خمیر ہو کر ترش ہو جاتے ہیں پس ترشی اور بو کی موجودگی سے آہستہ آہستہ دانت گلنے لگتے ہیں اور دانتوں کا مینا اُتر جاتا جو ہر ضایع ہو جاتا ہے اور مسوڑوں کے ہٹ جانے سے دانتوں کی جڑیں ننگی ہو جاتی ہیں اور روز بروز ذرات غذا کے اتصال سے خرابی بڑھ کر کوسافی بدبو نکلتی ہے اور درد کی وجہ سے مریض ہمیشہ مضمحل رہتا ہے اور شیرین اشیاء کی کثرت استعمال سے بھی دانت خراب ہو جاتے ہیں اگرچہ شیرینی

بذات خود دانتوں پر کوئی بُرا اثر پیدا نہیں کرتی مگر معدہ میں شیرین اشیا کا سرکہ بنجاتا ہے اور سرکہ سے دانت خراب ہو جاتے ہیں اگر شیرین چیز کے ذرات ایک رات بھر دانتوں میں رہ جاویں تو زیادہ تر نقصان پہونچاتے ہیں خواب کے وقت پان یا اور کوئی چیز منہ میں رکھ کر خواب کرنا مناسب نہیں ہے نیز بقاعدہ غذا کے استعمال سے پرہیز کریں تاکہ بدہضمی پیدا نہو مرغن غذا کی کثرت بھی منع ہے۔ لیمو۔ املی۔ اچور وغیرہ ترشی اشیا کی استعمال سے بھی پرہیز کریں تاکہ دانت کند نہ ہو جاویں اگر ترش اشیا اور تیزابوں کا استعمال کرنا ضروری ہو تو بعد میں کاربونٹ آف سوڈا وغیرہ کھار دو یہ کو بطور غرغرہ استعمال کریں یا نیم گرم پانی کا غرغرہ بھی مفید ہے بادام۔ سپاری۔ اخروٹ وغیرہ سخت اشیا کو دانت سے توڑنا گرم چاء کے بعد سرد پانی کا پینا یا اسکے برعکس عمل کرنا۔ غذا کے بعد شراب کی استعمال گندنا خام۔ خربا۔ جوزہندی وغیرہ بالخاصیت مضر اشیا دندان سے پرہیز کریں برف اور زیادہ سرد پانی سے بھی دانت خراب اور ضعیف ہو جاتے ہیں ان جملہ امور مضر دندان سے پرہیز کرنی ضروری ہے۔

فصل دویم تفتت الاسنان (ڈکروسس اف دی ٹوتھ) جب دانتوں کے جرم میں رطوبت حادہ ردی الکیفیت نافذ ہو کر متعفن ہو جاتی ہے نیز جب دانتوں کے درزوں میں غذا کے ریزے پھنس کر متعفن ہو جاتے ہیں تو تمام دانت یا اوس کا کوئی جزو خراب ہو جاتا ہے جس کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے مردار ہو کر علیحدہ ہو جاتے ہیں دانتوں کی ساخت کے خراب ہو جانے سے رنگت سیاہ ہو جاتی ہے کبھی خنازیری مزاج کمزور آدمی اور امراض آتشک میں سیماب کی زیادہ استعمال سے دانت بتدریج بھر جاتے ہین ورم لثہ۔ سوزش دہان سے بھی بباعث مردار ہو کر گلجاتے ہیں درد زیادہ ہوتا ہے دانت کی جڑ کے زیادہ ہل جانے سے سوڑے سوج جاتے ہین سواد کے پیدا ہو جانے سے درد زیادہ ہوتا ہے پھوٹ جانے کی صورت میں ناسور ہو جاتا ہے جس سے مریض کو مدت دراز تک تکلیف اوٹھانی پڑتی ہے کبھی اجزائی دندان کی ماسک وملاذق رطوبت کے فانی ہو جانے سے دانت ریزہ ریزہ

سو کر ضائع ہو جاتے ہیں جیسا کہ ناقہین اور مشائخ میں مشاہدہ کیا گیا ہے۔ **علاج** حسب سبب
موجب فساد عمل میں لادیں امتلا کی صورت میں مسہل دیں قبض کا خیال رکھیں بعدہٗ ان ادویہ
عاقرقرحا سعد کوفی پھٹکری نوسادر دارچینی نمک ہندی ہلیلہ زرد مائیں وغیرہ ادویہ مجلی دندان
کو باریک کرکے شہد میں ملادیں اور صبح وشام دانتوں پر ملیں بوسیدگی کی صورت میں
دانتوں کے سوراخ میں سکت مصطگی قدرے افیون اور کافور شامل کرکے داخل سوراخ کریں
اس سے درد کو بھی تسکین ہو جاتی ہے اور مانع تاکل بھی ہے لیکن پہلے سوراخ کو مواد فاسدہ
سے پاک وصاف کرنا شرط ہے تاکل کی کمی میں حتی الوسع تمام مردار حصہ کو کھرچ کر یا
سوہان سے تراش کر دانت کو صاف کریں اور باقی حصہ کو کاربالک اسڈ یا
کریازوٹ سے داغ دیں اگر سوراخ کی گہرائی دانت کی مخ تک پہونچ جائے تو ادویہ
میں چاندی یا سونا وغیرہ مناسب دھات کو بھر دیں اگر درد کی شکایت پائی جائے
تو کوکین۔ کاربالک اسڈ کریازوٹ۔ ایوڈوفارم۔ کلورل کمفر وغیرہ مسکن الوجع ادویہ
کو مقام ماؤف پر لگادیں اور درد کے موقوف ہونے کے بعد سوراخ کی بھرتی کریں
اگر مواد کے اجتماع سے صورت دبیلہ کی نمایاں ہو تو فلوس خیار شنبر کو دودھ میں حل کرکے
غرغرہ کریں پختہ ہونے کی صورت میں شگاف دے کر مواد موجودہ کو خارج کریں ناسور
کی صورت میں جانب ماؤف کو نکال دیں *

فصل سوئم کسر وخلع دندان (فریکچر اینڈ ڈسلوکیشن آف دی ٹوتھ)

جب منہ پر ٹھکی۔ گھونسا اور لات کے لگنے سے یا منہ کے بل گرنے سے دانت ٹوٹ
جاتا ہے تو بیچ میں جڑ کے رہجانے سے مریض کو سخت تکلیف ہوتی ہے کبھی اپنی
جگہ سے نکل کر غیر مقام پر چلا جاتا ہے جس سے مریض کو کھانے پینے میں زیادہ تکلیف
ہوتی ہے **علاج** اگر ترچھی طور پہ دانت کے ٹوٹنے سے کنارے کھردرے اور ناہموار
ہو جاویں تو ریتی کے ذریعہ صاف کریں اگر سطح کے نازک ہو جانے سے سردی گرمی
شکر ترش وغیرہ کی برداشت نہ ہو سکے تو کاربالک اسڈ کریازوٹ۔ کلورافارم ٹنکچر
نیلا تھوتھہ وغیرہ مسکن الوجع ادویہ سے داغ دیں تاکہ درد رفع ہو جائے

اگر چھوٹے ٹکڑے کے ٹوٹ جانے سے سطح ہموار اور چکنی باقی رہجاوے تو علاج کی
چنداں ضرورت نہیں ہے اگر محض درمیان سے دانت ٹوٹ گیا ہے اور کوئی ٹکڑا علیحدہ
نہیں ہوا تو چند روز آرام دینے سے اتصال ہوجاتا ہے اگر ایسا ممکن نہ ہو تو شکستہ حصہ کی بجائے مصنوعی
سرا چڑھا دیں اور دانت کے مصنوعی سر کا قیام مختلف طریق پر ہوتا ہے چنانچہ قدیمی طریق
یہ ہے کہ مصنوعی سرے کو لکوڑی لکڑی یا کیل کے ساتھ قایم کرتے ہیں۔ نیا طریق یہ ہے
کہ ایک پلیٹنی نم کی نلکی داخل کر کے اوسکے گرد امیلگم بھر کر قایم کرتے ہیں ازاں بعد
نئے سر کو سونے کے کیل سے جڑ دیتے ہیں بعض چینی کے سرے ہوتے ہیں جس کی زیریں
سطح پر جوف اور پچھلے کنارہ کے قریب مثلث سوراخ ہوتا ہے جڑ کے سوراخ میں دانہ دلر
پن داخل کر کے امیلگم کے ساتھ قایم کرتے ہیں اور سر کے جوف میں بھی امیلگم بھر کر پچ کے
ابھرے ہوئے حصہ پر خوب دبا کر جڑ دیتے ہیں مگر اس صورت میں جڑ کا بالکل صحیح وسالم
اور مضبوط وسیدھا ہونا شرط ہے نیز مریض تندرست قوی آتشک اور خنازیری مزاج
سے مبرا ہو اور یہ عمل محض سامنے کے بالائی چھ دانتوں پر کیا جاتا ہے نیز مصنوعی سر
چڑھانے سے پیشتر دانت کے تمام مغز کو جلا دینا اور صاف کرنا ضروری ہے طریق عمل
سنکھیا ½ حصہ گرین مارفیا ¼ حصہ گرین کریازوٹ ۲ بوند سب کو ملا کر جوف میں بھر دیں
بعد ازاں جاذب کی ٹوپی چڑھا کر کتنا پارچہ یا لاکھ کے ساتھ قایم کریں اس سے تمام مغز
ایک دو روز میں مردار ہوجاتا ہے بعض اوقات اس ترکیب سے ایک دو گھنٹہ
تک خفیف درد ہوتا ہے اگر ایک دفعہ کے عمل سے تمام مغز زایل نہ ہو تو دوبارہ سہ بارہ
عمل کریں اور تمام مغز کو صاف کرنے کے بعد جڑ کی نمار کو قدرے کشادہ کریں اگر دانت
کا سر قدرے قلیل باقی رہجاوے تو اوسکو کاٹ کر سطح لثہ کے برابر ہموار کریں سوزش
کی صورت میں دانت ماؤف کو نکال دیں اور پھٹکری کے غرغرہ سے خون کو بند کریں
اگر ضرب سقطہ کے باعث دانت اپنی جگہ سے اوکھڑ گیا ہو تو ٹھیک وضع پر رکھ کر کچھ
عرصہ تک آرام دیں تا کہ دانت قایم ہوجاوے بشرطیکہ جبڑے اور مسوڑوں کو زیادہ
نقصان نہ پہونچا ہو۔ یا جگہ پر بٹھا کر قریب کے دانت سے بذریعہ تاگہ باندھیں۔ اگر

بالکل اوکھڑ جائے تو تازہ ۔ ۔ میں خون کو صاف کرکے دانت کو قایم کریں اس سے کچھ عرصہ کے بعد دانت خود بخود مضبوط ہوجاتا ہے عدم قیام کی صورت میں دانت بالکل کو نکال کر مصنوعی دانت لگادیں بعد ازان پھٹکری بریان مازو سوختہ وغیرہ ادویہ قابضہ کی استعمال سے دانتوں کو تقویت دیں کبھی کبھی پھٹکری نوسادر خراطین سیاہ سوختہ محلل اورام ادویہ کی استعمال سے مادہ موجودہ کو تحلیل کریں یہ سنون فائدہ میں سریع الاثر ہے نسخہ سعد کوفی دارچینی مائیں ہر ایک ۳ درم پھٹکری ۲ درم فلفل کوہ نوسادر ہر ایک ۱ درم دم الاخوین کلنار ہر ایک ۴ درم ہلیلہ زرد نمک ہندی ہر ایک ۵ درم عاقر قرحا ۸ درم زر نبادہ ۱ درم سب کو باریک کرکے شہد میں خمیر کریں اور اینٹ پر رکھ کر گرم تنور میں داخل کرکے بریان کریں اور باریک کرکے عمل میں لادیں غذا لطیف سریع الہضم کھانے کو دیں *

فصل چہارم وجع الاسنان (اوڈن ٹلجیا) دانتوں کی عصبی درد کو نیورلجیا فیشیہ کہا جاتا ہے

ان ہر دو تکالیف میں تفاوت کیفیت اور سبب کی تفاوت ہے اگر دانت کی خاص ساخت میں کرم لگ جائے یا دانت کی بیخ یا اوسکے غشا میں ورم ہو جائے تو اوس کو عام درد کہا جاتا ہے برعکس اسکے اگر درد کے اسباب دانت کے باہر ہوں تو اوسکو عصبی درد کہا جاتا ہے دانتوں کا عام درد ایک جگہ پر محدود لگاتار رہتا ہے نیز خراب دانت کے نکال دینے پر فوراً بند ہوجاتا ہے لیکن عصبی درد کے عدم محدود ہونے پر دانت کے نکال دینے سے رفع نہیں ہوسکتا نیز توقف اور دورہ سے ہوا کرتا ہے اسباب اوڈن ٹلجیا ترش چیزوں کی زیادہ استعمال نیز حموضت معدہ کے باعث بیخ دندان میں سوزش ہوجاتی ہے جس سے درد دندان پیدا ہوجاتا ہے کبھی سوء مزاج کے باعث دانتوں کی مسوڑھوں میں ورم پیدا ہوجاتا ہے جس سے برابر درد کی شکایت پائی جاتی ہے شیرین اشیا کے زیادہ استعمال سے بھی درد دندان پیدا ہوجاتا ہے کیونکہ اس سے اکثر ورم لثہ اور ذبول لثہ کا عارضہ پیدا ہوجاتا ہے کرم دندان تعفنت الاسنان بھی موجب درد کا ہوتا ہے کیونکہ

تناول طعام کے وقت اکثر غذا کا ٹکڑا اور گوشت کا چھچھڑا دانت کی غار میں داخل ہوکر
متعفن ہوجاتا ہے جو موجب درد کا ہے نیز منہ سے بدبو آتی ہے عصبی اوجاع میں
برف وغیرہ بالفعل سرد اشیا اور سرد ہوا کے لگنے سے درد کی شکایت ہوجاتی ہے
جیسا کہ ورم عصابہ وغیرہ عصبی اوجاع کی شکایت بالفعل سردی کی سرایت سے ہوا کرتی
ہے اکثر مستورات حاملہ اور عصبی مزاج کے آدمی کو بھی نوبت کے طور پر درد کی شکایت
ہوا کرتی ہے وجع مفاصل تغوص کا زہریلہ مادہ بھی موجب درد ہے **علامات**
بارد بالفعل اشیا کے لگنے یا ترش و شیریں اشیا کے استعمال سے یا معدہ میں ترشی کے
پیدا ہونے سے جو درد پیدا ہوتا ہے ہر ایک سبب کے مقدم ظہور سے بخوبی تشخیص ہو
سکتی ہے جو درد سرد ہوا کے لگنے سے ہوتا ہے وہ فی الحقیقت لثہ کا خفیف ورم
ہوتا ہے مگر اس میں پیپ پیدا نہیں ہوتی جیسا کہ سرد ہوا کے لگنے سے صدغین ضعیف
سا ورم ہوجاتا ہے اور پیپ کی موجودگی سے معرا ہوتا ہے جو درد مغز استخوان دندان
کی متورم ہونے سے ہوتا ہے اوس پر ورم لثہ اور درد لثہ کی موجودگی دال ہوتی ہے
کرم خوردہ دانت کی موجودگی بھی ظاہر ہے **علاج** جملہ تکالیف کا تدارک اصل سبب
و سبب فساد کے مطابق کریں مریض کا منہ کھلوا کر روشنی کے مقابل دانتوں کا ملاحظہ
بغور تمام کریں اگر کوئی دانت گڑھا ہوا یا انگلی سے کھڑکھڑا آلودہ۔ فرسودہ یا شکستہ معلوم ہو اور
خاص دانت کے مرکز میں درد معلوم ہو یا کسی دانت کی مصنوعی بھرتی یا ٹوپی یا دانت
کے سرے نشان سے ہوجاتا ہے سوزش کی شکایت پائی جاتی یا دانت کی جڑ پودی
اور جنبش کرے تو ان تمام صورتوں میں دانت کا نکال دینا ہی مناسب ہے
علاج بے فائدہ متصور نہیں ہے اگر مغز استخوان دندان کی متورم ہونے سے درد
کی شکایت پائی جائی تو جوش دہ کو کنار اور عنب الثعلب وغیرہ فلفل اور دام کا غرغرہ
کریں نمک بسوختہ مغز بادام وغیرہ کی تکمید خاص رخسار پر فائدہ کرتا ہے کیکر کی ٹانک اور
باگی کا ربونیٹ آف پوٹاس کو مجموعاً یا منفرداً پانی میں حل کر کے غرغرہ کرنا بھی فائدہ مند
ہے دیگر مجرب فلفل سیاہ ۱۰ ماشہ عاقرقرحا ۶ ماشہ بادیان ۵ ماشہ سب کو نیم کوفتہ کرکے

نرم نرم مالش کریں اور لعاب دہن کو نکالیں ورم کی زیادتی اور مواد کی موجودگی کے سبب خاص لثہ میں بیخ دندان کے قریب شگاف دے کر مواد موجودہ کو خارج کریں اور رفع درد کے بعد لثہ کی تقویت میں وہی تدبیر عمل میں لادیں جو استرخائی لثہ میں بیان کئے جا دینگے اور یہ مرکب بھی تقویت لثہ کے لئے فائدہ میں سریع الاثر ہے نسخہ پھٹکری بریان مازو دم الاخوین کتھہ سفید برادہ آہن پوست درخت مولسری ہر ایک ۴ ڈرام ہیرا کسیس پوست انار پوست ہلیلہ چوب چینی ہر ایک درم نیلہ تھوتہ بریان ۲ درم سب کو باریک کر کے استعمال میں لادیں فائدہ میں سریع الاثر ہے خون کی زیادتی میں خاص مقام لثہ پر چند جونکیں لگادیں چار رگ کا فصد لیں۔ اگر دانتوں کے جسم زجاجی کے زائل ہو جانے سے دانتوں کی استخوان مکشوف ہو جائی تو اس حالت میں کسے ذرہ سی چیز کے لگ جانے سے درد دندان عارض ہو جاتا ہے اگرچہ اس صورت میں علاج دندان اخراج دندان ہی موزون ہے مگر پھر بھی حتی المقدور کوئی دوسری تدبیر کریں اور دانت کو نہ نکالیں بہتر تدبیر یہ ہے کہ احمل کا شک نقرہ کو دانت ماؤف پر لگادیں اس سے درد فوراً موقوف ہو جاتا ہے اگر دانتوں کی درزوں میں غیر جنس کے داخل ہونے سے تکلیف پیدا ہو تو اس کو خلال کے ذریعہ نکال دیں ورنہ انکے متعفن ہونے سے دانت کے اندرونی گودہ میں خارش اور سوزش کے پیدا ہونے سے دانت خراب ہو جاتے ہیں اگر ناسور کی صورت میں دانت کا عصب اور خود دانت بھی مردار ہو جائیگے تو خارجی اشیا کی طرح دانت بیکار شمار رہتا ہے اور درد کی شکایت برابر پائی جاتی ہے اس صورت میں دانت مردہ کو نکال دینا ہی مناسب ہے اگر دانت کرم خوردہ میں سوراخ پایا جائے تو سوراخ کو علل والائش اور رطوبت فاسدہ سے بخوبی صاف کریں بعد ازاں سلائی کے سرے پر روئی لپیٹ کر سوراخ کو صاف اور خشک کریں پھر نیا پنبہ سلائی پر لپیٹ کر تیزاب یونیا یا کریازوٹ میں تر کر کے باحتیاط تمام سوراخ میں داخل کریں اس سے بہت جلد درد زائل ہو جاتا ہے۔ اثنای استعمال میں گوشت لثہ وغیرہ مقام پر اوسکے اثر پہنچنے کی احتیاط رکھیں ادمہ وورم کے ہو جانے سے درد کی شکایت زیادہ ہو جاتی ہے بنزدوئی گودہ

دوا رکھتے وقت مریض کو ہدایت کریں کہ اندر کی طرف سانس نہ لے ورنہ غشائی بلغمیہ تک اسکے اثر کی سرایت سے احتمال ورم کا ہے دیگر مجرب عاقر قرحا ۴ ڈرام کافور ۵ ڈرام افیون ایک ڈرام سب کو نیم کوفتہ کر کے برابر سات روز تک ۶ اونس ریکٹی فائڈ اسپرٹ میں بھگو کر صاف کریں بعد ازاں روغن قرنفل ۱۰ ڈرام شامل کر کے دانت کی نہاں میں لگا دیں فائدہ میں سریع الاثر ہے دیگر مجرب آئسنس چندمن تھال اسی نیٹ ات . فباہر ایک . اگرین کوکین ۵ گرین سب کو ملا کر روغن قرنفل میں لعدی تیار کریں اور کرم خوردہ دانت میں رکھ دیں تسکین درد کے لئے بے نظیر ہے دیگر مجرب المجرب کریا زوٹ لاڈنم روغن قرنفل اسپرٹ کلورا فارم - اسپرٹ کمفر ٹنکچر ایوڈین سب کو مساوی الوزن لیکر روئی کے پھوہے سے دانت کے سوراخ میں لگا دیں تسکین درد کے لیے پینز اکسیر ہے اگر ۲ ماشہ کافور کو ایک تولہ تیل میں حل کر کے کرم خوردہ دانت میں لگایا جائے تو درد میں فوراً تسکین ہوتی ہے دیگر مجرب ریکٹی فائڈ اسپرٹ ۲ تولہ کافور ۲ تولہ افیون ۲ ماشہ روغن قرنفل ۸ بوند سب کو ملا کر لگا دیں - دیگر مجرب کافور اور افیون مساوی الوزن کو سرکہ انگوری میں حل کر کے لگا دیں تسکین درد کے لیے سریع الاثر ہے دیگر مجرب ٹنکچر اوپیم ۲۰ بوند کلورا فارم ۶ بوند دونوں کو ملا کر بذریعہ روئی دانت کے سوراخ میں لگا دیں دیگر مجرب کافور ۲ ڈرام کلوروفارم ایک ڈرام ارومانک اسپرٹ اف امونیا ۳۰ بوند سب کو ملا کر روئی کے ذریعہ سوراخ میں رکھیں - دیگر مجرب کریازوٹ ایک ڈرام اسپرٹ اف ۲ ڈرام لاڈنم ایک ڈرام سب کو ملا کر دانت پر لگا دیں کاربالک ایسڈ کے لگانے سے دو فائدے حاصل ہوتے ہیں اول اس سے زخم بہت جلد اچھا ہو جاتا ہے دویم اس سے سوراخ کا اندرونی عصب بیکار ہو جاتا ہے جس سے بیمار کو خارجی ہوا کے لگنے سے اذیت نہیں ہوتی - دیگر غرغرہ مجرب اسپند عاقر قرحا - پھٹکری ۳ ماشہ باؤ بڑنگ ہر ایک ۱ ماشہ برگ چنبیلی تولہ سب کو سوا پاؤ پانی میں جوش دیں نصف رہ جانے پر صاف کر کے غرغرہ کریں دیگر مجرب سہاگہ بریان ۳ ماشہ

افیون ۱ ماشہ دو نو کو ملا کر غلو لنبا دیں اور کرم خوردہ دانت کے سوراخ میں رکھ دیں اس سے درد کو فوراً آرام ہو جاتا ہے اگر نقصہ کے قائم رہنے سے بار دیگر درد عود کرے اور دانت کے نکال دینے کی ضرورت پیش آوے تو ایسے موقع پر اس قسم کی تدبیر کریں کہ جس سے دانت نکالا نہ جاوے اور نہ درد دوبارہ عود کرے اور وہ یہ ہے کہ سیماب و برادہ نقرہ باہم یکذات کر کے دانت کے گڑھے میں بھر دیں اگر طلا اور نقرہ یکذات کیا ہوا بھر دیں تو زیادہ تر موزوں ہے اور دو روز تک کوئی سخت چیز نہ کھاویں اگر شیریں اشیا کی کثرت استعمال سے درد کی شکایت ظہور میں آئے تو مسہل دیں سوڈا یا میگنیشیا کھلا دیں تاکہ قند وغیرہ سے جو ترشی پیدا ہوئی ہے وہ معدوم ہو جائی نیز سوڈا کاربوناس یا کاربونیٹ اف پوٹاس بقدر ۵ گرین کو ایک اونس پانی میں حل کر کے غرغرہ کریں۔ اور یہ مرکب تیار کر کے پلا دیں نسخہ کاربونیٹ اف پوٹاسیم ۳۰ گرین نائٹریٹ اف پوٹاسیم ۴ گرین پانی ۲ اونس سب کو ملا کر بقدر ایک اونس غذا کے بعد دیں ترشی معدہ کے دور کرنے میں سریع الاثر ہے۔ اشیائے بارد بالفعل کی استعمال۔ ترشی اور شیریں اشیا وغیرہ اختیاری اسباب سے حتی المقدور پرہیز کریں جو درد برف کی استعمال سے پیدا ہو وہ تھوڑی دیر کے بعد خود بخود زائل ہو جاتا ہے۔ اگر سرد ہوا کے لگنے سے درد شروع ہو تو سعوف نمک یا سبوس گندم یا ریت و مٹی کو گرم کر کے رخسار پر تکمید کریں اور باندھیں لثہ کی ورم میں پختہ ہونے پر نشتر سے شگاف دیکر مواد موجودہ کو خارج کریں اور عدم پختگی کی صورت میں بھی چند قطرات خون کے خارج ہونے سے فائدہ ہو جاتا ہے کیونکہ سردی کے باعث خون کا اجتماع زیادہ ہو کر موجب ورم کا ہوا ہے پس خون زائد کے خارج ہونے سے ورم برطرف ہو جاتا ہے اور درد میں افاقہ کی صورت نمایاں ہوتی ہے اخراج خون کے بعد جوشاندہ کو کنار یا مٹنگچہ مرکو گرم پانی میں حل کر کے غرغرہ کریں فائدہ میں سریع الاثر ہے اور یہ سنون بھی فائدہ مند ہے نسخہ سنون یہ ہے

زنجبیل مرچ سیاہ نیلا تھوتھو بریاں زیرہ سفید کتھ سفید پھٹکری بریان نمک لاہوری
عاقرقرحا مائیں پوست درخت سرس سنگ جراحت ہر ایک ۲ ماشہ سپاری چھالیہ ۴ عدد
مازو ۲ عدد سب کو باریک کرکے صبح و شام دانتوں پر مالش کریں نوتی عصبی درد میں
مارفیا کی پچکاری زیر جلد کریں روغن قرنفل یا پودینہ۔ کوکین کاربالک ایسڈ۔ ایوڈوفارم
کریازوٹ کلورل کمفر وغیرہ دانتوں پر لگاویں۔ لائیکوار امونیا اور ٹنکچر ایوڈیم دونوں
مساوی الوزن لیکر صرف لثہ پر لگادیں کونین مرکبات سم الفار جلسیمیم نوسادر انٹی پیرین
وغیرہ دافع نوبت ادویہ کو داخلی طور پر استعمال کریں اور یہ مرکب فائدہ میں سریع الاثر ہے
نسخہ سلفیٹ آف کونین ۳۰ گرین ہائیڈرو کلورک سولیوشن اف آرسنک ۴ ڈرام۔
ارومانک سلفیورک ایسڈ ۲ ڈرام سرپ اف جنجر ۳ اونس پانی ۸ ۱/۲ اونس سب کو
ملاکر بقدر ایک اونس صبح و شام غذا کے بعد دیں دیگر مجرب کونین ۱۲ گرین
سکاتور ایک گرین فرائی سکوتا ادک ایسڈ ۴ گرین بائی کاربونیٹ اف سوڈا ۱۰ گرین
سفوف سرخ مرچ نصف گرین سب کو باریک کریں اور ۷ پوڑیہ بنا دیں
اور صبح و شام ایک پوڑیہ کھانے کو دیں وجع مفاصل اور نقرس کی سمیت میں
سیلوریٹ اف امیونیا۔ کلوریٹ اف امیونیا مرکبات سورنجان وغیرہ کھانیکو
دیں۔ اس مرکب کی استعمال سے نیز فائدہ ہوتا ہے نسخہ نوسادر ۲ ڈرام شربت
انسنت صول ۴ تولہ مرکب خیسا ندہ حنطیانہ پاؤ بھر سب کو ملاکر بقدر ایک اونس صبح
شام دیں اگر عصبی درد دندان میں مقامی اور داخلی تدابیر سے آرام نہ پایا جائے تو
مجبوراً عصب ماؤف کو کھینچیں یا ایک دو انگشت کی مقدار کاٹ دیں کبھی
دانت کے گودہ میں ورم خفیف کے واقع ہونے سے بہت کم درد ہوتا ہے جو صرف
منہ کے صاف اور دافع عفونت دوا کے غرغرہ کرنے اور مریض ضعیف کو آرام
میں رکھنے سے فائدہ کمال ہوتا ہے اگر سوزش مزمن کے باعث درد مزمن باقی
ہو تو دانت ماؤف کو نکال دیں اگر ورم کے سبب دانت کا گودہ مردار ہو جائے
تو گودہ کی تکلیف رفع ہو جاتی ہے مگر دانت سیاہ اور کمزور ہو کر ہلنے لگتا ہے

جسکو بلا لاچاری نکالنا پڑتا ہے اگر گودہ کی سوزش سے دانت ہین کریدہ لگ جائے تو ہوا
خارجی کے داخل ہونے سے خاص دانت کا گودہ پیپ مین تبدیل ہوکر باہر نکل آتا ہے
پس اس صورت میں سم الفار - کاربالک اسڈ وغیرہ دوائی اکالہ سے جلا دیت یا خارج
ہونے گودہ کے بیشتر سوراخ کو بند کرین تاکہ بیرونی ہوا کے ٹھ داخل ہونے سے گودہ ندکورہ
تعفن سے محفوظ رہے اور فائدہ کے نہونے سے دانت ماؤف کو نکال دین کبھی دانت کے
گودہ کی تبدیل چونہ مین ہوجاتی ہے اور دانت کے زیادہ ہلنے سے سخت درد ہوتا ہے
پس اس صورت مین دانت کو نکال دینا بہتر ہے بعض اوقات آتشک خنازیری مزاج
درد مفاصل سیماب اور آیوڈین کی سمیت سے دانت کا غشاء النظم متورم ہوجاتا ہے یہ غشاء
جبڑوں کے سوراخ سے دانت کی جڑ تک ملفوف ہوتا ہے پس اس صورت مین اصل موجب فساد
دفعیہ سے اکثر آرام ہوجاتا ہے جونک لگانا نشتر سے خون نکالنا سکے بعد کرتا ملگچھ
اکونائیٹ کوکین ٹنگچر ایوڈین وغیرہ ادویہ کے استعمال سے سوزش اور درد کو رفع
کرنا مفید ہوتا ہے کبھی مواد کے اجتماع سے دمیل پیدا ہوجاتا ہے جسکا مواد دانتون کے نیچے
نیچے پھیلتا ہوا جبڑے کے اندرونی طرف کبھی باہر کبھی زیرین کبھی بالائی کنارہ مین
کبھی ناک کے اندر کھلتا ہے اور درد کی تکلیف زیادہ ہوتی ہے پس اس صورت مین
فوراً اشگاف دیکر مواد موجودہ کو خارج کرین اگر اس سے آرام نہو تو دانت کو نکال دین
تاکہ اخراج مواد کے واسطے راستہ ہوجائے اگرچہ اوزارون کے ساتھ دانت نکالنے کا طریق
عمل معمول اطبا ہے مین بوضاحت تمام بیان ہے اعادہ کرنا محض طوالت مین داخل ہے مگر انگلیون سے
سے دانت کا نکالنا ملک جاپان مین زیادہ تر رائج ہے جسکا بیان کرنا فایدہ سے خالی نہیں ہے
کیونکہ قلع دندان کے وقت زنبور کے دیکھنے سے عموماً مریض ہراسان ہوجاتا ہے جسمین احتمال
نقصان کا ہے اور اس نئے طریق سے دانت نکالنا حکیم و مریض دونون کے لئے مفید ہے
لیکن یہ قاعدہ زیادہ ترمشق پر موقوف ہے چنانچہ سب سے پہلے نرم چوب کے تختہ مین مختلف قسم
کے دانت نصب کئے جاوین اور طالب مشق کو ہدایت کیجاوے کہ انکو ہاتھ کی انگلیون سے نکالنے کی
کوشش کرے اور کچھ عرصہ کے بعد کامیاب ہونے پر سخت چوب کے تختہ پر ورزہ مضبوطی

سے دانت لفضب کرکے برابر کچھ عرصہ تک مشق کرتا رہے غرض اسی طرح متواتر سخت سے سخت چوب میں دانت پھنسا کر خوب مہارت پیدا کرے تاکہ اس قسم کی ریاضت سے ہاتھ کی انگلیاں مضبوط اور زور آور ہو جاتی ہیں پس اس صورت میں انگلیوں سے دانتوں کو نکال لینا چنداں مشکل معلوم نہیں ہوتا **فایدہ جلیلہ** بعض اشخاص کے عرق دموی کی ساخت اس قسم کی ہوتی ہے کہ خفیف رگڑ اور شگاف سے خون بہت ہی زیادہ خارج ہوتا ہے اور بصد مشکل بند ہوتا ہے خصوصًا دانت اوکھاڑنے کی بعد جریان خون نہایت سخت ہوتا ہے اور نہ بند ہونیکی صورت مین احتمال ہلاکت کا ہو جاتا ہے پس احتمال مذکور کی صورت میں جب کبھی کسی مریض کا دانت نکالنا منظور ہو تو اوس سے پہلے دریافت کیا جائے کہ زخم ہو جانے کے وقت یا نکسیر کے پھوٹنے پر خون کسقدر خارج ہوتا ہے اور کتنی دیر میں بند ہوتا ہے جب اس قسم کا مریض دموی مزاج معلوم ہو تو اوسکے دانت نکالنے کا ارادہ ہرگز نہ کیا جائے تاوقتیکہ برابر چند روز تک ارگٹ تیزآب گندہک اسی ٹیٹ اف لڈ مرکبات فولاد کے استعمال سے خون غلیظ القوام کیا جائے اگر دانت نکالنے کے بعد اتفاقًا معمولی طور پر خون جاری ہو جائے تو آب سرد یا تیز گرم پانی یا پھٹکری کی پانی کا غرغرہ کافی ہے اگر اس سے مطلب براری نہو تو ٹنکچر اسٹیل گیالک اسڈ ٹانک اسڈ - ٹارٹارک اسڈ - سائیٹرک اسڈ اسی ٹیٹ اف لڈ اور پھٹکری کے سلوشن مین مناسب رفادہ بھگو کر دانت کے اوکھاڑی ہوئی مقام میں نچلی ہوس دین اور جبڑی کو پٹی سے خوب کس کر باندہیں برابر دو تین روز تک مریض کو بآرام لٹائی رکھیں شراب گرم مصالحہ سرخ مرچ اور ترشی سے پرہیز کرین - تیزآب گندہک کے لگانے سے بہتر فایدہ ہوتا ہے

اگر دانت نکالنے کی موقع پر مقام لثہ پر ذراقہ زیر جلد کے طور اس مرکب کو استعمال کیا جائے تو لثہ کے بے حس ہو جانے سے عمل جراحی بآسانی ہو جاتا ہے **نسخہ** ۲ گرین ہایڈرو کلوریٹ آف کوکین کو ۲ ڈرام عرق کافور مین حل کرکے بقدر ۱ بوند دانت ماؤف کے لثہ مین زیر جلد پچکاری کرین اس سے مقام بالکل بے حس ہو جاتا ہے

فصل پنجم حکۃ الاسنان جب مختلف قسم کا ردی الکیفیت پانی پیا جاتا ہے یا حریف ناسخ اغذیہ کہائی جاتی ہے تو اوسکی تدرسے قلیل تاثیر دانتوں میں سرایت

کر جاتی ہے اور حارش کی پیدا ہونے سے مریض ہمیشہ دانتونکو باہم پیتا اور اشیا کو چباتا رہتا ہے **علاج** اس سبب فساد کو روکین مثلاً کی صورت مین صبر اور ایارج سے مسہل دین قبض کا خیال رکھین اور یہ مطبوخ برابر چند روز تک پلا دین **نسخہ** افتیمون ۴ ماشہ عناب لابتی - آلو بخارا ہر ایک عدد ہلیلہ زرد شاہترہ ہر ایک ۶ ماشہ سکو پانی مین جوش دیکر صاف کرین اور نبات سے شیرین کر کے پلاوین عرق گلاب اور سرکہ انگوری مین بیج کرفس بھگو کر غرغرہ کرین اور سفیدی بیضہ کی مالش سے نیز فایدہ ہوتا ہے اور ماء الشعیر کے استعمال بھی فایدہ مین سریع الاثر ہے اگر کافور کو ایتھر مین حل کر کے لگایا جائے تو نیز فایدہ ہوتا ہے اور یہ سنون بھی فایدہ مند ہے **نسخہ** مایس پوست ہلیلہ زرد ہر ایک یکتولہ - گندھک آملہ سار پھٹکری بریان کافور ہر ایک ماشہ فلفل کرد ہیر اکسیس عاقرقرحا نیلا تھوتھہ بریان ہر ایک ۳ ماشہ سب کو باریک کر کے بطور سنون صبح و شام استعمال کرین -

فصل ششم تحرک الاسنان - جب دانتون کی گرد لثواح کے مسوڑے منجذب ہو جاتے ہیں تو دانت ڈھیلے اور کمزور ہو کر حرکت کرنے لگتے ہیں بڑھاپے میں نکل پڑتے ہیں پس اس قدرتی فعل کو روکنا بعد مشکل معلوم ہوتا ہے البتہ دانتونکو چباتے رہنا مسوڑے و نیز مالش کرنا - دانتون کو صاف رکھنا اور انپر کائی نہ لگنے دینا وغیرہ تدابیر سے دانت صحیح و سالم مدت دراز تک رہ سکتے ہیں اگر دانتون کو مسوڑے چھوڑ دین اور دانت ہلتے معلوم ہون تو ادویہ مقویہ سنونا اور مضمضۃ استعمال میں لا دین اگر دانتون کی جڑ تو نمبں کائی کے ذرات پائی جاوین تو اوسی اوتار دین حتی کہ تندرست سطح نکل آوے ٹنکچر مرکی ۲۰ بوند پانی مین حل کر کے غرغرہ کرین اگر مریض کو شراب سے نفرت ہو تو صرف مرکی کو پانی مین حل کر کے استعمال کرین **دیگر مجرب** شب یمانی ۱۵ گرین سہاگہ ۲۰ گرین مرکی ۱۰ گرین سب کو باریک کر کے ۱۲ اونس پانی مین حل کر کے غرغرہ کرا دین از بس مفید ہے اس سے دانت مضبوط اور مستحکم ہو جاتے ہیں **دیگر مجرب** پھٹکری بریان سہاگہ بریان کتھ سفید

مائیکہ ہر ایک ایک تولہ شیلا تھوتھہ بریان مازو مصطگی ہر ایک ۶ ماشہ سپاری چھالیہ بریان ۲ عدد
سب کو باریک کرکے صبح وشام دانتون پر ملین **دیگر لوتھر پوڈر** کھریا مٹی
ملامت کی ہوئی ۲ اونس سہاگہ پھلکیبی کیو ہر ایک ۲ ڈرام کافور ۱ ڈرام کاربالک ایسڈ
۱۰ قطرات کوچی نیل ۳۰ گرین سب کو باریک کرکے منجن بناویں اور صبح وشام استعمال
مین لاوین **دیگر مجرب** کھریا مٹی اسپہریڈیس روٹ پوڈر مسر پوڈر کیسیا
پوڈر کیلیٹی کیو پوڈر ہر ایک ۲ ڈرام آئیل اف ترولی آئیل اف پیپرمنٹ ہر ایک ۱ بوند
سب کو باریک کرکے منجن بناوین **دیگر مجرب** کافور ۲ ڈرام کھریا مٹی ۴ ڈرام
اول کافور کو اسپرٹ مین حل کرکے دونون کو ملاوین اور دوبارہ باریک کرکے استعمال
مین لاوین اگر کسی آلفا فیہ صدمہ سے دانت کا کوئی ٹکڑا ٹوٹ کر علیحدہ ہو جاوے
تو مرہم کے ظاہر ہونے پر بہت سی تکلیف ہوتی ہے اگر ٹوٹے ہوئے دانت کو نہ
نکالا جاوے تو ہفتہ دو ہفتہ کے بعد پیپ کی پڑجانے سے درد زیادہ ہوتا ہے اگر کوئی دانت
اکھڑ کر باہر نکل آوے تو اوسکے گڑھے کو خون کی لوتھڑی سے بخوبی صاف کرین نیز دانت کو دھو کر
جا مین رکھکر بخوبی دباوین اور چند ایام تک حرکت سے باز رکھین ملایم غذا کھانیکو دین
اس سے دو تین روز مین دانت مضبوط ہو جاتا ہے کچھ عرصہ کے نکلے ہوئے دانت میں یہ
صورت ظہور مین نہین آتی *

فصل ہفتم دود الاسنان کرم دندان

تشریح سے معلوم ہوتا ہے کہ دانتون مین کرم کے پیدا ہونے کی کوئی خاص استعداد نہین ہے کیونکہ
دانت جسم زجاجی اور استخوان سے مرکب ہے لیکن جس چیز نے اطبا کو غلطی مین ڈالا ہے
وہ یہ ہے کہ کبھی مغز استخوان دندان اور عصب مین ورم پیدا ہو جاتا ہے جسکی وجہ سے
لثہ بھی متورم ہو جاتا ہے دانتون مین سخت درد ہوتا ہے سوڑون اور دانتون کی
درمیان سے پیپ خارج ہوتی ہے دانتمین گڑھا پڑجاتا ہے اور اکثر پیپ کی ریشے گرہ دار
سے خارج ہوتے ہیں جسکو عوام الناس دیکھ کر گمان کرتے ہیں کہ دانتمین کرم پڑ گئے
ہیں غرض تجویف دندان اور ریشہ اسکے ریم کی صورت سے لوگ غلطی میں پڑ گئے ہیں انتہٰی

تشریح اور تحقیقات سے کرم کا ثبوت بالکل پایا نہیں جاتا اور اصل حقیقت جب فساد
مرض کا یہ ہے کہ جب حیوانی اور نباتی اغذیہ کے ریزے دانتوں کی درزوں میں پھنس جاتے ہیں
اور صاف نہیں کئے جاتے تو منہ کی لعاب اغشا سے مل کر سڑاند میں ہو جاتے ہیں جس سے
منہ میں ایک قسم کا تیزاب پیدا ہو جاتا ہے جو دانتوں کیلئے موجب خرابی کا ہے سیماب
کی کثرت استعمال سے یا سیماب یا عنبر منجن کی مالش سے دانت کھردرے اور غبار زدہ ہو جاتے
ہیں کمزور شنا تیز مزاج کے دانت بھی مستعد سڑاند کے پائے جاتے ہیں دانتوں کی ساخت
میں کائی کی سرایت اور آلات الہضم کی خرابی بھی موجب فساد ہے دانتوں کی دو قسم
اوپر نیچے نکلنے سے دانت باہم رگڑ کھاتے ہیں جس سے دانتوں کی ساخت بتدریج بگڑ جاتی ہے
نیز دانتوں کی ساخت نہایت ملائم ہو جاتی ہے رنگت میں کم و بیش تبدیلی ہو جاتی ہے
آخر کار دانت کی بیرونی حصہ پر کھردرا پن کی شروع ہو جانے سے بتدریج دانت کی جڑ تک
سڑاند کی سرایت ہو جاتی ہے اور کرم خوردگی کی کیفیت جسقدر زیادہ ہوتی جاتی ہے
اوسی کو مطابق گڑھا بڑھتا جاتا ہے جسکے ہمراہ ورم لثہ کی شکایت بھی پائی جاتی ہے مغز
استخوان دندان کی اندر ورم کی ہو جانے سے بھی درد ہوتا ہے ترش اشیاء کے کھانے اور
لگانے سے بھی درد شدید ہوتا ہے حموضت معدہ اور شیریں اشیا کے زیادہ استعمال
بھی موجب فساد دندان ہے اگر ابتدا حالت میں مرض مذکور روک نہ دیا جائے تو عصب
تک مرض کی سرائیت کی کر جانے سے سخت درد ہونے لگتا ہے جس سے مریض بیقرار اور
مضطرب حال ہو جاتا ہے کھانا پینا چھوٹ جاتا ہے سوزش کی ترقی اور ورم مغز
دندان میں ورم لثہ اور جبڑی پر دمبل ہو جاتا ہے جب دانت میں سڑاند کی کیفیت دور
دراز تک پہنچ جاتی ہے تو عصب کو ایذا پانے سے درد زیادہ خوفناک ہو جاتا ہے کبھی
درد یکایک بند ہو جاتا ہے جب نوبت درد کی وقت تمام چہرہ پر درد کی شکایت پائی جائے
گرم اشیا سے زیادہ تکلیف معلوم ہو اور کوئی خاص دانت مرض میں مبتلا ہو کر معلوم
نہ ہو تو اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ دانت کی عصب میں جس موجود ہے جسکی سوزش سے
درد ہو رہا ہے **علاج** تند سیاہ ترش اشیا اور بار و بالفعل وغیرہ اختیاری

اسباب کی استعمال سے حتے المقدور پرہیز کرین مسہل دین تاکہ معدہ کی ترشی رفع ہوجائے
۵ اگرین سوڈا کاربوناس یا پوٹاس کو ایک الونس پانی مین حل کرکے غرغرہ کرین جو
درد برف کی استعمال سے ہوتا ہے تھوڑی دیر کے بعد خود بخود زایل ہوجاتا ہی ترش اشیا
کی درد مین ضرس کے موافق علاج کرین حموضت معدہ کی صورت مین سوڈا مگنیشیا وغیرہ مقوی
اور دافع ترشی استعمال مین لادین جو درد سرد ہوا کے لگنے سے ہوتا ہے وہ سبوس
گندم کی تکمید سے رفع ہوجاتا ہے ورم کی صورت مین لثہ پر شگاف دین تاکہ خون کی خارج
ہونے سے اجتماع الدم مین کمی پائی جائی اور اس سے درد مین بہی تخفیف ہوجاتی ہے
اور خون نکل جانے کے بعد گرم پانی مین چند قطرات ٹنکچر اوپیم یا ٹنکچر مر شامل کرکے غرغرہ کرین
ورم مغز دندان کی صورت مین تکمید کرین مواد کی موجودگی مین بیخ دندان کے قریب لثہ
مین شگاف دین مواد کے خارج ہوجانے سے درد کو فوراً آرام ہوجاتا ہے اگر ناسور کی صورت
مین عصب اور دانت خراب و بیکار ہوجائے تو دانت ماؤف کو نکال دینا بہتر ہے اگر
جسم زجاجی کی دور ہوجانے سے دانتون کے استخوان ننگی ہوجائی اور گوشت کی کم ہوجانے سے
قدری قلیل بھی ننگی ہوجائے تو اس صورت مین ذرہ سی چیز کے لگنے سے درد شروع ہوجاتا
ہے پس اس موقع پر دانت ماؤف پر خالص کاسٹک لغزہ لگا دین چند دفعہ کی استعمال سے
درد مین تخفیف ہوجاتی ہے جس دانت مین سوراخ ہوجاتا ہے اوسکا درست کرنا
غیر ممکن ہوتا ہے البتہ درد کی تسکین اور سرانڈ مین رکاوٹ ضروری ہی بعض اوقات
سوزش کی روکاوٹ کیلئے خود طبیعت ہی عصب کو سخت اور سُست کر دیتی ہے جس سے
سوزش رک جاتی ہی مگر فعل طبیعت کی ہمیشہ نہ قایم رہنی سے عصب کو بحس کرنا پڑتا ہے
یا دانت کو نکال دیا جاتا ہے اگر عصب کو بحس کرنا مدنظر ہو تو کریازوٹ یا
اسٹرانگ کاربالک اسڈ یا تیزاب ایمونیا مین ذرہ سی روئی بھگو کر دانت کی غار
مین رکھدین اور اوپر سے روئی کا پہویا چندرس یا مصطگی یا لوبان کے عرق
مین تر کرکے رکھدین اور بیمار کو ہدایت کرین کہ اندر کیطرف سانس نہ لے
ورنہ غشاء مخاطیہ تک اثر کے پہونچنے سے ورم ہوجاتا ہے روغن قرنفل

پپرمنٹ آئل کا لگانا بہی مفید ہے انکے استعمال سے عصب دندان حسں ہوجاتا ہے درد مین فوراً تسکین ہوتی ہے مگر پہلے ثقبہ کو ریزہ طعام رطوبت فاسدہ سے صاف کرین پہر سلائی کے سری پر خشک روئی لپیٹ کر ثقبہ کو خشک کرین ۔ کاربالک اسٹڈ کے لگانے سے زخم جلد اچہا ہوجاتا ہے اور عصب اندرونی ثقبہ کے ریشے بیکار ہوجاتے ہین جسکی سبب خارجی ہوا کے لگنے سے بیمار کو اذیت مطلقاً نہین ہوتی ۔ **دیگر مجرب** روغن قرنفل ۔ کریازوٹ ہر ایک ۸ بوند مصطگی رومی ۔ موم سفید ہر ایک ڈرام سب کو ملا کر دانت کی غار مین بہر دین ٹنکچر اکونایٹ کی لگانے سے بہی فایدہ ہوتا ہے مگر اسمین احتیاط زیادہ درکار ہے کیونکہ سمیت کی وجہ سے اسکا استعمال کرنا خطرناک ہے **دیگر مجرب** سہاگہ نوشادر عاقرقرحا نراج ہر ایک ۲ ماشہ افیون انگوزہ ہر ایک یکماشہ سب کو باریک کرکے شہد مین ملا دین اور غلولہ بنا کر دانت کی کہڑی مین رکہہ دین **دیگر مجرب** ایوڈوفارم ایک ڈرام کاربالک اسڈ ۸ بوند پیپرمنٹ آئل ۸ بوند سبکو ملا کر قدری گلیسرین مین ملا کر لگدی بنا دین اور حسب مقدار غار غلولہ بنا کر گڑہی مین رکہہ دین **دیگر مجرب** اجواین خراسانی عاقرقرحا باؤبڑنگ کافور کتہا کو کمیلا ۔ ہر ایک ۲ ماشہ سب کو باریک کرکے بہوف بنا دین اور حسب موقع استعمال مین لا دین ۔ **دیگر منجن مسکن الوجع** مصطگی سپر کسیس تخم مین بہل زنجبیل سنگ جراحت سہاگہ سرمہ سفید ہر ایک یکتولہ مرچ سیاہ کتہ سفید ناگرموتہ ہر ایک ۲ تولہ سب کو باریک کرکے بوقت خواب دانتون پر ملین اور منہ سے پانی نکال دین بعدازان گرم پانی سے غرغرہ کرین فایدہ مین عظیم النفع ہے **دیگر مجرب** کافور ۲ تولہ افیون ۴ ماشہ دونون کو باریک کرکے ۲۰ تولہ شراب مین آمیز کرین اور بوقت ضرورت دانتون پر لگا دین اگر مسکن ادویہ کے استعمال سے فایدہ معلوم نہو تو دانت کے خراب حصہ کو تراش کر دانت کے ملایم حصہ کو بالکل نکال دین بعدازان غار کو کسی دہات سے بہر دین اور یہ ترکیب عصب کی حس نکلنے سے پہلے کرے پر فایدہ مند ہے کیونکہ گرمی اور سردی کی تاثیر کے معلوم ہونے پر دانت کا بہرنا کچہ فایدہ نہیں دیتا البتہ اس صورت مین کٹا پارچا اور چونہ کے مرکب سے بہرنا زیادہ تر مفید ہے چونہ کا مرکب پہلے نرم ہوتا ہے پہر سخت ہوجاتا ہے کٹا پارچا گو بہت سخت نہین ہوتا مگر

برسوں دو برس تک برابر رہسکتا ہے اکثر سونا چاندی اور ٹین سے بھی دانت کی غار بھردی
جاتی ہے جسکی ترکیب یہ ہے کہ دھات ٹین سے کسی دھات میں بحالت سرد مناسب مقدار میں
سیماب ملا یا جاوے اور گرم کرکے بھی ملایا جاتا ہے سیماب کی زیادہ مقدار سے مصالحہ
نرم ہوجاتا ہے۔ پہلی ترکیب زیادہ تر مروج ہے اس سے غار بخوبی بھرجاتا ہے مگر تمام ذرات
کے باہم نہ وصل ہونے سے پانی کا اثر برابر ہوجاتا ہے۔ دوسری صورت میں جملہ ذرات بخوبی
وصل ہوجاتے ہیں مگر غار اچھی طرح نہیں بھرتا غرض کسی ترکیب سے دانت کو بھرا جاوے
مگر بھرتے وقت اس بات کا خیال کیا جائے کہ دھات کو ذرہ ذرہ کرکے اچھی طرح بھردیں تاکہ
پانی کا اثر سرایت نہ کرسکے جب شدت سوزش کے باعث مسوڑھے سوج جاویں سوجن چہرہ
تک پھیل جائے تو اس صورت میں بعض شخص ہوجاتا ہے جس سے درد کو خودبخود آرام ہوجاتا ہے
اور ورم کیلئے شنگرف اور افیون لگا دیں اگر دانت کے نیچے پیپ پڑ جائے تو دانت واقف کو
نکال دیں بعض اوقات خراب شدہ دانت کی جڑ پر تراش کیے ہوئے یا استخوان میں رسولی کے وقوع
یا عصب سخت ہوجانے سے دانت اور لثہ میں درد عصبی ہوا کرتا ہے خصوصاً ایام حمل میں
اس قسم کا درد زیادہ ہوتا ہے جسکی ٹیس برابر چہرہ تک پھیل جاتی ہے اور لگان کی صورت
میں زیادہ تر شدید ہوتا ہے اور ظاہر میں دانتوں کے اندر کسی قسم کی خرابی معلوم نہیں
ہوتی پس علاج کے موقع پر اصل سبب کے موافق تدارک کریں مسہل دیں قبض نہ ہونے دیں
کونین سنکھیا وغیرہ دافع نوبت دوا کھانے کو دیں شراب کی استعمال سے نیز فائدہ ہوتا ہے
جب سوزش وغیرہ عوارضات کی وجہ سے گوشت لثہ کم ہوجائے اور دانتوں کی جڑ نمایاں
ہوجائیں تو اس صورت میں دانت خودبخود گر جاتے ہیں اگر دانت اور لثہ کے زیادہ فساد سے
دانت کا نکالنا ضروری سمجھا جائے تو زنبور کے ذریعہ قلع کریں جسکا طریق عمل معمول احمدیہ
میں بصراحت تمام بیان ہوگی دوا کے ساتھ دانت کو نکالنا مناسب نہیں کیونکہ دوا
سے غشائے مخاطیہ کو سخت اذیت پہونچتی ہے ❊

فصل ششم صریر الاسنان فی النوم دانتوں کا کچکچانا
کوئی اصلی مرض نہیں بلکہ چند دیگر امراض کی ایک علامت ہے اور اکثر یہ مرض بچوں

کو بحالت کرم شکم عارض ہوجاتا ہے بد ہضمی ریاح غلیظہ کی تولید وغیرہ امراض شکمی
میں نیز بروز دندان کی وقت بچے مبتلائی مرض ہو جاتے ہیں غشیہ دماغ کی ورم اجتماع
الماء فی الراس اور چہرہ کی چھوٹا پن ہونے سے بھی یہ عارضہ ہوجاتا ہے کبھی بچون مین اسکی
عادت پڑجاتی ہے جس سے وہ عادت کے پورا کرنے میں مجبور ہو جاتے ہیں **علاج** سب سے
اول اصل سبب موجب فساد کو دریافت کر کے اوسکے ازالہ میں کوشش کرین امتلائی
صورت میں مسہل دین قبض کا خیال رکھیں بعد ازان مقوی معدہ ہاضمہ غذا دوا میں استعمال
میں لادین بادیان سپاری بچیو یہ کو جوشاندہ کرکے پلادین **دیگر مجرب**
پوست ترنج - پودینہ دانہ الاچی - زیرہ سفید سنبل الطیب - بادیان زنجبیل ہر ایک
دو ماشہ سبکو باریک کرکے آدہ پاؤ نبات سی شیرین کرین اور معجون کے طور پر استعمال
کرین روغن قسط روغن زنبق روغن سوسن کی مالش گردن پر کرین غذا گوشت
آب نخود وغیرہ مقویات کہانیکو دین اور بوقت خواب کہانیکو کم دین +

فصل نہم ضرس الاسنان

دانتون کا کہٹا ہونا ایک حالت ہے
جو ترشی کی استعمال سی عارض ہوتی ہی اکثر ترش ومحنت اور بعض اشیاء کے کہانے پینے
سے کبھی قی حامض کے آنے سے عارضہ مذکور کی شکایت پائی جاتی ہے معدہ مین اخلاط
حامضہ کی موجودگی بھی موجب ضرس کا ہے جس سے اکثر آروغ ترش آتے ہیں اور منہ سے
پانی بکثرت بہتا ہے **علاج** حموضات کو استعمال سے پرہیز کرین اور دانتون کی کند
حالت مین نمک لاہوری کو شہد خالص یا زردی بیضہ میں ملا کر دانتون پر مالش کرین
نان گندم کا گودہ یا گرما گرم کباب کی مالش بھی مفید ہے روغن بنفشہ - روغن بادام
روغن زنبق - روغن زیتون کی مالش بھی فایدہ مین سریع الاثر ہے برگ حماض کو چبا کر
اوسکے گودہ کو دانتون پر ملنا نیز مفید ہے خرفہ خشخاش پودینہ مصطگی - نارجیل
مغز بادام پستہ مغز جوز ہندی - مغز فندق وغیرہ کو کوٹ کر دانتون پر ملین مرض کی
دور کرنیمین نہایت فایدہ مند ہے شیر تازہ کا غرغرہ بھی مفید ہے دوسری صفحہ بیپن
حتی المقدور اس قسم کی قی سے پرہیز کرین حب ایارج کی استعمال سے معدہ کی صفائی

ایک بڑا غدود پایا جاتا ہے جس سے کئی مجاری پیدا ہوتے ہیں اور ان سے بین سی ایک بڑا مجری رخسار کے اندر ہی سے منہ میں جاکر انیاب میں منتہی ہوتا ہے اور غدود مذکورہ کی مخصوصہ رطوبت منہ کی طرف گرتی ہے یہی سبب ہے کہ جب انسان غذا کھانی شروع کرتا ہے تو پہلے لقمہ کے چبانے وقت فک اعلےٰ میں درد معلوم ہوتا ہے اور دو تین لقمہ کھانے چبانے کے بعد درد موقوف ہوجاتا ہے کیونکہ مضغ طعام کی حالت میں غدود مذکورہ اپنی خاص رطوبت کو مجری کے ذریعہ منہ میں گرا دیتا ہے اور مجری کے خالی ہوجانے سے درد موقوف ہوجاتا ہے پھر رطوبت کے زیادہ جمع ہوجانے سے امتلا اور تمدد محسوس ہوتا ہے جو موجب درد کا ہے اور یہی رطوبت وسخ الاسنان کی موجب ہے چونکہ یہ رطوبت دونوں نواجذ کے قریب زیادہ موجود ہوتی ہے اسلئے انہیں وسخ کی شکایت بھی زیادہ پائی جاتی ہے وسخ کا اصل مادہ فاسفیٹ اف لایم (چونہ) ہوتا ہے جو غدود مذکورہ کی رطوبت میں موجود ہوتا ہے اور چونہ کا مادہ غدود میں خون سے حاصل ہوتا ہے کبھی مادہ مذکور سقدر زیادہ ہوجاتا ہے کہ مسوڑوں کا گوشت بھی کم و ناقص ہوجاتا ہے دانتوں کی جڑیں ننگی ہوجاتی ہیں جس سے دانت متحرک ہوکر گر پڑتے ہیں **علاج** سب سے پہلے مسہل کے ذریعہ معدہ اور امعا کو صاف کریں اگر مناسب معلوم ہو تو چہار رگ کا فصد لیں مسواک کا استعمال رکھیں رات کے وقت دہن معطلگی سے دانتوں کو چرب کریں زنگار وغیرہ ادویہ جالیہ کو شہد میں ملاکر دانتوں پر ملیں **دیگر منجن جالی** زبد البحر صدف سوختہ شاخ گوزن سوختہ نمک اندرانی شب یمانی توتیا سب کو مساوی الوزن لیکر بدستور استعمال میں لادیں - **دیگر مجرب** آبگینہ سفال ظرف چینی زاج پوست بادام سوختہ پوست بیضہ مرغ سوختہ نمک اندرانی کرسنہ ہر ایک بہا شہ سبکو باریک کرکے دانتوں پر ملیں اگر اس سے صورت آرام کی نمایاں نہو تو ناخن گیر کے ذریعہ دانتوں سے چھڑا لویں بعدازاں نمک کی مالش کریں تاکہ بارد یگر پیدا نہو - سرخ سفوف سہاگہ کو ۳ تولہ پانی میں حل کرکے مضمضہ کریں اس سے غشائے بلغمیہ لثہ کو بھی کمال فائدہ ہوتا ہے -

باب امراض لثہ

جسکو ایک مقدمہ اور چند فصول مین بیان کیا جاتا ہے **مقدمہ تشریح لثہ** یہ تین اغشیہ سے مرکب ہے سب سے اوپر غشای بلغمیہ ہے جو دکھائی دیتا ہے اسکی نیچے غشاے الحاقیہ خانہ دار ہے جسمین اوردہ شرائین اور عصب خامس دماغیہ کے ریشے پائی جاتے ہیں اور اسی عصب کے ریشے حس کا ذریعہ ہوتے ہیں اور ان دونون غشا کے نیچے وہ غشای ریشہ دار پایا جاتا ہے جو جمیع عظام بدن پر محیط ہے۔

فصل اول استرخائے لثہ جب سیماب کی زیادہ استعمال سے جوش دہن پیدا ہوجاتا ہے تو لثہ میں ایک قسم کا ضعف اور استرخا پیدا ہوجاتا ہے آتشک ملیریا ہواردی الکیفیت جس سے بخار لرزہ پیدا ہوجاتا ہے موجب اس مرض کا ہے خون کی رقت اور اسکی خرابی سی بہی لثہ مین ضعف پیدا ہوجاتا ہے سوء مزاج باردہ کے عارض ہونے سے لثہ مین ورم پیدا ہوجاتا ہے جس سے استرخا کی کیفیت بہی پائی جاتی ہے جب کسی خاص دانت مین فساد کے لاحق ہونے سے ورم لثہ ہوجاتا ہے تو استرخائے لثہ کی شکایت پائی جاتی ہے درد دندان بہی موجب مرض ہے **علامات** استرخا جو سیماب کی سمیت سی ہوتا ہے اوسپر جوش دہن آتشک سے ہو تو آتشک کی موجودگی ملیریا وغیرہ فساد ہوا سے ہو تو تپ لرزہ کا ظہور اگر فساد خون اور ورم لثہ کے باعث ہو تو خون کی خرابی اور عام ورم کی موجودگی پائی جاتی ہے دانت کے گرنے کا موجب معلوم ہو یا کسے خاص دانت کے درد سے ورم لثہ کا باعث پایا جائے تو ہر ایک سبب کی موجودگی سے صلیت مرض بآسانی تشخیص ہوسکتی ہے **علاج** اصل سبب موجب فساد کے موافق تدارک کرین خون کی خرابی مین مسہل دین مصفی خون ادویہ استعمال مین لادین اشد ضرورت مین چہار رگ کا فصد بہی کر سکتے ہیں بعد ازان قوابض مجففہ وغیرہ

تحریک الاسنان مین جو درج کی گئی ہین مضمضۃً اور سنونًا عمل مین لاوین نائیٹر سلور سلوشن - یا عرق پھٹکری یا ٹنکچر اسٹیل کو پانی مین شامل کرکے غرغرہ کرین سیل گری کو پانی مین گھسکر غرغرہ کرین یا اسکو چبا دین نہایت فایدہ مند ہے اگر پھٹکری اور پلی دونون کو مساوی الوزن لیکر لثہ پر مالش کیجاوے تو فایدہ مین سریع الاثر ہے

دیگر جفت بلوط گلنار حب الآس برگ حنا سنبل الطیب فقاح اذخر سب کو حسب ضرورت لیکر پانی مین جوش دین اور غرغرہ کے طور پر استعمال مین لاوین **دیگر مجرب** پھٹکری بریان فلفل گرد عاقرقرحا مصطگی ہر ایک ۳ ماشہ مائیں قرنفل سوختہ ہلیلہ سوختہ خستہ خرمان بریان مازو ہر ایک ۲ ماشہ اقاقیا گلنار ہر ایک ۹ ماشہ سب کو باریک کرکے بطور سنون استعمال کرین ✤

فصل دویم ورم لثہ دیجنجی وائیٹس

کمزور خنازیری مزاج کے مسوڑے ذرہ سی تغیر مزاج کے باعث سوج جاتے ہین خصوصًا نواجذ کے نکلنے سی اور بروز دندان کے وقت لثہ مین سوزش ہو جاتی ہے سیماب کی کثرت استعمال بھی موجب مرض ہے جس سے مسوڑہے سوج کر سرخ ہو جاتے ہین خراش کی وجہ سی بدبودار رال منہ سی بکثرت بہتی ہے اور شدت تکلیف کے باعث بخار ہو جاتا ہی غذا کی بخوبی نہ چبائی جانے سی آلات ہاضم مین فتور پیدا ہو جاتا ہی بدہضمی کی باعث دست پیچش سی آتے ہین لعاب ازہیلی کی سوزش سی چہرہ بھی متورم اور سرخ معلوم ہوتا ہے مواد کی سمیت سی مریض مین کم و بیش غنودگی پائی جاتی ہے کبھی مرض کی شدت سی مریض تلف ہو جاتا ہے **علاج** حسب موجود علامات تدارک کرین ہاضمہ کی اصلاح معدہ اور امعا کی تقویت مین کوشش کرین اگر دن اور صدغین پر روغن گل کی مالش کرین اگر بروز دندان کی باعث مسوڑہے سوج جاوین تو حسب دستور شگاف دین جسکا طریق عمل معمول احمدیہ مین بیان کیا گیا ہی اگر سوزش زیادہ معلوم ہو تو صدغین پر چند جونکین لگا دین اگر گوشت خورہ کی کیفیت معلوم ہو تو پہلے چہار رنگ کی فصد لیکر تیزاب گندہک سے جلا دین یا کاسٹک لگا دین اس سے عفونت تمام کی فورًا نمایان ہوتی ہی اور یہ ترکیب بھی فایدہ مین عظیم النفع

نسخہ زنگار رعاقرقرحا نیلا تھوتھہ ہر ایک ۴ ماشہ گلنار اقاقیا کتھہ سفید ہر ایک ۲ ماشہ سب کو باریک کرکے مقام لثہ پر لگادین **دیگر مجرب** پھٹکری نوشادر صدف سوختہ نیلا تھوتھہ بریان زنگار کتھہ سفید سب کو مساوی الوزن لیکر باریک کرین اور شہد مین ملا کر مسوڑدن پر ملین + **دیگر مجرب** پوست مغیلان ۴ تولہ سنگ جراحت کتھہ سفید سپاری چھالیہ ہر ایک یکتولہ زبد البحر صدف سوختہ پھٹکری - مازو - دم الاخوین - گلنار ہر ایک ۱۰ ماشہ فلفل سیاہ زنجبیل زراج نوشادر زنگار ہر ایک ۳ ماشہ سب کو باریک کرکے حسب ضرورت لثہ پر لگادین **دیگر مجرب** ٹنکچر مرہا ۴ ڈرام ٹانک اسڈ ۴۰ گرین لوڈی کلون ۱۲ ڈرام سب کو ملا کر مقام ورم لثہ پر لگادین +

فصل سوم دنبل لثہ دگم بائیل)

جب مرض آتشک یا خنازیری مزاج کے اشخاص کو خاص لثہ مین سوزش ہوجاتی ہے تو مسوڑے سوج جاتے ہیں سرخی اور سوجن کی وجہ سے رخساری بھی اماسیدہ ہوجاتے ہین کبھی مرض دندان میں بھی یہ عارضہ ہوجاتا ہے سوجن کی زیادتی سے منہ کھل نہیں سکتا بعض اوقات زیرین جبڑے کی سوزش گردن تک سرایت کرجاتی ہے شدت درد کی وجہ سے بےچینی زیادہ ہوتی ہے بخار بھی ہوجاتا ہے مواد کی عدم تحلیل مین پختہ ہوجاتا ہے پھوڑہ منہ مین پھوٹ جاتا ہے یا گال کو چھید کر باہر نکل آتا ہے جبڑے کی مردار ہوجانے سے دانت ہلنے لگتے ہیں آخر ناسور کی ہوجانے سے مریض کو تکلیف مدت العمر رہتی ہے اور بالائی جبڑے پر سوزش کے ہونے سے صدغین بھی سوج جاتی ہیں جسکا اکثر نتیجہ خراب ہوتا ہے **علاج** اصل سبب موجب فساد کو دریافت کرکے اوسکے موافق علاج کرین اگر مرض آتشک کے سبب ہو تو مسہل کے ذریعہ معدہ اور امعا کو صاف کرین تنقیہ کا خیال رکھین مصفی خون دوائین استعمال مین لادین **نسخہ مسہل** شنگرف مدبر سہاگہ زنجبیل ہر ایک ۱ درم مغز جمالگوٹہ مدبر ۴ درم سب کو باریک کرکے لیموں کی رس مین کھرل کرین اور حبوب بمقدار نخود تیار کرکے استعمال مین لادین مسہل کے بعد یہ حبوب کھانے کو دین **نسخہ** شنگرف مدبر زنگار ہر ایک ۲ ماشہ خرمہرہ زرد سوختہ ۴ عدد سپاری چھالیہ سوختہ ایک عدد مردار سنگ نیلا تھوتھہ بریان آلوچ...

پھر ایک ۲ ماشہ سب کو باریک کر کے ابتداءً ایک سرخ مسکہ میں کہہ کر مریض کو کھلاویں اور خون
کی زیادتی میں لثہ پر چند جونکیں لگاویں تحمید کریں فلوس خیار شنبر کو دودھ میں حل کر کے
گرم گرم غرغرے کریں سخت پکنے کی صورت میں شگاف دیکر مواد کو خارج کریں اور نشتر کا زخم خودبخود
مندمل ہو جاتا ہے علاج کی چنداں ضرورت نہیں ہے خنازیری مزاج میں مقویات دیں
دانت کی خرابی معلوم ہو تو اوسکے نکالنے میں کوشش کریں ناسور کی صورت میں دانت
ماؤف کا نکالنا نہایت ضروری ہے جس سے فوراً آرام ہو جاتا ہے اگر نکالنے دانت کے بعد
بھی ناسور کی شکایت باقی جائے تو کشتہ سنکھیا مندرجہ سرطان لب کو بذریعہ فتیلہ صرف
ایک دفعہ ناسور میں داخل کریں اس سے ناسور کی نالی زیادہ کھل جاتی ہے اور مواد ردیہ کے
دور ہو جانے سے چند روز میں صورت آرام کی نمایاں ہوتی ہے ٭

فصل چہارم لثہ دامیہ مسوڑوں سے خون کا جاری ہونا اکثر گوشتخورہ اور خون
کی کمزوری کے باعث ہوا کرتا ہے جب لثہ میں ورم خفیف کے پیدا ہو جانے سے مسوڑھے ملایم
ہو جاتے ہیں تو بیمار کو لثہ میں قدری درد معلوم ہوتا ہے مسواک کرتے وقت دانتوں کو
زور سے ملنے اور انگلی مارنے سے عروق صغار پھٹ جاتے ہیں اور مسوڑوں سے خون جاری
ہو جاتا ہے کبھی دانتوں پر چونہ کی تہ وغیرہ سخت شئی کی جم جانے سے اوتارتے وقت
لثہ میں ورم ہو جاتا ہے خون جاری ہوتا ہے ورم کے دور ہونے سے خون بھی بند
ہو جاتا ہے بعض اوقات خرابی خون کی باعث مسوڑوں سے اسقدر خون جاری ہو جاتا ہے کہ
مریض کی ہلاک ہونے کا احتمال پایا جاتا ہے - **علاج** قلت و رقت خون کی صورت میں
غذا کی اصلاح نہایت مقدم ہے گوشت بیضہ دودھ روغن زرد مکھن موسمی میوجات وغیرہ
خوشگوار سریع الہضم غذا بکثرت استعمال کریں ہاضمہ کے ضعف میں اغذیہ مذکورہ کے
ہمراہ ہائیڈروکلورک ایسڈ پیپسین وغیرہ دوائیں دیں خراش معدہ اور دائمی قبض کا خیال
رکھیں تجربہ سے تخمینہ کیا گیا ہے کہ جوان آدمی کے خون میں قریباً ۳ گرین کی مقدار فولاد
ہوا کرتا ہے خون کی رقت و قلت میں صرف ۲ گرین کی کمی پائی جاتی ہے جو ٹنکچر اسٹیل
وغیرہ مرکبات فولاد کی استعمال سے عوض معاوضہ پورا ہو سکتا ہے نیز کونین وغیرہ

مناسب ادویہ کی استعمال سے مدہ وامعا کی تقویت کریں۔ اگر گوشتخورہ کے باعث ہو تو اوسکا علاج حسب مناسب ادویہ سے کریں۔ ورم اور لثہ کی ملائمت میں قابض مقوی لثہ ادویہ کو استعمال میں لاویں۔ شب یمانی یا سنگجراحت کو پانی میں شامل کرکے غرغرہ کریں مازو گشنیز خرفہ برگ مورد وغیرہ قابض ادویہ کے غرغرہ سے نیز فایدہ ہوا کرتا ہے **دیگر مجرب** فوفل بریان پوست بادام سوختہ ہر ایک یکتولہ سماق سنگجراحت ہر ایک ۲ ماشہ پوست انار سعد کوفی مصطگی دم الاخوین۔ دانہ الاچی ہر ایک ۲ ماشہ گل سرخ۔ مازو ہر ایک ۴ ماشہ توتیا بریان ۱۰ ماشہ سب کو باریک کرکے بطور سنون استعمال میں لاوین مضبوطی اور سیلان خون کیلئے بے نظیر ہے **دیگر مجرب** پھٹکری بریان نمک سرخ کرنج نمک لاہوری ہر ایک ۲ ماشہ گلنار پوست مغیلان زبد البحر۔ کتھ سپید ابہل جستہ جامن۔ پوست درخت کچنال ہر ایک ۹ ماشہ سب کو باریک کرکے لثہ پر لگا دین جریان خون کے بند کرنے میں بے عدیل ہے **دیگر مجرب** زرنیخ سرخ۔ زرد۔ لونہ پھٹکری۔ نمک لاہوری سب کو مساوی الوزن لیکر باریک کرین اور سرکہ انگوری میں قرص تیار کرکے آگ دین بعدہٗ ان باریک کرکے استعمال میں لادین۔ **دیگر مجرب** سہاگہ بریان رال سفید۔ پھٹکری بریان ہر ایک یکتولہ قرنفل ۵ ماشہ تخم میں پھل مازو ۲ عدد فلفل سیاہ کتھہ پپڑیہ سنگجراحت۔ نمک لاہوری ہیر اسیس ہر ایک ۱ ماشہ تخم گل سرخ۔ گلنار۔ شورہ قلمی فلفل دراز۔ زنجبیل مصطگی۔ زبد البحر سعد دانہ الاچی ہر ایک ۱ تولہ سب کو باریک کرکے لثہ پر لگا دین **دیگر مجرب** عاقرقرحا مائین۔ بیخ کنیر۔ مازو۔ کندر۔ کباب چینی۔ فوفل سہاگہ بریان ہر ایک ۳ ماشہ کف دریا۔ پھٹکری صدف سوختہ۔ مصطگی ہیلا تھوتھہ بریان ہر ایک ۱ ماشہ شاخ گوزن سوختہ بادبڑنگ اجوائن خراسانی ہر ایک ۴ ماشہ کافور ۴ سرخ سب کو باریک کرکے بطور سنون استعمال کرین۔ اگر فساد خون کی سبب ہو تو پہلے مسہل کے ذریعہ معدہ وامعا کو صاف کرین مصفی خون دوائیں استعمال میں لادین اگر مناسب معلوم ہو تو جبارہ رگ کا فصد لین بعدہٗ ان سنگجراحت بقدر ۱۲ بوند پانی مین شامل کرکے ...

ہمیشہ استعمال میں لاویں اس سے خون اور عروق دونوں کو فایدہ ہوتا ہے خون بھی
صاف ہو جاتا ہے

فصل ورم اللثہ (اسکروی) اکثر خشک سالی اور دریا کے سفر میں عرصہ
دراز تک تازہ پھل اور سبزیات کے نہ کھانے سے گوشتخورہ کا مرض ہو جاتا ہے
خون میں سرخ ذرات اور نمکین اجزاء کے کم ہو جانے سے مرض کا ظہور پایا جاتا ہے
مگر البیومن (سفیدی بیضہ) کی زیادتی سے خون میں لزوجت دار مادہ بڑھ جاتا
ہے سوڑوں کی ساخت اور عضلاتی ریشوں کے درمیان گرنے سے مسوڑے کمزور
سوجے ہوئے تخلل نرم پلپلے نیلگون ہو جاتے ہیں خود بخود یا خفیف رگڑ سے خون
جاری ہو جاتا ہے گوشت لثہ کے گل جانے سے زخم پڑ جاتے ہیں دانت ہلنے لگ
جاتے ہیں کبھی گر پڑتے ہیں غشاء العظم میں رطوبات مذکورہ کے اجتماع سے غدودیں
سوج جاتی ہیں جلد کے نیچے خون کے خارج ہونے سے سرخ و سیاہ داغ پڑ
جاتے ہیں رنگ سیکا سفیدہ کے مشابہ ہو جاتا ہے مریض کی جلد کا رنگ زردی
یا سبزی مائل ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا بخار اور یرقان میں عرصہ دراز تک مریض
مبتلا رہ چکا ہے آنکھیں سفید شفاف نظر آتی ہیں بعض اوقات مسوڑوں کے زیادہ
بڑھ جانے سے دانت پوشیدہ ہو جاتے ہیں چہرہ متشنج جلد خشک اور کرخت سانس پھولا
ہوا معلوم ہوتا ہے عام کمزوری کے باعث پنڈلیوں کے عضلات سکڑ کر سخت درد کرتے ہیں
ران اور ٹانگیں سوجی ہوئی معلوم ہوتی ہیں منہ سے بدبو آتی ہے سیماب سیسہ کے زہریلہ
تاثیر وغیرہ امراض میں اگر اشتباہ پیدا ہو جای تو مقابلہ کی علامات سے تشخیص بآسانی
ہو سکتی ہے **علاج** مسہل کے ذریعہ معدہ اور امعا کو صاف کریں قبض کا خیال رکھیں
لیموں ـ سنگترہ ـ آلو ـ سیب ـ ناسپاتی ـ انبہ ـ گاجر ـ شلغم ـ مولی ـ آڑو ـ انگور
فالسہ وغیرہ تازہ پھل اور سبز ترکاری بکثرت کھانے کو دیں اگر تازہ پھل اور سبز ترکاری
میسر نہ آئے تو سائٹرک ایسڈ لائم جوس کی استعمال بکثرت کریں دودھ زیادہ پلائیں
کلوریٹ آف پوٹاسیم اور پھٹکری کے پانی سے غرغرہ کریں تاکہ لثہ کو تقویت پہنچے

ہونیسے خون کا سیلان بند ہوجاتے گلو ریسٹ [illegible] کی غرض سے
سوڑھوں کی بدبو کو رفع کریں کثرت لعاب اور سیلان خون [illegible]
پچکاری نیم جاں گرم کریں اور ارگٹ کھلاتے و دین گوشت [illegible]
قطعی پرہیز کریں [illegible] کی ٹنکچر [illegible] سے [illegible]
ہونے پر کونین [illegible] اور سم الفار وغیرہ مقویات کھلا [illegible] ب تشخیص امراض
اللسان۔ مختلف کوائف کے لحاظ سے اسکو ایک مقدمہ اور چند فصول میں بیان کیا
جاتا ہے مقدمہ تشریح زبان۔ یہ ایک عضلاتی آلہ ہے جس سے ہر ایک چیز کا
ذائقہ محسوس ہوتا ہے اسکی حرکت سے نوالہ کے چبانے نگلنے اور گفتگو کرنے
میں مدد ملتی ہے استخوان لامی کے ہمراہ عضلات کے ذریعہ سے زبان مضبوط
اور مربوط ہوتی ہے اسکی جڑ نیچے کیطرف مائل ہوتی ہے نوک پتلی ہوتی ہے نیچے
کی سطح لجام اللسان سے بندھی رہتی ہے زبان کا اندرونی حصہ منہ کی زیرین حصہ سے
جڑا رہتا ہے عضلات اللسان کے بعض حصے گرد نواح کی استخوان سے مربوط ہوتے ہیں
نوک۔ پہلو اور بالائی سطح آزاد ہوتی ہے زبان کی ترکیب اغشیہ۔ لحم۔ شرائین۔ اوردہ
اور اعصاب سے ہوتی ہے ان سب کے اوپر ایک غشائی بلغمیہ منڈھا ہوا ہوتا ہے اسکی
نیچے غشائی نماندار پایا جاتا ہے بعد میں نرم اور ملائم گوشت کا عضلہ ہوتا ہے جسمیں
عدد و حصے سے کے چھوٹے چھوٹے ابھار بکثرت پائے جاتے ہیں اور ابھار مذکور زبان
کی ابتدا پر نہایت صغیر اور زبان کے اخیر پر زیادہ کبیر بشکل حرف ح پائے جاتے ہیں
ہر ایک ابھار مدور الہیت نشیب میں محدود رہتا ہے علاوہ ازیں مخروطی شکل کے
ابھار تعداد میں ۱۴۰ سے ۲۰۰ تک زبان کی کل سطح پر خصوصاً نوک کے قریب زیادہ
پائے جاتے ہیں نیچے سے تنگ اوپر سے کشادہ اور گول ہوتے ہیں انہیں ذائقہ کی
گندیاں (نگمے) شامل ہوتی ہیں نیز زبان کی بالائی سطح پر مخروطی شکل کے ابھاروں
کی قطاریں بکثرت پائی جاتی ہیں اور قطاریں مذکورہ زبان کے پچھلے حصہ پر بقاعدہ درمیان
میں ترچھی اور سامنے کو آڑی ہوتی ہیں زبان کے ہر حصہ پر اور بھی سادہ ابھار

ہوتے ہیں زبان بعض عضلاتی ریشی اوبھارو نمیں داخل ہوتے ہیں جنمیں عروق اور عصاب کی شاخوں کے حلقے پائے جاتے ہیں۔ علاوہ ازیں شگوفہ کی شکل پر ذائقہ کے تکمے (انداثیا) بھی پائے جاتے ہیں اور ان تکموں میں دو قسم کی بناوٹ پائی جاتی ہے ایک لمبے چھوٹے کیسوں سے بنی ہے جو ایک دوسری کو مثل ورقوں کے ڈھانکے ہوتے ہیں دوسرا درمیانی مغز لمبے تکلے کی شکل کے کیسوں سے بنا ہے اور ہر ایک کیسہ سے دو قسم کے لکال نکلتے ہیں اول رو تیلے مثل بال کے لمبے ہوتے ہیں جنکے باریک باریک سوراخ زبان کی آزاد سطح پر کھلتے ہیں دوئم گھری جو بعض عصبے ریشوں کے ساتھ شامل ہوتے ہیں۔ زبان میں تین قسم کے اعصاب پائے جاتے ہیں اول عصب تحت اللسان جس میں صرف حرکت پائی جاتی ہے دوئم عصب لسان البلعومی اور یہ زبان کے پچھلے حصہ میں پھیلتا ہے اور اسمیں حس ذائقہ پائی جاتی ہے سوئم عصب ذائقہ اللسان اور یہ زبان کی نوک پر پھیلا ہوا ہوتا ہے جسمیں عام حس پائی جاتی ہے اسی سے حس ذائقہ پیدا ہوتی ہے بعض حکما کا قول ہے کہ ساتویں جوڑی عصب کی شاخ زبان میں داخل ہوتی ہے اور اسی میں حس ذائقہ پائی جاتی ہے اگر شاخ مذکور کو اوپر سے کاٹ دیا جائے تو زبان کے پچھلے حصہ کا حس ذائقہ زایل ہوجاتا ہے غرض زوج خامس۔ زوج ثامن۔ زوج تاسع کے اعصابی ریشے زبان میں آتے ہیں۔ عصب زوج تاسع کے ریشے زبان کے یمین و یسار عضلہ میں آتے ہیں اور زبان میں حرکت پیدا کرتے ہیں زوج خامس۔ اور زوج ثامن کے اعصاب سے زبان میں حس پائی جاتی ہے لیکن زوج خامس کے عصبی ریشے حار و بارد کی کیفیت۔ صلب و لین کی حقیقت ترش و شیریں اشیا کی ہیت معلوم کرتے ہیں خصوصاً زبان کی نوک میں حس بکثرت ہوتی ہے۔ زوج ثامن کی عصبی شاخیں تلخ اشیا کے ذائقہ کو ادراک کرتی ہیں اور اسکی شاخیں اخیر زبان پر زیادہ مفروش ہونے کی وجہ سے تلخ اشیا کا ذائقہ زبان کے آخر حصہ پر بکثرت ہوا کرتا ہے اور زبان کی نوک پر تلخ اشیا کا ذائقہ کم معلوم ہوتا ہے اور حنجری العلوی عصب کے ذریعہ قوت انقباض پیدا ہوتی ہے دماغ کے چوتھے بطن

کی خاص بناوٹ سے جملہ اعصاب نکل کر زبان کی بڑی عندودی ابھار و تمیں واصل ہوتے ہیں زبان کے علاوہ نرم تالو۔ لوزتین لہات اور حلقوم کے بالائی حصہ میں بھی حس ذائقہ پائی جاتی ہے کیونکہ مقامات مذکورہ میں لسان البلوم عصب کی ریشے پھیلتے ہیں۔ غیر محلل اشیاء سے کسی قسم کا ذائقہ معلوم نہیں ہوتا ہے جبتک کہ وہ منہ کے لعاب میں حل نہ ہو جاویں منہ اور تالو کے خشک ہونے سے کسی چیز کا ذائقہ مطلقاً معلوم نہیں ہوتا ذائقہ دار چیز خواہ کیسی ہی رقیق اور پتلی ہو جنکی قلمیں محلل اشیاء بن سکتی ہیں بہ نسبت علاوہ تمام چیزوں کی جنکی قلمیں بندہ نہیں سکتی ذائقہ میں زیادہ قوی ہوتی ہے۔ حس ذائقہ کے واسطے یہ بھی ضرور ہے کہ ذائقہ پیدا کرنے والی اشیاء کے ذرات عصب ذائقہ کے اختتام پر اتصال پاویں اور مقام مذکور پر غالباً کیمیاوی فعل کے پیدا ہونے سے حس ذائقہ پیدا ہوتا ہے جن اشیاء میں کیمیاوی فعل کی طاقت زیادہ ہوتی ہے اون کا ذائقہ بھی تیز ہوتا ہے۔ تلخ اور شیریں اشیاء کا ذائقہ منہ میں دیر تک قائم رہتا ہے ترش اشیاء کا ذائقہ بہت جلد زائل ہو جاتا ہے اگر شیریں اشیاء وغیرہ مقدار میں زیادہ اور متواتر کہائی جاویں تو اون کا اثر مطلقاً معلوم نہیں ہوتا مگر ہر مرتبہ میں ذائقہ کیطرف توجہ کرنے سے تھوڑا تھوڑا ذائقہ بھی قوی الاثر معلوم ہوتا ہے علاوہ ازیں اور بہت سی محرک کیمیاوی اشیاء سے بھی حس ذائقہ پیدا ہوتا ہے چنانچہ زبان پر سرد ہوا کی لہر کے لگنے سے ذائقہ نمکین اور زبان کی پشت پر ایک قطرہ پانی کے لگانے سے ذائقہ تلخ معلوم ہوتا ہے اگر زبان کے پچھلے حصہ پر بجلی کا تار لگایا جائے تو ذائقہ ترش اور تالو میں ذائقہ نمکین معلوم ہوتا ہے بعض اوقات بخار کی حالت میں لعاب دہن کے اندر عارضی کیفیت کیمیاوی کے پیدا ہونے سے ذائقہ بدل جاتا ہے۔ کبھی زبان میں اجتماع خون کے وقت نیز خفقان وغیرہ عصبی اور دماغی امراض میں تغیرات کے واقع ہونے سے عارضی ذائقہ پیدا ہو جاتا ہے یہ بھی تجربہ کیا گیا ہے کہ صرف۔ ترش۔ شیریں۔ نمکین اور تلخ چار چیزوں کا ذائقہ معلوم ہوتا ہے بعض عضلات کی حرکت سے زبان نیچے اور سامنے کو نکل آتی ہے اور بعض عضلات کی حرکت سے اوپر اور نیچے کو کھچ جاتی ہے۔ جملہ عضلات کی متفق

حرکت سے درمیان سے زبان دب جاتی ہے اور کنارے اونچے ہو جاتے ہیں اور
زبان پیالہ نما معلوم ہوتی ہے جسمیں لقمہ رکھا رہتا ہے۔ لبوں کے بند رہنے سے کھانا
باہر نکل نہیں سکتا۔ عضلہ لبریۃ اللسانیہ کی حرکت سے زبان پیچھے کو کھچ جاتی ہے
اور دوسری وسعت کے پیدا ہونے سے لقمہ بآسانی اُتر جاتا ہے۔ **غدود البزاق**
زبان کے نیچے چند چھوٹی چھوٹی تھوک کی گلٹیاں پائی جاتی ہیں عموماً وزن میں ایک ڈرام
تک ہوتی ہیں ہر ایک غدود کا مجری زبان کے زیریں سطح کے قریب منہ میں کھلتا
ہے۔ بڑی گلٹیوں کا پھیلاؤ چھوٹے چھوٹے دانوں کی مانند ہوتا ہے جنکے اندر بیضوی
شکل کے کیسے ہوتے ہیں اور غشا سے ملفوف پائے جاتے ہیں بنہایت باریک عروق
کا جال پایا جاتا ہے۔ ہر ایک کیسہ کے اندر دانہ دار رطوبت بھری رہتی ہے اور بہت
سے نقاط بھی پائے جاتے ہیں بعض اوقات ہر ایک نقطے سے باریک نازک ریشے
شروع ہو کر مختلف کیسوں کے درمیان پہونچتے ہیں دراصل یہ ریشے باریک نالیاں ہوتی
ہیں جو بڑی نالیوں تک پہونچتی ہیں چہرہ کی شرائین اور باطنی حصہ جبڑا کی باریک باریک
شاخیں غدود البزاق میں بکثرت آتی ہیں غدود دونوں رطوبت کی موجودہ حالت پر گویا
خون مترشح ہوتا ہے۔ انہیں اعصاب شرکی کے ریشے اور پانچویں ساتویں جوڑی
عصب کی شاخیں بکثرت پائی جاتی ہیں علاوہ ازیں اور بہت سی گلٹیاں غدود البزاق
کی مشابہ منہ کے اندر ہوتی ہیں البتہ مقدار میں بہت چھوٹی ہوتی ہیں چنانچہ غدود
لب غدود رخسارہ غدود تالو اور لوزتین وغیرہ سے بلغمی رطوبت مترشح ہو کر تھوک
کے ہمراہ شامل ہو جاتی ہے۔ بزاق ایک قسم کی رقیق و شفاف رطوبت ہے جسکے
اندر بلغمی ذرات اور خاص قسم کے کیسے پائے جاتے ہیں یہ دانے خون کے سفید دانوں
کے مشابہ ہوتے ہیں انمیں حرکت کی قوت بھی پائی جاتی ہے وزن مخصوص بزاق
۱۰۰۲ سے ۱۰۰۸ تک ہوتا ہے روزانہ اخراج بزاق نصف سے ۱ سیر تک ہے تاہم
مگر اسکی کمی بیشی غذا کی کیفیت پر موقوف ہے چنانچہ ثقیل غذا کے استعمال سے بکثرت
خارج ہوتا ہے اور رقیق غذا میں بہت کم نکلتا ہے اگر تھوک کا امتحان کیمیاوی کیجئے

کیا جاوے تو اسمیں پانی ۹۹ حصہ حیوانی اشیا ۶۰ حصہ اور ٹای ای لین ۱ حصہ پائے جاتے ہیں۔ البیومن۔ گلا بیولین۔ میوکوسین۔ اور چربی بھی ہوتی ہے تھوک میں فیصدی ۱/۵ حصہ نمک بھی پایا جاتا ہے جس سے کہار اپن کی کیفیت معلوم ہوتی ہے خصوصاً کلورائڈ اف پوٹاسیم۔ کلورائڈ اف سوڈیم۔ فاسفیٹ اف سوڈا فاسفیٹ اف لایم۔ مگنیشیا۔ فولاد۔ قدرے سلفیٹ اف سوڈا وغیرہ نمکیات کم وبیش پائے جاتے ہیں۔ اگر تھوک کو خالص شراب میں ملایا جاوے تو ٹای ای لین تہ نشین ہو جاتا ہے اگر فاسفیٹ اف لایم کو تھوک میں ملاکر پانی سے دھویا جاوے تو اس ترکیب سے بھی ٹائی ای لین علیحدہ ہوجاتا ہے حقیقت میں ٹای ای لین ایک قسم کی البیومن ہے کہ اسکی ایک حصہ میں ۲۰۰۰ حصہ نشاستہ کے اجزا شکر انگوری میں تبدیل ہوجاتے ہیں اور اسکی تاثیر خام نشاستہ کی نسبت پختہ پر زیادہ ہوتی ہے اسکی تاثیر خفیف کھاری رطوبت میں بھی بخوبی ہوتی ہے بشرطیکہ رطوبت مذکورہ کی حرارت جسمی حرارت کے موافق ہو غدود البزاق کی رطوبت میں قدرے تفاوت ہوا کرتی ہے چنانچہ غدود نکفیہ کی رطوبت بہ نسبت دیگر غدود کے رقیق القوام ہوتی ہے خاص زبان کی گلٹیوں کی رطوبت غلیظ القوام ہوتی ہے غدود فک اسفل کی مقدار رطوبت کھانے کے قسم پر موقوف ہے چنانچہ خوش ذائقہ غذا سے زیادہ مقدار خارج ہوتی ہے اور بدذائقہ غذا میں کم نکلتی ہے عاقرقرحا۔ فلفل سیاہ وغیرہ حراشدار اشیا کے چبانے سے تھوک زیادہ پیدا ہوتی ہے اگر لقمہ کے چباتے وقت دیر تک حرکت دیجائے اور لقمہ کو بھی بخوبی چبایا جائے تو رطوبت اور بھی زیادہ پیدا ہوتی ہے اعصاب شرکی کی خراش سے شرائین سکڑ جاتی ہیں جس سے غلیظ القوام رطوبت پیدا ہوتی ہے مگر قلیل المقدار ہوا کرتی ہے البتہ ساتوین جوڑی عصب کی خراش سے شرائین کشادہ ہوجاتی ہیں جس سے پتلی تھوک کی مقدار زیادہ پیدا ہوتی ہے اور لقمہ کی عدم موجودگی میں زبان کا فعل بند رہتا ہے بلکہ تھوک کی پیدائش بھی کم ہوتی ہے دل سے دو بڑے شریان نکل کر حلق کی یمین ویسار دونوں جانب نیز سر کی طرف اوپر کو جاتی ہیں

ان دونوں شرائین میں سے ایک ایک شاخ نکل کر ہر ایک رخسار میں آتی ہے پھر
یمین ویسار کے رخسار کے شرائین میں سے ایک ایک شاخ نکل کر زبان میں آتی ہے
بعد ازاں زبان میں دونوں شرائین کے شاخوں میں سے وریدین پیدا ہو کر دو وریدین
نمودار ہوتی ہیں اور باہر نکل کر ورید کبیر دماغی کے ساتھ متصل ہو کر قلب میں پہنچ جاتی
ہے **فوائد بزاق** جب لقمہ چباتے وقت تھوک میں مل جاتا ہے تو ملایم لگدی سا
بنجاتا ہے جس سے بہت جلد بآسانی معدہ میں اتر جاتا ہے تھوک کے ملنے سے ذائقہ
بھی بخوبی معلوم ہوتا ہے۔ گوند شکر نمک اور البیومن وغیرہ محلل اشیا اسمیں بخوبی
حل ہو جاتی ہیں نیز تھوک کے ذریعہ غذا کے نشاستہ کے اجزا شکر انگوری میں تبدیل ہوجاتے
ہیں تغیر منہ سے شروع ہو کر برابر معدہ تک ہوتا ہے تیزابی کیفیت میں غذا کے بدل جانے
سے فعل مذکور موقوف ہو جاتا ہے مگر غذا کے زیادہ ترش ہو جانے سے فعل مذکور
فوراً بند ہو جاتا ہے **تجربہ مولف** جب بدن کے کسی حصہ پر چاقو وغیرہ خفیف جراحت
پہونچتا ہے تو چوسنے اور لعاب دہن کے لگانے سے درد میں آفاقہ ہو جاتا ہے
اور بار بار چوسنے سے زخم بھی اچھا ہو جاتا ہے جس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ زبان
کے لعاب میں مرہم کی خاصیت بھی حاصل ہے اکثر مرغبازوں کو دیکھا جاتا ہے کہ
لڑائی کے بعد اپنی مجروح مرغوں کو کچھ دیر تک چوسا کرتے ہیں جس سے وہ مرغ
بہت جلد تندرستانہ ہو کر پھر لڑنے کے قابل ہو جاتا ہے نیز چوسنے سے درد میں تخفیف
ہو جاتی ہے جو زبان اور لعاب زبان کا خاصہ ہے اس خاصہ سے کتے بلی وغیرہ
حیوانات بھی بخوبی واقف ہیں کہ ان کو جب کہیں زخم ہو جاتا ہے تو اس مقام کو بار بار چاٹتے
ہیں جس سے زخم سڑنے نہیں پاتا نیز جلد ہی مندمل ہو جاتا ہے اور جس زخم پر زبان
پہونچ نہیں سکتی اکثر وہ زخم متعفن ہو جاتا ہے اور اندمال ہوتے ہیں نہیں آتا۔

فصل اول۔ الاستدلال فی الامراض من اللسان زبان کے ملاحظہ سے
مرض کا انجام دوران خون کے حالات عصبی اور عضلاتی نظام کی کیفیت وغیرہ بہت
امور متعلقہ امراض کی تشخیص میں خاطر خواہ مدد ملتی ہے اگرچہ زبان کے ذریعہ سے

تمام رطوبات جسمانی کی واقفیت ہوجاتی ہے مگر خصوصاً غشائے لعابی کے ارتباط سے
آلات الہضم کی حقیقت بخوبی منکشف ہوتی ہے چنانچہ اگر زبان چکنی زرد سرخی مائل
نرم اور چکیلی معلوم ہو تو یہ صحت کی علامت ہے بعض اوقات صبح کے وقت زبان پر سفید
ملایم پتلی میل کی تہ جمی ہوئی نظر آتی ہے۔ بیماری کی حالت میں زبان کی کیفیت مختلف
ہوجاتی ہے چنانچہ قلیل الدم۔ ورم طحال اور امراض گردہ وغیرہ امراض مزمنہ میں
زبان چوڑی موٹے کنارے ناہموار رنگت میں پھیکی زردی مائل ہوتی ہے پس
اس صورت میں عمل دستکاری اور سیماب کے استعمال سے سخت پرہیز ہے اور مرکبات
فولاد کے استعمال سے فایدہ کمال ہوتا ہے ذیابیطس میں زبان صاف وخشک اور چکدار
ہوتی ہے۔ سوزش زبان چیچک۔ سرخ باد اور آتشک میں زبان کا حجم بڑھجاتا ہے
خصوصاً آتشک میں زبان کی زیرین سطح اور کناروں پر چھوٹے چھوٹے زخم اور دراڑیں
پڑجاتی ہیں خاصکر سیماب کے استعمال سے منہ کا ذائقہ کسیلا ہوجاتا ہے منہ کے آجانے
سے زبان سوج جاتی ہے سفید رنگ کے دہبے پائے جاتے ہیں بخار کی ابتدا۔
زکام شدید اور وجع مفاصل میں گاڑہی سفید رنگ کی رطوبت زبان پر جم جاتی ہے
بخار کی شدت اور دیگر امراض حادہ میں زبان خشک سیاہ اور میلی جھلسی ہوئی معلوم ہوتی
ہے کبھی عام بخار میں زبان کی سطح پر ایک قسم کی ملایم بلغمی تہ جم جاتی ہے بخار محرقہ اور تپ
وبائیہ کی ردی حالت میں علامات بالا کے علاوہ زبان نکلتے وقت تھرتھراتی ہے پاسخانہ
بدبودار آتا ہے مریض صاف گفتگو نہیں کرسکتا نیز عصبی امراض میں زبان تھرتھراتی
ہے سرخ بخار میں زبان بالکل سفید ہوجاتی ہے جس پر سرخ رنگ کے دانے پائے
جاتے ہیں اور خون میں سمیت کی سرائیت سے زبان بھوری سیاہی مائل ہوجاتی ہے
وسوی مزاج۔ حلق معدہ اور امعا وغیرہ اندرونی اعضا کی سوزش سے زبان سرخ
وخشک اور پھیکی ہوجاتی ہے تکلیف تنفس امراض شش اور قلب میں زبان کی
رنگت اودی نیلگون ہوتی ہے سل کے آخیر درجہ اور اعضای باطنی کی مزمن
مہلک امراض میں زبان پر چھالے پڑجاتے ہیں تنفس خراب بدبودار براہ ہوجاتا ہے

یرقان سرخ وفکر غم اورنا امیدی کی حالت میں زبان کا ذائقہ تلخ ہوجاتا ہے۔ بدہضمی قبض وغیرہ خرابی معدہ میں زبان بھوری اور ذائقہ ترش ہوجاتا ہے پس اس حالت میں قے اور مسہل کی استعمال سے فایدہ کثیر ہوتا ہے۔ جگر کی امراض میں زبان زرد ہوجاتی ہے۔ فتور عقل خلل دماغ۔ لقوہ اور فالج میں نکالتے وقت زبان تھوڑی تھوڑی اندر اور باہر کیطرف ہوجاتی ہے اور جانب ماؤف میں جھکتی ہوئی معلوم ہوتی ہے گفتگو کرتے وقت لکنت پیدا ہوجاتی ہے پس اس صورت میں مریض کو آرام میں رکھنا زیادہ تر فایدہ ہوتا ہے شرابخوروں کی زبان پر گھری گھری شگاف پڑجاتے ہیں اور بولتے وقت زبان تھرتھراتی ہے اگر بیماری کی حالت میں زبان سے بڑے بڑے چھلکے علیحدہ ہوکر زبان سرخ اور ہموار ہوجائے تو صحت کامل دیر میں ہوتی ہے بلکہ بیماری کے دوبارہ عود کر آنیکا احتمال پایا جاتا ہے اگر زبان کے میلاپن اور خشک ہوجانے کے بعد تراوت اور نمی آجائے تو علامت نیک ہے اگر زبان کی سطح سیاہ اور چمکیلا معلوم ہو تو اکثر انجام خراب ظہور میں آتا ہے۔

فصل دویم ورم لسان (گلاسائٹیس) گلاس کے معنے زبان اور ائٹس

کے معنے ورم ہے جب زبان کی عضلانی ریشوں کے درمیان رطوبت پیدا ہوجاتی ہے تو اس سے زبان متورم ہوجاتی ہے جب کوئی خراشدار شے زبان پر لگتی ہے یا شہد کی کھاتے وقت مکھی ڈنگ مارتی ہے تو گھاؤ کے طور پر سوزش ظہور میں آتی ہے گرم غذا کا کھانا چوٹ لگنا ہی باعث ورم ہے کبھی معدہ وامعا کی خرابی سے بھی ورم ہوجاتا ہے اور آتشک کی مرض میں سیماب کی کثرت استعمال سے زبان متورم ہوجاتی ہے چیچک بخار محرقہ وغیرہ شدید امراض میں ظہور ورم ہوجاتا ہے سائیوڈین۔ تیز وشور اور شیرین اشیا کی زیادہ استعمال بھی اس مرض کا موجب ہوتا ہے جب خراب وزاید دانت یا حقہ کی نالی سے خراش ہوتی ہے تو مزمن طور پر زبان سوج جاتی ہے جس سے بدبو دار رال بکثرت آتی ہے زبان کے زیادہ متورم ہوجانے سے گفتگو اور نگلنے میں تکلیف ہوتی ہے تنفس کی آمدورفت میں نہایت دقت ہوتی ہے زبان باہر نکل آتی ہے کناروں پر دانتوں کے نشان پائے جاتے ہیں ساخت ملایم پھیکی اور اوپر سے سیاہ ہوتی ہے

درد کے باعث بخار بھی ہو جاتا ہے کمزوری زیادہ ہوتی جاتی ہے گلی کی وریدوں پر دباؤ
آ لے پڑنے سے چہرہ بھی نیلگون اور آماسیدہ ہو جاتا ہے دماغ تک سوزش کی سرایت کر جانے سے
غنودگی زیادہ رہتی ہے اور گھاؤ کے پڑ جانے سے پیپ بدبودار خارج ہوتی ہے صرف بالائی
سطح کے متفاوت ہونے سے غشاء مخاطیہ سخت صاف خشک اور چمکدار نظر آتا ہے مزمن صورت میں
زبان سخت ہو جاتی ہے مدت اکثر ایک ہفتہ کبھی زیادہ بھی ہوا کرتی ہے **علاج**
اصل سبب جو جیسا ہو اس کے ازالہ میں کوشش کریں ورم شدید کی حالت میں چار پانچ جونکیں
لگا دیں یا چاقو کے ساتھ شگاف دیکر خون کو کم کریں نمکین مسہل سے معدہ اور امعاء کو صاف
کریں اگر دوائی کے استعمال میں دقت معلوم ہو تو مناسب حقنہ کریں کشنیز۔ اکلیل الملک بابونہ
حب النشبب۔ فلوس خیار شنبر وغیرہ کو پانی میں جوش دیکر غرغرہ کریں۔ ۲ گرین
کاسٹک لعقرہ سلوشن کے لگانے سے نیز فایدہ ہوتا ہے۔ پھٹکڑی پینا تو ہتہ۔ کتہ سفید
اور نیگرم گلاب کے غرغرہ سے نیز فایدہ ہو جاتا ہے کو کنار کی تکمید کریں گردن پر رائی کا پلستر
لگا دیں یا آیوڈین کا طلا کریں تاکہ باہر کیطرف خون کا رجوع ہو کھٹی کالی ہوشی صورت
میں سلوشن امونیا لگا دیں اگر اس سے صورت آرام کی نمایاں ہو نیز سوجن کی زیادتی پائی
جائے تو طوالت میں دونوں جانب چند گہری لمبی چھینے لگا دیں۔ خفیف صورت میں جو غین
پر جونکیں لگا دیں برف چوسیں مسہل دیں اگر خراب دانت کی باعث ہو تو خراب دانت
کو نکالدیں تنفس بند ہوتا معلوم ہو تو عمل ثقبہ قصبۃ الریہ کریں اگر دنبل کی صورت پیدا
ہو جائے تو فوراً شگاف دیکر مواد کو خارج کریں۔ صورت مزمن میں اصل سبب کو دور کریں
شدت ورم کے دور ہو جانے پر خشک پھٹکڑی۔ قسبتہ۔ کلوریٹ آف پوٹاس یا سہاگہ
چھڑکنا نہایت فایدہ مند ہے ضعف کی صورت میں کونین فولاد۔ ارماٹک اسپرٹ امونیا
برابر کچھ مدت تک استعمال کرانے جاویں غذا ماء الشعیر ساگودانہ ارارروٹ دودھ شوربا
گوشت بیضہ نیمبرشت وغیرہ محرک مقوی الاجزا کھانیکو دیں اگر غذا کھائی نہ جائے تو حقنہ
کریں تاکہ مریض کی طاقت بحال رہے +

فصل سویم سرطان لسان (کنسر فدمی ٹنگ) اسکی دو قسم ہین **اول** زبان کی نوک یا اوسکے کنارہ کی غشائی بلغیہ پر منودار ہوا کرتا ہے اس قسم کی رسولی خاص جلد کی بالائی طبقہ پر نمایاں ہوتی ہے اور اپی سیل اوما کے نام سے موسوم ہے اور زبان مین زیادہ تر یہی قسم پیدا ہوتا ہے اور بتدریج زیادہ ہوتا جاتا ہے جب غشائی بلغیہ پھٹ جاتا ہے تو اوسمین زخم ہوجاتے ہین جنکی صورت زخم آتشک کی مشابہ ہوتی ہے مگر علاج کیوقت نیز دیگر علامات ممیزہ کے باعث دونون مین فرق بخوبی کیا جاتا ہے کیونکہ آتشک کے زخمون مین آتشک کے علاج سے صورت آرام کی نمایان ہوجاتی ہے نیز زخم کی شکل بیضوی یا مستطیل پائی جاتی ہے درد بالکل نہین ہوتا نہ مرداری ہونے کی کیفیت پائی جاتی ہے زبان کی حرکت رکاوٹ کے نہ ہونے سے گفتگو مین کسی قسم کی خرابی پائی نہین جاتی اور سرطان کا مرض لوہا چلائے کے بغیر رفع نہین ہوتا نیز زبان کی خاص ایک پہلو پر گول شکل کا زخم ہوتا ہے جس سے بدبودار صدید بکثرت خارج ہوتا ہے جسکی وجہ سے گرد نواح کی ساخت گلتی جاتی ہے اور زبان کی عدم حرکت سے آواز بھی اور بھاری ہوجاتی ہے۔

قسم دویم خاص زبان کی گوشت مین ہوتا ہے اصل مین یہی سرطان کا قسم ہوتا ہے جسکو ہندی مین کنکر سیل کہا جاتا ہے ابتداحالت مین گوشت زبان کی اندر سختی پیدا ہوجاتی ہے اور یہ سختی اوپھر کر بہت جلد پھیل جاتی ہے اور اسمین دانتون کی خراش سے زخم بھی ہوجاتے ہین بدبو کے زیادہ باقی ہوجانے سے مریض مجلس مین بیٹھنے کے قابل نہین رہتا مقامی علامات کے علاوہ مریض روز بروز کمزور ہوتا جاتا ہے فک اسفل کی غدودین متورم ہوجاتی ہین کہانا پینا اور بولنا دشوار ہوجاتا ہے بعض اوقات شریان کی گل سڑ جانے سے خون بکثرت خارج ہوتا ہے **علاج** حتی المقدور بہت جلد کل زبان یا اوسکا صرف ماؤف حصہ حسب مناسب قطع کرین جسکا طریق عمل معمولاً جراحی مین بوضاحت تمام بیان ہوچکا مگر لازم ہے کہ غدود فک اسفل کے متورم ہونیسے پہلے قطع بریدکا عمل کیا جائے ورنہ بعد مین قابل علاج نہین ہے اور نہ قطع کرنا مفید ہوا کرتا ہے

سیلان خون کی صورت مین برف جوسین قابضات لگاوین اور قطع کرنے کے بعد باقی ماندہ مشکوک ساخت کو تیزاب شورہ یا کروماٹ اسڈ یا کلورائڈ آف زنک یا کاسٹک نقرہ سے جلاوین یا اکالہ ادویہ کے استعمال سے گوشت مردار اور فاسد کو نکال دین جب ترقی کی صورت مین قرب وجوار کی ساخت مین مواد مفسدہ کی سرائیت ہوجائے تو عمل جراحی کے ناکارآمد ہونے سے یہ مرض لاعلاج سمجھا جاتا ہے پس اسصورت مین افیون کو نائیم برومائیڈ آف پوٹاسیم۔ کلورافارم وغیرہ مسکن اوجاع اور منوم ادویہ کے استعمال سے تکلیف رفع کرین یا مارفیا کی پچکاری زیر جلد کرین تاکہ درد مین تخفیف پائی جائے دودہ شوربا گوشت انجبو وغیرہ مقوی دوا۔ اور غذا کے استعمال سے مریض کی طاقت کو بحال رکہین ؛

فصل چہارم شقاق اللسان (فشر افدی ٹنگ) اکثر فتور

معدہ امعا اور مرض آتشک کے سبب زبان پہٹ جاتی ہے چند غیر تیز اشیاء کا استعمال بہی موجب مرض ہے اس قسم کے شقوق گہرے اور پتلے دو قسم کے ہوتے ہین جس سے مریض کو از حد تکلیف ہوتی ہے خصوصًا تیز ترش اور شور اشیاء کے کہانے سے ازبس دقت ہوتی ہے۔ **علاج** معدہ اور امعا کے فعل کو درست کرین بہدانہ اصل السوس اور اسبغول کا لعاب پلاوین قبض نہونے دین پہٹی ہوئی جگہ پر پسلا تہوتہا یا کاسٹک نقرہ لگاوین کوکنار کشنیز۔ رسوت کے خیساندہ میں قدرے پشکری حل کرکے غرغرہ کرین گلیسرین کے لگانے سے نیز فائدہ ہوجاتا ہے۔ تیز و نمکین چیزون کے استعمال سے پرہیز کرین آتشک کی مرض مین خاص علاج آتشک کا کرین خون کی زیادتی مین کانو کے نیچے چند جونکیں لگاوین چہاررگ کا فصد لیں ؛

دیگر مجرب کاربالک اسڈ ۲۴ گرین ٹنکچر ایوڈین گلیسرین ہر ایک ۲۔ ڈرام سب کو ملا کر بمقام شقاق پر لگاوین فائدہ میں سریع الاثر ہے ؛

فصل پنجم قروح لسان السریشن افدی ٹنگ

السر بمعنی زخم ہے جس سے پانی اور پیپ جاری ہو اور اسکے بہت سے اسباب

ہیں چنانچہ آتشک کی تیز سمیت سے خون خراب و فاسد ہو جاتا ہے جس سے زبان پر پھنسیاں یا چھالے یا گوڑیاں یا زخم ہو جاتے ہیں یا محض ورم ہو جاتا ہے یا زبان پھٹ جاتی ہے سیماب کی کثرت استعمال سے بھی پھٹ جاتی ہے جب تاکل و تکسر الاسنان کے باعث بعض اجزائی نا جاجیہ شکستہ ہو جاتے ہیں تو دانت کے اکثر اجزا تیز ہو جاتے ہیں اور ہمیشہ زبان کے ساتھ مس کرنے سے زبان زخمی ہو جاتی ہے اکثر یہ حالت طاعن پر عارض ہوتی ہے جو زیادہ عرصہ تک جیتے ہیں کیونکہ ٹوٹ جانے کے بعد قدرے قلیل حصہ داڑھ کا باقی رہ جاتا ہے اور رگڑ کے باعث زبان کی کناری پھٹ جاتے ہیں ہر چند انسان کوشش کرتا ہے کہ ٹوٹی ہوئی حصہ کی رگڑ سے زبان کو بچاوے مگر کبھی کبھی بے اختیار رگڑی جاتی ہے اور زبان کی حفاظت پر قادر نہیں ہو سکتا معدہ کی ترشی اور بد ہضمی سے بھی زبان پھٹ جاتی ہے لیکن اس صورت میں بھی زبان کی کنارے ہی زخمی ہو جاتے ہیں جب ان کی متفرق مقامات پر چنبل و داد کا عارضہ پیدا ہو جاتا ہے تو پہلے سرخی نمودار ہوتی ہے بعد زاں چھلکے اترنے لگتے ہیں بتدریج زبان بھی مرض میں مبتلا ہو جاتی ہے جس سے زبان پھٹ جاتی ہے کبھی جلدی جلدی کھاتے وقت یا مرض مرگی کی نوبت میں تشنج کے موقع پر زبان پھٹ جاتی ہے **علامات** آتشک کی صورتمیں علت مرض آتشک کا مقدم ہونا ضروری ہے دانتوں کی خرابی میں بعض اجزای دندان کا ٹوٹ جانا اور بعض کا بحالت کجی اور تیزی باقی رہ جانا خود دلالت کرتا ہے ترشی معدہ کی صورت میں ہاضمہ کی خرابی ترش آروغوں کا آنا اور دوسری اسباب مرض کی عدم موجودگی شاہد حال ہوتا ہے چنبل میں زبان سخت اور تاصر ہو جاتی ہے مقام ماؤف سفید پایا جاتا ہے اور سفیدی کے کنارے دائرہ دار ہوتے ہیں اور سفیدی کے دور ہو جانے سے نیچے سے سرخ خطوط نمودار ہو جاتے ہیں اور زخموں کی درد سے مریض بحین مضطرب حال پایا جاتا ہے تنفس سے بدبو آتی ہے کمزوری کی صورت میں زخم پھیل کر آکلہ

کی قسم ہوجاتے ہین گہاؤ کے گہرا ہونیسے گرد و نواح کی غدد وین بہی متورم ہوجاتی ہین
علاج اصل سبب موجب فساد کو دریافت کرکے اوسکے ازالہ مین کوشش کرین انفشاک کی
صورت مین آیوڈائیڈ اف پوٹاسیم ۵ سے ۱۰ گرین تک ہمراہ سارسا پریلا یا نقوع انمت مول
برابر کچھ عرصہ تک نہیں چار دفعہ پلاوین اور زخمون پر فی اونس ۱۰ گرین کاسٹک سلوشن
لگاوین اگر شگاف گہرے ہون تو خالص کاسٹک نقرہ یا نیل تہوتہہ لگاوین ٹنکچر مر کی
ایک حصہ کو دس حصہ پانی مین حل کرکے غرغرہ کرین۔ سہاگہ باریک کرکے شہد مین ملاوین
اور مقام ماؤف پر لگاوین فایدہ مین قوی الاثر ہے فساد ہاضمہ کی شکایت مین معدہ جگر اور
امعا کی طرف خاص توجہ کرین قبض کا خیال رکہین پل سیاہ کمپونڈ ۱۰ گرین دنمیں چار دفعہ
دین تاکہ اجابت نرم آئے یا سفوف جلیپ کمپونڈ ۲۰ سے ۴۰ گرین تک چار چار گہنٹہ کے بعد
دین تاکہ کہل کر اجابت آجائے لسمتہ۔ کونین اور سم الفار کے استعمال سے ہاضمہ کو درست کرین
بادیان۔ پودینہ۔ نمک لاہوری دارچینی۔ فلفل گرد۔ الاچی دانہ وغیرہ مقوی معدہ دوائین
کہلانیکو دین معدہ کی ترشی مین ۱۰ سے ۱۵ گرین تک کاربونیٹ اف پوٹاس پانی مین حل
کرکے غذا سے ایک دو گہنٹہ بعد ایک بار کہلاوین اگر غذا وغیرہ کہانے کی عادت دو دفعہ
ہو تو اسی وزن اور مقدار مین صبح وشام بعد غذا کہلاوین یا روبرب ۵ گرین سوڈا کاربونات
۱۰ گرین۔ یا مگنیشیا اور روبرب کو باہم ملاکر غذا سے دو گہنٹہ بعد کہلاوین مریض کی عام صحت اور
طاقت کو حفظ صحت کی قواعد کی پابندی سے قایم رکہین۔ دانتو کی خراب حالت مین دانت
ماؤف کو نکال دین یا اوسکے تیز اجزا کو جو زبان کو ضرر رسان ہین باریک ریتی سے صاف کریں
جنبل کے عارضہ مین ۱/۲ گرین اسٹرکنیا کو روٹی کے گودہ مین یا ملائی مین گولی بناکر دنمین
چار دفعہ دین نیز دو تین قطرات عرق سم الفار کو سادہ پانی مین شامل کرکے غذا کے بعد
صبح وشام دین اگر سنکہیا کی علامات زہریلہ نمایان ہون تو چند روز تک موقوف کرکے دوبارہ
کہلاوین اور علامات رویہ یہ ہین آنکہونمین سرخی ہوجاتی ہے درد سر رہتا ہے زکام کی
شکایت پائی جاتی ہے گردہ اور مثانہ مین سوزش کے پائے جانے سے پیشاب
نہایت سرخ آتا ہے کبہی دست بہی لگ جاتے ہین سم الفار کی ترک استعمال یوڈائیڈ

اف پوٹاسیم اور سارسا پیریلا یا انٹمنٹ مول مریض کو پلاتے ہیں اور علامات ہم الفارگی زائل ہونے پر دوبارہ عرق مذکور کی استعمال کرین بعض اوقات زخمون کے بعد زبان کے کنارے یا اوسکی زیرین سطح دوسرے اعضائے کے ساتھہ پیوست ہو جاتی ہے کبھی یہ اتصال پیدائشی بھی ہوتا ہے پس اس صورت مین اگر صرف جھلی ہو تو چاقو یا مقراض کے ساتھہ قطع کردین اگر زخمون کے بعد زاید وصل پایا جائے تو ریشمی دہاگہ کے ساتھہ باندھکر روزانہ کھینچ دیا کرین اس سے بتدریج زائد وصل قطع ہوسکتا ہے اور زار دن بیچ قطع برید کرنا تکلیف مین داخل ہے۔

فصل ششم حرقت لسان اکثر تیز و شور اور تلخ و شیرین اشیا کی کثرت استعمال سے زبان مین سوزش کی شکایت پائی جاتی ہے کبھی معدہ کی حرارت اور سوء ہضمی سے بھی اس قسم کی شکایت پیدا ہوجاتی ہے حمیات حادہ اور اورام حلقیہ مین بھی حرقت ہوجاتی ہے تقدیم سبب کی موجودگی سے مرض کی تشخیص بخوبی ہوسکتی ہے **علاج** اصل سبب موجب فساد کو دریافت کرکے اوسکے موافق علاج کرین مرض معدہ مین مسہل دہن قبض کا خیال رکھیں بعد ازان شیرہ مغز تربوز۔ تخم خیارین۔ مغز کدو۔ مغز بادام۔ کاہو وغیرہ سرد مرطب اشیا کا استعمال کرین اسپغول۔ آلو بخارا۔ تمر ہندی۔ ہیلہ دانہ۔ اور عناب کے استعمال سے نیز فائدہ ہوتا ہے۔ آب کاہو کشنیز بارتنگ اسپغول بہدانہ وغیرہ عصارات سرد مرطبہ کو بطور غرغرہ استعمال کرین۔ اگر حمیات اور ورم کے باعث ہو تو کاسنی اور عنب الثعلب کے شیرہ مین اشقبو اور روغن بادام شامل کرکے پلادین عرق کافور یا دودہ مین فلوس خیار شنبر حل کرکے غرغرہ کرین

فصل ہفتم حکتہ اللسان جب فساد بلغمیہ اور سوء ہضمی وغیرہ امراض حادہ مین خون کی حدت اور یحترقہ لذاعیہ اخلاط کی سرائت سے زبان پر خارش کی شکایت پیدا ہوجاتی ہے تو کھجلاتے کھجلاتے زبان سرخ ہوجاتی ہے کھجلانے پر مریض زیادہ حریص ہوتا ہے البتہ گرم پانی کی استعمال سے قدرے آرام معلوم ہوتا ہے ؛:

علاج اصل سبب موجب فساد کے موافق تدارک کریں فساد ہاضمہ کی صورت میں مسہل کے استعمال سے جسم کو صاف کریں قبض کا خیال رکھیں مطبوخ افیمون۔ ہلیلہ بلیلہ آملہ کے خیساندہ میں سکنجبین شامل کر کے مریض کو پلادیں سرکہ انگوری میں حب الاٰس اور قند سے عاقرقرحا داخل کر کے کچھ عرصہ تک پانی میں بھگو رکھیں بعد ازاں صاف کر کے بطور غرغرہ استعمال میں لادیں ہلیلہ زرد کا منہ میں رکھکر چبانا فایدہ میں قوی الاثر ہے۔

فصل ششم جفاف اللسان

یہ حالت فی الحقیقت کوئی مرض نہیں ہے بلکہ دوسری امراض کی ایک معتبر علامت ہے جو اکثر حمیات میں جوش خون کے باعث ظہور میں آتی ہے کیونکہ حمیات میں گرمی کی زیادتی سے خون کا دوران عروق میں تیز ہو جاتا ہے اور خون کے نہ قرار پکڑنے سے غشائے بلغمیہ میں رطوبت کم پیدا ہوتی ہے کیونکہ جوش کی کمی میں خون کی رفتار دھیمی ہو جاتی ہے جس سے غشائے بلغمیہ میں رطوبت بکثرت پیدا ہوتی ہے حقہ۔ پان۔ تمباکو اور شراب کی کثرت استعمال وغیرہ منشیات کی مدامی خواہش نیز بادہ نفس کی باعث زبان کی سطح بہت موٹی۔ سخت اور کھردری ہو جاتی ہے شراب کے نشہ میں خصوصاً اوتار کے وقت زیادہ خشک ہو جاتی ہے کبھی عظم اللسان میں جب زبان منہ سے باہر نکل آتی ہے تو خارجی ہوا کے لگنے سے خشک ہو جاتی ہے۔ گرم اور خشک ہوا کے لگنے سے اور پینے کے زیادہ آنے سے غیر شکم کی گرمی اور اسہال کی زیادتی میں زبان خشک ہو جاتی ہے خواہ یہ اسہال مسہل کے ذریعہ ہوں یا ہیضہ وغیرہ کی مرض کے باعث ہوں کیونکہ اس صورت میں خون کی مائیت کے خارج ہو جانے سے خون غلیظ ہو جاتا ہے جس سے زبان خشک ہوتی ہے اور اس مرض میں زیادہ تر مرد مبتلا ہوتے ہیں۔ **علاج** اصل سبب موجب بالا کے موافق علاج کریں عام علاج یہ ہے کہ جس طرح ممکن ہو زبان کو مرطوب رکھیں آب نولی و ماشہ بہدانہ ۹ ماشہ دونوں ملا کر پوٹلی بنادیں اور شربت نبات میں بھگو کر بار بار چوسیں مغز بادام مغز کدو مغز تربوز تخم خیارین خرفہ کا ہو ہر ایک ۶ ماشہ سب کو ملا کر ضماد بنالو فرمین شیرہ نکالیں اور مضمضہ کریں گرم خشک ہوا کی صورت میں نبات کوزہ اور کتیرا ملا کر منہ میں رکھیں

روغن بادام سے زبان کو چرب کہنا نیز مفید ہے **دیگر** تمر ہندی ۴ تولہ آلو بخارا ، عناب گشنیز سبز گل نیلوفر کاسنی نیم کوفتہ ہر ایک ۲ ماشہ گل بنفشہ ۲ ماشہ سب کو بھگو کر صاف کرین جرعہ جرعہ کر کے بار بار پلاوین اگر ہاضمہ کی خرابی سے زبان مین خشکی پائی جائے تو معدہ کی اصلاح کرین اگر زیادہ خشکی کے باعث زبان پر چھوٹا سا کھرنڈ پنجا وے تو شروع مین اوسکو قطع کر کے دور کر سکتے ہین سختی کے پہیل جانے پر مرض لاعلاج ہو جاتا ہے اس صورت مین نیز ایون سی جلانا یا چاقون سے کھرچنا یا کھرنڈ کو قطع کرنا بالکل لاحاصل ہے البتہ نیمگرم پانی مین سہاگہ یا کلوریٹ آف پوٹاس یا پھٹکڑی کو حل کر کے غرغرہ کرنا خراش کی شدت اور بے چینی کو اکثر فایدہ ہوتا ہے مرکبات سیماب ۔ آیوڈائیڈ آف پوٹاسیم اور سم الفار کا استعمال داخلی طور پر کرین ۔

فصل نہم استرخائے لسان جب زیادہ سردی کے لگنے ۔ بارش مین بھیگنے ۔ دماغ کے فتور ۔ راس النخاع کی ملائمیت یا راس النخاع مین سیلان خون ہو جاتا ہے تو عصب زوج خامس اور زوج سابع کمزور اور ضعیف ہو جاتے ہین اور پوری طور پر اپنی معمولی کام کے نہ کرنے سے زبان بیکار ہو جاتی ہے کبھی لگام زبان کے زیادہ بڑھ جانے سے زبان کی نوک نیچے کو لٹک پڑتی ہے اکثر یہ حالت اطفال نومولود مین مشاہدہ کی جاتی ہے اس حالت مین بچہ پستان کو منہ مین لیکر دودہ نہین پی سکتا اس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ بچہ توتلا ہوگا اور زبان کی لگام کا بڑہنا کبھی اسقدر زیادہ ہو جاتا ہے کہ بچہ پستان کو دبانے اور دودہ پینے سے مجبور ہو جاتا ہے کبھی ایسا کم ہوتا ہے کہ جبتک بچہ بڑا نہو اور دانت نہ نکالے نیز سوتے وقت زبان کچھ نہ نکالی معلوم نہیں ہو سکتا یہ مرض کبھی دماغ کے ماؤف ہو جانے سے خلقی ہوتا ہے اور یہ لاعلاج ہوا کرتا ہے کبھی عام یا خاص فالج کے سبب ہوتا ہے جسمین جوان مرد بہ نسبت عورتون کی زیادہ مبتلا ہوتے ہین **علامات** اکثر اس مرض کا ظہور بتدریج ہوتا ہے کبھی دفعتہً پایا جاتا ہے عام فالج کی حالت مین فالج کا مقدم ہونا ضروری ہوتا ہے مبداء عصب زوج خامس کی ملائمیت مین عضو حواس جسمین صحیح وسالم ہوا کرتے ہین زبان بھی بخوبی ہلتی ہے لیکن تکلم اور گفتگو بخوبی نہین ہو سکتی حروف مخرج کے

پوری طور پر نہ خارج ہونے سے مریض ہنہنا کر بولتا ہے فالج عام کے برخلاف کہ اوسمین زبان کمزور ہوا کرتی ہے منہ سے رال بکثرت آتے ہیں غذا کے چبانے مین نہایت دقت ہوتی ہے زبان کے کامل مفلوج ہونے مین زبان کا باہر نکالنا بصد مشکل ہوجاتا ہے دانتون کے قریب ہونے سے زبان کے کنارہ پر دانتون کے نشانات بخوبی نمایان ہوتے ہیں کہانا پینا ناک کے راہ باہر نکل آتا ہے اور سیٹی بہی نہین بجائی جاتی۔ غشاے بلغمیہ کی زباد تی مین تنیدوا کی موجودگی شاہد حال ہوتی ہے **علاج** عام فالج مین حسب قواعد معمولہ تدارک کرین فالج خاص مین حفظان صحت کی قواعد کی پابندی سے مریض کی صحت کو قایم رکہین حتی المقدور غذا کا انتظام پورے طور پر کرین ملایم و لطیف غذا کا لقمہ چہوٹا چہوٹا بنا کر دین اور ہر لقمہ کے ساتہہ سر پیچہے کو جہکا کر قدرے پانی منہ مین ڈالین تاکہ مری سے غذا بسہولت نیچے اوتر جائے جب نگلنے کی طاقت بالکل جاتی رہے تو معدہ مین ایک بڑی نلی داخل کرکے دودہ وغیرہ معدہ مین پہونچا دین کونین کے ساتہہ آب آہن دہن آتشک کی صورت مین آیوڈ ابڈراف پوٹاسیم دین تندا کی صورت مین لجام زبان کے زاید حصہ کو باحتیاط تمام مقراض کے ساتہہ کاٹ دین اور کاٹتے وقت زبان کو اوپر اوٹہا کر غور سے ملاحظہ کرین اور شریان کے موقع کو بچا کر مقراض کا رخ نیچے کیطرف کرکے تندوا کو کاٹین تاکہ شریان و ورید قطع سے محفوظ رہے کیونکہ زبان کی جڑ مین شریان و ورید پائی جاتی ہے جنکی کٹ جانے سے احتمال ہلاکت کا ہے **مؤلف** دیسی جراحون کا طریق عمل ہمین معلوم نہیں ہے کہ وہ تندوا کو کس اوزار سے کاٹتے ہیں البتہ یہ کہہ سکتے ہیں کہ اس عمل کیلئے ڈاکٹرون کے پاس ایک قسم کی خاص مقراض ہوتی ہے جسکے دونون سرون پر دال نخود کی مثل ایک ایک زاید حصہ ہوتا ہے۔

فصل دوم بطوء الکلام کوئی بچہ بہت جلد بولنے لگ جاتا ہے کوئی دیر مین کلام کرنے کے قابل ہوتا ہے چندانکہ کئی سال تک بات وچیت نہین کر سکتا یہ نقص اکثر زبان کی فتور سے ہوا کرتا ہے اگر زبان مین کسی قسم کا فتور نہ پایا جائے تو اس صورت مین قوت ضعف دماغ کا تسلیم کرنا پڑتا ہے **علاج** اصل سبب بعد کو دریافت کرکے اوسکے ازالہ مین کوشش کرین زبان کے فتور مین حسب اسباب تدارک کرین

حفظان صحت کی قواعد کی پابندی سے صحت جسمانی کو بحال رکھیں ضعف دماغ مین مقویات دماغ دین مغز بادام کو شہد خالص مین آلودہ کرکے صبح وشام کہلانیکو دین ادویہ مرکب بہی فائدہ مین قوی الاثر ہے چند روزہ کے استعمال سے دماغ زیادہ تر قوی اور طاقت ور ہوجاتا ہے اور بچہ بتدریج کلام کرنے کے قابل ہوجاتا ہے **نسخہ** ڈائیلیوٹ فاسفورک اسڈ ڈیڑھ ڈرام ٹنکچر نکس وامیکا ایک ڈرام ٹنکچر سنکونا ۲ ڈرام عرق بادیان ۱۸ اونس سب کو ملاکر بقدر ایک اونس دن مین ۳ دفعہ دین خوردسال بچہ کو بقدر ایک ڈرام استعمال کرادین۔

دیگر مجرب ری ڈیوسڈ ایرن ۴ گرین کیسیرین اف رنکٹ گرین اسٹرکنیا ایک گرین اکسٹراکٹ ربابی ۳ گرین سب کو ملاکر ۲۴ حبوب بنا دین اور غذا کے بعد دن مین ۳ دفعہ دین خوردسال بچہ کو ½ حصہ حب کا والدہ کے شیر مین حل کرکے دین **دیگر معجون** جس سے دماغ مین طاقت کلام مین صحت ذہن مین ذکاوت پیدا ہوتی ہے **نسخہ**

پوست ہلیلہ زرد۔ ہلیلہ کابلی بلیلہ آملہ ہر ایک ۳ تولہ بادیان اسطوخودوس گاؤزبان اصل السوس ہر ایک تولہ سنبل الطیب تولہ پوست نارنجی ۶ تولہ مویز منقی ۴ تولہ عناب ۶ دانے سپستان ہر ایک ۲ تولہ سب کو نیم کوفتہ کرکے حسب مناسب مقدار پانی مین شب وروز بہگو دین بعد ازان صاف کرکے برابر کچھ عرصہ تک رکھ دین تاکہ تلچھٹ تہ نشین ہوجائے بعد صاف پانی کو تیار رکھیں شہد تین پاؤ نبات سفید تین پاؤ شامل کرکے قوام معجون تیار کرین بعد ازان بعد مفصل ذیل ادویہ کو داخل کرکے تیار کرین۔ برنج کشنیز مغز بادام ہر ایک ۱۲ تولہ دار چینی عود ہندی قرنفل دربان۔ دانہ الاچی۔ طباشیر ہر ایک ایک تولہ مغز نارجیل مغز چلغوزہ۔ چوب چینی ہر ایک ۲ تولہ مغز خیارین مغز تربوز مغز پستہ مغز پنبہ دانہ مغز فندق ثعلب مصری ہر ایک ۳ تولہ سب کو باریک کرین اور زردی بیضہ مرغ ۱۲ عدد چلغوزہ ۱۰ تولہ کو روغن زرد یا ویہر مین بریان کرکے آمیز کرین اور بقدر ۲ تولہ صبح وشام ہمراہ دودھ استعمال مین لادین امتلا کی صورت مین مسہل دین قبض کا خیال رکھیں

فصل یازدہم لکنت کلام (سٹامرنگ) ثقل عقد اللسان

لکنت کلام کی بابت مشہور ہے ہکلا ہونا فی الحقیقت عصبی مرکز کی بدنظمی ہے اور نشست

وخفت سبب کے باعث قوت تکلم میں بطلان یا نقصان ظہور میں آتا ہے کبھی بدن کی عام فالج
سے زبان بھی مفلوج ہوجاتی ہے جس سے مطلب کے ادا کرتے وقت کلام میں تغیر واقع
ہوتا ہے کبھی کثرت استفراغات اور مجفف اشیا کی کثرت استعمال سے عضلہ محرک لسان
میں تشنج ہوجاتا ہے کبھی برسام کی عارضہ میں دماغ کی ساخت نرم ہوجاتی ہے۔
اور عصب محرک لسان میں فتور کے واقع ہونے سے لکنت کے عارضہ کی شکایت
پیدا ہوجاتی ہے کبھی تندد ا کی موجودگی سے زبان کھچی رہتی ہے اور کلام
کے وقت حسب لخواہ پورے طور پر حرکت نہیں کرسکتے **علامات** ہکلا
آدمی بعض حروف کو مکرر سہ کرر کرنے کے بغیر باہر نکال نہیں سکتا علے الخصوص
لکنت کا اثر ر۔س۔ف۔لام۔م۔ن۔و وغیرہ حروف بعض (کالنونتش)
پر زیادہ پڑتا ہے جس سے جھٹکے کے ساتھ رک رک کر حروف نکلتے ہیں فالج کی صورت
میں ظہور علامات فالج مقدم ہوتا ہے تشنج کی صورت میں لعاب دہان اور خشکی کے سبب عارضہ
تشنج پائے جاتے ہیں چہرہ کے عضلات میں باربار حرکت ہوتی ہے جیسا کہ
اختلاج معہ تشنج میں ہوا کرتا ہے دماغ کے ملایم ہونے میں برسام کا عارضہ شاہد
حال ہوا کرتا ہے ثقل لسان کے علاوہ عقل میں فتور پایا جاتا ہے بلکہ جنون
کی کیفیت مریض کے چہرہ پر نمایاں ہوتی ہے خودپسندی اور خودنمائی میں
مبتلا ہوتا ہے اس صورت میں مریض اپنے آپ کو بادشاہ یا کوئی رئیس یا
صاحب اقتدار اور دولتمند خیال کرتا ہے مگر جسم میں کمزوری کے آثار نمایاں
ہوتے ہیں چہرہ کے عضلات بھی ضعیف پائے جاتے ہیں تندد ا کی صورت میں
زبان کوچک اور کوتاہ ہوا کرتی ہے اور فک اسفل کے زیرین عضا کے ساتھ
زبان کی نوک کے چسپیدہ ہونے سے فک اعلی کی طرف بلند نہیں ہوسکتی
علاج اصل سبب موجب فساد کے موافق تدارک کریں عموماً اس قسم کا عیب
اکثر اپنی تلفظ کی طرف خوب غور و توجہ کرنے اور اس کی صحت میں کوشش
کرنے نیز آہستہ آہستہ بولنے سے رفع ہوجاتا ہے خاص **تجربہ مؤلف**

کا ذاتی تجربہ ہے کہ ہکلے آدمی کو تعلیم کیجاوے کہ کلام کرتے وقت ہر بات کی پہلے لفظ ہم
وغیرہ کوئی ایسا آسان لفظ منہ سے زور کے ساتھ نکالے جس سے ہوا اندر کی منہ سے
باہر نکل جائے بعد ازان اپنی مطلب کو بیان کرے اس مشق سے کچھ عرصہ کے بعد زبان رواں ہو جاتی
ہے اکثر مشاہدہ کیا گیا ہے کہ جب ہکلا آدمی آہستہ آہستہ کانا پہوسی کے طور پر باتین
کرتا ہے تو زبان مین کسی قسم کی رکاوٹ پیدا نہین ہوتی پس اس بنا پر مریض لکنت کو
برابر دس دن تک کلام کرنے سے بالکل منع کیا جاوے تاکہ آواز کے آلات کو قدرے آرام
ملے اور نئی تبدیلی کے واسطے تیار ہو جاوین بعد ازان مریض کو ہدایت کیجاوے کہ برابر دس
روز تک چپکے چپکے کانا پہوسی کے طور پر صرف مطلب کی بات چیت کیا کرے پہر برابر
پندرہ روز تک آہستہ آہستہ آواز کو بڑہا کر معمولی گفتگو کی حد تک لایا جائے فالج
کی صورت مین علاج فالج کا تدارک کرین ایارج فیقرا شحم حنظل نمک وغیرہ کے استعمال سے
تنقیہ بدن کرین اور زبان کی جانبی رگون سے قدرے فصد لین اور ٹہوری کے نیچے حجامت
کرین معجون فلاسفہ کہلایا کرین اور بادامی زنجبیل فلفل نوشادر پودینہ خردل عاقرقرحا
پوست بیخ کبر وغیرہ ملطفات اور مقطعات بلغم دواؤن سے مضمضہ کرین **دیگر**
مضمضہ جس سے ثقل زبان اور لکنت لسان کو کمال فائدہ ہوتا ہے **نسخہ**
خردل نوشادر زنجبیل عاقرقرحا صعتر فلفل سیاہ شونیز نمک ہندی سب کو مساوی الوزن
لیکر جوش دین اور حسب دستور غرغرہ کرین **دیگر مجرب** زنجبیل عاقرقرحا دارچینی
ہر ایک ۳ ماشہ وج خردل قرنفل ہر ایک ۲ ماشہ مویزج دار فلفل فلفلمویہ ہر ایک ۱۰ ماشہ
سب کو جوش دیکر غرغرہ کرین **دیگر لعوق مجرب** فلفل دراز فلفل سیاہ
نوشادر دارچینی خردل عاقرقرحا سہاگہ صعتر پودینہ ارمنی سب کو مساوی الوزن
لیکر باریک کرین اور دو چند شہد مین داخل کرکے صبح و شام زبان پر مالش کرین جوزبوا
منہ مین رکہنا بالخاصیت مفید ہے تشنج کی صورت مین علاج تشنج کرین مگر اس قسم مین
ادویات کے ساتھ علاج کرنا چندان مفید نہین ہے بلکہ عصب محرک لسان کے قطع
کر لینے سے اس قسم کا تشنج رفع ہو سکتا ہے کیونکہ یہ اوس عصب کی شاخ کا مرض ہے

جو نخاع سے نکل کر دماغ میں گئی ہے اور وہاں سے اوترکر زبان مین منتشر ہو گئی ہے دونون نروا بذ فک اسفل کے زیرین مقام پر جو گلے کے اوپر اور نرمہ گوشش کے قریب ہین نشتر سے قطع کرین خشکی کی صورت مین روغن بادام اور روغن زرد بکثرت استعمال کرین مغز بادام کو شہد مین آلودہ کرکے کہلادین دوسری تدابیر مبردہ مرطبہ عمل مین لادین لعاب بہدانہ اسبغول کو نبات سے شیرین کرکے پلاوین۔ تندواکی صورت مین غشائے بلغمیہ کو قطع کرین اور طریق عمل قطع معمول احمدیہ مین بوضاحت تمام بیان کیا گیا ہے۔ دماغ کی ملائیت اور خلقی لکنت دونون علاج کے قابل نہیں ہیں البتہ حفظان صحت کے قواعد کی پابندی اور مقوی ادویہ اغذیہ کے استعمال سے عام صحت جسم کو بحال رکہین اور جسم کی تقویت مین کوشش کرین +

فصل دوازدہم عظم اللسان رہائی پر ٹروفی آف ٹنگ

بعض اوقات زبان کی سطح بڑی اسقدر ہو جاتی ہے کہ منہ مین اوسکا سمانا مشکل ہو جاتا ہے بلکہ زیادتی حجم کے باعث منہ سے باہر نکل آتی ہے اسی لحاظ سے اوسکو اولاع بہی کہا جاتا ہے اولاع بمعنے باہر نکلنا۔ ہائپر بمعنی زیادتی۔ ٹروفی بمعنے مقدار۔ اور ٹنگ یعنی زبان کے ہیں اسکی تین صورتین ہیں اول غذا کے زیادہ پہونچنے سے زبان کے گوشت کی مقدار زیادہ بڑہجاتی ہے جیسا کہ ورم بے حسی مین ہوا کرتا ہے بعض اوقات گوشت کے زیادہ بڑہجانے سے زبان منہ سے باہر نکل آتی ہے علاج ادویات کے استعمال سے زبان کی اصلاح غیر ممکن ہے بلکہ زاید گوشت کو نشتر سے قطع کر دین تاکہ حجم کے کم ہوجانے سے زبان منہ مین چلی جائے طریق عمل سوئی کے ذریعہ پہلے کئی جگہ پر تاگا پرودین بعد ازان تاگا کے سامنے سے کچھ جگہ چہوڑ کر زاید گوشت کو کاٹ دین اور قطع کے بعد تاگے کو کبھی کبھی ہلا دیا کرین تاکہ کاٹا ہوا زخم بہت جلد اچھا ہو جائے دویم جس کی صورت مین زبان متورم ہو کر باہر نکل آتی ہے اور اکثر سیماب کی کثرت استعمال سے ہوا کرتا ہے جس سے لعاب دہن اور رال بکثرت خارج ہوتا ہے بات چیت کرنی اور کہانا پینا دشوار ہو جاتا ہے بلکہ سانس بھی مشکل سے لیا جاتا ہے گلے پر دباؤ کے ڈالنے کے بغیر مریض

اندر کو دم نہیں پہنچ سکتا **علاج** زبان کی خطوط مستقیم متوسط کو چہوڑ کر نشتر سے
باریک شگاف دین جو طول مین خط مستقیم کے برابر ہو مگر عمق مین کسیقدر زیادہ ہو
تاکہ غشاء بلغمیہ کی تہ تک پہونچ جائے اس ترکیب سے خون کے خارج ہوجانے سے دو مین روز
مین ورم زیادہ استعمال مین پوست ہلیلہ زرد ہلیلہ آملہ موچرس کو کنار شاہترہ سب کو مساوی
الوزن لیکر جوش دین اور صاف کر کے قدری روغن بید انجیر اور شیر گاؤ داخل کر کے
برابر چند روز تک غرغرہ کرین۔ **دیگر مجرب** پوست مغیلان پوست بیخ ببیر پوست
درخت تمر ہندی پوست درخت کچنال سب کو مساوی الوزن لیکر جوش دین اور [illegible]
مضمضہ استعمال [illegible] پہٹکری نیلا تہوتہا کتہ سفید وغیرہ قابضہ ادویہ کی غرغرہ
[illegible] ہے سے پاندہ لیکر اسفنج پٹی سے قایم کرنا بہی فایدہ مند ہے۔
[illegible] زبان [illegible] وسیل کی شکایت پائی جاتی ہے تو زبان کا حجم زیادہ ہوجاتا ہے
[illegible] کے سبب سے عوارضات عضلیہ کے منجذب ہونے سے بہی زبان کا حجم زیادہ
[illegible] ہے زبان باہر نکل آتی ہے کبھی تہوڑی سی باہر نکل کر آویزان ہوجاتی
ہے اس [illegible] کہانے پینے اور تنفس مین از حد تکلیف ہوا کرتی ہے **علاج** حسب
[illegible] مین یعنی ابتدا صورت مین تہوڑی کے نیچے چند جونکین
لگاوین رگ زیر زبان کا فصد لین قبض کا خیال رکہین معدہ و امعا کو مسہل کے ذریعہ
صاف کرین۔ نوشادر فلفل سیاہ دار فلفل عاقر قرحا زنجبیل نمک لاہوری شورہ قلمی سب کو
مساوی الوزن لیکر باریک کرین اور دن مین دو دفعہ زبان پر ملین از بس مفید ہے
پوست ہلیلہ زرد تمر ہندی عناب ولایتی سپستان وغیرہ مصفی خون دوا مین بہگو کر
پلاوین اسی طرح کی استعمال سے نیز فایدہ ہوتا ہے اگر ان تدابیر سے صورت فایدہ کی نمایان
نہو تو زبان مین نشتر دیکر مواد موجودہ کو خارج کرین تاکہ مواد کے خارج ہوجانے سے ورم
تحلیل ہوجائے +

فصل سیز دہم ضفدع (رانیولا)

یہ ایک قسم کی صلابت دار زیادتی ہے جو زبان کے نیچے دونون طرف ظاہر ہوا کرتی ہے کبھی زبان کے نیچے صرف ایک ہی

طرف پانی بہاتی ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ غشائے بلغمیہ کے اندر گویا غلیظ پانی بھرا ہوا ہے اور پانی مذکور بہت غلیظ لزوجیت دار ہوتا ہے چونکہ رنگت اور پیلا پن چھوٹے مینڈک کے ہم مشابہ ہوتا ہے اسلئے اس نام سے موسوم کیا گیا ہے کیونکہ ران کے معنی ہین مینڈک اور یولا کے معنے ہین چھوٹا اور اس ورم کا اصل سبب یہہ ہے کہ تھوڑی کے اندر زنخ میں دو غدود ہین مولد رضاب دہن ہوتی ہین جس سے لعاب دہن حسب موقع منہ میں آیا کرتا ہے مجاری غدود کی بند حالت میں رفتہ رفتہ مجاری میں پانی جمع ہو جاتا ہے اور مجاری کشادہ اور عظیم ہو جاتے ہین اور غدود مذکورہ کے عظیم الحجم ہونے سے کہانے پینے اور کلام کرنے مین زیادہ تر تکلیف اور دقت پیش آتی ہے **علاج** ابتدا صورت مین مسہل کے ذریعہ معدہ او امعا کو صاف کرین قبض نہونے دین محلل اورام اور مرخی ادویات کے جوشاندہ سے غرغرہ کرین تاکہ مجاری غدود حسب دستور کہل جاوین۔ **نسخہ غرغرہ** پودینہ تخم کتان عنب الثعلب ہر ایک ۳ ماشہ انجیر ولایتی ۲ دانہ فلوس خیار شنبر یکتولہ سب کو ملاکر نصف سیر شیر گاؤ مین حسب دستور جوش دین اور استعمال مین لاوین اگر اس سے صورت فائدہ کی نمایان نہو تو نشتر سے شگاف دیکر مواد غلیظ موجودہ کو خارج کرین بعد ازان غار کے اندر چہار طرف کرو بات سنڈ لگاوین یا پانچ فیصدے ایوڈین سلوشن مین روئی تر کرکے بھر دین زخم پر کاشک نقرہ لگاوین تاکہ زخم کے غار کی دیوارین متورم ہوکر باہم ملجاوین اور رطوبت لزوجت دار کی موجودگی سے باہم چسپان ہوکر مندمل ہوجاوین اگر سوراخ بہت جلد بند ہوگئے تو دوبارہ کافی سوراخ کرکے حسب دستور بالا تدارک کرین بعض اوقات کافی شگاف دینی سے بھی تمام غار خود بخود مندمل ہوجاتا ہے۔ **دیگر مجرب** ساز و مرمکی ہر ایک ۴ چار ماشہ نوشادر زاج سوختہ زنگار سہاگہ ہر ایک ۲ ماشہ سب کو باریک کرکے زخم پر لگاوین اگر کاشک نقرہ وغیرہ اکالہ ادویہ کی عدم استعمال سے زخم بند نہو تو دہانہ زخم کے وسیع ہوجانے سے غدود کا پانی ہمیشہ اوسے راستہ سے جاری رہتا ہے اور غدود کا اصلی دہانہ مسدود ہوجاتا ہے اسی طریق پر رطوبت کے جاری رہنے سے کچھ عرصہ بعد اگر صحت بہی ہوجائی تو مرض کے دوبارہ عود کا احتمال ہوا کرتا ہے کاشک وغیرہ ادویہ کی استعمال کے بعد اگر زخم مندمل ہوجاتا ہے

صورت مین دوبارہ عود مرض کا احتمال رفع ہوجاتا ہے۔

فصل چہاردہم خیلان لسان (نیوس افدی ٹنگ)

یہ ایک قسم کا مولودی مرض ہے جب جلدی عروق کسی وجہ سے زیادہ وسیع ہوجاتی ہین تو جلد کے نیچے ہوتے ہین جب اس مرض کے ابہار ناہموار جلد سے قدرے اونچے عظیم الجثہ پیدا ہوجاتے ہین تو ایک قسم کی اذیت پیدا ہوتی ہے۔ **علاج** کاشک نقرہ لگادین اگر زیادہ ابہری ہوئی معلوم ہوان تو سوزن کے ذریعہ چند اطراف مین تاگا ڈالکر اوسکی جڑ کو تنگ کرین تاکہ غذا کے نہ میسر آنے سے ابہار خود بخود ساقط ہوجاوین اور عام خیلان کے علاج کو مدنظر رکہین۔

فصل پانزدہم بواسیر لسان (مگٹا)

یہ ایک قسم کا مسہ ہوتا ہے کبھی زبان کی نوک پر کبھی اوسکے اطراف پر کبھی خاص زبان کے وسط مین ظاہر ہوتا ہے رنگت مین تانبہ کے ہم رنگ ہوتا ہے اور اسکی وسط مین چند خطوط ہوتے ہین جس سے اوسکا شگافتہ ہونا ظاہر ہوتا ہے اکثر یہہ مسے عام جسمانی مسون کی طرح ہوتے ہین بعض اوقات زبان کے متفرق اور متعدد مقامات پر ہر ایک قسم کے ابہار مشابہ مسہ بواسیر ظاہر ہوتے ہین جنکی صورت مدور یا مثلث وغیرہ مختلف شکل کی ہوتی ہے کبھی زبان کے غشائی بلغمیہ پر چہوٹے چہوٹے دانے ساگو دانہ پختہ کے ہم رنگ دکہائی دیتے ہین اس مریض کو سخت اذیت ہوتی ہے اکثر آتشک کی مرض مین خون کی خرابی کے باعث ہوجاتے ہین۔ **علاج** مسہل کے بعد تصفیہ خون کی تدبیر کرین **نسخہ** سیماب گندہک آملیسار سہاگہ مرچ سیاہ ہر ایک تین سرخ زنجبیل ڈیڑہ ماشہ مغز چہالگوٹہ مدبر تین ماشہ سبکو کوٹ کر باریک سفوف بنادین اور بقدر چار ماشہ کہانیکو دیوین۔ **آیوڈائیڈ آف پوٹاسیم** بقدر چار گرین ہمراہ سارساپریلا یا انت مول کے نقوع کے ساتھہ دین **دیگر مجرب** رسکپور ڈیڑہ ماشہ۔ ایوڈائیڈ آف پوٹاسیم ڈیڑہ ڈرام دونون کو ملاکر ۴۲ حبوب بنادین اور بلاناغہ ایک حب روزانہ کہانیکو دین **دیگر مجرب** تین ماشہ سیماب کو دو درام قند سیاہ مین ملاکر خوب کوٹین یکذات ہوجانے پر نا گجواہ سبز کے پانی مین برابر چار پہر کہرل کرین اور حبوب بناکر صبح اور شام کہانیکو دین مسہ پر کاشک نقرہ یا نیلا تہوتہہ۔

لگاوین اس سے مسے دور ہو جاتے ہیں اگر مرض عود کرے تو مصفی خون کی استعمال زیادہ کرین

فائدہ جلیلہ حس ذائقہ کا نہایت تیز ہو جانا یا حس ذائقہ کا معدوم ہو جانا یا ذائقہ کا فاسد ہو جانا یا مختلف اقسام مین ذائقہ کا خود بخود محسوس ہو نا غرض یہہ چارون قسم کے اقسام دوسری امراض کے ضمن مین ظاہر ہوا کرتے ہین پس اصل مرض کے علاج سے انکی اصلاح خود بخود ہو جاتی ہے

باب ہشتم امراض الفم

مختلف کوائف کے لحاظ سے ایک مقدمہ اور چند فصول مین بیان کیا جاتا ہے۔ **مقدمہ تشریح حنک** اس سے منہ کے جوف کی چھت بنتی ہے صلب اور رخو دو حصہ مین منقسم ہے **حنک صلب** اس کے سامنے دونون جانب مسوڑے اور دانت ہوا کرتے ہین پیچھے کی طرف نرم تالو سے اتصال رکھتا ہے لعاب دار جھلی سے جوف حنک ملفوف رہتا ہے درمیانی خط کے چوگرد کی غشا موٹی نگت مین پھیکی اور شکن دار ہوتی ہے جو پیچھے جاکر چکنی اور باریک ہو جاتی ہے اسمین غدود حنکیہ بکثرت پائی جاتی ہین۔ **حنک رخو**۔ جوف دہن کے درمیان مین ناکمل طور پر حائل رہتا ہے عروق۔ اعصاب عضلاتی ریشے۔ غشائی لعابی اور غدودون سے بنتا ہے۔ سامنے سے مقعر پیچھے سے محدب اور غشائی مخاطیہ انف سے ملفوف ہوتا ہے درمیان مین سلالی اور دونون جانب بلعوم سے علاقہ رکھتا ہے اسکے سامنے درمیانی ازائدہ پر عضلہ و لہات کا تعلق پایا جاتا ہے جسکے دونون جانب دو دو محرابی ستون پائے جاتے ہین اور درمیانی مثلث فاصلہ مین لوزتین سکونت رکھتے ہین ؛

فصل اول ورم حنک مرض آتشک میں حار الکیفیت خون کی زیادتی۔ جو ترش مزے اور شیرین اشیا کی کثرت استعمال سے تالو سوج جاتا ہے سوزش کی زیادتی سے سرخی پھیل جاتی ہے حلق مین خراش و سرسراہٹ ہوتی ہے گفتگو کرتے اور نگلتے وقت زیادہ تکلیف ہوتی ہے تنفس کی آمد و رفت میں دقت پائی جاتی ہے درد و ورم کی شدت سے قدرے بخار بھی ہو جاتا ہے بے چینی کی وجہ سے نیند نہین آتی شاذ و نادر مواد کی موجودگی سے دبل بھی ہو جاتا ہے کبھی عالم شباب مین آتشکی مزاج اور مواد کی موجودگی سے حنک کیطرف مواد ردیہ کے نازل ہونے سے۔

خصوصاً نرم تالو مین کبھی سخت تالو مین دمبل پھوٹ جاتا ہے اور سوراخ سا پیدا ہوجاتا ہے اور تلفظ کے بخوبی نہ ادا ہونے سے مریض کی آواز غنہ ہوجاتی ہے کھائی ہوئی اشیاء ناک کے راہ سے باہر نکل آتی ہے **علاج** اصل سبب موجب فساد کو دریافت کریکے اوسکے ازالہ مین کوشش کرین مواد حادہ کی انصباب صورت مین مسہل دین ۔ قبض کا خیال رکھین آتشک کی صورت مین حسب دستور اصل مرض کا تدارک کرین مصفی خون دوائین استعمال مین لاوین **نسخہ** ۔ گل بنفشہ ۔ گل نیلوفر ۔ ہلیلہ زرد ۔ ہر ایک چھ ماشہ ۔ گل سرخ چار ماشہ عناب ولائیتی شمار عدد سپستان گیارہ عدد ۔ مکوخشک چار ماشہ نبات سفید چار تولہ ۔ سبکو بھگوکر صاف کرین اور استعمال مین لاوین سوزش کی ابتدا مین مسکن الوجع اور دافع سوزش ادویہ کو غرغرہ کے طور پر عمل مین لاوین ۔ **نسخہ** ۔ کشنیز ۔ عنب الثعلب ۔ بابونہ ۔ گل بنفشہ ۔ تخم مرو ہر ایک چھ ماشہ سبکو ملاکر مطبوخ کرین بعد ازان دو تولہ فلوس خیار شنبر داخل کرکے حل کرین اور قدرے صندل سفید سائیدہ کرکے شامل کرین اور غرغرہ کے طور عمل مین لاوین بہدانہ اور اسبغول منہ مین رکھیں اگر اس سے صورت آرام کی نمایان نہو تو مواد کی موجودگی مین شگاف دیکر پیپ کو خارج کرین اور مقام زخم پر یہ سفوف چھڑکیں **نسخہ** ۔ کتھہ سفید مردار سنگ سنگ جراحت سفیدہ کاشغری ۔ دم الاخوین ۔ فوفل سوختہ ۔ خرمہرہ سوختہ سبکو مساوی الوزن لیکر باریک کرین اور عمل مین لاوین ۔ فائیدہ کی عدم صورت مین اگر تالو مین سوراخ کے ہوجانیکا احتمال پایا جائے تو برابر چند روز تک دنمین ایک دفعہ تیل اتھوتھہ یا کاشک نقرہ کی تتی لگاوین اور اوپر سے سفوف بالا چھڑکین اس سے بہت جلد صورت آرام کی نمایاں ہوتی ہے اگر اتفاق سے تالو مین سوراخ پیدا ہوگیا تو روزمرہ کاشک نقرہ سے جلادین تاکہ زخم کے تازہ ہونے سے زاید انگور پیدا ہو اگر اس سے فایدہ معلوم نہو تو مخصوصہ الآت کی استعمال سے سوراخ کو بند کرین اگر نحض عضلانی حصہ تالو دریدہ ہو تو دہائی سال عمر سے بیشتر عمل کرنا مناسب نہین ہے بعدہ مین کوا کو زنبور مین مضبوط پکڑ کر سوراخ کے کنارے چھیل دین بعد ازان ٹانکے

لگا کر کنارون کو ٹہیک باہم ملادین اگر ٹانکوین زیادہ کھچاوٹ پائی جائے تو شگاف کے متوازی دونون جانب دو شگاف دیکر ڈہیلا کرین استخوانی حصہ تالو کے دریدہ مین پانچ سال کی عمر سے پیشتر کوئی عمل نہ کرین بعد میں کنارونکی جہلی اور غشاء العظم کو قدرے کہرچ کر ٹانکون کے ذریعہ دونون لب کو برابر ملادین مقوی اور عمدہ غذا کہانیکو دین اور اٹہارہ روز کے بعد ٹانکے نکال دین اگر جوان عمر مین تالو کے شگاف کی شکایت پائی جائے تو سونے یا ولکے نائٹ کا مصنوعی تالو لگا دین اور عضلانی حصہ کا تالو ربڑ کا تیار کر کے لگا دین :

فصل دوم بخر فم بدبوئے دہن اور گندہ دہنی کے بہت سے اسباب ہین —

اوّل فاقہ کشی اور بدہضمی کی صورت مین خصوصًا روغن زرد اور تیل کی کثرت استعمال سے تمام معدہ مین متعفن ہو جاتی ہے جس سے تمریش اور بدبو دار ڈکارین آتی ہین معدہ میں گرمی پائی جاتی ہے ایک قسم کی جلن اور اذیت معلوم ہوتی ہے قی اور اسہال بہی جاری ہو جاتے ہین فاقہ کشی کی صورت مین کہانا کہانے کے بعد منہ کی بدبو رفع ہو جاتی ہے۔ **دوم** شیرین اشیا کی زیادہ استعمال سے بہی بخر کی شکایت پیدا ہو جاتی ہے جسکی تشخیص متقدم سبب سے بخوبی ہو سکتی ہے **سوم** خلقی ہوتا ہے جیسا کہ بعض لوگونکو بدبو دار پسینہ ہمیشہ آیا کرتا ہے یہ قسم ابتدائی ولادت سے اخیر عمر تک پایا جاتا ہے۔ **چہارم** سیماب رسکپور کے کہانے سے جوش دہن کی حالت مین بخر کا عارضہ پایا جاتا ہے جسپر منہ کا آنا گواہی دیتا ہے **پنجم** لثہ کے زخم اور اونکے متعفن ہونے سے نیز حلق اور گلے کے متعفن زخمون سے اکو خراب گہاؤ سے منہ کے اندر بدبو پیدا ہو جاتی ہے غشائی بلغمیہ کے فاسد و متعفن ہو جانے سے بدبو زیادہ پائی جاتی ہے مرض آتشک مین ناک کی استخوان کے خراب و متعفن ہو جانے سے بدبو کی شکایت پائی جاتی ہے زخم لثہ زخم گلو یا زخم زبان و حلق نیز ناک کی ہڈی کے متعفن ہو جانے سے بخوبی شہادت ملتی ہے کبہی زخم مری مرض سرطان معدہ وغیرہ سے بہی

تبخر پیدا ہوجاتا ہے جسکی تشخیص ورم مری اور صلابت معدہ سے بخوبی ہوسکتی ہے علاوہ ازین مقام ورم پر درد ہوتا ہے کہانے پینے مین زیادہ دقت ہوتی ہے دانتون کے ...... فساد مین بھی منہ سے بدبو آتی ہے پہنپڑہ کے زخم خصوصًا دق وسل کے اخیر درجہ مین منہ سے سخت بدبو آتی ہے جس سے فساد خون کی علامات لاغری اندام زردی رنگ اور روزبروز ضعف وناتوانی کی شکایت پائی جاتی ہے **علاج** اصل سبب موجب فساد کو دریافت کرکے اوسکے ازالہ مین کوشش کرین فاقہ کشی کی حالت مین غذا لطیف مقوی الاجزا کہانیکو دین - حلویات اور حریرجات خوب مرغن کرکے کہلاوین اشتہائے طعام کے وقت قدرے قلیل غذا کا کہالینا نہایت ضروری ہے بدہضمی مین مقوی معدہ اور دافع بدہضمی دوائین استعمال مین لاوین اور یہ حبوب فایدہ مین سریع الاثر ہین **نسخہ** مشک خالص ایک ماشہ - مصطگی - قرنفل ہرایک چار ماشہ عود ہندی - کباب چینی - فلفل سفید ہرایک آٹھہ ماشہ - دارفلفل بابونہ - ہرایک تولہ غنچہ گل انار تین ماشہ سبکو باریک کرکے گہیکوار کے رس مین کہرل کرین اور حبوب بقدار نخود تیار کرکے صبح وشام کہانیکو دین **دیگر حبوب طیب النکہت** - مشک خالص کافور ہرایک ۲ دانگ - فوفل - عاقرقرحا - دارچینی خولنجان - قرنفل - جوزبوا - الاچی دانہ - ہرایک دو درم سبکو باریک کرکے رب سیب مین حبوب بناوین اور استعمال کرین - **دیگر مجرب** - سک طباشیر صندل سفید گل سرخ - ہلیلہ زرد فوفل کبابہ - گل ارمنی - کتیرا قرنفل - سعدکوفی - انیسون کشنیز سبکو مساوی الوزن لیکر باریک کرین اور غذا کے بعد بقدر ایک ماشہ کہانیکو دین اگر شیرین اشیا کی کثرت تناول سے ہو تو حلو چیزون کا کہانا ترک کردین مسہل کی استعمال سے معدہ اور امعا کو صاف کرین جو حق دہن کی صورت مین بیمار کو میدان کی کشادہ ہوا مین رکہین پہٹکری اور بارک کو پانی مین حل کرکے غرغرہ کرادین - **دیگر مجرب** پہٹکری بریان کو نصف سیر عرق گلاب مین حل کرکے غرغرہ کرین ہڈی کی خرابی اور دانت کے فساد مین استخوان بوسیدہ اور دانت خراب کو نکال

نوٹ
دین بعدازان زخم کا علاج حسب دستور کرین اگر دانت کا نکالنا غیر ممکن ہو تو کریاز روٹ کا یا لک ایسڈ وغیرہ مسکن او جاع دوائین دانتون پر لگا دین یا کار بالک سلوشن کا مضمضہ کرین مگر بہرحال قلع بہتر ہے **دیگر مسمی مجرب** جسکے استعمال سے فائیدہ کمال ہوتا ہے نسخہ پھٹکری بریان کہنہ سفید برادہ آہن پوست بلیلہ پوست درخت مولسری ہر یک تین درم ہیر اکسیس چوب چینی ہر ایک درم پوست انار ہمیدرم زغال کیکر ہموزن ادویہ سب کو باریک کرکے استعمال مین لاوین نہایت مفید ہے زخم کی صورت مین باعتیاط تمام کاسٹک نقرہ لگا دین اور خاص علاج بھی کرین جو امراض حلق مین تحریر کیا جاویگا انشاء اللہ تعالیٰ **نسخہ دیگر مجرب** جس سے طیب دہن کے علاوہ درد دندان کو نیز فائیدہ ہوتا ہے سنگ سرمہ سوختہ ہیر اکسیس تخم نیل رنجبیل بریان سنگ جراحت بریان سہاگہ بریان سنگ سرمہ نمک سندہ ہر ایک یک دام فلفل گرد کشنیز بریان کہتہ سفید زیرہ بریان ہر ایک ۲ دام ناگر موتہہ چار دام سب کو باریک کرکے دانتون پر مالش کرین نیز بخور وغیرہ کرین پان کہانا نیز مفید ہے۔ **دیگر مجرب** - اسرب دار فلفل قرنفل ہر ایک ۲ تولہ سبکو ملا کر ہاون دستہ مین خوب کوٹین تا کہ سب کشتہ ہو جائے بعدازان دانتون پر مالش کرین سرطان معدہ کی صورت مین بخر کا رفع کرنا غیر ممکن ہے زخم ریہ کی صورت مین علاج سل کرین ہولودی بخر میں علاج سے چندان فائیدہ نہیں ہوتا مگر پھر بھی صاف و ستھرا رکھنا مسواک کرنا نہایت مفید ہے

فصل چہارم قلاع (اسٹومیٹائی ٹس)

یہ ایک قسم کی سوزش دہان ہے جسمین بچے جوان اور بوڑھے مبتلا ہو جاتے ہیں اب مختلف کوائیف کے لحاظ سے چار قسم میں بیان کیا جاتا ہے **قسم اول** اس قسم کا مرض زیادہ تر بچون کو جو چایا جاتا ہے جو شیر مادر کے سوا کسی دوسرے جانور کا دودھ پیا کرتے ہیں یا ایسی چیزین کہاتے ہیں نو ماہ کی عمر سے بیشتر کمزور بچے نیز آتشکی مزاج کی اولاد اکثر اس مرض مین مبتلا ہو جاتی ہے حفظان صحت کے قواعد کے عدم پابندی بھی موجب اس مرض کا ہے اکثر یہ عارضہ بد ہضمی سوزش معدہ سرخ باد اور بروز دندان کے وقت ہو جاتا ہے نیز بخار محرقہ اسکارلٹ فیور

ملیریا ہوا۔ اور سیماب کی سمیت سے بھی یہ مرض ہو سکتا ہے اگرچہ ظاہر میں قلاع دہن محسوس ہوتا ہے
لیکن فی الحقیقت معدہ امعا اور مقعد تک سوزش کی شکایت پائی جاتی ہے کیونکہ
منہ سے لیکر برابر مقعد تک غشائے بلغمیہ یکساں ایک ہی ہے۔ خرابی و فساد خون کے سبب
جوان اور بوڑھے آدمی بھی اس میں مبتلا ہو جاتے ہیں ابتدا میں منہ کے اندر صرف خشکی سی معلوم
ہوتی ہے بعد ازاں منہ سے رال بکثرت بہتی ہے غشائے بلغمیہ متورم اور سوجا ہوا معلوم
ہوتا ہے رخسار و تالو کی اندرونی سطح زبان کی نوک اور کناروں پر نیز لب اور لثہ پر
چھوٹے چھوٹے سفید باریک چھالے اور داد بہار ظاہر ہو جاتے ہیں کچھ عرصہ کے بعد بثورات
مذکورہ پھوٹ کر گول گول کٹے ہوئے صاف سرخ زخم بنجاتے ہیں منہ میں گرمی اور جلن زیادہ معلوم
ہوتی ہے درد زیادہ ہوتا ہے جسکی تکلیف سے بچہ زیادہ روتا اور چلاتا ہے درد کی زیادتی سے
ماں کا دودھ پیا نہیں جاتا اور نہ ماں کا پستان منہ میں لے سکتا ہے اگر دودھ کو نچوڑ کر منہ
میں ڈالا جائے تو بھی بصد مشکل بچہ پی سکتا ہے چپچپاہٹ ہوتی ہے بد بو آتی ہے معدہ کے متورم
ہو جانے سے دودھ بھی ہضم نہیں ہو سکتا بلکہ پیتے ہی قے ہو جاتی ہے یا دستوں کی راہ نکل
جاتا ہے ذائقہ خراب زبان میلی بھوک زائل اور نفخ شکم کی شکایت اکثر پائی جاتی ہے
کبھی قبض پایا جاتا ہے جب حلق معدہ اور امعائے صغار تک مرض کی سرایت ہو جاتی
ہے تو بیخوابی کے باعث بے چینی زیادہ ہو جاتی ہے خفیف سا بخار بھی ہو جاتا ہے
تکلیف کی شدت سے کھانا پینا چھوٹ جاتا ہے بروز دندان کی حالت میں تشنج بھی
ہو جاتا ہے اگر علاج میں تساہل اور تغافل کیجاوے تو مریض زیادہ ضعف اور کمزوری کے
باعث ہلاک ہو جاتا ہے **علاج** اصل سبب موجب فساد کے موافق تدارک کریں قواعد
حفظان صحت کی پابندی ضروری سمجھیں آب و ہوا کی تبدیل بھی ضروری ہے صاف ہوادار
مکان میں مریض کی رہائش کریں شیر خوار بچہ کی والدہ کو ہدایت کریں کہ وقت مقررہ
پر بچہ کو دودھ پلاویں نیز صبح و شام قدرے قلیل آب آہک پلا دیا کرے تاکہ معدہ میں ترشی
پیدا نہ ہو۔ رفع حموضت معدہ کے لئے ہائیڈرارجیرائی کم کریٹا ½ گرین سوڈا آدھہ گرین سبکو ملاکر
آٹھہ پڑیہ بنا دیں اور دن میں چار دفعہ دیں زیادہ عمر اور قوت کے موافق ۔۔۔

علاج چراحی کم کر شافی خوراک دو گرین اور سوڈا چار گرین دے سکتے ہین **دیگر مجرب** رد برب
چار گرین سوڈا آٹھ گرین دونون کو شکر آٹھ گرین پڑیہ بنا وین اور صبح و شام بچہ کو دین قوی الجثہ
اور بڑی عمر کے بچہ کو زیادہ مقدار بھی دے سکتے ہین لائم اور مگنیشیا کا استعمال بھی مفید ہے
اور بروز دندان کے وقت مسوڑے سرخ اور تنے ہوے معلوم ہون تو نشتر سے شگاف دین دودہ
پلانے کے بعد پستان کو صاف کر دیا کرین اور نہ خود کوئی مصالحہ دار خراش پیدا کرنیوالی محرک
چیز کہا وین اگر بچہ کو دودہ والدہ کے سوا گائے بکری وغیرہ کا دودہ پلایا جائے تو اس بات کی
احتیاط رکہی جاوے کہ دودہ زیادہ غلیظ القوام اور دیر کا رکہا ہوا باسی نہو بلکہ تازہ صاف دودہ
مین مساوی الوزن یا ثلث حصہ نیم گرم پانی یا آب آہک ملا کر دین تاکہ معدہ مین ترشی
کی پیدائش نہو دودہ کے برتن کی صفائی کا کامل طور پر کرین دوسرے بچونکو مریض بچہ کے برتنون
سے بچاوین اگر بچہ غذا کہا سکتا ہو تو مناسب طور پر غذا کا بندوبست کرین جسکا انتظام
پورے طور پر کتاب **مشیر الاطفال** مین بیان کیا گیا ہے ساگو دانہ اراروٹ کارن فلاور وغیرہ
ملایم سبک سریع الہضم غذا کا دینا نہایت مناسب ہے سخت غذا کے کہانے سے منہ معدہ اور
امعا کی غشائے بلغمیہ کو نہایت تکلیف ہوتی ہے نیز خراشدار غذا سے پرہیز کرا دین اگر بچہ کے
منہ مین نہایت باریک سفید جہلی نباتی اور حیوانی مواد کی کثرت سے پیدا ہو جائے تو دافع عفونت
عرقیات سے صاف کرین ایک انگشت پر صاف کپڑا لپیٹ کر دوسرے منہ کی تمام سفید جہلی
کو رگڑ کر صاف کرین اور اس عمل مین بچہ کے رنج کا خیال ہرگز نکرین جب سفیدی ہر طرف
ہو جائے اور سرخی نمودار ہو تو آٹھ اونس گلاب مین تین ڈرام سوڈا ئیپو سلفائیٹ اور ادہ ڈرام
سوڈا بائی کاربونیٹ حل کر کے غرغرہ کرنا فائدہ مین سریع الاثر ہے ایک اونس پانی مین
چھ گرین کاسٹک نقرہ یا دو گرین کاربالک ایسڈ حل کر کے مرض کے مقام پر لگا دین ایک ڈرام سہاگہ کو
ایک اونس شہد مین ملا کر بچہ کے منہ مین لگا دین نیز پستان دایہ پر بھی چپان کرین اسہال
کی موجودگی مین شروع مین کیلومل سے تائید کرکے بسمتھ چاک کا مپونڈ وغیرہ سے تدارک
کرین رفع قبض کے لیے روغن بید انجیر گلیسرین پودر اور جلپ کا استعمال بھی
فائدہ بخش ہے عظیم النفع ہے اگر مرض مذکور میں جوان اور بوڑھے اشخاص ضعف لاحق ہو

اور نقاہت جسمانی کے باعث مبتلا ہو جاوین تو کونین ٹنکچر اسٹیل وغیرہ مرکبات فولاد روغن ماہی کلوریٹ اف پوٹاسس ٹنکچر فیری پرکلورائیڈ وغیرہ کے استعمال سے استعمال سے عام صحت اور طاقت جسمانی کو قایم کرنی چاہئی بیضہ خام وغیرہ لطیف سریع الہضم غذا کہانیکو دین حفظان صحت کے اصول کی پابندی کرنا جب معدہ اور امعا کی زخمی حالت مین اسہال جاری ہو جاوین تو ایک ڈرام ٹنکچر روبرب کو ایک اونس عرق بادیان مین حل کر کے دین تینہر وہب یا مگنیشیا الو سوڈا یا گریگریس پوڈر کے ہمراہ پانی میں حل کر کے دینا فائیدہ مین حکم اکسیر کا رکہتا ہے جوان معتدل جثہ کے لئے دس سے بیس گرین تک دین اس سے قبض واقع ہو جاتی ہے اگر اسہال کی زیادہ ضرورت ہے تو ایک سے ادہ ڈرام تک دن میں چار دفعہ دین جب سن رسیدہ آدمی کو مرض قلاع کی صورت مین زحیر کی شکایت پائی جاے تو ۲ گرین اور ۳ گرین لسبتہ کی پوڑیہ بنا کر صبح وشام کہانیکو دین یا کلورائیڈ اف پوٹاس کو بقدر ۱۰ گرین پانی مین حل کر کے دن میں ۳ دفعہ دین **دیگر مجرب** کاسٹک نقرہ ½ حصہ گرین کو ڈبل روٹی کے گودہ میں لپیٹ کر خلو معدہ کے وقت کہلاوین تا کہ کاسٹک نقرہ کی تاثیر معدہ کی غشای بلغمیہ پر پہونچ جاوے مگر اثنائے استعمال مین نمک کے کہانے سے پرہیز کرین ورنہ کاسٹک نقرہ کی تاثیر زائل ہو جاتی ہے اور دافع عفونت عرقیات سے صاف کرنے کے بعد کلوریٹ اوف پوٹاسیم اور بورک اسڈ کو گلیسرین مین حل کر کے متواتر دو تین روز گہنٹہ کے بعد زخمون پر لگاوین کاربونٹ اف سوڈیم یا گلیسرین اف بوریکس کے ہلکے سلوشن سے غرغرہ کرنا قوی الاثر ہے اگر غرغرہ نہ کیا جائے تو پہریری کے ذریعہ لگا دین ۱۵ گرین کاسٹک نقرہ کو یا ۱۰ گرین نیلا تہوتہہ یا سلفیٹ اف زنک کو یا ایک گرین دار چکنہ کو ایک اونس پانی میں حل کر کے منہ کے زخمون اور چھالہ پر لگا دین ایک حصہ آیوڈوفارم اور دو حصہ ٹانک اسڈ کو ملا کر لگانا فائیدہ مین سریع الاثر ہے **دیگر مجرب** شنگرف نیلا تہوتہہ شورہ قلمی سب کو مساوی الوزن لیکر ہرسہ کو پکہلا دین بعد ازان ٹکیہ بنا کر حسب موقع زخمون اور چہالون پر لگاوین فائیدہ مین عظیم النفع ہے **دیگر مجرب** طباشیر کتہہ سفید کشنیز سونف ہر ایک

چار ماشہ مغز کنول گٹہ نو عدد گلنار دم الاخوین ہر ایک تین ماشہ زردی گلاب کافور
چار ماشہ نیلا تھوتھہ تین ماشہ فلوس خیار شنبر دو تولہ سب کو ڈیڑھ پاؤ پانی میں بھگو کر صاف
کریں اور بطور غرغرہ کے عمل میں لاویں **دیگر مجرب** پہلے آبلوں کو برگ بید انجیر یا برگ
توری سے ملیں تاکہ آبلے پھوٹ جاویں بعد ازاں زخموں پر یہ دوا چھڑک دیں - طباشیر کتھہ
سفید کباب چینی - سنگ جراحت الائچی کلاں شورہ قلمی سب کو مساوی الوزن لیکر باریک پیسیں
اور عمل میں لاویں **دیگر مجرب** زرد چوب پوست انار گلنار سماق ہر ایک چھ ماشہ
مازو چار ماشہ پھٹکری تین ماشہ سب کو باریک کر کے استعمال کریں اگر زبان خشک
اور خراش زیادہ پائی جاوے تو خیساندہ کتان یا کاہو کے پانی سے جوف دہن کو دھوویں ؛
دیگر مجرب اسپغول نو ماشہ بہدانہ چار ماشہ دونوں کو ملاکر پوٹلی بناویں اور پانی
میں تر کر کے بار بار منہ میں پھیریں اور رال کی کثرت میں پھٹکری کو پانی میں حل کر کے غرغرہ
کریں **مولف** کتب طبیہ عربیہ میں مرض قلاع کے واسطے فصد کا لینا یا چہار رگ
کا خون نکالنا ضروری سمجھا گیا ہے حالانکہ اس مرض میں خون کا نکالنا ہرگز مناسب
نہیں ہے کیونکہ اس سے خون زیادہ کمزور اور ضعیف ہو جاتا ہے **قسم دویم** اس قسم
میں پہلے بڑے بڑے ابھری ہوئی سفید زردی مائل متفرق آبلے زبان مسوڑھوں لبوں
رخساروں اور تالو پر پیدا ہو کر بہت جلد پھیل جاتے ہیں اور مذکورہ آبلوں کی تہ میں دبی
ہوئی ہوتی ہیں انکے ٹوٹ جانے پر تھوڑی سی لیسدار رطوبت نکلتی ہے پیچھے سے اوپر تلے زخم
بن جاتے ہیں اور اکثر بروز درد دندان کے وقت بچوں کو ہو جاتا ہے کبھی کمزوری کی وجہ
سے مسن سن رسیدہ آدمی بھی مبتلائے مرض ہو جاتے ہیں خرابی ہاضمہ کے باعث
منہ کی چھوٹی چھوٹی گلٹیاں بھی متورم ہو جاتی ہیں گفتگو کرنے میں بلع طعام بلکہ دودھ
کے پینے میں بھی درد کی وجہ سے تکلیف زیادہ ہوتی ہے منہ سے بدبودار رال بکثرت
خارج ہوتی ہے خفیف بخار کے ہو جانے سے بے چینی کمال کے باعث مریض مضطرب حال
پایا جاتا ہے بدہضمی کی موجودگی سے زبان میلی پائی جاتی ہے کبھی قے اور دست بھی
جاری ہو جاتے ہیں اس قسم کو یونانی زبان میں اقتیبی کہا جاتا ہے - **علاج** اصل

سبب موجب فساد کو دریافت کرکے اوسکے ازالہ مین کوشش کرین معدہ اور امعا کو
مسہل کے ذریعہ صاف کرین قبض کا خیال رکہین مصفی خون ادویات کے استعمال
سے خون کو صاف کرین بائی کاربونیٹ اف سوڈا یا گریگریس پوڈر کہلادین دیگر مجرب
عناب ولایتی سات عدد تمر ہندی تین تولہ بہدانہ تین ماشہ نیلوفر کاسنی گل بنفشہ برگ
حنا ہلیلہ زرد ہر ایک چہہ ماشہ سبکو پانی مین بہگوکر صاف کرین بعدازان زہرمہرہ سائیدہ
داخل کرکے متواتر چند روز تک پلادین آتشجو کا پلانا بہی مفید ہی نیز دافع ترشی
ادویات کی استعمال کرین کلوریٹ اف پوٹاسیم بقدر چار گرین پانی مین حل کرکے پلادین نیز اسکے
عرق کو زخمون پر لگادین چار ماشہ سہاگہ کو دو تولہ شہد مین شامل کرکے آبلون پر لگادین
دس گرین کی طاقت والی عرق کاسٹک نقرہ سے بہی کمال فائدہ ہوتا ہی اول قسمکے مندرجہ عرقیات
کے لگانے سے بہی نیز فائدہ ہوتا ہی۔ **دیگر ذرور مجرب** جسسے جوش دہن بچہ کو زیادہ
فائدہ ہوتا ہی **نسخہ** کافور ایک سرخ سرمہ سفید کشنیز کا کرسنگی زیرہ سفید گل سرخ گلنار
تخم کاہو اصل السوس ہر ایک ماشہ کہتہ سفید تین ماشہ مغز کنول گٹہ نو عدد الائچی دانہ
طباشیر دو ماشہ سبکو باریک کرکے مقام آبلہ پر لگادین حفظان صحت کے قواعد کی پابندی
کرین ۞ **قسم سویم تہرش** یہ قسم نہایت چہوندار ہوتا ہی جس سے والدہ
کے بہٹنون پر بہی مرض کے دہبے ظاہر ہوجاتے ہین بہت چہوٹے کمزور بچون کو فتور
ہاضمہ نیز سخت وشدید امراض کے بعد اور خاص قسم کے بخارون مین نہایت باریک
نباتی اور حیوانی مواد کی تہ منہ کے اندر پیدا ہوجاتی ہی ایام جوانی مین سل وغیرہ
مزمن امراض مین بہی مرض کی شکایت پائی جاتی ہی۔ **علامات** ہاضمہ کی خرابی
اور معدہ کی ترشی مین غشائی بلغمیہ دہن کے مبتلا ہونے سے لب رخسارہ کے اندر لثہ تالو
زبان کے کنارون اور پوزیتین پر سفید رنگ مخروطی شکل کے اونچی اونچی سرخی مائل
دہبے نکل آتے ہین جب بہت سی دہبے آپس مین مل جاتے ہین تو بہورے رنگ کے
پرت ہوجاتے ہین خوردبین کے ملاحظہ سے دہبون مین ایک قسم کی نباتی حیوانی
کائی پائی جاتی ہی جو علاج کے نکرنے سے کائی مذکور کے اجسام سخت روز بروز بڑہتے جاتے ہین و

اور انکے دور ہو جانے سے مرض فوراً دور ہو جاتا ہے بعض وقات مری کے ذریعہ مرض کی سرایت معدہ تک قصبۃ الریہ کے ذریعہ مرض کی سرایت مجری الہوا تک ہو جاتی ہے جس سے قی و دست آتے ہیں بلغمی کھانسی ستاتی ہے بیمار کے زیادہ کمزور ہو جانے پر ہونٹوں کے مقام پر خراب قسم کے زخم پڑ جاتے ہیں منہ سے رال بکثرت بہتا ہے درد کی تکلیف سے غذا کھائی نہیں جاتی آخرالامر فاقہ کشی کے باعث مریض کمزور اور ضعیف القوی ہو کر رہی ملک عدم ہوتا ہے **علاج** ہاضمہ کی خرابی اور اسہال کا تدارک مناسب طور پر کریں قسم اول کے موافق جیسی اصلاح کریں سہاگہ کو پانی میں حل کر کے بچہ کا منہ اور والدہ کا پستان بار بار دھویا کریں بعدازاں بیس گرین کی طاقت والا کارنک سلوشن خاص وہونٹوں پر صبح و شام لگاویں سہاگہ کو گلیسرین میں حل کر کے زخموں پر لگانا فایدہ میں عظیم النفع ہے ؛

دیگر مجرب طباشیر الایچی سفید کا ہو زردی گلاب گل ارمنی ہر ایک چار ماشہ زہر مہرہ سائیدہ شیاف مامیثا کافور ہر ایک دو ماشہ سبکو باریک کر کے استعمال میں لاویں ــ

دیگر مجرب کریانوٹ بروما یڈہ سوڈا کو گلیسرین میں ملا کر لگاویں یا پانی میں حل کر کے غرغرہ کریں۔ **دیگر مجرب** رسوت گلنار اصل السوس مقشر ہر ایک چھ ماشہ کنول گٹہ نوعدد کتھہ سفید کافور طباشیر ہر ایک چار ماشہ سبکو باریک کر کے ذرور کے طور پر استعمال کریں **دیگر مجرب** کلوریٹ اف پوٹاسیم یا ہائپوسلفائیٹ اف سوڈیم کو پانی میں حل کر کے غرغرہ کے طور پر استعمال میں لاویں **دیگر مجرب** گل سرخ گلنار دانہ الایچی خورد کتھہ سفید کباب چینی اصل السوس مقشر سب کو مساوی الوزن لیکر باریک کریں نیز قدرے کافور ملا کر استعمال میں لاویں۔ **دیگر مجرب** پوست بلیلہ آملہ ہلیلہ زرد موچرس کوکنار پوست مغیلان پوست درخت تمرہندی پوست درخت کچنال مائین رسوت سبکو مساوی الوزن لیکر پانی میں جوش دیں بعدازاں صاف کر کے قدرے روغن زرد شامل کریں اور استعمال میں لاویں اگر ۱۲ اونس پانی میں ۲ درام سولیوشن اف کلورینیٹڈ سوڈا کو شامل کر کے غرغرہ کیا جائے تو فایدہ میں سریع الاثر ہے اگر خراب دانت کے تیز کنارہ سے سوزش کی شکایت پائی جائے تو اسکو

کہیں دین یا ٹاٹرک اسڈ یا کاربالک اسڈ وغیرہ کے استعمال سے کند کرین کثرت حقنہ سے
اور حیرت نوشی سے منع کرین خورد و نوش کی بے اعتدالی مین حسب مناسب اصلاح
کرین قبض کیصورت مین تمکنیتیا - جلپ - گلقند - ہلیلہ - فلوس خیارشنبر دین بعد
زان صبر یخبیل اجوائین کے استعمال سے امعا کو تقویت دین معدہ کے فتور مین بسمتہ
اور کہاری ادویہ دین بعدزان ڈہائی پاؤ آب شیجو ڈیڑہ ڈرام سوڈا بائی کاربوناس ٢ ڈرام
سہاگہ حل کرکے غرغرہ کرین دیگر **مجرب** ڈہائی پاؤ پانی مین ایک ڈرام کلوریٹ
اف پوٹاس دو ڈرام بورک اسڈ یا چار گرین پوٹاسی پرمینگناس حل کرکے غرغرہ کرین
بعدزان گلیسرین اف بورک اسڈ یا سفوف پہٹکری لگاوین **قسم چہارم نوما**
یہ ایک قسم کا اکلہ ہے جب آٹھہ برس کی کم عمر مین بچہ زیادہ کمزور ہوجاتا ہے تو اس قسم کی
شدید سوزش مین مبتلا ہوجاتا ہے ابتدا مین زیرین ثنایا کے مسوڑے متورم ہوجاتے
ہین اور بتدریج کل لثہ پر سوزش کے پہیل جانے سے چہوٹے چہوٹے زخم ہوجاتے ہین
اجتماع خون کے باعث لثہ کا گوشت سرخ رنگ اور اسفنجی شکل مین ہوجاتا ہے اور
ذرہ سی دبانے سے خون بکثرت خارج ہوتا ہے بعدزان مسوڑے کہلکر فنا کی مائل ہوجاتے
ہین دانتونکی جڑ مین خشکی ہوجاتی ہیں آخر کار دانت گرجاتے ہین رفتہ رفتہ لب ورخسار
اور زبان کیطرف پرنا ہموار زخم ہوجاتے ہین ...... گال اور زبان سخت سوجی
ہوئی معلوم ہوتی ہے جنپر سفید یا خاکی مائل رنگ کے داغ پائے جاتے ہیں اور بتدریج داغون
کے پہیل جانے سے تمام گال لبین اور زبان زخمی ہوجاتی ہے بعض اوقات زخم کے زیادہ پہیل
جانے سے گال مین سوراخ ہوجاتے ہین جبڑے تک سوزش کے پہیل جانے سے جبڑے
کی ہڈیان نمودار ہوجاتی ہین گال کلہم مردار ہوجاتی ہے بدبودار رال خون آمیز بکثرت
خارج ہوتی ہے منہ مین گرمی زیادہ معلوم ہوتی ہے کہانے پینے مین تکلیف ہوتی ہے فک اسفل
اسفل کی غدودین متورم ہوجاتی ہین درد کی زیادتی سے روز بروز ضعف بڑہتا جاتا ہے
قسم اول کی نسبت یہ قسم زیادہ تر شدید ہوتا ہے جسمی علامات کم وبیش نمایان ہوا کرتی ہیں؛
علاج خاص متعفن اور سڑے ہوئے مقام کو کاسٹک نقرہ یا تیزاب شورہ سے جلا دین ؛

بعدازاں آدہہ اونس پانی مین ۱ گرین کلورائیڈ آف زنک کو حل کرکے پچکاری کرین
دیگر مجرب ڈہائی پاؤ پانی مین ۲ ڈرام ٹائیکوار کلوری نی ٹیڈ سوڈا یا پرمیگنٹ
آف پوٹاسس بقدر ۲ ڈرام حل کرکے پچکاری کرین - **دیگر مجرب** حب سے قلاع خبیثہ
غائیصہ کو کمال فایدہ ہوتا ہے نسخہ پہٹکری سفید مازو عاقرقرحا ہر ایک ۲ ماشہ نیلا تہوتہ
قلقطار ہر ایک چار ماشہ سبکو باریک کرکے مقام ماؤف پر مالش کرین ؛

دیگر مجرب نرلج سفید ۲ ماشہ مردارسنگ کہتہ ہندی ہر ایک دو ماشہ طباشیر سفید
تین ماشہ سب کو باریک کرکے مقام ماؤف پر لگاوین اور منہ کو ڈہیلا کرکے لعاب
دہن کو خارج کرین بعدازان صاف کرکے اس مرکب کا غرغرہ کرین **نسخہ** برگ
چنبیلی برگ حنا برگ بیخ نگلی ہر ایک دو تولہ کشنیز تولہ کوکنا دچار عدد سپاری دو عدد
عاقرقرحا ۲ ماشہ سبکو ڈیڑہ پاؤ پانی مین بہگو کر صاف کرین اور بوقت استعمال کہتہ سفید
کافور ہر ایک چار ماشہ باریک کرکے سرد اور کرین اور عمل مین لاوین **دیگر مجرب**
سہاگہ تین ماشہ پہٹکری کتہ سفید ہر ایک چہہ ماشہ جملہ کو سفوف کرکے زخمون پر لگاوین بدبودار
رال کے رفع کرنے مین سریع الاثر ہے. **دیگر مجرب** سہاگہ ایک ڈرام گلیسرین دو ڈرام
عرق گلاب چار اونس سبکو ملاکر زخمون پر لگاوین اگر مریض بچہ ہو تو کلوریٹ آف پوٹاس
بیس گرین کمپونڈ ٹنکچر آف سنکونا دو ڈرام دونون کو ملاکر روزانہ دن مین تین دفعہ دین
اگر اس سے بہوک بند ہوجاے دوران سر پیدا ہو پیاس زیادہ پائی جائے اور پیشاب مین
البیومن معلوم ہو تو اسکا استعمال کو فورًا موقوف کرین - اگر سیماب کی کثرت استعمال سے
منہ آجائے تو مریض کو سفیدی و زردی بیضہ بکثرت کہلا دین کلوریٹ آف پوٹاسیم
۳۰ گرین سے ایک ڈرام تک دین افیون اور بلاڈونا کی مقدار بہی حسب مناسب دیجا
سکتے ہین جس سے ورم لثہ کثرت لعاب دہن ورم زبان اور ورم گلو کے لئے فایدہ مند
سریع الاثر ہے ڈہائی پاؤ پانی مین دو ڈرام پہٹکری یا ۲۰ گرین نیلا تہوتہ یا ایک اونس
ٹنکچر ایوڈین یا ۲۰ گرین ہسی ٹیٹ آف لیڈ حل کرکے غرغرہ کرین تاکہ منہ صاف اور
خشک رہے ؛

فصل ہشتم آکلتہ الفم (گنگرم اورس) جب نہایت درجہ کی کمزوری یعنی کسی قسم کے زہریلہ مواد رخسارہ میں سرایت کرجاتے ہیں تو سخت قسم کا ورم پیدا ہوجاتا ہی اور منہ کو نہایت سرعت کے ساتھ گلا تا جاتا ہی عمدہ غذا کے نہ میسر آنے میلے کچیلے رہنے منشیات کی کثرت استعمال اور موجودگی ورم طحال کے باعث بھی یہ مرض پیدا ہوجاتا ہی بعض اوقات چیچک اور خسرہ وغیرہ سخت امراض کے بعد بھی ہوجاتا ہی سیماب کو اشتائی استعمال میں بے احتیاطی علیہ پا ہوا کی سمیت بھی موجب مرض ہے **علامات** ابتدا میں رخسارہ کے ایک طرف سخت سوجن رنگت میں سرخ محدود سی بے معلوم شروع ہوجاتی ہی جس سے رخسار کی غشائی المخاطیہ سخت ورنیری تنی ہوئی چمکدار معلوم ہوتی ہے کچھ عرصہ کے بعد خاکی مائل پھر نیلگون بعدہ سیاہ ہوجاتی ہی جس پر ایک آبلہ پیدا ہوجاتا ہے اور آبلہ کے پھوٹ جانے سے مردار زخم بن جاتا ہے اور بتدریج زخم مذکور وسیع اور عمیق ہوتا جاتا ہے آرام ہونیکی حالت میں سوزش محدود کے ہوجانے سے ناسور بنجاتا ہے لیکن ترقی مرض میں سرانڈ اور مردار ہونیکی کیفیت کے پھیل جانے سے ایک جانب کا تمام رخسارہ ۔ لثہ ۔ ہونٹ اور زبان وغیرہ سب کے سب سوزش میں مبتلا ہوجاتے ہیں دانت ہل کر گر جاتے ہیں چہرہ اور تھوک کی گلٹیاں پھول جاتی ہیں جبڑہ کی ہڈی بھی گل جاتی ہی جس سے بدبو دار رطوبت بکثرت خارج ہوتی ہے گلے ہوئے پھیپھڑے بھی رطوبت میں پائی جاتی ہیں اگر اس حالت میں بھی آرام ہو جائے تو ہمیشہ کے لیے بدصورتی پائی جاتی ہے کمزوری کے روز بروز زیادہ پائی جانے سے جسم کی جلد پھیکی ہاتھ پاؤں سرد نبض نرم و باریک اور سریع الحرکت چلتی ہے بخار بالکل نہیں ہوتا مگر خفیف سی حرارت جسم پر پائی جاتی ہی پیاس زیادہ لگتی ہے نہ زخم میں درد ہوتا ہے غذا کی خواہش برابر قائم رہتی ہے اخیر مرض میں اسہال پھیپھڑوں اور سیلان خون کے ہونے سے ہذیان اور غنودگی کی حالت غالب ہوجاتی ہے اور اسی میں مریض نہایت نڈھال ہوکر راہی ملک عدم ہوتا ہے

علاج اصل سبب موجب فساد کو دریافت کرکے اوسکی ازالہ مین کوشش کرین صفائی
وغیرہ حفظان صحت کے قواعد کی پابندی نہایت ضروری سمجہین قبض کی صورت مین
حقنہ کرین بدبودار لعاب کو پیٹ مین جانے نہ دین مقوی غذا اور دوا کے استعمال
سے مریض کی طاقت کو بحال رکہیں امونیا برانڈی ٹنکچر کونین اسٹرکنیا معدنی تیزاب
مقوی مفرح دوائین دین نسخہ سلفٹ اف کونین ۲۵ گرین ٹنکچر فیری پرکلورائیڈ ۲ ڈرام
کلوریٹ اف پوٹاس ڈرام گلیسرین ۶ ڈرام پانی ۱۰ اونس سب کو ملاکر بقدر ایک اونس دن مین
تین دفعہ .... دین دودہ شوربا وغیرہ غذائی رقیق سریع الہضم کہانیکو دین افاقہ کی
صورت مین روغن ماہی کہلاوین گسرعل کی ابتدا مین رخسارہ کے اندر صرف آبلہ نمودار ہو
تو فوراً تیزاب شورہ سے جلا کر دہائی پاؤ مین بہر کرین پرمینگنیٹ اف پوٹاس کو حل کرکے
متواتر غرغرہ کرین اگر مرض مین ترقی معلوم ہو تو تمام ورم خوردہ مقام کے گرد خالص
کاربالک ایسڈ کی پچکاری زیر جلد کرین تاکہ مرض کا پہیلاؤ رک جائے اگر اس سے صورت
فائدہ کی نمایان نہو تو مریض کو کلوروفارم سنگہاکر بیہوش کرین بعد ازان تمام فاسد
ساخت کو چاقو سے قطع کرکے دور کرین اور بغرض مزید احتیاط تمام مشتبہ حصہ کو
تیزاب شورہ یا زنک کلورائیڈ یا تیزاب نمک سے کامل طور پر جلا دین دیگر مجرب
زرنیخ ۔ فلافیون ۔ نیلا تہوتہہ ۔ زنگار ۔ ایک آب ندیدہ ۔ نوشادر سجی سب کو مساوی
الوزن لیکر باریک کرین اور سرکہ انگوری یا ایسیڈ اسیٹک کے طور پر بناکر مقام ماؤف
پر باحتیاط تمام لگاوین اور اوپر سے کوئلہ کی پوٹلی باندہین اور دن مین چار یا پانچ دفعہ
بدلین تاکہ زخم صاف ہوجائے بعد مین لوٹای یا دو پانی مین تیس گرین پرمینگنیٹ اف پوٹاش
یا دو ڈرام کاربالک ایسڈ شامل کرکے غرغرہ کرین کاندہی سلوشن کلورین یا بوریٹ
اف گلیسرین کو لگا کر اوپر سے کوئلہ کی پوٹلی باندہنا بہی فائدہ مین سریع الاثر ہے کلورائیڈ
اف زنک سلوشن یا لائیکوار سوڈی کلورینٹی کی استعمال سے بہی فائدہ کمال ہوتا ہے
پیاس کی صورت مین ماء الشعیر پلاوین کلوریٹ اف پوٹاسیم کے پلانے سے نیز
فائدہ ہوتا ہے سوڈا سلفاس بہی دے سکتے ہین رفع درد کے لئے افیون کی پوری

خوراک دین مگر بچونیں زیادہ احتیاط درکار ہے ؎

فصل ششم ورم غدود مولدہ رضاب دہن (پروٹائی ٹس)

یہ غدود لعابیہ دہن تین ہیں ہر ایک غدود چھوٹی چھوٹی بہت سی غدودون سے مرکب ہے اول غدود نکفیہ (پیرا ٹیڈ گلنڈ) اور یہ رخسار کے دونوں جانب کان کے قریب نیچے اور سامنے ہوا کرتی ہے پرہ بمعنی قریب اوٹس بمعنی گوش ہے اور دوسری دونوں غدود سے بہت بڑی ہوتی ہے وزن میں سوا تولہ سے ڈیڑھ تولہ تک ہوا کرتی ہے اسکی سامنی کی سطح نشیب دار پائی جاتی ہے جسمیں فک اسفل استخوان کا کونہ رہتا ہے اس غدود میں رگیں اور اعصاب بکثرت آتے ہیں گال کے اندر والی سطح میں اول ضرس کے قریب ایک مجری کبیر کے ذریعہ اپنی موجودہ رطوبت کو خارج کرتی ہے اور دوم غدود فک اسفل (سب میگزیلری گلنڈ) سب بمعنی زیرین مگزلری بمعنی فک اور گلنڈ بمعنی غدود ہے اور یہ غدود اصل میں چھوٹی ہیں جو فک اسفل کے ہر ایک کنارے کے نیچے دائیں بائیں ایک ایک پائی جاتی ہے اسکے دونوں پہلو میں زبان کے نیچے ایک ایک مجری پایا جاتا ہے جسکے ذریعہ اسکی موجودہ رطوبت منہ میں آیا کرتی ہے۔ سوئم غدود لسان ......

(سب لنگوئیل گلنڈ) ...... سب بمعنی تحت لنگوئیل بمعنی زبان یہ غدود بھی تعداد میں دو ہیں زبان کے نیچے ٹھوڑی کے اندر فک اسفل کے متصل پائی جاتی ہیں۔ اپنی خاص مجاری کے ذریعہ رطوبت موجودہ کو زبان کی سرتک۔ لہذا زیرین پر پہونچاتی ہے اور اسکی مجاری صغار تعداد میں آہستہ ۲۰ بیس تک ہوتے ہیں غرض یہ جملہ غدود میں منہ میں رطوبات پہونچاتی ہیں پہلی اور دوسری غدود میں صرف ایک ہی مجری کبیر ہوتا ہے کیونکہ ان دونوں غدود کی مخصوصہ رطوبات دور فاصلہ پر جایا کرتی ہیں جس سے ضرورت پیش آئی کہ اونکا مجری کبیر اور طویل ہونا چاہئے تاکہ انہیں سے رطوبت جاری ہوکر دور فاصلہ پر پہونچ سکے تیسری غدود کی موجودہ رطوبت پاس پاس ہی منصب ہوا کرتی ہے اور یہ فعل مجاری صغار سے ہی پورا ہوجاتا ہے مجری کبیر کی ضرورت ہرگز نہیں ہوتی مذکورہ الصدر مجموعی غدودون کا نام غدود لعابیہ (سلائی وری گلنڈ)

لاطینی زبان میں سالائیوا یعنی لعاب وہ غدد دہن ہیں چونکہ یہہ غدد دہن ہی مولد لعاب دہن ہیں اسلئے اسی نام سے موسوم کی گئی ہیں غدد نکفیہ کے متورم ہوجانے کو ورم خلف الاذن (پیروٹائی ٹس) کہا جاتا ہے ہندی زبان میں کن پیڑے انگریزی میں ممپس کہتے ہیں اور امراض گوش میں بوضاحت تمام بیان کیا گیا ہے............

فصل ہفتم کثرت بزاق (سالیوشن) صحت کی حالت میں تھوک کی مقدار سوا یا ڈیڑھ پاؤ تک ہوتی ہے لیکن مرض کی حالت میں تھوک کی مقدار برابر چار سیر تک بڑھ جا سکتی ہے اکثر اطفال کو بروز دندان کے وقت تھوک زیادہ آتی ہے مرکبات سیماب اور آیوڈین کی کثرت استعمال بھی موجب مرض ہے گلے کی سوزش اور ورم میں پیرا در طوبات کے بند ہوجانے سے مرض کا ظہور پایا جاتا ہے خواب کی استغراق حالت میں بھی ادرار کے موقوف ہوجانے سے بھی مرض کی شکایت ہوجاتی ہے۔ سرسام لقوہ۔ فالج۔ دیوانگی۔ اور اختناق الرحم وغیرہ جیسے امراض دماغیہ میں بھی یہ عارضہ ہوجاتا ہے بیہوشی کی حالت میں بھی سیلان دہن کی شکایت پائی جاتی ہے بڑھاپے میں بھی یہہ حالت ہوجاتی ہے کرم شکم وغیرہ معدہ اور امعا کی خراش بھی موجب مرض ہے لیکن اس صورت میں اکثر رطوبت کا سیلان بوقت خواب ہوا کرتا ہے حاملہ عورتوں میں بھی اس مرض کا ظہور ہوا کرتا ہے پس لثہ اور زبان کی سوزش میں دبانے وقت خون نکلتا ہے درد ہوتا ہے قلاع کی صورت میں درد زیادہ ہوتا ہے۔ سیماب کی سمیت میں مسوڑوں پر سرخ لکیر پڑجاتی ہے ذائقہ کسیلا ہوجاتا ہے ہاضمہ کے فتور سے لاغری اور کمزوری بدرجہ کمال پائی جاتی ہے بعض اوقات رال کی کثرت سیلان سے نیند نہیں آتی مریض ہمیشہ تھوکتا رہتا ہے علاج اصل سبب موجب فساد کو دریافت کرکے اوسکے ازالہ میں کوشش کریں اگر ایام حمل میں سیلان دہن کی شکایت پائی جائے تو برومائیڈ اف پوٹاسیم۔ بلاڈونا اور افیون کا استعمال کرنا فائدہ میں عظیم النفع ہے اگر منہ کے اندر کسی قسم کی سوزش یا آبلوں کی موجودگی سے ہو تو ڈہائی پاؤ پانی میں ۵ گرین پرمیگنٹ اف پوٹاسس کو حل کرکے غرغرہ کرائیں بورک اسڈ یا کلوریٹ اف پوٹاسیم یا ٹانک

اسڈ وغیرہ کو گلیسرین میں حل کرکے متواتر منہ مین لگاوین۔ **دیگر مجرب** پوست مغیلان
پوست کنار جنگلی پوست درخت ابہ شاخ و ماک غنچہ انار سب کو مساوی الوزن لیکر پانی میں جوش
دین بعد ازان صاف کرکے قدرے نیلا تہوتہہ اور پہٹکری شامل کرکے غرغرہ کرین اگر کرم
خوردہ دانت کے باعث ہو تو حسب قواعد تدارک کرین نشا ہی) اور داخلی استعمال کیلئے
کلورائیڈ اف پوٹاسیم کا استعمال زیادہ تر مفید ہے کیونکہ اسکے استعمال سے کثرت لعاب
مین کمی اور کمی لعاب مین کثرت یعنی لعاب مین اعتدال پایا جاتا ہے اگر سیماب پوٹاسیم
ایوڈائیڈ اور تمباکو وغیرہ منشیات کی کثرت استعمال سے معلوم ہو تو اشیائی مذکورہ کی
استعمال کو فوراً ترک کرین بعد ازان عام اصول کے مطابق قاذر ہر مناسبہ سے تدارک
کرین اگر دماغ شش معدہ اور امعاء وغیرہ اعضاء اندرونی کے فتور سے سیلان لعاب دہن
معلوم ہو تو افیون بلاڈونا۔ ایٹروپیا پوٹاسیم برومائیڈ وغیرہ مخدرات ادویہ کا استعمال
فائدہ مین عظیم النفع ہے امتلا کی صورتین مسہل دین قبض کا خیال رکہین اور قوت
ہاضمہ کی اصلاح کرین **نسخہ** انیسون نانخواہ مصطگی دارچینی۔ زنجبیل الائچی دانہ بسباسہ
عود ہندی قرنفل بادیان سب کو مساوی الوزن لیکر باریک کرین اور دوچند شہد
مین معجون تیار کرکے بقدر ۶ ماشہ صبح و شام کہانیکو دین۔ جوارش مصطگی وغیرہ مقوی
معدہ دوائین استعمال مین لاوین پہٹکری مانند مائیں۔ پوست درخت مغیلان پوست
کچنال سلفیٹ اف زنک ٹانک اسڈ کلوریٹ اف پوٹاس وغیرہ مجفف ادویہ
قیاندہ سے غرغرہ کرین۔

باب نہم امراض حلق مختلف کوائف کے لحاظ سے ایک مقدمہ اور چند فصول
میں بیان کیا جاتا ہے۔ مقدمہ **تشریح لہات** (یوولا) یہ ایک لحمی عضو
شکل میں عمود کا چہوڑا حلق کے درمیان دونون لوزتین کے درمیان عمودی طور پر واقع
ہے کنارے ہر طرف سے ازاد ہوتے ہین جسکی بناوٹ غشائی بلغیہ اور عضلات کے
کے بعض ریشون سے ہوتی ہے حنجرہ کے اوپر حلق کے غشائی بلغیہ سے متعلق ہوتا ہے اسکے
دونون جانب دو ستون ہوتے ہین * ستون مقدم لہات سے شروع ہوکر نیچے اور

سامنے کیطرف بیخ زبان کی بغل میں آخر ہوتا ہے ستون موخر یہ نسبت مقدم
کے ذرہ طویل ہوتا ہے۔ لہات کی بغل سے شروع ہو کر نیچے اور پیچھے کیجانب ہوتا ہوا
حلقوم کے باہر ختم ہوجاتا ہے ان دونوں ستون کے مابین ایک مثلث شکل
کا فاصلہ ہوتا ہے جسمیں لوز تین سکونت رکھتی ہیں۔ فوائد کو استواء تحرک
ہونے سے ایک قسم کی رطوبت خارج ہوتی ہے جس سے حنجرہ حلقوم اور مزراد
وغیرہ اعضاء رطوب رہتی ہیں اور منفذ الف کے لئے ایک قسم کا کیواڑ ہے ازدراد
طعام کے وقت غذا کو ناک کیطرف جانے نہیں دیتا جیسا کہ غضروف لکمی اور غلاصمہ دونوں
ازدراد کے وقت ماکول و مشروف اشیا کو قبضہ الریہ کیجانب جانے نہیں دیتیں غرض حلق
میں غذا کے واسطے تین مجارے ہیں اول ناک کا موخر سوراخ دویم قبضہ الریہ کا سوراخ
سویم منفذ مری پس ازدراد طعام کے وقت مجاری ثلثہ میں سے حسب دستور بالا دو مجاری
بند ہوجاتے ہیں صرف مجری مری کے کہلے رہتی سے معدہ کیطرف غذا لامحالا داخل ہوجاتی
ہے بعض اوقات غیر معمولی اشکال کے واقع ہوتے ہیں اسکے افعال میں کم و بیش
فتور واقع ہوجاتا ہے صحت موجودہ خراب ہوجاتی ہے تکلیف زیادہ ہوتی ہے

مولف کتب طبیہ عربیہ میں لکھا ہے کہ لہات کے ذریعہ سے ہوا صاف ہو کر بتدریج
پھیپھڑہ میں داخل ہوتی ہے ورنہ ہوائے مستنشقہ کے یکبارگی داخل ہونے سے تشنج
کے لئے سراسر موجب نقصان ہے پس افعال الاعضاکی بموجب یہ مقولہ سراسر
غلط معلوم ہوتا ہے کیونکہ اصل میں تنفس کا فعل ناک سے صادر ہوتا ہے جیسا
کہ غذا کے ازدراد کا فعل منہ سے شروع ہوا کرتا ہے کوا کو ناک کے فعل سے ذرہ بہی
دخل نہیں ہے اگر فعل مذکور میں کچھ دخل رکھتا ہو۔ تو لازم تھا کہ موخرہ منفذ انف کی
اوپر یا اسکے ایک طرف پایا جاتا حالانکہ اسکے برخلاف حنک اور حنجرہ کے اوپر
ہوتا ہے جسکو ہوائے مستنشقہ کے ساتھ ذرہ بہی تعلق نہیں ہے۔ **حلق** روس فضا
سے مراد ہے جسمیں آگے سامنے کا منفذ حنجرہ مجرے میں موخر انف کے دونوں منفذ اور مجرائیں
یوسٹیکین کے دونوں منفذ پائے جاتے ہیں اور انتہا میں صرف مری کا منفذ ہوتا ہے

یعنے حلق مین کلہم سات سوراخ پائے جاتے ہیں اور حلق کی فضا کی شکل قندیل کے موافق ہوتی ہے
اور .... وسیع و فراخ حصہ اوپر کیطرف ہوتا ہے ضیق و تنگ حصہ
زیرین جانب ہوتا ہے طوالت ۴ ۱/۲ انچ لہات سے شروع ہوکر انتہائے ترقوہ تک پایا جاتا ہے

غدود حلق و زبان گائیٹر لاٹن مین گائیٹر کا لفظ گٹر سے ماخوذ ہے جسکے معنے
حلق کے ہیں اور غدود دمویہ کے اقسام مین سے ہے جسکو انگریزی زبان میں بلڈ گلنڈ عربی
میں درقی کہا جاتا ہے بلڈ بمعنے خون گلنڈ بمعنے غدود کے ہیں اور غدود مذکورہ طحال اور کلاہ گردہ
کی مثل ہوتے ہین جسمین اکثر خون صاف اور پیدا ہوتا ہے انکی اصل فعل کی حقیقت ابتک پایہ ثبوت
کو نہیں پہونچی صرف اسی قدر معلوم ہوا ہے کہ خون کے پیدا کرنے اور اسکی صفائی مین قدرے قلیل
دخل رکہتی ہیں اسی لحاظ کے باعث انکا نام غدود دمویہ (بلڈ گلنڈ) سے موسوم کیا گیا ہے
یہہ تعداد مین تین غدود ہیں اور حلق کے خارجی جانب پائی جاتی ہے جہان حنجرہ کا قدرے
قلیل ارتفاع پایا جاتا ہے اور قصبہ مین بہی مقام مخرج حرف غین معجمہ کا ہے اور اس سے قدرے
نیچے کیطرف اسطرح پائی جاتی ہیں کہ ایک ایک قصبہ کی جانب یمین و یسار اور تیسری
دونون کے وسط مین اتصال رکہتی ہے اور انکی مجموعی صورت حرف ھ کی مشابہ ہے
اور جانبی غدود طول مین بقدر ۲ انچ عرض میں چوتہائی انچ پائی جاتی ہیں مگر دائیں
طرف کی غدود بہ نسبت بائین کی قدرے طویل ہوتی ہے اور غدود متوسط کو انگریزی
زبان مین استہمس کہا جاتا ہے اور استہمس اوس شئے کو کہا جاتا ہے جو دو مقامون یا
دو چیزون کے درمیان اتصالی واسطہ رکہتی ہو جیسا کہ سر اور بدن کی درمیان اتصالی واسطہ
گردن کا ہوتا ہے اور اس متوسط غدود کا نام غدود درقی (تہائرائڈ گلنڈ) ہے اور اشخاص
کبیر و صغیر کے لحاظ سے غدود ثلثہ کا وزن ایک سے دو اونس تک ہوتا ہے نیز مردون مین
بہ نسبت عورتون کے بڑی ہوتی ہین اور دختران قریب البلوغ مین قرب ایام حیض
کے وقت زیادہ بڑہ جاتی ہین اور یہ غدود بہت سی چہوٹی چہوٹی غدودون سے بنتی ہین
اور غشائی خانہ دار کے ذریعہ کلہم چہوٹی غدودین باہم اتصال رکہتی ہیں اور غدود ثلثہ
مثل خریطہ کی غشائی خانہ دار سے ملفوف ہوتی ہین شریان عظیم کی دو شاخین

گردن کے دونوں جانب مین ولیار مین سے جو متصاعد ہوتے ہیں ان مین سے ایک شاخ تغذیہ دماغ کے واسطے دماغ میں داخل ہوجاتی ہے اور شریان کی ایک شاخ تغذیہ یدگی کے واسطے ہاتہوں مین جاتی ہے اور شرایین مذکورہ مین سے دوشاخین غدود حلق مین داخل ہوکر شاخ درشاخ ہوجاتی ہین بعدزان ایک دوسری کے ساتہہ متصل ہوجانے کے باعث صورت شبکیہ کی پیدا ہوجاتی ہے پہر شبکیہ مین سے باریک باریک شاخین عروق شعریہ کی مانند نکل کر غشائی خانہ دار کے ہمراہ غدود صغار مین داخل ہوتی ہیں کبہی شریان عظیم کی شاخوں مین سے ایک شاخ حقبتہ الریہ کے مقابل نکلکر غدود متوسط مین داخل ہوتی ہے کبہی دوسری شرایین مین سے ایک شاخ نکلکر متوسط غدود مین ایک شاخ داخل ہوتی ہے غرض غدود حلق مین تین شرایین کا داخل ہونا ثابت ہوتا ہے اور شرایین مذکورہ مین سے غدود دن کی دونوں جانب پر وریدین پیدا ہوکر شاخ درشاخ ہوتی ہوئیں ایک دوسرے کے ساتہہ اتصال پیدا کرتی ہیں جس سے شبکیہ وریدی بنجاتا ہے اور غدود جاذبہ بہی بکثرت پائی جاتی ہین جن سے خون کی ماہیت وغیرہ کدورتین منجذب ہوکر مجری الصدر مین شامل ہوجاتی ہین عصب احشایہ (نیموگیاسٹک) اور عصب شرکیہ کے ریشے بہی غدود مذکورہ مین داخل ہوتے ہیں ....

فصل اول عظم اللہات (ہائی پوٹروفی اف یوویلا) پنجابی زبان

مین گہنڈی کا بڑہجانا کہا جاتا ہے موروثی آتشک کے باعث حلق مین بثورات کے پیدا ہونے سے اس مرض کی شکایت فوراً ہوجاتی ہے سرد ہوا کے لگنے یا حلق مین کسی سخت چیز کے کچہ عرصہ تک پڑے رہنے سے لہات بڑہجاتا ہے جیسا کہ اکثر خوردسال بچے کہیلتے وقت والدہ کی غفلت سے کوئی سخت چیز منہ مین ڈال لیتے ہیں اور دانتوں کے نہ ہونے سے چبا نہین سکتے اور حلق مین کچہہ عرصہ تک پڑی رہنے سے موجب عظم لہات کا ہوجاتی ہے نیز زکام کی مرض مین حلق پر ناک کی رطوبت کے گرنے سے ایک قسم کی خراش پیدا ہوجاتی ہے اور گہنڈی کے بڑہجانے کی شکایت پیدا ہوجاتی ہے نیز والدہ کے ترش غذا کہانے سے بچہ گہنڈی کے بڑہجانے مین مبتلا ہوجاتا ہے بچون اور جوانون دونون مین مرض کا وقوعہ برابر پایا

جاتا ہے جس سے متواتر خشک کہانسی آتی ہے اور کہانستے وقت چہرہ سرخ ہوجاتا ہے حلق مین خراش کے ہونے سے زیادہ تکلیف ہوتی ہے خصوصاً خوردسال بچون مین زیادہ لیٹے رہنے کے باعث ورم مبدء ہوجانیکا احتمال زیادہ ہوتا ہے ورم خراٹہ سی لیا جاتا ہے جوانون مین صرف خشک کہانسی کر آنے سے گلی مین رکاوٹ معلوم ہوتی ہے **علاج** جب کوئی مریض بچہ کہانسی مین مبتلا ہوکر زیر علاج ہو تو پہلے بچہ کا منہ کہول کر ملاحظہ کیا جائے تاکہ لہات کی کیفیت معلوم ہوجائے اور چہاتی کا نیز امتحان کیا جائے جب معلوم ہوجائے کہ لہات بڑہ گئی ہے تو امتلا کی صورت مین سہل دین قبض کا خیال رکہین اصل سبب جب یادکو دریافت کرکے اوسکے موافق تدارک کرین اور یہ مرکب تیار کرکے لگادین صورت فایدہ کی فورا نمایان ہوتی ہے **نسخہ** ٹنکچر ایوڈین ایک حصہ کوکین سلوشن پانچ فیصدی والہ ۲ حصہ گلیسرین ۸ حصہ سب کو ملاکر پرونشے کے ذریعہ خاص لہات پر لگادین اس سے تہوڑے عرصہ مین لہات اپنی اصلی حالت پر آجاتا ہے **دیگر مجرب** جس سے بہت جلد صورت فائدہ کی نمایان ہوتی ہے **نسخہ** کیا ماگ سنگ جراحت بہٹکری بریان کباب چینی سہاگہ سب کو مساوی الوزن لیکر بار یک کرین کہ بچہ میل یا انگلی یا برش کی ذریعہ کوا پر لگادین ایک دو دفعہ کے استعمال سے کوا اسکر اپنی اصلی حالت پر ہوجاتا ہے **دیگر مجرب** سوا سیر پانی مین ۵ تولہ پوست بیخ انار کو جوش دیکر نصف بچلنے پر صاف کرین اور ۳ ماشہ پہٹکری حل کرکے بطور غرغرہ استعمال مین لادین روغن تارپین اور گلیسرین دونون کو مساوی الوزن لیکر لگانا فایدہ مین سریع الاثر ہے اگر اس سے صورت فائدہ کی نمایان نہو تو لہات کی سطح پر باریک سوزن سے چھوٹے چھوٹے چند سوراخ کرین تاکہ قدری خون خارج ہوجائے بعد ازان کلوڈین لگادین۔

فصل دوم ورم لہات (لوولائیٹس) جب حدوث نزلہ کے باعث خصوصاً گرم اشیاء کی استعمال سے تمباکو اور ضعیف آدمی کا کوا متورم ہوکر نیچے کو لٹک آتا ہے تو حلق مین سرسراہٹ کے پیدا ہونے سے کہانسی کی شکایت ہوجاتی ہے خون مین صفرا کی آمیزش سے بھی ورم ہوجاتا ہے درد اور ضربان کی زیادتی سے کہانا پینا بمشکل ہوتا ہے زبان کا ذائقہ بدل جاتا ہے مقام ماؤف کی رنگت مین تغیر

تغیر آجاتا ہے اور دیگر علامات بہی ظہور مین آتی ہین **علاج** اصل سبب حجب فساد کو
دریافت کرکے اوسکے ازالہ مین کوشش کرین بعد ازان اوسکے موافق تدارک کرین
خون کی زیادتی مین گلے پر چند جونکین لگاوین نیز شیرہ تخم کاہو مغز کدو مغز خیارین
عیس لعاب بہدانہ لعاب اسبغول شربت عناب اور شربت توت شامل کرکے مریض
کو پلاوین ماء الشعیر کے استعمال سے نیز فایدہ ہوتا ہے قرص کافور یا قرص طباشیر
منہ مین رکہین اور اس مرکب کو غرغرہ کے طور پر عمل مین لاوین **نسخہ** گزمازج
اقاقیا حب الاس مازو کشنیز لحیۃ التیس سبکو مساوی الوزن لیکر جوش دین اور
کچہ عرصہ کے بعد صاف کرکے استعمال کرین امتلا کی صورت مین مسہل دین قبض کا خیال
رکہین اور اس مرکب کو تیار کرکے مقام ورم پر لگاوین **نسخہ** صمغ عربی کتیرا اشکری
گلنار ہر ایک ۴ ماشہ انزروت مازو ہر ایک ۲ ماشہ کافور ایک ماشہ سب کو باریک کرکے شیرہ
عنب الثعلب مین حل کرین اور چمچہ مین رکہکر دن مین تین چار دفعہ کوے کو اوٹہا دین
اور یہ مرکب بہی فایدہ مین سریع الاثر ہے **نسخہ** شادنج مغسول بزر ورد ہر ایک
۲ ماشہ گل مختوم گل ارمنی ہر ایک ۳ ماشہ شب یمانی ۴ ماشہ سب کو باریک کرکے
عصارہ انار شیرین مین لت کرین اور کوے پر لگاوین اگر صلابت کی زیادتی سے درد
بشدت پایا جائے تو اس مرکب کو غرغرہ کے طور پر عمل مین لاوین **نسخہ**
عنب الثعلب کشنیز تخم خطمی تخم کتان اصل السوس گل بنفشہ ہر ایک ۶ ماشہ
سبوس گندم شگوفہ اذخر ہر ایک یکتولہ بہدانہ بیخ سوسن ہر ایک ۴ ماشہ سبکو
پانی مین بہگوکر کچہ عرصہ کے بعد صاف کرین اور غرغرہ کے طور پر عمل مین لاوین
بعد ازان یہ مرکب تیار کرکے کوے پر لگاوین **نسخہ** انگوزہ پھٹکری نوشادر ہر ایک
۲ ماشہ زناج قسط ہر ایک ا ماشہ سب کو باریک کرکے میل چمچہ کے ذریعہ لہات کو اوٹہا دین
اگر اس سے صورت فایدہ کی نمایان نہو تو فی اونس ۳۰ گرین والہ کاسٹک کا تغشرہ
سلوشن لگاوین **دیگر مجرب** گلیسرین ایک ڈرام ٹنکچر اسٹیل ۲ بوند دونون
کو ملا کر روئی کے پھاہا یا پر مرغ کے ساتھ لگاوین اگر اس سے بہی فایدہ کی صورت

نمایان نہو تو منہ کو پہلا کر کوّے کی نوک کو زنبور سے پکڑ کر مقراض سے قطع کرین

فصل سوئم استرخائے لہات (ایلانگیشن اف دی یوولا)

حلق کی سوزش مزمن اور اوسکے غشائے بلغمیہ کے ڈھیلے ہو جانے سے لہات مسترخی ہو کر نیچے کو لٹک پڑتی ہے اس صورت مین غشائے بلغمیہ کے علاوہ دیگر اعضائے حلق بھی ضعیف ہو جاتے ہیں زکام و نزلہ کی صورت مین غشائے بلغمیہ کے متورم ہو جانے سے حلق کے اعضا ضعیف ہو جاتے ہین جسکو اس استرخا کی شکایت پیدا ہو جاتی ہے عام کمزوری جسم کے ہو جانے سے گلے مین سرسراہٹ ہوتی ہے کھانسی زیادہ ستاتی ہے خصوصاً چت لیٹنے کی حالت مین زیادہ ہوتی ہے جی متلاتا قے ہوتی ہے **علاج** امتلا کی صورت مین مسہل دین قبض کا خیال رکھین ٹنکچر اسٹیل یا پھٹکری محلول در آب یا کاسٹک کو پانی مین حل کر کے کوا پر لگا دین یا سنکونہ کے ٹنکچر یا اوسکے مطبوخ سے غرغرہ کرنا فایدہ مین سریع الاثر ہے اس سے لہات کو قدرے متورم ہو جانے سے اوسمین خون کا رجوع بکثرت ہوتا ہے جس سے ضعف لہات رفع ہو جاتا ہے نیز عضلات کے ریشون مین قوت کے آجانے سے سختی ہو جاتی ہے اگر ان سے صورت آرام کی نمایان نہو تو لہات کا ایک ثلث حصہ مقراض سے قطع کرین مگر قطع کے وقت اس بات کا لحاظ رکھین کہ نہ زیادہ حصہ کاٹی جاوے کہ جس سے زبان اور حنجرہ پر لہات کا لگاؤ نہ پایا جائے لہات کی تمام کاٹے جانے سے مریض غنغنہ ہو جاتا ہے اور قطع کے بعد مقوی ادویہ کے استعمال سے کمزوری کو رفع کرین۔

فصل چہارم خشونت حلق

جب زکام حارہ کی پیدایش یا تناول اشیائے قابضہ اور یابسہ کے استعمال سے حلق خشک ہو جاتا ہے تو چہرہ پر پژمردگی کے آثار نمایان ہو جاتے ہین کبھی حلق مین دخان و گرد و غبار کے داخل ہونے سے بھی حلق خشک اور درشت ہو جاتا ہے ہر ایک سبب کے تقدم سے تشخیص مرض بخوبی ہو سکتی ہے **علاج** اصل سبب موجب فساد کے موافق تدارک کرین اگر زکام کے باعث ہو تو زکام کے اصلاح کرین امتلا کی صورت مین مسہل دین قبض کا خیال رکھین لعاب بہدانہ لعاب اسبغول مین شربت بنفشہ اور بیدمشک شامل کرکے تخم ریحان اور بارتنگ کے ہمراہ پلا دین

اور یہ حبوب تیار کرکے منہ مین رکھین **نسخہ** صمغ عربی کتیرا رب السوس نشاستہ گیہون ہر ایک
۲ ماشہ مغز بادام مغز کدو مغز تخم خیار مغز تخم خربزہ ہر ایک ۳ ماشہ نبات کوزہ ہر ایک ۳ تولہ سبکو باریک کرکے بہدانہ کے لعاب
مین حبوب بناوین اور منہ مین رکھین **دیگر مجرب** خشخاش سفید مغز بادام ہر ایک
۱۰ درم نشاستہ کتیرا صمغ عربی ہر ایک ۴ درم مغز کدو مغز تخم خربزہ مغز تخم خیار ہر ایک ۵ درم شکر ربالسوس
ہر ایک ۲ درم سبکو باریک کرکے لعاب بہدانہ اور شربت نیلوفر مین حل کرین اور
لعوق کے طور پر استعمال مین لاوین لعوق بادام کی استعمال سے نیز فایدہ ہوتا ہے اور
حریرہ بادام مین روغن بادام شامل کرکے پلاوین خمیرہ بنفشہ کی استعمال بہی فایدہ
مین بے نظیر الاثر ہے اگر ہر روز دو تولہ کہایا جائے تو فایدہ مین عظیم النفع ہے

فصل ۲۰ حرقت حلق جب خون کی حدت اور صفرا کی تیزی سے حلق مین
جلن پیدا ہو جاتی ہے تو ہر وقت ایک قسم کی تکلیف پیدا ہو جاتی ہے بعض اوقات تہوک
بہی بکثرت آتا ہے اور علامات مذکورہ کے ظہور سے تشخیص مرض آسانی ہو سکتی ہے
علاج امتلا کی صورت مین مسہل دینا اور قبض کا خیال رکھین بعدہ ان ادویہ کو
لیکر جو آگے درج ہوتی ہے بطور تبرید استعمال کرین **نسخہ** گل بنفشہ گل نیلوفر گاؤزبان
شاہترہ ہر ایک ۶ ماشہ عناب آلو بخارا ہر ایک ۹ عدد سپستان ۱۵ عدد تمر ہندی
۳ تولہ سبکو ڈیڑھ پاؤ پانی مین بہگو کر کچہہ عرصہ کے بعد صاف کرین اور شربت شیرین کرکے برابر
چند روز تک پلاوین قبض کی شکایت مین برگ سنا بقدر ۳ ماشہ بہی شامل کرین اور
صفائی جسم کے بعد شربت عناب یا شربت انار وغیرہ شربت معتدل المزاج استعمال مین
لاوین لعاب بہدانہ لعاب اسبغول ماء الشعیر اور ماء الشعیر کے استعمال سے نیز فایدہ
ہوتا ہے اور یہ مرکب بطور غرغرہ استعمال مین لاوین **نسخہ** گلنار کشنیز خشک
ہر ایک ۶ ماشہ کو کنار ۳ عدد رسوت ایک تولہ سب کو بہگو کر استعمال مین لاوین **دیگر مجرب**
کوکنار ۵ عدد گلنار کزمازج عنب الثعلب برگ حنا بزر البنج تخم کاہو حب الآس ہر ایک
۶ ماشہ رسوت تولہ سبکو پاؤ پانی مین برابر کچہہ عرصہ تک بہگو کر صاف کرین اور غرغرہ کے طور پر
استعمال مین لاوین گوشت وغیرہ اغذیہ حارہ و اشیاء حریفہ مالحہ کے استعمال سے

قطعی پرہیز کرین

فصل ہشتم ورم حلق (فرنجائیٹس) مختلف کیفیت کے لحاظ سے حاد اور مزمنا دو قسم مین بیان کیا جاتا ہے **قسم اول ورم حاد حلق (اکیوٹ فرنجائٹس)**
سرد و مرطوب ہوا کے لگنے زیادہ بولنے۔ اور حلق مین گرد و غبار و دخان کے چلے جانے
سے حلق کی غشائی بلغمیہ متورم ہو جاتی ہے خون کی فتور اور خراش دار اشیا کے کہانے
سے بہی ورم ہو جاتا ہے ایک دفعہ کے ہونے سے خفیف اسباب کی موجودگی سے
دوبارہ سہ بارہ بہی پیدا ہو جاتا ہے اکثر ضعیف القوی اشخاص کو جوانی مین ہو جاتا
ہے جس مین سردی اور لرزہ کی ساتہہ بخار ہو جاتا ہے تمام جسم مین سستی اور کاہل الوجودی
پائی جاتی ہے اگر حلق کی شراکت سے کوا بہی ورم مین مبتلا ہو جائے تو غیر جنس شئی کی
طرح حلق مین گرانی اور درد ہوتا ہے منہ خشک ہوتا جاتا ہے غذا کا نگلنا دشوار
ہو جاتا ہے مریض بار بار نگلنے کی کوشش کرتا ہے مگر درد کی وجہ سے نگلا نہین جاتا
گلے مین کہرکہری کے واقع ہونے سے کہانسی بشدت ہوتی ہے بلغم بکثرت خارج ہوتا
ہے کبھی حنجرہ تک ورم کے سرایت کر جانے سے آواز بہاری ہو جاتی ہے کبھی آواز
بالکل بیٹھ جاتی ہے یوسٹیکین نلی مین ورم کے سرائیت کے کر جانے سے بہرہ پن
کی کیفیت نمایان ہوتی ہے کانون مین درد بہی ہوتا ہے غشائے بلغمیہ موٹی اور سرخ
دکہلائی دیتی ہے زبان میلی اور منہ کا ذائقہ خراب اور تنفس کی ہوا بدبودار اور
متعفن ہوتی ہے **علاج** ابتدائی شروع مین مریض کو ہدایت کرین کہ بند مکان مین
رہائش کرین اور ہوا کے جہونکون سے سخت پرہیز کرین قبض اور بدہضمی کی شکایت ہو تو
مگنیشیا سلفاس یا سوڈا سلفاس یا سڈلنز پوڈر وغیرہ کے استعمال سے معدہ اور امعا کی صفائی
کرین قبض کی متواتر شکایت مین کیلومل اور اکسٹراکٹ ہائیوسائمس کو فی حب دو دو
گرین داخل کر کے روزانہ بوقت خواب کہلا دین بعد ازان ۵ گرین ڈوورس پوڈر اور ۵ گرین
انٹی پائرین دونون کو ملا کر دو پوڑیہ بنا دین اور صبح و شام کہا دینکو دین تاکہ پسینہ
کے آنے سے بخار رفع ہو جاتا ہے **دیگر مجرب** کلورائیڈ آف پوٹاسیم ڈرام

بائی کاربونٹ آف پوٹاس ۲ ڈرام بائی کاربونٹ آف امونیا ۲۰ گرین پانی ۲ اونس سب کو ملا کر علیحدہ بوتل مین بند رکھین بعدہ ۱۲ گرین کونین اور دو ڈرام سائٹرک ایسڈ کو ۲ اونس پانی مین حل کرکے علیحدہ بوتل مین بند کرین اور بوقت ضرورت دونون بوتلون مین سے ایک ایک اونس لیکر ملا دین اور جوش کی حالت مین مریض کو پلا دین نیز چاء مین دال چینی اور الاچی خورد ملا کر پلا دین فایدہ مند سریع الاثر ہے اگر ورم کی زیادتی مین آواز بیٹھ جائے نیز حلق مین غلیظ البیدار بلغم چپکی ہوئی معلوم ہو تو یہ مرکب تیار کرکے غرغرہ کے طور پر استعمال کرین **نسخہ** بائی کاربونٹ سوڈا ۱ ڈرام گلیسرین آف بورکس ایک اونس کلورایڈ آف پوٹاسیم ۲ ڈرام ٹنکچر کیٹی کیو ۲ ڈرام عرق گلاب ۲ اونس سب کو باہم حل مین لا دین۔ اگر ورم کی شدت سے غرغرہ کرنا محال ہو تو اس مرکب کا فوارہ حلق مین پہونچا دین **نسخہ** بائی کاربونٹ آف سوڈا ۱۵ گرین نمک لاہوری ۲۰ گرین افیون نصف گرین پانی ایک اونس سب کو ملا کر بار بار فوارہ سے عمل کرین اگر ایک اونس گلاب مین ۱۶ گرین کونین کو حل کرکے حلق مین لگایا جائے تو تسکین کیلئے نہایت سریع الاثر فایدہ ہوتا ہے **دیگر مجرب** جس سے ورم کی حدت اور زخمون کی خراش فوراً رفع ہو جاتی ہے **نسخہ** کلورایڈ آف پوٹاسیم ایک ڈرام ٹنکچر فیری پرکلورایڈ ایک ڈرام گلیسرین ایک اونس سب کو ملا کر مقام ورم پر لگا دین سولیوشن آف پرکلورایڈ آف مرکیوری کے غرغرہ سے نیز فایدہ ہوتا ہے اور ضعف کی زیادتی مین کونین اور مرکبات فولاد کہانیکو دین دودھ شوربا یخنی ارارروٹ ساگو دانہ شجو حریرہ وغیرہ رقیق سریع الہضم اور مقوی غذا دین

قسم دوم ورم مزمن حلق

مزمن (کرانک فیرنجائٹس) اکثر معالجہ کی بے احتیاطی مین حاد قسم مزمن مین تبدیل ہو جاتی ہے کبھی مرض سل۔ آتشک۔ نقرس فساد خون۔ شراب خوری اور بدہضمی وغیرہ امراض کی شراکت سے مرض کی شکایت پائی جاتی ہے جس سے قسم حاد کی علامات نمایان ہوتی ہین مگر نہایت خفیف پائی جاتی ہین خون آمیز بلغم خارج ہوتا ہے کبھی بلغم کے زیادہ غلیظ القوام ہونے سے صبح کے وقت خارج کرنیمین دقت ہوتی ہے جس سے طبیعت قے کرنے پر آمادہ ہو جاتی ہے غشای بلغمیہ حلق کے متورم ہو جانے سے باریک ورید خون سے بھری ہوئی معلوم ہوتی ہین کبھی حلق کی سطح پر چھوٹی چھوٹی سخت پھنسیان پیدا ہو جاتی ہین اور بہت سی پھنسیون کے اجتماع سے

ایک وبہار سا بجاتا ہے جیسے رات کے وقت غلیظ بلغم کے جمع ہو جانے سے زرد سبزی مایل کہڑ کہڑ بجاتا ہے
خشکی اور چبھن کی باعث مریض کو تکلیف ہوتی ہے کبھی حلق صاف چمکیلا اور خشک ہوتا ہے کہر کہری
کی وجہ سے کہانسی زیادہ ستاتی ہے آواز بیٹھ جاتی ہے عسیر العلاج اور دیر پا ہونے کے باعث
حنجرہ میں بہی ورم کی سرایت ہو جاتی ہے جس سے آواز بالکل معدوم پائی جاتی ہے نالوا ور لوز تین کے
متورم ہو جانے سے درد زیادہ ہوتا ہے اور غذا کے نہ کہائی جانے سے جسم میں روز بروز ضعف
زیادہ ہوتا جاتا ہے **علاج** مریض کی عام صحت اور طاقت کا خیال رکہنا سب سے مقدم ہے اگر
معدہ کی مزمن سوزش بہی ہو تو مریض کی غذا اور عادات کی اصلاح مناسب ادویہ سے کریں جیسا کہ ورم
معدہ میں بیان کیا جاوے گا انشاء اللہ تعالے شراب مسالجات اور تمباکو اور ہر قسم کی گرم و ثقیل
غذاؤں کی کثرت استعمال سے پرہیز کریں مدامی قبض کی صورت میں اپیکاک اور صبر کی حبوب بوقت
خواب روزانہ استعمال کریں روغن ماہی - ایوڈائیڈ آف ایرن - کونین اسٹرکنیا ہائپو فاسفٹ آف
لائم کا استعمال فایدہ میں سریع الاثر ہے اور یہ مرکب بہی فایدہ میں عظیم النفع ہے **نسخہ**
روغن ماہی ۲ اونس سرپ آف ہائپو فاسفٹ آف لائم ۲ اونس کریازوٹ ۱۰ ڈرام ایوکیلپٹس آیل
۲ ڈرام سب کو ملا کر بقدر ۲ ڈرام دن میں ۳ دفعہ دیں **دیگر مجرب** سرپ فیری ایوڈائیڈ ۲ ڈرام
سلفٹ آف کونین ۲۴ گرین لائیکوار اسٹرکنیا ۴۸ بوند پانی ۳ اونس سب کو ملا کر بقدر ایک اونس
صبح و شام دیں اور ایک اونس پانی میں ۵ سے ۱۰ گرین تک کاسٹک نقرہ حل کر کے مقام ورم پر
لگا دیں فایدہ میں عظیم النفع ہے نوشادر اور گایاکم کی قرص منہ میں رکہیں اس سے بلغم غلیظ
بآسانی خارج ہوتا ہے کہانسی اور خراش میں تخفیف ہو جاتی ہے اگر ورم کے دیرینہ ہونے سے
حلق میں زاید انگور پیدا ہو جائے تو ایک اونس پانی میں ایک ڈرام کاسٹک نقرہ یا کاربالک ایسڈ یا
آیوڈین حل کر کے لگا دیں اس سے زاید انگور کا ہم زایل ہو جاتا ہے اور بہت جلد صحت حاصل
ہوتی ہے **فصل ہفتم بثور حلق** جب کوئی آدمی عادت کے بغیر پان پر چونہ اور کتہہ
زیادہ لگا کر کہاتا ہے تو اوسکی حدت سے منہ کے علاوہ حلق کی غشاء ریشہ بلغمی بہی پہٹ
جاتی ہے خصوصاً آتشکی مزاج میں چہوٹے چہوٹے بثور نکل آتے ہیں بعض اوقات قرحہ بہی ہو جاتا ہے
کبہی شدید مواد کی حدت سے مری اور قصبۃ الریہ بہی مبتلائے مرض ہو جاتا ہے درد کی شدت

اور حرقت سی تکلیف زیادہ ہوتی ہے خصوصاً ترش تیز اور بالخصوص شیاف مثل املی و انبہ وغیرہ کے کہانے سے
بازبس دقت ہوتی ہے **حنجرہ** اور قصبۃ الریہ کے مبتلا ہونے سے خشک کہانسی زیادہ ستاتی
ہے آواز بہاری ہوجاتا ہے خصوصاً گرد و غبار اور دہوان وغیرہ خراش دار اشیاء کے داخل ہونے
سے درد کی تکلیف زیادہ ہوتی ہے کبھی گرم و تیز چیزون کے کہانے سے خون و صفرا میں
حدت پیدا ہوجاتی ہے جس سے حلق مین مختلف قسم کی پہنسیان نکل آتی ہیں **علاج** اصل سبب
موجب فساد کو دریافت کرکے اوسکے موافق تدارک کرین خون کے غلبہ مین چہار رگ کا فصد لین
گلے پر چند جونکین لگادین بعد ازان آشجو وغیرہ جیسے خون اور سرد اشیاء کی استعمال
کرین **نسخہ** اسبغول ۹ ماشہ بہدانہ ۴ ماشہ دونون کو پانی مین بہگو کر لعاب نکالین اور
شربت عناب سی شیرین کرکے پلادین **دیگر مجرب** کتیرا رب السوس طباشیر شکر تیغال
الاچی دانہ ہر ایک ۲ ماشہ مغز خیارین مغز تربوز مغز کدو خشخاش ہر ایک ۴ ماشہ نشاستہ
۹ ماشہ سب کو باریک کرکے لعاب بہدانہ مین اقراص تیار کرین اور منہ مین رکہین اور چوسین
فایدہ مین سریع الاثر ہے اور یہ سفوف نفوخ کے طور پر عمل مین لادین **نسخہ** شادنج
عدسی مغسول تخم گل ارمنی سرطان سوختہ لبد سوختہ کافور ہر ایک ۲ ماشہ مازو سوختہ گلنار
نشاستہ تخم گلاب کوڑی زرد سوختہ ہر ایک ۶ ماشہ سب کو باریک کرکے استعمال کرین
روغن گل اور روغن کتان مین زردی بیضہ مرغ داخل کرکے جرعہ جرعہ کرکے مریض کو پلادین
اور مرہم کافوری کو زردی بیضہ مرغ مین حل کرکے حلق مین چپکانا فایدہ مین سریع الاثر ہے
اور یہ مرکب تیار کرکے غرغرہ کے طور پر استعمال کرین از بس فایدہ ہوتا ہے **نسخہ**
کوکنار ۳ عدد برگ حنا پوست ہلیلہ زرد پوست ہلیلہ کابلی آملہ بلیلہ ہلیلہ سیاہ کشنیز
ہر ایک ۶ ماشہ رسوت ۱ تولہ سب کو نصف سیر پانی میں کچہ عرصہ تک بہگو کر صاف کرین
اور عمل مین لادین **دیگر غرغرہ مجرب** برگ چنبیلی پوست کنار دشتی پوست کیکر
پوست درخت سرس پوست درخت گولر ہر ایک ۲ تولہ عنب الثعلب سوتا بیش ہر ایک
۱ تولہ سب کو نصف سیر پانی مین بہگو کر صاف کرین اور عمل مین لادین اگر آتشک کی باعث
ہو تو مسہل و بین قبض کا خیال رکہین اور دیگر تدابیر آتشک عمل مین لادین اور حریر جات

میں زردی بیضہ مرغ حل کرکے مریض کو پلاویں نان گوشت اور اشیائے بستہ میں سنترش مالحہ حریفہ
اور محشنہ سے پرہیز کریں +

فصل ہشتم دبیل حلق (ریٹروفیرنجیل ابسس)

ناگہانی ضربہ وصدمہ کے وقوع سے فقرات عنق اور حلقوم کی غضروفات کی امراض میں حلقوم اور پیچیدار عضلہ کے
مابین اور غشائی خانہ دار میں دبیل پیدا ہوجاتا ہے تمام کمزوری میں چیچک خسرہ وغیرہ
حادہ امراض کی بعد بسبب خنازیری مزاج اور زہریلہ مواد آتشک کی سرائیت حلق کی پچھلی غدود
جاذبہ میں سوزش واقع ہوجاتی ہے بی احتیاطی کی صورت میں پیپ کے پڑجانے سے دبیل
ہوجاتا ہے علامات کی کمی وبیشی کا ظہور مریض کی طبیعت اور اسکی صحت پر موقوف ہے
ابتدا میں جی متلاتا اور تھے ہوجاتی ہے حلق میں درد کے ہونے سے تنفس اور بلع میں
کمال تکلیف ہوتی ہے اخیر میں سیال چیز بھی بصد دقت نگلی جاتی ہے بلکہ ناک کے راہ سے
باہر نکل آتی ہے سر سیدھا قدرے پیچھے کو جھکا ہوا رہتا ہے گردن کا ہلانا کیطرف نہیں
ہوسکتا نہ گردش بی جاتی ہے نہ منہ کھل سکتا ہے آواز بھاری ہوجاتی ہے بخار کی شدت
سے تشنج بار بار ہوتا ہے غنودگی اور ہذیان بھی ہوجاتا ہے غضروف لکی پر دباؤ کے پڑنے
سے یا دبیل کے خود بخود پھوٹکر حنجرہ میں پیپ کے داخل ہوجانے سے دم بند ہوجاتا ہے
جس سے مریض آناً فاناً راہی ملک عدم ہوتا ہے اگر منہ کو پھاڑ کر دیکھا جائے تو بیچ زبان کے
پیچھے ٹھیک درمیانی خط پر اونچائی اور ابھار معلوم ہوتا ہے جسکے دبانے سے درد زیادہ پایا
جاتا ہے مریض بے چین اور بے آرام رہتا ہے **علاج** مریض کو باآرام بستر پر لٹائے رکھیں
قبض نہ ہونے دیں ابتدا میں مقام ماؤف کی بیرونی جانب گلی پر چند جونکیں لگاویں بعد ازاں محلل
اورام ادویہ کا ضماد کریں منہ میں گرم پانی کی بھاپ دیں کلوریٹ آف پوٹاسیم کو پانی میں
حل کرکے غرغرہ کریں طبیعت کے موافق حسبی علاج کریں مقویات کی استعمال سے مریض کی
طاقت کو بحال رکھیں اگر تدابیر مذکورہ سے صورت آرام کی نمایاں نہو اور دبیل میں ریم
کی موجودگی معلوم ہو تو مریض کو ایک کرسی پر روشنی کے مقابل بٹھا کر مددگار کے
ذریعہ سر کو مضبوطی سے قایم کریں ازاں بعد مریض کے منہ کو کھول کر انگلی شہادت سے

زبان کو نیچے دبا دین تاکہ ذبح بخوبی نمایان ہو جائے پھر ایک لمبی نشتر پر کپڑے کا لتہ اس
ترکیب سے لپیٹین کہ نشتر کی نوک صرف کھلی رہے پس نوک نشتر سے ذبح پر شگاف دیکر
مریض کا سر سامنے کو فوراً جھکا دین تاکہ حنجرہ کے اندر مواد داخل نہو جائے ازان بعد گلے پر لوپری
باندہین اور زخم کا علاج حسب دستور عمل مین لاوین۔

فصل نہم خناق (ٹانسلائی ٹس) عربی مین خناق کے لغوی معنے ہیں
گلا کو گھونٹنا اور اصطلاح اطبا مین امتناع تنفس و بلع و ازدراد ہے یا ان دونون فعل
کا متعسر ہوتا ہے مختلف کوائف کے لحاظ سے اسکو دو قسم مین بیان کیا جاتا ہے۔

قسم اول خناق حاد (اکیوٹ ٹانسلائی ٹس) جس مین اعضائے
حلق کا ورم ہے جسکے اسباب سابقہ مین سے جوانی۔ کمزوری۔ آتشک کے مواد کی موجودگی
نیز پہلے مرض مذکور کا ہونا۔ اسباب اصلیہ بہت ہیں **اول** سردی اور گرمی کی حالت مین
سرد ہوا کے لگنے سے بھیگنے یا مرطوب لباس کے پہننے سرد پانی کے پینے اور تیز چیزون کے نگلنے سے
دونون لوزتین متورم ہو جاتے ہیں اور ورم کے زیادہ بڑہ جانے سے دونون لوزتین باہم ملتصق
ہو جاتے ہین جس سے ہوا کی آمد تنفس اور ازدراد کا فعل ممتنع یا متعسر ہو جاتا ہے **دویم**
جب حصبہ کی مرض مین خون خراب ہو جاتا ہے تو لہات۔ غلصمہ اور لوزتین وغیرہ حلق کے تمام
زوایہ متورم ہو جاتے ہیں اور کسی کو دوسرے پر سبقت نہین ہے اس قسم کی ورم کو ذبحہ
کہا جاتا ہے اور اسکا ذکر علیحدہ فصل مین آئیگا **سویم** سنجار سخ (اسکارلیٹینا) کے تیز اور
حادہ مواد کی موجودگی سے حلق کے اعضا متورم ہو جاتے ہیں **چہارم** خناق وبائی (دفتھیریا)
کے پیدا ہونے سے حلق مین ورم ہو جاتا ہے اور ایک دفعہ کے پیدا ہونے سے بار بار عود
کرتا ہے **پنجم** کن پیڑی کی ورم کے باعث بھی خناق ہو جاتا ہے اور یہ اکثر خورد سال اطفال
کو ہوتا ہے جسکے سبب سے ازدراد کا فعل مشکل سے پورا ہوتا ہے **ششم** جب فقرات عنق
اور ظہر کے غشائے مستبطن مین ورم ہو جاتا ہے تو مواد موجودہ کا پھیلاؤ برابر لہات کے
نیچے تک ہو جاتا ہے جس سے مریض خیال کرتا ہے کہ فقرات عنق مین سے کوئی فقرہ اپنی
جگہ سے ٹل گیا ہے اور لہات کی قریب آکر ٹھہر گیا ہے جس سے ازدراد اور تنفس مین دشواری

ہوجاتی ہے ہفتم جب موجودہ دبیل حلق کی ورم کی زیادتی سے زبان سوج کر منہ سے باہر نکل آتی ہے تو دلاع لسان کی علامات نمایاں ہوتی ہین منہ سے پانی بکثرت آتا ہے آب برابر جاری رہتا ہے اور مریض کا منہ ہمیشہ کہلا رہتا ہے تاکہ تازہ ہوا کو اندر کیطرف کہنچے اور اس حالت کو اصطلاح اطبا مین خناق کلبی کہا جاتا ہے مولفات کتب طبیہ عربیہ مین لکھا ہے کہ جب عنق کی فقرات مین سے کوئی فقرہ اوتر کر لہات کے نیچے آجاتا ہے تو خناق کلبی پیدا ہوجاتا ہے مگر اس قسم کی تشخیص سراسر فاحش غلطی مین داخل ہے ورنہ ممکن نہین ہے کہ گردن کا فقرہ اولے اپنی جگہ سے نکل کر سامنے آجائے اور بیمار زندہ رہے کیونکہ ظاہر ہے کہ عنق اور ظہر کے فقرات مین سے ہر ایک فقرہ کا اتصال نخاع کے ساتھ ہوتا ہے اور ٹوٹنے اور شکستہ ہونے نخاع کے بغیر فقرہ اولے مین انخلال کا ہونا غیر ممکن ہے اور نخاع کے منقطع ہوجانے پر زندگی کا قیام محال ہے اور یہ غلطی متقدمین اور متاخرین دونون فریق مین پائی جاتی ہے کیونکہ فاضل سمرقندی کا اعتقاد ہے کہ فقرہ اولے عنق کے انخلال سے خناق کلبی پیدا ہوجاتا ہے اور اسی کے موافق علامات ومعالجات کا بیان کیا ہے حالانکہ انخلاع فقرات کے بیان مین شیخ قانون صاف تحریر کرتے ہیں کہ الفقار اذا انخلع التام قتل لامحالۃ والغیر التام ایضاً اذا زال زوالاً کثیراً وان کان دون التام فہو مہلک ولانہ لامحالۃ ینضغط النخاع ضغطاً قویاً ان سامح ولم تہلک فان کانت الفقرۃ الاولے من العنق وما یلیہا عدم الحیوان النفس ومات فی الحال لان عصب النفس ینضغط فلا یفعل فعلہ مطلب یہ ہے جب کوئی فقرہ پورے طور پر اپنی جگہ سے اوکہڑ جاتا ہے تو ہلاکت لامحالہ وقوع مین آتی ہے اور جب قدرے قلیل ہل جائے اور زوال تام کی حد کو نہ پہونچے تو بہی مہلک ہے کیونکہ اس صورت مین نخاع پر برا بہاری دباؤ پہونچتا ہے اگرچہ پورا پورا انخلاع نہ پایا جائے اگر عنق کے پہلے اور دوسری فقرہ مین صورت انخلاع کی واقع ہوجاتی تو فوراً موت کا وقوعہ ہوجاتا ہے کیونکہ دباؤ کے باعث تنفس کا عصب اپنا مخصوصہ فعل پورا پورا نہین کر سکتا۔ بس اس بیان سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ فاضل سمرقندی وغیرہ کو سخت غلطی پیش آئی ہے کہ وہ زوال فقرہ اولی کو سبب

خناق قرار دیتے ہیں اور تشریح کے مطابق صحیح وہی ہے جو ہمنے بیان کیا ہے کہ اس قسم
خناق کا سبب بہی کے دبل کی موجودہ ریم ہے جو لہات کے نیچے جمع ہو جاتی ہے —
بالجملہ جب اسباب کی زیادتی اور کمی کے لحاظ سے اعضای حلق کی ورم کیلئے کئی درجات
پائے جاتے ہیں تو جبتک ورم بہت زیادہ نہو جائے تنفس مین امتناع اور متعسر کی صورت
پیش نہین آتی مگر تہوڑی سی ورم مین بہی ازدراد مین دشواری ہو جاتی ہے کیونکہ ازدراد
غذا کے لئے یہ جملہ اعضا معاونت مین شریک ہوتے ہیں اور انکی اعانت کی حاجت تنفس
مین ہرگز نہین ہوتی دوئم وجہ یہ ہے کہ جب غذا کہائی جاتی ہے تو اوسکی غلظت سے اعضائے
متورمہ مین قدری خراش اور انغماز پیدا ہو جاتا ہے جس سے اعضائے مذکورہ متاذی ہو جاتے ہیں
ہوا کے برخلاف کہ تنفس کی حالت مین ہوا کی شیئیے خراش پیدا نہین ہوتا جب کوئی بارد
بالفعل شئے کہائی جاتی ہے تو اعضائے مخصوصہ مین اجتماع اور انقباض کی باعث سخت اذیت
ہوتی ہے شئے حار کے برخلاف کہ اوسکے استعمال سے استرخا پیدا ہو جاتا ہے مگر جب لوزتین
متورم ہو کر باہم التصاق پیدا کر لیتے ہیں تو نسیم کی آمد و رفت کی رستہ میں انسداد کے
واقع ہونے سے تنفس مین بہی دقت و دشواری ہو جاتی ہے **علامات** لرزہ سے بخار ہو جاتا
ہے قدرے گرمی معلوم ہوتی ہے پیٹھ اور ہاتھ و پاؤن مین درد ہوتا ہے نبض ممتلی سریع الحرکت
چلتی ہے حلق مین خشکی جلن اور درد ہمیشہ رہتا ہے خصوصاً ازدراد کے وقت درد زیادہ
ہوتا ہے اور گلے میں سوئی چبتی ہوئی معلوم ہوتی ہے اگر ورم زیادہ نہو تو فقط حلق کے اندر
درد محسوس ہوتا ہے مگر ورم کی زیادتی مین گلے کے اندر اور باہر دونون طرف درد
پایا جاتا ہے خصوصاً نگلتے اور تکلم کرتے وقت درد زیادہ ہوتا ہے حلق کی سطح سرخ معلوم
ہوتی ہے لوزتین زیادہ تر سرخ اور پہولے ہوئے معلوم ہوتے ہین جنپر زرد دہودی رنگ کی
رطوبت چمٹی ہوئی ہوتی ہے زبان میلی اور منہ سے لیب اور رال بکثرت خارج ہوتا ہے
سیال چیز ناک کے راہ سے باہر نکل آتی ہے اور ترقی ورم کی صورت مین نگلتے اور تکلم کرتے
وقت سخت تکلیف ہوتی ہے دم لینا بہی دشوار ہو جاتا ہے مریض بہن بہنا کر بولتا ہے
یوستی کین جمری پردہ بائیں کے پڑنے سے کانونمین شیشین اور سماعت مین فرق پڑ جاتا ہے

بخار کے زیادہ ہو جانے سے اعضا شکنی بدرجہ کمال ہوتی ہے ابتدا میں صرف ایک لوزہ مین
ورم ہوتا ہے کچھ عرصہ کے بعد دوسرا لوزہ بھی حجم میں بڑھ جاتا ہے اور دونوں کی مکان اتصال پر
بار بار رگڑ کے پائے جانے سے زخم ہو جاتا ہے زیادہ ورم کے باعث حلق کا جوف مسدود
ہو جاتا ہے بعض اوقات لہات بھی بڑھ کر ایک طرف کی لوزہ سے جٹ جاتی ہے غدود لعابیہ
بھی سوج جاتے ہیں مواد کی زیادہ اجتماع سے دُبل کی صورت پیدا ہو جاتی ہے قبض زیادہ پایا
جاتا ہے بھوک نہ ایل اور پیاس بشدت ہوتی ہے پیشاب مقدار مین بہت کم خارج ہوتا ہے
مدت مرض تین چار روز کے اندر باقاعدہ اصلاح سے سوزش گھٹ جاتی ہے
اور ایک ہفتہ کے اندر آرام ہو جاتا ہے مگر لوزتین قدرے قلیل ہی بڑھے ہوئے پائے جاتے ہیں دُبل
کی صورت مین مدت مرض بڑھ جاتی ہے دُبل کے پھوٹ جانے پر بدبودار پیپ خارج ہوتی ہے
بعض اوقات مرض مزمن بھی ہو جاتا ہے **علاج** مریض کو بآرام لٹائے رکھیں رقیق لطیف
کثیر الغذا زود ہضم کھانے کو دین خفیف صورت مین زکام کے موافق تدارک کریں اور خون کا
اخراج ہرگز نہ کریں ورنہ کمزوری کے زیادہ ہو جانے سے ورم کی زیادتی کا احتمال ہو سکتا ہے
البتہ شروع مرض مین مسہل کے ذریعہ معدہ اور امعا کی صفائی کریں قبض کا خیال رکھیں بعدازان
گنگچیر اکونائیٹ کا استعمال کریں جس سے مرض کی زیادتی رک جاتی ہے اور دُبل پیدا ہو کر
پیپ پڑ جاتی ہے خصوصاً اس مرکب کا استعمال کرنا فائدہ میں سریع الاثر ہے **نسخہ**
گنگچیر اکونائیٹ ایک پونڈ سلائکوار امونیا اسٹیاس ۲ پونڈ پانی ۴ ڈرام سب کو ملا کر ۵ سے ۱۰ سال
کی عمر کے بچہ کو دین دس سے سترہ سال کی عمر تک خوراک کا وزن دوچند کریں اور ۱۵ سال
سے زاید عمر مین خوراک کا وزن سہ چند کریں اور ۲۴ گھنٹہ کے بعد اکونائیٹ کی استعمال سے
سورہ پھر بھی فائدہ نہیں ہوتا پس اس صورت مین برف کا چوسنا اور بخار گچا حلق پر لگانا
[illegible] اگر اس سے بھی صورت آرام کی نمایان نہ ہو تو نشتر طویل سے خاص مقام
ورم پر خفیف پچھنے لگا دین تاکہ قدرے قلیل خون خارج ہو جائے اس سے مرض کی ترقی رک جاتی
ہے بعدازان زخمون پر کوکین سلوشن فی صدی ۴ گرین کی طاقت والا تیار کر کے لگا دین
تاکہ درد اور سوزش ظہور مین نہ آئے درد کی زیادتی مین خاص لوزتین کے اندر کوکین سلوشن

پچکاری زیر جلد کرین اگر ابتداء مرض مین ۲ گرین اپیکاک کو نیم گرم پانی مین حل کر کے پلاوین
اور حسب دستور قے کراوین تو فایدہ مین سریع الاثر ہے کیونکہ قے کرنے سے قلب ضعیف
ہوجاتا ہے اور دوران خون سست اور خون کی جوش مین کمی واقع ہوجاتی ہے قے سے بخار
بہی فرد ہوجاتا ہے ان دونون صورتون مین حلق کیطرف خون کے کم جانے سے مرض زائل
ہوجاتا ہے اگر لوزتین کے زیادہ پہول جانے سے دم رکتا ہوا معلوم ہو تو بہی قے کے کرنے سے
کمال فایدہ ہوتا ہے اور حالت قیر مینہ مین گوائیکم کا استعمال کرنا سب سے اعلے درجہ پر
مفید ثابت ہوا ہے گوائیکم تنکچر بقدر ایک اونس چار چار گہنٹے کے بعد پلاوین اور دو ڈرام
تنکچر گوائیکم کو پاؤ بہر دودہ مین شامل کر کے غرغرہ کرین اور کچہ دیر کے بعد نگل جاوین چنانچہ
کہ دست آنے شروع ہوجاوین اور مسہل کی غرض پر یہ مرکب بہی برابر چند روز تک
استعمال کراوین تاکہ جوش خون رفع ہوجائے **نسخہ** مگنیشیا سلفاس ایک اونس کوئنین
۲ گرین پانی ۳ اونس شربت عناب ۴ تولہ سب کو ملاکر ۲ خوراک کرین اور دن مین ۲ دفعہ دین
دیگر مجرب فلوس خیار شنبر ۹ تولہ شیرخشت ۲ تولہ شکر تری ۳ تولہ تینون اشیا کو تین
پاؤ دودہ مین حل کرین اور پلاوین اگر تدابیر مذکورہ سے صورت فایدہ کی معلوم نہو تو کنار
کے جوشاندہ یا گرم پانی کی بہاپ منہ مین پہونچاوین اور مریض کو ہدایت کرین کہ بہاپ
کو اندر کی طرف کہینچے تاکہ رخاوت عضلات حلق کے باعث آرام کی صورت حاصل ہو گرم
پانی مین بنزوائن۔ کافور۔ یوکے لپٹس آیل۔ کاربالک ایسڈ وغیرہ دافع عفونت ادویات
کو شامل کر کے بہاپ لینا فایدہ مین سریع الاثر ہے گرما گرم فلالین یا روئی کے ٹکڑا کو ساتھ
تکمید کرنا بعد مین گرم گرم اسپنج نچوڑ کر گلے پر باندہنا نہایت عمدہ فایدہ دیسکتا ہے اور
گرما گرم بار بار لوپری باندہین اور اس ضماد کی استعمال سے نیز فایدہ ہوتا ہے **نسخہ**
گل بنفشہ گل خیرو۔ عنب الثعلب۔ اکلیل الملک۔ بابونہ ہر ایک ۶ ماشہ کوکنار ۲ عدد روغن گل
۲ تولہ موم سفید ایک تولہ حسب دستور تیار کر کے گرما گرم گلے پر باندہین تحلیل ورم مین
نہایت فایدہ مند ہے۔ نیز ایک مٹھی بہرائی کو بیس سیر پانی مین جوش دیکر خوب ملین
بعد ازان صاف کر کے کسی کہلے برتن مین ڈالکر مریض کے پاؤن کو برابر رانون تک رکہین اور

مالش کرین چندانکہ پنڈلی اور پاؤن کا رنگ سرخ ہو جائے اس سے پاؤن کیطرف خون کے
رجوع کرنے سے لوزتین کی ورم مین تخفیف ہو جاتی ہے مگر پانی کی گرمی مریض کی برداشت
کے موافق ہو سہاگہ یا کافوریا کاربالک ایسڈ سلوشن کے گرم گرم غرغرہ سے نیز فایدہ ہوتا
ہے اور دودہ مین ہموزن پانی ملاکر غرغرہ کرنا نیز مفید ہے **دیگر مجرب جناب حکیم سلطان علیخان صاحب خلف الرشید اخویم حکیم محمد خان صاحب مرحوم** شنگجرف اویچم ۲ ڈرام شنگجرف بلاڈونا ۲ ڈرام المغیر والٹر
۸ اونس سب کو ملاکر گرم کر کے غرغرہ کرین **دیگر مجرب** گل سرخ عناب ثعلب بابونہ رسوت
حلبہ ہر ایک یکتولہ رشتہ شہتوت برگ سنبالو ہر ایک ایک مٹھی فلوس خیارشنبر ۲ تولہ سب کو نیم
سیر پانی مین جوش دین جب چہارم حصہ رہجائے تو صاف کر کے دنمین چار دفعہ غرغرہ کرین ۔
کونائم ۔ افیون اور بلاڈونا کو پانی مین حل کر کے حلق مین بذریعہ آبشا پہونچاوین **دیگر غرغرہ مجرب** تخم کتان ۔ اکلیل الملک ہر ایک ۳ درم کتیرا ۵ درم فلوس خیارشنبر
۱۰ درم اصل السوس حلبہ تخم مرو خشخاس ہر ایک ۲ درم سب کو حسب دستور پانی مین جوش دین
اور عمل مین لادین بیس گرین کی طاقت والہ کاسٹک سلوشن موئین قلم سے مقام ورم پر
لگادین بعد مین سہاگہ ایک درم کو شہد مین حل کر کے مریض کو چٹاوین اگر وجع مفاصل
کے ضمن مین ورم لوزتین کی شکایت پائی جائے تو ۵ ا گرین سلی سلیٹ اف سوڈا دنمین
۳ دفعہ دین چندان کہ صورت آرام کی نمایان ہو اور یہ مرکب بھی فایدہ مین سریع الاثر
ہے **نسخہ** سلی سلیٹ اف سوڈا ۲ گرین کاربونٹ اف پوٹیا ۲۰ گرین شربت صندل
۴ ڈرام پانی ایک اونس سب کو ملاکر دنمین ۳ دفعہ دین **دیگر مجرب** جسکے استعمال
سے فوراً آرام ہو جاتا ہے **نسخہ** سلی سلیٹ اف سوڈا ۲۰ گرین شنگجرف ارنشیاہی ۲۰ بوند پانی
۲ اونس سب کو ملاکر بقدر ایک اونس دنمین ۳ دفعہ دین **دیگر مجرب** گل بنفشہ
گل نیلوفر ۔ ملیٹھی ۔ بزر ۔ کاسنی ہر ایک ۲ ماشہ عناب ولایتی ۹ عدد برگ سنا ۴ ماشہ سب کو پانی
مین بھگو کر کچھ عرصہ کے بعد صاف کرین اور ۲ تولہ نبات سے شیرین کر کے پلادین
اگر مرض کی ابتدا مین ۶ گرین انٹی فبرین ہر ایک دو گھنٹے تک کھلایا جائے تو درد سر
اور ورم کی تکلیف فوراً رفع ہو جاتی ہے بعض اشخاص کی عادت ہو جاتی ہے کہ

گلے پر تھوڑی سی سردی کے لگنے یا کسی قسم کی بد پرہیزی کے واقع ہونے سے لوزتین آئے دن سوج جاتے ہیں اور پے در پے مرض کے واقع ہونے سے مریض کو نہایت تکلیف ہوتی ہے اگر اس صورت میں لوزتین کی ورم پر روغن جمالگوٹہ بقدر نصف بوند روئی کے ذریعہ لگایا جائے تو دو تین روز کے استعمال سے ورم بالکل رفع ہو جاتا ہے اور کبھی یہ مرض دوبارہ عود نہیں کرتا۔ ورم کی زیادتی میں مواد گلے پر پڑنے سے پہلے زیرین جبڑے کی زاویہ کے قریب مقام اوبہار کو معلوم کر کے چند جونکیں لگا دیں اس سے بھی مرض رک جاتا ہے باہر کی طرف رائی کا پلستر لگانا بھی فائدہ میں سریع الاثر ہے اگر ورم لوزتین کے عادی کو حفظ ما تقدم کے طور پر یہ مرکب استعمال کرایا جائے تو عادات دور ہو جاتی ہے **نسخہ** سپرٹ آئل ۲ بوند کاربالک ایسڈ ۲ ڈرام ریکٹی فائڈ اسپرٹ ۲ اونس سب کو ملا کر بند بوتل میں رکھیں اور بوقت ضرورت نصف سیر گرم پانی میں ۱۰ قطرات شامل کر کے صبح و شام غرغرہ کریں اور بخار کی زیادتی میں فیور مکسچر کا استعمال کرادیں فائدہ میں سریع الاثر ہے **نسخہ** شورہ قلمی ڈرام بائی کاربونیٹ اف پوٹاس ۱۰ درام ٹنکچر سنکونا ۱ اونس ڈائیلوٹ سلفیورک ایسڈ ۴ ڈرام کمفر واٹر ۴ ڈرام پانی ۸ اونس سب کو ملا کر دو دو گھنٹے کے بعد بقدر ایک اونس دیں اس سے بخار فوراً فرو ہو جاتا ہے اور کمزوری کی صورت میں انڈے دودھ پلا دیں اگر منہ کے ذریعہ پیا نہ جائے تو ارا روٹ کو شوربائی گوشت میں حل کر کے حقنہ کریں امونیا سنکونا کونین معدنی تیزاب کے استعمال سے کمزوری کو رفع کریں ۔

دیگر ٹانک مکسچر مجربہ حکیم سلطان محمد خلف الرشید اخویم حکیم محمد خاں صاحب جنرل مستقیم

سلفیٹ اف کونین ۲ گرین ارومائک سلفیورک ایسڈ ۱ ڈرام ٹنکچر لوبلائی ۲ ڈرام پانی ۸ اونس سب کو ملا کر بقدر ایک اونس دن میں ۳ دفعہ دیں اگر ریم کی موجودگی معلوم ہو جائے تو محلل اور رادع ادویہ کو بطور غرغرہ استعمال کریں تاکہ دنبل خود بخود پھوٹ جائے ورنہ اندرونی جانب شریان کا خیال رکھ کر نشتر سے خفیف شگاف دیں بعد ازاں دودھ میں گرم پانی ملا کر بار بار غرغرہ کرا دیں اور زخم کا علاج حسب دستور کریں اگر ورم لوزتین کے سبب حلق میں غشائے کاذب ظاہر ہو جائے تو ٹنکچر اسٹیل کو گلے میں لگا دیں نیز ٹنکچر اسٹیل میں قدرے

کونین حل کرکے پلا دین اگر ورم کے زیادہ بڑھجانے سے کہانا پینا بند ہوجاوے اور دم مشکل سے آوے تو عمل جراحی کرین خفیف حالت مین ٹنکچر آیوڈین ڈرام گلیسرین ۴ ڈرام پانی ۸ اونس سب کو ملاکر غرغرہ کراوین نیز مرہم آیوڈین یا آیوڈائیڈ اف لڈ کی مالش فک اسفل کے زاویہ کے قریب کرین مقام ورم پر گلیسرین اف ٹانک اسڈ کو لگانا بہی مفید ہے بہرا پن دم کشی اور عسر البلع کی صورت مین زائد حصہ کو نشتر سے قطع کرین اور حسب دستور جریان خون کو بند کرین **بعض اوقات** ورم کے بغیر لوزتین بڑہ جاتے ہین اور دباؤ کی زیادتی مین دونون لوزتین باہم ملجاتے ہین یا ملنے کے قریب ہوجاتے ہین جس سے ازدراد غذا اور تنفس مین دشواری ہوجاتی ہے درد اور بخار کی شکایت مطلقاً نہین ہوتی البتہ آواز بہاری ہوجاتا ہے جب بیماری اور بہی بڑہ جاتی ہے تو ازدراد و تنفس کی مانع ہوجاتی ہے اور ملاحظہ کرنے سے وسط حلق مین دونون لوزتین بڑہی ہوئی دکہلائی دیتی ہین اس صورت مین تہوڑی سی سردی کی لگنے سے لوزتین وغیرہ اعضائے حلق متورم ہوجاتے ہین گلا دکہنے لگتا ہے کیونکہ سابقہ مواد کے اجتماع سے لوزتین پہلے ہی سے ضعیف ہوا کرتے ہین اور ذرہ سے خفیف سبب سے مبتلائے مرض ہوجاتے ہین اکثر سن طفولیت مین اس قسم کے باربار لاحق ہونے سے بچہ کو زیادہ تکلیف ہوتی ہے اور بلوغ کے بعد عادت مذکور خود بخود دفع ہوجاتی ہے خنازیری مزاج کے بچے بہی زیادہ مبتلائے مرض ہوجاتے ہین والدین کی وراثت بہی موجب مرض ہے **علاج** اصل سبب موجب مادہ کو دریافت کرکے اوسکے ازالہ مین کوشش کرین مسہل کے ذریعہ معدہ اور امعاء کو صاف کرین بعد ازان ۲۰ گرین کا شک فقرہ کو ایک اونس پانی مین حل کرکے مقام ماؤف پر لگاوین ٹنکچر اسٹیل کا لگانا بہی مفید ہے نیز شب یمانی محلول یا آب سے غرغرہ کرنا فایدہ مین سریع الاثر ہے روغن ماہی کونین ٹنکچر اسٹیل وغیرہ مقوی ادویات کی استعمال سے مریض کی طاقت کو قایم کرین **دیگر عرق مجرب** جسکے استعمال سے مریض کو خصوصاً خنازیری مزاج کو ازبس فایدہ ہوتا ہے **نسخہ** ہیپو ماسلفٹ اف سوڈا ۱۲ گرین حنا بندہ جرائیتہ ۸ اونس سبکو حسب دستور تیار کرکے بقدر ایک اونس دن مین دین اگر اس صورت فایدہ کی صورت نمایان نہو تو لوزتین کو آلہ تاسل

گلوٹین سے قطع کریں ٹانسل گلوٹین ایک آلہ ہے جو خاص غدتین کی قطع میں استعمال کیا جاتا ہے کبھی آتشک کی سمیت سے بھی اعضائے حلق میں ورم ہوجاتا ہے اور یہ دو قسم پر ہے اول وہ ہے کہ ابتدا میں حرف قضیب یا فرج پر زخم ہوجاتا ہے جس سے غدود ارنبیہ متورم ہوجاتی ہیں کبھی دنبل کے ہوجانے سے مواد پیدا ہوجاتے ہیں اور پیپ کو خارج ہوجانے سے آتشک کا فساد رفع ہوجاتا ہے دوم اعضائے تناسل پر زخم کے واقع ہونے سے تمام جسم کا خون خراب ہوجاتا ہے اور سمیت خون کے باعث رفتہ رفتہ اعضائے حلق میں ورم ہوجاتا ہے اور عموماً یہ حالت فساد خون کی چھ ہفتہ بعد عارض ہوتی ہے جس سے لوزتین اور نباتات غلصمہ اور شفتین بلغمیہ وغیرہ سب کے سب متورم ہوجاتے ہیں ورم کی زیادتی میں ازدراد طعام دشوار ہوجاتا ہے حنجرہ اور قصبۃ الریہ تک ورم کے پہونچ جانے سے فعل تنفس بھی دشوار ہوجاتا ہے آتشک کے وجود پر علامات خود ہی دلالت کرتے ہیں اور دریافت کرلینے پر بھی معلوم ہوجاتا ہے کہ آتشک موجود ہے یا ہوچکا ہے علاج حسب درجات آتشک قواعد علاج عمل میں لاویں اگر گلے میں ورم اور بثور موجود ہوں تو ایک اونس پانی میں ۲ گرین کاسٹک نقرہ حل کرکے موئیں قلم کے ساتھ خاص مقام ورم اور بثور پر لگاویں زخم خفیف کیلئے بھی مفید ہے نیلا تھوتھہ کی قلم سے چھو کر نا بھی مفید ہے اگر زخم عمیق اور گہرے ہوں تو اصل کاسٹک نقرہ کی قلم کو نہایت چابکدستی سے جلاویں بعد ازان ایک اونس پانی میں ۲ گرین پرمینگنٹ آف پوٹاس حل کرکے بار بار غرغرہ کراویں **دیگر مجرب** پھٹکری بریاں سوت ہر ایک ۶ ماشہ کشنیز تولہ تر پھلہ ۲ تولہ نیلا تھوتھہ ۳ ماشہ سب کو نصف سیر پانی میں حل کرکے کچھ عرصہ کی بعد صاف کریں اور بطور مضمضہ استعمال کریں **تدبیر سہولت ازدراد** چونکہ اس مرض میں خواب کے بعد ازدراد میں سخت تکلیف ہوتی ہے اسلئے لازم ہے کہ خواب سے پہلے ایک چھوٹا چمچہ روغن گنجد یا روغن بادام وغیرہ منہ میں داخل کرکے ادہر ادہر پھیریں تاکہ رطوبات دہن میں مل کر بثور اور جروح پر دہنیت کی تاثیر ہوجائے بعد ازان آہستہ آہستہ نکل جاویں اور خواب کریں اس سے خواب کے وقت اندرونی اور بیرونی زخم ہوا کے لگنے سے خشک

نہیں ہوتے بلکہ نرم اور مرطوب ہوتی ہیں اور ازدراد میں دشواری پیدا نہیں ہوتی اور یہ بھی خیال رکھو کہ روغن سرسون وغیرہ کے استعمال سے خراش پیدا ہو جاتا ہے **قسم دوم خناق مزمن (کرانک ٹانسلائی ٹش)** یہ اکثر حاد قسم سے ہو کر تا ہے آتشک وریر نیہ بدہضمی خنازیری مزاج بھی اسکا باعث ہی کبھی نوجوان خنازیری مزاج کو شروع ہی سے ہو جاتا ہے جس سے توزتین اسقدر بڑھ جاتے ہیں کہ مجری حلق بالکل بند ہو جاتا ہے گلٹیاں سخت اور ناہموار ہو جاتی ہیں آواز بھاری اور قوت سماعت مین فرق پڑ جاتا ہے نگلنے اور سانس لینے مین نہایت تکلیف ہوتی ہے بعض اوقات مرض نہایت خفیف ہوتا ہے اور تکلیف کے نہ ہونے سے مریض کو مطلقاً خبر بھی نہیں ہوتی **علاج** آتشک کی صورت مین علاج مخصوصہ آتشک کرین قوت ہاضمہ کو درست رکھین خنازیری مزاج مین روغن ماہی وغیرہ مقوی دوائین اور غذائین کھانے کو دین اور جائے ماؤف پر خالص کاسٹک لغترہ لگادین یا ایک اونس پانی مین ۲۰ گرین کاسٹک لغترہ کو حل کر کے موئین قلم سے لگاوین اور گلیسرین اف ٹانک ایسڈ یا ٹنکچر آف مرکیوری - آیوڈائیڈ آف ایرن وغیرہ مرکبات فولاد کھانے کو دین اور یہ مرکب تیار کر کے بطور غرغرہ استعمال مین لاوین **نسخہ** ٹانک ایسڈ ۱ گرین ریکٹی فائیڈ اسپرٹ ۴ ڈرام کمفر مکسچر ۱۸ اونس سب کو ملا کر عمل مین لاوین اور کبھی کبھی باہر کیطرف چند جونکیں یا چھوٹا سا بلسٹر لگادین آیوڈائیڈ اف مرکیوری یا ٹنکچر آیوڈین یا مرہم آیوڈین کی مالش کرین ختم کے ہو جانے سے آتشک کا مادہ تصور کرنا چاہئے اور علاج حسب مناسب کرین اگر تدابیر مذکورہ سے صورت فایدہ کی نمایان نہو تو داغ دین یا نشتر سے کاٹ دین اور خنازیری مزاج مین حسب مناسب علاج کرین آب و ہوا کی تبدیلی نہایت مناسب ہے بیمار کو گرم کپڑے پہنائے رکھین اگرچہ یہ مرض آہستہ آہستہ سرایت کرتا ہے مگر تاہم اگر روکا نہ جاوے تو ناک حنجرہ اور حلق تک خم پھیل جاتا ہے

فصل دہم ڈفتھیریا یہ ایک قسم کی سوزش ہے جو حلق اور اسکے عضلات مین

واقع ہوجاتی ہے اور خناق کے اقسام تین شمار کیجاتی ہے حاد اور مزمن دو قسم پر ہوا کرتی ہے **قسم اول سوزش حاد حلق** یہ مرض اکثر جوان آدمی کو ہوجاتا ہے جو مفلسی یا عیاشی کی باعث کمزور اور نحیف الجسم ہوجاتا ہے بخار سرخ اور آتشک کے سمیت کے سبب بھی ہوجاتا ہے سرد ہوا کے لگنے شراب وغیرہ گرم وخراش دار اشیاء کے کھانے اور کانٹا مچھلی کی اٹک جانے سے بھی مرض کی شکایت ہوجاتی ہے جب قرب وجوار کی سوزش حلق تک پھیل جاتی ہے تو بھی ظہور مرض ہوجاتا ہے وبائی طور پر بھی اکثر آدمی مبتلائی مرض ہوجاتے ہیں جس سے جسم کی حرارت ۱۰۴ درجہ پر اور نبض کی حرکات ۱۲۰ ضربات تک پائی جاتی ہیں بخار جاڑہ کے ساتھ آتا ہے بعض اوقات ہذیان بھی ہوجاتا ہے نرم تالو کے عضلات متورم ہوجاتے ہیں حلق خشک اور درد کرنے لگتا ہے جس سے غذا کے نگلنے میں از حد تکلیف ہوتی ہے بلکہ شدید حالت میں ناک کے راہ باہر نکل آتی ہے اور بولنے میں زیادہ تکلیف کے واقع ہونے سے مریض غنغنہ اور ناک میں بولتا ہے اور لہات کے زیادہ بڑھ جانے سے گلے میں سرسراہٹ ہوتی ہے جس سے مریض کھو کھو کر کے کھانستا ہے آواز کے پیدا کرنیوالی رباطات تک سوزش کے پھیل جانے سے آواز بھاری اور ثقیل ہوجاتی ہے یوسٹیکین مجری کے ذریعہ کان تک سوزش کو سرائیت کر جانے سے وجع الاذن سے مریض بےچین ہوجاتا ہے قوت سماعت مین فرق پڑجاتا ہے تاوقتیکہ کان کا پردہ پھٹ کر خارج نہو تکلیف برابر قایم رہتی ہے بعض اوقات حلق مین سرخ باد کے واقع ہوجانے سے چند ہی گھنٹہ مین تمام حلق سوج جاتا ہے نگلنے اور استنشاق تنفس مین از حد دقت ہوجاتی ہے خصوصاً غرارات کے وقت تکلیف زیادہ ہوتی ہے زبان ثقیل ذائقہ خراب پایا جاتا ہے غشائے بلغمیہ کے متعفن ہونے سے منہ سے بدبو آتی ہے **تشریح غیر طبعی** مقام ماؤف کی غشائے بلغمیہ متورم چمکدار خشک سرخ سیاہی مائل نظر آتی ہے کچھ عرصہ کے بعد اوسپر ایک برسی تہ جم جاتی ہے بعض اوقات ایک نئی جھلی پیدا ہوجاتی ہے اگر اس جھلی کو علیحدہ کیا جائے

تو اسکے نیچے سے اتھلا پھیلا ہوا زخم نمایاں ہوجاتا ہے تمام حادثے کے سوا حلقوم
کے دوسرے غشائی بلغمیہ بھی سوزش میں مبتلا ہوکر سرخ اور سخت ہوجاتی ہیں تو تیز
بہی بڑہی ہوئی معلوم ہوتے ہیں انجام باقاعدہ علاج سے دس بارہ روز میں
آرام ہوجاتا ہے بے احتیاطی کی صورت میں دبیل ہوجاتا ہے جسمیں عرصہ دراز تک
تکلیف اوٹھانی پڑتی ہے حالت حادمیں بتکلیف تنفس کے باعث مریض ہلاک ہوجاتا
ہے **علاج** اصل سبب موجب مرض کو دریافت کرکے اوسکے دفعیہ میں کوشش کریں
اور گلے پر گرم یا گرم لوپری باندہیں اور یہ ضماد بہی فایدہ میں سریع الاثر ہے **نسخہ**
ریوند چینی۔ زیرہ سیاہ۔ ہلیلہ سیاہ۔ فلفل گرد۔ گل ملتانی۔ علبہ سبکو مساوی الوزن
لیکر باریک کریں اور شب سنور پانی میں لت کرکے مقام ماؤف پر لگادیں ۔
تمام سبوس گندم وغیرہ خشک اشیا کی تکمید کریں گرم پانی کی بہاپ مریض کے
منہ میں پہونچادیں **دیگر بخور** برگ خبازی کشنیز۔ گل خطمی۔ گل بنفشہ۔ اکلیل الملک
عنب الثعلب پوست درخت نیم ہر ایک ایک تولہ سب کو ملاکر ایک سیر پانی میں جوش دیں
جب بخارات پیدا ہوں تو ٹونٹی دار ٹکی لوٹے کے ساتھ بہاپ لیں تاکہ حلق کی سوزش
کم ہوجائی کلوریٹ آف پوٹاس اور برانڈی سے غرغرہ کریں **دیگر مجرب** عنب الثعلب
کشنیز حب الاس برگ توت ہر ایک تولہ بہیدانہ ۴ ماشہ کوکنار ۴ عدد سوت پھٹکری
ہر ایک ۲ ماشہ سب کو نیم سیر پانی میں جوش دیں اور کچھ عرصہ کے بعد صاف کرکے گرما
گرم بطور غرغرہ استعمال کریں لاودین برف کے چوسنے سے بہی فایدہ ہوتا ہے اور
مسکن القلب دوائیں کہانیکو دیں **نسخہ** پوٹاسی سائٹریس ٹنکچر کالچیکم ہر ایک
۲ ڈرام ٹنکچر دہتورہ ایک ڈرام ضیاندہ ڈیجی ٹیلس ۲ اونس عرق پودینہ ۱۸ اونس سب کو
ملاکر بقدر ایک اونس ہر تین ۲ دفعہ دیں اور ایک اونس پانی میں ۲۰ گرین کاسٹک نقرہ
کو حل کرکے زخموں پر لگادیں اور ورم کی زیادتی میں مقام ورم پر جونکیں لگاکر قدرے
قلیل خون خارج کریں دبیل کی صورت میں شگاف دیکر مواد مجتمعہ کو خارج کریں آتشک کی صورت
میں علاج آتشک کریں **قسم دوئم سوزش مزمن حلق** آتشک کی موجودگی

میں اکثر سوزش حاد کا نتیجہ ہوا کرتا ہے کبھی حلق میں معدہ و امعا کی سوزش مزمن سرائیت
کرجاتی ہے جو افراط و کثرت کرنے والے اصحاب شغل شراب سے اس میں زیادہ مبتلا ہوجاتے ہیں
تمباکو کی زیادہ استعمال بھی موجب مرض ہے استرخائی لہات سے بھی ہوجاتا ہے جس سے
تناول غذا کے وقت خفیف سا درد معلوم ہوتا ہے لوزتین پر جما ہوا بلغم کھانسی کے
ساتھ خارج ہوتا ہے وجع حاد کی علامات کم پائی جاتی ہیں مگر خفیف ہونے کے باعث
درد کی شکایت چندان معلوم نہیں ہوتی اور نہ بخار ہوتا ہے بعض اوقات زخم آتشک
کے اندمال سے مری وغیرہ مجاری قدرتی قلیل سکڑ جاتے ہیں جس سے نگلنے اور تنفس میں تکلیف
ہوتی ہے **تشریح غیر طبعی** غشائے بلغمیہ بہت سیاہی مائل خشک چمکدار
معلوم ہوتا ہے جس پر پیچیدہ وریدیں اور بلغم کی جمی ہوئی تہ پائی جاتی ہے ملائم
تالو اور لہات پر ثؤلول دانے نکل آتے ہیں جنکے پھٹنے سے اوتھلے زخم بنجاتے
ہیں اور حلق کی پچھلی دیوار ناہموار ہوجاتی ہے جس پر خشک کھرنڈ دکھائی دیتا ہے
کبھی حلق کی پچھلی دیوار پر لہات چپٹ جاتا ہے اور آتشک کے زخم موجود ہوتے ہیں
علاج اصل سبب موجب فساد کے موافق تدارک کریں تکمید کریں مقام ماؤف پر
لوبری باندہیں معدہ و امعا کی سوزش میں بہدانہ ریشہ خطمی اصل السوس کا لعاب
پلاویں اسفنجو دیں اور مریض کو ہدایت کریں کہ زیادہ بات چیت نہ کیا کرے
شراب اور تمباکو وغیرہ منشیات کی صورت میں فاذ زہر مخصوصہ استعمال میں لاویں
قبض کا خیال رکھیں سلفٹ اف زنک اسی ٹیٹ اف لیڈ ٹانک ایسڈ کا نقوعہ
پھٹکری مائیں مازو گلنار وغیرہ ادویات قابضہ کا عرق لگاویں **دیگر مجرب**
آیوڈین ۱ گرین آیوڈائڈ آف پوٹاسیم ۳ گرین ریکٹی فائڈ اسپرٹ ایک اونس
سب کو ملا کر برش کے ذریعہ مقام ماؤف پر لگاویں آتشک کے زخموں پر کیالومل
چھڑکیں سکڑی ہوئی مجاری پر او تھلا شگاف دیکر کشادہ کریں مقوی دوا اور غذا
کے استعمال سے مریض کی طاقت کو بحال رکھیں آب و ہوا کی تبدیل
کرا دیں ۞

فصل دہم خناق وبائی (ڈفتھیریا)

ڈفتھیریا کے لغوی معنی جلد اور غشا کے ہین مگر اصطلاح اطبا مین حلق کی اوس چھوت دار متعدی وبائی ورم پر اطلاق کیا جاتا ہے جس سے حلق مری قصبۃ الریہ وغیرہ اعضا کی متورمہ غشائے بلغمیہ پر ایک قسم کی جلد جدید سفید الحاقی کاذب فاسد جھلی پیدا ہوجاتی ہے بعض اوقات رطوبت سمیہ کی سرایت آنکھ۔ کان۔ ناک مین۔ پوست شکم مین مجری مین بھی ہوجاتی ہے کبھی مقعد معائے مستقیم و مستورات کے اندام نہانی بھی مبتلائی مرض ہوجاتے ہین فک اسفل کی غدود جاذبہ کھال اور جوف قلب مین خون کا لزوجت دار لوتھڑا پایا جاتا ہے کبھی گردن کی غدود جاذبہ اور پھیپھڑہ مین بھی خون کا اجتماع ہوجاتا ہے **اسباب** خاص قسم کی وبائی سمیت اور متعدی مرض ہے جو اکثر گرم ممالک اور گرم موسم مین پیدا ہوتا ہے اسمین زیادہ تر کم عمر لڑکے اور وہ لوگ مبتلائی مرض ہوجاتے ہین جو ایک دفعہ مرض مذکور کے پنجہ مین گرفتار ہوچکے ہون تکان محنت اور کمزوری بھی باعث مرض ہے کاذب جھلی مین مادہ مرض کی موجودگی سے مقام ماؤف کی رطوبت جہان لگتی ہے وہان بھی الحاقی جھلی پیدا ہوجاتی ہے مرض مذکور کی سمیت تنفس کے راہ خارج ہوجاتی ہے اور سمیت کا اثر عرصہ دراز تک بیمار کے مکان اور اسباب مین پایا جاتا ہے جس سے مرض کا بڑا اثر تیمارداروں اور طبیبوں کو بہت جلد ہوجاتا ہے اور کامل صحت کے زمانہ تک مرض مذکور کی چھوت کا احتمال پایا جاتا ہے بعض اطباء کی رائے ہے کہ مرض مذکور کے باعث جسم کی بافت اور عروق جاذبہ مین ایک قسم کے نہایت چھوٹے چھوٹے کرم پیدا ہوجاتے ہین بعض کی رائے مین نباتی کائی کا قسم ہوتا ہے **علامات** ابتدا مین آہستہ آہستہ اور بےمعلوم طور پر علامتین شروع ہوتی ہین چنانچہ پہلے مریض سست الوجود کمزور طبیعت اور پست ہمت ہوجاتا ہے جی متلاتا قے ہوتی ہے دست آتے ہین دردسر دوران سر غنودگی اور خفیف سی سردی معلوم ہوتی ہے اشتہائے طعام زائل گردن سخت اکڑی ہوئی ہوتی ہے لوزتین متورم سرخ سیاہی مائل نظر آتے ہین غدود فک اسفل کے متورم ہونے سے درد زیادہ ہوتا ہے جب حلق کے دوسرے حصون مین سوزش پھیل جاتی ہے تو لقمہ نگلنے مین نہایت دقت ہوتی ہے اگر اس صورت مین مواد

تحلیل ہوجاویں تو مریض جلد تر اچھا ہوجاتا ہے ورنہ مرض کی ترقی پکڑ جانے سے لہاۃ لوزتین حلق
تالو وغیرہ اعضائے مبتلائے مرض ہوجاتے ہیں جسکے پچھلے حصہ پر خاکی رنگ کے نقاط اور دھبے
نظر آتے ہیں آخر رطوبت کے تہ بتہ جمنے سے ایک سفید زردی مائل غشائے بلغمیہ سے خوب
جمی ہوئی دبیز جھلی بنجاتی ہے اور سڑن کے پیدا ہوجانے سے سیاہی مائل ہوجاتی
اور اوکھاڑنے سے چند ہی گھنٹہ میں دوبارہ ویسی ہی کاذب جھلی پیدا ہوجاتی ہے البتہ
خود بخود اوتر جانے سے دوبارہ پیدا نہیں ہوتی اگر پیدا ہو تو بھی نہایت پتلی اور کمزور ہوتی
ہے اور خود بخود اوترتے وقت ٹکڑے ٹکڑے ہوکر خارج ہوجاتی ہے اور منہ سے بدبو آتی ہے
غشائے بلغمیہ میں زخم پڑجاتے ہیں اور بتدریج صورت آرام کی نمایان ہوتی ہے بعض دفعہ
زخم نہیں بھی ہوتے کبھی جھلی مذکور سامنے کیطرف بڑھکر رخسارہ ناک لثہ مری حنجرہ اور
مجری ہوا تک پہنچ جاتی ہے **جسمی علامات** ابتدا میں اکثر خفیف ہوا کرتی ہیں حرارت
تکان اور کمزوری ہوتی ہے کچھ عرصہ کے بعد بے چینی اور نقاہت بدن کمال ہوجاتی ہے
جلد گرم وخشک یا سرد اور پسینہ سے تر بتر ہوتی ہے نبض کی حرکت بھی مختلف پائی جاتی ہے
مگر نقاہت کی زیادتی سے نبض اکثر متواتر چلتی ہے زبان نہایت صاف یا قدرے میلی ہوتی
ہے لوزتین پھولے ہوئے اودی رنگ نظر آتے ہیں منہ سے بدبودار رال بکثرت بہتی ہے ناک و حلق
سے خون آتا ہے حنجرہ کے مبتلا ہونے سے آواز بھاری یا بیٹھ جاتی ہے دم لینے میں از حد
تکلیف ہوتی ہے جس سے دم خراٹہ سے لیا جاتا ہے کبھی مریض کی کشش کشش سے نرخرہ زخمی ہوکر
پھوٹ جاتا ہے چہرہ اور آنکھیں ابھر آتی ہیں سینہ اوٹھتا بیٹھتا معلوم ہوتا ہے ناک
کی غشائے مخاطیہ سوج جاتی ہے جس سے پتلی بدبودار رطوبت بکثرت خارج ہوتی ہے مریض
کا تمام کمرہ بدبودار ہوجاتا ہے گردن کی غدود جاذبہ بڑھجاتی ہیں اور جلد پر سرخ رنگ
کے دھبے نکل آتے ہیں مریض نہایت نڈھال ہوکر بستر بیہوشی پر پڑا رہتا ہے قلب
کی حرکت کے کم ہوجانے سے چہرہ کا رنگ پھیکا پڑجاتا ہے نبض نہایت باریک چلتی ہے
اور ہذیان کی صورت میں مریض راہی ملک عدم ہوتا ہے کبھی حلق سے سیلان خون بکثرت
دفعۃً یا بتدریج ہوتا ہے جس سے کمزوری کے باعث مریض تو مر جاتا ہے اگر اتفاقاً

آرام بہی ہوجائے تو زیادہ عرصہ مین چلنے پہرنے کے قابل ہوجاتا ہے کیونکہ عرصہ دراز تک قلت
خون کی علامات پائی جاتی ہین بعض دفعہ عضلات حلق مین جہلی اور سموم کے بڑہ جانے سے
عضلات مذکورہ مفلوج ہوجاتے ہین جس سے نگلنے مین نہایت تکلیف ہوتی ہے بلکہ سیال
اشیا کے پیتے وقت ناک کے راہ سے باہر نکل آتی ہے لقمہ کی رکاوٹ سے دم گہٹ کر مریض
کے مرجانے کا احتمال ہوجاتا ہے اور یہ کیفیت کئی مہینون قایم رہتی ہے جس سے مریض غنغنہ
بولتا ہے بعض اوقات گردن سینہ اور پہیپہڑہ کے عضلات بہی بتدریج مفلوج ہوجاتے ہین جس سے
سر سیدہا نہین ہوسکتا اور چلا پہرا نہین جاتا بعض اوقات آنکہین بہی فتور پڑجاتا ہے کبہی
عضلات العین کی تشنج ہوجانے سے قوت ابصارت مین فرق پڑجاتا ہے اور محدب چشمہ
کے لگانے سے فایدہ ہوا کرتا ہے اور مختلف مقامات مین عصبی درد کی شکایت پائی جاتی
ہے **علامات مخصوصہ** خفیف صورت مین حلق کے اندر غدود سے قلیل سوجن ہوجاتی
ہے اور رطوبت سمیہ کی پیدا ہونے سے ناک اسفل کی غدود مین بہی پہول کر درد کرنے لگتی ہین
خفیف بخار ہوجاتا ہے پس اس صورت مین مریض بہت جلد صحت یاب ہوجاتا ہے اور انجام بخیر
ہوا کرتا ہے مگر مرض کی شدت مین ناک کی غشائے بلغمیہ کے مبتلا ہونے سے بدبودار رطوبت
پیپ کی مانند ناک سے بہنی شروع ہوجاتی ہے حلق سرخ متورم ناک اسفل کی غدود مین پہولی ہوئی
نظر آتی ہین بخار شدت سے ہوجاتا ہے جب حلق اور حنجرہ مین مرض کا انتقال ہوجاتا ہے تو
اکثر صعوبت کی نمایان ہوتی ہے جب لہات لوزتین وغیرہ اعضائے متعلقہ حلقوم سخت متورم
ہوجاتے ہین تو گلے کی غدود مین بہی سوج جاتی ہین بعض اوقات پیپ بہی پڑجاتی ہے
بخار نہایت شدت سے ہوا کرتا ہے بعد ازان بار اسے ۴۸ گہنٹے کے مابین اعصابی نادف
پہیپہڑہ پر مجاذب جہلی پیدا ہوجاتی ہے اور کہانسی کے زور سے جہلی مذکور ٹکڑے ٹکڑے ہوکر خارج
ہوتی ہے پیشاب کا رنگ سرخ ہوتا ہے جس مین البیومن (زردی بیضہ) بکثرت پایا جاتا ہے
جس سے گردون مین خون کا اجتماع اور خفیف ورم کا ہونا ثابت ہوتا ہے اور وقفہ سے
البیومن کی شکایت ہوا کرتی ہے عموماً چہہ ہفتہ تک رہتی ہے کبہی صحت کے بعد بہی چند
ہفتہ تک رہتی ہے جب خاص حنجرہ اور قصبۃ الریہ سے مرض کی ابتدا ہوتی ہے تو مخصوصہ

علامات کا ظہور نہایت شدت سے ہوا کرتا ہے کھانسی زیادہ ستاتی ہے ذات الریہ اور سکتہ کے
ہوجانیکا احتمال پایا جاتا ہے نرخرہ مین زخم اور سوراخ ہوجاتے ہیں دل کے لحمی ریشے چربی یا
موم میں بدلجاتے ہیں جس سے دل کی حرکت دھیمی ہوجاتی ہے نبض نہایت کمزور سریع الحرکت
اور غیر منتظم چلتی ہے ضعف کی زیادتی سے جسم کا رنگ پیلا زردی مائل ہوجاتا ہے مریض پست
ہمت اور نڈھال ہوجاتا ہے مسوڑھون اور زبان پر بھورے رنگ کی تہ جم جاتی ہے
گلے کی گلٹیان سوج جاتی ہیں بدبودار زخم پیدا ہوجاتے ہین تنفس سے نہایت بدبو آیا کرتی ہے
آخر ردی علامات کے ظہور سے مریض ہذیان کی حالت مین راہی ملک عدم ہوتا ہے الغرض ردی حالت
مین ناک حلق قصبۃ الریہ اور جسم کے دیگر حصون سے بھی خون جاری ہوجاتا ہے پتی یا خسرہ کے
مشابہ جلد پر طرح طرح کے بثورات نکل آتے ہیں بیشتر بھی مرض مین مبتلا ہوکر مفلوج ہوجاتا ہے چونکہ
بخار سرخ کے ساتھ مرض زیر بحث کو زیادہ مشابہت ہوا کرتی ہے اسلئے چند مخصوصہ علامات کا بیان
کرنا ضروری ہے تاکہ موقع تشخیص مرض پر کسی قسم کی دقت پیش نہ آوے **علامات ممیزہ**
بخار سرخ صرف ایک دفعہ ہوا کرتا ہے اور بار دیگر عود نہین کرتا اگر دوسری دفعہ ہو بھی جاوے
تو چندان شدید نہین ہوتا اور نہ حنجرہ مین سوزش کی شکایت پائی جاتی ہے نہ اسمین فالج کا خوف
ہوتا ہے البتہ البیومن زیادہ آیا کرتا ہے نیز درد مفاصل کی شکایت پائی جاتی ہے خناق وبائی مین
ایک دفعہ کے واقع ہونے سے بار بار شدت سے عود کرتا ہے خصوصاً حنجرہ ضرور ہی مبتلائے مرض ہوجاتا
ہے جسکا نتیجہ اکثر فالج ہوا کرتا ہے **مدت مرض** عموماً دو سے چودہ روز تک رہتی ہے مگر دیگر
امراض کی شمولیت سے عرصہ زیادہ بھی ہوسکتا ہے زہریلہ مواد مخصوصہ اکثر دو سے چار روز تک
بعض دفعہ صرف ۲۴ گھنٹہ تک کبھی آٹھ روز یا اس سے بھی زیادہ عرصہ تک بیکار رہسکتا ہے پانچوین
روز مین فاسد جھلی علیحدہ ہونی شروع ہوتی ہے اور ساتوین روز مین صاف ہوجاتی ہے۔
انجام اکثر خراب ہوا کرتا ہے خصوصاً کم سن لڑکونمین مقامی سبب اور سخت سمیت کے صدمہ
سے ۳۶ گھنٹہ کے اندر مریض راہی ملک عدم ہوتا ہے اگر پانچوین یا چھٹے روز مین مریض کو آرام بھی
ہوجاوے تو حنجرہ مین سوزش کے پھیل جانے سے بھی مریض ہلاک ہوجاتا ہے اگر اس سے بھی مریض
بچ جائے تو فتور قلب اور کمزوری کی وجہ سے پھر بھی پیک موت آموجود ہوتا ہے ہذیان اور غنودگی

وقت تنفس تکبیر کا پھوٹنا نبض کا بطی یا سریع الحرکت چلنا جس ں بول یا اسمیں مادہ
البیومن کا پایا جانا وغیرہ علامات ردیہ کا ظہور خطرناک ہوا کرتا ہے **علاج** مریض کو
کو نستر درجہ کے حرارت دار مکان میں صاف وستھرہ بستر پر آرام تمام لٹا رکھیں مناسب
موقعہ پر کمرہ کی ہوا کو تیزاب گندھک کی گیس یا کاربالک ایسڈ کی استعمال سے صاف
کریں امتلا کی صورت میں خفیف مسہل دیں تاکہ معدہ اور امعاء صاف ہو جاویں۔
نسخہ- آردتر بد نو ماشہ۔ کتیرا دو ماشہ۔ مغز بادام نو عدد گلقند تین تولہ حسب دستور
حبوب بنا کر عرق گلاب کے ہمراہ کہلاویں قبض کا خیال رکہیں **نسخہ** سقمونیا اگرین دیا
کیلومل دس گرین کمپونڈ اکسٹراکٹ اف کالوسنتھ ۸ گرین روغن زیرہ حسب ضرورت
سب کو ملاکر حبوب بناویں اور بوقت خواب ایک حب ہمراہ عرق گاؤزبان استعمال
میں لاویں۔ کیلومل۔ جلاب برگ سنا میگنیشیا سلفاس اور سیلائین مکسچر وغیرہ کی
استعمال سے نیز تنفس کی صفائی ہو سکتی ہے نیز مدرات اور معرقات ادویات کی استعمال
سے خون کو صاف کریں **نسخہ** سائٹریٹ اف پوٹاسیم ۲ ڈرام لائیکوار امونیا ایسٹیٹس
۲ اونس ارومانک اسپرٹ اف ایمونیا ۲ ڈرام ٹنکچر ایکونائٹ ۲۴ بوند پانی ۸ اونس
سب کو ملاکر بقدر ایک اونس صبح وشام مریض کو پلادیں اس سے ذات الریہ کو نیز فائدہ
ہوتا ہے۔ **دیگر سفوف مدر بول**۔ مغز خیارین۔ مغز خربزہ ہر ایک
۵ درم۔ لعاب شیر۔ تخم کاسنی تخم کشوث ہر ایک تین درم تخم کرفس بادیان انیسون
ہر ایک دو درم۔ گل سرخ زرشک ہر ایک چار درم۔ ریوند چینی ایک مثقال سب کو
باریک کرکے بقدر دو درم بوقت خواب ہمراہ سکنجبین استعمال کریں اگر جریان خون
یا پیشاب میں البیومن کی شکایت پائی جائی تو مدرات کا استعمال ہرگز نہ کریں اس صورت
میں مقام گردہ پر رائی کا پلستر یا اللحم کتان کی پولٹس باندھیں اور یہ دوا پینے کو دیں
نسخہ کونین ۲ گرین ڈائیلیوٹ سلفیورک ایسڈ ۴ بوند ٹنکچر اسٹیل ایک ڈرام خیساندہ
کلمبا چار اونس سب کو ملاکر بقدر ایک اونس صبح وشام دیں **دیگر مجرب** ایوڈائڈ
اف پوٹاسیم ۲ گرین کلوریٹ اف پوٹاسیم ۱۲ گرین ٹنکچر اسٹیل ایک ڈرام پانی

پار اونس سبکو ملا کر بقدر ایک اونس صبح و شام مریض کو پلا دین اس سے پہلے سائینائیڈ آف
مرکیوری ۱/۲۰ سے ۱/۵۰ حصہ گرین تک استعمال کیا جائے تو فائدہ مین سریع الاثر ہے
جب شروع مرض مین ہی سوزش حلق کی علامات معلوم ہون تو تمام منہ اور حلق
کو مانع عفونت عرقیات سے کامل طور پر صاف رکھیں اس سے مرض کا پھیلنا موقوف
ہو جاتا ہے نہ زہریلے مواد کی علامات نمایان ہوتی ہین اس صورت مین کسی دوسری
تدبیر کی ضرورت پیش نہیں آتی اگر مریض بچہ ہو تو اسکے جسم کو ہاتھوں سمیت چادر
مین لپیٹ لین تاکہ عمل کے وقت حرج نہو۔ پھر اسکے منہ کو کھولکر کاگ یا لکڑی کی گدی
داڑھون مین پھنسا دین اور ناک کو چٹکی مین پکڑ کر مانع عفونت عرق کی دھار منہ اور
حلق کی چارون طرف پہونچا دین یا پچکاری اور نشتر کو ملا کر نالی کے ذریعہ حلق تک
پہونچا دین تاکہ خراب جھلی خود بخود اوتر جائے زبردستی سے اوتارنا مناسب نہین
ہے مانع عفونت کے لئے یہ مرکب فائدہ مین نہایت سریع الاثر ہے۔ **نسخہ** بورک ایسڈ
۲ ڈرام سہاگہ دو ڈرام کلوریٹ آف پوٹاسیم ایک ڈرام گلیسرین چار اونس تیز گرم پانی
ایک اونس سبکو ملا کر غرغرہ کرین **دیگر مجرب** سوڈا بائی کاربوناس ۴ ڈرام
سہاگہ دو ڈرام دونون کو ڈھائی پاؤ تیز گرم پانی مین حل کر کے غرغرہ کرین مرکری
سلوشن اور کاربالک سلوشن کی استعمال سے نیز فائدہ کثیر ہوتا ہے۔ **نسخہ**
مرکری سلوشن ایک حصہ ہائیڈرارجرائی پرکلورائیڈ کو پانچ ہزار حصہ گرم
پانی مین حل کر کے استعمال کرین **نسخہ کاربالک سلوشن** ایک حصہ
کاربالک ایسڈ کو ۸۰ حصہ گرم پانی میں حل کر کے غرغرہ کرین پاؤ بھر عرق گلاب مین
ایک ڈرام عرق سیسہ (گلارڈس سلوشن) ملا کر غرغرہ کرین برف کا چوسنا
بھی فائدہ مند ہے ٹنکچر اسٹیل یا روغن تارپین کو ہموزن گلیسرین مین
ملا کر پھریری کے ذریعہ کاذب جھلی پر لگانا بھی فائدہ مند ہے۔ **دیگر مجرب**
ٹنکچر اسٹیل ایک اونس پانی ۷ اونس دونون کو ملا کر مقام ماؤف پر لگا دین
دیگر مجرب کوکنار عنب الثعلب گلنار ہر ایک یکتولہ کشنیز ا تولہ سعتر

برگ حنا ہر ایک ۷ ماشہ اصل السوس چار ماشہ سب کو سیر بھر پانی مین جوش دین جب ۳/۱ پاؤ رہجاوے تو عدس ۲ تولہ داخل کر کے پھر دو بارہ دو تین جوش دین بعدازان صاف کر کے لعاب اسپغول ۹ ماشہ شیرہ کا ہوا ایک تولہ آمیز کرین اور ایک تولہ کہتہ سفید کو سرد وار کر کے بطور غرغرہ استعمال مین لاوین از بس مفید ہے جب منہ او حلق بخوبی صاف ہوجائے تو دو ڈرام تنکچر فیری پرکلورائیڈ کو ایک اونس گلسرین مین ملا کر کے لگا دین۔ **دیگر مجرب** تنکچر فیری پرکلورائیڈ دو ڈرام کلوریٹ اف پوٹاس ایک ڈرام گلیسرین ایک اونس سب کو ملا کر کاذب جھلی پر لگا دین اگر یکصد حصہ الکحال مین ایک حصہ نائیٹریٹ آف سلور شامل کر کے لگایا جائے تو فائدہ مین سریع الاثر ہے گلیسرین اف بورک ایسڈ۔ گلیسرین اف ریلم اور گلیسرین اف ٹانک ایسڈ کی استعمال سے نیز فائدہ ہوتا ہے۔ **دیگر مجرب** آٹھ اونس پانی مین ۲ گرین پرمینگنٹ اف پوٹاس حل کر کے لگا دین **دیگر مجرب** کاربالک ایسڈ ۱ بوند۔ تنکچر آیوڈین ۵ بوند ریکٹی فائیڈ اسپرٹ ۱/۲ اونس سب کو ملا کر مقام ماؤف پر لگا دین فیصدی ۵ حصہ والے پپسین سلوشن کو دس دس منٹ کے بعد لگانا نیز فی ڈرام ۲۰ گرین کی طاقت والے کاسٹک نقرہ سلوشن اور ہائیڈرو کلورک ایسڈ محلول با آب کو روئی کے ذریعہ کاذب جھلی پر دو تین دفعہ لگانا محدود سوزش کے پیدا کرنے مین سریع الاثر ہے گاہ بہ گاہ گرم لوپری باندین تکمیدہ کرین اور ڈیڑھ پاؤ پانی مین آدھ پاؤ سرکہ انگوری داخل کر کے گرم کرین اور جسب مستطاعت منہ مین بھاپ لین اس سے کاذب جھلی گل کر چند گہنٹہ مین خارج ہوجاتی ہے اور بہت جلد فائدہ ملحوظ مین آتا ہے فیصدی پانچ حصہ ہائیڈرو کلورک ایسڈ یا لیکٹک ایسڈ کو پانی مین حل کر کے لگانا۔ آب لیموں۔ کلوریٹ اف پوٹاسیم یا بسی کلوریٹ آف مرکیوری یا کلوریٹ اف سوڈیم۔ فاسفیٹ اف سوڈیم یرا اوکسائیڈ اف ہائیڈروجن اور آب آہک وغیرہ کا سلوشن تیار کر کے لگانا فائدہ مین سریع الاثر ہے لیکن مانع عفونت عرقیات کو ساتھ دیگر کے مقابلہ مین انکی کچھ وقعت نہین ہے بلکہ تیز ہونے کے لگانے سے قرب وجوار کی جھلی کی گل جانے کا احتمال ہو سکتا ہے جب کہ اس طرح سے منہ اور حلق کو صاف کر چکین تو مانع عفونت ادویات لگانے کے بعد دودھ یخنی شوربا حریرہ چاء قہوہ یا جالیلیا لیحمین یا انڈے کی سیخ وغیرہ زود ہضم سیال غذا اور مقوی دین تا قیام مرض بلا فراط تا کہ جسم اور خون کی دوتی ہو اور زہر مرض کے مقابلہ مین طبیعت غالب جائے اور پہلے سے مرض کیجائے تاکہ اغیر ہو اور تنکچر فیری پرکلورائیڈ ۱۰ قطرہ

کلوریٹ اف پوٹاسیم بقدر ایک ڈرام کو ڈھائی پاؤ پانی مین حل کر کے مریض کو پلا دین
نسخہ برانڈی مکسچر ڈھائی چھٹانک پانی مین بیضہ کی سفیدی معہ زردی شامل
کر کے بخوبی پھینٹین بعدزان ۱۰ چھٹانک برانڈی نمبر قدرے نبات الاچی خورد اور ایک چاء شیغل
داخل کر کے مریض کو پلا دین چند روز کے استعمال سے مریض کمزور کو فوراً طاقت آجاتی ہے
دیگر مجرب جس سے مریض بچہ کو زلیس فایدہ ہوتا ہے **نسخہ** ایک چھٹانک پانی مین
ایک انڈا کی سفیدی معہ زردی شامل کر کے پھینٹین بعدزان ۱۵ بوند شراب برانڈی داخل
کر کے نبات سے شیرین کرین اور پانچ برس کی عمر کے بچہ کو پلاوین **دیگر مجرب** ٹنکچر فری
پرکلورایڈ ۲ ڈرام سلفٹ اف کونین ۱۲ گرین پوٹاسی کلوراس ۳۶ گرین آب لیمون ۶ ڈرام
اکوا کلورا فارم ۶ اونس سب کو ملا کر بقدر ایک اونس دن مین ۴ دفعہ دین **دیگر مجرب**
سوڈا بنزواس ۲۰ گرین شربت نگسترہ ۶ ڈرام عرق بادیان ۱۶ اونس سب کو ملا کر دن مین ۴ دفعہ
دین غشائے مخاطبہ کی سوزش مین ناس کرین حنجرہ کے مبتلا ہونے مین مقیات کا استعمال کرین
نسخہ مقی ایپکا کیوانا کاربونٹ اف ایمونیا ہر ایک ۲۰ گرین ٹنکچر لیونڈر کمپونڈ ایک ڈرام
پانی ۲ اونس سب کو ملا کر مریض کو پلا وین اوپر سے گرم پانی پلا کر مدد کرین تاکہ کھل کر قے آجائے
اگر اس سے تنفس کی دقت پورے طور پر رفع نہو کلورافارم یا ایتھر سنگھا وین سلفٹ آف زنک یا
نمک کو پانی مین حل کر کے یا جوشاندہ گل بابونہ یا نیلا تھوتھہ کو پانی مین حل کرین اور مریض کو
پلا کر قے کراوین اور مریض کو اس قسم کے چھوٹے کمرہ مین رکھین کہ جسمین کاربالک اسڈ یا یوکے
لپٹس آئیل یا کافور یا کریازوٹ وغیرہ دافع عفونت ادویہ کی بھاپ سی پھیلو ہوا اور چھوٹے
کمرہ کی عدم موجودگی مین مریض کی چارپائی کے چہار طرف پردہ لگا کر ناک کے قریب بھاپ
پہونچاتے رہین اور گردن پر ٹنکچر ایوڈین کا طلا کرین فایدہ کے عدم صورت مین اگر تنفس
مین وقت اور تکلیف زیادہ پائی جائے تو بچون مین عمل تقبیہ قصبۃ الریہ (ٹریکیا ٹمی) اور
جوانو مین عمل تقبیہ حنجرہ (لیرنگاٹمی) کرین جیسا کہ **معمول احمدیہ** مین طریق عمل بیان کیا گیا
فالج کی صورت مین مریض کو آرام سے رکھین کونین فولاد مرکبات کچلہ روغن ماہی مرکبات
زنک وغیرہ مقوی دوائین کھلاوین **نسخہ** اکسٹراکٹ اف نکس ومیکا ۲ گرین سلفٹ اف ایرن

ہم گرین کمپونڈ اروبرب پل ہم گرین سبکو ملا کرہ حبوب بناوین اور بقدر ایک حب صبح و شام کہانیکو دین حبوب کچلہ حبوب بیش حبوب سیماب وغیرہ مندرجہ فالج استعمال مین لاوین اسٹرکنیا کی پچکاری زیر جلد کرین پلستر اور بجلی کا استعمال مقام مفلوج پر کرنا فایدہ مین سریع الاثر ہے جب بعض رو بصحت لاوے تو رفع کمزوری کیلئے آب ہوا کی تبدیل کراوین دودہ شوربا گوشت انڈہ مرغ نیمبرشت وغیرہ مقویات کی استعمال کراوین ماء اللحم سادہ یا مرکب کا استعمال بہی مفید ہے

فصل دوازدہم غریق الماء (ڈراوننگ)

دو طریق سی پانی مین ڈوبا جاتا ہے **اول** جب کوئی شخص ضربہ وسقطہ وغیرہ کے صدمہ شدید سے بیہوش ہو کر غشی کی حالت مین چاہ یا حوض یا چشمہ میں گر پڑتا ہے تو اس قسم کا غریق برابر بیس منٹ تک زندہ رہسکتا ہے کیونکہ غشی کی حالت مین قلب کی حرکت پہلی ہی سی بند ہو جاتی ہے معندہ خون نہ دماغ کی طرف جاتا ہے اور نہ دل وپیٹرہ مین جمع ہوتا ہے بلکہ سدی اور خراب خون کی سمیت سی جگہ اعصاب رئیسہ کو بہت کم ضرر پہونچتا ہے جس سے انسان کچہ عرصہ تک زندہ رہسکتا ہے **دوئم** جب حواس خمسہ اور ادراک کی صحیح وسالم حالتین خودکشی کی نیت پر انسان خود بخود پانی مین ڈوب جاتا ہے یا لڑکے حوض کے کنارہ پر کہیلتے کہیلتے پانی مین گر کر ڈوب جاتے ہیں یا اتفاقیہ طور پر غوطہ لگاتے وقت یا کسی دوسری شخص کے دہکا دینے سی غرق ہو جاتے ہیں تو اس قسم کا غریق برابر نصف گہنٹہ تک زندہ رہسکتا ہے اگر اس عرصہ مین اجرائے تنفس کی تدبیر کیجاوے تو زندگی کی امید ہوسکتی ہے اور عرصہ مذکور کے بعد زیست کے امید منقطع ہو جاتی ہے بلکہ بعض گہنٹہ کے بعد بہی پانچ منٹ تک زیست کی امید ہوسکتی ہے بعد ازان جون جون وقت زیادہ گزرتا جاتا ہے زندگی کی امید کم ہوتی جاتی ہے اور اس امر کا جاننا نہایت ضروری ہے کہ غریق کیون ہلاک ہو جاتا ہے جسکا اصل سبب یہ ہے کہ غریق کے اندر ہوائی جارجی کا داخل نہ ہونا اور خون کی موجودہ غلاظت کا ہوا کی ذریعہ خارج نہونا موجب ہلاکت ہے کیونکہ بادخانیہ (کاربانک ایسڈ) اور ہوائی گوگرد دونون جو اشیاء متعفنہ مین ہی پیدا ہو کر وریدی خون مین آمیز ہو جایا کرتے ہیں جسکی امیزش سے

خون زہریلہ ہوجاتا ہے پس اس صورت مین دماغ کو غذا صالحہ کے نہ پہنچنے سے دماغی فعل بند ہوجاتا ہے نیز پھیپڑہ مین خون کی اجتماع سے دائین بطن قلب کا بہی وریدی خون سے بہر جاتا ہے پس دائین بطن قلب کی امتلائی صورت مین نہ دماغ کا وریدی خون دائین بطون قلب مین داخل ہوسکتا ہے اور نہ جگر معدہ - امعا اور اطراف کا وریدی خون معدود کے قلب بطن مذکور مین جاتا ہے غرض دوران خون کی رک جانے سے رفتہ رفتہ دل کی حرکت بالکل بند ہوجاتی ہے اور پھیپڑہ کی حرکت انبساطی اور انقباضی کے بند ہوجانے سے تنفس کی حرکت بہی موقوف ہوجاتی ہے اور فعل تنفس کے ساقط ہوجانے سے غریق ہلاک ہوجاتا ہے —

علامات چہرہ پہولا ہوا تلوی سفید جہریدار اور باقی جسم کی جلد سکڑی ہوئی مثل بطخ کی دکھلائی دیتی ہے ناخون مین مٹی یا ریت پائی جاتی ہے ناک اور منہ سے کف دار رطوبت خارج ہوتی ہے تالاب کی کائی اور گہاس بہی جسم پر پایا جاتا ہے اور بعدت دیر تک ڈوبے رہنے سے متعفنہ الریہ شنبل ور معدہ مین پانی بہر جاتا ہے اور بدن کی کہال ادہڑ جاتی ہے **علاج** مذکورۃ الصدر بیان سے صاف معلوم ہوگیا ہے کہ غریق کی جسم پر تازہ ہوا کے نہ لگنے سے خون غلیظ ہوجاتا ہے اور دوران خون بند ہوجاتا ہے جب غریق کو پانی سے نکال کر ہوا مین رکھ دیا جاتا ہے تو ناک اور منہ کے رستہ بیرونی ہوا نرخرہ مین گرزتی ہوئی پھیپڑہ کے مسامات پر پہونچ جاتی ہے جس سے سینہ کشادہ ہوجاتا ہے مجاری الہوا اور ہوائی ہنتلیون کی وسیع ہوجانے سے پھیپڑہ زیادہ تر کہل جاتا ہے پس اس صورت مین پھیپڑہ کی مسامات سے ہوائی بیرونی گرز کر ہوائی ہنتلیون مین باریک رگون کو قریب پہونچ جاتی ہے جس سے خون مین ایک قسم کی تحریک اور جوشش پیدا ہوجاتا ہے اور اصطلاح اطبا مین بہی حرارت غریزی ہے اور اثنا ہی جوش مین خون کی سرخ ذرات باد نسیم (اوکسیجن) کو ہوا مین سے جذب کر لیتے ہیں اور فاسد اجزاء دخانیہ (کاربانک ایسڈ گاس) خون مین سے نکل کر ہوا مین آجاتے ہیں سینہ اور پھیپڑہ کے سکڑنے سے باہر نکل جاتے ہیں اور خون اپنی اصلی حرکت کی موافق دورہ کرنا شروع کرتا ہے پس جب اوصاف مذکورہ مین کسی قسم کی روکاوٹ وقوع مین آتی ہے تو مختلف طریق سے پھیپڑہ کو کشادہ اور سکیڑا جاتا ہے تاکہ بیرونی ہوا داخل اور اندرونی زہریلہ ہوا خارج ہوجائے۔ پس بالتصدیق

کے موافق جب غریق کو پانی سے باہر نکالا جائے تو فوراً دہوپ مین پانی کے کنارہ پر تازہ اور
کھلی ہوا مین رکھین اور مجمع خلائق نہ ہونے دین تاکہ اوسکے بدن کو تازہ ہوا بخوبی مس کرے
اور بہیگی ہوئی کپڑے اونکو جسم سے اتار کر بدن کو خشک کپڑے سے مل کر خوب خشک کرین بعدازان کمبل
یا گرم لباس پہنا دین آنکھہ ناک منہ اور چہرہ کو خوب صاف کرین اور زبان کو باہر نکالکر انگلیون سے
حلق و فم و بخوبی صاف کرین اگر کوئی دم آتا معلوم ہو تو مریض کے ہاتھہ و پاؤن پر پرزور مالش کرین
بغل ران شکم اور پاؤن کے تلوون پر گرم بوتلون کی تکمید کرین یا تمام بدن پر گرم پانی بہا کر
گرم کمبل سے لپیٹ دین اگر ممکن ہو تو عصب احشائیہ (فرینک نرو) پر بجلی لگادین امونیا سونگھادین
... ایتھر اور امونیا کی پچکاری زیر جلد کرین مریض کے قریب آگ سلگوا دین تاکہ جسم مین
حرارت کے پیدا ہونے سے خون کا انجماد رفع ہو جائے اور دوران خون اپنی اصلی حالت پر جاری
ہو نیز زبان کو زور سے پکڑ کر باہر کھینچین اور جبتک تنفس کا فعل پوری طور پر جاری نہو جائے
زبان کو باہر کیطرف کھینچے رکھین اگر کوئی دم آتا معلوم نہو تو مریض کو بائین پہلو پر لٹا کر
اوندہا کرین تاکہ چھاتی اور پیٹ پر دباؤ کے پڑنے سے اندر کی فاسد ہوا خارج ہو جائے
پہر کروٹ کو پلٹ کر چت کرین تاکہ قدرتی لچک کے باعث سینہ اور پیٹہ کے کشادہ ہونے
سے بیرونی ہوا بکثرت داخل ہوجائے اور اس اولٹ پلٹ کی ترکیب کو فی منٹ بارہ دفعہ
کرین اگر مریض کو اولٹا لٹا کر سینہ اور شکم کے مقام اتصال پر دونون ہاتھون کو نیچے لیجا کر اوٹھا
دین اور چند بار جھٹکے دین تو نیز سینہ اور شکم کا پانی خارج ہوجاتا ہے - **دیگر طریق عمل** غریق کو اوندہا لٹا کر پشت دست چپ کو پیشانی کے نیچے رکھہ دین تاکہ منہ زمین سے
ساتہہ نہ لگے اور شکم کے نیچے دبیز کپڑے کی گدی یا کوئی اور جسامت دار شئی رکھین تاکہ
سر بہ نسبت دہڑ کی نیچا ہو جائے بعدازان پشت اور پہلو پر دباؤ پہونچا کر شکم کا موجودہ پانی
ناک اور منہ کے راستہ سے باہر نکالین بعدازان چت لٹا کر سینہ کے نیچے وہی گدی رکھہ کر
سینہ کو اونچا کرین تاکہ سر و گردن اور پیٹ کے اطراف کشیدہ ہو جاوین اس کے بعد مریض
کے بازو کو مددگار کے ذریعہ خوب زور سے پکڑ کر سر کیطرف لیجاوین اور دونون زانون کے
اوپر خود معالج دو زانون بیٹھہ کر دونون ہتھیلیون کو سینہ کے زیرین حصہ پر اس ترکیب سے کہ

سکھے کہ انگوٹھا کوڑی پر رہے بعد ازاں تمام جسم کا بوجھ دونوں ہتھیلیوں پر ڈالکر برابر دو تین
سکنڈ تک سینہ کو دبائے تاکہ سینہ کے سکڑ جانے سے اندر کی خراب ہوا باہر نکل جائے اور پھر
فوراً دباؤ کو اوٹھا لے تاکہ اپنی لچک سے سینہ خودبخود کشادہ ہو جائے اور بیرونی ہوا اندر میں
داخل ہو اس ترکیب کو فی منٹ دس دفعہ کریں حتی کہ مریض کو خودبخود دم آنا شروع ہو۔
دیگر طریق عمل ۔ مریض کی ناک کا ایک سوراخ اور منہ ہاتھ سے بند کر کے ناک کے دوسرے
کھلے سوراخ میں زور سے پھونکیں اور پھونکتے وقت عظم مثلث کے ابھرے ہوئے مقام پر جسکو
کھنڈی کہا جاتا ہے حلقوم کو دبا دیں تاکہ مری کے دب جانے سے منفوضہ ہوا معدہ میں
نہ جاوے صرف قصبۃ الریہ کے رستہ سے پھیپھڑہ میں داخل ہو جائے یا مریض کے ناک یا حنجرہ تک
ربڑ کی نلکی گزار کر چھوٹی دھونکنی کے ذریعہ فی منٹ پندرہ سولہ دفعہ آہستہ آہستہ پھونکیں
تاکہ قصبۃ الریہ کی چھوٹی چھوٹی باریک شاخیں ہٹ جاویں اور پھونکنے کے بعد ہر دفعہ
سینہ کی اضلاع اور شکم کے عضلات کو دبا کر اندر کی ہوا کو باہر نکالیں تاکہ اسکے ہمراہ سینہ
کی موجودہ خراب ہوا بھی نکل جائے اور اس ترکیب کو برابر دس منٹ تک جاری رکھیں تاکہ
فعل تنفس خودبخود جاری ہو جائے۔ **دیگر طریق عمل** مریض کو میز یا تختے پر لٹا کر سر کو
نیچے کی طرف رکھیں اور شکم کو آہستہ آہستہ دبا کر معدہ کے تمام پانی کو خارج کریں بعد ازاں
مریض کو پیٹھ پر لٹا کر سر کو جسم سے ذرہ اونچا رکھیں اور پسلیوں کو نیچے سے اوپر کو سمیٹ
دباویں اور اس عمل کو برابر تین چار لمحہ تک جاری رکھیں بعض وحشی جاہل اقوام کا یہ بھی
طریقہ ہے کہ غریق کو پانی سے نکالکر اولٹا کر کے درخت کے ساتھ پاؤں کو باندھ دیتے ہیں
اور برابر چند لمحہ تک نیچے کی ہلاتے ہیں یہ بھی ایک قسم کا مصنوعی تنفس جس سے اکثر غریق
کو ہوش آ جاتی ہے **دیگر طریق عمل** جس سے زیادہ تر فایدہ ہوتا ہے اور صرف غریق
کے لئے مخصوص ہے اور وہ یہ ہے کہ مریض کو پیٹھ پر لٹا دیں سر اور سینہ کو قدرے اونچا
کریں بعد ازاں دونوں بازو کو کہنیوں کے قریب سے پکڑ کر اوپر کی طرف سر کے قریب لیجاویں
تاکہ سینہ کی کشادگی سے خارجی ہوا بکثرت داخل ہو پھر دو سکنڈ کے وقفہ سے بازو کو
چھاتی اور پیٹ کی پسلیوں پر بخوبی دبا دیں پھر نچا دیں اور اس قسم کی حرکت برابر جاری

چار گھنٹہ تک جلد جلد دیتے جاوین تاکہ چھاتی اور پھیپھڑہ کے کھل جانے سے ہوائی خارجی داخل ہو جائے اور دبا ہوئے خراب فاسد دخانیہ ہوا خارج ہو جائے اس سے اکثر غریق ہوش مین آجاتا ہے لیکن اثنائے عمل مین امونیا سنگھاوین یا برگ تماکو کنڈش ریٹھہ وغیرہ ادویہ معطسہ ملاس کرین اور حلق مین مرغ کا پر داخل کر کے سرسراہٹ کرین تاکہ چھینکون کی آنے سے مریض کو ہوش آجائے اس سے بخود بخود دم آنے لگتا ہے لیکن ضعف دماغ کی وجہ سے چند ہی سانس لینے کے بعد دم بند ہو جاتا ہے اگر ایسا ظہور مین آئے تو مصنوعی تنفس کی تراکیب مین سے کوئی ترکیب دوبارہ عمل مین لاوین اور جبتک تنفس کی آمد و رفت کامل طور پر درست ہو جائے برابر عمل مذکور کرتے جاوین۔ اور اجرائے تنفس کے بعد اس قسم کی تدبیر کرین کہ جس سے دوران خون کا اجرا قایم ہو جائے اور جسم مین گرمی پائی جائے اور وہ یہ ہے کہ مریض کو گرم پانی مین برابر گلے تک پانچ منٹ بٹھاوین بعد ازان جسم کو کپڑے سے خوب ملکر خشک کرین بعد ازان کمبل یا فلالین وغیرہ گرم کپڑے مین لپیٹ دین اور منہ پر سرد پانی کے چھینٹے دین ہاتھ و پاؤن اور پنڈلیون کو نیچے سے اوپر کی طرف زور سے مالش کرین نیز فم معدہ۔ بغل۔ ران۔ اور پاؤن کے تلوے پر گرم توتاون یا ریت یا اینٹون کی تکمید کرین شانہ کے نیچے اور چھاتی پر رائی کی پٹی لگا دین فایدہ مند سریع الاثر ہے جب مریض کو نگلنے کی طاقت ہو جائے تو گرم چاء کافی پلاوین یا کم مقدار مین فوا ئین شراب یا شراب برانڈی دین تاکہ بیمار کو نیند آجائے۔ حریرجات شوربائے گوشت۔ انڈا نیم برشت ماء اللحم وغیرہ زود ہضم سیال غذا کی استعمال سے مریض کی طاقت کو بحال رکھین۔ اسپرٹ امونیا وغیرہ محرک مفرح ادویہ کے استعمال بھی مفید ہے اگر مریض کھا نہ سکے تو حقنہ کے ذریعہ داخل شکم کرین اور مریض کو کمال احتیاط اور آرام سے رکھین ورنہ فساد کے دوبارہ پیدا ہونے سے پھیپھڑہ کے متورم ہونیکا احتمال ہے اگر ذات الریہ کی شکایت پائی جائے تو حسب دستور علاج کرین ورم کبد ورحم طحال مین مصنوعی عمل کو نہایت احتیاط سے کرین ورنہ اعضائے مذکورہ کے پھٹ جانے کا احتمال ہو سکتا ہے۔ نوزائیدہ بچہ پر نہایت آہستگی سے سادہ طور پر دباؤ پہونچانا کفایت کرتا ہے اور وہ یہ ہے کہ بچہ کو ایک ہاتھ پر چت لٹا کر دوسرے ہاتھ سے سینہ کو دباوین اور چھوڑ دین چند لمحہ بچہ خود بخود سانس لینا شروع کر دے۔

ہوں اور گرم کپڑوں میں لپیٹے رکھیں یعنی خون اور حرارت غریزی کو اصلی حالت پر لاویں۔

فایدہ سلسلہ مچھلیوں میں نفس کی آمد و رفت کا طریقہ اسطرح پر ہوتا ہے کہ منہ کے اندر پانی داخل ہو کر گردن کی طرفی گنگیوں (گلپھڑی) کی سطح سے گذرتا ہوا خارج ہوتا ہے چونکہ گلپھڑوں میں خون کی باریک رگیں بکثرت ہوا کرتی ہیں اسلئے پانی میں سے تمام بادنسیم کو خون کے ذرات جذب کر لیتے ہیں اور خون کی موجودہ فاسدہ و خانیہ اجزا پانی کے ساتھ خارج ہو جاتی ہیں۔

فصل سیزدہم مخنوق (ہینگنگ) اگر اتفاقیہ طور پر جھولا جھولتے وقت پھانسی لگ جاتی ہے یا بیہوشی کی حالت میں گلے کے اندر رسی یا کپڑا پھنس جاتا ہے یا چند اشخاص ملکر کسی شخص کے گلے میں پھندا لٹکا دیتے ہیں یا خودکشی کے ارادہ پر کوئی آدمی خود بخود پھانسی لگا لیتا ہے تو گردن کے فقرات میں صورت خلع کی پیدا ہو جاتی ہے یا گردن کی فقرات ٹوٹ جاتے ہیں نیز قصبۃ الریہ کی کریوں میں شکستگی پیدا ہو جاتی ہے جس سے حبل الورید وغیرہ عروق عنق دب جاتے ہیں اور پٹھا ہوا سے پیچ ہو لپٹ جاتا ہے گردن کی جلد سرخ اور متورم نیز آنکھیں سرخ اور آنکھوں کا ڈھیلا باہر نکل آتا ہے چہرہ نیلگوں اور اماسیدہ ہو جاتا ہے جس سے آدمی دم بند ہو کر راہی ہلاک معدوم ہوتا ہے لاش کے امتحان سے گردن کے اوپر نیم شفاف ناہموار نشانات پائے جاتے ہیں جلد کی غدانہ دار جھلی میں خون منجمد ہو جاتا ہے دل و شش وغیرہ جسم کی جملہ وریدیں خون سے بھری ہوئی معلوم ہوتی ہیں زبان متورم منہ سے باہر نکلی ہوئی اور دانتوں کے درمیان دبی ہوئی پائی جاتی ہے ناک و منہ سے کف دار خون آمیز رطوبت نکلی ہوئی معلوم ہوتی ہے انگلیاں سکڑی ہوئیں نیلگوں ہوتی ہیں اگر بچہ کے منہ میں خاک روئی وغیرہ خارجی اشیا دیکر مار دیا جائے تو اوسکے نشانات خود بخود نمایاں ہو جاتے ہیں اگر منہ ناک بند کر کے ہلاک کیا جائے تو ناک پر خون کے نشانات اور بیٹھے چھلی ہوئی بجھی ہوئی معلوم ہوتی ہے پھیپھڑے کی ہوا دار ہتھیلیاں اور عروق شعریہ کی پھٹ جانے سے چہرہ پھول جاتا ہے لیکن اس قسم کی علامات نوزائیدہ بچہ پر کم نمایاں ہوتی ہیں۔

علاج اگر اس قسم کی واردات سے فوراً اطلاع ہو جائے تو مخنوق کو بھی قدرے تقلیل سانس آتا ہو

تو رسی کو فوراً گلے سے کاٹ دیں اور منہ کی موجودہ خارجی اشیا کو نکال کر منہ کو صاف کریں سر کو
چھاتی کے برابر رکھکر منہ اور سینہ پر پانی چھڑکیں پاؤں کے تلوؤں پر رائی کی پٹی لگادیں
یا صرف سنگیاں کھچوائیں قبض کی صورت میں حقنہ کریں دایا فرغما شکم کے مقام پر نیز گدی
پر برابر تین چار لمحہ تک تار بجلی لگادیں اور اٹھائیں چنانچہ مریض کو ہوش آجائے اگر
اس سے چنداں فایدہ معلوم نہو تو مریض کو فرش پر چت لٹا کر سر کو قدرے اونچا کریں اور مصنوعی
تنفس کے عمل سے سانس کو جاری کریں جیسا کہ غریق الماء میں بیان کیا گیا ہے اور ہوش کے
آجانے پر مریض کو حریرجات دیں شوربا یا گوشت انڈے کی زردی اور روغن بادام کھلادیں
اگر کھانے کی طاقت نہو تو حقنہ کے ذریعہ شکم میں داخل کریں اور گلے کے زخموں کا علاج حسب دستور
کریں نیز گلے کو فلالین سے گرم رکھیں برف کے استعمال سے پیاس کو رفع کریں اگر بچہ ہو تو
حامل اپنے منہ کو بچہ کے منہ اور ناک سے ملاکر سانس داخل کرے اور چھاتی کو دبائے تاکہ داخلی
خراب دخانیہ ہوا باہر نکلجائے ٭

فصل چہاردہم تعلق العلق بحلق

جب کوئی شخص تالاب یا کنوؤں کا
مشتبہ پانی بھولے سے پی لیتا ہے تو اوسکی ساتھ چھوٹی سی جونک حلق یا مری یا معدہ کے
کسی حصہ پر چمٹ جاتی ہے کبھی قدرتاً قصبۃ الریہ میں چسپیدہ ہو جاتی ہے بعض اوقات تالو
راستہ سے ناک میں آجاتی ہے جس سے اپنی عادت کے موافق خون نکال پینا شروع کر دیتی ہے اور نفث الدم
کی شکایت پیدا ہو جاتی ہے جب چسپیدہ مقام پر اذیت کے پائے جانے سے غم و کرب اور
قلق عارض ہو جاتا ہے اور حلق میں کوئی چیز اٹکی ہوئی محسوس ہوتی ہے خون کے پینے سے جس قدر
جونک بھرتی ہے اوسی کے موافق تکلیف زیادہ ہوتی ہے تھوک کے ہمراہ بھی قدرے قلیل خون
آتا ہے اگر حلق میں جونک کی چسپیدگی پائی جائے تو روشنی کے مقابل منہ کو کھولنے سے نظر
آتی ہے مری اور معدہ میں جونک کی چسپیدگی نظر نہیں آتی البتہ غذا اور پانی کے پیتے وقت
تکلیف ہوتی ہے جو دگی شدت پائی جاتی ہے بعض اوقات پانی کا نیچے جانا بھی مشکل ہو جاتا
ہے جب قصبۃ الریہ میں آویزاں ہو جاتی ہے تو بار بار کھانسی کے آنے سے مریض کو تکلیف
زیادہ ہوتی ہے نیز بحۃ الصوت کی شکایت عارض ہو جاتی ہے اگر ناک میں ہو تو مجری الانف کے

انسداد اور رعاف کی برابر جاری رہنے سے بخوبی معلوم ہو سکتی ہے **مؤلف** کتب طبیہ عربیہ
مین تحریر ہے کہ بعض اوقات معدہ مین جونک داخل ہو کر معدہ کی سطح سے چمٹ جاتی ہے اور
خون پی کر زیادہ بڑی ہو جاتی ہے بالکل غلط ہے کیونکہ رطوبات معدہ سے جونک کا دیر تک زندہ
رہنا غیر ممکن ہے بلکہ معدہ مین وارد ہوتی ہے فوراً ہلاک ہو جاتی ہے **علاج** نمک کو سرکہ
انگوری مین حل کر کے غرغرہ کرین نیز زاج پیاز نمک شیشہ اور نوشادر کے پانی کی بھاپ لین تا
جونک مضمحل و ضعیف ہو کر خود بخود باہر نکل آوی **نسخہ** نمک تمباکو نانخواہ فلفل سیاہ سب کو
مساوی الوزن لیکر باریک کرین اور نفوخ کے طور پر عمل مین لا دین اگر خود بخود نہ نکل سکے تو
موچنہ سے پکڑ کر قدرے تحریک کرین تا کہ اپنی تعلق کو چھوڑ دے بعد ازان موچنہ سے پکڑ کر آہستگی
نکال دین اور یہ عمل اس صورت مین ہو سکتا ہے کہ جونک کی موجودگی دہن اور حلق مین
نمایان ہو اگر مری اور معدہ مین چلی گئی معلوم ہو تو آب نمکین کو گرم کر کے پلا دین تا کہ جونک
مضمحل و ضعیف ہو جاوے اور قے کے آجانے سے جونک باہر نکل آوے **دیگر مجرب** باوبڑنگ کابلی
شونیز ہر ایک ماشہ عنزروت تولہ نمک لاہوری اور نوشادر ہر ایک ماشہ سب کو باریک کر کے آب پیاز اور
سرکہ انگوری ہر ایک تولہ مین حل کرین اور جرعہ جرعہ کر کے پلا دین اور کچھ عرصہ کے بعد سلفیٹ
آف زنک بقدر ۵ اگرین پانی مین حل کر کے پلا دین اور بعد مین گرم پانی کی مدد دین تا کہ کھلکر
قے آجائے اگر جونک معدہ مین موجود ہو تو مسہل سے نیز فایدہ ہوتا ہے اگر ناک مین جونک کی موجودگی
معلوم ہو تو سرکہ انگوری مین شونیز اور خربق حل کر کے تسعیط کرین اور بعض ادویہ کی ناس لین
اگر بعد مین نفث الدم کی شکایت پائی جائے تو حابس الدم ادویہ کے ساتھ غرغرہ کرین نیز کھانیکو
دین **نسخہ** پوست انار گلنار صمغ عربی نشاستہ کثیرا طباشیر ہر ایک تولہ شادنج
دم الاخوین مازو ہر ایک ماشہ سب کو باریک کر کے بقدر ۴ ماشہ ہمراہ شربت کوکنار کھانیکو دین
دیگر مجرب حبس نفث الدم کو فوراً فایدہ ہو جاتا ہے **نسخہ** پشکری ۹۰ گرین سلفیٹ
آف کونین ۴۸ گرین ڈائیلیوٹ سلفیورک ایسڈ ایک ڈرام سکنجبین لیموا ایک اونس پانی ۸ اونس
سب کو ملا کر بقدر ایک اونس قدرے پانی ملا کر دن مین چار دفعہ دین اکثر اس قسم کا نفث خود بخود
بند ہو جاتا ہے علاج کی ضرورت چندان پیش نہین آتی ۔

فصل بیان نزد نشبت الشوکۃ والعظم وغیرہ فے الحلق

(فارنری باڈی) اگر لقمہ کلان یا استخوان یا مچھلی کا کانٹا حلق کے کسی مقام پر اٹک جاتا ہے یا کوئی گول ثقیل شے منہ میں رکھی ہوئی سانس لیتے یا ہنستے وقت حلق میں چلی جاتی ہے تو مختلف علامات ظہور میں آتی ہیں مریض اندرونی شے کے باعث چالیسے اور کھانے پینے میں زیادہ تکلیف ہوتی ہے علاج شئی مدخولہ کی سختی اور نرمی کے لحاظ سے مختلف قسم کی تدابیر عمل میں لائی جاتی ہیں اگر اس قسم کا کوئی مریض زیر علاج ہو تو پہلے اسکو کرسی پر بٹھلا کر سر پیچھے کیطرف کریں اور منہ کو اچھی طرح کھولیں اور ملاحظہ کریں یا انگلی کے ذریعہ شئی مدخولہ کو دریافت کریں اگر ہڈی یا گوشت کا ٹکڑا حلق کے مقام پر اٹکا ہوا معلوم ہو تو چمٹی زنبور سے پکڑ کر کھینچ لیں یا توسنے وتر کو دو تہ کر کے حلق میں داخل کریں اور غیر جنس شئی کو پھنسا کر باہر کھینچ لیں اگر مری میں ٹکڑا گوشت یا لقمہ ثقیل یا کوئی نرم چیز اٹک جاوے اور نظر میں نہ آوے تو آلہ مذکورا کو داخل کر کے معدہ میں اوتار دیں۔

دیکھو تصویر نمبر ۱۵



یا پانی وغیرہ سیال اشیاء کے بڑی بڑی گھونٹوں سے اوسکو معدہ میں اوتار دیں اگر غیر جنس شئی سخت نوکدار یا کانٹا وغیرہ کوئی خراشدار چیز ہو تو لمبی پتلی سلائی کو کام میں لاویں یا آلہ مذکور کے پتلی سری پر ریشم کا پھندا بنا کر حلق میں داخل کریں اور غیر جنس کو پھنسا کر باہر نکالیں یا اسفنج کو تاگے میں باندھ کر شہد میں آلودہ کریں اور نگلا دیں جب وہ کانٹا کے مقام سے گزر جائے تو تاگے کو اوپر کھینچ لیں اس سے اٹکی ہوئی شئے باہر نکل آتی ہے یا اسفنج کا ٹکڑا مضبوط تاگے میں پرو کر اور شہد میں آلودہ کر کے نگلوا دیں جب اٹکی ہوئی مقام سے گزر جائے تو اوسپر پانی پلاویں تاکہ اسفنج پھول جائے بعد ازاں زور سے کھینچ لیں تاکہ اوسکے ہمراہ اشیائے مسدودہ باہر نکل آتی ہے اور یہ دونوں تدبیرین کانٹا ہڈی وغیرہ کیلئے سود مند ہیں اس سے لقمہ خارج نہیں ہو سکتا کیونکہ لقمہ طعام سے پیدا ہوتے

تمام جگہ رک جاتی ہے اور یہ دونون چیزین محل احتباس سے گزر نہین سکتین پس ان صورت مین
عمدہ تدبیر یہ ہے کہ مریض کو نفخے کرادین تاکہ دونون اشیا باہر نکل آوین یا آلہ خاص سوزن
پروبینک کو حلق مین داخل کرکے دونون کو توڑ کر معدہ مین گرادین یاد رہے کہ مچھلی کا کانٹا وغیرہ
نوکدار شیئ کو کھینچکر نکالنا حلق مین زخم کے ہوجانے کا احتمال ہے اور نیز مریض بہت مدت دراز تک
خیال کرتا ہے کہ ہنوز کانٹا حلق مین باقی ہے کبھی کانٹا بہت باریک ہوتا ہے اور آلہ پروبینگ
کے لگانے سے دب کر وہیں رہجاتا ہے اس صورت میں سرکہ مین پانی ملاکر تھوڑا تھوڑا کرکے
پے درپے پلاوین یکبارگی پلانا چندان مفید نہین ہے اس سے غشائی بلغمیہ ملایم ہوجاتا ہی
اور بلغم کے پیدا ہونے سے کانٹا نکل آتا ہے یا سرکہ سے کانٹا نرم ہوکر منجذب ہوجاتا ہے اگر
سوزن پیکان وغیرہ لوہی کے قسم سے کوئی شیئ گلے مین پہنس جاوے تو یہ مرکب تیار کرکے
استعمال مین لاوین **نسخہ** نانخواہ دارچینی ہر ایک یکتولہ سنگ مقناطیس مرداسنگ ہر ایک
۲ ماشہ نوشادر ۳ ماشہ سب کو باریک کرکے دوچند سرکہ انگوری مین حل کرین اور بقدر ۲ ماشہ تین
۳ دفعہ حلق مین چکائین بعدازان چرب نوالہ کہانیکو دین اور ایک گہنٹہ کے بعد مقی دوا کے استعمال
سے قی کرادین تاکہ غیر جنس شیئ بآسانی خارج ہوجاوے اگر غیر جنس معدہ مین چلی جاوی تو لعاب بیدانہ
لعاب اسپغول کتان لعاب حلبہ وغیرہ لعابدار لزج اشیا اور حریرجات اور غذائے مرغن
کہلاوین بعدازان ملینات کا استعمال کرادین تاکہ غیر جنس شیئ فضلہ مین آمیز ہوکر بآسانی
خارج ہوجاوے......

انتہاء المنۃ للہ کہ کتاب تکمیل البحرین کا دوسرا حصہ ختم ہوا اب تیسرے حصہ کی
تکمیل و تتمیم مین کوشش کیجاتی ہے - وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب

تمت بالخیر

اشتہار مفید کتب طبیہ قابل العام

مندرجہ ذیل کتب بذۃ الحکماء ڈاکٹر حکیم احمد علیخان کی تصنیف سے چھپی ہوئیں فروخت کیلئے کارخانہ تکمیل الحکمۃ لاہور میں
موجود ہیں بڑی خوشی کا مقام ہے کہ یہ اپنی ہر دلعزیزی اور عام پسندی کی وجہ سے بہت جلد ہاتھوں ہاتھ فروخت
ہو رہی ہیں انکی عام شہرت یقینی لا رہی ہے کہ بہت ہی تھوڑے عرصہ میں کل جلدیں فروخت ہو جائینگی۔
علم دوست قدر شناس ناظرین ہر ایک نئی تحقیقات کی اشاعت کے ہر وقت مشتاق اور چشم براہ رہتے ہیں طبع
ثانی کا منتظر رہنا پڑے گا اور یہ انتظار مشتاق دلوں کو بیقرار کر دیگا جو صاحب انتظار کی تکلیف برداشت
نہیں کرنا چاہتے انکو لازم ہے کہ جلد جلد درخواستیں بھیجکر انکے مطالعہ سے اپنی آنکھوں کو نور اور دلکو سرور
پہونچائیں ۔

مصدر حیات یہ طب معاشرت کی اہم ترین کتاب ہے کہ جسمیں حفظان صحت کے متعلق مفصل شرح کافی طور پر بحث کیگئی ہے
اس کتاب کی مندرجہ مفیدہ مضامین کی تحریر میں باعث طوالت صرف مختصر الکلمہ پر اکتفا کیا جاتا ہے چنانچہ ۲۴۴ صفحہ کی کتاب کے دیباچہ
مقدمہ اور دس مقالہ میں ہوا جائے سکونت پانی غذا لباس ورزش یا تفنن خواب فضول سلعہ وغیرہ امور مفیدہ کو بالترتیب اس
خوبی کیساتھ ادا کیا ہے کہ جس سے طبابت پیشہ کیلئے دستور العمل مبتدیوں کیواسطے استاد صاحب ارشاد اور عوام الناس کے
لئے محافظ جان معلوم ہوتا ہے آخیر میں ہیضہ اور امراض وبائیہ کا ذکر نہایت وضاحت سے کیا گیا ہے کسی دقیقہ کو فروگذاشت
نہ کرتے ہیں ہندوستانیوں کی قیام صحت کیلئے سامان بمنزلہ اکسیر ہے مسائل ہیں وہ صاف طرز بیان و عام فہم خوش اسلوب کے لحاظ سے
یہ کتاب فی نفسہ بے نظیر ہے اسکی کارگر اور موثر تدابیر پر عمل کرنے سے نہ زاید روپیہ صرف ہوتا ہے نہ دقت نہایت سلیس
اردو عبارت ہونے سے بچے عورتیں اور دہقانی لوگ بھی بخوبی سمجھکر تندرستی کی قدر کرنے پر مستعد ہو جاتے ہیں اس کتاب کے مطالعہ
سے کسی قسم کی بیماری پیدا نہیں ہوتی ہمیشہ تندرستی اور توانائی کی بائے جاتے ہیں انسان عمر طبعی کو پہونچ جاتا ہے بڑھاپے میں جوانی کا کام
دیتا ہے اس علم کی قواعد کی پابندی سے اہل یورپ کے چہرے بچہ بوڑھے شگفتہ تازہ بارونق معلوم ہوتے ہیں اور زندگی
کے ایام نہایت عیش و عشرت سے بسر کرتے ہیں قواعد مذکورہ کی عدم پابندی سے اہل ہند لوگونکے چہرے بادشاہ سے فقیر تک اور
چھوٹے سے بڑے تک پژمردہ کملائے ہوئے بے رونق اور ہمیشہ خراب نتائج کے ظہور سے مختلف امراض کے پنجہ میں مبتلا
پائے جاتے ہیں جس سے عیش زندگی تلخ اور لطف زیست منغص ہو جاتا ہے خصوصاً ایام وبائیہ میں بن آئی
کثرت مرتے ہیں مضامین کی خوبی کے مقابلہ میں مع محصول ڈاک قیمت صرف عہ ۱۲ کچھ حیثیت نہیں رکھتے۔

قرابادین احمدیہ یہ وہ ذخیرہ مجربات اور خزینہ معلومات کی شرح مفید کتاب ہے جسکی ضرورت پبلک میں حد سے زیادہ تھی کیونکہ ہندوستان میں بعض لوگ انگریزی دوائوں کو مفید خیال کرتے ہیں اور بعض اونسے بالکل نفرت کرتے ہیں اور یونانی ادویہ زیادہ اس سے جبتک ڈاکٹر اور یونانی طبیب ایک دوسرے کے طریق عمل سے پوری پوری واقفیت پیدا نکریں پبلک کی ضرورت ہرگز پوری نہیں کرسکتے اگرچہ اب اپنی ہنر کی گرم بازاری کیلئے دونوں صاحبان ایک دوسرے کی ادویات کو استعمال کرنے کے خواہشمند ہیں مگر اسباب واقفیت کی عدم موجودگی سے مجبور ہیں پس اس صورت میں یہ کتاب ہر ایک لایق کی لئے زیادہ مفید موزون ہے اسکی موجودگی میں کسی دوسری قرابادین کی ضرورت نہیں رہتی خواہ انگریزی ہو خواہ یونانی دوا سازی کی اصول اس پیرایہ میں بیان ہوئی ہیں کہ انگریزی اوزار کی عدم موجودگی میں ماہر دواساز ٹوٹے پھوٹے ٹھیکروں میں انگریزی جیسی ڈاکٹریوں کی مول تیار کرسکتا ہے ہر ایک دوا کو بترتیب حروف تہجی بیان کیا ہے پہلی ہندی پھر عربی فارسی انگریزی اور لاٹن نام دیا ہے ابتدا میں ہر ایک دوا کے فوائد استعمال خوراک وغیرہ مفید مطلب ہونے کو مختصر نظم میں ادا کیے بعد میں بطور شرح نثر میں واندکو کے مرکبات کا ذکر صحت ماہیت فوائد استعمال خوراک علاج زہر وشناخت وغیرہ بیان کی ہے اور ہر ایک کب کی ذیل میں نامی گرامی ڈاکٹروں اور حکیموں کی پسندیدہ چیدہ نہایت سریع الاثر مجربات اور اپنی مجرب بصد ہا کشتجات وغیرہ نسخجات جو عمل میں تیر بہدف ہیں دئے ہیں جس سے کتاب کلہم قابل قدر اور لایق داد ہو گئی ہے ہر ایک کب کی قیمت بھی درج ہے انگریزی مصطلحات کو اپنی زبان کے سہل عام فہم الفاظ میں بدل دیا ہے جس سے کم علم طبیب بھی بخوبی مستفید ہو سکتا ہے اکثر دوائوں اوزاروں کی ترکیبین یا تصویر اور پیڑوں کی تصویرین بھی دی ہیں تاکہ دوا کی تشخیص میں کسی قسم کی دقت پیدا نہو نیز تمہید میں خطوط معمالی عبری رملی وغیرہ اطبا کے سینہ بسینہ اسرار مخفیہ کو ظاہر کیا ہے تاکہ کوئی شخص استفادہ سے محروم نرہجائے صاف وسلیس عبارت کے باعث ادنے درجہ کا آدمی بھی صرف مطالعہ کرکے ڈاکٹری ویونانی میں کمال حاصل کرسکتا ہے حجم کتاب اور خوبی مضامین کے مقابلہ میں قیمت بالکل ہیچ ہے حصہ اول عہ حصہ دوم حصہ سوم وچہارم ۸ عہ

تکمیل البحرین فن حکمت اور طبابت میں نئی طرز کی عدیم الجواب انگریزی یونانی کا لباب مفید مطالب اولی الباب ہے حکمیہ میں بے نظیر کتاب ہے تحقیقات جدیدہ و تدقیقات قدیمہ میں قابل قدر ہے ابتدا میں تاریخ طبابت اور فرایض اطبا تحریر کئے گئی ہیں جسکی مطالعہ سے طب کی ترقی اور دوکانداری کی گرم بازاری کا ڈھنگ بخوبی آجاتا ہے بعد ازاں کلیات و اصطلاحات بیان کئے گئے ہیں اور انکے ذیل میں اس قسم کی امور ضروری بیان کئی ہیں کہ جنکے ذہن نشین کرنے سے صرف بشرہ سے مرض کی کیفیت کلہم معلوم ہو سکتی ہے جس سے علاج وتشخیص امراض میں غلطی کا احتمال ہرگز نہیں ہو سکتا اگرچہ حکمائے عرب نے بھی طب کا عملی وعلمی حصہ بیان کیا ہے مگر اسمیں اور اسمیں زمین وآسمان کا فرق ہے نبض وقارورہ پر یونانیوں نے بڑا زور دیا ہے مگر نہایت پیچیدہ اور مہمل ہے

باعث اصل معالجات ہو جاتا ہے تکمیل البحرین میں آلہ تشخیص نبض کی تصویر دی گئی ہے جسکے کلائی پر لگانے سے نبض کے کل کیفیات صحیح طور پر مستحضر ہوتے ہیں اور مستخرجہ کیفیات خود بخود کاغذ پر رقم ہو جاتے ہیں کیمیائی عمل کے ذریعہ قارورہ کا حال بھی بیان کیا ہے جس سے ہر ایک شخص باآسانی صحیح نتیجہ نکالکر اصلی مدعا پر پہونچ جاتا ہے مقیاس الحرارت اور نقشہ حرارت مرضی کا بیان ویسی اطباء کے لئے نہایت عمدہ دستور العمل ہے بعد میں ہر ایک بیماری کا نام عربی انگریزی لاطین اور گریک زبان میں دیا ہے اسکے بعد مرض کی اصل کیفیت تشخیص مرض اسباب علامات خاصہ عامہ علامات فارقہ بین المرضین المتشابہین ایام و مدت مرض تحریر کیا ہے جس سے مرض کے حسن و قبح اور مدت مرض پر بخوبی آگاہی ہو جاتی ہے نیز نتائج اور حفظ ما تقدم ان امراض میں تینوں طبوں کے موافق علاج کیا ہے بلکہ نہایت عمدہ کارآمد اصول و مخفیہ صدریہ مجربات کی تحریر کرنے میں ذرہ بھر بھی دریغ نہیں کیا گیا ہر ایک عضو کی بیماری کے بیان کرنے سے پہلے اوسکی مختصر تشریح مگر بسر اسر مطلب خیز اور افعال الاعضا کا بیان کیا گیا ہے اکثر یونانیوں اور ڈاکٹروں کے مقام اختلاف محاکمہ کے طور پر بالتخصیص ذکر کیا ہے جس سے مصنف صاحب کی تحریر جامعہ موشگافی اور وسیع معلومات کا اندازہ بخوبی ہو سکتا ہے کیونکہ جبتک جانبین کے علم میں کمال مہارت پیدا نہو محاکمہ کرنا غیر ممکن ہے اور مہارت میں بھی ہر ایک طبع کا کام نہیں ہے نیز حکمائے عرب کی اتباع پر سر سے پاؤں تک ترتیب وار امراض کا بیان ہے بعض اس قسم کی بیماریان کا ذکر ہے کہ جنکا کتب جدیدہ میں نام تک نہیں ہے یا حکمائے عرب نے خفیف سمجھکر اونکی طرف صرف اشارہ کر دیا ہے حالانکہ فی الواقع وہ ایک بڑی شدید مرض ہے غرض زیادہ تر وسیع معلومات اور عمدہ معالجات کی باعث یہ کتاب اسم بامسمی ہے بڑی ضخیم ہونے کی باعث چند حصص میں ختم ہوگی بالفعل صرف دو حصے ختم ہوئے ہیں جنکی قیمت منافع کے مقابلہ میں بالکل حقیر ہے قیمت حصہ اول ۱۲ اور حصہ دویم للعہ

کتاب اسرار التصوف علم تصوف میں اس قسم کی کوئی مستند بے نظیر کتاب آج تک تصنیف نہیں ہوئی جسمیں جزوی و کلی جمیع مسائل تصوف نیز اسرار مخفیہ صدریہ ظاہر کئے گئے ہوں جو سالہا سال کی خدمت کے بعد راسخ الاعتقاد مریدان کو اہل مشایخ تلقین کیا کرتے ہیں تمام مسایل مندرجہ کتاب آیت حدیث اقوال منظوم و منثور اولیاء اللہ سے مستند کئے گئے ہیں اور مشایخ کبار کے اشعار جابجا اسطرح اندراج کئے ہیں کہ گویا جواہرات جڑ دئے ہیں ہر ایک مسئلہ کے ضمن میں معرفت کے ہزار ہا نکات عجیبہ و حقیقت کی سیکڑوں دقایق غریبہ درج ہیں اس قابل قدر مفید مطلب کتاب کے صرف مطالعہ سے چند گھنٹوں تک عاشق معنوی کے دل پر گریہ و وجد کی حالت طاری ہو جاتی ہے مطالعہ کرتے وقت جی نہیں چاہتا کہ کتاب کو ہاتھ سے چھوڑ دیا جائے اسکا ہر ایک نقطہ نکتہ عرفان ہے ہر ایک حرف بجلی جان ہے آئینہ شریعت و لب لباب معرفت ہے سراسر عشق و محبت کا بیان اور راز و نیاز کی داستان ہے صوفیان صفا کیش جان نثار میں جگر کباب سوختہ محبت جان سے خریداریں یا لکاطمع قیمت کیلئے نعم الرفیق گرمی بازار ہے

کے لئے چراغ راہ تحقیق ہی غرض ہر ایک فقرہ معجزہ مسیحائی سے کچھ کم نہین ہی اس قسم کی سمندر بے پیدا کنار کو کوزہ میں بند کرنا
انسانی طاقت سے باہر ہی یہ ثمرہ فیض الٰہی صرف و الٰہی کا کرشمہ ہے جو مصنف صاحب کی ذات مجمع الصفات کے ذریعہ ظہور میں
آیا ہے زیادہ تر خوبی کی قابل یہ بات ہی کہ بسہلتر اردو عبارت کے باعث کم علم لوگ بھی اس سے بخوبی مستفید ہو سکتے ہیں
عاشقان الٰہی پر لازم ہی کہ اسکو اپنا ہادی و رہنما سمجھین تاکہ بہت جلد قرب الٰہی حاصل ہو قیمت حصہ اول ۱۲ حصہ دوم ۱۰ محصول ڈاک ذمہ خریدار

کتاب بشیر النساء یہ مفید عام مستند کتاب فن قابلہ مین بے نظیر اور لاثانی ہی جسکے ہر ایک فقرہ مین نکات عجیبہ اور
قواعد مفیدہ کوٹ کوٹ کر بھری ہیں انسان کی اصلیت کے معلوم کرنیکا نہایت عمدہ ذریعہ ہی ابتدا مین تشریح اعضائے مخصوصہ
زنان بعدہ مین کیفیت افعال جنین استقرار حمل تغیرات مادہ جنین حمل توام۔ علامات حمل تشکیم حاملہ مین نر و مادہ کی شناخت یعنی
لڑکی لڑکا کی پیدایش خوبصورت تابعدار فرمانبردار کرنے کی تدابیر حمل و مرض مین امتیاز حمل کے متعلق ہدایات اسقاط حمل
مین احتیاط۔ مانع حمل وغیرہ امور ضروریہ کا بیان بوضاحت ہی زان بعد ایام حمل مین وقوعہ امراض کا بیان مع علاج اسکے بعد
علامات جنین کا ذکر ہے جسمین علامات قرب وضع حمل۔ دردزہ طریق ولادت۔ زچہ خانہ کی تجویز مین چند ہدایات بچہ کی ضروریات
مین انتظام عسر ولادت کا تدارک فن قابلہ کی متعلق عملیات جس سے زچہ بچہ دونون یا ایک دوسری کی جان کو ہلاکت سے محفوظ
رکھا جاتا ہی۔ ذراقہ تبلیغ الدم کا طریق استعمال امراض زچہ وغیرہ امور ضروریہ کا بیان نہایت سلیس و عام فہم عبارت
مین کیا گیا ہی جس سے کم علم آدمی بھی بخوبی مستفید ہو سکتا ہے۔ نقشہ جات اموات کے ملاحظہ سے جو عورتوں اور بچوں کا
بکثرت ضایع ہونا معلوم ہوتا ہی وہ صرف فن قابلہ کی عدم واقفیت کا باعث ہی اگر حمل کی حالت مین حسب قواعد مجوزہ حکما
عورت حاملہ کی احتیاط کیجاوے تو کسی قسم کا نقصان عاید نہین ہو سکتا۔ گویا سلسلہ نسل کے بڑھانے اور خانہ آبادی
کے لحاظ سے اس بے نظیر کتاب کے قواعد کی واقفیت ہر ایک فرد بشر کیلئے نہایت ضروری ہی استفادہ کثیرہ اور حجم کی مقابل
مین قیمت بالکل ہیچ ہی یعنی صرف ۸ آنے محصول ڈاک **کتاب بشیر الاطفال** اپنی نظیر عدیم المثال ایک کتاب ہی جو ہر جاننا ہر ایک صاحب
اولاد کا فرض ہی ورنہ درخت بے ثمر کی طرح دنیا مین بسر کرنا کامیابی کا باعث ہے اسکی مفیدہ مضامین کو تحریر مین لانا باعث طوالت ہی اس موقع
پر صرف اختصار پر اکتفا کیا جاتا ہی چنانچہ ولادت کے بعد عمل قطع ناف اعضا کی اصلاح مصنوعی تنفس کی تدابیر صفائی تنفس
و دیگر صفائی کا ذکر مقررہ وقت پر ملنیات غذا کی تجویز بچہ کو قیام صحت بچہ کی تندرستی کا مدار شیر مادر کی عدم استعمال مین
دایہ کی تجویز جانورون کے شیر کا استعمال سیر شدہ و تدمن کے وقت غذا کا انتظام وغیرہ احتیاط فطام شیر کا بیان۔ لباس
رہایش مکان ہوا خوری اور خواب کے قواعد تنویر بینائی کی قباحت محافظت بچہ تیسے ادویات مخصوصہ تاثیر کی دواؤن کا بیان مخصوصہ امراض
کے اسباب علامات اور علاج جسمین ہر قسم کی نسخہ جات مجربہ بحفیہ صدریہ کو تحریر کیا ہی بعدہ مین علم کی طرف ترغیب طریق تعلیم و دیگر حکما کی تقریظات

طرز معاشرت کے موافق تعلیم ملفوظی و مکتوبی تعلیم کے طریق بچہ کی میلان طبع کا خیال مروج رسم کی اصلاح اسکی بعد تہذیب و تربیت فضائل کلام الٰہی حرص قناعت کفایت شعاری و فضول خرچی خیرات ہمدردی باہمی اتحاد رحم دلی ظلم غصہ غضب جھوٹ تکبر پرستی سو دروغ گوئی۔ دیانت داری چغل خوری۔ مہمان نوازی ممسکی دوستی دشمنی دستکاری سلوک با ملازم اداب کلام قرضا ادا وسکی برائی وغیرہ امور ضروریہ کا بیان ہے بعد ازان بچوں کی شادی فواید او فضول رسوم کی اصلاح زنان مرد کی صحبت کا مقابلہ طرفین کے خاندان کا لحاظ وغیرہ قواعد ضروریہ کی پابندی کو بوضاحت تمام عام فہم اردو عبارت میں بیان کیا ہے غرض طرز بیان اور مضامین کی خوبی کی مقابلہ مین مبلغ تین قیمت بالکل ہیچ معلوم ہوتے ہیں۔

رسالہ فصد فصد کی باب مین حکمی امراض کیواسطے بے نظیر ہے اور فواید کثیرہ پر محتوی ہے جس خوبی اور خوش اسلوبی سے لکھا گیا ہے آجتک کوئی یونانی اور ڈاکٹری کتاب ایسی حاوی امور مفیدہ مین تصنیف نہین ہوئی اخیر مین حسب موقع تشریح اوردہ اور تصویرین بھی لگئی ہیں جو نحوکل اور حجامت کے فواید بھی بوضاحت تمام بیان کئے گئے ہیں ادویہ مفردہ و مرکبہ مسہلے و مسکن ہیجان خون کا بیان ہے جو قائم مقام فصد کے ہیں قیمت معہ محصول ۹؍

کتاب معمول احمدیہ یہ طبی کتاب خصوصاً فن جراحی کی متعلق نہایت مشرح اور مکمل کتاب تین حصہ منقسم ہے اول حصہ مین عام امراض دویم حصہ مین سر کی سینہ تک کی امراض سویم حصہ مین سینہ سے پاؤن تک کی بیماریون کا بیان نہایت وضاحت سے کیا گیا ہے غرض تحقیق مسایل طبیہ مین نہایت مشرح ہے فضول فوایدسے مبرا ہے ڈاکٹری۔ یونانی اور ویدک کے مطابق علاج کرنے میں لاثانی ہے موقع علاج پر حسب موقع تصویرین بھی دیگئی ہیں تاکہ عام فہم ہونے میں کسی قسم کی کسر باقی نہ رہجائے ہر ایک مرض کی متعلق ہر سہ طبابت کے نہایت سریع التاثیر معتدد سہل الوصول مجربہ مخفیہ صدریہ نسخجات کے درج کیا ہے تینوں طبون کے باہم تطبیق اور ایک دوسرے کی بالمقابل مصطلحات کو درج کیا گیا ہے مغلق اور غیر مانوس الفاظ بالکل ترک کئے گئے ہیں و ہر ایک اعضا کے امراض کے پہلے حسب ضرورت تشریح اور منافع الاعضا کا بیان خاطر خواہ کیا ہے تکمیل جراحی کی علاوہ علاج الامراض بھی بیان ہوا ہے تاکہ معالج کیوقت خطا کاری سے عامل محفوظ رہے آنکھ۔ کان صدر مثانہ اور امراض مخصوصہ مردان اور زنان کا بیان نہایت مفصل طور پر کیا گیا ہے علامات فارقہ کی بیان کرنے سے تشخیص مرض مین ذرہ بھر بھی دقت پیش نہین آتی نیز نتایج کے بیان سے ہر ایک مرض کا حسن و قبح بخوبی معلوم ہوجاتا ہے تحقیق مسایل طبیہ اور جراحیہ کے لحاظ سے مبتدیون کیلئے مستقل درسی کتاب ہے منتہیون کیواسطے عمدہ دستور العمل ہے جسمین دیسی طبا کی اسرار مخفیہ صدریہ اور ڈاکٹری فن کی نوایجاد اصول قواعد عام فہم سلیس اردو عبارت مین بیان کیا گیا ہے اسکی مطالعہ سے عام لوگ بھی پورے پورے طبیب حاذق اور اچھے خاصے ڈاکٹر بن سکتے ہیں حجم کتاب قریبا ۱۲۰۰ صفحہ قیمت حصہ اول عہ حصہ دوم عہ حصہ سویم عہ محصول ڈاک ذمہ خریدار۔ فقط

رسالہ استیصال طاعون وبائی طاعون ایک ایسی سخت خوفناک مہلک عسیر العلاج
موذی بیماری ہے جسکے وقوع سے ہزارہا جانین تلف ہوجاتی ہیں مرض کیا ہے ایک قہر الہی ہے اور
اسکی مہلک تیر سے ہر ایک فرد و بشر پریشان اور ہراسان ہے گورنمنٹ عالیہ بھی نہایت تکالیف و تشویش میں مبتلا ہے
ہے اس موذی مرض مین زیادہ تر وہی طبیعت بد پرہیز اور کمزور ضعیف القوی آدمی مبتلا ہوتے ہیں شدید
علامات کی ظہور سے تڑپ تڑپ کر جان دیتے ہیں قواعد حفظان صحت کی عدم پابندی انتشار وبا کا خاص سبب
ہے کیونکہ مذکورۃ الصدر کی وجہ سے ابخرات ردیہ موجودہ کا زہریلا اثر جسم میں فوراً سرایت کرجاتا ہے بلکہ
ظہور وبا ۔ ترقی مواد اور کرم وبائیہ کی نشو و نما کیلئے اس قسم کے لوگ زیادہ تر مستعد پائے جاتے ہیں صرف
ذرہ سی تحریک درکار ہوا کرتی ہے ۔ فی الحقیقت جبتک مرض طاعون کی اصل ماہیت سے بیخبری ہے اور حفظان صحت
کے قواعد کی پابندی سے بے پرواہی ہے اسکی مہلک پنجہ سے رہائی بعید مشکل ہے جب سال گذشتہ میں مرض طاعون
کا زور و شور خاص لاہور اور اسکے گرد نواح کے اندر حد سے زیادہ بڑھ گیا تو خلق خدا کے حواس باختہ ہونے پر میدان
قیامت کیطرح نفسی نفسی کی نعرے چارون طرف سے بلند ہونے لگے کم حوصلہ اشخاص گھبرا اوٹھے دوکانین بند کر
گھرون کو تالے لگا کر اور خویش و اقارب نعشون کو بے گور و کفن چھوڑ کر جدہر کسی کا سینگ سمایا بھاگ نکلا شہر کی
ویرانی اور آبادانی کی صورت میں مردہ کا اوٹھانا مشکل ہوگیا بھائی بندونکی الفت برادری و قوم کی ہمدردی
کا سلسلہ ٹوٹ گیا ۔ ڈاکٹرون اور حکیمون نے بھی اپنے منصبی فرائض کو بالائی رکھدیا پس ایسی نازک موقع پر عام اعلان
دیا گیا کہ ہر ایک مریض کی خبرگیری بلا فیس کیجاویگی جس سے شب و روز ہزارہا مریضون کی آمد و رفت شروع
ہوگئی اور سب کے سب شفایاب ہوتے گئے شاید فیصدی چار پانچ مریض ناکامیاب ہی ہونگے وہ بھی کسی بد احتیاطی
کا باعث ہے ۔ پس اس قسم کی جلتی آگ مین اپنی جان عزیز کو جان بوجھ کر ڈالنا جوانمردی مین داخل
نہیں ہے بھاڑ کے ساتھ چھوٹی سی بڑی جانور کا مقابلہ سراسر حماقت اور بیوقوفی ہے اس قسم کی جوانمردی
اور دلیری ۔۔۔ رسالہ استیصال طاعون کے قواعد کی پابندی اور پلیگ مکسچر کو استعمال کا باعث تھا ورنہ میری
جیسے ہزارون قوی حوصلہ اس دار فانی سے چلتے ہوئے نظر آئے ۔ یہ رسالہ مجموعی تحقیقات کا ذخیرہ ہے جسکے مطالعہ
سے اس مرض کی اصل ماہیت تاریخی حالات اسباب موجب ظہور مرض کرم وبائیہ اور بخارات ردیہ کی
دوران سرایت کا اندازہ ۔ کوارنٹائین کی فوائد اور نقصانات بخوبی معلوم ہوجاتے ہین ۔ اقسام اور انجام
مرض وغیرہ عوارضات متعلقہ طاعون کا بیان نیز عام ہدایات متعلقہ لباس و رہائش ہوا اور سکونتی مکانات

کے متعلق امور ضروریہ کا اظہار خاطر خواہ کیا گیا ہے سنہ دستگار مریض وغیرہ حفظان صحت کی ضروری قواعد بیان کئے ہیں
جنکی پابندی سے مرض شاعوں کا سوسیتے ہی نہیں ہوتا اگر ان قواعد کو عام طور پر شائع کیا جائے تو وبائی مذکور کی بیخ کنی
بخوبی ہو سکتی ہے بعین ڈاکٹری یونانی اور ویدک ہر تینوں طبابت کے اصول . . . . پر ہر ایک عرض لطیف وہ کا علاج
نیز اپنی ذاتی مجرب مصدریہ مخفیہ نسخجات کا اندراج کیا ہے جو تاثیر اوزار میں اکسیر کا حکم رکھتے ہیں محنت شاقہ کی مقابلہ میں بغرض
رفاہ عام قیمت بالکل کم صرف موازی ۹ ر

اشتہار ادویات مجربہ سریع التاثیر موجودہ کارخانہ تکمیل الحکمۃ لاہور

انکے علاوہ ہر ایک شاقی کی دوا مجرب فرمائش کرنے پر تیار کرکے بھیجی جا سکتی ہے ۔

پلیگ کا سیحر اس مرکب میں اس قسم کے اجزا شامل کئے گئے ہیں جو مرض مذکور کے مقابلہ کرنے میں سکندری
کے ہم پلہ ہیں جسکے گرم وبائیہ اور بخارات سمیہ بالکل پامال ہو کے اثر ہو جاتے ہیں علامات مکلفہ موجودہ جسم کی تبدیلی
فوراً علامات حسنہ میں ہو جاتی ہے اور انجام بخیر ظہور میں آتا ہے اگر حفظ ماتقدم کے طور پر ایام وبا میں روزانہ استعمال
کیا جائے تو ہوائی سمیہ وبائیہ کا اثر جسم پر ذرہ بھر بھی نہیں ہوتا قوائی نفسانیہ اور صحت جسمانیہ کو قایم رکھتی ہے صاحب
استعمال کا سیحر مرض مذکور کا مقابلہ بخوبی کر سکتا ہے بغرض رفاہ عام قیمت بالکل تھوڑی ہے تاکہ غریب امیر ہر ایک درجہ کا
آدمی استعمال کر سکے قیمت فی شیشی صغیر قیمت تین شیشی ۲ قیمت چھ شیشی مبلغ ۳ قیمت فی درجن [illegible]

روغن عنبر یہ عجیب غریب لطیف عجیب النفع روغن خوشبو کی استعمال کرنے والوں [illegible] والوں کیواسطے تیار کیا گیا ہے
جو اپنی ہر دلعزیزی عام پسندی کے سبب بازار [illegible] سریع التاثیر مقوی اجزا کی وجہ سے [illegible] خاص و [illegible] امرا کی عشرت کا
اساس ہے چونکہ قلیل القیمت کثیر المنفعت ہے ہاتھوں ہاتھ بکتا ہے [illegible] ایکدفعہ اسکا استعمال کیا [illegible] دوسری
دفعہ اس کا شایق ہو اسکے فواید عظیم ہیں ہر ایک شخص کو ہر ایک موسم میں موافق آتا ہے [illegible] روغن اس تاثیر کا ایجاد نہیں ہوا
جو خوشبو میں عطریات پر سبقت رکھتا ہو ایکدفعہ لگانے سے ہفتہ ہفتہ تک خوشبو قایم رہتی ہے اور لطف یہ ہے کہ بال [illegible] اسکے استعمال سے
رنگ [illegible] ہوتا ہے قوت دماغ تقویت بصر [illegible] اکسیر اعظم کا حکم رکھتا ہے کثرت مطالعہ کتب یا دیگر کام کرنے سے جو دماغ اور بصارت میں
ضعف آجاتا ہے اسکو رفع کرتا ہے نزلہ زکام وغیرہ امراض [illegible] اس کا استعمال کرنیوالا ہمیشہ محفوظ رہتا ہے طاقت
اعصابی کو قایم رکھنے کیلئے [illegible] مفید ہے [illegible] بال گرنے لگتے ہیں یہ ان کی جڑوں
کو مضبوط کرتا ہے اور اکھڑے ہوئے بال جلد پیدا کرتا ہے سیاہ بالوں [illegible] سفید نہیں ہونے دیتا قیمت فی سیر
[illegible] آدھ سیر [illegible] . . . . میں [illegible] ہوگی ۔

ماء الحیات یہ عرق رنگ اور مزہ میں خوشگوار ہے اور اپنی بیشمار خوبیوں کے سبب ... بطور نقل چکا ہے جنہوں نے ایکبار اسکا استعمال کیا ممکن نہیں کہ دوسری دفعہ خواہش نکریں اکثر صاحب زر کثیر صرف کر کے حفظ ما تقدم کیلئے اسکا ذخیرہ جمع کر رکھا ہے جو لوگ اس کا استعمال کرینگے خود بیانہ ہمارے دعوی کی تصدیق کرینگے زیادہ اوصاف لکھنے کی ضرورت نہیں ... کہ خود ... سمجھا دینگے یہ امراض ذیل کو حکما فایدہ دیتا ہے سرعت انزال رقت جریان منی نامردی کو دور کرتا قوت باہ کو ... جسقدر اس کی تعریف کیجاوے کم ہے کمی اشتہا۔ قراقر۔ نفخ شکم درد معدہ باد گولہ اور امراض آتشک کیلئے بمنزلہ اکسیر اعظم ہے عظم الطحال یرقان۔ بواسیر ضعف جگر فالج۔ لقوہ گٹھیا۔ اختناق الرحم سلس البول زردی چہرہ کی دور کرنے میں بے نظیر ہے ضعف دماغ۔ درد سر نزلہ ... عجیب الخواص ہے خون کی صفائی اور اسکو پیدا کرنے میں عدیم المثال ہے لاگ بالی کیا ہر ایک مسافر کو اسکا استعمال ضروری ہے نظام عصبی ... کو جو ... جدید ... سے محفوظ رکھتا ہے مقوی اجزا کے باعث کمزور ضعیف الطبایع دایم المریض ... کو کم سے کم ایک ہفتہ کی استعمال سے توانا کرتا ہے ازالہ عوارضات مذکورہ میں سریع التاثیر ہے مفرح دلکشا مقوی اعضائے رئیسہ ہے چانڈو افیون شراب کی عادت اس سے چھوٹ جاتی ہے قیمت فی ...

اکسیر احمدی یہ اکسیر جو فی الحقیقت اسم بامسمے ہے ہزاروں مرتبہ تجربہ ... آچکی ہے جو تجربہ کار ڈاکٹروں کا قول ہے کہ جس ہسپتال میں فینائل موجود نہ ہو اسکا چارج لینا کبھی گوارا نہ کرنا ہمیں بھی ... کہہ سکتا ہوں کہ جس شفاخانہ میں اکسیر احمدی موجود نہ ہو اسمیں ہرگز قدم نہ رکھو۔ اس سے شفا ... امراض مندرجہ ذیل کے دور کرنے میں حکم العمل ہے اگر ڈاکٹر و حکما اس کو استعمال میں لائینگے تو ضرور ہمارے دعوی کی تصدیق کرینگے اور اعتراف کرینگے فی الواقع اس سے کوئی مطب شفاخانہ خالی نہ رہنا چاہیئے۔ آتشک ... خوراک ہے بالکل دور ہو جاتی ہے ناسور چشم۔ بھگندر ناسور۔ بواسیر۔ پھوڑا وغیرہ قروح ... بواسیر ... کیواسطے عجیب الخواص ہے زخم خنازیر دفعہ ہیجہ آتشک سے ہوں ... کے قلع ہونے میں مجملا اسرار ... امراض ... ذات الجنب اقسام ... التاسل ... تعریف ... دانت ... ہوں ... المتنفس ... مرض ... جگر و امراض جلد ... ضعف باہ کو جو ... ہو ... نہایت ہی ... فالج۔ لقوہ۔ رعشہ تشنج اور جذام کیلئے مجرب ہے قیمت فی تولہ ... گرین سے ایک گرین تک خوراک ۳ سال سے ۸ سال تک کے بچہ کو ۱/۴ سے ۱/۲ گرین تک۔

ڈاریا پوڈر پیچش۔ زحیر۔ سنگرہنی خواہ کتنی ہی دیرینہ ہوں۔ انواع اسہال خصوصاً ہیضہ میں ایک ہی خوراک سے نصف آرام ہو جاتا ہے چوتھی خوراک تک بیماری کا نام و نشان بھی نہیں رہتا قیمت فی تولہ عمر

بلیک پوڈر یہ مجرب ... بثورات جدیدہ و قدیمہ خواہ آتشک کے باعث ہوں یا اور کسی وجہ سے ...

یعنی کچھ تر ہو یا خشک - قروح ساعیہ - لوط دانہ آتشک کے واسطے بمنزلہ اکسیر اعظم کی ہے - بثورات کو جو خاص گرمی کے دنون مین نکل آتے ہیں دو روز مین اسکا استعمال دور کر دیتا ہے قیمت فی تولہ عصہ

سرمہ سفید ممیران چینی یہ سرمہ اپنی سریع التاثیر قلیل القیمت کثیر المنفعت ہونیکے باعث عام پسند ہو گیا ہے دور دراز ملکو نمین سے شائق حفاظت چشم کیلئے ہمیشہ اپنی پاس رکھتے ہیں اسکے استعمال سے اسکے عظیم فواید خود بخود اپنی طرف کھینچ لیتے ہیں - **استعمال** - خارش چشم سکرت چشم ناخنہ ضعف بصارت سفیدی چشم - دھند - غبار - جالا - سبل - ککری - ڈھلکوی اور روز کوری کیواسطے فوایدمین سریع التاثیر بے نظیر ہے اور دیگر امراض چشم کے دور کرنے مین بمنزلہ اکسیر ہے - حالت صحت مین اسکی استعمال سے آشوب چشم کا عارضہ کبھی نہین ہوتا کاتب طالب علم - قانون پیشہ - نجومی سنار وغیرہ جو لوگ آنکھوں سے زیادہ کام لیتے ہیں ان کے لئے اسکا استعمال اکسیر اعظم ہے آنکھون کی حفاظت اعلی ادویہ کیلئے عین فرض ہے کہ ان کی نظر مین کسی قسم کا فتور واقع نہو قیمت فی تولہ

فیور مکسچر سب امراض سے کثیر الوقوع بخار کی مرض ہے جس سے بچنا ہر امیر و غریب اور بچہ سے بوڑھے تک کسی نہین ہو سکتا - اور بے احتیاطی کی صورت مین تمام عمر دائم المریض ہو جاتا ہے چنانچہ بڑھکر عظیم الطحال امراض جگر امراض گردہ دل و دماغ کی بیماریان اور آلات الہضم کا فتور تکالیف کا برداشت کرنا اسی کی بدولت ہے اگر نقشہ اموات کا ملاحظہ کیا جائے تو صاف ظاہر ہوتا ہے کہ اکثر اموات کا وقوع بخار کے طفیل ہوا ہے باوجود روزمرہ مشاہدہ کی تجربہ کار لایق حکیم کیطرف رجوع نہ کرنا سراسر بدنصیبی کا باعث ہے جسکا انجام [illegible] استعمال سے بخار خواہ کیسا ہی شدت پر ہو فوراً اتر جاتا ہے پیاس نہین منہ کی خشکی [illegible] طبیعت میں بشاشت اور [illegible] بہت مفید ہے قیمت فی شیشی

دوائی بخار دق [illegible] ہلاک ہو جاتا ہے پس ناکام کچھ دل پر داغ جدائی ہمیشہ [illegible] چھوڑ جاتا ہے [illegible] استعمال سے حرارت جیسی ٹوٹ جاتی ہے دل مین تفریح پیدا ہوتی ہے حرارت غریبہ کی زائل ہونے سے بدن فربہ ہو جاتا ہے کھانسی بھی دور ہو جاتی ہے قیمت چار روپیہ للعہ

فیور پلز - جو بموجب [illegible] ایجاد کئے گئے کہ بخار خواہ کسی قسم کا اور کیسا ہی دیرینہ ہو چار خوراک مین دور ہو جاتا ہے [illegible] اور جو تپ بخار اور درد شقیقہ کیلئے اکسیر اعظم ہے قیمت فی درجن عہ

شربت پچی مالش کا تیل یہ تینوں دافع نامردی ہیں جو کثرت جماع اغلام اور جلق وغیرہ سے جو خلاف قدرت کے فعل ہے اعضا
کی سستی بگڑ جاتی ہے تقاضا عصبی اور آلات انضمام میں بادہ فتور پیدا ہو جاتا ہے بعض دفعہ دیوانگی کی آثار نمایاں ہوتے ہیں حسرت کے خوف سے
بعض مریض خودکشی بھی کر لیتے ہیں ان کو استعمال سے بیشمار مردوں نے فایدہ اٹھایا ہے اور بالیہ صاحب اولاد ہوئے ہیں اگر تھوڑی قلیل سستی
کی شکایت ہو اور اسکے باعث سے مرد جماع پر قادر نہ ہو تو صرف مالش کے تیل کے استعمال سے فایدہ ہو سکتا ہے اور اس سے آبلہ بالکل
نہیں پڑتا اور نہ کوئی تکلیف پیدا ہوتی ہے۔ ان تینوں دواؤں کے استعمال سے صدہا آدمیوں نے فایدہ اٹھایا ہے چونکہ مستفید لوگوں
میں سے اکثر اصحاب ایسے ہیں جو اپنے نام کی اشاعت اس مرض کے ساتھ نہیں چاہتے اسلئے اسکے زیادہ سرٹیفکٹ درج نہیں
کئے گئے صرف انہی اصحاب کے سرٹیفکٹ درج کئے گئے ہیں جن کی طرف سے اشاعت کی اجازت ہوئی قیمت ہر سہ آٹھ روپیہ ہے

معدن الاولاد اشتہار ایک صاحب جو میری خوش معاملگی سے آگاہ ہیں بخوبی..........
جانتے ہیں کہ میرے شفاخانہ سے جو دوا نکلتی ہے جبتک میں اسے کئی مریضوں پر آزما نہیں لیتا اور بخوبی تجربہ نہیں کر لیتا اسکی شایع
کرنے کی ہرگز جرات نہیں کرتا کیونکہ میں ہر دم عام کو فایدہ کو ذاتی فایدہ پر مقدم سمجھتا ہوں اور اسی امر میں شب و روز ساعی
ہوں اور یہ ہو کہ بانجھ عورتیں ہمیشہ کو ملعون مردود تصور کرتا ہوں۔ اس نسخہ معدن الاولاد کو اپنی عادت کے موافق ایک عرصہ
تک تجربہ میں لا چکا ہوں کم سے کم ستر اسی عورتوں نے اس نسخہ کا استعمال کیا شاید دو تین عورتیں کامیاب نہ ہوئی ہوں ورنہ سب نے
اپنی گود گل مراد سے ہری بھری پائی۔ وہ اولاد پیدا کرتے ہیں جو سراسر التاثیر خالق اکبر نے انکے پیدا کرنے میں رکھی ہے
[illegible] اور اسکے اعلیٰ تک کیا مرد کیا عورت اسی کی آرزو میں گھر بار
[illegible] لہذا انیار مند لیتے فایدہ عام کیواسطے
بہت ہی کم [illegible] حصول نزیا مد نظر رکھا ہے تاکہ ہر ایک شخص کو اسکے خریدنے کی جرات ہو اور لوگ کثرت
فایدہ اٹھا [illegible] حصول مطلب میں انعام کا مستحق ہوں اور دیکھیں حسب حیثیت
[illegible] ہوگی بلکہ میرا کام [illegible] کرنا ہے

حب و سبا احمدی یہ عصبی طاقت اور دماغ کی [illegible] کمزوری دماغ کیواسطے بے مثل ہے [illegible]
سنسناہٹ [illegible] آرام ہو جاتا ہے غرض جمیع مفاصل کے درد کو جیسے ہیں عرق النسا
شقیقہ وغیرہ درد [illegible] میں عجیب الاثر ہے درد معدہ جو بیرون [illegible] دوا سے آرام نہ ہو اسکی لیے یہ حبوب بمنزلہ اکسیر
ہیں تشنج لقوہ فالج کزاز رعشہ اور جمیع امراض بارده رطبہ کیواسطے از بس مفید ہیں [illegible] اعضاء و نخاع کا
کی اصلاح میں اسقدر طاقت رکھتی ہیں کہ چند روز کے استعمال سے فصد اور حجامت کی بالکل ضرورت نہیں رہتی مقوی

سو ... ہونے کے باعث ضعف معدہ بھی ہے یہ سوء مزاج جگر کے سبب جسم اور ہاتھ پاؤں وغیرہ اعضا پر ورم ہو جاتا ہے اسکو نہایت مفید ہے قیمت فی تولہ

سفوف احمدی اس عجیب الخواص سفوف کی تعریف ہے کہ ... برسوں سے میری مطب میں تجربہ میں آرہا ہے میں مجرب ... دلاتا ہوں کہ امراض مفصلہ ذیل کے دفع کرنے میں انتہا مفید ہے (۱) جریان منی جو کثرت عیاشی سے پیدا ہو کر الاتناسل کو بالکل ... کر دیتی ہے جسم کی صحت تنومندی میں فرق آجاتا ہے اس موذی مرض کی باعث ... تنگی جاتا رہتا ہے (۲) بواسیر خونی جس سے خون کثرت خارج ہوتا ہے اور آدمی کمزور ہو کر جان بلب ہو جاتا ہے (۳) نفث الدم خواہ کسی قسم کا ہو (۴) سوزاک کہ خواہ کتنا ہی پرانا ہو ایک عشرہ کو استعمال میں مجرب طبیہ فایدہ ہوتا ہے قرحہ مزمنہ کو جڑ سے اکھیڑتا ہے (۵) سیلان رطوبت رحم خواہ ... (سیلان الدم و رحیض) ہو جس سے جریان خون کی ... عورت تنگ آجاتی ہے خواہ ... (سفید رطوبت یا چھیچھڑا) اس ... القوام رطوبت سے جو ہمیشہ جاری رہتی ہے عورت کا اندام نہایت ڈھیلا پڑ جاتا ہے اس وجہ سے ... اور تولید میں فتور آجاتا ہے اگرچہ یہ دوا نہایت بیش قیمت ہے مگر ...

ماناک پلز یہ گولیاں منی کو غلیظ اور گاڑھا کرنے میں مجرب ... دکھاتی ہیں جو ... جریان منی (دھات) اور سرعت انزال کے سبب ... میں فرق آجاتا ہے پس اسکو ساتھ چاہیے کہ ایک شیشی ماناک پچر کی پوری یا تین ... استعمال میں لائی جاوے قیمت ایک ...

ماناک پچر یہ عرق تقویت دماغ بصارت چشم اور حرارت غریزی ... ایک قطرہ ... ہے دائم المریض کمزور ضعیف الطبایع کمزور آدمیوں کو از سر نو زندگی دیتا ہے نظام جسمی کو کامل طور پر منضبط کرتا ہے اگر ... کی شادی کی عورت کو یا ایام حمل میں اسکا استعمال کرایا جاوے تو ضرور اس مرض خبیث کے بچہ ... کی شکایت ... کرنے میں ... ہے مگر قوت باہ ... کو لازم ہے کہ ...

... ماناک پلز کو اس کے ساتھ استعمال میں لائے ... طاقت ... قیمت ...

روح گلاب ... حفظ صحت کے لیے حکیم جالینوس ... کرتا تھا اور اپنے پاس ہمیشہ خوشبو رکھا کرتا تھا یہی سبب ہے کہ یہ حکیم ... برس کی عمر کے ... جب سے اس نے خوشبو استعمال شروع کیا آخر عمر یعنی ... برس تک کبھی بیمار نہیں ہوا جو خوشبو ... وہ اپنے پاس رکھا کرتا تھا وہ ... سے تیار ہوتی تھی ... بعض عطر بنانے والے ... بنانے والے اسی ترکیب کے مطابق یہ عطر تیار کیا ہے اگرچہ ہر ایک مقام میں مختلف قسم کے عطر تیار ہوتے ہیں مگر خوشبو کے سوا کسی بیماری کو نہیں ... یہ عطر فواید مفصلہ ذیل کے علاوہ خوشبو میں بے مثال ... پوشاک کی ... ایک دفعہ لگانا کفایت کرتا ہے ... تمام مکان مہکا ... ہو جاتا ہے ... فواید دافع ... (رفع ...) ... اثر ...

استعمال ... مریض ... مرض ... مبتلا ہو ایک ... استعمال ... ہے اسکو پاس ... دل ... ضعف ... کا استعمال ضروری ہے اس سے صحت ... کو ترقی ہوتی ہے مقوی ...

حب دبا ملین عشبہ چند عرصہ سے ... بلحاظ فواید کثیرہ عوام الناس ... امراض مفصلہ ذیل ... دفعیہ ... میں نزلہ زکام ... خفقان رعشہ لقوہ ... ... عجیب الخواص ... رحم ... ... امراض ... زندگی ... جان ...

... قیمت ... محصول ڈاک ... ۴۰ حب ... بیحد ... دو ... ہو گی قیمت ... ۴۰ حب عہ

کالرہ مکسچر اس مکسچر استعمال سے فی صدی ۹۹ آدمی اس مہلک مرض سے بچ جاتے ہین یہ ایک شیشی کئی مریضون کو کفایت کرسکتی ہے خوش ذائقہ ہے دست قے درد معدہ قولنج وغیرہ امراض شکم کیلئے سریع التاثیر ہے مرض خواہ کیسا ہی سخت ہو فی الفور آرام ہوجاتا ہے کلوروڈائن سے کئی درجہ زیادہ تر مفید ہے اسکے استعمال سے دل و دماغ و معدہ کو انتہا درجہ کی قوت حاصل ہوتی ہے اس کا ذخیرہ کے طور پر گھر مین ہر شخص کو رکھنا ضروری ہے تاکہ ضرورت کے وقت طبیب اور ڈاکٹر کی حاجت نہ پڑے قیمت فی شیشی للعہ

دوائی دافع امراض طحال - اسکو برابر ایک ہفتہ تک استعمال کرنیسے تمام قولنج قوی ہوتے ہیں اور جسم پر رونق آجاتی ہے - نفخ شکم فوراً رفع ہوجاتا ہے قیمت ایک بیمار کیلئے ۸

حب دائمی قبض کشا - اسکے استعمال سے مرض یرقان - بادگولہ - درد سر - دوران سر خفقان مالیخولیا - کی اشتہا - متوحش خیالات وغیرہ جلد دور ہوتے ہیں اعضائے رئیسہ اور معدی و دماغی شکایت کے رفع کرنے مین حکم اکسیر کا رکھتے ہیں قیمت فی بکس عار

ٹیتھ پوڈر یہ سفوف دانتون اور مسوڑون کی ہر قسم کی شکایت کے دور کرنے مین بینظیر ہے دانتون کو جلا دینے اور اُنکے مضبوط کرنے مین جادو کا اثر رکھتا ہے قیمت فی بکس عسہ

تریاق السعال اسکے استعمال سے کیسی ہی کھانسی سخت ہو فوراً دور ہوجاتی ہے زکام دائمی کی شکایت رفع ہوتی ہے چھاتی کی جلن اواز کی گرفتگی اور پاخانہ کی بار بار حاجت کو روکتی ہین ابتدائی دمہ کو نہایت ہی مفید ہیں قیمت فی تولہ عار

بواسیر کے لئے روغن جس سے مسّے جاتے معلوم نہین دیتے ایک ہی دفعہ کے استعمال سے درد بواسیر کو فی الفور تسکین ہوجاتی ہے وجع مفاصل اور نقرس کو بھی نہایت مفید ہے قیمت فی اونس ۸

دوائے ذیابطیس جس سے پیشاب کا بار بار او کثرت سے آنا اور تشنگی دور ہوجاتی ہے کمزوری و لاغری کو رفع کرتی ہے چند ہی روز کے استعمال سے مرض بیخ و بنیاد سے دور ہوجاتا ہے قیمت صہ

مرکب جوہر عشبہ اس کی خوبی مقوی اجزا کے معلوم ہونے پر آپکو روشن ہو جاویگی دیگر مقوی اجزا کے علاوہ عشبہ مغربی چوب چینی جنطیانا و مناس فورس اسکی جزو اعظم اجزا ہین جسکے استعمال سے خون فاسد کی اصلاح تمام بدن کے دور کرنے مین بے مثل ہے بواسیر وجع مفاصل نقرس مرض حدت وغیرہ امراض تر منجیشہ کو زائل کرنے مین سریع الاثر ہے - اجزا مذکورہ کی اصلیت آدنے اعلےٰ واقف ہیں یہان کی چند ان ضرورت نہین ہے قیمت فی شیشی ۸

اندرونی و بیرونی اعضا کی اقوت ... تمام ... کیلئے ... دور کرنے مین

دوائی سوزاک یہ ایسا موذی مرض ہے کہ اس کے حملہ سے عضو مخصوص علیل متورم ہو جاتا ہے جسسے زہریلہ مواد کی بدولت
... میں ایسی حالت ہے جس سے مریض کو ناگون تکالیف کا برداشت کرنا پڑتا ہے قوت مجولیہ بھی جاتی رہتی ہے بعض اوقات
تکالیف کی زیادہ شدت سے مریض زندگی سے بیزار ہو جاتا ہے پس اس مرض کے دور کرنے میں یہ دوائی زیادہ زود اثر ہے اور
چند ہی عرصہ کی استعمال سے جملہ شکایات تکلیف دہ فوراً رفع ہو جاتی ہیں اور تندرست ہو جانے کے بعد عمر بھر عود نہیں کرتا قیمت
دوائی آتشک اس خوفناک مرض کی طرف جسقدر عوام کا خیال کم ہے اسیقدر تکلیف زیادہ اٹھاتے ہیں چند اکثر خون
میں زہریلہ مواد آتشک کے سرایت کر جانے سے مریض روز بروز نحیف البدن چڑچڑا الطبیعت سست مضمحل دوران سر
درد سر دائمی قبض کا شاکی رہتا ہے جلد کی رنگت سیاہ ہو جاتی ہے تانبے کے رنگ کے داغ تمام جسم پر پڑ جاتے ہیں ناخن خشک
ہو کر ٹیڑھے بھی ہو جاتے ہیں جذام ہو جاتا ہے بد بغل کی غدود دبا ذبہ سے کر تکلیف دیتی ہیں سلسل البول استسقا فالج اخر
جلد دماغ سماع طحال معدہ وغیرہ مختلف اقسام کی امراض پیدا ہو کر جسم کی ساخت میں فتور پڑ جاتا ہے مرد کے قطع اعضائے
تناسل اور عورت کے اندام نہانی گل سڑ کر ضائع ہو جاتے ہیں تمام جوڑ درد کرتے ہیں ہڈیوں اور عضلات میں گومڑیاں پیدا ہو جاتی
ہیں بعض اوقات ہڈیوں کے ٹکڑے اور عضلات کے چھیچھڑے مردار ہو کر خارج ہوتے ہیں ناک بیٹھ جاتی ہے تالو میں سوراخ ہو جانے سے
مریض منغنہ بولنے لگتا ہے علاج معقول کے نہ ہونے سے پشت در پشت تکلیف دیتا ہے نیست و نابود کے ہونے سے حاملہ عورت کا حمل گر جاتا ہے
اگر بفضل خدا قائم بھی رہے اور طبعی طور پر وضع ہو تو گنٹھیا لا سرطان کھانسی بخار زکام وغیرہ مختلف حوادثات کے متواتر واقع ہونے
سے بچہ جان بحق ہوتا ہے پس مریض کو لازم ہے کہ اس موذی مرض کے پیدا ہوتے ہی شفاخانہ تحقیق الحکمۃ لاہور کی طرف رجوع کریں
اور عمر بھر صحت کا سارٹیفکیٹ حاصل کریں اس دوائی کی استعمال سے مرض خواہ کتنا ہی دیرینہ ہو فوراً دفع ہو جاتا ہے قیمت للعہ
مجرب دوائی دمہ (اشتہار) یہ مرض زیادہ تر تکلیف دہ ہے جس سے مریض زندگی سے مایوس ہو کر موت کا زیادہ خواہان
ہوتا ہے دم کی تکلیف سے مریض زیادہ گھبراتا ہے عضلات مجری الہوا کے تشنج ہونے سے چہرہ مریض سیاہ تنفس ضعیف ... ہو جاتا ہے
پسلیاں اور عضلات مدد کرتے ہیں کھانسی زیادہ ستاتی ہے آلات ہضم میں فتور پڑ جانے سے بھوک کم ہو جاتی ہے
ضعف القلب کے سبب جسم کی حرارت گھٹ جاتی ہے جگر بڑھ جاتا ہے استسقا کے ہو جانے کا احتمال رہتا ہے نوبتیں بار بار واقع ہونے
سے چہرہ میں خون کا اجتماع ہو جاتا ہے اور خون کے صاف ہونے سے تنفس کی وقت بدرجہ کمال ہوتی ہے اور مدت دراز
تک بعض کو گوناگون تکالیف کا برداشت کرنا پڑتا ہے آخر دفعتاً بیہوشی کی حالت میں مریض راہی ملک عدم ہوتا ہے
... ہے کہ اس خبیث مرض کی بیخ کنی بعد مشکل ہے لیکن خیال بلا شرط ہے آپ اس دوائی کا استعمال کریں اگر چند روز
... تر دو ... کی حیثیت واپس کریں ... بیان کرتا ہوں کہ اس سریع الاثر دوائی کی ...
... کہ مرض ... دوبارہ عود نہ کرے ... تمام ... جاتی ہے قیمت فی بکس ...